



# فضل المعبود سيخ و مستن ابى داؤد سرك سرح اردو من ابى داؤد سرك

 $oldsymbol{o}$ 

صفحه	عنوان	صفخر	عنوان
77	اِشعارىينى بْرى كى نشانى	,	كتاب المناسِك
70	ېدى كې تېدىلى	1	فرضيّت عج
77	بومدی بھیج دے مگر نو دمقیم رہے	4	عورت کاعنبر محرم کےساتھ جج
74	مدی کے اونٹوں پرسواری	٨	بن لکاح یا ہے تج رہنا
74	ہدی جب پہنچنے سے پہلے تھاک جائے	٨	ج میں تجارت
71	ا ونٹول کانحر	۶٠	كرائي برسواريان جيلانا
٣٣	احرام کا وقت	11	بيچ کو ج کوانا
24	ج میں شرط رکھنا	14	جج کے میقات
49	إفراديعني مفرد حج	14	ما نُفنه اور إحرام
۲۵	إقران معنى ج أورغمره أنظها كرنا	19	احرام باند صفحه وقت نوشبو
77	ج کا حرام کرکے عمرہ میں بدل دینا	4.	تبييانيني بال جبيكانا
75	هج بدل	71	ېژى يىنى قربانى كاجانور

صو	عنوان	صفحر	عنوان
119	طواف میں دعا	44	<u> </u>
15.	عصر کے بعد طواف	79	بُنِیبرُ کب قطع کریے میرین نہ سریک ہیں ہ
171	قارن كاطواف	۷٠	عمرہ کرنے والاکتِ ببیر قطع کرے میں میں میں میں اور کر اسٹر میں
77	صفا ومروه كافصته	l l	مُجْرُم کااپنے غلام کو تا دیب کرنا
179	المنخصرت كے حج كى كيفيت	47	جو شخص عام کیٹروں میں احرام کرے و
7	عرفهیں و توف	24	مُحْرِم کالباس مُحْرِم کالباس
44	مِنیٰ کی طرف نکل		محرم كابتحصيارا كظانا
100	عرفه كی لمرفُ نهین	٨٠	محرم عورت كابنا يبهره دهانينا
4	زوال كي بعدع فه كوجانا	At	محرم کے سررپرسایہ کیاجا کا
۲۰۰	عوفه مین سبر رپخطیبه	11	محرم كاسينكى مكوانا
ارم ا	<i>و قوف عرفه کی جنگه</i>	۸٣	محرم کا سرمبرڈ النا
159	عرفه سے واپیی	15	محرم كاعشل نمرنا
104	مزد نفرمین نماز	10	محرم کانکاح
109	مزد نفه میں جلدی جا نا	9.	محرم جن جانوروں کو قتل کرسکتا ہے
144	حج اکبرکادن	97	محرم کے لیے شکار کا گوشت
170	بائخرمت ميين		محرم کے لیے ٹڈی
174	جو کوئی عرفہ کونہ پاسکے	94	<i>ندبی</i>
179	مِنیٰ میں ننرول	100	احصار
179	منی میں روزخطاب کرے	1.4	ينحد كي معبير
14.	جنهول نے کہا حضور نے یوم النتر کوخطبہ دیا	1.0	تعبيكو ويجفركر بانتفرا كلفانا
141	يوم النحرمين كس وقت نطعبه دين		بجراسود کوچومنا
147	منى كي خطب مين ا مام كيا كه		ستلام اركان
144	منی کی راتوں کو مکتر میں شب باشی	111	غوا <i>ف واجب</i>
140	منيٰ مِن نما ز	111	لواف میں اِضطِیباع
141	اہل مکہ کے لئے قصر	111	مِل <i>کا بیان</i>

000000 كان	5000000000000000000000000000000000000	0000  صعر	0,000,000,000,000,000,000,000,000,000,
			4 3
Sthr	زانی اورزانیه بر برین سر سر بر بر ب	1 i 1	ر می جمار محمد میں میں سام طریق
Sro.	کنیزگو آزاد کر کے نکاح کرنے والا نہیں تاریخ		ر سرمُندُّوا نا در بال کُٹوا نا چی پر
Tar	ِ نسبی شِتوں کی رضاعت سے حرمت سبب سرت ت		ي عمره کاره در
2100	دود صرمین مرد کا تعلق		ه عمره احرام عمره والی کوحیض ه عمره میں قیام مکہ
2704	بڑی عمروالیے کی رصاعت رز میں ب	1	
747	پاننچ رصنعات سے کم • سر ، ،		َ جَمِينِ مِن طُوا فُ اِفاصنہ کا بر
277	مرضعه کوعطا حریب تزیر زیر سیار کردند		في وُداع
747	جن عور آوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں مرحمہ	. ' '	ﷺ کموا <b>ف ا</b> فاصنه اور حائصنه قام من
74.	نکاحِ مُتعبر	i' I	کی طمواف و داع می ست
3747	شِغارنعنی بیر شرکتر رس		محميب المناسب المناسب
2740	تتحليل بيني صلاله <i>كمه</i> نا • روز	' '	مج کے ایک مل بر دوسرے کی تقدیم ایس بر
244	غلام کا نکاح بلاا جازت بوالی 	· ·	ہ مکتر کے بارے میں گاریار
749	نكاح كے بیغیام پر بیغیام دینا		ا مکه کی حرمت سر این
71	جس عورت سے نکاح کا ادادہ ہؤاسے دیکھنا پر	' '	ق حاجیوں کو نبینر پلانا قرر
<b>37</b> /1	ولی کے بارہے میں میں کریں	1	ۇ ئىگەمىن قامت قىر بىرىن
3719	عضل بعنی روکنا		گیمه کے اندرنما ز گیمه مین
379.	دوولیوں کی طرف سے نکاح ن	1	ه رهجر <sup>م</sup> ین نماز از
2797	نكاح سيمتعلق فلبإمر	1 .	معبه کو مال په
3797/C	دوشیزه جس کا باب سے بوچھے بعیر نکاح کرار	1 1	م مینران ق
3791	شوسر دیده عورت کفونعینی ممسری	779	تتحريم مدبينه
37.1	کفونعنی تمسری	727	قبر کی زیارت میران کی زیارت
37.7	اس کی تزدیج َجوانھی پیدا نہیں ہوا	۲۳۰	كتُوابُ النَّكاح
2 0	/w	744	في نكاح كي ترعينب
5r.4	میر قلت مېر	774	ويندارخاتون سيرنكاح كاحكم
Brit	كيے جانے دانے عمل برتنز و بہج	70	ووشیزاؤں سے نکاح
00000	XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX	9000	000000000000000000000000000000000000000

ک	•						

	مث ،	صده	AND THE RESIDENCE OF THE PROPERTY OF THE PROPE
اصفحه في	مضمون	صور	مصمون ر رر
۳۷۸	نكاح سے پہلے لملاق	۳۱۲	<u> </u> جومبرمقرر کیے بغیرمرگیا
TA1	عضتمين فملاق	414	ئى خطىبۇنكاخ ئىرىرىن
<b>TAT</b>	منسی نداق میں لملاق	719	ة نابا نغو <i>ن كا</i> نكاح بر .
717	للاق ثلا تنه كه بعدر جيع كانسخ	777	مہراداکرنے سے پہلے عورت سے ملاقات مرار میں ترکز ر
791	طلاق کے انفاظ اور نبیتیں	770	ی نکاح کمرنے دالیے کو کیا کہا جائے زر سر بر سر
3797	ا نعیار	410	﴾ جونكاح كے بعد منكور حركوها مله پائے پ
790	یترامعامله تیریے ہاتھ استدریت	474	﴾ بيولو <i>ن كي</i> ما بين نقسيم پر پر پر پر
799	طلاق بُتَرِّ	771	1 / / X
₹.··	طلاق میں وسوسیہ سر پر پر	777	ا بیوی پرشومبر کا حق ر :
4.0	ہو بیوی کومبن کسر کہارے ن		1
ZZZ	ظبار	447	عورتوں کو بیٹنا عزبیں سر تیر
אוץ אור	للمن في اي سرا و ان مرا	471	و غض <i>ن بصر کا حکم</i> دون برم کا حکم
2000 المالم	گرزاد مونے دالی کنیز ، ازادیا غلام کی منکوحہ مہو ایک نیست کا در ایک کنیز ، ازادیا غلام کی منکوحہ مہو		1
777	جب زوجبین میں سے ایک مسلمان ہوجائے ریم ریان دین کی بیری مالی کی مطابق کے م		
410	بعد میں ہلام لانبوائے کوعورت کت کک فرٹائی جاسکتی ہے۔		مائضنه سے مم غوشی ادر جاع ان سید جو پیمرین م
איץ מחת	اسلام لانیولسے کی زیا دہ بیویاں والدین میں سے ایک اسلام لائے تواولاد کس کی		
ודץ		i '	
777	رفان جب شیکے میں شک کرے	404	1 / 14
444	4	·	رسا ب المطلاق بوکسی کواس کے شوم رکے فلاف اکسائے
~~ 6 6 7 7 8	ئىچىكىنىڭ كوغىگىيىن ولدالدنا كادعوى	77.	بوسی نوا ک مصدوم کے ملاک اسامے جوشو سرسے سوکن کی طلاق مائے
449	ولدامرنا هو خوی قیافه شناس	44.	بوسو سر مصفون ی صلای ماسطے طلاق کی کرامرت
401	عیافت ن روسکے میں تناز عربر قرعه اندازی	441   444	طلاق في مرام بت طلاق شنت
404	سر تصفیل منار تعریر کرداد ای نکاح کی صور تیں جو جاہلیت میں نہیں	1'	علاق سنت بن طلاقوں کے بعدر جوع شوخ ہے۔
407 2 407	کا جی صورتین جونا ہیں ہیں بیخ بستر ولسلے کا ہے		ا ما
200 m/A A	المح منهم ورسيعان سينا	1140	

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~		
	الملحد	عضمون
ایک شهرمین وسرے سے ایک وزیدے پاندنظرائے	ا ٠٤٠م	بچکازیادہ حقدار کون ہے ؟
شک کے دن روزے کی کراہت	444	مطلقه کی عدت
بوشعبان کورمضان سے ملائے	۵۲۶	مطلقات كى عدّت مين حخ واستثناء
اس کی کرامبیت	۲۲۲	مراجعت
بلال شوال بردواشحاص کی گواہی	۲۲۲	مبنوته كأنفقه
اورايكشخص كى گوامى بلال رمضان كى رويت بر	440	اس بار ہے میں فاطمہ پر نکیر کرنے وائے
		مبتوته دن کے وقت گھرسے نکل سکتی ہے
جنهون نصيحور كوغدًا وكانام ديا	749	مبراث کے تعین میں ہیوہ کی متاع
سحرى كا دقت	44.	بیوه اورسوگ ر · ت بر
	,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,	کیا بیوه گھرسے متقل ہوسکتی ہے
	' '	·
· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·		معتده کن چیزوں سے پرمہیز کرے
کس بیز سے روزہ کھولے	414	صا مله کی عن <i>رت</i> پی
افطارکے وقت دعا	MA9	ام الولد كى عدّت
• /		مبتونة اورشوم ركي طرف دايسي
	, ,	زناكى شندت وسنگيني
روزه دار اور رغیبت	497	
	(' I	روزوں کی فرصنیت کا اکا خانر
7	1 1	طاقت کے اوجو د جواز فدیبر کانسخ
روزه دار کا سینگی نگوانا	r91	بوڑھے اور حاملہ کا باب
	( (	میینہ ۲۹ ون کا بھی ہوتا ہے
		جب بوگوں کو ہلال نظرنہ کئے
	1	جب میینمخفی رہے
		جنوں نے کہاچا ندنظر سزائے توتیس دن پوسے کرو
روزه دارکا تھوک نگلنا	أعدا	رمضان پرروزے کا تقدم
	ایک شہریاں کو درسے سے ایک و زبیدے با مذاظر آئے میں کے دون روزے کی کرامہت ہوشعبان کو رمضان سے ملائے ہوشعبان کو رمضان سے ملائے ہول شوال پر دواشحاص کی گواہی اور ایک شخص کی گواہی ہلال رمضان کی روبیت پر سخری کی تاکید میری کا وقت ہوشخص افحان سے اور برتن اس سے ہاتھ ہیں ہو افطار کا وقت افطار کے وقت دعا موزہ وار اور میں اور وزہ کھولے روزہ دار اور مواک روزہ دار اور مواک روزہ دار کا میڈ اسے بیاس کے باعث پانی اوپر ڈالے روزہ دار کا میڈ اسے کو کرنا سوتے وقت سے مرسکانا روزہ دار کا میڈ اسے کرنا سوتے وقت سے مرسکانا روزہ دار اور بوسہ روزہ دار کا میڈ اسے کرنا	

ح

HOOOL	20000006000000000000000000000000000000	COO.	000000000000000000000000000000000000000
صفخه	مضمون	صعنه	مضمون
4.1	حضورکے روزے کی کیفیت	٥٥٢	جوان کے لیے اس کی کراہیت
7.7	بیرا در حبحرات کارو زه	ممم	رمعنان میں بحالت جنا بت صبح کرنا ریری
4.4	عشرة في الحج		ة رمضان ب <i>ين جاع كاكفّاره</i> مرين سريد
7.8	ا <i>س میں افطار</i>	044	عمدًا افطار کرنے وابے پرنشدید سریر
4.0	عرفات میں ایم عرفه کاروزه		مبصول کر کھالینا
7.7	عا شوراً و کارو زه	1 1	ٔ قضائے رمضان میں تاخیر ور در سر
٦٠٨	عاشوراءنویں دن کی رفرایات		جوم جائے اور اس کے ذمہر وزیے قضا ہوں
71.	عاشوراء کے روز ہے کی فضیلت ر	1	سفر میں روزہ نیار سید
71.	ایک دن روزه ایک دن افطار		
711	ہر می <u>ںنے ک</u> ے بین روزے بر		
414	جس نے کہا وہ دن ہیرادرجمعرات ہیں . ریس		1 2
אוד	بىنىو <u>ں نىے</u> كەاكو ئى <u>سس</u> ىتىن دن دىي	i i	1 , , , ,
714	روز <u>ے</u> میں نیتت :	l l	1
717	اس میں رخصت جبرین میں برائن ہیں۔		1
414	مِن کے نزدیک اس کی قضاہے نفار وزیشر کے سرین		1
719	نفلی د <sup>و</sup> زه شومبرکی اجازت کے بغیر روزه دارکوحبب دعوت ولیمہ مطے		
777	رمررہ دار نوجب وحوت و بیمہ سطے اسے جب کھانے کی کوئی دعوت ملے		
777	اسے جب تھانے ی توی د توت سے اعتکاف		· •
777	ا عنات اعتکاف کی مبگر	1 ' '	<b>9</b> /•
774	ا عنائ می جربر معتکه: کا ککه مدر داخله مدنا	094	ئے م کے روزے
774	معتکف کا گھر میں داخل ہونا کیا معتکف مریض کی عیا دت کرسکتا ہے۔	\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\	رجب کاروزه
477 477	میں مسلم رین جادت تسخاصنہ کااعتکاف	77	شعبان کے روز ہے
774		'	شوال کے چھرو زرے
š	<u></u>	_ 1	

### بشميرالله الزَّحْنُ الرَّحِيمِ

# الله المنافقة المنافق

### باب فرض النجة زميت ع كابب

جج کا تغوی معنی فقیدسے اور پرمعنی عربی کے شائع ولا نئے تھا۔ شاعروں نے اپنے استعادیں رؤساءا ولڑکرام کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہوگ ہلاں کے گھرکا حج کرتے ہیں، یعنی وہاں کبترنت آ مدور منت دکھتے ہیں ۔ پھراس لفظ کااستعمال ناص طور مکہ کا قصد کر ہنے اور میت انٹر میں مباکہ حیٰ زخاص قیم کی عبا دات اداکر نے کے لیے بطورِ اصطلاح ہوگیا۔ بچ اور چج دونوں طرح سے ستمال ہوتا ہے۔ جج کی فرضیت دین کے صروری بنیا دی ارکال میں سے ایک رکن سے۔ اور جج عمر بھر میں بشرطِ استطاعت ایک بار فرص

سے اور کسی مارمنی مسلمت مثلاً ندر کے بغیر ج کی فرطنیت (وجوب، مکر دہنیں ہوتی۔ اس میں افتال وزسے کہا یا وہ فودی طود برڈوش یا ترائی ( واحسیں، کے سابھ ، اس میں ہمی افتال وزسے کہا یا حج بہت النہ صرف اسی امنٹ پر فرمن سبے یا بہلی امتوں پر بمی فرمن تھا۔ ایم بہتی بات زیا وہ وا صحبے گرابن مجرنے دوہری کو اختیاد کیا سبے اود کہا ہے کہ ہے تدم مثل اس سے سبے ۔ آدم علیہ السلام سے پائیں سال نک سندسے پیدل مج کئے اور جبرشایا نے آدم سے کہا تھا کہ مجرسے سات سزاد سال قبل فرشتے بہت انٹر کا طواف کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس میں بہلی امتوں پر ج وز من ہونے کی کوئی دہل نمیں نکلتی ۔ اس سے اتنا پتہ صرور چانت ہے کہ انبیار علیم السلام مج کے کرتے سے ا ور ممکن سے ان پر وز من ہو مگر ان کی امتوں پر فر فن ہونے کی کوئی وہیں نہیں سہے ۔ کتا ب المنا سک میں ایک سوباب اور نہیں سو بچیس مدشس ہیں ۔

١٤٢١ \_ كَانْ الْمُعْدُرُ بِنُ حَرْبٍ وَعُمْلُ بِنَ إِنِي شَيْبَةَ الْمُعْنَى

قَاكَا نَايَزِينُ بَنُ هَا رُوْنَ عَنَ مُنْفَيَانَ بَنِ حُسَيْنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِنَى سِنَابِ عَنِ الرُّهُ مِرِيِّ عَنْ إِنِي سِنَابِ عَنِ ابْنِ عَبْالِسُ اَنَّ الْاَقْدِ وَسَلَّمَ : فَعَالَ يَارَسُولَ عَنِ ابْنِ عَبْالِسِ انَّ الْاَقْدَ عَنْ مَنْ ذَا دَ فَا لَا يَارَسُولَ اللَّهِ الْحَدِيدُ فِي كُلِّ سَنَتِم الْوَمَرَّةُ وَالْحِلَةُ قَالَ بَلُ مَرَّةً وَالْحِلَةُ فَمَنْ ذَا دَ فَا فَا لَا يُولِي اللَّهُ وَلِي كُلُوا قَالَ بَلُ مَرَّةً وَالْحِلَةُ لِ مَنْ ذَا دَ فَا مُنَ ذَا دَ فَا مُولِي وَاللَّهُ وَلِي كُلُوا قَالَ عَبْلُ الْمَحْلِيدُ لِ بَنُ حَمِيدٍ وَسُلِيمَانُ اللَّهُ وَلِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُحْلِيدُ لِي مُنْ مَنْ اللَّهُ اللَّ

النَّفَيْ النَّفِي النَّفَيْ النَّفَ عَلَيْهِ مَن الْبِي اللَّهِ مَلْ اللَّهُ عَلَيْهِ مَن البِي اللَّهُ عَلَيْهِ مَن البِي اللَّهُ عَلَيْهِ مَن اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ يَقُولُ اللَّهِ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ يَقُولُ الرَّوْ الجَهِ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ يَقُولُ الرَّوْ الجَهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَا اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ يَقُولُ الرَّوْ الجَهِ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْعُلِيمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّ

ا بو وا قدرہ نیٹی نے کہاکہ میں نے دسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم کوآ ٹری جج میں اپنی ازواج دم سے یہ فرما نے سُن کہ نبس ہی جج سے اس کے بعد (بہادسے لیے) جٹائیوں کی لپشتیں ہیں۔

مشی حے؛ مسندا حمد میں الج وا قدرم سے دوایت کمرنے و الا وا تدسیے جس کے نام ہر الج وا قدکی کنیت تھی جمولانا شکے فر مایا کہ سن الی دا فر دسے میں ابن الی وا قدائلیٹی عن البیہ سے گر مجتبائی نشخیس ابن الی وا قدائلیٹی عن البیر سے جس سے وصاحت ہوم اتی سے کریہ داوی وا قد ہے۔ بخاری سنے جس سے وصاحت ہوم اتی سے کریہ داوی وا قد ہے۔ بخاری سنے جس سے کہ وہ سحابی ہو اور البوداؤدسے نقل کیا سے کہ وہ سحابی مقادر مسلی اللہ سمین مادی ہوسکتے ہیں ؛ ایک یہ کرتم پراس کے بعد حج فرمن ہیں ماکی در مفادا ہو بچا دو مرابہ کم ہم باس تو اس کے دو مصاحب میں میں اور ج کے لیے گھروں سے مدن نکل ارا و جمال دراج مراب میں جے دمین افران سے اور ج کے لیے گھروں سے مدن نکل ارا و جمال اس میں جی اس ادر اور ج کے لیے گھروں سے مدن نکل ارا و جمال اس میں جے دمین افران در معنی میں انتدا

ر باسبے۔ سود ور اور زینٹ بے نے اس کے بعد مج نہیں کیا اور اسی ارمثا دکو دلیل بنا با مگر دیگر آزوا ج کج کیا کرتی تعیس رگویا وہ پہلے معتی کی قاعل تعیس عائش دسنے اور دو مری از واج نے پہلا معنی مراد لبا کہ اب حج ہم پرفز من نہیں مگرنفل سے ممانعت میں نہیں۔ عالشہ رمنی استرعنہ ا نے ایک اور حد دیث سے استدلال کیا تقاکہ: افغنس الجہاد الحج والعمرزة ، مجارتی نے حضرت عالشہ رمنے کی روایت معے حضور کا قول بیان کیا سے کہ: احسن الجہا دوا جملہ الحج حج مبرولہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حصنور سے یہ حدیث سننے سے بعد میں مجے لاک بنیس کرسکتی مطلب

یہ کہ حس طرح مردوں بہر حبا د کا محمالہ مشروع سبے اس طرح عور توں کے بیسے ج کا تکمار مشروع سبے۔

سنن افي واؤدها رسوم من المناسك

# بَاكْبُ فِي الْمُرْأَةِ تَحْجُ بِغَيْرِمُحُرُمِ

عورت کے عیر قرم کے ساتھ جج کرنے کا باب

٧٤١- حَكَاثُنَا تُعَيِّبَةُ بْنُ سَعِيْلِ إِللَّهُ عَنِي اَ اللَّيْتُ شَعْلِ عَنْ سَعِيْلِ بْنِ

أِنْ سَعِينَا عِنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَاهُرُنْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ لَا يَجِلُ لِإِمْرَأُ يُومُسُلِمَةٍ تُسَارِدرُمَسِيرَةً لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلُ ذُو مُحَرِّمَةٍ فِهُمَا

ابوبریره دن نے کہا کہ دسول الٹرصلی الٹریلیہ وسلم نے فرنایا :کسی سلم عودت کے سلیے ملال شہیں کہ وہ ایک و ن دات کا سفر کرتے درآئخا لیکہ اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو (بخاری ،مسلم ، تر مذی اور ابن ماجہ نے جی اسے دوا بیت کیا وربخادی اور ترمذی میں : کچہ م وکنگٹر کا لفظ سیرے

سف ح: اس مدین سے معلوم ہواکہ جب عورت کو ساتھ ہے جانے والا کوئی قرم نہلے تواس پرجے فرض نہیں رسہا، یعنی تختی اور س بھری کا قول ہے۔ منفیہ اور احمد بن صنبل اور اسی ق بن رہویہ کا بھی ہیں قول ہے، مالک نے کہا کہ وہ دوسری عورتوں کی جماعت کے
ساتھ جا سکتی ہے اور شانعی نے کہا کہ ایک ہزاد لائع اعتماد مسلم عورت کے ساتھ جا سکتی ہے مگر ظا ہر ہے کہ وہ " ایک آزاد نیک طورت ' اس جے کرنے والی کا ذی قرم مرد نہیں ہو تا اور حضول نے اس کا ذکر فر فا یاسیے نہ کہ کسی لائق اعماد مسلم آزاد عورت کا اصحاب شافعی
اس مسلک کی دمیل میں ایک مدیث بیش کر تے میں کہ حضور نے جے کے لیے استطاعت کی تعریف فر فائی ہے: الذا دو الر اصلہ۔
"سفر خرج اور سوائدی ' اور اوبر کی مدیث بیش کر سے بھریہ مدین عرص بھی ہے اور مُرسل شافعی ہے۔ لیکن ان کی پیش کر دہ حدیث بیں آبر اہیم بن اسلام نعی ہے۔ لیکن ان کی پیش کر دہ حدیث بیں آبر اہیم بن اسے اس عورت کی مثال اس کا وعورت سے دی ہے جو دارا کی ہیں اسلام ہے آئے اور اس طرح وہ جو کفارے فائد میں قدیموان کے سے اس معورت کی مثال اس کا وعورت سے دی ہے جو دارا کوب میں اسلام ہے آئے اور اس طرح وہ جو کفارے فائد میں قدیموان کے سے تن اور سفر جے مالت اصطرار سبے اور سفر جے مالت اصطرار نہیں ورنہ تن نا دارا کو جو کا کہ وہ اکبل میں جے کر آئے تو تہ ارسے اس اصول ہے جائز ہو نا چا ہیئے۔

کہنا بڑے کا کہ وہ اکبل میں جے کر آئے تو تہ ارسے اس اصول ہے جائز ہو نا چا ہیئے۔

اس مدیث کے نفظ ذی حرمت سے مرا و اس کا تحرم جو بینی حس کے ساتھ اس کا نکاح سولم سے ہمیشہ کے لیے۔ ما فظاب ججر کہا ہے کہا ہے کہ علما ، کے نز دیک جوم کا هذا بطہ پر ہیں کہ جس کے ساتھ اس کا نکاح ہمیشہ ہے لیے جولم ہو لیکن ہم میت کوئی سبب میا جو ہیں بہلی قدید سے سالی اور دور ری اس کورت کی بال خارج ہوگئی جس کے ساتھ شبہ سے وطی کی گئی ہو۔ اس کا طرح اس کی بیا بھی اور اس طرح سالی کی بھو تھی تھی ۔ اس م آحمد نے مسلم عورت کے بخیر مسلم باپ کو بھی اس سے خارج کیا ہے مبا وا وہ کفر کے باعث کسے کسی فیت میں بہت لاکھ دے ۔ اس معنمون کی احادیث میں اختلاف سے بعض میں: ایک لات کی مسافت "کا ذکر سے بھی میں ہوئی تا کہ دوایت میں ہے ، " ایک دن لات کی مسافت "کا ذکر سے بھینے کہ تر زارہ کہ کیا کہ روایت میں " ہر دیں 'کا لفظ سے بیٹوکا فی اور دن با دورات کی مسافت '' اور داوار دکی ایک دوایت میں " ہر دیں" کا لفظ سے بیٹوکا فی آ

کتا بیالمن مکر تويدره داولي ممنوع نابت يمول گي-عنفيه كامسلك يدسيركه مما نعت يمين كے سابقه مقيدسيے كيونكه يه توستحقّق سيے اوراس سير كم مشكوك، بي متبقّ ، كوليا جائظًا سفیان ٹودی نے کہاہے کہ تحرم کاا عتبا رمسا منت بعیدہ ہیں ہیے ، قریبہ میں نہیں۔امام احمدے کہا ہے کہ حب عورت کو محرم مذیلے تواس بير ج و من نبير ہوتا . مثو کانی نے کہاہيے که عورت سے سينے ج ميں موم کی شرط عرس<del>ي ب</del>اور آبو منسيفہ ، مختی ، اسحاق ، شافعی کا ( ا کے قول میں برمب اسبے۔ مگر اس میں ان کا اختلاف سے کہ آیا یہ وجوب کی شرط سے یا داد کی مالک نے کہا، اور ایک رواست میں حدف می کر فرمن ج کے سفرس محرم کا کوئی اعتبار مشروع نہیں سیے۔ ا مام طحاوی سنے م<del>شررح معانی الآقا</del>ر میں کہ ہستے کہ ریہ تمام احاد بیث اس بات پرمتفنق میں کرعورت بر تمین دن کا سفر الم محرم حرام سیے اورتین سے کم میں آثار مختلف بیں ۔ نس م نے مخور کیا تو بہت میلاکہ تین دن کے سفر بہتو تمام امادیث و آثار متفق بین اورجب مین کی مسافت کومقررکیا مباسط تواس سے کم کاسفر بلا محرم مہاح رہے گا اگر یہ مطلب مذ لیا جا سے تو تین کے ذکر کاکوئی معنی نہیں بنتا بھرجب تین اورایک کا تنا تفن دکیمیں توایک عددکو دوررے کا فاصح ما ننابطسے گا اور دلائل عقل سے ہی او کی معلوم ہو تا سے کریمین کا عدد نا سخ یا نامبا سنے کمیوں کہ وہ زیا دہ سبے ا ورمساونت فقرمسلؤۃ اور مذمت مسح ودسفریجی تین د ن کی سبے۔ ١٤٢٨ حَكَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلَمَةُ النُّفَيْلِيُّ عَنْ مَالِكِ ح دَحَلَّاتُنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلَى نَابِشُرُبُنُ عُمَرَحَ لَا تَنِي مَالِكُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ تَكُالُ الْحَسَنُ فِي حَلِينَيْهِ عَنَ آبِيهِ نُمَّا تَفَقُوا عَنَ إِن هُرَيْرَةَ عَنِ النَّهِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْم وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُ لِإِمْرَاكِةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْبَوْمِ الْأَخِرِانُ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةُ فَلَاكُر مُعَنَّالُارِ ۲۲ – اندابوس میده من غیمسلی انترعبیدوسلم سسے دو ایرت کرتے ہیں کہ معنود مسنے فرما یا : انتدا ور تی مست برا بران رکھنے والی عودمت کے سیسے ملال نہیں کہ وہ ایک دن لات کا سفر کر سے الخ بھیلی مدیث کے معنیٰ کی انند (مسلم اور ابن ما مجدر بھی اسے بیا ن کیا اور بخاری سنے بطور متابعت اِس کا ذکر کیا ہے ، ابودآوٰ دکا فول سے کہ اس مدیبٹ میں تقیلی نے مالک سے مدفقا سے دوا یت کی سیے۔ ابوداور نے کہا کرنفیلی اور عنی سنے عن اہیر کا تفظ تنیں بولا - اور محداث عن ابیرے تفظ کے بغیر ابن وہیب اور عثمان بن عمرے می مالک سسے روابیت کی ہے ۔ ( مدمیٹ سے مفتمون پر کلام گذرجیا ہے ۔ تمین سے عدد میں توایک اور دومثا مل ہیں گھران سے کسی میں بمی کا عدد سلامل مهیں امدا تیں کی روات کو لینا ہی انسب سے حُكِّانُكُ يُوسِفُ بْنُ مُوسِى عَنْ جَرِيرِعَنْ سُهَيْلِ عَنْ سَعِيْدِ

<u>CONTRACED DE CONTRACE DE CONT</u>

٣٧٨: ابوبېرىيەه دەسىسے دوايت سىپىكەدسول الىلەصلى الىلەيلىدەسلىرىنے فزما يا ٤٧ اورىتىپ دا وى سنے اوپرى ھەدىپ كى طرح بيان ں مگر سبیدًا کا نفظ بولا (ببید میں مار فرسنگ بوسنے میں اور مر فرسنگ میں نمین میں ، نس برید بارہ میں کا ہوا۔ یہ مقدار ایک مرسکے کے ہا ہر جکہ اس سے بھی کم سے نمیونکہ مرملہ سولہ میں کا مہوتا ہے ۔ لدلایہ ایک دن لات سکے سفرسیے ہی کم ہوا ر

٢٧١ - كَلَّ ثَنَّا عُمُّنُ بِنُ إِنِّ شَيْبَةً وَهُنَّا دُأَنَّا بَامُعَا وِيَةً وَوَكِيَّا حَدَّ ثَاهُمُ عَنِ أَلَا عُمَشِ عَنْ إِنِي صَالِحٍ عَنْ إِنِي سَعِيْدِ إِنَّالَ قَالَ ثَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّ الله عَلَيْد وَسَلَّمَ كَا يَجِلُّ لِإِمْرَأَيَّةِ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْاخِرِانُ تُسَاوِرُ سَفَّا فَوْقَ ثَلْتُدَ ٱيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا ٱبْوَهَا وَأَخُوهَا ٱوَزُوْجُهَا أَوِابُنُهَا أُوذُوْ

ِمَحْرَمِ مِّمْنَهَا۔ ابوسعيد من في كهاكه جنا ب رسول الترصلي التوليد وسلم في فرمايا: التدا ورقيامت برايان در كلف واليعودت سحيلي ملال نہیں کہ وہ ایسا سفر جو تمین دن سے اور پریا اس سے بھی زیا دہ ہو،الینے باپ کیا جاتی یاف وندیا جیٹے یاکسی فرم کے بغیر کرسے زاس مدیث کومستم نے اور ترمذی وا بن با جدرنے تھی روا بیت کیاسیے اور بخاری نے اسے قرعہ بن محیٰی عن ابی سعبددم کی سندسے اس کی

- كَانْكَا اَحْمَدُ بَنُ حَلْمِكُ نَا يَحْيِي بَنُ سَعِيْدِ عَنَ عُبَيْدِ اللهِ حَكَّا شَيِيْ عَنِ ابْنِ عُمُرَعِنِ النَّيِيِّ مَهِ لِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِزُ أَلَمُوا لَةُ تُلَاثُنَا الْآوَوَمَعَهَا فَرُومُ حَوْمِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ تَنَا الْآوَمُ مِنَا اللهِ اللهُ اللهُ ابن عراضہ نبی صلی المتدعلیہ دسکم سے روایت کی کرمشور منے فرمایا بعورت میں دن کا سفرموم کے بغیر نہ کرے دنجاری

ا ورمسلم نے بی اسے دوایت کیے ،

سٹو سے؛ حصرت احمالاً ستاذ مشیخ الاسلام نے فرمایا ( فیج الملیم ہیں ) صفیہ نے تین دن سے کم کے سفر میں فرصت کے دفت زیر معودت كوبلا محرم جا نامباح قرارديا سبع ا وٰدان كا استدلال ا سُ صَدَّيث شبع. ديكين شِخ ابن الهمام سنے كه كراس صورت ميں شكل یه میش آتی سیے کهمعیبین میں <del>عن قرعرعن ابی ستب</del>درم<sup>ن</sup> مرفزع مدریث آتی سیے عبس میں د ودل کا ذکرسیے ۔ اور پھرصعی بی میں ابوہ پر کی مرفوع حدیث ہیں ایک وں مات بھی موجودہے ۔مسلم کے ایک معظمیں صرف بیّق کا لفظ سے اور ایک لفظ میں کید کا لفظ سے ا درابو داود کےایک نفظ میں بریر کا نفظ سے اور استے ابن حبان سنے ھی معجے میں روایت کی سے اور صا کم نے روایت کرکے معجو علی مشرط مسلم کها سبے ا ورمعجم طبران میں تین مسل کا ذکرسے اور عن یوم کوویم قرار دیا سے بمنذری نے کہا ہے کہ بیرہ اِ بات سائلول کے احوال کے لحاظ سے تھے اُن میں تنیا مل نہیں ہے بحصرت الاستا ذینے ز ، یا کہ ابوصنیفڈا ورابو پوسٹ سے بھی عورت کے بلا محرم ا کیے۔ دن سے سفرکی کرامہت T نئ سے اور صسب بہان مٹنا فعی دم آج کل کے دُورے فسا دیکے باعث فتو کی اِسی ہر ہونامن سب سیے ا ورمعیمین کی ایک دن ما ایک ارات یا ایک دن الت کی روایت سے اس کی تاشد موق سے م

حسنرت الاستا ذر**ح الش**رخ طی وی کی مجت سے یہ نتیجہ نکا لاسے کہ ان اصادیث میں تعارض سے اور تقدیم و تاخیر کا علم نمیں ہے لہذاہم دونوں ضم کی احادیث کوا حسنیا *دکرستے ہی*ں، واحب سفر میں بمین دن کوا *ورعنے واحب سفر میں ایک د*ن کو اورسفر ج میں محرم کا مہونا ا من کے زیا ہے میں تومشرطِ اوادسہے اورونسا دے ذیائے میں مشرط و جوب سے ۔ وانٹراعلم با تصواب ۔

١٤٢٨ - كَلَّ ثَنَ اَمُنَ عَلَىٰ اللهِ عَلَىٰ اَلْمُواكِمَ عَلَىٰ اللهِ اللهِ عَنْ عَبَيْلِاللهِ عَنْ عَبَيْلِاللهِ عَنْ عَبَيْلِاللهِ عَنْ عَبَيْلِاللهِ عَنْ نَافِيم اللهِ عَنْ نَافِيم اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ نَافِع اللهُ عَمْر كَانَ يُرْدِثُ مُوكِلاً لا لَهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَا اللهُ عَنْ اللهُ عَلَا اللهُ عَلَيْ اللهُ عَا اللهُ عَلَيْ عَلَا عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَا عَا عَلَا عَلَّا عَلَا عَلَ

نا فع سے روایت سیرکرابن عمر<sup>ما</sup> اپنی ایک صغیہ نا می نونڈی کو اسپنے پیھیے سواد کریے کہ کا سفر کیا کرستے سقے دابن عمر<sup>ما</sup>اس نونڈی کے مالک موسے کے با عدف جوم سقے ان کا سفر مہائمۂ تھا )

# بَايُبِ لَاصَرُورَةُ فِي الْرِسُلَامِ

د یا ب: اسلام میں سبے نکاح رہنا باہے مجے رمہنا جائنہ نئیں)

ورود المحارك المحكَّمُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ عَلَى اللَّهُ عَنْ عَمْلَ اللَّهُ عَنْ عِلْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَةً فِي الْرِسُلَامُ - قَالَ قَالَ رَسُّولُ اللَّهِ صَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَةً فِي الْرِسُلَامُ -

ابن عباس دو نے کہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرہ مایا: اسلام میں صرورہ کا وجود نہیں سے دخطا ہوئے صرفورہ کے دومعنی بیان کئے ہیں ایک تو نصل رکی کی رمبا فیت کی طرح بے نکاح رمبا ( بعینی بلا عُذر رشرعی) اور دور اچ کوادانہ کرنا دیعنی استعلاعت کے باوجود) اور اس سے بعض لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ جو نحود فریفنلہ حج نہ ادا کمہ جبکا ہووہ اگر کسی کی طرف سے ہوجائے گا -اوزاعی، شا فعی، احمد آوراسی آق کا ہی فول ہے۔ طرف سے ہوجائے گا -اوزاعی، شا فعی، احمد آوراسی آق کا ہی فول ہے۔ مالک، توری، تنفید، حس بھسری، عطاء؛ ور تخص نے کہا کہ حج کہ سے والے کا جج اس کی فیت کے مطابق ہوگا اور اس مدیث کا اس مشعرے کو فی تعلق نہیں ہے )

١٠١٠ حَلَّانُكُ الْحَمَلُ بِنَ الْفَرْتِ يَغِنِي الْمَسَعُودِ الرَّازِيَّ وَمُحَمَّلُ الْفَرْتِ الْفَرْتِ يَغِنِي الْمَسَعُودِ الرَّازِيِّ وَمُحَمَّلُ الْفَرْدِ الْمَنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْفَرْدُ اللَّهُ عَرْدَ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ عَرْدَ اللَّهُ عَرْدَ اللَّهُ عَرْدَ اللَّهُ عَرْدَ اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ عَرْدَ اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَرْدُ اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ عَلَى اللْهُ اللَّهُ عَلَى اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْمُلْمُ اللْهُ اللْهُ الْمُلْمُ اللْمُلْمُ اللْمُلْمُ اللْمُلْمُ اللْمُلْمُ ا

آبُن عباس مانے کہا کہ لوگ جج کوماتے سے گرسفرخرج نہ لیتے سے ،الومسعود را وی نے کہاکہ اہل بمن یا بمن والوں میں سے کچھ لوگ جج کرتے مگرسفرخرج نہلیتے سے اور کھتے ہیں کہ ہم متوکل ہیں لپ الٹدعزّ وحبل نے یہ آبیت اُٹا دی : وَتُذُوّدُوُّ فَإِنَّ سَحَهُ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ اللّٰهِ مَالِ اور سفرخرج لے لیا کہ وکیونکہ ہمترین سفرخرج (سوال سے یا نا فرما نی سے بچنا سے د بجاری مسلمہ ، ورنسانی نے نے بھی اس کی روایت کہ ہے ۔

متشوح : سفرج میں تبارت کی امبازت سورہ البقرہ کی ایک اور آیت سے صراحة ٹا بت ہو تی ہے : لکیں عکیک کونج کا کے کئ تبکنع کُو افغ کی گری کہ کی کئی ہے ہم پر کوئی گن ہنیں کہ دسفر جمیں اسپے دب کا نسنل تلاش کر دیا امام ابودا و دسنے اس مدیث سے بیاستدلال کیا ہے کہ مب التارتف فنے نے زادِ راہ لینے کا محم دیا تو آمدور نت میں اور زمان و قیام مکتر میں مجارت ہی مباشز ہے کیونکہ اس سے زادِ سفر مہیا ہوتا ہے ۔ ابودا و دکے نسنے میں اس باب کا عنوان : باب التجارة آوداس کے ماشنے میں باب النزودو انتجارت ہے ۔ ایک نسنے میں باب التزود فی المج ہے اورا کلی مدیث ہر باب کا عنوان : باب التجارت نی المجے ہے ۔

الاار حَلَّانُكُ أَنُّا يُوسُفُ بَنُ مُوسَى نَاجِرِيْرُعَنُ يَزِيدَ بَنِ إَنِي زِيادِعَنْ مَرَّا هُلَا عِنْ عَلَيْ عَلِي عَلَيْ عَلِيْ عَلَيْ عَلَيْكُمْ عَلَيْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْ عَلَيْكُمْ عَلِيكُمْ عَلَيْكُمْ عَلِيكُمْ عَلَيْكُمْ عَلِي عَلِيكُمُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلِيكُمْ عَلِيكُمُ عَلَيْكُمْ ع

بی بدنے کہ اکد اب عب س ٹنے یہ آبت پڑھی: اکمینی عکینکا کو سکن مٹنٹی کو افضائد من ترکیکٹر دا لبقرہ موں اور کہ اکدول من من میں تجارت مزیر اس کی سند میں آئیں عکم ملاکہ حب عرف ت سے واپس آئیں تو تجارت کریں داس کی سند میں آئیں آئی دیا ۔ بن ابی زیا حسب جس بر آئم مردیث کی ایک جماعت نے کلام کیا سبے اور مسلم نے متا بعث ٹابت کرنے کے سیاس کی مدین روایت کی سبے ۔ منذری )

### باب

١٤٣٢ حَلَّا تُعَا مُسَلَّادُ مَا أَبُومُعَا وِيَةً مُحَمَّلُ بْنُ حَازِمِ عَنِ أَلْأَعْمَشِ

عَنِ الْحَسَنِ أَبِي عَمْرِ وعَنْ مِهْ رَانَ إِلَى صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ عَبَالِس قَالَ قَالَ وَسُولُ اللّهِ صَلّى الله عَلَيْرِ وَسَلَّمَ مِنْ الرّادَالْحَجّ فَلْيَتَعَجَّلُ -

ا بن عباس منسنے کہا کردسول امتٰدصیلی امتٰرمیلیہ وسلم ننے فرمایا جوچ کا دادہ کرسے اسے مبلدی کمہ نی جا ہیے ۔ زا س مدیث کوا مام آخرد سند میں ،حاکم سنے مستدرک میں اور بہی بی نے شنن کبری میں جی دوایت کیا ہے۔ اس مدیث سے ایک دا دی مہران آبومنغو آن کوابوزوم نے مجھول کہا ہے ۔ میزان میں سے کہ معلوم نہیں یہ کون شخص سے )

مشی حے ؛ حابدی کرنے کا مکم اس میں دیاگیا سے کہ مبا واکوئی رکا و سف اسے روک دے اور بج فوت ہو جاسے . یہ حدیث جج کو فؤرٌا اداکمہ نے کی دلیل سے ۔ امام| حمدہنے ابن عباس سیسے مرفؤ گا روایت کی سے کہ معنود سفر ایا : آجج کی طرف مبلدی کمہ و ، لینی فزھنر كى طرف،كيونكدتم ميں سنے كوئى نہيں كما نتاكدا سے كيا پيش آسئے گا- ايك ا ورحد ميث جو إعن ابن عب سرد عن الغفيل ال ﴾ خدِ بِها عن الآخر روا بيت ہو ئی سے ،اس بي سبے که رسول انٹرصلی انٹرعليد وسلم سنے فرما يا : بچو چے کا اوا وہ کمرے وہ مبلدی کھے۔ کیونکہ وہ ہما ربھی ہوسکتا سبے،سواری صنا ٹع بھی ہوسکتی سبے اورکوئی اور صنرورت بھی پیش ہے سکتی سبے ، احمد سے علاوہ ابن مام پہ نے بھی اسے دوا یت کیا ہے . یردوا یات ولا لت کرتی ہل کہ جج کا وجوب راستھاعت کے بعدی فی الفورسیے بشو کا تی نے كهاكهاس كعنورًا واحبب بونے كا قول الك، ابومنيذ، احد، بعن اصحاب شا فعي، ابل بيت ميں سے نزيد بن على، اكبادى م<sub>ۇ بدبا</sub>يىتىدا و*رناھر*كا ھے، اورشاختى، ا<u>وزا</u>عى، ا<u>بويوسى، تحدىن الحسن، ا</u> بىسىتىس سى*ھ قاسم* بن ابرا ہيم اورابوطا تسبكا تول یہ سے کہ اس کا وجوب ترا فی سے دڑ صیل سے ،دیرسے) سے ، ان کی دلیل یہ سیے کہ رسول الٹر صلی الٹرعلیہ وسلم سنے حج ،س پھرس میں کیا حالانکہ وہ چھ با با کے بجری میں فرمن بوح کا عقاء اس کا بج اب بہ سے کہ جج کی فرضیت کے وقت میں اختلاف سے بعثی کرایک تول یہ تھی سے کہ وہ دس ہجری میں فرصن ہوا تھا لہذا کوئ تا نیر وا قع نہیں ہولی ۔اوراس کی فرصیت دس ہجری سے پہلے بھی تسلیم کی مباسے تو حصنور میل اللہ علیہ وسلم کے جج میں دیراس وجہ سے بہوئی تھی کرآپ سے ان شرک سے اختلاط کونا پہند فرایا جو بیت اسٹد کا طوا ف ننگے موکر کرستے معے. پھرجب الله تعاسال نے اپنے بائرمت گھر کوان کی نج ست سے باک کردیا تو آب نے حج کیا بیں آ پ کی تراخی عذر کی بناد ہرتھی، عذر کی صورت ہیں تراخی سب سے ننہ دیک مباٹنہ سبے اور اس میں کو ڈی ا ختالا ن نہیں <del>البدائح</del> میں ہے کہ ابو سہ بن نرم جی نے اس مسئے میں ابولوست اور محمد میں اختیاد من نقل کیا سے۔ ابولوست کے نزر دیک حج فی الفور فر من سے ا ور محمد کے نزدیک دیرکر نا جا گزسیے ا ورہی شافعی کا قول سے۔ ابومنینز کا قول ایک روا بیت میں <del>ابویوسف</del> کے مطابق سے ا وردومبری روایت میں محمد کے قو ل مبب سے یہ

تأفي التحري

دکرا نے پرسوار ہاں چلانے واسے کا باب

سرم المسكنة التيمي قال كُنتُ رَجُدُ الوَحِدِ بَنُ زِيَادٍ مَا الْعَلَاءُ بَنُ الْمُسُكِةِ الْمُسُكِةِ الْمُوعِ فَى هَلَا الْمُحَدِهُ الْعَلَاءُ بَنُ الْمُسُكِةِ الْمُوعِ فَى هَلَا الْمُحَدِهِ وَكُلَانَ نَاسَّ لَعُمُ وَفَا لَا يَعْدُ الْمُحَدِّ الْمُعْدَى الْمُحَدِّ الْمُعْدَى الْمُحَدِّ الْمُعْدَى الْمُحَدِّ الْمُعْدَى الْمُحَدِّ الْمُعْدَى الْمُحَدِّ الْمُعْدَى الْمُحْدَى الْمُعْدَى اللَّهُ ال

وَلَهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَى الْمِعْمَارُ اللّهِ اللّهُ عَلَى قَالَ فَإِنَّ اللّهُ عَلَمُ اللّهِ اللّهُ عَلَى قَالَ فَإِنَّ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلّمُ اللّهُ عَنْ وَتُل مَا سَأَلْ اللّهُ عَنْ مَنْ اللّهُ عَنْ مِثْلُ مَا سَأَلْ اللّهُ عَنْ مَنْ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَاللّهُ عَنْ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَاللّهُ عَنْ اللّهُ عَلْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ وَاللّهُ عَنْ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلْهُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْمُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلْمُ الللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ الللّهُ عَلّهُ اللّهُ عَلّهُ اللّهُ عَلَّا اللّهُ عَلَيْهُ الللّهُ عَلَيْمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَ

وَقُرَأُ عَلَيْهِ هَا إِذْ كِيْهُ قَالَ لَكَ حَجُّ -

٣١١- حَلَّ ثَنَا مُنَ مُنَا مُنَ مُنَا مُنَ مُنَا مُنَا مُنَا مُنَا اَنَ اَيَ ذِئْبِ عَنْ عَطَاءِ بَنِ إِنِي إِنَى عُمَيْلِ بَنِ عُمَيْرِعَنَ عَبَدِ اللهِ بَنِ عَبَالِسِ النَّاسَ عَنْ عَطَاءِ بَنِ إِنَى إِنَّ عَنْ عَبَيْلِ بَنِ عُمَيْرِعَنَ عَبَدِ اللهِ بَنِ عَبَالِسِ النَّالَّى النَّاسَ عَنْ عَلَى اللهِ بَنِ عَلَى اللهِ اللهِ بَنِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ بَنِ عَلَى اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

عبداللہ بن عباس دن سے دوا بت ہے کرز ما رہ کہ بابت میں لوگ منی ، عرف ، ذوا کیکین کی منڈی اور ج کے ذمانے میں خرید و فروضت کیا کرتے ہے ۔ پس مالمت احرام میں وہ کتار ت سے ڈر سے توالٹرسجان ، پر آبت اتاری کم کبنگ عکی کے مرخ جگنا ح<sup>1</sup>ائ تاہٹنے وال فیلگاموں بن برکٹ فی میکو اسیسے میر الجھ ۔ ابن آبت اتاری کم کبنگ عکی کے مرح جگنا ح<sup>1</sup>ائ تاہٹنے والے میں ایس کو بی بر آبت اتاری کم کہ پر مسبد بن محمد میں ایس آبت کو معمون میں یو بنی بطرے نے اسے مستدرک میں روایت کر کر کے اس کی تقیمے علی شرط اسیمین کی ہے ، برابن عباس دوای شاخ قرائت ہے کیونکو مشہور و متواتر قرائت میں یہ لفظ : فی مکواہم الحج نہیں ہے ۔ ابن جر بر طبری نے می ابن عباس دوایت بیان کی ہے )

المحار حَلَّا فَكَ لَكُ مَكُ مَكُ مَكَ مَكَ الْمِنَ الْمَعْمَدُ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى عَلَى اللهِ عَلْهُ اللهِ عَلَى اللهِ عَلْهُ اللهِ عَلَى اللهِ عَلْهُ اللهِ عَلْ

رس سعرد بر کستوسیس میری این آب آب نے عبید بن تکیرسے (با داسطہ عطائی روا بت کرتے ہو سے بقول اسمد بن ما تح رشیخ ابی داؤد) الیں بات کی جس کا معنی بیر تھا کہ عبید بن تکیرموٹی ابن عباس مناسبے ۔اس سے عبدالنگر بن عباس منسسے روا بیت کی کہ لوگ زبان داجا بلیت جب ج کرتے گئے تو فرید وفر وخت کرتے سقے الخ بھر دا دی سنے اسی مدیث کا مصنے ذکر کیا مواسم آلچ کے بفظ تک ۔

منعی سے : اس روایت سے مدیث سابق کا لاوی عبید بن تقریمولائے ابن عباس دم معلوم ہوا ، حافظ نے بی تہذیب الهذیب ہی کہا سے اور ابن ابی داؤد نے مبی مرکز ناکشے فر مایا کہ حاکم سے مستدرک میں اس مدیث کی تقیمے کی سیرس سے معلوم ہوتا ہے

مُنَاكِ فِي الصِّبِي يَحُجُّ

د بیچے کو حج کرائے دبانے کا باب

٢٣٧ - كَلَّاثُنَا اَحْمَدُ بَنْ كَنْبَلِ نَاسُفَيَانُ بَنُ عُنَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِ يُمَرِّبُ عُقْبَةَ عَنْ كُريْبِ عَنِ الْبِي عَبَّا إِس قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسِسَلَمَ بِالرَّوْحَاءِ فَلَقِي رَكِبًا فَسَلَمَ عَلَيْهِ مَ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فِقَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا فَمُنْ اَنْتُمْ قَالُولَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَفَرْعَتِ امْرَأَةٌ فَأَخَذَتْ بِعَنْدِ

الصَّبِيِّ فَأَخْرَجَتُهُ مُنْ مِّحَفَّتِهَا فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللَّهِ هَلَ لِّهُ لَا احَجُّجُ قَالَ نَعَمُ وَلَكِ أَجْرُ-

س دہ سے دوایت سے کہ رسول اسٹرصلی انٹر علیہ وسل<u>ہ روحا ،</u> سے مقام پرسکھے تو آپ کھے مشتر سواروں <u>سے م</u>ے وراننیں سلام کیا اور فرمایا: تم کون بوگ ہو؟ انہوں نے کہ ہم مسلمان ہیں ۔ بھراننوں نے بوجیا: تم کون بوگ ہو؟ بوگوں نے کہا کم رسول الله صلی الله وسلم (مع اسینے اصحاب کے) بس ایک عورت نے ملد کی اور ایک بھے کا بازو پھٹااور اس بھے کو اتینے بحور ج میں سے نکالاا ور کھنے نگی : یا رسول الٹارکیا اس کا حج سیے۔ آپ سنے فرما یا با ل ا وربیکے بھی اس کا تواب سبے دیہ مدیرے سستم او مسنداحمد سی تھی مروی مہد نی ہے

مٹی حے: م<del>عالم اس</del>ن میں <del>نمطا بی</del> نے کہا ہے کہ بیجے کا حج محصٰ ففنیلت واسختیا ب کے لی ظریسے تقا، اگرایسا بچہ *زندہ درسے*اود پھراس ہرج فرمن ہوتوہ بھین کا حج نفل اس کے فرسیفنے کی طرف سے محسوب نہوگا۔ اودیہاسی طرح سے جیسے کربیچے کونما زرودسے کا عم دیا جاتا ہے اوروہ اس کمیلیے باعث اجرو فعنیلیت سے درکہ فرصٰ کی ادا میگی کے طور ہیر۔ اور اس کے رسما اور معلم وآمرکو سبتیت كا اجد ملتا ہے۔ اور حبب بہے كا جج بوما تاسيع تواسسے اركان جج اداكر وائے جاسنے جاسنيں، حتى كداگروہ ميل مرسكتا بوتوا مثاكرا ييسا کیا جائے۔ جب مجنون کے افاقہ سے مایوی ہومکی ہوتو اس کے جج سے بھی ہی احکام ہیں ۔اوداس سے پرہبی ٹا بت ہوا کہ اگراس کا عج فاسد بهومباسط يااس ميركوئي نقص واقع بهوب عے لتواس كى تلا فى واحب سبے، اور اگر وه كو ئى شكا ركرسے تواس كير فركير لازم

سبے اور بیرتا وان یا فدیئہ وعیرہ اس کے مال میں سے ا دا ہول گے .

علآمه شوکانی نے نیں الاوطا رمیں کہا ہے کہ اٹھ فتویٰ کا اس مسلے ہرا جماع سبے کہ بچے ہر جج زمن نہیں سے کہونکہ وہ نابالغ سے ہاں؛ اگروہ مج كرمے گاتواس كا نفل واقع ہوگا ، جہور كامسلك تو ہى سے مگرانو صنيف كما كراس كااحرام معج نهي ہے اودا الام کے محرً ات میں سے کچھ بھی اس کے ذمہ لازم نہیں سہے۔ ہاں؛ اسے عفن بطور تدریب (مسُسن) جج کرا یام! تاہے ۔اور بعف فقہ ،کا یہ قول شا ڈ سے کہ بیچے کا جج اس کی طرف سے فرصنیت کی ادائیگی کے لیے کا فی سے ۔ ان کی دسیل یہ سے کہ حبب سوال بہوا کہ کی اس کا جج سے توحضور نے جواب میں با رفز مایا تھا ۔ طی وی نے کہا ہے کہ اس بال میں اس بات کی کوئی دسی نہیں سیے کہ اس کا آٹندہ کہی فر من مہونے والا جے بھی ابھی سے جبکہ وہ مُکلّف نہیں ادا ہوگیا . بلکہ یہ تول ان لوگوں کا جواب بقاحبنہوں نے کہا نقاکہاس کا کو ٹی جج نہیر امس کی دلیل یہ سیے کہ را وی حدایث ابن عہاس دمز کا فتو ئی ہے کہ جن چیے کواس کے گھروالوں نے حج کوایا ہواس کی بلوعنت ہے اگر سرا نط با قرمائين توفر من حج واحب مو كار ا<del>بن ابي شيبة</del> مي سي كرا بن عباس ره نے بدنتوى دسے كم كها كرا سے ميري طرف سے ياد ر کھوا وربیمت کہوکہا ہی عما س رمز کا قول ہے۔اس کامطلب برسچ اکہ یہ مدیرے مرفوع ہے ۔مثو کا نی سنے کہاکہ ان ا حاد کہٹ سے بچے کے جج کی صحت تومعلوم ہوگئی مگروہ حج اس کی طرف سے بلور ویضدٌ حج ادا نہ ہوگا بلکہ بلویمنت کے بعد حسب شرا ثط اس ہے حج فرمن بوگا بهی بات حق سیدا وراسی سے تمام دلائل جمع بو ماتے ہیں ۔

یمیا ں ت*ک بیچے کے جج کے متعلق منفیہ کے مسلک کا تعلق سیے ،*مولا ن*ائسنے فر*ا ی*اکرمنفیہ کا مسلک وہ سیے جو لباب المنا سک* میں شیخ سندھی نے مکھا سے اوراس کی <del>نشرح محدث</del> علی انقادی نے ک*ے سیے کہ سمچے والدیکیے* کا احرام بطور نفل واقع ہوما تاسیے نہ کہ بطورِ فر من - کیونکہ اس کے جج کا فرمن رہو ناایک اجماعی مسٹلہ ہے۔ اور بیچے کا جج نفل خود اس کے اپنے ، فعال سے ہو گا زب

که اگروه کسی ا در کو که درے تووه اِس کی طون سے بطور بدل ادامہوگا۔ متاہ خرین صفیہ نے اس مسٹلے میں افتدلاف کیا ہے اور بعقن کے نزدیک بہتے کا جج با لکل نمیں ہوتا ، مگر دلائل کتاب وسنت اور دلائل فقۃ سسے بہی نتیجہ نکلتا سے کہ بہتے کا احرام اور جج میچے ہیں بلبورندل را در عدم صحت کا مطلب بہر سے کہ اُس بہد کا اور عنیرہ کا اطلاق بنہوگا مگران کے با وجودا سے نواب صرور سے گا۔ ان تفا صبل سے معلوم ہوا کہ بعض ہوگوں نے منابیہ کا مسلک اس مسئلے ہیں کما حقاد سمجھا نمیں لہذا اس کے نقل میں غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں۔ والٹر اعلم بالصواب ،

# باكب في المواقية

رمواقتیت کا باب)

١٤٣٤ - حَلَّ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنَ مَا اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ اللهُ الللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

ابن عرد الحليف كوميقات مقرر فرايا اور الترصلي الترصلي الترعليه وسلم في مدينه والول سكه ليے ذوالحليف كوميقات مقرر فرايا اور الله مقرر فرايا اور الله مقرر فرايا عقال مسلم ، بخالى ، الله مقرر فرايا عقال مسلم ، بخالى ، الله مقرد فرايا عقال مسلم ، بخالى ، الله مقرد فرايا عقال مسلم ، بخالى ، الله مقرد واليت كى سع ، ي

سنسوسے: توقیت کا معنیٰ ہے وقت مقرارکہ نا ، مذت کی مقال مظہرا نا ، بھراس ہیں توسیع ہوئی اور زمان کے علا وہ مکان ہے جو اس کا اطلاق ہونے کا ۔ اور کسی طہرائی ہوئی مگہ کو میقات کہا جائے گا۔ کو یا تو قیت کا معنیٰ تحدید و تعیین ہوگیا ۔ دس بھول طوکائی رئیں الاو طاری موا قیبت سے مرادوہ مقامات ہیں جہنیں رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے باہرسے آنے وا سے ماجیوں اور عرہ کہ کہ سے وابوں کے سلے بغرض احرام مقرر فرن یا تھا۔ ذو الحلیفہ مدین ہے جساست میں پرسے اور بہاں پر بعن کنوی ہیں جہنیں جو میں میں میٹودا مک جھوسے افسا نے کے باعث آب ہو علی کہتے ہیں ۔ اور ذو الحکیفہ تھا تہ ہے علاقے ہیں جی ایک مبکد کا نام سبے ہو ما ور ذو الحکیفہ تھا تہ سے عملاتے ہیں جی ایک مبکد کا نام سبے ہو ما ور ذو الحکیفہ تھا تھر سے جو مراصل ہے جو میں واقع سے ، کہ میں اور شاری کی شربت نے اسے اور اور اور سے بور ما لگت سے جو مراصل ہر جھکہ واقع سے ، کہ میں اور شاری کی شربت نے اسے اور اور اور اور اور کی کسیت اسکی کی میقا ت سبے ۔ اس کا اصل نام کہ بیکہ کھا ۔ قرآن ، بک بیتی کا نام ہے جو طا لگت سے قریب واقع سے اور اور اور کی کسیت اسکی طرف نہیں مورث اعلی قرن ہیں رومان بن ناصیہ بن مراد کی طرف سے ۔ بیستم کی ہرود دن کے فاصلے ہرسے اور دورال کی طرف سے ۔ بیستم کی ہرود دن کے فاصلے ہرسے اور دورال کی طرف سے ۔ بیستم کی ہرود دن کے فاصلے ہرسے اور دورال کی طرف سے ۔ بیستم کی ہرود دن کے فاصلے ہرسے اور دورال کے فاصلے ہرسے دوروں کے فاصلے ہرسے اور دورال کے بیستی کی میں میں دوروں کے فاصلے ہرسے دوروں کے فاصلے ہرسے دورال کی طرف سے ۔ بیستی کی میں میں دوروں کے فاصلے ہرسے دوروں کے فاصلے ہرسے دوروں کے فاصلے ہرسے دوروں کے بیستی کی میں میں دوروں کے بیستی کی دوروں کے تو میں میں میں کی دوروں کے فاصلے ہوئے کی سے دوروں کے دوروں کی دوروں کے دوروں کی دوروں کی دوروں کی میں دوروں کی دوروں کی دوروں کی دو

١٤٣٨ - كَلَّ ثَنَا سُكِمُنُ بُنُ حَرْبِ نَاحَمَّا دُعَنَ عَبُرُوعَنَ طَا وَتُسِ عَبَاسٍ وَعَنِ اَبُنِ طَا وُنِي عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَقَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى لللهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَقَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى للهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَحْدُ هُمَا اَلْمُلَمِ قَالَ اَحْدُ هُمَا اَلْمُلَمِ قَالَ اَحْدُ هُمَا اَلْمُلَمِ قَالَ اَحْدُ هُمَا اَلْمُلَمِ قَالَ اَعْدُ فَكَ لَيْمُ وَقَالَ اَحَدُ هُمَا اَلْمُلَمِ قَالَ الْمُنْ عَلَيْ الْمُكَنِّ عَلَيْهِ فَاللَّهُ مَا اللهُ مَنْ عَلَيْ اللهُ مَنْ عَلَيْ اللهُ مَنْ عَلَيْ اللهُ مَنْ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَيْنِ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلْمُ عَلَيْ عَلَيْ عَلْمُ عَلَيْ عَلْمُ عَلَيْ عَلْمُ عَلَيْ عَلِي عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَ

ابن عباس دہ نے کہا،اور طاف سے نیم سل وایت کی ، کرسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم نے آب اُسی حدیث کے معنی سی اورا ن میں سے ایک سے کہا کا ہی مدیث کے معنی سی اورا ن میں سے ایک سنے کہا کہا ہی کہا ہے ہیں ہیں کے سیے بیلی اورائی سے کہا اُ کہا کہا ۔ دسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم سنے فرما یا کہان علاقوں کے لیے یہ موا قبیت میں اوران کے سیے جی جو ان پر باہر سے آسے جو ویرو کا ادا دہ رکھتا ہو ۔اورجوان موا قبیت کے اندر ہوائن طاف میں ہوائی میں ہوائی میں معنوشروع کرے ویل طرم باندھے، ابن طاف میں سنے کہا میں کہ واسے کہ ہی سے احرام باندھیں راس مدیث کو بخاتری ، مسلم اور دنسانی نے جی ہوایت کیا کہ اور سے میں ہوائیت کیا کہا

ا مولا نارسے فرمایکہ میعات سے دوسری کی طرف جانے وا سے کا حکم صفیہ کے نز دبک یہ ہے کہ وہ اگر بلاا حزام ایسا کرے تو مہائز ہوگا مگرمستہ ہی سے کہ سما سے جوبہلا میعات آئے اسی سے احرام باندھ سے سے کا کہ کہ کہ بہا عذراحرام کے بغیر حمیقات سے کو داختیا من سے احرام باندھ سے سے اور اسسے نا جائز کہا سے خوا ہ کوئی جج اور عبر حمیقات سے گزر دریام بہا کی اور عرض سے بیے۔ اگر کوئی بلاا حرام گزرے گا توگنا ہ گا د ہوگا اور اس سے و مہر ایک جانور کا خون وا مبر ہوجائے گا رکن میں ابن عبر اس کے و مہر ایک جانور کا خون وا مبر ہوجائے گا رکن میں ابن میروری ہے بہر اور عرص سے جانور کا خون وال بلا احرام گزرسکتا سے جہوری دلیل ابن صرف ماجی اور معم کھی ان میں بھی ہے بہی کہ ایک تابہ کی اور معم کھی ان میں بھی ہے بہر ایک میں ابن اور معم کھی ان میں بھی سے کہ ابن عباس سے حصنور میل انٹر علیہ وسلم کا ادمن و مروی سے جمیعات سے اور شیب کا درائی واروں سے دروں سے د

مريار حَلَّا ثُنَامِ مِن بَهُ رَامُ الْمَكَا يَعِنَّى نَا الْمُعَا فِيُ بُنُ عِمْرَانَ عَنَ اَفْلَحَ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْلِ عَنِ الْقَاسِمِ بِنِ مُحَمَّلِ عَنْ عَالَشِنَةَ اَنَّ رَسُوُلَ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلْمَ اللهِ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَل

مدّ فاصل ہے اور اصل میں یہ بیالا وغیرہ ) کومبرسے ذات عرق کہلا تی ہے ۔ مد فاصل ہے اور اصل میں یہ بیالا وغیرہ ) کومبرسے ذات عرق کہلا تی ہے۔ المحکم اللہ کا کا کہد می کا کورکیٹم نا سُفیان عَنْ یَنْ نِیْلَا

جِنِ آبِي زِيَادِعَنَ مُّ مَحَمَّدِ بَنِ عَلِيّ بَنِ عَبْلِ اللّهِ بَنِ عَبَّالًى عَبَالِس عَلَا أَنِي عَبَالِس قَالَ وَقَتَ رَسُولُ اللهِ صَلّى الله عَلَيْدِ وَسَلّمَ كِلَهْ لِما لَمُسَرِّقِ الْعَقِيْق -

سے کہ رسول انگر صلی انڈ علیہ وسلم نے آئ قرجها ان کے لیے نتومات سے قبل ہی میقات مقرد قربا کے سکھے اس سیے پر لهنا درست انہیں کہ ذات عرق میفات نہیں ہوا تھا۔ خات عرق کی مدین بہت سے کُرق سے آئی سے اور کی خات کہ است ماری کے باعث اس میں توت بہدا ہوگئ ہے۔ ما فظ آب مجر نے کہا ہے کہ ذات عرق تو وجو بی میقات سے مگر اس کے علاق استحابی ۔ بعض علماد کا قول ہے کہ علیق اور ذات عرق ایک ہی مبکہ کے دونام ہیں۔ یہ عقیق تو عراتی عقیق سے مگر اس کے علاق میں عقیق اس مجہ کو کہتے ہیں جسے پانی کا بھاؤ اسپنے زورسے ذمین کو کھا والم ایک ناسے کی سے کی مشکل دے دے دے۔

عَلَيْتِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنَ اَهَلَ بِحَجَّةِ إِوْعُمُ وَقِمِنَ الْمُسْتِجِدِ الْاَقْصَى إِلَى الْمُسْتِجِدِ الْحَرَامِ غُنِمَ لَهُ مَا تَقَدَّرُ مِنَ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرا وَوَجَيَتُ لَهُ الْجَنَّةُ شَكَّ عَبْدُ اللّهِ

أيُّتُهُمَا قَالَ-

دمول انٹرمبی انٹرعلیہ وسلم کی زوجۂ مکرتمہ امّ سمری سے روا بیٹ سیے کہ انہوں نے بہنا ب رسول انٹر صلی انٹرعلیہ وسلم کو فرما نے سُٹن ، جربی خفقے حج یا عمرے کا امرام مسجد انقلی سے مسجد ہوام تک باندھا اس کے انگلے بچھلے گئا مبخشے سگئے ، یا فرما یاکہ اس کے است و کیجی انوسنی نے ) کہ (اس مدیث کو سیسے کہ کو ن سا نفظ ( اس کے است و کیجی انوسنی نے ) کہ (اس مدیث کو ابن ما تھیے روا بیت کیا ہے)

٧٧١ - حَكَاثُنَا اَبُوْمَعُهُ رِعَبُهُ اللهِ بَنُ عَمُرِوبُنِ إِلَى الْحَجَاجُ نَاعَبُهُ الْوَرِدِ

نَاعُقَبَةُ بَنُ عَبُهِ الْمَلَكِ السَّهُ بِيُ حَكَّ تَنِي نُرُارَةٌ بُنُ كُولِي إِنَّ الْحَارِثَ بَنَ عَمْرِو السَّهُ بِيَّ حَكَّ تَهُ قَالَ النَّهُ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَهُوبِهِ فَيَ اَوْلِعَرَفَاتِ

وَمَلَا اللهُ عَلَى مِعْ النَّنَاسُ قَالَ فَتَجِئُ الْمَعْلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَهُو بِهِ فَيَا وَلِعَرَفَاتِ

وَمَلَا اللهُ عَلَى مِعْ النَّنَاسُ قَالَ فَتَحِمُ الْمَعْلُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الل

؛ مادث من عمر وسلمی سنے مدیث بیان کی کہ میں درسول التدمیلی التدمیلیدوسلم کے پاس آیا آپ اس وقت مہیٰ یا عرف ت میں سقے بوگوں سنے آپ کو گھیرے میں مے دکھ کا عادث دم سنے کہا کہ صحرافی موگر آتے اور حب آپ کا چہرہ دیکھتے تو کہتے ؛ یہ مبادک چہرہ سیے ! اور دسول التدمیلی التدمیلیہ وسلم سنے اہل عراق سے سیے ذات عرق کو میقات قرار دیا دیر مدیر سن نسائی نے بھی رواست کی سیے ،

با منا الحارض في الحريب الحريب المحترب المحتر

٣٨٥ - كَلَّ ثَنَاعُمُّنُ بُنُ إِنِي شَكِبَةً نَاعَبْكَةً عَنْعُبَيْدِ اللهِ عَنْعُبْدِ

التر حَمْنِ بْنِ الْقَالِسِمِ عَنَ اَبِيْهِ عَنْ عَالِمَتْ فَ قَالَتَ نُفِسَتَ اَسَمَاءُ بِنَتُ عُمَدُين بِحُمْدٍ اِبْنِ اَبِى بَكُرِ بِالشَّكِرَةِ قَامَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْرِ وَسَلَّمَ اَبَابُكُرُواَنَ تَعْتَسِلَ وَيُهِلَّ-حَسْرَتَ عَا مُشْهِ فَ نَوْدُ فِي يَكُهُ اسما، بنتِ عَمِينَ كَ بِطِن سِنْ مُحَدِّنِ ابِ بَمِرْدُ عَجِرَى كَ مَعَام بِر بِيدَ ابْواتورُ وَالنَّرَ صلى الله عليه وسلم نے ابو بکر رمنی انتُرعنہ کو حکم دیا کہ اسماء رما عنس کرے اسمام باندھ سے رمسلم اور آبی ماجہ نے جی اس کی روایت

لى سبع . منجره ، ذوا لى ايف اور سبداء يه مينول مقا مات قريب قريب بين اور مديينر سع جدميل بهدوا قع بين ،

مهم المحلّ المُحَكَّانُ أَمْحَمَّدُ الْمُنْ عِلْمُنْ عِلْمُ اللهِ عِنْ الْمُنْ الْمُؤْمَعُمُ وَقَالُانَا اللهُ مَرْوَانُ بَنُ شُجَاعٍ عَنْ خُصَيْفِ عَنْ عِنْ عِنْ عِنْ عِنْ عِنْ الْمِنْ الْمِنْ عَبَاسٍ .

مرون بن سبب من من من سير وسَلَمَ قَالَ الْحَارَثُ وَالنَّفُ مَا أَوْفَيْتُ لَكُنِ وَالنَّفُ مَا أُولِنَا عَلَى الْوَفَيْتُ لَكُنِ وَالنَّفُ مَا أَوْلَا لَكُنِ مَا أَوْفَيْتُ لَكُنِ وَكُلُولِهُ وَالنَّفُ مَا أَوْلَا لَكُنْ مِنَا لَكُنْ اللَّهُ وَمُعَمِّر فِحْدَاثُولِ وَالنَّفُ مَا أَكُنْ مُنَا سَكَ كُلُّهَا عَنْ كَاللَّهُ وَمُجَاهِدًا قَالَ أَعْمُومُ عَمْرِ فِحْدَاثِ وَمُحَافِقًا وَعَنِ الْمُومَ عَبَالِسِ وَلَمْ وَمَا اللَّهُ وَمُحَاهِدًا قَالَ مُحْدَادٍ عَنِ الْمُومَ عَبَالِسِ وَلَمْ وَمُحَاهِدًا قَالَ مُحْدَادٍ عَنِ الْمُن عَبَالِسِ وَلَمْ وَمُحَاهِدًا قَالَ مُحْدَادٍ عَنِ الْمُن عَبَالِسِ وَلَمْ وَمُحَاهِدًا قَالَ مُحْدَادٍ عَنِ الْمُن عَبَالِسِ وَلَمْ وَمُحَاهِدًا قَالَ مُحْدَادٍ عَنِ الْمِن عَبَالِسِ وَلَمْ وَمُحْدَادٍ عَنِ الْمُن وَلَهُ مِنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَالِمُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّ

مهم عا: عَكَدُمَهُ، فَجَا بَدَ اورعَظَا، فَ ا بن عباس ده سعر وایت کی کم نبی صلی انتُرعلیه وسلم سنے فر ما یا جعین و نفاس و ابی عورت مب میغات پر آسئے نوعنس کرے ۔ اورا حرام بائد ہ سے اوربیت انتُرکے طوا ف سے علاوہ سب عبا دات جج ادا کریں ۔ ابومع سنے ابومع سنے ان میسی سنے عکر تم اور آبی میں کہ بھی کہ معلااعن ابن میسی سنے عکر تم اور آبی میں کہ بھی کہ معلااعن ابن میسی سنے عکر تم اور آبی میں کہ معلااعن ابن میسی سن میں اسے مواف کہ ہے کہ کا کہ عقالاعن ابن میسی سن عبد الرحل کے ہے کہ اسے اسے روایت کیا اور حدیث عزیب کہا ۔ منڈری نے کہا کہ اس کی سندیس خصیف بن عبد الرحل حراتی سیر حس کی کئیت ابوعوں سے ۔ کئی میں میں فرا سے اور اس کے شاگر دم وال بن شجاع پر بھی کلام ہوا سے ۔ ابن صبا ن ابوعوں سے ۔ کئی حدالی میں ذکر کیا ہے ۔

شیمے: طوآ ف کی پابندی اس سیے ہے کہ وہ مسجہ حرام کے اندر مہوبا تا ہے اور مسجد کا داخلہ اور طواف دو اول حیقی وافا آ

جوالی پر ممنوع ہیں ، سنو کا تی نے بن الاوطا آ ہیں کہ سے کہ اس مدیث ہیں ما نفذ عورت کے سیے صفا وم وہ کی سعی کا جواز الفکات ہے، اور مدیث ہیں انوعی کر لئے ہیں اس کی تا غید موجود ہے کہ حفور م سنے وز ما یا : تو ما جی کہ لئے ہی کہ دلیکن ابن آبی طیب آول طبراتی میں اس میں موریث میں موا و مروہ کی سعی کا استثناء عبی موجود ہے ۔ مافظ نے کہ اس کہ ابن آبی شیب کہ مدیث کی سند میع ہے ۔ اور جہ و در کے نفذ دیک سعی ہیں طہا دت واجب یا شرط نہیں ہے ، اور اس میں طہارت کے وجوب کا فول صرف میں نو میری کا ہے جو ابن المنفر رئے نقل کیا ہے ۔ می فظ ابن تجرب نتی ہے سے حنا بدکا وجوب کا قول نقل کیا ہے ۔ مولا نا دی نے واب کہ موادت کے دوم طواف کے در میا ن سعی طہارت سے مشروط ما نیس سے بلکہ اس کی شرط یہ ہے کہ وہ طواف کے بعد می فہارت سے مشروط نا نیس کے دقت ان سے باک منہ وابسی میں طوا و ن کے دقت ان سے باک منہ وابسی کی شرط یا فی گئی ۔ فیل ما نر نہیں ، سکین اگر عودت کو طواف کے دوت ان سے باک منہ وابسی کی شرط یا فی گئی ۔ فیل می شرط یا فی گئی ۔ فیل می شرط یا فی گئی ۔

بَأْكِ الطِّيْبِ عِنْدَا لِلْحِرَامِ

دا حرام کے وقت نوستبونگا نے کایا ب)

۵۸٪ كَلَّ ثَنَا الْقَعْنِيَّ وَأَحْمَدُنُ يُونِسُ قَالَا نَامَالِكُ عَنَ عَبْدِ الرَّحْمُنِ بَرِبَ لَقَاسِمِ عَنَ اَبِيْهِ عَنْ عَائِسَتْ قَ قَالَتُ كُنْتُ أَطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْرِ يَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلِ اَنْ تُيُحْرِمَ وَلِإِحْدَلِهِ قَبْلَ اَنْ يَطُونَ بِالْبَيْتِ -

۔ ۱۹۲۵ : عائشہ رضی اللہ عنها سنے فرما یا کہ رسول اللہ مسلی اللہ علیہ دسلم کواحرام باندھنے کے قبل اور احرام سے ننگلنے کے سالے طوا ف زیارت سے پہلے ٹوسٹ بورنگ یا کرتی تھی (باقی صحاح خمسہ میں ہمی یہ مدیث موجود سیے

١٧٨- كَلَّ ثُمَّا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاجِ الْبَرَّارُ فَا السَّلْعِيْلُ بْنُ زَكْرِيَّاعَبِ

الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْمِ اللهِ عَنَ إِبْرَاهِ يَمْعَنِ الْرَسَّوْدِ عِنَ عَالِسَنَةَ رَضَى اللهُ عُنْهَا قَالَت كَانِّنَ ٱنْظُرُ إِلَى وَبَيْمِ الْمِسْلِ فِي مَفْرَقِ رَسُولِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ وَهُوَ

سی است. ۱۰ ۱۸ ۱۶ : ما دشهرمنی الٹدعنه اپنے فرمایا که گویا میں دسول الٹدعلیہ دسلم کی حالتِ احرام میں آپ کے مرکی انگ میں مُشک کی چمک دیکیو دہی ہوں ( بخا دی ، مسلمہ اور نسائی میں بھی ہے صدیث موجود سیے)

مشہر سے ؛ حافظ ابن جرنے کہاکہ احمام سے قبل نموشہوکا استعمال اور پھر حا دت احمام میں بھی اس کا باقی رمہنا ۔ درصرف نوشج بکہ نموسنبہ وار بچیز مثلاً مشک کا برم بھی۔ مجدد کے نزدیک جائز بلکم ستحب سہے۔ ایام مالک اور تعنفی ایٹریں سے تحدد بن الحسن کا بھر المحسن کا بھرا تھوں جوانہ کا کفا مگرا نہوں نے کہا کہ میں نے لوگوں کو بہت ہی زیادہ خوشہوںگائے ہوئے دیکھ کرم جا ناکہ ہم اچی نہیں سے ۔

بأميا التُلْبِيلِ

٧٨١- حَكَّ ثَنَ اللَّهَا أَنُ أَنَّ كَذَا فَدَالْمَهُ رِقُى نَا آبُنُ وَهِيبِ اَخَبَرَ فِي يُونِسُ عَن إِبْنِ شِهَا بِعَنْ سَالِمِ يَعْنِى ابْنَ عَبْلِ اللهِ عَنْ اَبِيّهِ قَالَ سَمِعَتُ التَّبِيَّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلِّكُ مُلَيِّدًا -

۱۹۶۱: عبدالتد بن عمر رمنی الترعنها نے کہاکہ میں نے دسول التدصلی التدعلیہ وسلم کو با واز بلن تبکید کھے شنا درائخالیہ کہ آپ نے سرکومُلیّد کی اس کے سے سے سر پرچپکا دیتے سقے جسے تلبید کہ اس با تا کا تا تلبید کا مفتی سنے نہذہ بنا دیا ،گویا با بول کوسرسے چپکا کمرنمدہ بن مہا تا سبے۔ باقی نتام صحاح میں بھی ما سوائے ترمذی کے سرحدیث موجود سبے۔) مدیث موجود سبے۔)

٨٨٨ - حَلَّانُكَأَ عَبَيْكُ اللّهِ بَنُ عُمَرَنَا عَبَكُ الْكَعَلَى نَامُحَمَّكُ بَنُ إِسْحَةَ كَنَ اللّهِ عَن تَا فِيعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِنَّ النَّيِّ صَلّى اللهُ عَلَيْرِ وَسَلّمَ لِبَّكَ رَأْسَهُ بِالْعَسَلِ -

۱:۱۲ بن گرفت دوایت ہے کہ بنی صلی التد ملیہ وسلم نے اپنے سر کو سنمدسے ممکبرکیا (مستدرک عاکم میں بھی یہ حدیث مردی ہے)

فرح بداس حدیث کے لفظ عشل میں عافظ ابن المصلاح نے کہ سے کریہ لفظ عنسل بھی ہوسکتا ہے۔ بعتی وہ چیز جس سے سرکے

بال دھوٹے مبائیں منتلا خطبی وعنیرہ بعض کی روایت بر اعتراض ہوا ہے کہ اس پر مکھیا ل جمع ہوتی ہیں اور حضور مواسعے سرگذ بہندنہ

ریاتے۔ جواب یہ دیا گیا کہ شمائل می حصور کے ہارے میں آیا ہے کہ آپ کے حملا اظہر پر مکھی منیں مبیطتی علی مولانا اللہ مند

سے بال جبکا نے سے اس کے جہما ورکیڑے ہر بھیلنے ا ورچیچا بہٹ کا توی اندلینٹہ ہوتا ہے ، پس اگرعبُسل کا تفط ہی صحح د دایت ہے تو اس سے مراد عرفط کی گوند ہے جو منٹھاس کے باعث شہد کہلا تی ہے مہیسا کہ لسا ن ا تعرب میں تکھاسے ۔

## بَاسُسِ فِي الْهَالَى فِي

(مدی کا باب)

مه ١٥ - حَلَّا ثُمُنَ التُّهُ يَلِي كَامُحَة كُهُ بَنُ سَلَمَة ثَنَا مُحَمَّلُهُ بَنُ السَّحِقَ وَتَنَا عُحَدَّلُهُ وَلَهُ وَالْمَعُ اللَّهِ وَعَنِي الْمَعْ الْمَعْ الْمَعْ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ وَعَنِي الْمَعْ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ

ابن عباس روز سے دوایت ہے کہ رسول اسٹر صلی اسٹر علیہ وسلم نے صلح مد سیبیہ کے سال اپنی مبری سکے اونٹوں میں ایک وہ اونٹ مجی قربانی کیا بھا ہوا ہوجہ کی اعتاء اس کی ناک میں جاندی کا صلقہ (تکسیل جیسا) بھا ، ابن منهال را دی نے کہا کہ سونے کا صلقہ تقابی نفیلی نے یہ فقرہ نہ اللہ روایت کیا کہ ؛ اس سے مشرکوں کے دل میں عفسہ پیا ہور ہا ہت اور مولا نامے فر مایا) کہ ابوجہ ل کی نسب سے اس کے اونٹ کا انجام اسچھا ہوا کہ اسے فی سبسیل اللہ فرز کے کیا گیا اور اس کا گوشت اللہ فرز کے کہا گیا اور اس کا گوشت اللہ کے دراسا سونا یا جاندی استعمال کہ نا جائز نکلا۔ مدینی میں اسکا نقط کی کیو نکہ صلقہ تو ناک میں مظا اور ناک مرسے متصل ہوتی ہے۔

### بَأَنْ الْبُقرِ

(گائے کی قربانی کا ہاب)

مدر كَلَّانُكُ البَّنُ السَّرْجِ كَا ابْنُ وَهِبِ آخُهُ رَفِي يُونِسُ عَنِ ابْنِ شِهَابِ عَنْ عُمْرَةً بِنْتِ عَبْرِ السَّحُ عَلَيْدِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَبْرِ السَّحُ عَلَيْدِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْدِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْدِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْدِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْدِ وَسَلَّمَ فِي رَسُولَ اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَمَ فِي اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَمَ فِي مَنْ اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَمَ فِي مَنْ اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَمَ فِي اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَمَ فَي اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَمَ فَي اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَمَ عَلَيْدِ وَسَلَمَ عَلَيْدِ وَسَلَمَ عَلَيْدِ وَسَلَمَ عَلَيْدِ وَسَلَمَ فَي اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَمَ عَلَيْدُ وَسُلَمَ عَلَيْدِ وَسَلَمَ عَلَيْدُونَا عَلَيْدُ وَسَلَمَ عَلَيْدِ وَسَلَمَ عَلَيْكُونَا عَلَيْكُوا عَلَيْدُ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْدُ وَسَلَمَ عَلَيْكُولِ مَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَ عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَ عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَا عَلَيْكُونَ

نبی صلی الله علیه وسلم کی ذوج مرطه ره عا گفته سلام الله علیها سے روایت سے کہ حجۃ الوداع میں رسول الله وسلی الله علیہ وسلم نے قال محرکہ کی طور الله وسلم سے ایک گائے فریح کی تفقی (آنسا تی اور آبین ما حجہ نے بھی اسے روایت کیا سیے کہ مسلم میں سے کہ رسول اللہ دسلی الله وسلم نے قربانی کے دن مصنوت عاللہ دسلم کی دو سری صدیت عن نسبائم کا لفظ ہے۔ ایک اور روایت میں صرف عدف عائشہ دم کا نام آتا ہے۔ آل محمدم کا اور مسلم کی دو سری صدیت کی طرح اقد لا از واج کے لیے آیا ہے دربخاری کتاب از بدے بھر توشع ایر لفظ از واج دہ مطهرات سکے علاوہ مسلم اللہ میں میں دو سری دوایات کی و صفا حدت کے باعث میں والے میں دو سری دوایات کی و صفا حدت کے باعث آل محمدہ سے مرا و صرف از واج میں .

اها- كَلَّاثُنَا عَمْرُونِي عُنْمَانَ وَمُحَمَّلُ بُنُ مَهُمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيْلُ عَنْ يَحْلِمُ عَنْ يَحْلِمُ عَنْ أَلِي سَلَمَةَ عَنْ أَلِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ للْمِصَلَّمُ الْوَلِيْلُ عَنِ الْمُ وَزَلِعِ عَنْ يَحْلِمُ عَنْ أَلِي سَلَمَةَ عَنْ أَلِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ للْمِصَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ ذَبَحَ عَمَّنَ إِغْمَرُ مِنْ لِسَائِمُ بَقَى لَا بَيْنَهُنَّ -

ا بومبریہ ہ دخ سے دوا بہت ہے کہ دسول انٹرعلیہ وسلم نے اپنی اذواج میں سسے دقبل اذ حج ) عمرہ اداکرنے والیوں کی طرف سے کا ئے ذبح کی تھی ویہ مدیث نشبانی آورا بن مامبر میں جبی ہے،

منته کی در است المورد و با یا کدا حادیث سے یہ بات نا بت بہو جگی سے کہ اذواج مطہات میں نے معوالے معنرت ما کشریکے حجہ الوداع میں تمتع اوا کیا تھا، کیونکہ جب مصرات ما کشریم نے عرہ کا احرام با ندھا تو ما ہوادی سے معذور ہوگئیں دمقام مرت بر) بس رسول السدھ ملی الشدعلیہ وسلم نے انہیں مکم دیا کہ عمرہ تو لا دیں اور جج مفرد کا احرام با ندھیں ،، اس طرح ان کا صرف جے اوا ہوا، چر بعد از جج انہوں نے رسول الشد صلی الشد علیہ دسلم سے دریا فت کیا کہ عمرہ کر ہیں۔ آب سے سنے عبدالرحمٰن بن ابی بکرا کو محکم دیا کہ انہیں مقام منصبی سے احرام بند معوا کہ لا نہیں اور عمرہ اوا کہ انہیں بس یہ عرہ کی تھی قد منار تھی ہوئے انہوں نے تورا کھا اور رسول الشد صلی الشد علیہ وسلم نے حضرت عائشہ من کی طرف سے جو گائے ذریح کی گئی تھی وہ شکر انے کا خون تھا۔ یہ اس کا کھارہ نظارہ تھی اور تا می کا خون تھا۔ کی تا تھی وہ شکر انے کا خون تھا۔ کیون تھا۔ کی تا تھی کہ انتواں نے تریح کہ کا تھا۔

بَاكُكِ فِي الْإِشْعَامِ

راشعاركا بإب

ابُوالْوَلِيُهِ الطَّيَالَسِيُّ وَجَفَّصُ بَنُ عُمَرَالْمَعْنَىٰ قَالَا السَّيَّ وَجَفَّصُ بَنُ عُمَرَالْمَعْنَىٰ قَالَا السَّيَّالَ السَّيِّ الْمَعْنَىٰ قَالَ سَمِعَتُ ابَاحَسَّانَ عَنِ أَبْنِ عَبَّارِسِ اَنَّ رَسُولَ السِّمِ صَلَّى السَّمِ عَلَى السَّمُ عَلَى السَّمِ عَلَى السَّمَ عَلَى السَّمِ عَلَى الْعَلَى السَّمِ عَلَى السَلِمِ عَلَى السَّمِ عَلَى السَّمِ عَلَى السَلِمَ عَلَى السَّمِ عَلَى السَّمِ عَلَى السَلْمِ عَلَى السَلْم

الله عَلَيْرِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْنُطْهَرِ بِينِي الْحُلِّيْفَةِ تُمَّرِّدُ عَا بِبِكَا نَةٍ فَٱشْعَى هَا مِنْ صَفْحَة سنامها الزيمين ثُمَّسِكَتَ عَنْهَا الدَّمَ وَقُلْلَاهَا بِنَعْلَيْنِ ثُمَّا أَقُ بِرَاحِكَتِهِ نَكْمًا تَعَلَاعَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْلَا وِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ -

ابن عباس من سے روایت ہے کہ دسول الله صلی الله علیہ وسلم نے نماز ظهر ذوا لحکیفہ میں ہڑھی میرا کی او نسط منگوایا اوراس کی ہاں کے دائمیں طرف کو زخمی کیا بھراس کا خون پو نھیا اوراس کے لگے میں دو بوتیمیوں کا ہار ڈا آلا، بھرآ پ کی سوائدی لاڈ گئی بس جب آپ اس بر مبعظ گئے اور وہ مقام بیداء میں آپ کو سے کمرا عظ بیعٹی تو آپ نے ج کی لبیک کہی (مسلم التر مزى، ابن ماجه اور نسانی نے میں بہ مدیب روایت کی ب

مشی سے : نحطا بی نےمعالم انسنن میں کہا ہے کہ اشعار کا لفظ شعا رہے نکلاسے جس کا معنیٰ ہے علامت ۔ قر بانی سے مانور کی کو ہان کو زخمی کر کے نیون 'نکال دینا اِشعار سیے جواس کی کعبتہ الٹید کی بنا زمہونے کی علامت ہے مباد اکو بیُ اس سے راستے میں جھیڑ تھا ڈکرے ۔ اشعار مُتلہ نہیں ہے میں سے کہ منع کیا گیاہے ۔اس مشلے میں ابو منبیقہ کے سواکسی کا اختلا و نہیں اوران کے دونوں شاگردوں نے عائم فقہاء کا ساتھ ویا ہے۔ ٹمٹلہ سے مرادکسی مبالور کا کوئی عصوکا منا - بریوب سے اس کی متعذیب مقصو دہوتی ہے یا اس کے گوشت کا کو ٹی محکمہ اکھانے کے سیسے کا ط لیتے تقے مثلاً اوتط کی کو ہان دنبوں کی حکی دعنیرہ ۔۔ اشعاری مثال کسی جا ٹرزمقصد کے سلیے واع وینا سبے اور یا جیسا کہ اومیوں کا ختنہ کرنا ، فصدا ورسینگی نگا نا وعنیرہ۔ علاوه ا زیں پرمشل نہیں ہوسکتا کیونکممشلہ سے مما نعت پہلے ہو ن عنی اوراشعار آ خری حج میں ہوا جومتا' خریقا۔ اور

اس مدیث سے جانور (اونٹ) کے گلے میں کوئی چنر بشکا نائجی ٹا بت ہؤا۔

حعنو*رصلی انٹرع*لیہ وسلم ۵ ۲ فروالقعدہ کونماز ظہرچارد کعنت پط صاکر مدینہ سے نبکلے اور نما نِرعصردو رکعت<sup>نے و</sup>الحکیف میں ہڑھائی اس کے لعدا کلے دن کی فاہر نک جار نما زیں اوا فر مائیں، بعنی کُل یا بچے نمازیں بیال اوا فرمائیں .حس ظهر کا حدیث س دکرسیے یہ ۲۷ ندکا القعدہ کی نن زظهرسیے۔مولانا رحسنے فقرحنفی کا نو ں کے حوا سے سے د فتح القدیر ، ترک معانی ا لاَ نار ، ا ب<u>جالرا ئق</u> ، ثا بت کیا ہے کہ ا<del>بومنیفہ ہ</del> نے اسیے ز ماسفے کے اشعار کی می لفنت کی اورا سسے مگروہ کہا تقا کمیونکہ ہوگ اس میں بہت میا بغرکرہ نے مگھے تھے اور مبا نود وں کو عذاب دسینے ملکے تھے ۔

١٤٥٢- كَلَّاثُنَّا مُسَلَّادُنَا يَحْلِي عَنْ شُغَبَةً بِهِ لَا الْحَدِيْتِ مِعْنَى إِي الْوَالِيْدِ قَالَ ثُمِّسِلُتَ اللَّهُ مَرِبِيدِ ، قَالَ أَبُوْدَ اوْدَرُوَاهُ هَمَّامٌ قَالَ سَلَتَ عَنْهَا اللَّهُمُ بِإِصْبَعِهِ قَالَ ٱبُوُوا وُدُ لَهُ نَامِنَ سُنَنِ أَهُ لِ الْبَصَرَةِ الَّذِي فَ تَفَادُلُ

ا سی مدیث کی دومری دوایت سبے .اس سی به نفظیس که: معنود استے یا کہ سے نوں صاف فر مایا-ا بودا ؤدسنے کہاکہ خام کی روابیت میں انگلی سے پو ٹیھنے کا ذکر سے ۔ ابودا وُدسنے کہا یہ مدیبٹ اہل بھترہ ک<sup>ی</sup>سنن می سُسے ہے، وہ اس کی روایت میں متفرد میں.

٧٥٨ - حَكَّ ثَنَا عَبَلُ الْاَعْلَى بُنُ حَمَّادِ نَاسُفَانُ بُنُ عُيَيْنَةُ عَزِالْنُهُرِةِ عَنَ عُرُوةَ عَنَ عُرُوةَ عَنَ عُرُوةَ عَنَ عُرُوةً وَمَرْوَانَ أَنَّهُمَا قَا لَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنَ عُرُوةً وَمَرْوَانَ أَنَّهُمَا قَا لَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنَ عُلَمَا كَانَ بِنِي الْحُلَيْفَةِ قَلَمَ الْهَدَى وَاشْعَرُهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا كَانَ بِنِي الْحُلَيْفَةِ قَلَمَ الْهَدَى وَاشْعَرُهُ وَاشْعَرُهُ وَاضْعَرُهُ وَاضْعَرَهُ وَاضْعَرَا وَاسْعَالَهُ وَاضْعَرَا وَاضَعَالَهُ وَاضْعَرَا وَاللَّهُ عَلَيْ وَالْمُعُولُ وَاضْعَالُونَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْنَا عَلَى اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُو

مسعود بن محزمره اورم وان سنے کہ کہ رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم مدیبیہ سے سے نکے، بس حب ذوا کھکیفہ میں پہنچے تو ہدی سکے جا نوروں کو فلا دسے ڈاسے اور ان کا اِنتعار کیا اور احرام با ندھا (بخاری) اور نسانی سنے بھی ہرمدیث دوایت کی

١٤٥٥ حَلَّ ثَنَا هَنَا دُنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْلِنَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاعْمَشِ عَنْ الْمُعَلِّمِ وَالْاعْمَشِ عَنْ الْمُعَلِّمِ وَالْمُعَلِّمُ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُنُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْمِ اللهِ عَلَيْمِ اللهُ عَلَيْمِ اللهُ عَلَيْمِ اللهِ عَلَيْمِ اللهِ عَلَيْمِ اللّهُ عَلَيْمِ اللّهِ عَلَيْمِ اللهُ عَلَيْمِ اللهِ عَلَيْمِ اللّهُ اللّهُ عَلَيْمِ اللهُ عَلَيْمِ اللّهُ عَلَيْمِ اللّهُ عَلَيْمِ اللّهُ عَلَيْمِ اللّهُ عَلَيْمِ عَلَيْمِ اللّهُ عَلَيْمِ اللّهُ عَلَيْمِ اللّهُ عَلَيْمِ اللّهُ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمِ عَلَيْمِ الللهُ عَلَيْمِ اللّهُ عَلَيْمِ عَلَيْم

وَسَلَّمَ الْهَالَى عَنَا مُقَلَّالًا اللَّهِ -

عائشہ رمنی انٹرعنہ سنے فرما یا کہ رسول انٹرمسلی انٹرملیہ دسلم سنے قل وہ پڑی ہوئی بکر یوں کو بطورِ بدی موا نفر ما یا تقا ربخاری ، مسلم ، نسیاتی اورابن ما جہ سنے بھی اسسے روا بہت کیا ہے ہ

## بَاكُتِ تُبُدِيدِ إِلَيْهُ الْهُدَى

( مدی کی شدیلی کا باب)

المُودا وَدَا بُوعَبُوالرَّحِيْمِ خَالِلُ بُنُ إِنْ الْمُحَدِّلُ بُنُ الْمُحَدِّلُ بُنُ الْمُحَدِّلُ بُنُ الْمُحَدِّلُ بُنُ اللَّهِ عَنْ الْمُحَدِّلُ بُنُ اللَّهِ عَنْ الْمُحَدِّلُ بُنُ اللَّهِ عَنْ الْمُحَدِّلِ اللَّهِ عَنْ الْمُحَدِّلِ اللَّهِ عَنْ اللَّهِ عَنْ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللْهُ عَنْ الللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى الللْهُ اللَّهُ عَلَى اللللْهُ اللَّهُ عَلَى اللللْهُ اللْهُ عَلَى الللللْهُ اللْهُ عَلَى اللللْهُ اللَّهُ عَلَى اللللْهُ اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ اللْهُ اللْهُ عَلَى اللللْهُ اللْهُ عَلَى اللللْهُ الللْهُ الللْهُ اللْهُ عَلَى اللللْهُ اللللْهُ اللَّهُ اللللْهُ اللللْهُ اللللْهُ الللْهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ اللللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللْهُ

سس ب داودمبدسو

كرتم بن جارو د كاسماع سالمست عيرمعلوم اله

تشکوے: ابودا فی دختیم بن مبارو دکی صرف ہیں روا برت کی ہے۔ ابن حبان نے اسے ثقات میں سٹمار کیا ہے اور ابن نونم پہنے ابنی صحبح میں اس کی روا برت درج کی ہے مگراس سے احتیاج میں نوقت کیا ہے۔ تقذیب استذیب میں ہے کہاس کے نام میں ہی اختیا صنبے، بعض اسے بنم اور بعض نے شہم کہا ہے۔ تیخی اور بخت نوروں کے طاب سے بیدا ہوتا تھا ۔ ایک ہوتا تھا جوہت تیزرنتا را ورموٹا تا زہ تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ عرب وعجم کے جانوروں کے طاب سے بیدا ہوتا تھا ۔ ایک سنے میں بختیا کے بجائے بجائے کا لفظ ہے جس سے مرا دخا لعص نسل کا اور نها بیت تیزرنتا را دنسٹ ہے۔ اس حدیث سے مسلے میں بختیا کے بجائے تبخیا کا لفظ ہے جس سے مرا دخا لعص نسل کا اور نها بیت تیزرنتا را دنسٹ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدی کو تنب بلی مبائز نہ تھی، اور اگر دکا قول ظاہر کہ تا ہے کہ اس کی تبدیلی مبائز ندر ہی تھی، گوا متعاد سے تعیین نہیں ہوتی۔ واجب ہدی کی اس روا بت کو بطور بدی نامزد کر دینے کے باعث تبدیلی مبائز ندر ہی تھی، گوا متعاد سے تعیین نہیں ہوتی۔ واجب ہدی کی تبدیلی اس سے جائز سے کہ اس کے ذمر ہیں واجب ہوئے کہ باعث تبدیلی مبائز ندر ہی تا مرد کر دینے کے دمر ہیں واجب ہوئے کے باعث سے وجانور بھی ذبح کیا جائے گا وہ ذمر ہیں واجب ہوئے کہ باعث سے جوجانور بھی ذبح کیا جائے گا وہ ذمر ہیں واجب ہوئے کہ باعث سے جوجانور بھی ذبح کیا جائے گا وہ ذمر ہیں واجب ہوئے کہ باعث سے جوجانور بھی ذبح کیا جائے گا وہ ذمر ہیں واجب ہوئے کہ باعث سے جوجانور بھی ذبح کیا جائے گا وہ ذمر ہیں واجب ہوئے کے باعث سے جوجانور بھی ذبح کیا جائے گا وہ ذمر ہیں واجب ہوئے کے باعث سے جوجانور بھی ذبح کیا جائے گا وہ ذمر ہیں واجب ہوئے کے باعث سے جوجانور بھی ذبح کیا جائے گا وہ ذمر ہیں واجب ہوئے کے باعث سے دور باعث سے کہ باعث سے دی باعث سے دور ہوئی در برح کیا جائے گا وہ ذمر ہیں واجب ہوئے کے باعث سے دور باعث سے دور کیا گا وہ ذمر ہیں واجب ہوئے کے باعث سے دور باعث سے دور ہوئی در کے کیا ہوئی کیا گا وہ ذمر ہیں واجب ہوئے کے باعث سے دور ہوئی در کے کیا ہوئی کیا گا وہ ذمر ہوئی کیا ہوئی کیا گور کیا گا دہ ذر تر سے کیا گا دور کیا گا دور کیا گا دور کیا گا دور کور کیا گا دور کیا گا دور کیا گا کیا گا دور کیا گا کہ کیا گا دور کیا گا کیا گا کیا گا کہ کیا گا کو کر کیا گا ک

### بَاكْكِ مَنْ بَعَثَ بِهَ لُويِهِ وَإَقَامَ

( باب بوشخص اپنی بدی بھیج دے اور نودمقیم رہیے)

١٤٥٤ - كَلَّ ثُنَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْدَيْقُ نَا أَفْدَحُ بْنُ حُمَّيْدِ عِن

عَنْ عَالَيْتُ فَ قَالَتُ فَتَلَتُ قَلَائِكُ بُدُنِ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ بِيَكَ عَ ثُمُ اللهُ عَرَهَا وَقَلَكُمْ وَسَلَمَ بِيَكَ عَلَيْهِ ثُمَّا حَرُمُ عَلَيْهِ ثُمَّا حَرُمُ عَلَيْهِ وَمَا عَلَيْهِ وَمَا حَرُمُ عَلَيْهِ

عَلَى عَلَى اللَّهِ وَكُولُ اللَّهِ وَكُلُّوا اللَّهِ وَكُلُّوا اللَّهِ وَكُلُّوا اللَّهِ وَكُلُّوا

حفرت عاتشہ کہ اس سے بھانے فرایا کہ میں نے رسول انٹر علیہ دسلم کے اونٹوں سے قلاوے اپنے ہا تھے سے تیار کیے۔ بھر آپ نے نے انہیں اضعاد کیا اور قلاوے ان کے ملے میں ڈانے بھر انہیں میت انٹر کی طرن بھیجا بھر آپ مرتبہ میں مقیم دستے ہیں آپ سے سلے کو ٹی صلال شغے حمام نہ ہمو ٹی از بخالری ہسلم اور ابن ماجہ نے بھی بہ مدیث دوایت کی ہے، مشیم دستے ہیں بہت میں برحمہ بیٹ مدین مقدل آئی سے ۔ زیاد بن ابی سفیان منے حصرت عالمن درہ سے کھے ہم اور ابن عبوب تک کہ وہ اپنی ہمتی کو ذریح سے میں بوجہ تا ہے جو صابی پر ہوتا سے جب شکہ وہ اپنی ہمتی کو ذریح سفیے ہیں بوجہ تا ہے جو صابی پر ہوتا سے جب شکہ وہ اپنی ہمتی کو ذریح من کر د سے ۔ اس پر حفر من نے ہو جواب دیا تھا گہات وہ نہیں جو ابن عباس دن نے کئی سے ان ہو جا با ندر ہو یا انسی میں بر سے کہ جس سنے قر بانی کو بھی دیا اس کے ساتھ عود بھی جل ہوا در انحالیکہ اس کی نیت جے کی ہوتو اس کا احرام ہوگیا ، کیو نگر تھنوں میں گئر ہو اور سے ۔ کیو نکہ یہ وہی کرتا ہے جب کی نیت جے کی ہو اور سے سے بھی کو تی دور ان ان ایس وہ خرام سے ۔ کیو نکہ یہ وہی کرتا ہے جب کی نیت جے کی ہوتو اس کا در اس کے درا عالی وہ وال دیا ہیں وہ خرام سے ۔ کیو نکہ یہ وہی کرتا ہے جب کی نیت جے کی ہو وہ اور اس کے درا میں انسان میں ایس کے درا میں ہو گئر ہوں وہ کو اس کی نیت جے کی ہوتو اس کا درا میں گئری ہوں وہ کی میت وہی کرتا ہے جب کی نیت جے کی ہوتو اس کا درا می کرتا ہے جب کی ہوتو اس کا درا می نیت جے کی ہوتو اس کی نیت جے کی ہوتو اس کی نیت جے کی ہوتو اس کی نیت ہو کی کرتا ہے جب کی نیت ہو کی ہوتو اس کی نیت ہو کی ہوتو اور اس کی نیت ہو کی ہوتو اس کی نیت ہوتو کی ہوتو اس کی نیت ہو کی ہوتو اس کی نیت ہوتو کی ہوتو اس کی نیت ہوتو کی ہوتو اس کی نیت ہوتو کی ہوتو کی ہوتو کی ہوتو کی ہوتو کی ہوتو اس کی نیت ہوتو کی ہوتو کی ہوتو کی کرتا ہوتو کی کرتا ہوتو کی کرتا ہوتو کی کی تو کی ہوتو کی کرتا ہوتو کی کی نیت ہوتو کی ہوتو کی کرتا ہوتو کرتا ہوتو کی کرتا ہوتو کرتا ہوتو کی کرتا ہ

ابوبریره سے روایت ہے کہ جناب رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے ایک آ دمی کوا ونٹ یا نکتے و یکھا توفز مایا :اس پر

الهُ اسكَلَ الْكُونِ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ مَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ الْمُ اللهُ عَنْ الْمُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ الله

تَجِلَ ظَهُرًا .

ا ابوا لزبیردهٔ نے ماہر بن عبدالنڈده سے ہدی پرسواد ہونے کے متعلق پوچھیا توما بردھ نے کہا : میں سنے دسول الٹھائٹر علیہ وسلم کوفز ما تے مشنا کرمب تک سوادی نرسلے اور تو مجبود ہو تومعروف طربیعے سے اس پرسواد بہوما (مسلم اور سسا فی ۔ نر معمد سد، وارد تاک درد

من معروت کے سابھ سواد ہونے کا بہ طلب یہ سبے کرمبا دائیری سوادی سے بہ ی کو نقعہا ن پنچے بشوکا نی نے کہا کہ اس باب کی ا مادیث بری بہ سواد ہونے کے جواذ ہر دلا لت کرتی ہی جا ہے وہ نقلی ہو یا و ہو ہی ۔ ہی غروہ بن نہ برگا قول سبے اور لتبی ما باب کی امادیث بری بہ سواد ہونے کے جواذ ہر دلا لت کرتی ہیں جا سبے ۔ اور ابن عبد البر نے مثال اور ابوصنی قول سبے اس کی کرا بہت نقل کی سبے ، یبی اگر بلا ضرورت ہتی ہر سوادی کی جائے ۔ اور اکثر فقہا کا ہی مسلک سبے ۔ اور ابوصنی سے اس کی کرا بہت نقل کی سبے ، اگر برتی کے اسسے اس کی کرا بہت نقل کیا سبے ۔ اور لیمن منفید نے جواز کو اضطار کے سابھ مقید کیا ہے ۔ اگر بہتی کا نقعہا ن ہوتو ابوصنی ہوتو کہا ہو میں بو بھر اور سیا نہر وغیرہ کا دواج بھت اہل ظا ہرسے آخر کے باعد سوادی کا وجوب نقل کیا ہے تا کہ ذیا در ما بلہت ہیں جو بھرہ اور دسا نبر وغیرہ کا دواج بھتا اس کی مخالفت ہو ۔

الماري عشرة

## بَائُكِ الْهَارِي إِذَاعَطِبَ قَبُلُ أَن بَيْلُغُ

د باب. بنب بتری مقام فر بح بر بینچنے سے قبل مینک مباسفے ) از مار در در بین مقام فر بح بر بینچنے سے قبل مینک مباسفے )

١٤٦٢- كَلَّ أَنْكُا مُحَمَّدُ لُهُ لَكُ يُولِ اللهُ عَنْ مِسْتَارًا عَنْ أَبِيلُهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ بَعَثَ مَعَهُ يَهُ لِللهِ فَ فَعَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ بَعَثَ مَعَهُ يَهُ لِللهِ فَ فَعَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ بَعَثَ مَعَهُ يَهُ لِللهِ فَقَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ بَعَنَا مَعَهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ عَلَيْهُ وَسُلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ عَلَيْهُ وَسُلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ عَلَيْهُ وَسُلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ عَلَيْهُ وَسُلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ عَلَيْهُ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ

تا جبہ اسلی دم سے دوایت ہے کہ رسول انٹر ملی انٹر علیہ وسلم نے اس کے باتھ میرتی کو بھیجا اور فر بایا :اگران میں سے کو ٹی مبانور در ماندہ ہو مباشے تواسے بخر کر دینا بھراس کے پیرکواس کے خون سے دنگ دینا بھرا سے بوگوں کی ضاطر حجولا دینا (بڑند تی ،ابن ما جدا ورنسیا تی نے بھی اسے روایت کیا اور تر ندی سنے اسسے حسن میجے کہاسے ،

شہرے: ناجیہ اسلی دہ کو رسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم نے نمیس قربانی کے اوسٹ دے کمر مسلح مدیمیہ سے قبل جیجا تھا۔اس مدیبٹ کو واقدی سے مفقتل بیان کیاسے اوراس کی روابیت ہیں ہے کہ بدی میں ایک اوسٹ درماندہ ہوگیا تو میں مقام ابوآ، میں معنور می خدمت میں مار ہوا اور مقیقت مال کوش گذار کی اس وقت آپ نے فزایا کہ اسے مخرکر دو، اس سے قبل ووں کو اس سے خون سے آلودہ کر دواور تم یا تمہادے ساتھی اس میں سے کچرنہ کھائمیں اور دو سرے ہوگوں کے لیے اسے جھوڑ دواسے مبانود کا گوشت اغذیاء کے علاوہ اور سے مبانے واسے کے علاوہ اور سب بوگ کھاسکتے ہیں .

١٤٦٣- كَلَّ ثَنَا سُلَمِّنُ مُنْ حَرَٰبٍ وَمُسَلَّدُ قَالَ نَاحَمَا كُرِّ وَيَامُسَلَّدُ

نَاعَبُكُ الْوَارِثِ وَهَا اَحَدِيْتُ مُسَكَّدِ عَنَ أَبِي التِّيَاجِ عَنَ مُوْسَى بَنَ سَلَمَتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلاَ نَا الْاَسْلِيِّ وَبَعَثَ مَعَ مَا بِمَّمَانِ عَشْرَةً بَدَ نَةً فَقَالَ أَرَايَتَ إِنَ أُزْجِفَ عَلَى مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ تَنْحَرُهَا أَمْرَ تَصُبَخُ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمْ اللهِ مِنْ اللهُ عَلَى صَفْحَتِهَا وَلاَ تَأْكُلُ مِنْهَا أَنْتَ وَلاَ اَحَدُ مِنْ اَصْعَابِكَ أَوْقَالَ مِنْ المَلِ رُفْقَتِكَ وَقَالَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ ثُمَّ الْجَعَلَةُ عَلى صَفْحَتِهَا مِكَانَ اصْرِبْهَا قَالَ البُودِ وَاوْدِ سَمِعْتُ ابَاسَلَمَةً يَقُولُ إِذَا اللّهُ مَنْ المَ

الْاَسْنَادَ وَالْمَعْنَىٰ كُفَّاكِ.

ابن عباس رو بسی کی کا کہ درسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے فلال اسلمی کو ( ناجیتہ اسلمی دون کو بھیجا اوراس کے ساتھ المحارہ اونمط بھیجے۔ ناجیتہ نے کہا کہ دیر فرائیے اگھہ ال ہیں سے کو ڈل میلئے سے رہ مبائے رہ اس کے برکواس کے نول سے دنگ دبجیو بھراس نول آلود برکو اس کی کو ہاں برمار نا اولاس کو نا تھیے میں سے کچے دنہ کھا نا ، یا فر با یا : تر سے رفت دبھر سے مول ہیں سے راود عبدا توارش کی روا بت ہیں ہے کہ اسے اس کی کو ہاں برکواس کے نول سے رفت در نوبی سے راود عبدا توارش کی روا بت ہیں ہے کہ اسے اس کی کو ہاں برکو درنا ، یا فر با یا : تر سے رہ نفا فر با یا اس مدیث کو مسلم ، نساتی اور آحمہ نے روا بت ہیں ہے کہ اسے اس کی کو ہاں برکو ہو گئی اوراس کے بم اف لوگوں کو کھانے سے اس لیے منع فر با یا کہ مبا وا گو شت کھانے کی عزمن سے وہ کسی جانور کو خود تھکا دیں یا تھک مبا نے کے بہائے وہ بی کہ کہ دیں یا الیسانہ ہو تو کسی کے دل میں نوا ہوا ہوا ہوں کے نمال ندہ برخی کردر باندہ ہو تو اسے فر بلی کی کیا وہ انتہا تھا تھی۔ نا کہ کہ کہ در باندہ ہو تو اسے فر بلی کی کیا وہ انتہا تھا تھی۔ منا کہ عرب میں تھک کم رہ مبافور کو نوا اسے فر بلی کی کیا ہوگ کھا سے تاب کہ کہ کہ کہ در باندہ ہو تو اسے فر بلی کو اسے فر بلی کو اسے فر بلی کی کیا ہوگا کہ میں جانور انگری تھی کہ کہ در باندہ ہو تو اسے فر بلی کو اسے فر کا کھی شت کھا گی ہوں کہ اسے فر بلی کو اسے فر کا کہ کہ کہ کہ کہ در باندہ ہو تو اسے فر بلی کو اسے فر کا گوشت کھا لیں ۔

٧٦٦١ - كَلَّ ثَنَّ عَارُونَ بَنُ عَبِهِ اللهِ نَامُ حَبَّ لُا وَنَعَلَى ابْنَاعُبَيْهِ قَالَا مَحْمَدُ لَا وَنَعَلَى ابْنَاعُبَيْهِ قَالَا فَامُحَمَّدُ لَا وَعَنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْلَيِ بَنِ الْمُوسَلِي اللهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْلَيِ بَنِ اللهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْلَيِ بَنِ اللهُ عَنْ عَلِي قَالَ لَمَّا نَحْرُ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَ نَهُ فَنَحَرَ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَ نَهُ فَنَحَر اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَ نَهُ فَنَحَر تَلُو اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَ نَهُ فَنَحَر اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَ نَهُ فَنَحَر اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَ نَهُ فَنَحَر اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَ نَهُ فَنَعُوا اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَ نَهُ فَنَعُوا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَالْمَرَ فِي فَنَا لَكُونَ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَمُ وَلَيْ فَا لَا لَهُ اللّهُ عَلَى اللهُ اللّهُ عَلَى اللهُ اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ ا

علی دمنی انٹرعنہ سنے فرنا یا کہ جب دسول انٹر صلی انٹرعلیہ وسلم نے اپنی قربا نیوں کوذ بھے کیا تو تعیس کوا بنے وسست مبا دک سے ذبح فرنایا اور باقی کواکہتے میکم سے ہیں نے قبلے کی بھا واس مدیث کی سند میں فہدین اسحاتی سیوس برگفتگو ہوجکہ ہے، مشریح: یہ حجہ الوداع کا قفتہ سے یعنفریب حبابر دماکی مدسیث آسٹے گی جس میں مصنورہ سکے اسپنے باتھ سے اس اونٹی ل کوذبح کر نے کا ذکر سے اور وہی مسجے سے۔ مصنرت علی دماکی یہ صدبیث فحمد بن اسحاق کے باعث معلوم سے۔ اس دوایت میں ابن اسحاق سنے عش کھرکم روایت کی سے اور وہ محرش سے۔

وَهٰذَا لَفُظُ إِبْرَاهِ يُمَ عَنْ تَوْرِعَنْ رَامِتْ مُوْسَى النَّرَارِيُّ وَمُسَلَّا دُوَا اللهِ بَنِ عَالِمِ بَنِ وَهٰذَا لَفُظُ إِبْرَاهِ يُمَ عَنْ تَوْرِعَنْ رَامِتْ لِبَنِ سَعْدِعَنْ عَبْدِ اللهِ بَنِ عَالِمِ بَنِ عَالِمِ بَنِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اعْظَمَ لَكِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بَنِ عُرَالِيْ وَمُ اللّهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بَنِ عُرَالِيْ وَمُ النّبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَكُ مَا تَعْلَى عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَكُ مَا عَنْ كَانَّ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَعْدُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَعْدُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَعْدُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَعْدُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَا مَنْ مَنْ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَمِنْ اللّهِ عَلَيْهُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللللللّهُ الللللّهُ ا

عبدالٹد بن فرط دم نے نبی صلی الٹرمکیہ وسلم سے دواہت کی کرمفنودہ نے فرمایا ؛ الٹد تعالی کے نزد یک سبسے بڑا ون قربانیوں کا ون (۱۰ ذی المجر) سے بھرقواد کا دن (۱۱ ذی المجر) ودوہ دو مرا دن سے عبدا لٹار دنسنے کہا کردسوالٹر صلی الٹرعلیہ وسلم کے قریب با بچ با چھا ومنٹ کیے گئے۔ پس وہ معنود سے قریب ہونے گئے کہ آپ پہلے کس کو فر بح کمرتے ہیں، بھر حب ان سکے پہلوز میں پر گر گئے توعید الٹرون کہتے ہیں کہ معنود م نے ایک آ ہستہ بات فرما کی جسے میں مرسمجہ کا پس میں نے دلوگوں سے کہا کہ آپ نے کی فرمایا ہے ؟ آپ اسے فرمایا بھا کہ جو با ہے گوشت کا مضرے (منڈ کری نے کہا کہ یہ مدین امام نسانی نے بھی دوا بیت کی ہے )

شہرے : عبدالشّٰدرم بن قرط کا نام زما میڑم ہمیت میں شیطان تھا ، حضوثیّے نے اس کا نام عبدالسّٰردکھا۔ برجمعی کے امیر دسیم ا س مدریث میں حصنور صلیا نٹرعلیہ وسلم کاا می*ک عجیب معجر*. ہ مذکورسے کہ ا ونٹ آپ کے دست مبا*دک سے* قربان مہذا میا ہے

ا ورایک دوسرسے برقر بانی میں سبقت سے جانا جاسمتے کتے۔

٧٧١- حَلَّاثُنَا مُحَمَّدُ أَنْ حَاتِمِ نَاعَبُدُ الرَّحَلِي بَنُ مَهَ لِاحْيِ نَاعَبْدُ اللهِ بَنُ الْمُبَارِكِ عَنْ حَرُمَلَةً بَنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بَنِ الْحَارِثِ الْوَزْدِيّ قَالَ سَمِعَتُ عُرُفَةَ أَبْنَ الْمَارِثِ ٱلْكِنْدِيّ قَالَ شَهِدَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُتِي بِالْبُلُونِ فَقَالَ ادْعُوْ إِلَى ٱبْأَالْحَسَنِ فَكُعِي لَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ خُلَابِأَسْفَلِ الْحَرَبَةِ وَإَخَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بأَعْلَاهَا ثُمَّرَطَعَنَا بِهَا الْبِكُنَ فَلَمَّا فَرَغُ رَكِبَ بَغْلَتُ وَأَرْدَتَ عِليَّاكَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ-غُرُفَهُ بن مادرے م کندی نے کہاکہ میں حجۃ الوداع میں دسول اعدمسی انٹرعلیدوسلم کے پاس ما ضربھا۔ قربانی سکے ا ونٹ لاسٹے سکتے تو آپ نے فرا یا میرے سیے الوطس (علید) کو الدی سی علی صاف کو بلایا گیا تورسول الله معلی الله علیه وسلم نے فرمایا حربہ کی نخپلی طرف کو نکیٹہ ہے ا ور دسول انٹرم لی انٹرعلیہ وسلمہنے اس کا اوپر کاحصتہ نکیٹا بھراس کے سابھ دونوں نے فڑ بانی کے

ا ونول ل کو د تخر میں بزخمی کیا - پھرسيب فارع بوھے توا پئي ٹيجر ريسواد مهو شکے اور على دم کواسينے پيتھے بھاليا ور صفور صلى امتلا علیہ دسلم کے سابھ علی دمز چونکہ برتی میں شریکے سقے لہذا انہیں بخر میں بھی شریک کیا گیا۔ یہ مدمیث نہبت مختصہ سے طویل حدثیول میں پرتفصیل بھی سیے کی حفنورم نے سکننے اونٹ ذبح کیے تھتے اور تھر بقیہ علی من کے کس قدر ۔ یہ توظا ہرسیے کہ ہراونٹ کے الخركاييط يقد توافتيا رنهيس كيا كيا جو لذكورس فالبالخ كا ببداداس طرح موئي موكى

> يَاكُ كَيْفَ ثُنُحُرُ الْمُلُوبُ دا و ننوں کے نخر کی کیفنت کا باپ

١٤٦٤ حَلَّاثُنَاعُتُمْنُ بِنُ إِنِي شَيْبَةُ نَا أَبُوْخَالِدِ الْأَحْمُرُعِبِ جُرَيْجِ عَنْ إِبِي الزَّبَيْرِعَنْ جَارِيرِ وَإَخْبَرَ فِي عَبْلُ الرَّحْلِي بُنُ سَارِطِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ كَا نُوٓ اينْحَرُوۡنَ الْبَكَانَةَ مَعۡقُولَةُ الْيُسۡرَى قَاتِمُتُ عَل مَا نَقِيَ مِنْ قُولِ نِيهَا \_

٨٠١٠ حَكَ ثَنَا اَحْمَدُ بِنَ حَنْبِلِ نَاهُ شَكُمُ اَنَا يُؤْنِسُ اَخَبَرِنِ زِيَادُ اِبْنَ جُبَيْرِ فَالْمُ شَكُمُ اِنَا يُؤْنِسُ اَخَبَرِنِ زِيَادُ اِبْنَ جُبَيْرِ فَالْمُ كَنِي مُكْرِبِ فَى فَيْمَرِّ بِرَجُهِلِ وَهُوَيَنْ حَرُبَلَا نَتَهُ وَهِي اِبْنَ جُبَيْرِ فَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَكُورُ وَمُلَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَا عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْه

زباد بن جبیرم سے کہا کہ میں منیٰ میں ابن عمرم سے ساتھ تھا۔ وہ ایک شخص کے پاسسے گذرسے جو ابنا اوسٹ بھاکہ مخر کردیا تھا ۔ عبداللہ بن عمرمنے فرمایا: اسسے اٹٹا ؤا در با ندھ کر کھوسے کھرہ سے تھرکھ وریہ محدمسلی انڈ علیہ وسلم کی سنت سیے دنجاری مسلم اور نسانی سنے اسپے روا بیت کیاسیے ۔)

بر داخت) پر کھڑا رہوں اوران سے چھڑے اور جھولیں تقییم کردوں اور جھے حکم دیا کہ قصاب کوان میں سے کچھ نددوں ا ورفز مایا کہ ہم استے اپنے پاس سے دیں سے ( کجا رتی ، مسلم (نسانی اور ابن ما مبہ نے یہ مدینے روایت کی ہے )

 $ar{\mathbb{P}}$  debeto con contract de la  $ar{\mathbb{P}}$  de  $ar{\mathbb{P}}$ 

مشی ح: او نٹوں پر کھڑے دسینے سے ایک تو یہ مراد ہوسکتی ہے کہ ان کی نگر آئی کرنے کا میم تھا کہ جب تک قرب ان کی نہوں
ان کا پورا خیال رکھا مبائے - اور دو مری پر کہ بوقت نخر اور کھال دعنیرہ اتا دے مبانے کے وقت خیال دکھیں۔ مدیث کے ان کے ان کا بھی مدد قد کیا ہائے مع جمول کے ان کا بھی مدد قد کیا ہائے مع جمول وعنیرہ ساز وسامان کے۔ اور بیام استحبابی سیے کیونکہ اسے دباعنت کے بعد اپنے کام میں لایا مباسکتا ہے تھا ب کواس کے کام کی مزد دری انگ سے دی مبائے بذکہ کوشت میں سے۔ یہ بھی مراد ہوسکتی سے کہ بطور آمورت نہیں مبلکہ بطور تعدی و بریریرا سے گوشت دیا جا سکتا ہے۔

بَأَنُّ فِي فَي وَقُتِ الْإِحْدَامِرِ

٠١١٠ كَلَّانُكُا مُحَمَّدُ لُهُ بِي مُنْصُورِ فَا يَعْقُونُ يَعْنِي أَبِنَ إِبْرَاهِ يَمْنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَى حَلَّا تَكِينَ مُصَلِّفُ بُنُ عَبُلِ الرَّحُلِنِ الْجُرْدِيِّ عَنَّ سُعِيْدِ بْنِ جُبَيُرِقَالَ قُلْتُ لِعَبْلِ اللهِ بَنِ عَبَاسٍ يَا الْعَبَاسِ عَجِبْتُ وَلِحُتِلا فِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْرِ وَسَلَّمَ فِي إِهْ لَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْرِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ٱوْجَبَ فَقَالَ إِنِّي كَاعُلُمُ النَّاسِ بِذَ الِكَ وَإِنَّهَا إِنَّمَا كَانَتُ مِنْ رَسُولِ للْمِصَلّ اللهُ عَكَيْرِ وَسَلَّمَ حَجَّدٌ وَّإِحِكُا لَا فَهِنَ هُنَا لِنَا إِخْتَكَفُواْ خُرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْرِ وَسَلَّهَ حَاجًّا فَلَمَّا صَلَّى فِي مَسْتَجِيهِ بِينِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَلَيْهُ وَوَجَبَ فِي جُعُلِسِ فَأَهَلُ بِالْحَجِّحِ أَيْنَ فَرَغَ مِنَ زَكْعَلَيْهِ فَسَمِعَ ذَلِكَ مِنْهُ ۚ أَثْوَا مُنْحَوْظَتُهُ عَنْهُ ثُمَّ رُكِبَ فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ آهَلُ وَآدَرَكَ ذٰلِكَ مِنْ ۖ أَقُوامُ وَذٰلِكَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا كَانُوْلِيَأْ تُوْنَ ٱرْسَا لَا فَسَمِعُوهُ حِينَ اسْتَقَلَّتُ بِهِ نَاقَتُهُ يُهِلُ فَقَالُول إِنَّهَا أَهَلَ حِيْنَ اسْتَقَلَّتُ بِهِ نَاقَتُهُ - ثُمَّ مَنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّاعَلَا عَلَىٰ شَرَفِ الْبَيْكَ اوِ اهَلَ وَادُرُكَ ذُلِكَ مِنْهُ أَفُوا مُ فَقَالُوْ إِنَّمَا اَهَلَ حِيْنَ عَلَا عَلى شَرَونِ الْبَيْدَاءِ وَإِيْمُ اللهِ لَقَلَ أَوْجَبَ فِي مُصَلَّاهُ وَإَهَلَ حِيْنَ إِسْتَقَلَّتُ بِه

نَاقَتُهُ وَاهَلَ حِيْنَ عَلَى شَرَفِ الْبَيْلَاءِ قَالَ سَعِيْلًا فَمَنَ آخَلَا بِقَوْلِ الْبَيْعَبَّاسِ أَهَلَ فِي مُصَلَّدُهُ إِذَا فَرَخَ مِنْ رَكِعَتَيْهِ -

سعبید بن جسرنے کہا کہ میں نے عبدالعثدین عباس رہ سے کہا : اسے ابوا بعبا س از کنیت سیے ، میں دسول اللہ صال بلتر عليه وسلم کے احرام بانڈ <u>صفے کے</u> وقت میں تلبیہ کھنے سے با دسے میں رسول انتدصلی انٹرعلیہ وسلم کے اصحاب کے اختلاف سے میران ہوں ۔ تو'ابن عباس دخ سنے کہا کہ میں اس بات کوسب لوگو ںسے زیا وہ جا نتا ہو ں۔ دسکول انٹرمسی انٹرعلیہ وسلم سنے صرف ایک ہی باد جج کیا عقا ( بعداذ فرضیت ہی سبب سے کہ لوگوںسنے اس با دسے میں اختلاف کیاسہے۔ درسول ا دلتار مسلى التُدعليد وسلم ج كو نطح تو ذُوا لحليف مي ا بني مسجد مي دوركعت نماز پُرهى . اسى مجلس مين آب سف احرام باندها ا وردود کعت نماز کسیے فارع ہوکر تلبیہ کہا . بہت سے دوگوں نے بہ تلبیر شنا اور میں نے بہ بات یا در کھ لی ۔ بھر آپ اونظنی ہے سوار بہو سے حبب آی کوا ونٹنی سے کمرا کا کھڑی ہوئی تو آپ نے بھر تلببہ کہا اور کچے لوگوں نے اس وقت سُنا ، اور یہ ا س *سیسے کہ ہوگ ج*و ق درجو ق <u>صلے آ تے تھے</u> ،ا نہوں سنے آئے سے تلببیہ اس وقت سُنا جب کہ ا دنٹنی آئے کو سے کمراکھ کھڑی یموٹی تھتی ،ہی سبب سیے کہ ہوگوں نے کہاکہ آ بے نے تعبیہ اس وقت کہ حبب ا ونٹنی سبدیھی کھولمی ہوٹئی تھتی پھیریسولائٹر صلی انٹرعلیہ وسلم ہلے، کس مبب سیراء کی مبندی پر چیاسے تو ملبیہ کھاا ور کھیلوگوں نے اس وقت سُن لہذا انہوں نے که که آپ سنے تلبیداس وقت کها جبکہ سیداء کی اور نیا ٹی پر مطر سے تھے ، اور فعدا کی متم آپ نے توا حرام نما ذکی میگہ ہمہ ہی با ندھ لیا تقااور اس وقت عمی تلبیہ کہ حبب اونظی سیدھی کھڑی ہو ائی اور اس وقت کھی تلبیہ کہ احب سیلاً کی مبندی پٹر چڑھے کتھے۔سعیدتن جبیرسنے کہاکہ جن لوگوں نے احرام با ندیھنے ہیں ابن عباس دن کا قول ہیا وہ دو*در کعن*ت نن ذسے فاریخ یوکرمعیلی پرہی تلبیہ پڑ<u>ا سے بیں (منذری</u> نے کہا کہا س مدین کی سندمیں <u>محد بن اسی</u> ق اور ٹھکٹ<u>بعت ب</u>ق عبدالرمل بحرانی سیے ا در بیر مدیث امام آخمد سنے بھی روایت کی ہے۔ شیخ سٹا کمرنے کہا ہے کہ بیر صحیح مدیث ہے کیودکہ ابن اسحاق کرکٹس ہے مگر اس مدین میں اس نے مدیقی کہاسیے اوروہ ٹقہ سیے اور حن بوگو ں نے خصیف کو صنعیف کہاسیے ا ن سکے پہاس کونی دلیل نهيس، وه تقرسيے۔

نشی سے: مولانا کے فرمایا کہ <del>من</del>قبہ کا احرام کے وقت کے بارسے ہیں ہیں مسلک سہے۔مزیریکہ احرام کے لیے مستقلاً دورکعت نماز ا داکر نی ان سکے نز دیک مسنون سے ، اگرفر لینزا داکر سکے احرام باند ہرے تو ما ٹنرسیے نگریزک سنت سکے باعث نملان اولی سے۔ دکھات ِ احرام کامسلام سکھتے ہی قبلہ دُرخ تلبیہ کہنا مسنون سے ۔

ا ١٤٤ - حَلَّ ثَنَا الْقَعَلَيْ عَنْ مَالِكِ عَنْ مُؤْسِى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ عَبْدِ اللّهِ عَنْ أَرْدُونَ عَلَى رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَيَهُ وَلَا اللّهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَيُهَامَا أَهَلَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ إِلّا مِنْ عِنْدِ الْمُنْجِدِ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ إِلّا مِنْ عِنْدِ الْمُنْجِدِ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَمْ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلّمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ الللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُو

 $oldsymbol{x}$  of the property of the proper

عبدالتدن عرشنے کہا کہ : بیسے تہادا مقام بیرا، جس کے بار سے میں تم رسول الله صلی الله علیه وسلم کے متعلق غلط بات کھتے ہو، حصنور صلی الله علیہ وسلم سے تلبیہ مسجد ذو الحکیف کے پاس کہا تقارباتی صحاح خمسہ میں جسی یہ . . . مر بد

مشی ح : ابن عرر من کے قول میں کذب سے مرادیہ نہیں کہ لوگ معادات عمدًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر حجو سط باند مصفے سفے، بلکہ مطلب بر سے کر بربات غلطاور فولان وا تعریب وگوں کو علم نه نقااس سیے انہوں نے بربات کہی۔ عربی زبان میں فولان واقعہ بات کو کذب کہتے ہیں گو کہنے والا لا علمی سے کھے بسجد سے مراد یہ نہیں کہ وہاں پہلے سے کوئی مسجد علی، بلکہ صنورم کی نماز کی مجدِّمراد سیے۔

١٤٤٢ حَلَّ أَنْكُ الْقَعْلَيْ عَنْ مَا لِكِ عَنْ سَمِيْدِ ابْنِ إِنْ سَعِيْدِ إِلْمَقْبَرِي

عَنْ عُبْدَانِ بَنِ جُونِهِ اَنّهُ قَالَ لِعَبْدِاللهِ بَنِ عُمْرَيَا اَلمَعَبُوالرَّحُمْنِ وَأَيْتُكَ تَصُنَعُ اَنْعُ اَلْكُونَ عُمْرَيَا المَاعَبُوالرَّحْمِن وَأَيْتُكَ لَاتَسَّمُ مِنَ عَمَرَيَا اللهِ بَرَيْحِ قَالَ وَلَيْتُكَ لَاتَسَّمُ مِنَ مَا اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَبُمُ اللهِ مَنَ اللهُ عَبُمُ اللهِ مَنَ اللهُ عَبُمُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَبُمُ اللهِ مَنْ اللهُ عَبُمُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ مَنْ اللهُ عَبُمُ اللهِ اللهُ عَبُمُ اللهِ اللهُ اللهُ

کی کی حقی تذکیعی بله را حکت ہے۔ عبدی بن جریج نے غیدالنٹرام بن عرسے کہا اسے الوعید الرحمٰن! بن نے آپ کو چارا کیسے کام کمرتے دیکھائے جو آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو کمرتے نہیں دیکھا۔ ابن عمران نے فر مایا! اسے آب کو رائر کی جو کون سے کام بن اس نے کہا کہ میں نے آپ کو ربیتی الند کے ادکان میں سے صوف دو میانی دکنوں در کن میاتی اور رکسی آب کو ربیتی جو نے پہنے ہوئے دیکھائے۔ اور میں نے آپ کو ربیتی جو نے پہنے ہوئے دیکھا ہے، اور میں نے آپ کو ذود دنگ کا خصاب نگائے ہوئے دیکھائے۔ اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ رجب آپ کی میں ہوں تو اور فوگ تو ذی الحجہ کا میاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہی اور آب اکٹو ذی الحجہ کو احرام باند صفے میں میں میرانندین عمران سے کہا کہ دباں تک ادکان کا سوال سے میں نے دسول ا دیند

ک**تا س**الهنا*یک*، سنن ابی داؤدملدسوم صلی انٹدعلیہ وسلم کوصرف بمانی ارکان کومس کرتے دیکھا، اور مہاں تک سبتی حجدتی کا تعلق ہے تو میں نے دسول اسٹر لیاسًا عليه وسلم كووه جُوٰستے بِيَعِنت و كيميا كتا بجن ميں بال دستھ ا ورآ ليانس ميں وضوفرا کيينے تھے ، پس ميں بھی ا نئی كومپندا ليند كرتا بهو ل يهال يك زر دخعنا ب كاتعلق سير ميں نے دسول الترمسلی الترعلیہ وسلم كواس دنگ سے تحنیاب كرتے دكيں بقا لهذا مجعے هي ہي ليندسيم، ا ورحبا ل تک للبيدکا تعلق سيے، سوميں نے دسول النوصلي النرعليہ وسلم كومرن اسى وقت تلبید ری صفح دیکھا تھا جب آپ کی اونطی آپ کو سے کرا تھی تھی . دیجاری نے یہ مدسٹ مطول اور مختصر کتاب اعلما و كتاب اللباس اوركتاب الحج مي مسلم في كتب المج مين، اور نساتي في كتاب الطهارة مي اوركتاب الزينداوركتاب المج میں، اور ابن باتجہ نے بیاس اور ج میں ، مالک نے موطاً میں اور تر مذی نے مثمانل اور جے میں بیان کی ہے۔ شرح: سبتی جونوں سے مراد کمائے ہوئے چموا سے مجو تے ہیں جن بربال ندرہے ہوں . بعقن مسحابہ مثلاً ابن زمیررن ا ورمعاد يدرم بيت التدك تنام اركان كوا سلام كرت اور كمقسق كربيت الترسي سع كونى حبكه جهور في نرجا بسيد. رسول الترصلي الترعليه وسلم دون عي كو نون كواس سليے مذم جھوستے سقے كه كعبه كوابرا سيى بنيا وول بر استواد نمين كيا كيا۔ گری باندین زبرم ا وران کا بھا ئی عوہ دم جی سب ادکان کومش کرتے ستھے ۔ کعبہ سکے میا رادگان ہیں، <del>دکن بما</del>تی ، <del>دکن مج</del>ر السود، دك<del>ن شاخى اوردكن عراقى - حديث م</del>ي تغليط " درميا نى ادكا ن، كا لفط بولاگياسے . مجراسود كركن كو دوقفنيات ماصل میں : ایک اس میں جراسودکا ہو نا اور دسرسے قواعدا ہر اسہی ہد سہونا ۔ دکن بما نی کوصرف دوسری فضیلت ماصل سیے ر یمی سبب سیے کہ بیلنے کا بوسہ لیا ب تا ہے اور دوسرے کومش کیا م اتاہے ۔ ان دوسکے علاوہ کسی رکن کا بوسہ اِاسّلام نہیں ہوتا۔ ا بہا آئیں ابن عرم کا استعلال یہ تھاکہ ال کا مونکہ صرف کم تھویں تاریخ کو حج کے لیے سوار ہوتے ہیں لہذا ى*س اسى د*ن تلبيه كهتا بهول م العدادكُ لَنْ الْحَمَدُ بَنُ حَنْبِلِ نَا مُحَمَّدُ بُنُ بَكُرِ نَا أَبِنُ جُرَيْجِ عَنِ مُحَمَّدِ بَنِ الْمُنْكَدُرِعَنَ أَنْسِ قَالَ صَلَّى رُسُولُ لللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْرِوسُكُمُ الظُّهْرَ فِالْمُدِينَةِ أَدْبُعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِلِي الْحُلَيْفَتِرَكُعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِ بِلِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَمًا

ككِبَ رَاحِلَتُ وَإِسْلُوكَ بِهِ آهُلُ-

ا ِنسَ رصٰی اسْرعنہ نے کہا کہ رسول التّرصلی التّرقیلیہ وسلم نے نما رظہر بدسنہ میں چیا در کعنت پیڑھی ا ور نما دِعصرو الْحکیف میں دور کعت پڑھی۔ پیر آ جے نے ذوا کھکیفہ میں رات گدا ری حتیٰ کہ دوسری صبح حب ظہر کے بعد سواری پرسوا رہوسے ' ا وروہ اکٹر کھڑی ہوئی تو تعبیہ کہا د بخاری مسلم ، تر مذی اور نسائی نے بھی یہ مدیث روایت کی ہے مگر وہ محتصر ہے اور

٨٧٧ - كَالْمُنْكَ إِحْمَدُ بِنُ حَدِيلِ ثِنَا رُوْحَ ثِنَا الشَّعْثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنَ اَ نَسِ أَبْنِ مَا لِلْكِ أَنَّ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الثَّلُمَّةِ تُعَ زَكِبَ مَ

نَكَتَاعَلَا جَبَلَ الْبَيْلَاءِ اَهَلً-

انس بن مالکئے سے روایت ہے کردسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم نے ظہر کی بنا زادا کی بھرا بنی سوا سی پرسوار ہوئے بھبر حب آپ بیدا و سے بہاٹا ہر حرج سے سعے تو تلبید کہا (بر مدیث سنن نساتی میں ہے د تبلیدا و دا مہل میں ابن عباس من، ابن عمرانہ اور نور وانس رمنا کی دیگیرا ما دیٹ کو بھی ذہن میں رسکھیے۔)

معمده بن رسعى يحرف في المراد والمراد والمعلق المناسكة الم

بِهِ لَلْحِلَتُ وَإِذَا أَخَلَاطُوثِيَّ أُحُلِهِ أَهَلَ إِذَا ٱشْرَتَ عَلَى جَبَلِ الْبَيْلَ إِدِ-

معنرت معدد من نے کہا کہ رسول الٹرمسلی الٹرملیدوسلم جب فرع کا لاستہ اضتبار فرماتے تو تلبیہ کیتے جبکہ سوا مدی آپ کو سے کہ اعلی اور موب اس کہ کا لاستہ کہ سے تو بہدا ہے کہالا پر چیاھ کہ تلبید کھتے سقے ( فرائع کم آور مدین کے درمیان ایک لبتی کا نام سے عوا بنے چیموں اور مرمر بزی وشا وابی کے باعیث مشہور سے

## بَائِكِ الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَرِّم

ر جج میں شرط رسکھنے کا باب

١٤٤١ - كَلَّا ثُمُنَا آخْمَدُهُ عَنْبِلِ نَاعَبَّادُ بُنُ الْعَوَّامِ عِنْ هِلَالِ بَنِ عَبْلِ الْمُطَلِبِ عَنْ عِلْوَمَةُ عَنِ الْمُطَلِبِ عَنْ عِلْوَمَةُ عَنِ الْمُطَلِبِ عَنْ عِلْوَمَةُ عَنِ الْمُطَلِبِ عَنْ عِلْوَمَةُ عَنِ الْمُطَلِبِ اللَّهُ عَلَيْمَ وَسَلَمَ فَقَالَتَ يَارَسُولَ اللّهِ إِنِّ أُرِيكُ الْحَبِّ اللّهُ عَلَيْمَ وَسَلَمَ فَقَالَتَ يَارَسُولَ اللّهِ إِنِّ أُرِيكُ الْحَبِّ اللّهُ اللّهُ عَلَيْمَ وَسَلَمَ فَقَالَتُ يَارَسُولَ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ

ا بن عباس رہ سے روا بیت ہے کہ منباعدم بنت نہیر بن عبدالمطلب رسول انٹرمسلی انٹرطیبہ وسلم کے پاس آئی اور کما یا دسول انٹرمیں ج کرنا میا ہتی ہوں،کیا ٹرط نگاؤں ؟ آپ نے زمایا بال اس نے کہا کہ میں کیوں کہ کہوں ( زمایا تو کہہ: نبٹیک اللّہم المبیدی و محلّی مین الا کرمنی حکیث محسبہ بڑے ہے صرف مربوں اسے انٹر میں مامنر ہوں اور میں احرام وہاں کونوگی

جہاں تو مجھے دوک دسے گا۔ یہ مدیث مسلم، تہ مذکی ،ا بن ماجہ ا ورلنسا فی سنے بھی روادیت کی سبے ا ور کبناری مسلم ا ور ننسا فئ نے اسے عروہ عن مائٹندم کی دوادیت سے مبیان کیاسہے ،

وشی سے مرف دوکا ایمان نابت مہوا سے ہمزہ دسلم کے چچا زبر بن عبد المعلقب کی بیٹی لیٹی آپ کی چپا زاو برجیس آپ کے متعدد پپاؤل میں سے صرف دوکا ایمان نابت مہوا سے ہمزہ دم اورعباس دہ : خطابی نے کہ اسپے کہ اسٹی اور کی ایمان بنابت کو ان اختالات سے معین کا تول ہیں ہو ایا سی حالت بوکہ راہ میں دُک مبا نے کا معین کا تول ہیں ہے کہ یہ صرف دو کا ایمان نابت مہوا سے من عزم کی مور اسٹر امیل کوئی مون ہو گیا ایسی حالت بوکہ راہ میں دُک مبا نے کا کا کوئی فائدہ بنظام رفط نہ بنا اس ایمان اس ایمان اس ایمان اس ایمان سے میں اور دراس اور اسٹر اس اسٹر اور کہ اور در اس اور اسٹر اس ایمان سے میں سے مور اسٹر اس اور و مہا جی جی محرک سے انہوں کے دول و مہا جی جی می کرک سکت سے میں جنہ طرائ کا کی ہم یہ بعونی ہو اسٹر کا ایمان کا اور کہ اور کہ اور میں اور در کہ اور میں اور در کہ اور میں ہو اور کا ور سے ہوتا ہے ، اور مرص یا کہ فی اور در کا ورط ہم تو توم بی اس میں میں میں میں ہو گئی ہوئی ہو تو میں در خمن اور اس عباس ہو ، ابن عمر میں اور و ہیں آ تو کہ کہ اسٹر کی میں در خمن اور اس عباس ہو اور کہ اور کہ میں اور در ہیں تور کا کہ شہر ہو تا تو صفیا ہو گئی ہو کہ اسٹر کی ہو ہو ہو ہیں احرام کھول میں کہ ایک کہ در کھی مین اور کہ ایمان کی میں اور در ہیں تور کی ہا تور میں اور در ہیں تو اس کی در کی ہو سے میں کہ اسٹر کی در میں اور در ہی تور کہ کہ تار کہ کہ اسٹر کی کہ ہو در ہو و ہیں احرام کھول اور فرات کہ اسٹر کہ اور کی سے میں اور کہ کی جائے ہو ہم وہ در قدت آ کے تو وہ میں در کہ کی جائے ہو ہو ہو دہ دت آ کے تو وہ اور اس میں در کہ کی جائے ہو ہو ہو دہ دت آ کے تو وہ اور اس میں در کہ کی جائے ہو اور دسے گا ، اسٹر کی کھول در سے گا ، دست کی دسل میں در کہ کی جائے ہو ہی دور دی آ گئی در سے گا ، این در سے گا ، این در سے گا ، این کی دسل میں در کہ کی جائے ہو ہی دور دیت آ گئی در سے گا ، این کی دست کی در سے گا ، این دست کی در سے گا ، این دست کی دست

ایک لاکھ سے اور پرھی !) کسی نے حضورہ کا پودا تلبیہ صنام ہو تو کہ ام پر نے جج وجرہ دونوں الفا طابعہ ہے ، اورکسی پر عمرہ کا لفظ نونی ہو تھے ، اورکسی پر عمرہ کا لفظ نونی ہو تو اس سنے کہ ام پوکہ آپ نے صوف جب کہ اعتاء ان دونوں میں کوئل تنا فضن نہیں ۔ تنا تف تب مہوتا جب کہ آپ کے احتال ہو بھی ہے کہ آپ نے نے کسی تنا دن کو جے وعرہ دونوں سکے اسلامی کا احتال ہو بھی ہے کہ آپ نے نے کسی تنا دن کو جے وعرہ دونوں سکے اسلامی کی مورت میں کو بھی میں کہ ہوتا ہو کہ تنا ہوگا ہو دونوں سکے کہ تعلیم کی مورت عمرہ کے تلبید کی تنا قبل اور ترافع کی صورت نہیں یا ئی مباتی ۔ تلقین فرمائی ہو۔ اس میں کو فی تنا قبل اور ترافع کی صورت نہیں یا ئی مباتی ۔

١٨٤٨ - كَلَّ ثَنَا سُلَمَانُ حَرْبِ نَاحَمُّا دُبُنُ زَيْلِاحٌ وَنَامُوشَى بَنُ اللّهِ عِنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْهَا انْهَا قَالَتُ خَرَجْنَامَعُ رَسُولِ اللّهِ صَلّى عَنْ اللّهُ عَنْهَا انْهَا قَالَتُ خَرَجْنَامَعُ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَنْهَا انْهَا قَالَتُ خَرَجْنَامَعُ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَنْهَا اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنْ اللّهُ عَنْهَا كَانَ بِلاِى اللّهُ كَانَ يَلِى اللّهُ عَنْهَا كَانَ بِلاِى اللّهُ كَانَ عَلَى اللّهُ كَانَ عَلَى اللّهُ كَانَ عَلَى اللّهُ كَانَ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ كَانَ عَلَى اللّهُ كَانَ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُو

لَ عَلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَبُكِى فَقَالَ مَا يُبْكِيُكِ فُلْتُ

وَدِدْتُ انِيْ لَهُ إِكُنْ خَرَجُتُ الْعَامَ قَالَ إِرْفُضِى عُمُرَيَّكِ وَانْقُضِى رَأْسَكِ الْمَاسَلِمُ الْمُ وَالْمَعْ الْمُلُوُّ وَالْمَسَلِمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَسَلُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ عَلَيْهِ وَلَمُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَسَلَمُ وَلَيْ عَلَيْهِ وَسَلَمُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ وَلَيْ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَيْ وَلَعُلْمُ وَلَيْكُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْقُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْكُ وَاللّهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلِي اللّهُ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْكُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَيْ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ ولِهُ وَلَيْ عَلْمُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَى اللّهُ عَلَيْ وَاللّهُ وَلَيْ عَلَيْ وَاللّهُ وَلِمُ وَلِي عَلَيْهُ وَلَيْ عَلَيْ اللّهُ وَلِمُ اللّهُ وَلِمُ اللّهُ عَلَيْ عَلَيْ وَاللّهُ وَلَيْ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلِي اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَمْ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلِمُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ مِلْ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَ

نتسی خے : حقنود مسلی التر علیہ وسلم ۲۵ فری القعدہ کو مدینہ سے جے سے بیے دوا نہ ہوئے تھے۔ آپ نے یہ جوفر مایا تھاکہ: میں حج کا اسلام با بدصتا مہوں کیوں کہ میرسے سابھ بدی سبے ، اس کا مطلب یہ ہے کہ جمرہ اوا کرسے جوشخص حلال ہونا چاہے اور اس کے سابھ مہدی سکے مبالور بہوں تووہ والبس ہمیں کمرسکتا ، حب نک اعمال رجے لچر رے نہ ہوں گے وہ موال نہ ہوگا۔ قران اور افراد کی ہیں صورت سبے ، ہر فول ن تمنع کے ۔ مولا ناسکنے قربایا کہ ٹنا یہ آپ نے یہ اس وقت فرمایا بھا جب کہ دوسرے لوگوں کو جے کا احرام فننے کمرکے عمرہ کا ادا وہ کمرنے کا حکم ویا تھا ، اور معنود سے تعدرت عالیٰ عدم دلیقہ من سے جو فرمایا تھا

ຼົດ<u>ຕອດຄອດຄວດຄວດຄວດຄວດຄວດຄວດຄວາ</u>ດຄວດຄວດຄວດຄວດຄວດຄວດຄວດຄວ<u>ດຄວດຄວດຄວດຄວດຄວດຄວ</u>ດ

الْعَعْنَ إِن الْمَعْنَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ مَالِكِ عَنْ إِن الْاَسُودِ مُحَدِّمَ لِللهِ عَنْ أَلِى الْاَسُودِ مُحَدِّمَ لِللهِ الرَّحْلِينَ الْمُعَلِينَ عُرُورَةً النَّبِي مُحَدِّمَ لِللَّهِ عَنَ عَالَمُ لِللَّهُ عَنَ عَلَى الْمُعَلِينَ عَلَى اللهِ الرَّحْلِينَ الْمُعَلِينَ عَلَى اللهِ الرَّحْلِينَ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهُ ا

صَلَىٰ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ فَالنَّ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَهُ عَامَرَ حَبَّحَةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّامَنَ اهَلَ يِعُمْرَةٍ وَمِنَّامَنَ اهَلَ بِحَبِّمِ وَعُمُرَةٍ وَمِنَامَنَ اَهَلَ بِالْحَجِّ وَإَهَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ بِالْحَجِّ وَإِمَّامَنَ أَهَلَ

بِالْحَرِّجُ أَوْ بَجَمَعُ الْحَرِّجُ وَالْعُمْرَةُ فَكُمْ يَعِيلُولَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ

رسول الترصلی الترمیلی الترمیلی و وجم ملره مانشدن نے فرما یا کہ ہم لوگ حجۃ الوداع کے سال دسول الترمیلی الترمیلی الترمیلی الترمیلی الترمیلی الترمیلی اور دسلم کے ساتھ مدینہ سے نکلے ہم میں سے بعض نے ج کا اور دسلم کے ساتھ مدینہ سے نکلے ہم میں سے بعض نے ج کا احرام باندھا ۔ نکی جنہوں نے ج کا احرام باندھا ہوئے و مرہ کو جمع کیا وہ یوم النوسے کیا میں مسلم ، نسانی اوراب مام ہے ہی اسے دوایت کیا ہے

مشکوح: مولا ناتشنے فر مایا کہ رج مفرد کا حرام باندھنے واسے جن کے ساتھ بدی تھتی انہوں نے تو احرام نہیں کھو لا گردو مرول کو حفنور اسنے حکم دیا تھا کہ اسے نسنے کرکے عرف عمرہ کا احرام باندھ لیں۔ یہ اصادیث میں ثابت سے۔

٠٠ ١٠ - كَلَّ ثُنَّ ابْنُ السَّرْجِ أَنَا أَبْنُ وَهُبِ أَخْبَرَ فِي مَا لِكُ عَنْ إِلِالْاَسْعَةِ

بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ زَادَ فَأَمَّا مَنَ اهَلَ بِعُمْرَةٍ فَأَحَلَ-

ا بن و کہب سنے مالک کی اوپر کی مدسیت اُ سی سند اور معنی مین بیا ن کی سبے اور یہ لفظ نز اید سبے کہ: جنہوں نے عمرہ کا احرام با ندھا تھا وہ حلال ہوگئے واصوام کھول دیا )

المها- كَلَّ الْمُعْدَى عَنْ عَلَيْهِ عَن الْمُعْدَى عَنْ الْبُ عَن الْبُ عِن الْمَن شِهَا بِ عَنْ عُرْوَةً بَنِ النَّر بَرُ اللهِ عَنْ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَسَلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ مَن كَانَ مَعَ مَع الْعُمْرَة لَمُ وَالْمُ مَن كَانَ مَعَ مَع الْعُمْرَة لَمُ وَالْمُ مَن كَانَ مَعَ مَع الْعُمْرَة لَمُ وَالْمُ مَن كَانَ مَعَ مَع الْمُ اللّهُ عَلَيْهِ لَى بِالْحَجِّ مَع الْعُمْرَة لَمُ وَلَا اللّهِ عَلَيْهِ لَكَ بِالْحَجِّ مَع الْعُمْرَة لَمُ وَلَا اللّهِ عَلَيْهِ لَكَ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَاللّمَ وَاللّهُ وَاللّمَ وَاللّهُ وَاللّمَ وَالْمُولِ وَاللّمَ وَالْمُولِ وَاللّمَ وَالْمُولُ وَاللّمَ وَاللّمُ وَاللّمَ وَاللّمُ وَاللّمَ وَاللّمَ وَاللّمُ وَاللّمُ وَالْمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَاللّمَ وَاللّمُ وَاللّمُ

طَافُوْا طُوَا فَا وَلِحِدًا۔

بھی ذکر ہزگیا جنہوں نے جج ا ورعمرہ کو جھے کیا تھا . مشمرے : حیصٰ ونداس میںا ورسعی مبالز نہیں .طوا ٹ مسجد حرام کے اندر بہو تاہیے اورما نسن کے لیے دخول سجدماً پڑمیں

سند، بی دا ؤدچلدسوم **کتا**سان کیک ا گمہ کو ٹی مسجد حرام کے با ہرسے طواحت کرسے ا ورا س کے ا ورکعبہ کے درمیان دیوا رہیں حائل ہوں تو ب ٹنرنہ میں اسکن گرداؤا منهدم بهوگئی ہوں تب بھی عاتم علی ا کے نز دیک جا ٹرنہیں . نملا صبہ بیر کہ طوا من سے جوانہ کی دوٹر طیں ہیں : پہلی اسس کا مسجد حرام کے اندر مہو نا ور دوسری طہارت ، اورجو نکه صفارا ورمروه کی سعی کی صحت بیت التار کے طوا ف پر مو تو ت سبے لهذا قبل الأطواف يا بعدا زطوا ف سعى حيين ونفاس اورجناب مي ما لزنهين معنو رصلی الٹرعلیہ وسلم نے حسنرسٹ ما ٹنٹہ م کو سچو سرمے بال کھولنے اور کنگھے کرنے کا حکم دیا تھا ہراس ما ہ کی صریحے ولیل سیے کہ ان سے عمرہ ترا وادیا گ تقاا ور ر کرعمرہ کے افعال جج کے افعال میں وافل نہیں ہو سکتے ، حضرات شا فعیہ کے ننه دیک میرو سکتے ہیں ۱۰ وراس مدمیث میں حصنورہ کا یہ قول کہ: برعمرہ تیرے مس برہ کی جگہ پر ہے۔ اس بات کی صریح ولیا ہے كم يهلاعره نتح بهوا تقااوراس كى بجا فيدوررا واقع بواتق. اس مدیث میں بردلیل بھی موہود رسیر کہ فارن کے لیے ایک ہی طوا ف کا فیسیے اورس نی مالک اور اسمہ وعنہ مم کا میں قول سے مگرا <del>وزاعی مفعبی ، تخعی ، مجاملہ ، ابن ابی سیل</del> وعیرهم اوراب<del>د صنیق</del>ه اوران کے اصحاب نے کہا کہ قارن دوطوان کرریگا ا ور د وبارسعی کرے گا -ا وریہ قول معنرات عمرمن علی دہ ،حسن من حسین منا ابن مسعود من علقہ دخ ا وراسود سے منقول سے -ا ورابن مسعودان کی مدریث میں سے کہ دسول انٹرمسکی انٹرعکبہ وسلم ا ورابو مکر وعمردمنی انٹرعنہا سنے دو لموا مند کیے سقے اور دو با دسعی کی متی۔ مكمه عائشه رمنى النه عنها كالدسب بدكرة قارن ايك بي طوان كرتاسيد انعتلاك كاباعث بيي سيركراس حج تين مجمع كشيريق الهذا حن لوگول سنے پیلاطوا *ف نہیں دیکھا صرف دومرا دیکھا تق*ا انہول سنے ایک کی روا بہت کی۔ اور جنہوں نے رو نوں طوا ف وسعی دیکھے ا نہوں نے دوکی روا بت کی سے -اور مثبت نافی کی نسبت اولی سے لهذا دوطوا من اور دوسعی کی روایت ہی او لی سے یہ ١٤٨٧- كَلُّ نَنْ أَبُوْسَلَمَةُ مُوْسَى بِنُ إِسْلَمِتِهُ النَّجُنِ اللَّهِ اللَّهُ فِي اللَّهُ فِي بْنِ الْقَاسِمِعِنَ ابِيلِهِ عَنْ عَالِمَسْتَ أَنَّهَا قَالَتَ لَبَيْنَا بِالْحَرِّجِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرَك حِضْتُ فَلَا خَلَ عَلَى ٓ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ٱنْكِيْ فَقَالَ مَا يُنْكِيكِ بِأَعَالِشَةُ فَقُلْتُ حِضْتُ لَيْتَنِي لَمُ إِكْنَ حِجَجُتُ فَقَالَ سُبِحَانَ اللَّهِ أَنَّمَا ذَٰ لِكَ شَيْءً كَلَبُهُ اللّه عَلَى بَنَاتِ الدَمَ فَقَالَ أُنْسُكِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَلْرَانَ لَا تَطْوُفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا دَخَلْتَا مَكَّةَ تَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْرِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءً أَنْ يَجْعَلَهَا عُمُورً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَمُ الْهِلَّ فِي قَالَتَ وَذَبَّحُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ عِنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا كَانَتُ لَيْلَةُ الْبَطْئَ وَطَهْرَتُ عَائِسُنَةُ ﴿ قَالَتَ يَارَسُولَ اللهِ أَتَرْجِهُ صَواحِبَى بَحَيْجٌ وَّعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِالْحَبِّ

سوا ئے عائشہ دصی السّرعها کہ، کیونکہ و ہ فطری عذر سسے تھیں ۔

١٤٨٨ - حَلَّا ثَنَا مُحَمَّدُ كُنُ يَحْيَى بَنِ فَارِسٍ نَاعُثَمَا نُ بَنُ عُمَرا نَا يُوْنُسَ اللهُ عَلَيْمُ وَسَلَمَ قَالَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْمُ وَسَلَمَ قَالَ لُو عَنِ الذَّهُ مَرِي عَنْ عُرُوجٌ عَنْ عَالَمِشَةَ انَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْمُ وَسَلَمَ قَالَ لُو اللهِ عَنْ الذَّهُ مَنْ المُرَى عَا السَّتَ لَا يَرُتُ لَمَا اللهُ قَالَ اللهُ مَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ مَنْ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ الله

حضرت ما نشہ رمنی اللہ عنها نے فرایا کہ رسول اللہ صلی ا مترعلیہ وسلم نے فر مایا : سو کچر مجھے بعد میں معلوم ہوا ہے اگر پہلے سے معلوم ہوتا نو میں ہدی نہ ن تا ، ابودا و در کے بینے تحمد بن کہا کہ میرے استاد کے بتول حضور سنے ہمی فر مایا :
اور میں ان بوگوں کے ساتھ احرام کھول ویا سجنہوں نے عمرہ سے احرام کھولا تھا ۔ محد نے کہا کہ حضورہ کا مطلب یہ تھا کہ سب بوگوں کا سال ایک میریا اور میں ان بر تحدید میں میں ہوتا کہ سب بوگوں کا صال ایک میریا اور میں میں میرادید تھی کہ سب بوگوں کا صال ایک میریا ہو میا تار وابیت نہیں کہ ہوتا کہ افراد قران سے افعنل سے ۔ ملک حب معنورہ نے لوگوں کا احرام کھو لئے میں نے دو میں نہ دواہیت میں لوگ آیام مج میں عمرہ کو مکروہ میا سنتے ستھے اوراس رسم کھو سنتے میں نے دواس رسم کے میں عمرہ کو مکروہ میا سنتے ستھے اوراس رسم اور ستیدے کو ممثان مذلا میں ا

مَالصَّفَا وَإِنَّهُ رُوعٌ ثُمَّ قِنَالَ قُلْ حَلَلْتِ مِنْ حَبِّجكِ وَعُمْرَتِكِ، جَمِيْعًا قَالَتْ يَارَسُولَ الله إِنَّ أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمُ إَطُفَ بِالْبَيْتِ حِيْنَ جَحَجُتُ قَالَ فَأَذُهُ بَهِ مِكَ يَا عَبْلَالرَّخُلِنِ فَأَعْمِرُهَامِنَ التَّنْعِيمِ وَذَٰ لِكَ لَيْكَ الْحَصْبَةِ-

حعزت ما بردن نے کما کہ ہم دسول النٹرصلی النٹرعلیہ وسلم کے ما تقمفر و جج کا حرام باندھ کرسگئے ا ورمصنرت عا کشہ رضی النٹرمنیا نے عمرہ کا حام با ندھا عقاصی کرحب وہ مقام سرف پر پہنچیں توا تنہیں ما ہواری کی کیفیت ہو گئی ۔ متی کرحب ہم مکہ پہنچے توہیک كا طواف كيا اورمسفا دمروه كى سعى عبى كى . كيررسولى التله صلى التله عليه وسلم تريم مي سيرجن بوگوں نے ہدى مائق نه كى حمام کھول دسینے کا حکم دیا ہم سفے بو بچیا کہ :کس کس میز سے ملال ہونامطلب سے ؟ فرمایا کس میزسے ملال ہونا . بس ہم بیوں سے سلے ا *ورخوسشبورگانی اوراینے دوزا نداست*ی ل کے کمپڑے ہیں بیے مالانکہ ہمارے او<del>ر عرفہ</del> کے درمیان صرف میا ر دن کا فاصلہ تقا۔ بھر ہم نے آکھ ذی المجھ کواحرام باندھا بھررسول الشرصلی الشرعليدوسلم مسنرت عائشَدہ كے يا سكے توانسيس روتا ہوا يا يا آپ نے فرمایا: کیا بات ہے ؟ انہوں نے کہا کرمیری مالت یہ سے کہ مجھے ما مہواڑی آئی سے اور دوگوں نے آس ام کھول اور میر نے بہت النَّد کا طوا ون نہیں کیا اور اوگ اب مسے کو جا دسیے ہیں ٹھنوٹوسنے فرمایا کہ یرتو ایک الیسا امرسیے حوالٹ لتناسلے نے آدم کی ببيٹيوں پر لکھ دياہے، بس توغسل کمدا درج کا حرام باندھ نس عائشہ دمنسنے البساہی کيا اور تمام عبا دات ہيں مشامل دہيں ستى كۈپ طہر کی مالت ہوگئی تو بمیت الٹاکا طواف کیا اورصفا ومروہ کی سعی کی ۔ پھرمیشوں سنے فرمایا : تواسینے حج اورعمرہ دو نوںسے فادع موكئى النون نے كماياً رسول المترميں اسنے دل ميں يہ وات باتى موں كرج ميں ميں نے طوا ف كعبہ نمير كيا جصور انے فرمايا م ا سے عبدالرحمٰن انہیں تنعیم سے احمام بندھوا کرعمرہ کہا وڑا وریہ فحقت میں رہننے کی ران تھی بعنی ذی کیجے کی حودھوں رات۔ اس مدریٹ کو مسلم اورنسائی نے بھی روایت کیائے )

مشرح ? اس مديث سبيتي سند دا ميت كي تواس ميں يه الغاظام : يا دسول الشرمس نے رجج كرنے تك طوا ف كعبر نهيں كيا بعني عرہ توڑدیا تھاا وراسی سیے اس سے بجائے برعرہ کریا گیا ۔ جیسا کہ آویدی امادیث میں صراحة گزر سیکا سے ۔

١٤٨٠ حَلَّ ثَنَّا أَحْمَدُ بَنَّ حَنْبَلِ ثَا يَجْيَى بَنَّ سَوِيْلٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْج ٱخْبَرَنِيُ ٱبُوالرُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا بِبَعْضِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عِنْدَا قُولِهِ وَأَهْلِك بَالْحَجْ ثُمْ حُجِّى وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ عَلْرَانَ لَا تَطُو فِي بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّى-

معفرت ابو الزبيرسن مابرده كواس قفتے كاكچه محصربيا ن كمه نے كنا اس ميں جابر دخ سنے معنورم سكے اس قو ل کے سابھ کہ: نوج کا احرام کا ندھ یہ بھی کہا کہ پھر تو ج کر اور جو کچہ حاجی کہتے ہیں تو بھی کہ، مرون پہ فرق ہے کہ ذہبت الت کا لموا من کرنہ نمانہ ہڑھے۔

١٤٥٤ - حَلَّاتُنَا مَرِيْهِ اَخْبَالُ الْعَبَّاسُ بَنُ الْوَلِيُهِ بَنِ مَرِيْهِ اَخْبَرِفِ اَلِيَ قَالَ حَدَّنَا اللهِ قَالَ اللهِ قَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ ا

جابر بن عبدالتدرم نے کہاکہ ہم نے رسول الترسی المعظیہ وسلم کے ساتھ فالس جج کا احمام باندھااس میں اود کوئی چنر مخلوط ندھتی۔ بپ جب ہم کمہ آئے توبہ ذی الحجہ کی بائج تھی رجار دن گرد جکے گئے ہم نے طواف اور سعی کی، بھر ہمیں اسول الشرطید وسلم نے حکم دیا کہ ہم احرام کھول دیں اور فر با یک اگر میرے ساتھ بدی نہ ہوتی تو میں بھی احمام کھول دیں اور فر با یک اگر میرے ساتھ بدی نہ ہوتی تو میں بھی احمام کھول دیں اور فر با یک کہ بہ سندے کے ہوئے میں اسل سے سے باہمیٹ ہے سید ہوئے تو بوٹے کے اسلام الشرطیہ وسلم فر ما با؛ بلکہ بہ ہمیشہ کے لیے ہے ۔ اوز اعمی نے کہا کہ میں نے عطال بن ابی رباح کو میہ مدیث بیان کرتے ہوئے کے کہاں کہ میں نہ جمیے حفظ نہ ہوئی جب سند کی بیان کہ سے بھی اسے روایت کیا ہے نہ مول و بی اور بھر جج کا احمام اس کے بعد با ندھ بس پر مراقہ دم احرام کھول و بی اور بھر جج کا احمام اس کے بعد با ندھ بس پر مراقہ دم کے سول کی مناز دیا جوار میں اور بھر جج کا احمام اس کے بعد با ندھ بس پر مراقہ دم کے سول کی میں شدیدگئا و مسمجھتے سے اور اس رہم کی معنودہ سنے کم رجم کو جو از ہمیٹ ہوئے سے میں شدیدگئا و مسمجھتے سے اور اس رہم کی معنودہ سنے کم رجم کو عمرہ سے کم رجم کو میں اور بھر جو بیں اور بور نے کا جواز ہمیٹ ہوئے سے سے مرجم کو عمرہ سے مرح کو با بام میں شدیدگئا و مسمجھتے سے اور اس رہم کی ساتھ اس ساتھ اس ساتھ اس سے مرجم کو عمرہ سے بیا دیا ہم جو بی اور ہونے کا جواز ہمیٹ سے سے مرجم کو عمرہ سے لیے میں میں میں دور بھر بیا کہ میں اور بھر بیا کہ بیا ہم جو بیں اور ہونے کا جواز ہمیٹ سے سے مرجم کو عمرہ سے لیے میٹ کر کرا بیا م

ابن إلى الرّكاج عَنْ جَابِرِقَالَ قَلِ مَرْسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَكَمَ وَاصْحَابُهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَكَمَ وَاصْحَابُهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَكَمَ وَاصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْبُوسِةِ فَلَمَّا طَافُوْلِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَكَمَ وَاصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْبُوسِةِ فَلَمَّا طَافُولِ الْبُيْتِ وَبِالصَّفَا وَ الْمُرْوَةِ وَالْكَرَوَةِ وَالْكَرَوَةِ وَالْكَرَوَةِ وَالْكَرُونِ وَالْمُولِ الْبُوسِةِ وَمِلْلَا مَنْ كَانَ مَعَهُ اللهُ مَلْكُولُ الْمُرْوِيةِ وَمُولِ النَّهُ وَمُولِ النَّهُ وَيَا اللهُ مَنْ كَانَ مَعَهُ اللهُ مَنْ كَانَ مَعَهُ اللهُ مَلْكُولُ اللهُ مَنْ كَانَ مَعَهُ اللهُ مَنْ كَانَ مَعَهُ اللهُ مَنْ كَانَ مَعَهُ اللهُ مَنْ كَانَ مَعْهُ اللهُ مَنْ كَانَ مَعْهُ اللهُ مَنْ كَانَ مَعْهُ اللهُ مَا فَوْلِ بِالْبَيْتِ اللهُ مُولِمُ وَا فَطَافُولُ اللّهُ مِنْ كَاللّهُ مَنْ كَانَ مَعْهُ اللّهُ مَنْ كَانَ مَعْهُ اللّهُ مَنْ كَانَ مُعْمُ اللّهُ مَنْ كَانَ مَعْهُ اللّهُ مَنْ كَانَ مَعْهُ اللّهُ وَاللّهُ اللهُ مَنْ كَانَ مَعْهُ اللّهُ مَا فَوْلُ بِالْبَيْتِ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ مَنْ كَانَ مَعْهُ اللّهُ مَنْ عَلَيْهُ اللّهُ مَا مُعْلَى اللهُ عَلَيْهِ وَمُ النّهُ وَاللّهُ مَنْ كَانَ مَعْهُ اللّهُ وَاللّهُ مُولِ اللّهُ مَا لَا مُؤْلِ اللّهُ مَا اللّهُ مُنْ اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ وَالْمُ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ مَا السَّفُولُ اللّهُ وَالْمُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ مُنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مُعْمُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الل

## وَكُمْ يَنْطُونُوا بَايْنَ الصَّفَا وَإِلْمَرُوعِ-

جابر رمزنے کہا کہ دسول الترصلي الترعليہ وسلم اور آپ كے سائتى ذى الجركے چاددن گرز دسنے كے بعد مكہ آئے ہس حب آ سينے بست اللہ كا طواف كيا اور سفا ومروہ كاسعى كم لى تو دسول الله صلى الشرعليہ وسلم نے فرما يا: اسے عرہ بنا ڈالو، س شخص كے سواحس كے پاس مكتى ہے ۔ بس حب ۸ فرى امجر ہوئى تو لوگول نے جے كا امرام با ند صاء پھر جب ہوم اسخر ہوا تو كم آئے اور سبت اللہ كاطوا ف كيا اور صفاً ومرق ه كاطواف مذكي دبخادى ہسلم، نسا ئى اور ابن ماب نے مجى اسے مطول اور مختصر روا بيت كى ہے )

ىشى كى : اس مديث ميں مباہر م كاير تول مشكل سے كر: دسوس ذى الجه كوبىيت التاركا طوا ف كيا مگرصفا، ومروه ميں طواف نهیں کیا ۔ بخاری سنےاس کے ہرعکس ابن عباس سے روا بہت کی سیے کہا ن سے تمتع کے متعلق بو حیباگیا تو کہا کہ جہاجہ ہن اور ا نصامه وداند واج النبي سنه حجة الوداع مي الحرام باندها اوريم نعظى الحرام باندها. بس حبب تم مكم من آئة تو دسول الثار صلیاںٹٹٹلیہ وسلم سنے فرمایا کہ جن لوگو ل سنے حج کا ا<del>حرا</del>م با ندحا سبے وہ اسسے مرہ بنا دیں سوا سٹے ان کے جو <del>بری</del> سے کر تسٹے ہیں ۔ تم سے بیت النّد کا طواف اور صفاومروہ کی سعی کی اوربیو ایوں سے حلے اور اپنے عام کیڑے ہیں ہیے۔ اور فرمایا جس نے ہدی ساتھ لی ہواس کے بیے میر ملال نہیں جہتک کہ قربانی اپنی قربان گا ہ میں بہنچ جائے۔ پیر آپ نے ہمیں ۸ ذی الجحہ کی شب کو جج کا احرام با ندسصنے کا مکم دیا۔ بس جب ہم منا سک سے فار ع مہوئے تومکہ آ کر میت انتدا ور مسغا ومروہ کا لمواف کیا لیس ہما داعج ہوا مہوگیا اور مم پر ہدی وا حب ہوئی جیساکرانٹر تعالی نے فرما یا ہے بسوجو بدی میسّرآئے۔ لیس ائمرامّت نے عن اص دسٹ کواپنا، بیے یہ مدینٹ ان سب سکے نمال ون سے کیو نکرمتمتع حبب طوا ون ا فا منہ کمہ سے تواس پر دوبارہ سعی وا جب سے اور یہ ام متفق علیہ ہے۔ ہیں کہاج سٹے گا کہاس مدیث میں کسی را دی سے وہم کے باعث کمی بیٹی ہوئی ہے۔اگر اس کی تاویل کی مبا ئے توده بعيد مولى تاويل اس كيسي كماس حديث كا تعلق قران كرف والو سسي حوطوا عن قدوم مس صفاء ومروه كي معى سیکے تھے للذا طوا بِ زیادت کے وقت انہوں نے پرسنعی مزکی بھی۔ دومری تا وہل ہے سبے کہ: لئم کیلکر وثوا کا مطلب پر سے کہ دا وسی نے اس کا ذکر نہیں کیا اور اس کے شاگر دوں نے اسے طواف کی نفی سے مذکور کی ۔ عمیسری نا ویل پرسے کہ ا س کا تعلق بعف تمتع کرنے والول کے سابقہ سبے جنہوں نے اعمالِ جے سے فراعنت کے بعد تنابی طواً ف کیا آور مدف ومروہ میں سعی مذکی جود تھی ناویل ہے سے کہاس کا تعلق طوا فِ زیادت کے ساتھ نہیں بلکہ طواف صدر کے ساتھ ہے کہ اس سرائنوں سنےصفا ومروہ کی سعی نہیں گی۔

١٤٨٩ - حَكَّ ثُنَا اَحْمَدُ اَنْ حَنْبُلِ نَاعَبُلُ الْوَهَّابِ النَّقَفِيُ نَاجِيبُ يَعُنِي الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ حَلَّ ثَنِي جَابِرُينُ عَبْلِاللهِ اَنْ سُنُولَ اللهِ صَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَمَ إِهَ كُو مَعَابُهُ إِلْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ إِحَلُّمِنْ هُمُ مُو مَعْ إِهَ لَكُنْ الدَّالنَّيُّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَطَلْحَةً وَكَانَ عَلَى نَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَلِ مَمِن

الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدَى فَقَالَ الْمَلْتُ بِمَا اَمَلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ الم وَانَّ النَّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ الْمَرَاصِّحَا بَهُ اَنْ يَجْعَلُوهَا عُمُّرَةً يُطُوفُولًا تُمْتَقُيْضِرُّوْا وَعَيِلُوْ اللَّامَنُ كَانَ مَعَهُ الْهَا فَى فَقَالُواْ انْسُطُلِقُ اللهِ مِنَّى وَذُكُونُ فَاتَفُطُلُ فَبَلَعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُ لَوْاَنَ السَّقَبَلُتُ مِن الْمَرْحِ مَا اسْتَلْ بَرْتُ مَا الْهُ لَا يَتُ وَلَوْلَا انَّ مَعِى الْهَالَى لَوْاَنَ السَّقَبِلُتُ مِن الْمَاكَ لَا اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ الل

محدث علی القارتی رئے کتاب اکمنا سک اوراس کی شرح میں کہاہیے کہ عبادت کی صحت کیں صرف ہیں مہم نیت کا فی ہے کہمشلاً میں جج کی باعرہ کی نتیت کرتا ہوں سکن اگر مصنرت علی خارج اس نتیت کو معلق کی جائے کہ مشلاً انہوں نے کہا تھا : میں کیول احترام میں اسکن اگر مصنرت علی خارج اس نتیت کو معلق کی جائے ، کہ مشلاً علام میں نے کہا تھا : میں کول احترام میں اسکن احرام میں انہوں تھا ہے تھا ہے۔ بعض علیا نے منفر برت کی صرورت نہیں ہوتی ۔ کوان امادیث کے باعث جن اور نہیں مگریہ عنی مذہب کی کتابوں کی مولا ناشے فرما یا کہ علیا مرحمت بناتی ہے کہ حنین ہو کہ عوالہ سے کھا ہے کہ یہ میا نہیں ، مگریہ عنی مذہب کی کتابوں کی تصریحات سے معلل سے کہ یہ مولا ناشے ہوئے کہ یہ میں انہی امی ادیث سے حوالہ سے کھا ہے کہ یہ مبائز ہے ۔

مهار كَلَّ ثَنَا عُمَّنَ مُن إِن شَيْبَة انَّ مُحَمَّل بَن جَعَفِر حَلَّ مُمُعَن شُعْبَة عَن الْحَعَفِر حَلَّ مُعْن شُعْبَة عَن الْمُعَن مُن مُن عُبارس عَن النَّيْ صَلَى اللَّهُ عَلَيْ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَن الْحَكَم عَن مُن مُن عَبْ اللَّهِ عَن النَّي صَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْحَلِ كُلَّ الْحَلِ كُلَّ الْحَلِ كُلَّ الْحَلِ كُلَّ الْحَلِي الْمُن الْمُعْلِي الْمَلْمُ الْحَلِي الْمُعْدِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْحَلِي الْمُعْمِلِي الْحَلِي الْمُعْلِي ال

هُوَقُولُ \ بُنِ عَبَّاسٍ -

ابن عباس دن سے دواریت سے کم نبی کریم صلی الٹرعلیہ وسلم سنے فرمایا کہ: بہرعمرہ سے مہے نےایام حج میں فائرہ انٹھا یا ہے لیس میں من من من من من موری وہ ہوری طرح سے اسوام کھول دے اور عرہ قیامت تک کے لیے جج میں دانول ہوگیا سبے ۔الوداؤ دسنے کھاکہ اس صدیریٹ کومرنوع مباننا منکم سبے ، یہ محض ابن عباس دن کا قول سبے ( یہ صدیث مسلم اور نشائی کے میں دوا بیت کی ہے )

ا ۱ ۱ - كَلَّ ثَنَّا عُبَيْدُا اللهِ مَنْ مُعَاذِ حَدَّ ثَنِي اَلِهُا سُعَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّالِس عَنِ النَّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اهَلَ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ ثُمَّ عَنِ ابْنِ عَبَّالِس عَنِ النَّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اهَلَ الرَّجُلُ بِالْحَجِّرُ ثُمَّ عَلَى اللهُ عَلَى عَمْرَةٌ قَالَ الْبُواوَدِ قَلَامُ مِلَّةً فَطَافَ بِالْمِي عَنْ وَجُلُ عَنْ وَجُلُ عَنْ وَجُلُ عَنْ وَجُلُ عَنْ وَجُلُ عَنْ عَطَاءِ وَخَلُ اصْفَا بُ النَّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلِكُ اللهُ عَنْ وَجُلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَسَلَيْهُ وَسَلِيلُونَ وَلِكُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهُ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَسَلِيلُ عَلَيْهُ وَسَلِيلُ مُنَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمْ عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّه

معنرت ابن عباس دو سے روایت سے کہ نبی صلی التُرعلیہ وسلم سنے فرمایا : حب اَ د می حج کا احرام باند سے بھر مکر میں آسٹے ،

کعبۃ السّٰد کا طوا ف کرے اور مسفا مردہ میں سعی کمرے تو وہ صلال ہوگی اور پرعمرہ ہے۔ ابو داؤ د نے کہا کہ اسے ابن مجریج نے عطاء سے دوا بیت کیا کہ دسول الشّٰر علیہ وسلم کے اصحاب نما نفس حج کا احرام باندھ کم کم میں داخل ہوئے تور سول الشُّر کا علی وسلم نراسیر بورہ و اور دیا

مثر کے: منزر کی نے کہ سے کہ اس حدیث کی سند میں نہاس بن قتم ابوالخطاب بھری ہے، جس کی مدیث نا قابل احتجاج ہے۔ حافظ ابن القیم نے کہا سے کہ ابوداؤد نے جواس سے پہلے: بذا حدیث منکرکہ سے دواصل وہ عکست عوال ، کی اس مدیث میں سے بعنی : افدا احلی الموجس انج کیونکہ تحقا ظِ مدیث کے نز دیک پر ابن عباس دمنا کا ثابت سندہ تول ہے جسال عباس نما سے ابوا تشعناً ، عطاً ، اور انس بن سلیم دغیرم نے دوایت کیا ہے بلود تول ابن عباس دمنا و درکا تب کی غلطی سے یہ نعلی اللہ عباس منا کی مدیث کے ساتھ لگا دی گئی ۔ اور عطا ، سے جو تول نقل ہوایہ مدیث مرس سے یہ نعلی ا

مولانا دو نے فرمایا کہ نماس کی مدیث میں جو قاعدہ بیا ن ہواہے وہ دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم سے ثابت شدہ نرع کے خلاف سبے بحصنولا سے بلاشک و تو دیرا مرنا بہت ہے کہ جے کے اسلم کوعمرہ کلم ادنیا دسول الٹرنسلی الٹرعلیہ ہو کمے اسامة خاص کا کرا ہوں الٹرنسلی الٹرعلیہ ہو کمے اسامة خاص کا کرا ہوں کو جن کے پاس بدی نہ حقی صوف اسی موقعا و درسال کے لیے جے کے اس کے بعد ابن جریح کی مسلم دریا تھا ، نماس ایک ضعیدن و و میں ہوں نہ ہو کی موسل موانیت کی سے ۔ ابودا وُدر نے اس کے بعد ابن جریح کی حوم سل دوا میت بیان کی سے اس سے اس نے بہ نابت کیا کہ نماس کی مدیث صعید سے ۔ اور عطاء کی مرسل دوا میت دراصل ابن عب س نے مرفوع ہونے کو ابودا و دور نے مشکر قرار دیا تھا اور کسی کا تب نے اسے جی ہدی دوا میت سے ساگل دیا ہوں کہ ہونے کہ اس کا اس کے اس کی مدیت تواس کا اس میں مذم ہونے کو ابودا کی شخص جی یا عمرہ کا اصرام کا اندھ کم آئے اور طوا ف وسعی کمرے تواس کا اصرام کی گیا ۔ اس حدی کہ ہے تواس کا اس میں گیا ۔

ابن عباس دم نے کہا کہ دسول النہ صلی التہ علیہ وسلم نے جج کا اصرام با ندھا پس جب مکہ پہنچے تو بہت التہ کا طوافت کیا اورصفا ومروہ کے درمیان سعی کی، اور ابن شوکر را دی نے کہ : اور آپ نے بال نہیں تر شوائے اور نہ احرام کھولا اس سبب سے کہ آپ کے سائقہ مہری تھی اور عبی لوگول نے برخی سائھ نہیں کی تھی انہیں صکر دیا کہ طواف کریں اور سعی کریں اور بال تر شوائیں، بھراحرام کھو میں ۔ ابن منیع نے یہ اصافہ کیا کہ: یا بال منڈوائیں بھراحرام کھو میں (اس کی سندھی پنہ یہ بہ ا بال منڈوائیں بھراحرام کھو میں (اس کی سندھی پنہ یہ بہ اور البوع بدالتارکوفی سے بے میں برد بعبش محد نمین نے تنقیبہ کی ہے اور مسلم نے بطور دشا پر اس کی صدیث دواہت کی ہے در منذری کے

١٤٩٣ - كُلُّ ثُنَّ أَحْمَدُ بِنُ صَالِحٍ نَاعَبُدُ اللهِ بَنُ وَهُبِ أَخْمَبُرُ فِي حَيْوَةُ إِخْبَرِنِي أَبُوْعِينِسَى الْخُرَاسَانِي عَنْ عَبْدِاللهِ الْقَاسِمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ رَجُلًا مِنَّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمُ أَيْ عُمَرَّبُ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَشَهِ لَاعِنُكَ لَا أَنَّهُ سُرِمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَكَّمَ

في مَرْضِم الَّذِي قَبُضَ فِيْدِينَهُى عَنِ الْعُدُرَةِ قَبْلَ الْحَجِّرِ

تسعیدین المسبیب سے دوا بیت سیے کہ نبی صلی اوٹ رعلہ د صلم کے اصحاب میں سے ایک آ دمی معفرت عمر بن الخطا ب رصی انٹرعنہ کے پاس آیا وان کے پاس گواہی دی کہ اس نے دسول انٹر صلی انٹرعلیہ وسلم سے مرض الوفات میں شنا کہ آپ نے عجج سے پہلے عمرہ سے منع فرما یا زمنفرری نے کہا ہے کواس حدمیث کی سندمی کلام سے کیونکرسعیہ کن امتسبی<sup>م ک</sup>واسماع حصرت عمر منسسے ٹا بت نہیں ہوا ۔بس بیرر واُ بیت منقلع ہے ۔ نعطا بی نے کہا کہ رسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم جے سے پہلے دو تورے ادا کرمیگے سقے ، ٹا مبت। ودمعلوم امرکونکن وگما ل واسے امرکی وجہسے نہیں تھپوڑا جاسکتا سے۔اس کے جااز میں اہل علم کا اجماً ی سیےا واس پر کوئی اختلا مندمعتول نہیں ہے۔اگراس د وابت کا کوئی درجہ سیے تواس میں یہ اِحتمال سیے کہ حصورہ کی یہ نہی اسخدباب وا نمتیا ر رپدنبی تھی اور آپ نے مج کی اسمیت کے میش نظراور اس کی عظمت سے لحا فاسے بیر حکم میا ہو گا رج کا و فت بھی محدود ہے اور عرب کا کوئی محدود وقت نہیں سے اور تما م سال اس کا وقت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جج کے لفظ کو عرہ پیرمقدم فرمایا ہے: وَأَعِمُوا لَجُ وَالْعُمْدُرُ يَحُ لِلَّهِ وَالْمِقْرِهِ - ٢ ٥١)

٨ ١٤٩- كُلُّ ثُنْنًا مُوسَى أَبُوسَكُمُ تَاكُمُّا ذُعَنَ قَتَادَةً عَنَ إِي شَيْحَ الْهَنَا فِي خَيُواكُ بُنُ خُلْلَةً مِثْنُ قُرَأُ عَلَى إِنِي مُوسَى الْرَشْعَرِيِّ مِنَ أَهْلِ الْبَقْرَةِ إِنَّ مُعَارِويَةً بْنِ إِنْ سُفْيَانَ قَالَ لِاَ مَعُمَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِـ لَ تَعْلَمُونَ انَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى عَنْ كَنَا وَرُكُوبِ جُنُودِ النَّهُ وُرِقَالُو [ نَعَمْ قَالَ نَتَعُلُمُونَ أَنَّهُ لَهِي أَنْ يُقُرِنَ بِأَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالُوا إِنَّا هَا فَلَا فَقَالَ أَمَا هُذَا مَعُهُنَّ

والكنكم نسبتكم

معا ویہ دما بن ابی سفیان نے نبی مسلی النٹرعلیہ وسلم سکے اصی ب سسے کہا : کیا آپ ہوگ مباشتے ہیں کہ دسول النّہ صال تُسُر عليه وسلم نے فلال چيز سعے منع فرما يا مقا؟ اور حبيتول كى كھالول پرسوا دبوسنے سے منع فرما يا كتا ؟ انہوں نے كہاكہ بإل! معاويرٌ نے کہا کہ کیا آپ ہوگ جا نتے ہیں کہ آپ سنے ج اور عمرہ کو ملا نے سے رو کا تقا ؟ انہوں نے کہا کہ یہ بات توہنیں ہے بس معاً ویہا

کاکہ دیکھوائپ نے اس کوان منوعہ چیزوں کے رسابتہ روکا بھالیکن آپ لوگ بھول سکٹے داس صدیث،کونسیا ٹی نے بعی مختصرًا رواحت کیاسے ،

مشیحے: فلال پنیز کامطلب پرسے کہمعا ویرا نے تواسے بیا ن کیا کتنا مگرینچے کا کوئی اوی بھبول گیا ہے ۔ ورندوں کی کھالوں پر میطن یا انہیں زبن اور کچا و سے بر بچپا ناعجیہ س کا عزور و ککتر تنا لہذا سے منع فرا دیا گیا ۔ صفرت معا ویرا نے حضورصلی الڈھلیہ وسلم کے آخری ج میں ج کو صنح کر سے عمرہ مالانکہ میں برد اوسلم کے آخری ج میں معاویہ نسسے موا فقت نہیں کی کیونکہ وہ اس عقت کو سمجھتے سقے محضور سنے جو بہ کی لئے بہر اظہارا فسوس فرایا عقا بہ بھی صحابہ کی تالید نبی معاویہ تا کہ میں اس محت میں معاویہ تنہیں تواب میں کی کا نقصان ہوگا ۔ اور بہ بھی اس مخاب کی تاور بہ بھی اس کی اور بہ بھی اس کی اس میں اس کی اس میں اس کی اور بہ بھی اس مخاب سے کہ ہم کا احرام باندھ کراس میں عمرہ کے ساتھ میں اس کی اس میں اسے کہ ہم کا احرام باندھ کراس میں عمرہ کے اس میں اسے کہ ہونا کہ میں وہ مسلم کی مشرح میں ہیں مکھا ہے کہ یہ مسلم کی مشرح میں ہیں مکھا ہے کہ یہ مسلورت ممنوع سے ۔ اورات فیہ کامی ہی مسلک سے ۔

## بَأَكْ ٢٠ فِي الْإِضْرَانِ

مهار حَلَّانُكُ الْحَمَّى بَنُ كَمْبَيْلِ نَاهُسَّيُمُ اَنَا يَحَيِّى بَنِ اَلْهِ الْمُعَلِيلِ اَلْهُ الْمُعَلِيلِ اَلْهُ الْمُعَلِيلِ اَلْهُمُ اللهِ الْمُعْلِيلِ الْمُعْلِيلِ الْمُعْلِيلِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ يُلِيلِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ يَلِيلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَسَلَمْ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَسَلَمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ وَاللّهُ اللّهُ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّمُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الْمُ اللّهُ الل

جَمِنَيًا، يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَجَبَّا لَبُيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبُيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا-

مصنور كاقارن مونا ثابت موا ـ

ا نس بن مالکن کے شاگر دول نے انہیں یہ <u>کھتے گ</u>نا کہ <u>ہیں</u> نے د<u>رسول انٹ</u>رمسلی انٹرنولیہ وسلم کو حج اورعم ہ کا تلہیہ کھتے گئنا فرما یا : کُبٹیٹک عسر ہ کی سختی گئرٹیٹٹ عُسک ہ کہ گئے گا د امسلم ، نسائی اورا بن ما جہنے ہی اسے دوا بیت کیے ب مشموح : خطا بی نے کھا کہ صدیث کا مطلب یہ سبے کہ آپ نے ان دونوں کا احرام مبکیب وقت با ندھا عفان ہیکہ ایک کے طرم میں دو *مرے ک*ودا خل کیا . نووی نے قرآن یا اِقرآن کی ہی تعربیت مکھی سبے کہ حج ا ورعرہ کا اکمٹن احرام باندھا جائے۔ اس مدیث سسے

١٤٩٦ - حَلَّ ثَنَ ابُوْسَلَمَةَ مُوْسَى بَنُ إِسْمَاعِيْلَ نَاوُهَيْبُ نَا أَيُّوْبُ عَنْ ابْنُ مِلْمَةَ مُوْسَى بَنُ إِسْمَاعِيْلَ نَاوُهَيْبُ نَا أَيُّوْبُ عَنْ ابْنَى عَلْيَهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِهَا يَعْنِي بِنِي عَنْ ابْنَى مَلْكَا اللهُ عَلَى الْبَيْدُاءِ حَمِدَا اللهُ الْحُلَيْفَةِ حَتَّى الْمَبَيْدُاءِ حَمِدَا اللهُ الْحُلَيْفَةِ حَتَّى الْمُبَيْدُاءِ حَمِدَا اللهُ الْحُلَيْفَةِ حَتَى الْمُبَيْدُاءِ حَمِدَا اللهُ ال

 $oldsymbol{u}$ aanaanaanaanaa $oldsymbol{u}$ aanaa $oldsymbol{u}$ a

وَسَبَحَ وَكَ تَبَرَثُمْ اَهَ لَ بِحَيْمِ وَعُمْرَةِ اَهَ لَ النَّاسُ بِهِمَا - فَلَمَّا قَلِمَنَا اَمَرَ النَّاسَ فَحَلُوْ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرُوكِيةِ أَهَلُوْ الْإِلْحَرِّ وَنَحَرَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيلِهِ قِيَامًا -

انس منسے دوامیت ہے کہ نبی التّرصلی التّرولیہ وسلم نے ذوالحکیفہ میں لات گزادی حتی کہ صبح موٹی تو آپ اونٹنی پرسوار ہوئے حتی کہ جب اونٹنی بریاد بہر آپ کو سے کمرائٹ کھڑی ہوئی تو آپ نے انتشاعز وجل کی حمد وتسیسے ونکبیر بیان کی بھر جے اور عرہ کااحرام باندھا اور دوسرسے لوگوں نے بھی دونوں کا احرام باندھا ۔ بھرجب مکہ میں آئے تو آپ نے توگوں کو حکم دیا اور انہوں نے اسے اسے محمول دیا حتی کہ جب ترویہ کا دن (۸ ذی المجھے) کیا تو انہوں نے جج کا احرام باندھا اور رسول انترصلی انترعلیہ وسلم سنے اسپنے ہاتھ سعے کئی اونرٹ کھڑے بے کوئیٹ کیا دن (۸ ذی المجھے) کیا تو انہوں نے جج کا احرام باندھا اور رسول انترصلی انترعلیہ وسلم سنے اسپنے ہاتھ

مشہرے : اس مدیرٹ سے بظام معلوم ہوتا ہے کہ صنور کا سے احرام ہوقت صبح باندصاتھا، ما لانکہ عزمن اس بیان سے یہ ہے کہ دات ذوالحکیفہ میں گذا دکمر دومرسے دن احرام ہا ندھا اس سے قبل کئی مدیرٹوں میں اورانس کی معدیث میں بھی گزرجکا ہے کہ احرام بعدا زنماز ظہر ہاندھاگیا تقا۔ بھراما دیث میں ہرہمی گذرج کا ہے (ابن عباس کے کہ صنور نے بلید بعد نماز ان ظرش وع کیا اور اونطنی حب بدا دہرج شعبی تو بھر تلبید دیکا دا ۔ انس شاس بیان میں متفرد میں کہ بدا دیر تعبید بھا دنے سے قبل صنور سنے ممدو تکبیرا ور تسبیح کی تھی ، اور اور کے حاصے میں برابودا و دکا بیان تھی بتا تاسے ۔

١٤٩٤ - كَلَّاثُنَا يَحْيَى بْنُ مُعِيْنِ نَاحَجَاجُ نَايُونِسُ عَنَ إِنِي إِسْلَحَقَ

عن الْبَرَاءِ بَنِ عَازِبِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِي رَضِى اللهُ عَنْهُ حِيْنَ اَعْرَة رَسُول اللهِ صَلّى اللهُ عَنْهُ اَوَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَهُ اَوَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى مِنَ الْمُمَنِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ وَجَلّ تُ فَاطِمَتُ قَلَ لَيْمَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا لَتُ مَا لَكَ فَانَ رَسُولُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللَّ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ فَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ فَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ فَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلْهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ فَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ فَا لَاللّهُ عَلْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ فَاللّهُ اللّهُ عَلْكُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ عَلْكُولُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الل

مِنَ الْبُكُونِ سَبْعًا وَسِتِّيُكُنَ أَوْسِتُّا وَسِتِّانَ وَإِمْسِكَ لِنَفْسِكَ ثَلَاَثًا وَيُلِيْكُنَ أَوْارُبُعًا وَتَلَا فِينَ وَامْسِكُ ثَلَاثًا وَالْمِينَ وَامْسِكُ فِي مِنْ عُلِي بِكَانَةٍ بَضْعَةً -

برا ، بن عاز ب نے کہا کہ میں حصرت علی ان کے ساتھ تھا جبکہ دسول الندھیلی الناءعلیہ وسلم نے انہیں ہمں پر امیر بنایا کت برا دس نے کہا کہ میں نے ان کے ساتھ کچرا وفتے (جا ندی ہائی ۔ برا دس نے کہا جب علی میں ہیں سے دسول الندھیلی الندعلیہ وسلم کے ہاں (حجہ الوداع میں) آئے توعلی سنے کہا کہ میں نے فاظر دہ کورنگ وار کیٹرے بینے دیکھا ربینی وہ الرام میں ہتھیں) اور انہوں نے تھر میں کچہ نوش کو بھی ہورکھی تھی، بس فاظر ہونے نے فاظر دہ کورنگ وار کیٹرے بینے دیکھا ربینی وہ الرام میں ہتھیں) اور انہوں نے تھر میں کہا کہ ایس کے دسول الندھ لوالئد علیہ وسلم سے میں میں ہوئے کہا کہ ایس نے دسول الندھ الذعلیہ وسلم میں المرام میں نے کہا تھا ؛ میں بھر دسول الندھ الی الندھ الی میں نے کہا تھا ؛ میں الندھ الیہ المرام با ندھا تھا ؛ علی سنے دو اور ان کیا ہے ، علی الندھ الیہ وسلم میسا احرام با ندھا تھا ؛ علی سنے کہا کہ میں نے کہا تھا ؛ میں الندھ لیہ وسلم میسا احرام با ندھا تھا ؛ علی سنے دو اور ان کیا ہے ، علی سنے دو الندھ الیہ الندھ لیہ وسلم میسا احرام با ندھا تھا ؛ علی سندھ لیا بوں اور قران کیا ہے ، علی سندے کہا کہ بھر دسول الندھ الی الندھ لیہ ہوں اور قران کیا ہے ، علی سندے کہا کہ بھر دسول الندھ الی المرام با ندھا ہوئے الیہ کہ المرام اللہ المرام با ندھ الیا ہوں اور قران کیا ہے ، علی سندے کہا کہ بھر دسول الندھ الی المرام اللہ الکور سے اس میں دوک ہے ، اور ان میں صندے میں مدسنے میں یہ تھت میں یہ تھت میں کور ہے ،

١٤٩٨ - حَكَ ثُنَاعُتُنُ ثُنُ إِنَى شَيْبَةَ نَاجِرِيْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُورِ

عَنْ اَبِیْ وَارْلِ قَالَ الصَّبِیِّ بَنْ مَحْبِکِ اَهْلَکْتُ دِهِمَامَعُافْقَالَ لِیْ عُمَرُهُ لِیتَ لِسُنَة نَبَیتِ مِالْعَ لِیَّا اَمْدِی وَ مُرَامِ اللَّعَ لِیْکَ مَالِنَهُ وَمِره کا انھا اُحرام کا ندھا تو عرصی اسٹر عندنے فرفایا کہ تو نے اسٹے نی مالی شاہدوسلم کی سنت کی ہدایت کی کہ دسے دنسانی اوران کا مہنے میں اسٹے دوارت کیا ک

مننهر اليرمديث الودا وركرابن واستنك سخ مي مطول موجود ساوربهال ماستي بريول درج سب

َ ١٤٩٩ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ ثِنَ قَدَامَةً بُوا نَمِنَ وَعُمَّانُ ثِنَ اَ فِي اَلْمَعَىٰ قَالَ ثَنَا جَرِ ثُنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ لِعَنْ مَنْصُوْرِعِيْنَ إِنْ وَارْئِلِ قَالَ قَالَ الصَّبِيُّ بُنُ مُعَبِّدٍ كُنْتُ رَجُلًا أَعْرَائِيًّا نَصُوانِيًّا

فَاسَّلَمْتُ فَاتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَنِيْرَقِ يُقَالُ لَدُهُلَيْمُ بُنُ ثُرُومِلَةَ فَقُلْتُ لِهُ يَاهَلُهُ ال حَرِيْضُ عَلَى الْرِجِهَا دِولَانِي وَجَلَّ الْمُحَرِّ وَالْحَمْرُةَ مَكْتُوبَ بَنِي عَلَى فَكَيْفَ رِكَ الْفُكَ يُبَ لَقِينِ سَلَمَا نُ بُنُ رَيِيْعَ مَ وَرَيْلُ بَنُ صَوْحَانَ وَإِنَا أَهِلُ بِهِمَا مَعًا الْحُكَ يُبَ لَقِينِ سَلَمَا لُهُ مُعَمَّلًا لَهُ مُعَلَّمًا وَاللَّهُ عَنْهُ وَرَيْدُ بُنُ مَوْحَانَ وَإِنَا أَهِلُ بِهِمَا مَعًا فَقَالَ إِنَّ كُنْ يُبَ لَقِينِ سَلَمَا لُلَا خَرِمَا هَلَهُ الْمِأْ فَقَدَ مِنْ بَعِيْرِهِ - قَالَ فَكَانَّمَا اللَّهِ فَكَيْ جَبَلُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهُ مُكَانِّهُ اللَّهُ وَمِمَا لِللَّا خَرِمَا هَلَهُ اللَّهُ عَنْهُ وَقَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَنْهُ وَكُنْ اللَّهُ وَالْمُعْرَالِيَّ الْصَلَى اللَّهُ عَنْهُ وَلَيْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَنْهُ وَلَيْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعَلَى الْمُعْلِيلُ الْمُعْلِيلُ الْمُعْلِيلُ الْمُعْلِيلُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِيلُ الْمُلْعُلُولُ الْمُنْ الْمُولِلِيلُ الْمُعْلِقُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ اللَّهُ الْمُلْتُ وَلَيْ اللَّهُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِيلُ الْمُعْلِيلُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْلُولُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُعْلَى الْمُعْلِقُ الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقُ اللَّهُ الْمُنْ الْمُعْلِقُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ ال

١٨٠٠ حَلَّا ثَنَا النَّنَعُيْلِيُّ نَامِسُكِيْنَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بُولِي كُنْيِرِ عَنَ عِكْمِ مَةَ قَالَ سَبِعَتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَثَاثِنَ عُمُّرُ بَنُ الْخَطَّابِ رَضِي اللَّهُ عَنْدُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْر وَسِلَمَ نِقُولُ أَتَا فِي اللَّيْلَةُ الْتِ مِنْ عِنْدِا رَبِ

عَزَّوجَلَ قَالَ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ فَقَالَ صَلِّ فِي هَلْ الْمُوادِي الْمُهُ الْكُولِ وَقَالَ عُمْرَةً فَي عَبِّرِ الْمُهُ الْمُوالِ وَقَالَ عُمْرَةً فَي حَجَرِّ - قَالَ الْمُودَا وَدَوَلَ الْمُولِ وَعُمْرَ بَنَ عَبْلِ الْوَاحِلِ فِي هَلْهَ الْمُحْدَا فِدَ وَكُلْنَا الْوَاحِلِ فِي هَلْهَا الْمَحْدِ اللهِ عَلَى الْمُودَا وَدَوَكُ مُلَا الْمَحْدِ اللهِ عَلَى الْمُودَا وَدَوَكُ مُلَا الْمَحْدِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ الله

(مَشُوع ) بیرمدیث بھی اس بات کی دلیل سے کر معنور آنے ہا گئاء اللی جج اور عرو دونوں کا احرام با درھا کھا اور آپ تا رائ تھے۔
ملین بقول شوکانی انشکال بیرسے کہا گئی آزان بامرا اللی کھا توآپ نے بیرکیوں فر مایا کھا کہ ? جو جھے بعد میں معلوم ہوا اگر پہلے سے
مہونا تو میں ہری مذمولا نا ؟ اور بیرکمنا کہ بیر بات آپ نے اپنے امعی اب کی دل جو ٹی کے سلیے فرما ٹی تھی اس سیے در سست نہیں کہ بیرتو
ایک تسم کا فریب کھا معاد اللہ ، اور شارع علیہ لسل مسے اس کا صدور محال سے ۔ میرچے جواب بیرسے کہ احرام کھو سلے میں جو پیز
مانع علی ور ہو تھی اور ہز جس طرح جج کا احرام فینے ہوسکتا تھا اس طرح فر ان کا بھی ہوسکتا تھا ۔ لیس اُپ سنے مہری ساتھ لانے پر یونر مایا
مانع علی دور ہوتی کی احرام باند سے پر جو بامرا للی تھا .

١٨٠١- كَلْ أَنْ الْمُنْ السَّرِي الْالْمُنْ الْمُنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى الْمُنْ اللهُ عَنْ الْمِيهُ فَالَ لَهُ سُرَافَهُ مُنْ مَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ

سبره دم بن معبد نے کھاکہ ہم ہوگ دسول الشدہ ملی الترعلیہ وسلم کے ساتھ نسکے حتی کہ حبب عسد نا ن میں پہنچے توسل قرم بن مالک کد بجی نے کہا یارسول الشد ہم کہ سے ان نوگوں جبیبا فیعدلہ فر ماسٹے ہوگو یا آج پیدا ہوئے ہمل (لاعلم ہوں) سپر صنور

نے فرمایا کوالٹ عزومبل نے تھی سے اس ج میں تم برعمرہ دافل کردیا ہے۔ بس حب تم مکہ بنبچ تو جوشخص سے اللہ کا طوا مت کرے اور صدفا ومردہ میں سعی کرے تواس کا حرام کھل گیا سوا نے اس کے جس کے باس بری ہے۔

منتوح: سراقده بن مالک کنانی مُدلمی فتح مکرمی اسلام لائے تقے اور سفر پھرت ہیں ان کے حضور کے قافلے کا پیچپاکر نے کا قصة مشہور سے۔ یہ بات کر ہم میں ایسا فیصلہ فرمائیے الخ اس کا مطلب یہ بقتا کہ جب طرح ایک لاعلم نا دان کو سمجھایا جا تاہیے آپ ہمیں وا منح انداند میں سمجھ دیں کہ جج میں کیا کرناہے ، اور آپ نے بیجواد مشاو فرایا کہ : اللہ نغالی نے تہما درے اس جج میں بھرہ واض کر دیا ہے ، اس کا مطلب یہ کا کر ج سے پہلے بحرہ کرو بھر ملال مہوب و اور کھر آ علی دیں کو ج کا احرام باند صور ان الفا ظریب میا ت نکلتا ہے کہ یہ مکم اسی سال کے لیے کہ تا تھی جے کو عمرہ میں برل دینا ۔

١٨٠١ حَلَّا ثَنَا اَبُوْ بَكُو بَعَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِهِ شَعْصِ عَلَى الْمَدُو وَ الْوَلَا يَتُهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِهِ شَعْصِ عَلَى الْمَدُو وَ الْوَلَّا يَتُهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِهِ شَعْصِ عَلَى الْمَدُو وَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِهِ شَعْصِ عَلَى الْمَدُو وَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَعْضَ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِهِ شَعْصِ عَلَى الْمَدُو وَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَعْضَ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَعْضَ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَعَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَعَلَيْهِ وَسَلّمَ وَعَلَيْهِ وَسَلّمَ وَعَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَعَلَيْهِ وَسَلّمَ وَعَلَيْهُ وَسَلّمَ وَعَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَعَلّمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَعَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَعَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَعَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّمَ وَعَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَعَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَعَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّمُ وَاللّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّمَ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّمُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّمُ اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَل

معا ویہ بن ابی سفیا ن سنے ابن عباس خ کوخبر دی ،اس نے کہاکہ میں نے مروہ پر دسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم کے ہا ہوں کو کاٹما ایک جینی سے۔ یا بوں کہاکہ میں سنے درسول انٹر صلی انٹرعلیہ وسلم کے ہالوں کومر وہ ہرکا ٹا جا تے دکیھا دبخا سنے بھی اسے دوامیت کیا ہیے

ننى سے ؟ ابن حزم نے کہائے کرمدیٹ مشکل ہے۔ اس سے ان لوگوں نے استدلال کی جو کتے ہیں کہ حفنو دعلیہ لعداہ ہ والسلم نے متع کیا تقا اور میمیح بات جس میں کوئی شک ہنمیں اور سب لوگوں سے جو منتول ہے وہ یہ ہے کہ دسول الشد صلی الشرعلی چسلے سے معاویہ بھی کہ اور عرف میں اسلام کا چکے تھے۔ سیکن نے اپنے ہال ہنمیں کمٹوائے نزاح اس کھولاا ورشایہ جے سے معاویہ بھی کہ اور عرف انسانی میں جا ہو تھا ویرد کی مرا دیہ ہے کہ ممآل ق سنے ذی الحجہ کے بار سے میں جن لوگوں کی دوا بیت سے اس میں بہ مرا دہمیں لی جا سکتی ۔ یا سٹا یہ معا ویرد کی مرا دیہ ہے کہ ممآل ق سنے سے خوم معاویہ دوا سے جومعا ویرد بھی نے اور بہ ہوم ا کنوکا دن ہے اور دیہ ہوم ا کنوکا دن ہے اور دیہ ہوم اسے کہ میں میں میرکا لفظ ہولا موالا کہ اصل میں بہ اور دیہ ہو کہ میں کہ دوا تھا تھی ہوم کا سے جج کا نہیں ورن یہ نول میمی نہیں کہ دکھ جمیں معنوں سنے ہوم النو میں بال منڈ وائے تھے ۔

١٠٠٣ حَلَّاثُنَا الْحَسَنُ بَنُ عَلِي وَمُحَتَّدُ ابْنُ يَجْبَى الْمَعْلَى تَلَانَا عَبْلُ الْكَوْنَ الْمُوعَلِينَ الْمُوعِدِينَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَمِّدُونَ الْمُعَلِّدُومِينَ الْمُعَمِّدُونَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعَلِّدُ وَالْمُعِلِّ عَلَيْكُولِينَا الْمُعَلِّذِينَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّذِينَ الْمُعَلِّدُونَ الْمُعَلِّدِينَ الْمُعِلِّدُ وَالْمُعِلِينَا لِلْمُعِلِينَا لِمُعْتَلِينَ الْمُعَلِّدُ وَلِي الْمُعِلِّ عَلَيْكِينِ الْمُعِلِينِينَ الْمُعِلِينَ الْمُعِلِينَ الْمُعِلِينَ الْمُعِلِينَ الْمُعِلِينَ الْمُعِلِينَ الْمُعِلِينَ الْمُعِلِينَ الْمُعِلِي عَلَيْكِيلِي الْمُعِلِي عَلَيْكِينَا الْمُعِلِي عَلَيْكِيلِي الْمُعِلِّ عَلَيْكِيلِي الْمُعِلِي عَلْمُ الْمُعِلِي عَلَيْكِيلِي الْمُعِلِي عَلْمُ الْمُعِلِي عَلَيْكِيلِي الْمُعِلِي عَلْمُ الْمُعِلِي عَلْمُ الْمُعِلِي عَلَيْكُولِي الْمُعِلِي عَلَيْكِيل

قَالَ لَهُ إَمَا عَلِمْتَ أَنِّى تَصَرَّتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصِ عَلَى الْمَرُوعِ بِحَجَبِهِ أَوْرَائِيتُهُ يُقَصِّمُ عَلَى الْمَرْرَةِ -

ابن عباس دن سے روا بہت ہے کہ معاویہ دن نے ان سے کہا کہ کیا تہ ہیں معلوم نہیں کہ ہیں نے ایک بَرَ وکی فینچی سے ج میں مروہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کا نے تھے ؟ لفظ جج کا احدا فرصش را وی کا ہے د بیر مدیرے نسا فی میں بھی سے گراس میں جج کا ذکر نہیں اور لسائی کی دو مری روا بہت میں عرق کا لفظ سے ۔ اور عرہ کو جج بھی کہ دینے ہیں جیسے کہ مجھی جج کو عمرہ کستے ہیں۔ منڈری ، عطا تی کا قول بھی میں سے کہ جج کے لفظ سے مراد ہیاں عمرہ سے۔

۱۸۰۴ کی سرم می الفیری سرم کا این ممکا ند اکا آبی کا شعب که عن مسیلیم الفیری سرم کا بن کا شعب که عن مسیلیم الفیری سرم کا بن کا

١٨٠٥ - حَلَّا فَكَا عَبُدُ الْمَلَكِ بُنُ شُعِيْبِ بَنِ اللَّيْتِ حَلَّا شَيْ إِنِي عَنُ عَقَيْلٍ عَنِ اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَاللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللْهُ الْمُعْلَى الْمُعْلِى اللْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُ اللَّهُ اللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُ ال

غَجِلَهُ هَلَ أَيَّا فَلْيَصُمُ وَلَلاَنْ اللهِ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةُ إِذَا رَجْعَ إِلَى اَهْلِهِ - وَطَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ جِيْنَ قَلِم مَلَكَة فَاسْتَلَمَ الْرُنْنَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ جِيْنَ قَلِم مَلَكَة فَاسْتَلَمَ الرُنُونَة الْمُوالِي ثُمُّ رَكَعَ جِينَ فَضَى خَبَ ثَلَا ثَمَ اللّهُ عَلَى السّنَعَ عَلَى السّنَعَ عَمَا السّنَعَ عَلَى السّنَعَ الْمُوالِي ثُمُّ الْمُعَلَمُ اللّهُ عَلَى السّنَعَ عَلَى السّنَعَ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّ

٧٠٠١ حَلَّانَكَ الْقَعَنْبِيُّ عَنَ مَالِكِ عَنْ ثَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بَنِ عُمَر

 $ar{ ilde{ ime}}$  or a concommon constant  $ar{ imes}$ 

عَنَ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتَ يَارَسُولَ اللهِ مَلَ شَانُ النَّاسِ قَلْ حَلُّوْ وَلِمْ تَخْلِلُ انْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَعَالَ إِنِّ لَبَّلُ تُ رَأْسِتَ وَتَلَاَّتُ هُلَا فِي فَلَا أَجَلُ حَتَّى اَنْحَرَ الْهَذَى -

جناب رسول التدسی التدنیب وسلم کی زوم بم ملهره حنیسه از که یادسول التدنوگوں کا کباحال سبے کہ وہ تواسم کھول جیکے اور آپ نے ا<u>پنے عمرے</u> سے احرام نہیں کھولا؟ پس حفنور مسنے فرایا: میں نے اپنے سرکو مکتبد کیا سبے اورا پنی بدی کومٹیکا ڈالا سبے لیس میں نخر کرنے سے قبل احرام نہیں کھولول گال ہر حدیث بخاری ، نسائی مسلم آورا بن ماجہ نے بھی رُوا بیت کی ہے ۔ اوپر مدریث نمبر ماری کشرح بھی دیکھیٹے ،

بَارَبُ الرَّجُلُ بِهِلِّ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَجْعَلُهَا عُمُرَيًّا

ع كاحدام كمر ميراس كوعره مي برل دينه كابيان

١٨٠٤ - كَلَّ ثَنَا هُ يَعْنِى بَنَ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِى زَاحِلَ لَا أَنَا مُحَمَّلُهُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِى زَاحِلَ لَا أَنَا مُحَمَّلُهُ ابْنُ إِسْرَى عَنِ عَبْ وَالرَّحَانُ الْمُنْ الْرَبْقِ عَنْ عَبْ عَبْ الْرَبْقِ الْمُنْ أَنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللهِ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ ال

حفرت الو در رد کہتے تھے کہ ج کر نے والا سے عمرہ کے ساتھ فیج نہیں کرسکتا ۔ یہ فیخ صرف ان لوگوں کے لیے تھا جورسول الشخطیہ وسلم کے ساتھ رفت اور آئی اور آئی ماجہ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ یہ مدبی اس بارے میں صرح سے کہ ج کا حرام با ندھ کر پھرا سے عمرہ سے بدل دینا صحابۂ کرام کے ساتھ فیسوص تھا) ہی جمہور کا ہذہب بارے میں مرح کے سبے کہ ج کا حرام باندھ کی ایک میں میں کہ ج کو فیسخ کر کے عرہ بنا دینا ہرا یک کے سید جائز سے ، اوپرخطابی کے حوالے سے گذر وجکا ہے کہ اس فیخ کی علت یہ تھی کر زمانہ ہم ہو میل ایک سے کو من نامقعود تھا ۔

١٨٠٨ - كَلَّ ثُنَّ النَّفَيْلِيُّ انَاعَبَلُ الْعَزِيْزِيَعِنِي اَبْنَ مُحَمَّدٍ اَنَّارَبِيُعَةُ الْمَنْ اَلْعَزِيْزِيَعِنِي الْمَارِثِ مُحَمَّدًا الْاَكْوَلِي الْمَارِثِ عَنَ اَلِيْلُو قَالَ تُلْتُ الْمَارِثِ عَنَ اَلِيْلُو قَالَ تُلْتُ اللَّهِ فَسَمُ الْحَجِّ لَمُنَاخَاصَةً اَوْلِمَنَ بَعْ لَا نَاقَالَ بَلُ لَمُونِ اللَّهِ فَسَمُ الْحَجِّ لَمُنَاخَاصَةً اَوْلِمَنَ بَعْ لَا نَاقَالَ بَلُ لَمُونِ فَالْمَنَ اللهِ فَسَمُ الْحَجِّ لَمُنَاخَاصَةً اَوْلِمَنَ بَعْ لَا نَاقَالَ بَلُ لَكُونَ فَاصَةً -

بال بن الحارث ف كماكمي ف عرمن كيا يا رسول الشركياج كو فسخ كرنا بمارس ساعة مخفوص سے يابمارس بعد

والول کے لیے بھی ہے ؟ حفنور اسنے دشا د فرایا : بلکہ پر تہمادے سا تق مخصوص ہے دنسانی آورا بن ما جہ سنے بھی اسے دوایت
کیا ہے ۔ وار تعلنی نے اس کی سند پر کلام کمیا ہے ۔ منذری نے کہا ہے کہ ابو فرد من کی مدیث میمی ترہیے)
مثر سے : مارث بن بلال کو تمنذری کلام کمیا ہے ۔ منذری نظ آبن جر سے اُسے ثقاب تا بعین میں سے بنا یا ہے ۔ بلال بن
الی ارٹ من نی کوابن سعد نے مہ جرین کے تیسرے طبقے میں شما دکیا ہے ۔ بیسے بھی میں مدینہ میں آئے مقے اور اپنے ساتھ تبدیا ہُ
مزینہ کے کچھ لوگوں کو بھی لائے ہتے۔ مالک ، ابو صنیفہ ، من اور جمہود علما ، کا مذہب پر ہبے کہ جج کو نسخ کر کے جمرہ میں تبدیل کرنا
معاب ہے ما بعد کے مساب کو بیسے میں دیا میں میں میں نواز ہو کہ اس میں میں میں میں کرتے ہے ۔ اس دواج
کو مثانا مد نظر بھی اس سیسے صفعود سے اپنے اصحاب کو ہے محم و بیا بق ۔ ایا م احمد نے کہاں نہیں میں سے عقا ۔ اور ہی معنمون او پرا بوذر

بَاكِمْ الرَّجُولِ يَحُجُّمُ عَنَى غَيْرِهِ

مراح گانگ الْقَعْنَ مَّالِكِ عَنِ ابْنِ شِهَا إِبِ عَنْ سُلَمُ مَانَ بُنِ مِنْ ابْنِ شِهَا إِبِ عَنْ سُلَمُ مَانَ بُنِ مَا اللهِ عَنِ ابْنِ شِهَا إِبِ عَنْ سُلَمُ مَانَ بُنِ عَنْ اللهِ كَانَ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ

يَنْظُوْ إِلَيْهَا وَتَنْظُو إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْرِ وَسَلَّمَ يَعْلَرِ عِنْ وَجُهَ الْفَصْلِ إِلَى الشَّيِّقِ الْلَاخِرِ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيْعَتَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ على عِبَادِم فِي الْحَرِّمُ اَدْرُكَتْ إِلَى شَيْخًا كِبُيرًا لَا يَسْتَظِيعُ أَنَّ يَثْبُت عَلَى الرَّاحِلَةِ

فَأَحُبُّمُ عَنْهُ قَالَ نَعَمَ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ-

عبدانند بن عباس مننے کہا کہ نعنسل بن عباس دسول انٹیوسلی الٹرعلیہ دسلم سکے پیھے سوادی پر متنا ۔ نیٹھم کے قبیلے کی ایک عورت معنود اسے مسئلہ ہو چھنے آئی ، فغنسل اس کی طرف دیکھنے سگے اور وہ فغنسل کی طرف درسول انٹرصلی انٹرعلبہ وسلم فغنسل میں طرف کو بھیرتے سے اس عورت نے کہا یا درسول انٹر جج کے ہارہے میں انٹرنغالیٰ کا فرض میرسے بہت ہو گوسے باب برعائد مجواہے ، میکن وہ توسوادی پرمع کم رہ تک نہیں سکتا کیا میں اس کی طوف سے جج کر وں ؛ معنولاً نے فرایا ہاں ۔ اور یہ واقعہ خمری جج کا سے آبیکن مسلم اور نسانی آورنسانی آف نے بھی ہر مدیریٹ رواہیت کی اور بخاری ، مسلم ، نسانی آور تریز کی نے اسے ابن عباس عن الغفنل نا بہت مرفوع کا رواہت کیا ہے ،

شهرے ؛ خطآبی نے معالم السن میں اس حدیث پر کہ سے کہ اس سے کسی ذیدہ یا مُردہ کی طوف سے جے بدل کا جواز ٹابت ہوتا سے اور
یر کم جے کی حیثیت نمازر وزسے اور و میگر بدنی عبا واست جیسی نہیں کہ ان بی نیا بت نہیں ملتی ۔ شا نعی کا مسلک ہیں سے ۔ ما لک کا یہ
قول نہیں حالا نکہ ابن عباس من کی حدیث عود انہوں نے دوایت کی سے ۔ میت کے با دسے میں مالک کا مسلک یہ سپ کہ اگر میت نے
وصیت کی ہوتو خیر وریز میرے نز دیک اس کی طرف سے صدقہ کہ نا مجے کی نسبت افسنل سے ۔ ابراہم نخعی اور ابن ابی ذئب ہے
بدل کے قائل نہیں سے نگر یہ حدیث ان سیکے خلاف تحبیت سے ۔ اور اس میں بد دلیل ہی سے کہ عب شخص کو بہت بط معا بھیں
مال ملا ہواور وہ نو ور مؤرکے قابل مذہوتو وہ دو سروں سے جے کہ اسکت سے ۔ اور سے بدل کر نے والی عودت بھی ہوسکتی سے دلین
مال ملا ہوا ور وہ نو وہ نو میں ہو می گئی سے کہ ان کے نز دیک پھلنے بھرنے سے معذود شخص بہر بے خون نہیں ۔
مال بال الومنی خدا کہ اگر جے کی فرصیت ذما نہ صحت میں ہو می تھی اور بھر وہ مصذور ہوگیا تو فرص ساقلا نہیں ہوگا ، امام مالک نے
کہ کہ فریف ساقلا ہوگی ۔

مولا نارو نے فرمایا کہ ہمتر حبواب پرسپے کہ اس عورت کے سوال کا مطلب پر بیا جائے کہ امیرے باب ہرصحت کی مالت بباعث استطاعت جج فرض ہوگیا تقااب وہ معذور ہوگیا سیما وراس وقت کی معذوری سابق فرمنیت کوسا قط نہیں کرسکتی، نبس ہیں اس کی طوب سے کیااب ج کرسکتی ہوں ؟ اس سے جواب میں حضور نے ہاں فرمایا تقا۔ اور منفیہ کا مذہب ہی ہے کہ جو شخص مستطیع ہوگیا ہو مگر بعد میں معذور ہوجائے تو سابتی استطاعت کے باعث جو جج کی فرصنیت ہوجی تھی وہ اب جبی

ىفظ بەبہبرىما سىعودىت نےكما : ميرسے با ب پر حج كا فرىينەعا ئدسے ، اودمسندا حمّدكى دوايت بيں سے كم: حج اس پرفرمز

عورت کی دا دی بھی داخل بھی بمولانا دم فر مانے ہیں کہ اس چنر پر البولعانی کی ایک قوی سندسے آنے والی صدیث دلا لت کھر تی سے جس کا داروی عود نفیل بن عب س یعنسے۔ وارت داعلی۔

١٨١٠ حَلَّ ثَنَا حَفْصُ بَنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بِنُ إِبْرَاهِ نِمَ رَبِمَعْنَا لُهُ قَالَانًا

شُعْبَةُ عَنِ النَّعْلَى بَنِ سَالِهِ عَنْ عَمْرِو بِنِ اَوْسِ عَنَ إِنِي زِيْنِ قَالَ حَفْصُ فِي حَدِيْتِهِ وَجُلُ مِنَ بَنِي عَامِر اَنَّهُ قَالَ يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ إِنِي شَيْخُ كِبَيْرٌ لَا يُسَتَطِيْعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرُةَ وَلِا الظَّعْنَ قَالَ الْجُحُجُ عَنْ إَبِيكَ وَاعْتَمِرُ

بنی عامر کے ایک ابورزین ر تقیط برئی مبرہ عقیلی) نے دسول التہ صلی الترملیہ وسلم سے کہا کہ بارسول الترمیرا باپ بہت بوٹر عاسیے، وہ جج اور عمر سے کی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ سفر کرسکتا ہے۔ حضور مسنے خرایا: تواسینے با پ کی طون سے جے اور عرہ اواکمہ (تریزی، نشائی اور ابن با مہر نے اسے روابیت کی اور ترمذی نے اسے مسل صحیح کہا سیے

تشکرے: یہ تصدا ورسیے مکن مثعنی عورت کے واقعہ سے تعلق نہیں ہے۔ اس مدیث میں یہ ومنا حت نہیں ہے کہ آبا سوال فرض جے کے بارے میں نقا یا نغل کے بارے میں ؟ اور عجاب سے عبی اس کی وصاحت نہیں ہوتی ، حافظ ابن جرنے کہ اکریہ وافعہ ابن نوز تم یہ وغیرہ سے عبی بیان کیا ہے۔ امام آحمد نے وجوب عرہ میں اس مدیث کو میچے ترین قار د باہے ، نگراس میں وجوب کی کوئی دلیل نہیں سے ۔ حس طرح سائل کا جواب مہم نقا و لیسا ہی صفنورہ کے جواب میں ہی ابہام ہے۔ گویا جواب سوال مے مطابق اور یہ بات واضح سے کہ امر بھیشہ وجوب کے لیے نہیں ہوتا اس کے سیے کسی خارجی ولیل کی صرورت ہے۔

ا ۱۸۱ - كَلَّ تَنْ السَّحْقُ بَنُ السَّمْعِيْلُ وَهَنَّا دُبُ السَّرِي الْمَعُلَى وَاحِلُّ قَالَ السَّرِي الْمَعُلَى وَاحِلُّ قَالَ السَّرِي الْمَعُلَى وَاجْلُ الْمَعُلَى وَالْمِي الْمِي الْمِي الْمِي الْمِي الْمِي الْمِي عَنْ عَنْ وَيَهُ عَنْ عَنْ وَيَهُ عَنْ عَنْ وَيَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلَالَيْقُولُ سَعِيْلًا بَنِ جُبَايِمِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلَاتَقُولُ لَمَيْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ الللللْمُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ا

اب*ن عباس طیسے روا بہت سے کہ*نی صلیا نٹرولیہ وسلم<u>ہ نے</u>ایکٹ شخص کو بو*ں کینے گشن*ا : کَبَدُلتُ عَنُ شَکْبُو کُمَنزُ-حصن<u>ہ وص</u>ہنے وَ مَا مَا نشگرُ ہ کون سے ؟ اس نے کہا وہ میرا ایک بھائی ہے ، یا یہ کہا کہ میرا ایک درشتہ دارسے ۔ معشوڈ نے فرما یا کیا تونے اپنی طرف سے چے کہلیا ہے ؟ اس نے کہانہیں۔ آپ نے فرما یا کہ پہلے اپنی طرف سے چ کہ پھرشبرمہ کی طرف سے حج کمر دُاہِن ما جہنے بھی یہ حدیث دوایئے مننی سے : <del>منذرر ک</del>ے بہننی کا قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث کی اسٹا دمیجی ہے اوراس باب میں اس سے صمیح ترحد بیٹ کو فی نہیں اس بات میں اختلاف سے کرمس شخص نے خو و حج زکیا ہوکیا وہ کسی اور کی طرف سے حج بدل کرسکت ہے یا نہیں ؟! مام شاخی رم شا فعی نے اسے نا ما ٹنہ کہاہے اور خطابی نے احمداورا سی تی کاپی ندسب ببان کیا ہے۔ ٹوری منے کہا سے کہ ما ٹمنہ سے نواہ نحوداینا ج کیا ہویا مذکیا ہولبشر ملیکہ حس کی طرف سے حج کمہ تاہیے اسے تنگ مذکمہے دمثلاً یہ کر زیادہ خرج کامطا لبہ کرے) اور ے ہرمکرو حسیے کُرخو دمجے مذکیا ہوا ورد ورسے کی طرف سے حج بدل کرسے۔ منع کمر نے والول سنے ابن عب اس ط ں مدمیث سنے استدلال کیا سبے ہو پہلے اپنی طرف سنے ا وربھرکسی اور کی طرف سنے حج کرسنے کی ولالت کرتی سبے ا ور بہتنی نے اس کی تعییج کی ہے۔ ملی آ وی نے اس سے موقوف مہدنے کونتر جمیح دی ہے۔ احمدنے کہا کہا سے مرفوع کرنا خطاسے اوراین اینزدنے کہاکیاس کا رفع ثابت ہیں -

سشخ ابن الهمام نے کہاہیے کہ اس مردیث کے دفع ا ور وقعت میں ا منطل بسیے اور بیا منطاب رفع ووقعت کے تعامٰن ا کی ما نند نہیں ہے اس معورت میں رفع کومقدم کرنے میں کیونکہ ووثقتہ کا امنا فہ سرتا سے جو قابل تبول ہے۔ ابن الملفس نے اپنی کتاب میں بیان کیا سے کہ بعض علماء نے اس مدین کو صنعیف کھا سے کیونکہ <del>سعید بن ابی عروبہ</del> اسسے بھرہ میں ابن عمیاس دم ہم موقق ون روا *ست کدنا عق*ا او<del>رکو فه م</del>س بطور مدمث مربوع بیان کرتا نقار اس کامطلب برسی*ے کرسفندین عرو*ب برمالت مسئتب ہوگی تھی۔ پیرقنادہ بنے اس سند میں عنعنہ کے ساتھ روایت کی سیے اودایس کی طرف تدلیس منسوب سے ۔اگماسی روایت کو مان بیا معائے تواس کا ماں ل یہ نکلے گا کہ اس کا امراستی اب کے لیے سے ۔ بعنی حج بدا کھنے والے کے لیے مستحب پر سے کم کیلے اپنا حج کمرے پیرکسی اور کا -اوراس کی ایک دلیل به بھی سے کوشعبی عورت کوهندورصلی المدعلیہ وسلم سنے بغیراس حکم کے کہ پہلے وہ اپنی طرف سے ج كمريد، يه فرما يايفا كرتوا بنے باپ كی طرف سے ج كمد- اسى طرح مدریث شرمہ كا مغا دیجی استحباً ب سے اس طرح بدا ما دسیت

جمال تک مرورہ ( جس نے جے نمیں کیا ہے) کے جے کا تعلق ہے اگر وہ خوداس پراستطاعت رکھتا ہو، زادورا مرکا مالک ہوصحت مند ہوتواس کے سیسے حج بدل مکروہ سیے،کیونکہ وہ امکان واستطاعت کے با وجودایں جج نہیں کمہ آتواس کی " ما نتیرکے باعدے گنه گار مہوتا سیےا وراسی طرح اگر وہ <sub>ا</sub>ینا فرنس جج ادا کرنے سے قبل نغلی حج ادا کہ سے توہبی کمروہ سیے ۔ گمارسس سبب کے باوج دھرورہ کا حج بدل اوا ہوم! تا سے کیونکہ نی خو کہ نفس ج میں نہیں ملکہ دور رسے اسبا ب کی بناہر آئی سبے ا وروہ ہیر ہے کہ مبادا پیٹخنس تبودوں رُسے کی طروں سے جج کرتا سے نوودا پنا آوا ہی نہمہسکے اور مرما سے کیو نکہ ایک سال کے اندرا ندم مونت نا درنسی سبے ۔ بس *مقنورعلیداً لعدلی*ٰۃ وا نسلام کا تول: پیلے اپی طرف سیے جج کمرپچرش کی طرف سیے،اس پرجمول ہوگا عبادات كى تمين احسّام بين ودا ، فحف بدنى عبا وحمي معيد نماز (الحف مالى عبادتي ميس نكوة (س) بدن اورمالى كامركب عبا دا ت مثلاً ج یس مهلی قسم میں ہما دسے نز دیک نیابت نہیں حبلتی- اور دوسری میں مطلّقاً میلتی ہے اور میسٹری قسم میں ملاً عذا

تو تنسی مبتی لیکن مالت عذر میل ملتی سے اور آن تینوں میں نیابت کے احکام نعب منفید کی کتابوں میں مذکور میں .

# بَاكْبُ كَيْفَ التَّلْبِيةُ

(تلبیسر کی نسبیک کا بسیاسی

١٨١٢ - حَلَّانَكَ الْقَعْنَدِي عَنْ مَالِكِ عَنْ نَافِع عَنْ عَبْدِ اللهِ بَنِ عُمَرَ اللهِ بَنِ عُمَرَ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ لَبَيْكَ اللهُ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدَ كَا اللهُ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدَ كَا اللهُ عَلَيْهِ عَنْ عَلَيْهِ وَسَلَمَ لَكُواللهُ اللهِ عَنْ لَبَيْكَ اللهُ عَلَى اللهِ عَنْ اللهُ عَمْدَ يَوْ مِنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَمْدَ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَمْدَ اللهُ عَمْدُ اللهُ عَمْدُ اللهُ عَمْدُ اللهُ عَمْدُ اللهُ عَمْدُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَمْدُ اللهُ عَمْدُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْكُ اللهُ عَمْدُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَمْدُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ

عبلانٹربن عمرم سے دوایت ہے کہ دسول انٹرملی انٹرعلیبہ دسلم کا تلبیہ بیسے۔ لبیک الکہ لمبیک آئے "ماضرہوں اے النٹر ماضرہوں ، بیں ماضرہوں ، بیں ماضرہوں ، بیں ماضرہوں ، بیں ماضرہوں ، بین ماضرہوں ، میں ماضرہوں ، ورتیری فدیم تعین اور معادی بیش کہ تا ہوں ۔ اور عبل گھروں میں ہے اور عبت میں ماطرہ بین ماطرہ بین ماطرہ بین ماطرہ بین ماطرہ بین مام معاج میں معی بہ مدیرہ موجودہ ب

منتی ہے: " ببیک، " تنیبو یہ کے نزدیک بفظ تنفیہ سے اور پوٹس نوی مکھنا سے کہ یہ اسم مقرد ہے جواصل میں کتاک ہے الف کو پاکھنا سے بدل کر ببیک بنادیا گیا ہے۔ فرا تر کہنا ہے کہ اصل بفظ عنا کتا گئ کہ ، تاکید کی خاط نفیہ ایا گیا ہے بعنی یہ ہے کہ میں تھے وومر تبر جواب دیتا ہوں۔ اور یہ تنفیہ حقیقی نہیں ہے بلکم ون تکثیر اور مبا بغے کے لیے ہے۔ اور اس کا معنی ہے ؛ ا مبات بعد از اطا بت اور لگا تادا ما بت اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے کہ تلبیہ درا مسل ابرا ہیمی دعوت کا جواب ہے جبکہ تعمیر کھیہ کے بعد انہوں سے لئے کہ نہت والد ماؤں کے کہ ہے کہ دعوت وی علی دعوت وی مردوں کی بشتوں اور ماؤں کے محمد میں ہونے والے نظفوں نے اس کا جواب دیا اور اب زمین کے ہرگو نسے سے لوگ میں کی کے بتہ اداری کا موات کے بیا دیا ہے کہ تا دیا ہے کہ اور اب دیا والی کا جواب دیا ہے کہ اس دن دعوت ابرا ہیمی کا جواب دیا ہے۔

اس مریف میں عبداللہ بن عمر سے بعقن الفاظ کا اضافہ مروی ہواہد مگر ستم میں ابن عرر من کی روایت سے نابت ہے کہ بدا صافہ انداز اللہ کا کہ کا دور کے کا اللہ کا کہ کا اللہ کا کہ کا اللہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کی کا کہ کا کہ کا کہ کہ کا کہ

ننام مسلما نوں کا اس تلبید پرا جماع سے لیکن کچر لوگوں کا تو ل سے کہاس پرانٹہ تعالی کے ذکر کا امن فہ کیا ب سکتا سے اور این مجارتی کا تول سے اور انہوں نے ابن عمرام کے مذکور احن فرسے استدلال کیا ہے۔ اور دوروں نے اس کے مذکور احن فرسے استدلال کیا ہے۔ اور دوروں نے اس کے مفلا ف کہا ہے کہا ہے کہا جا گا تا اس بر احنا فر جائز نہیں بعنورسے انہیں یہنیں فولا ف کہا ہے کہ براس کا احن فرجی مگر انہوں کا منا فرجی مگر بیا ہے۔ اس کی مثال یہ سے کہ جیسے مصورہ نے لوگوں کو خانہ کی تکہ برسکھا کی تو اب اس بر احن فرکم ناجا لئے نہیں ہے۔ اور امعارت سعدر من کی صدیمہ بیا ن کی کہا نہوں نے ایک ہو جی کو اکتبیت کا المتحارج سے سے میں میں استوں استر ملیہ وسلم کے عمد میں یوں تلبیہ نہیں کہتے ہے۔ اس کی میں کہا وی کے مدد میں اور اساد کی کہا کہ ہی میرا ما فرد ہے۔ کی کہا کہ کہی میرا ما فرد ہے۔

سنن نساتی بی ابن مسعود می دوایت سے صنور مسے تنبید میں کچے نا ٹدان نامردی بین اور ما برس کی طویل حدیث میں اور صن بیس اور ان پر نکیر مروی بین اور ان پر نکیر مروی بین اور ان پر نکیر مروی بین اور ذوا تحد کے الفاظ کا اصنا نہ بھی ابوداؤ دکی معبن اما دسیت میں آیا ہے اور یہ بھی کہ حضور سنے لوگوں کا یہ امن فہ سن اور نکیر نمیس فرما ہی ۔ اس سے یہ نا با بت ہوتا ہے کہ مرفوع تلبید بہا متعماد افغنل سے اور اگر کوئی نا اٹرا لعنا ظاکمہ سے تو اس میں بھی حرج نہیں جمہور کا بہی تول ہے ۔ مگر مالک سنے اسے صب روایت مافظ ابن عبدالبر مکروہ کہا ہے اور شافعی میں کا ایک قول ہی ہی سے ۔ دومرا قول نہ سے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور ابو صنید روسے یہ منظول ہے کہ مرفوع تلبیہ کے اندر اصن فرمائز بائر سے یہ منظول ہے کہ مرفوع تلبیہ کے اندر اصن فرمائز بائر سے یہ منظول ہے کہ مرفوع تلبیہ کے اندر اصن فرمائز بائر سے یہ منظول ہے کہ مرفوع تلبیہ کے اندر اصن فرمائز بائر سے یہ منظول ہے کہ مرفوع تلبیہ کے اندر اصن فرمائز بلکھ سے ۔

مولانا نے رقمنے فرما یا سے کہ تلبیہ میں جار مذا مہب میں ۔ (ا) تلبیہ سنت سے مگراس کے مترک کرنے سے کوئی کن ارہ واحب بنیں ، ام منا فعی مواورا ام احمدوم کا ہی مذمہب سے (۲) تلبیہ واحب سے میں کے مترک سے ایک مبانوری قربانی واحب موتی سے ، خطابی کے بقول ہر ابومنبیز مراور مالک میں کا مذمہب سے اور لؤوی نے کمال کی کم اسے سنت قرار ویا مگر کہا کہ اس سے مترک سے قربانی واحب سے (س) تلبیہ واحب سے مگراس کے قائم مقام کو فی فعل بھی مہومکتا سے مگر کوبہ کو میں بڑنا یا کوئی اور ذکر۔ بر مالکیہ میں سے ابن مناش اور منفیہ میں سے مفین نی کا مذم ب سے۔

(۲) یہ احرام کا دکن سے تنب کے بغیراح ام منعقد تنہیں ہوتا ،۱ بن عبدالبرنے بنہ ڈیہب ٹودی،ا بومنیفہ اور ابن مببب ما دکی اور زبیری سٹا فعی سے نقل کیا سے۔ اہل ظا ہرنے کہا کہ تلبیب عام نمانہ کی تکبیر پخریمہ کی ما ننددکن احرام سے۔ مولان دمنے فرما یا سے کہ حنفیہ کا مذم ب یہ سیے کہ تلبیبہ ایک بار فرمن سیے اور چیواس کا تکراد سنت سے ۔

١٨١٣ حَلَّا ثَنَا اَحْمَدُ بُنُ حَنْبِلِ نَا يَحْيَ بُنُ سَعِيبُ إِنَا جَعْفَ كَا إِنْ عَنْ جَابِرِ بَنِ عَبْلِ اللّهِ قَالَ اَهْلَ سَوْلُ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَكَ لَا عَنْ جَابِرِ بَنِ عَبْلِ اللّهِ قَالَ اَهْلُ سَوْلُ اللّهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَلَا سَلْهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَالنّاسُ يَزِينُ وَنِ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحُونُ اللّهُ لَكُمْ مِنَ الْكَلّمَ وَالنّبَيْ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ رَبِينَهُ مُ فَلَا يَقُولُ لَهُمْ شَيْرًا -

جا ہر بن عبداں ٹریٹنے کہاکہ دسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم سنے اس ما ندھ انٹر پھر جا بریم سنے ابن عمرہ نے تملیہ کی طرح " کمبیہ کا ذکر کیا ۔ کہاکہ لوگ ڈوا کمعادج وغیرہ کے الفاظ کا اضافہ کمرتے سنتے اور نبی صلی انٹر علیہ وسلم <u>شننے ہے</u> اور کچر نثر <u>کھتے ہے</u> ۔ دائین ماتبہ نے یہ مدیث ابن عمرہ کی مدینے کی طرح روایت کی سے اور اس ہیں امنا نے کا ذکر نہیں <sub>ک</sub>

١٨١٨ - كَلَّا ثَنَا الْقَعْنِيَّ عَنْ مَلْالِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بَنِ إِنْ بَكْرِبْنِ مُحَمَّلِا اللهِ بَنِ إِنْ بَكْرِبْنِ عَبْدِ اللهِ بَنِ إِنْ بَكْرِبْنِ عَبْدِ اللهِ بَنِ الْحَادِثِ الْمَاكِ بَنِ إِنْ يَكْرِبْنِ عَبْدِ اللَّهُ عَلَى الْحَادِثِ الْمَاكِ بَنِ إِنْ يَكْرِبْنِ عَبْدِ اللَّهُ عَلَى الْحَادِثِ اللَّهُ عَنْ اللهِ اللَّهُ عَنْ اللهِ مَلَى الْمُوسَلَّةُ وَاللهِ مَلَى الْمُوسَلِّقُ عَنْ اللهِ اللَّهُ عَنْ اللهِ مَلَى اللهُ اللهِ مَلَى اللهُ اللهُ

مَنْ مَّعِي أَنْ يَرْفَعُولَ آصُواِ تَهُمْ بِالْدِهُ لَالِ أَوْقَالَ بِالتَّلْبِيَةِ يُرِينُهُ أَحَدُ هُمَا-

خلاد بن سائر کن الفدادی سے روایت ہے کہاس نے اپنے باپ سے دوایت کی کہ دسول الٹرمسلی الٹرعلی پسلم سنے فزمایا : جبرین میرسے پاس آیا اور مجھے مکم ویا دعینی الٹلدنغا کی کا طوف سنے) کہ میں اینے اصحاب اوران کوجوم پرسے ساتھ ہیں مکم دول کہ وہ ابلال (تلبیر) سکے ساتھ اپنی اوا ذیں ملیندکریں ۔ یا حصنو ڈانے اصلال سکے ہجائے تلبیہ کا لفظ ہولاتھا (یہ معربیٹ تر مذتی ، نسانی اور ابن مام ہیں موجود سے اور متر مذتی نے اسے حسن صبحے کہ کہ ہے ک

متنس سے :''ا وران کو تجوم پر سے سائق ہیں'' سے مراد صحابہ ہیں اور یہ لفظ بطور تاکید فرہ یا ، یا یہ مطلب کہ مهاجریں وانعمار کے علاق ہ جولوگ اہمی آکر قافلے میں شامل ہوئے ہیں ۔ اور حتم سے مراد جہود کے نز دیک امر استحباب سے اور ظاہر یہ ک نز دیک امر و تبوب ۔ دلائل مشرع کی بنا دیرعوز میں اس حکم سے سنتنی ہیں ۔

بَٱثُكُ مَ شَي يُقُطِّعُ التَّلْبِيةَ

(تلبیب کب قطع کرسے)

١٨١٥ - حَكَّاثُنَا اَحْمَدُ بَنُ حَنْبَلِ نَا وَكِيْعٌ نَا ابُنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِعَنِ ابْنِ عَبَّالِسِ عَنِ الْفَضْلِ بَنِ عَبَّالِسِ اَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلْمَ لَـبَى حَتَّى رَلِي عَبَّالِسِ اَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلْمَ لَـبَى حَتَّى رَلِي عَبْرَقَ الْعَقَبَةِ -

عبدانٹلربن عباس دم نے نفنل بن عبا س دمنسے روایت کی کہ دسول نٹرصلی انٹرعلیہ وسلم نے جمرہ عقبہ ہر دمی کرنے کستلبیہ جادی رکھا دا س مدریث کو بخاری ، مسلم ، نسانی ، ابن باجہ اور تر مذتی نے دوا رہت کیا ہے ،

١٨١٦ - كَلَّ ثَنَا اَحْمَدُ بَنُ حَدَّبُلُ نَاعَبُهُ اللهِ بَنَ نُمَيْرِنَا يَحْيَى بَنُ اللهِ بَنِ عَمَرَعَنَ سَعِيدٍ عِنْ عَبْدِ اللهِ بَنِ عَبْدِ اللهِ بَنِ عَبْدِ اللهِ بَنِ عَمْرَعَنَ مَبْدِ اللهِ بَنِ عَبْدِ اللهِ بَنِ عَمْرَعَنَ مَبْدِ اللهِ بَنِ عَمْرَعَنَ اللهِ عَمْرَعَنَ اللهِ عَرَفَاتٍ مِتَنَا اللهِ عَالَهُ عَرَفَاتٍ مِتَنَا اللهُ كَارُدُ وَسَلَعَ مِنْ مِنْ مِنْ اللهِ عَرَفَاتٍ مِتَنَا اللهُ كَارُفَ مَنَ اللهُ عَرَفَاتٍ مِتَنَا اللهُ كَارُفَ اللهُ عَرَفَاتٍ مِتَنَا اللهُ كَارُفَ اللهِ عَرَفَاتٍ مِتَنَا اللهُ كَارُفَ اللهِ عَرَفَاتٍ مِنْ اللهِ عَرَفَاتٍ مِتَنَا اللهُ كَارُفَ اللهِ عَرَفَاتٍ مِتَنَا اللهِ عَرَفَاتٍ مِنْ اللهِ عَرَفَاتٍ مِتَنَا اللهُ كَارُفَ اللهُ عَرَفَاتٍ مِنْ اللهِ عَرَفَاتٍ مِنْ اللهُ عَرَفَاتٍ مِنْ اللهُ عَرَفَاتٍ مِنْ اللهُ عَرَفَاتٍ مِنْ اللهُ عَرَفَاتِ اللهُ عَرَفَاتِ مِنْ اللهُ عَرَفَاتِ اللهِ عَرَفَاتِ اللهُ عَرَفَاتِ اللهُ عَرَفَاتِ اللهُ عَرَفَاتِ اللهِ عَرَفَاتِ اللهِ عَرَفَاتِ اللهُ عَرَفَاتِ اللهُ عَرَفَاتِ اللّهُ عَرَفَاتِ اللّهُ عَرَفَاتِ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَرَفَاتِ اللهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْكُواتِ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللهُ اللّهُ ال

عبدالت دبن عمر من نے کہا کہ ہم ہوگ من<mark>ی سے عرفات کو گئے توبعس لوگ تلبیہ کھتے تھے</mark> اور بعض تکبیر کھتے تھے (یہ مدیث مسلم میں ہمی آئی سے )

مشیح: خطا بی نے کہاہے کہ عامتہ اہل علم اس سیلے میں نعنیل بن عب س دد کی صدیث پریمل کرتے ہیں نزکہ ابن عمر کی صدیث پر ، اور سفیا ن تو رسی فقہ اسے صنعیہ اورشا فعی کا مسلک یہ سپے کہ جمرہ موقب پر ہہاں کنگری چیسنگتے ہی ملبیہ موقوف ہوہ تاہیے اورا حمد اسحاق سفے کہا کہ دوال آفتاب تک ہم اری رہے گا، ذوال سمی اسحاق سفے کہا کہ دوال تعتاب تک ہم اری رہے گا، ذوال سکے دوال تعتاب تک ہم ایک سکے نزد کیک ساتھ ہی موقوف ہوگا ۔ حسن بھری سکے نز دیک ہوم عرفہ کی نماز فج اداکر سے ہی تلبیہ موقوف کرے گا ، مالک سکے نزد کیک عذر کی کھرہ نہیں ۔

### بَاكِ ٢٩ مَتَى يُقَطَّعُ الْمُعَتَّمِ رُالتَّلِبِيَةَ

عمره كرسن والاكب للبيه قطع كمرسك ؟

١٨١٤ - كَلَّاثُنَّا مُسَلَّكُ دُكَاهُ شَكْيُ عَنِ ابْنِ إِنْ لَيُكَاعَنَ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ عَنِ النَّيْعِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلَيِّى الْمُعْمَرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ اللَّهُ عَبَى اللَّهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُعْمَرُ وَهَمَا مُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُعْمَرِ وَلَا عُنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُعْمَلُ وَهَمَا مُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُعْمَلُ وَهَمَا مُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُعْمَلُ وَهَمَا مُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُعْمِلُ وَهُمَا مُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُعْمَلُ وَهُمَا مُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُعْمَلُ وَهُمَا مُ مَنْ عَلَيْهِ وَلَا عَبْنَاسٍ مَوْقُولُولًا وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ ا

مَايَصْنَعُ وَيُتَابِسُورِ

ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم مصے روا سبت کرتے ہیں کہ آپ نے فرما یا کہ عروا دا کرنے والا مجواسود کا بوسہ مینے کہ تلم بہبر کیے۔ ابولاؤدنے کہ اکر عبلا لملک بن ابی سلیمان اور سمام نے عطاء سے اوراس نے بر روایت ابن عباس مسے موقوف بیان کی دخر ندی نے اسے روایت ابن عباس مسے کہ کہ سبے ، ابن عروا کہ کے حسن میرچے کہ اسے منذری نے کہا کہ بعض المہ نے اس کے راوی عبدار حمل بن ابی سائی پر منعید کی سبے ، ابن عروا کا ندمب بیان مہوچا کہ حرم میں وافعل ہوتے ہی تلم بیہ موقوف ہو جا تاسے مگر بقول تر مذی اکثر امل علم کا عمل ابن عباس روا کی حدیث پر سبے ۔ مولا نا رہے نے فرہ یا کہ اس مدرف کے دا وی ابن ابی سائی سے مراد محمد بن عبدالرحل بن ابی سائے ہو خود عرب عداد سے روایت کرے تو بحد فقہ میں مبند بایہ خفعدیت ہوئے با وجود ابل علم کے فز دیک منتظم فیہ سبے ، وہ کٹر ابو ہم عا، خاص کہ حب عداد سے روایت کرے تو بست خطا دکر تاسے ہدا ابن فقل نے اسے حقیقت کہ اسبے ۔ خلاصہ برکہ اس مدیث کا دفع خطا سبے اور یہ ابن عباس رو بر موقون سبے ۔

بَا مُنِّ الْمُحْرِمُ يُوَدِّبُ عُلَامُهُ بَا مُنِّ الْمُحْرِمُ يُوَدِّبُ عُلَامُهُ مِن كَانِيْ الْمُحُرِمُ يُوَدِّبُ رِنْهُ الْمِ

١٨١٨ - كَالَّائُكُا ابْنُ حَنْيُلِ وَمُحَمَّدُ بُنُ عَبْلِ الْعَزِيْنِ الْمُكَانِ الْمُكَانَا الْمُكَانَا عَبُلُوالْعِدِيْنِ عَبْلِوالْعِدِيْنِ الْمُكَانَا الْمُكَانَا الْمُكَانَا الْمُكَانِ اللَّهِ عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ وَالْ مَعْ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ و

ا معادبنت ابی مجرر صنی الله عنهما سنے کہا کہ ہم رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساعقد حج کرنے کو تنظیمتی کر حب ہم منا م

رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ عَلَى أَنْ يَقُولُ انْظُرُوْ إِلَىٰ هَٰذَا الْمُحْرِمِ

ع برسقے تورسول انٹرصلی انٹرعلیہ کی منظم سے بھی منزل کی ۔ پس مانشران تورسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم سے پاس اور ہی اسپنے باپ دعدرت ابو بکررش کے قریب بیٹی ۔ اور ابو بکررمنی انٹر تعالی عندا وررسول انٹرصلی انٹرعلبہ وسلم کا سا مان سفر وعزہ واکھا تھا جوابو بکررمنی انٹرعنہ کے ایک علام سے سپر و تھا ۔ بس ابو بکررمنی انٹرعنہ اس بیٹے سکے کہ وہ غلام آئے ۔ سوجب وہ آ با تواس کے ساخہ اس کہ اونسٹ رہ تھا رکیجی جس پرسا مان سفر تھا ہیں ابو بکررمنی انٹرعنہ اسے کہ کہ بہ واونسٹ کہ ال سے ہ اس نے کہا کہ وہ تو ہیں نے گرشت اِس محم کردیا تھا۔ را وی نے کہ کہ اس پر ابو بکر منی انٹرعنہ ایک ہی اونسٹ ہوا ورتواکسے کم کرھے ؟ را وی نے کہا کہ چروہ اسے پیٹنے گئے اور رسول انٹر صلی انٹرعلبہ وسلم سکو تنہ تھے اور فرماتے ۔ اس عمرم کو دیکھوکیا کہ تا ہیں ا را وی نے کہا کہ چروہ اسے پیٹنے گئے اور رسول انٹر صلی انٹر علیہ وسلم سکو انترا کہ فرماتے : اس اموام واسے کو دیکھوکیا کہ تا ہے۔ اس ابی ابی وزم راوی نے کہا کہ دو ایسے کہ سے )

نشی سے: عَرْجَ کُمْ کی راہ میں ایک بمنزل کا نام سے حب کی طرف عبداً مثار بن عمرو بن عثمان منمشہورشاع نیسوب سے حضا حِشلی لنگر علیہ وسلم کا یہ تول کہ دیکھویہ مُحْرِم کیا کر تاہیے ؟اایک تنبیہ کے طور پر شاکسی اس سے صرف بیمعلوم ہوا کہ خلام کوا تنی سی تا د بیب احرام پر انڈا نداز نہیں ہوتی ورنہ البو مکردھ نہ کرنے اور درسول التُرسلی اللّٰرعِلیہ وسلم صرف تعریفًا نہیں مبکہ تصریحًا منع فرما دستے ۔

### بَاكُلِ الرَّجُلِ يُحُرِمُ فِي رُدِي الرَّالِ

اس آدمی کاباب مجواب نے عام کپڑوں ہیں احرام با ندھے

١٨١٩ - حَكَّاثُنَّا مُحَمَّدُ الْمُنْ كَثِيْرِ اَنَاهَمَا مُّوَالُ سَمِعْتُ عَطَّعُ اَنَاصَغُوا لُهُ اَنْ يَعْلَى بَى الْمُنَدَّةَ عَنْ ابِيْهِ اَنْ رَجُلَدُ اَقَ النَّبِيَّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اَنْ رَجُلَدُ اَقَ النَّبِيَّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَى النَّبِي اللهُ عَلَى اللهُ ال

یعلی بن آمیز من کہ کہ کہ تعرابہ کے مقام پرایک آد می رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسل کے پاس آیا جس پرخوش بوکا، یا کہا زر دی کا نشان نقا اوراس پرا یکس ئجبۃ نقا ۔ پس اس نے کہا یا رسول الٹڈ آپ بھے کیا مکم دستے ہیں جو میں اپنے عمرے یں کول؟ پس الٹرنعا کی نے رسول الٹرصلی الٹرعلیہ دسلم پر وحی نازل فرمائی رجب آپ کی وہ صالت جاتی رہی تو فرمایا : عمرہ کے متعسلق سوال کسنے والاکھاں سے ؟ خوش ہو کا نشان دھوڈال ، یا فرما یا کہ زردی کا نشان ، اور اپنا مجتہ اتار دیے اور تو اپنے عمرہ

مين معى دي كرجوتون عج س كيا.

مشمس : حسشفس كالسّ مديث مين ذكرب وه ياتوعطاء مي منيه ياعرو بن سواد يا حسب روايت طيادي خود بعلى بن اميه مغنا بعتراندا *یک م*قام کا نام سیے جو مکہ اور لھا نُعن کے درمیان واقع سے ،اس شخص کے کپڑوں کے علاوہ معلوم ہو تا سیے كرجهم پر مجی خوشبو كے نشانات تقیم بساكر بعف دورسرى روايات بي سبے، اگرنشان صرف كيڑے ہر ہوتا تواس كا اتروانا ہى كافى تقا، وهونے کا مکم دینے کا مطلب ہی معلوم ہوتا سے کہ کپڑے کے علاوہ حبم مپریمی خوشبونگی ہوئی تھی۔ نملوق نرعفران سے مرکب نوشبو کا نام سبے۔ حضرت ما نشین کی مدریث میں گذ رسچا سبے کہ احرام کے بعد بھی معنور کے جسم پرمشنک کے نشا نات عقه، سوستا پربها ل اس سیے منع فرایا گیا کہ زعفران کی خوشبو یا زیادہ دنگدار خوشبومردوں کے سیے نا ما گزیہے۔ و سیے جہوالس ك قائل بين كرخوشبوكا بيتمكم صرب ما نشره كي حديث سع منسوخ بوديكاسم-اس مديث سع يدمعلوم دو تاسب كر وه معنس اعمال جج سے دا فق کتا مگراس کے نمیال میں عرسے کے احکام جج کے احکام سے کچے مختلف ہونے جاسٹیں مقے، اس کے سوال کا منشا خالبًا ہی تھا۔ اسی لیے اُس نے سوال میں خاص طور پرعمرے کا لفظ بولا ،اس سے یہ بھی معلوم ہو تا سے کہ نرمان م بہیت ہیں عرم کے متعلق لوگوں میں تھجے تساہل ہا جاتا تھا ورنہ سلے ہوئے کپڑے اتاردینا اور توسیبو کا ترک کمرنا مج کے د وران میں ان سکے اندررا کے تھا یہ قفتہ حجرات میں پہنٹی آبا بھا جو فتح مکہ کے بعد متف مگاموا تھا۔ حجۃ الوداع میں حصرت عائشًا کی صدیبیٹ کے مطابق نعود رسول اسٹرمسلی اسٹرعلبہ وسلم نے احرام کے وقت نوشبو استعمال کی مقی جس کا اثر بعد تک باگی رہا۔ لیکن محرد بن الحسن اور مالک سے نزویک اِس حدیث کے باعث پچھے کپڑوں اورجہ بہنوشبو کا اثر باقی نرد مہنا چا ہیے ۔ اس *مکٹ* سے یہ استدلال بھی کیا گیا کہ اگر کسی نے بھول کھر با نا دانی سے احلام میں خوش ہولگا بی تواسے فورًا دودکر دے ،اس کا کف رہ کو ٹی نر محوگا- ما لکس دمرنے کہا کہ اُگرنوشبو دہیہ تک نگی دسی تو کفارہ اَسٹے گا ۔ابومنبیڈیو اورایک دوابیت کے مطابق احمد کے نز دیک مطلقًا كفاده لاذمسيے

١٨٢٠ - كَلَّ ثَنَّا مُحَمَّدُ بُنُ عِيْسِى نَا ٱبُوْعُوَ اَنَةُ عَنَ اَبِي بِشَرِعَنَ عَطَاءِ عَنَ عَطَاءِ عَنَ مَفُوَانَ بَنِ يَعْلَى عَطَاءِ عَنَ عَطَاءِ عَنَ صَفُوَانَ بَنِ يَعْلَى عَطَاءِ عَنَ عَطَاءِ عَنَ صَفُوانَ بَنِ يَعْلَى عَطَاءِ عَنْ عَطَاءِ عَنْ صَفُوانَ بَنِ يَعْلَى عَطَاءِ عَنْ عَطَاءِ عَنْ صَفُوانَ بَنِي يَعْلَى عَلَيْهِ عِلْمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْحُلُمُ جُبُنَكُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْحُلُمُ جُبُنَكُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْحُلُمُ جُبُنَكُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْحُلْمُ جُبُنَكُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْحُلْمُ جُبُنَكُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَالْمَا اللّهُ عَلَيْهِ وَالْمَا اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ ال

فَخُلَعُهَامِنْ رُأْسِهِ وَسَاقُ الْحَدِيُثَ-

یعلی بن ا میدمنسے تبی مدمیث دو مری سندسے، اس میں سے کہ حضور صنے فر مایا: اپنا مجبّہ ا تا د دسے، تواس نے اکسے مرکی طرف سے اتاد دیا اور دا وی سنے بھر ساری مدمیث بیان کی زمخاری، مسلم، نسائی ا ورنز مذی سنے یہ مدمیث روایت کی ہے

١٨٢١- كَلَّ ثَنَا يَزِيْدُنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوْهَدِ الْهَمْدَ الْزُالْتَ مِنْ الْهُمْدَ الْزُالْتَ مِنْ اللهِ بْنِ مُوْهَدِ الْهُمْدَ الْزُالْتَ مِنْ اللهِ عَنْ مَوْهَدِ اللهِ اللهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ إِنْ رِيَامِ عَنْ صَفْوَانِ بْنَ يَعْلَى بْنِ مَوْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ

كة ب المناسك. مستن ایی دا و د حکد سوم بهاناً الْخَتْرِقَالَ فِيْهِ فَأَمَرَكُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْرِ وَسَلْمَ إِنَّ يَنْزَعَهَ نَرُعًا وَيَغْتَسِلَ مَرَّتَيْنِ أَوْيُلاَّتُا وَسَاقَ الْحَدِيثَ -کہی مدتیث ایک اورسندسنے، اس میں یعلی<sup>ن</sup> کایولی سے کہ رسول انٹرمیل انٹرعلیہ وسلم نے اسسے جبّہ اتاد دسینے اور دویا تین بارغسل کمرنے کا حکم دبایقا <mark>۔ وابن ما ج</mark>ر کے سوا باقی سب صحاح میں بھی یہ مدیث موجود سبعے <mark>بہتی</mark> نے الج دا ڈ دسے یہ حدیث اسی سندسے ردایت کی سیے اور اس می<del>ں بغتس</del> کے بجا ئے <del>یفسل</del> کالفظ سیے اور دو میری روا بیت کے موانع ہی <del>۔</del> ١٨٢٧- كَلَّاثُنَّا عُقْبَدُّ ابْنُ مُكُرِّمِ نِنَا وَهُبُ بُنُ جُرِيْرِ نَا إِنْ قَالَ سَمِعَتُ تَيْسَ بَنَ سَعْبِي يُحَلِّ كُعَنَ عَطَاءِ عَنْ صَفُوانَ بَنِ يَعَلَى بِنِ أُمَيَّكُ عَنَ [بَيْرَانَ رَجُلًا أَنَّى النَّبَيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْر وَسَلَّمَ بِالْجِحِرَّ إِنْدَ وَقَلْ أَخْرَمَ بِعُنْزَةٍ وَعَلَيْهِ حِيَّةٌ وَهُو مُصْفِي لِحَيْتُهُ وَرُأْسُهُ وَسَأَقَ الْحَدِيثَ -یعلی بن امتیده منصدروا میت سند که ایک آ دمی <del>جعرا</del> نه می*ن دسول انترصلی انشیطیه وسلم کے پاس آیا،اس نے عجر* آ کا احرام با ندصا مہوا عفاا ورا یکسیجتر ہیں دکھا نتا ا ورا پنی ڈا ڈھی ا ودسرکو (خوشبوسسے) زرد کمرد کھا تھا۔ ا ورداوی سنے بھربہسادی *هدیپ*ٹ بیا ن کی (بیر*حد دی*ٹ تھبی <del>کخاری، مسلم، نسائی اور تر مذ</del>ی بین موجود ہیے۔او<del>رنسائی</del> کی ایک اور مدیث میں اس حدیث سے ملتا حلتامهنمون ہے۔ اس میں سیے کراس شخص نے خوب خوشبو لگا رکھی تھی جد اس میرلمیٹی ہوئی تھی۔اگر بعبلی کی مدمث کومدیث عائشہ رمزسے منسوخ نہ ما نا مہاسٹے تو نہتی کا سبب بشاید یہ تقاکہ اس کا سرا ورڈا ٹرھی خوشیو سے ڈھکی ہو ٹی تھتی کو کی معمولی خوىشيوبنر تقي بَائْتِ مَا يُلَبِسُ الْمُحْدِمُ المار كَلَّاثُنَامُسَتَادُ وَاحْهَدُبُنُ حَنْبُلُ فَالْا نَاسُفَيْنَ عَبِ الزُّهْرِيَّ عَنَّ سَالِمِ عَنَ اَبِيْهِ قَالَ سَالُ رَجُلُّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ مَا يُتْرَكِ أَلْمُحْرِمُ مِنَ التِّيكَابِ فَقَالَ لَا يُلْبَسُ الْقَمِيصَ وَكَا الْبُرْنُسُ كُلَّ السَّحَاوِيلُ وَلا الْمِمَامَةُ وَلِا تُويَّامَّتُ لَهُ وَرَسٌ وَلا زَعْفَانٌ وَلَا الْحُقَّانِ إِلَّالِمَنَ لَا يَحِلُ التَّعَلَيْنِ فَمَنُ لَمَ يَجِلُ النَّعْلَيْنِ فَمَنَ لَمَّ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلَيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَ

لْمَقَطَةُ مُهَاحَتِّي يَكُونَا إَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَايُن -

۱۸۲۴ حکل فکی عَبِی اللهِ بَنُ مَسْلَمَةً عَنْ مَالِكِ عَنْ ثَالِمِ عَنِ ثَالِمِ عَنِ الْبِي عَنْ ثَالِمِ عَنِ الْبِي عُمَرَعَنِ النَّبِيِّ صَلِّمَ اللهُ عَلَيْرِ وَسَلَّمَ بِبِمَعْنَا لُهُ -ابن عُرده می و بی مدیث یک ورسندسے

١٨٢٥ - كَانَّانَا فَتُكَيْبَةُ بُنُ سَعِيْ إِنَا اللَّيَكُ عَنْ تَنَافِعِ عِنِ ابْنِ عُمَرَعُنِ النَّيْ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ الْمُوَا فَوَ وَكَا وَكَلَا تَنْتَقِبُ الْمُوَا فَ الْحَرَا مُوكَلَا تَنْتَقِبُ الْمُورَا فَ الْحَرَا مُوكَلَا تَنْتَقِبُ الْمُورَا فَ الْحَرَا مُوكَلَا تَكْبِ مِنْ الْمُورَا فَا الْحَرِيْنِ عَلَى الْمُورَا فَا الْحَرِيْنِ عَلَى اللَّهِ عَلَى مَا قَالَ اللَّيْثُ وَرَوَا لَا لَكِنْ وَمَا اللَّهُ فَوَى الْمَنَا وَمِع عَلَى مَا قَالَ اللَّيْثُ وَرَوَا لَا لَكُ مُوسَى بْنُ عُلَى اللَّهُ عَلَى الْمِن عُمْرَ وَكَلَا اللَّكِ فَعَلَى الْمُوسَى بَنْ عَمْرَ وَمَا اللَّهُ عَنْ تَنْ وَمِعَى الْمُورِيَّ فَيْ وَمَا اللَّهُ عَلَى الْمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْمُ اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّ

وَكَا تَلْبَسُ الْقُفَّا زَيْنِ-

ا بن عمران نے نبی صلی انٹرعلیہ وسلم سے انسی حدیث کے معنی کی دواست کی ا وراس میں یہ تعظ ذائد کیے۔ احرام والی ورت نقاب نزیپنے اور دستا نے نہ پہنے ابو واؤ د نے کہا کہ اس حدیث کو جا تم بن اسما حیل اور پھی بن ایوب نے ہوسی بن عقبہ عن نافع کی سند سے دوایت کیا اُسی طرح جس طرح میت کی دوایت سبے دہی جوسا ہنے سبے اور ہوسی بن طارق نے اسے موٹو ہن عقبی سے ابن عمران پرموقو ف دوایت کہ یہ اور اسی طرح عمبیدالٹلہ بن عمراور مالک اور ایوب نے موقوف روایت کیا اورا برائیم بن سعید مدینی سے نافع عن ابن عمران سے مرفوع دوایت کی کہ نبی صلی الٹرعلیہ وسلم نے فرایا : حجم عودت نقا ب اور دستا نے نہ پہنے ابودا ولا ہے کہ کہ ابرا ایم بن سعیدالمدین اہل مدینہ میں سعے ایک بنر دلگ تھاجس کی کچے ذیا دہ اس وریث نہیں ہیں دا ہم تئے کی دوایت کی دوایت

منتوح: احرام والی ودت کے لیے اپنا چہرہ ڈھا نکن جائز نہیں کمیونکہ منہوں کا انٹر علیہ وسلم کا ارشاد سے یعود سکا اس کے چہرے میں سبے اور مائٹ دمنی الٹرعنہا سے روایت سبے کہ سواد ہما دے پاس سے گزرتے نفے درا کا لیکہ ہم رسول الٹرمسلی النٹرعلیہ وسلم کے ساتھ حالیت احرام میں تھیں۔ بس جب وہ نوگ ہم دسے سامنے آنے تو ہم میں سے کو ڈاپنی جا در کوچہرے ہر ملکا لیتی اورجب وہ گذر جائے تو بھرا کا الیتی تھیں۔ اس سے بہت جیا کہ اگر چہرے ہرکو کی الیتی جیز لکا کی جائے جو جہرے سے الگر در کوچہرے ہیں یا نیسے میں جی کر میر ہے ۔ اس موریث الیس کی مثال ہوں جیسے کو ڈئی عورت تھے میں جی ہے کہ میر ہے ۔ اس موریث میں دستانے کی خالف میں استعمال میں منافعی موریث سے کہ حودت کو دستانے بہنا جا گزیہ ہیں برخیبہ نے دستانے جا گر دستانے ہوں کہ دستانے ہوں دستانے ہوں ہوں ہے۔ ہاں اور میں استحاب کہ ہوں استحاب کہ استحاب کہ ہوں استحاب کہ ہوں ہوں ہے۔ ہاں اور میں استحاب کہ ہوں استحاب کہ ہوں ہوں ہے۔ ہاں اور دستانے سند استحاب کہ ہوں کے میر دستانے دروں کے سیاد میں استحاب کہ دستانے ہوں کہ دستانے ہوں کہ دستانے ہوں کے دستانے ہوں کہ دستانے ہوں کو دستانے ہوں کا مواد کے میں اور اس کے دستانے ہوں کہ دستانے ہوں کہ دستانے ہوں کہ سے دستانے ہوں کے دستانے ہوں کہ دستانے ہوں کی میروں کے میروں کے سیاد استحاب کی میں دستانے کی دستانے دروں کے سیاد دستانے ہوں استحاب کی میروں کے دستانے میاب کی میروں کی میں دریا ہوں کے دستانے کی میں دریا کے دستانے ہوں کو دستانے کی دروں کے سیاد کی کا میں دریا ہوں کہ دروں کے سیاد کا میاب کی کی دروں کے سیاد کیا گر کہ دروں کے سیاد کی کی کہ کا کا کہ کا کہ کا کی کا کہ کو دریا ہوں کے دروں کے سیاد کی کی کی کی کو دریا کے دروں کے سیاد کی کی کی کو دریا کے دروں کے سیاد کی کی کی کی کو دریا کے دروں کے سیاد کی کی کو دریا کے دروں کے سیاد کی کی کی کو دریا کو دریا کے دروں کے لیے کہ کی کو دریا کے دروں کے لیے کہ کو دریا کے دروں کے لیے دروں کے لیے دروں کے لیے دروں کے دریا کے دریا کی کو دریا کے دریا کی کو دریا کے دریا کی کی کی کو دریا کے دریا کی کوری کی کو دریا کی کو دریا کے دریا کی کو دریا کی کو دریا کی کو دریا

١٨٢٧ - كَلَّ أَنْ الْحَدَدُ بَنُ حَنْبِلِ نَا يَعْقُوْبَ نَا إِنَى عَنِ ابْنِ اِسْحَقَ قَالَ فَإِنَ نَا إِنَى عَنِ ابْنِ اِسْحَقَ قَالَ فَإِنَ نَا وَعُنَا مَوْلِى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّ تَنْفَى عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَاتُ لُهُ مَا يَعْفَ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْرِ وَسُلَمَ نَهَى اللّهِ سَاءَ فِي الْحَرَامِ فِي عَنِ اللّهُ عَلَيْرِ وَسُلَمَ نَهَى اللّهِ عَنْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَ

عبدالتدب عرضف رسول الترصلي الترعليه وسلم سيرصناكراً ب نعورتون كوابنيا حرام مين دستانون اور نقاب سع اور ورس اورزعفران ملكے كپروں سع منع فرما يا- اوراس كے بعد وہ جس رنگ كے كپراسے چاہيے بخوخوا محقعف ہوں يا ابر ستيم سكے يا زيور يا شلوار يا متيف با موزسے ابودا واونے نے كہاكہ بير حديث ابن اسحاق سع عبدہ نے روايت كی اور خرمن سلم نے محمد بن اسحان قول كك كه: وہ كپر سے جوورس اورزعفران ملكے ہوں، اور ان دونوں نے اس كے بعد كى عبارت كا ذكر

نهيں کيا .

پشہرے: مکھ مفروہ کپڑا سے توعمت قرسے دنگا گیا ہوا ورعمت قرطم نامی پودسے بچول ہوتے ہیں پنمز رہیم کی ہی ایک قیم ہے بس مدریٹ میں فرم معودت کومعت قرکی مما نعست کی گئی سے جومخت لف فیرسے کیو لکرمدیٹ میں اس کا جوانہ بھی آیا ہے۔ امام شافتی نے معقق کی کا جواز لکھا سے کیو لکہ نا کشہ مدیقے دن نے مالت احرام میں معقب فرکڑے بیٹے تھے۔ منٹیہ کی تاویل اس میں یہ ہے کہ اگرمعقب فرکچا دُنعل مبائے اوراس میں ٹوٹ ہونہ دسہے اور رنگ میس کا بیٹر مباطے توعودت کے سلیے اسوام میں با مزسے وررنہ دنیں ۔ معذرت مدرقے دن سے اس کی ممانعت ہمی منقول ہے۔

١٨٢٨ - حَلَّا ثَنَا مُوسَى بَنُ اِسْلُمِ فِيكَ نَا حَمَّا دُّعَنَ أَيُوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ أَافِعِ عَنِ أَبْنِ عَلَى الْمُعْدَا فَعَمَ الْفَرَّ فَعَنَا أَلْقِ عَلَى الْمُوبِ الْمُؤْلِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ اللهُ عَرِمْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ

ابن عمر کومردی کل توانگوں نے نافع سے کہا کہاسے نافع مجد پر کوئی کپڑا ڈالو۔ نافع نے کہا کہ میں نےان پر رڈھانگنے والانجفر دبرنس، ڈال دیانوابن عرد مزنے کہا کہتم مجد پر میر کپڑا ڈالتے ہومالا نکہ دسول اسٹرصلی اسٹرعیبہ وسلم نے فیرم کواس کے پہننے سے منع فرمایا نقاد بخاری اورنساتی نے بھی اسے دوارت کیا ہے۔ دنساتی کی روا بیت طویل تڑا ورمنقس سیے

منشکرے: ابن عمردہ کے تو ل سے معلوم ہواکہ پروا قعہ مالتِ احرام ہیں پیش آیا۔ وسلیے ابن عمردہ کا اس سے پر ہز بطور نورع واحتیاط تقا ور نہ اسے پیننا نہیں کہا جا تا اورسے دی کودورکر ہے نے سلیے برتش کو او پر لین ممنوع نہ تنا ۔ ہی سبب اتاد کر چینک نہیں دیا تنا ۔

١٨٢٩ حَلَّاتُكَا سُلَمِّنَ بَنُ حَرْبِ نَاحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِوْتِنِ

دِيْنَا رِعَنَ جَابِرِ ثَنِ زَنْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّا سِ قَالَ سَمِعَتُ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهِ عَنَ اللهِ صَلَى اللهِ عَنَ اللهِ عَنَ اللهِ عَنَ اللهِ عَنَى اللهُ عَلَيْنِ اللهُ عَلَيْنِ اللهِ عَنَى اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عِلْ اللهُ عَلَيْهِ عَلْ اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَا عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَاللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى

ابن عباس سننے کہا کہ میں نے دسول الٹ صلی الٹ دعلیہ وسلم کونز ماتے شنا: سنلواداس کے لیے ہوتہ بندنہ بائے اورموزہ اس کے لیے جوجو کتے نہ بائے و باقی صحاح خمسہ میں بھی یہ صدیت موجود سبے) الوداؤ دنے کہا کہ یہ اھل مکہ کی حدیث سبے اسلیمان بن سرب، اور عمروبن دینا رکلی ہیں ، حماد بن نہید بھری سبے ، اور جابر نزید تک یہ حدیث اہل بھرہ کی طون لوٹ آئی ہے اور اس میں سرا دیل کا ذکر متفرد سبے اور موزے کو قطع کر نا مذکور شہیں بہوا۔

مشی ہے: ما فظ سنے فتح آب ری میں کہ سے کہ بقول قر آبی ام احمد نے اس مدیث کے نام رکو لے کر موز سے اور مراویل کا بیننا محر م کے بیے بابی مٹرط مبائر قرا رویا ہے کہ اُسے جو نے اور تہ بند نہ میں۔ مگر جہود نے دوسری ا حاد بیٹ کے باعث موز سے کو قطع کر نا اور شلوار کو بھاڑ کرت بند بنا ونری وار دیا ہے الگروہ ایسانہ کررے گا توفد یہ لازم ہو گا اس کی دلیل ابن عمران کی گرشتہ حدیث ہے ہیں موزہ کو قطع کرنے کا حکم اور سراویل کی صریح ممانعت آئی ہے۔ ابودا و سے بہتر بن ذید کا مراویل کی صریح ممانعت آئی ہے۔ ابودا و سے جا بہتر بن ذید کا مراویل سے ذکر میں جبیرعن ابن عباس مراویل کا ذکر موجود ہے۔ بس جابر بن زید متن ورز رہا ۔ دیا موز ہے کو قطع کرنے کا ذکر سو وہ نسائی کی ایک اور دوا بت اور مسلم کی بعن روایات میں واضح طور رہر موجود نہیں ہے۔ من ماہا ابودا ور نے دیر عبادت مکوکر کا طرف دی ہوگی اور کسی کا ترب نے اسے حاسینے پر مکھ دیا ہوگا ہوں کے ایس نہیں نہیں ۔

عائشہ ام المؤمنین ام سنے فرمایا کہ ہم دسول انٹر صلی الٹر علیہ و کم کے مساکھ مکہ کی طرف نسطنے تھے تواہی پیشانیوں کو خوشبودار شکت کے مسابع احمرام کے وقت نمیپ دینے تھے۔ بیپر عبب ہم میں سے کسی کوئپ بیند آتا تو وہ ہما دسے پہرہے ہر ما تا تقا اور دسول انٹر صلی انٹر علیہ وسلم تمہیں دیکھتے تو منع نہ فرماتے ستھے ہے

منسيرے: سُكت أيك معروف نوستنو بهت مقى تبيع بنانے ميں بهت دمير مگتى هتى . هالت احرام كے اندر تو نوشبو لىكانے كاجواز

کی کے نز دیک نہیں سے مگر یہا حرام کے وقت دلینی اس کی تیاری سے وقت) کا بیان سے ، اس حد دیشسعے وا صخ ہوگیا کہ پہلے سے ملکی ہوئی خوشہواگر مالت احرام میں باقی رہے تو حرج نہیں سیے اور ہی جہور کا قول سیے ۔ مگرابن عمران ، زہری منا ہام مالک امام محمد بن الحسن اود معمن مثنا فعیہ کے نز دیک احرام باند صتے وقت اتنی خوشہو لگانا جس کا اگر بعد تک رہ جائے ہائز نہیں ان کا استدلال بعن روسری احادیث سے سیے مثلاً بعلی بن امتیر کی گھرشتہ حدیث جہود نے اس حدیث کی حمالعت کواستی ب پر خمول کیا سے مہیسا کہ اوپر گذر دھ کا سیے ۔

ا۱۸۳۱- حَلَّ قَنَا تَعَبَّدُ مَنَ سَحِيْدِ كَا أَبْنُ الْبِي عَلَى مُحَمَّدِ بَنِ اللهِ يَعْنِى الْمُنَ مُمَّرَكَانَ يَصِنَعُ ذَلِكَ يَعْنِى يَقَطَعُ النَّحُونَ اللهُ عَبْرا اللهِ اللهُ عَبْلَ اللهِ يَعْنِى اللهُ مَرَكَانَ يَصِنَعُ ذَلِكَ يَعْنِى يَقَطَعُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَلَا اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ وَلَا كَانَ رَخْصَ لِللّهِ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ وَلَا كَانَ وَخُصَ لِللّهِ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ وَلَا كَانَ رَخْصَ لِللّهِ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ وَلَا كَانَ وَخُصَ لِللّهِ عَلَيْهُ وَلَا لَكُومُ وَسَلَّمُ وَلَا كَانَ وَخُصَ لِللّهِ عَلَيْهُ وَلَا لَهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ وَلَا كَانَ وَخُصَ لِللّهِ عَلَيْهُ وَلَا لَهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا لَهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا عَلَيْهُ وَلَا لَا عَا لَكُ وَلِكَ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا كُومَ لَا لَا عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا لَهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا لَهُ عَلَيْهُ لِللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا لَا لَا عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا لَا عَلَيْهُ وَلَا لَا لَا عَلَا لَا لَا عَلَاللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَا لَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَا لَا عَلَا لَا عَلَالْمُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَالْمُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَا عَلَا

مسالم بن عبدالتلانے که که که عبدالتدی عردہ محرم عورت کے لیے پہلے موز وں کو کاٹ دیتے تھے۔ پھر صفیّہ نبت ا ابی عبدید دا بن عمره کی زوج ہے نے انہیں مصرت عالنہ ہم کی صدیب سنانی که رسول الترصلی اللہ علیہ وسلم نے عود تو ل کے سیلے موزوں کی رفعیت دی متی تو عبداللہ نے قطع کرنا بھوڑ دیا .

## بَاكْتِ الْمُحْوِمِ يَجْمِلُ السَّلَاحُ

الله الله المسلمة المتراع يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ وَاللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ عَمَالُكُمْ مُعْمَعُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ ال

ا بوا سما ق نے براودہ کو کھتے سنا کہ مب رسول انٹرملی انٹرعلیہ وسلم نے اہل مدسیب دیعی کفاد کمہ میں سے ساہق معاہدہ و مدیبہتیہ ہوا تھا، کے سابق معیا کحت فرما کی تو اس شرط پر صلح ہوئی تھی کہ اہل اسلام کتر میں ستھیاروں کو نیام میں ہے کہ آئیں گئے۔

ن ا في داؤ وحلاسوم شعب نے ابواسحاق سے بو بھاکہ جلبان انسلاح کیا چیزسے ؛ تواس نے کہاکہ نیام مع مہضبار رہجاری نے یہ مدیث ملکح اور حج آور جہا داور مغانتی میں میان کی ہے اور مسلم نے کتا ب الجہاد میں خطابی نے معالم السنن میں کہا ہے کہ ملبان کی یہ تغسیریں نے کسی تغت کے لائق اعتماد آدمی سے نہیں سنی ۔ بعض کے نزدیک مجلبان قد آور جسیم شخص کوکے میں ۔ شایدم چنیا دیکے باعث چونکہ آد می مبیبت ناک سا نظر آتا ہے للٹا تلواد کی نیام کو مُلبان کینے نگے۔ پرشرط معنول نے اس لی کی تھی کرایل مکتب سے سرفتم کی فلط حرکت ہمرائتہ آنے کا اندیشیہ قوی تھا۔ باكت في الْمُحرِمَةِ تَعْظِيُ وَجُهُهُ ( محرم تورت کے اپنے بہرے کو دا ھا نیکز کا باپ ١٨٣٣ حكافكا أحْمَدُ أَنْ حَلْبُلِ نَاهُ شَيْمُ زَا يُزِيدُ أَنْ أَيْ زِيَادِ عَنْ مُجَاهِدِ عَنُ عَارِسُنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ كَانَ الْوُكْنَ إِنْ يَهُرُّ وُنَ بِنَا وَنِحَنْ مُحْرِمًا ثُنَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْرِ وَسَلْعَ فِا ذَا حَا ذُوْلِينَا سَدُ لَتَ إِحُدَانِنَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجَهِهَا فَإِذَا جَا وَزُوْنَا كَشَفْنَا لا \_ معضرت عائشة رمنی انتلاعنها سنے فرما یا کہ حب سوار ہما دسے قریب سیے گز رہنے جبکہ ہم دسول انتدمسلی انتدع لیہ وسلم کے سابقة احرام میں ہو میں، توحب وہ ہماری می ذوت میں آئے توہم لوگ آبنی جا دریں چہروں پر مشکا تتیں، بھرحب وہ آ گے گزر جاتے تو ہم چہرہ کھول دیتے مقتے (بہ صدیث <del>ابن ما بہ</del>ے بھی روایت کی سے) مثل ح : نطط بی نے معالم اسن میں کہاستے کہ رسول الله صلی الله علیہ دسلم سے عورت کو احرام میں نقا ب استعمال کرنے کی م انعت تابت سے رصیبالہ تھیا امادیث میں گذرا) سکن جا در مع درج مت صرورت سرے چرے میلانکا ناجوست ل کعلانا سب ۱ ور نقا ب نهیں سے سدل کی اجازت عقاء، ما لکت سفیاً ن نوری ا وراحدین عنبل ا وراسحاق سنے دی سیے ا ور ہی محدین الحسن کا قول ہے۔ منڈری نے کہا ہے کہ شعبہ ، تھیٰ بن سعید انقطانی اور تھیٰ بن معین کے نزدیک مجاتبہ کا سماع مفترت عائشہ سے ٹائبت بنیں سے الوصائم وازی نے کہا کہ مجا بدکی روایت عائشہ سے مرسل (منقطع ) سیے۔ تنین بخارکی اورسلم سنے مجا بدی مدسیث عائشرن سے روامیت کی ہے جس سے بطا سرسماع کا هموت ہوتا ہے ۔اس صدیث کی سندمیں بزریدس الی فراد را وی متلافیدسے پرسکم سنے اس کی روایت دوہروں سکے نسائق ملاکہ ٹی سیے حس سنے ٹا بت بہو تا سیے کروہ اسسے نا قابلِ حجاج سوکانی نے کہاہے کہ جب مورت سنر کی خاطر سرکا کی طراح پر سے اس اور جہرے سے صرور لگ ہے۔ اس معلوم ہوا کہ جن بوگوں کے سزدیک سیدل کا جوازاس سرط کے ساعق سے کہ کیا جہرے مید منہاے۔ یہ صدمیتان کے قول کے بطا سرفلاف سبع. ا دراگریه شرط موتی تورسول الشرصلی الشرعلیه وسلم استے بیان فرما و سیتیے ، ما فظآنے فتح اکباری میں کہاہے کراسمام میں صرورت كووت عورت كييسد المستخب موليه على وركيرت مع الك رسيد بمولا ناتشف فرما بالتوكاني

العقية

کا نؤل نا قابل فہم ہے ک**یو نکہ معنوٹر سنے ص**راحۃ گفتا ب کی مما نعت فرما نی ہے اور یہ مدیث اُس سے متعار ص ہے ۔ لپ د ولوں کو جمع کرنے کے سیے ہم نے یہ کہاکہ اس مما نعت کا منشاء پیرسے کہ پر وہ چہرسے سے متعمل ہز ہو ۔اورسدل کی امبازت ا**س م**نٹرط کے ساعۃ سے کمرکیڑا چہرے سے الگ رہے زا در گھو نگٹ میں یہ ممکن ہے )

# بَافِيْكُ فِي الْمُحْرِمِ بَظُلِلُ الْمُحْرِمِ بَظُلِلُ الْمُحْرِمِ بَظُلِلُ الْمُحْرِمِ بَظُلِلُ اللهِ

٣٩٨ - كَلَّ ثَنَا اَحْمَدُ بَنُ كَذَبِهِ اَنْ الْمُحَمَّدُ اَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْمُحَمِّدُ الْمُعَمِّدُ الْمُحَمِّدُ الْمُحَمِّدُ الْمُعَالِمُ الْمُحَمِّدُ الْمُحَمِّدُ الْمُحَمِّدُ اللَّهِ عَنْ الْمُوالُحُصَيْدِ عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّبِي اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَاللَّهُ عَلَيْهُ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُعَلِيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُعَلِيْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُعُلِيْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُلِمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُعُلِقُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُعُلِي اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُعُلِقُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُعُلِقُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُعُلِقُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُعُلِقُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْمُعَلِقُ الْمُعُلِقُ اللْمُعُولُولُ الْمُعُلِقُ اللْمُعُلِقُ اللَّهُ عَلَيْه

حفرت ام المؤمنین نے کہا کہ ہم نے دسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آخری جج کیا۔ بس میں نے اتمام مرا و دبلال کود کھے اکران ہیں سے ایک نے دسول اللہ علیہ وسلم کی اونٹلی کی مُہار بکرار کھی تقی اور دوسرے نے اپنا کہڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوب سے بچا نے کے لیے اوپر اکھایا ہوا تھا حتی کر جمرۂ عقبہ پر کنکر یاں کھینکیں دیہ مدیث مسلم اور نشانی نے بھی روایت کی سے ۔ )

بَاصِّ الْمُحْرِمِ بَيْحَتْجِمُ بَاصِ الْمُحْرِمِ بَيْحِتْجِمُ مِن كَاسِيْلُوانِهُ الْمِ

١٨٣٥ - حَلَّ ثَنَا اَحْمَدُ اَنْ حَنْبَلِ نَاسُفْيَانُ عَنْ عَنْ عَمْرِوبْنِ دِ بُنَارِدِ مَنَا مَعَنْ عَمْرِوبْنِ دِ بُنَارِدِ مَنَا عَطَاءِ وَطَا وُسِمَ الْنِ عَبَّالِسِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ احْتَجَمَّدُ وَهُوَمُ حُرِمُنَ -

منگی احمدادد اسن بن خطأتی نے کہا کہ احرام میں حج مت مکروہ نہیں سہے اور ہی مذہب سفیان ٹور دی ، اصحاب راسے سنا مغی ، احمدادد اسحاق کا ہے ۔ مالک خے اسے مشدید صنور درت کے سوا مکروہ کہا ہے اور حسن بقتری کے نز دیک حجا مسے سے ایک جانور کی قربانی واحب مہوجاتی ہے ۔ من فعہا نے اسے مکروہ کہا ہے وہ صرف اس بناء پر ہے کہ اس کے بیال کاسٹنے ہاں کاسٹنے ہیں ہے ۔ اگر ایسی ملک میرسنگی مگوائیں جہاں بال نہ بہول تو ان کے نزدیک بھی فدید نہیں ہاں اگر بال کا شے جا نیں گے تو فدید ہوگا ۔ امام مالک محکی دریں بقول علامہ عینی رہ سے کہ صنور صلی الشرعید کے ہمت ایک مرص کے باعث کرائی تھی ۔

١٨٣٦ حَكَّ ثَنَا عُمُمَا ثُنَ إِنِي شَيْبَةَ نَا يَزِيْدُ بُنُ هَارُوْنَ أَنَاهِ شَامُّ عَنْ عِكْمَ مَهُ عَنِ ابْنِ عَبْرِسِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ الْحَجَّعُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهُ مِنْ دَاءِ كَانَ بِهِ -

ا بن عباس م سے دوایت ہے کہ رسول انٹدھ بی انٹرعلیہ وسلم سنے احرام میں ایک بیما ری کے سبب میں سرمیں مجھینے انگوائے سفتے د بخاری اورنسا ڈی نے بھی مختصرًا اسے دواست کیا ہے

١٨٣٤ - حَلَّانُكُ اَحُمَدُهُ بُنُ حَنَبُلِ نَاعَبُدُ التُوَّا نَامَعُمُوْعَتُ وَالْمَعْمُوعِتُ اللَّهُ عَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ الحَبَدَ وَسَلَمَ الْحَدَدُمُ وَهُومُحُومُ عَلَى اللَّهُ عَلَى عَلَى

ا نس سے روابیت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنے ما است اسمام میں با واں کی بیشت ہدایک بیماری سکے

ہا عنت کچھنے نگوائے تقے دنسا کی اور تر مَدی سنے اسے روایت کیا ہے۔ نسا نی نیمیاری کا نام دِرش بنا یا ہے جس کا معنی خطابی سنے یہ بتایا سے کہ مِڑی پہ بچر پڑے اور وہ لوسٹے نہیں مگر دب جائے ) ظام رسے کہ یہ واقعہ اور اور ہے کی حدیثیوں والا

بَاكْ بِي كَيْمِي لَكُمْ كُورِمُ الْمُحْرِمُ الْمُحْرِمُ اللهِ كَابِابِ وَمُ اللَّهِ عَالِبَ اللَّهِ عَالِبَ ا

مهر المسكر المحتمدة المعرفي المستمري المستمري المستحري المستحري المتحري المتح

من می ایان بن عنمان اموی کی کمنیت ابوسعید یا ابوعبدان تلاحی عمرون شغیب نے کماکریں نے ابان سے بڑھ کر مدسف اور فقہ کا کوئ عالم نہیں دکھیا۔ کیلی بن سعیدا نقطان نے ابان کو فقہ اسے مدینہ میں شمار کیا ہے۔ صبر ایک ورخت کا عن ہے ہے ہاری زبان میں منمار کیا ہے۔ صبر ایک ورخت کا عن ہے ہے ہاری زبان میں منمار کیا ہے۔ مولا نادم فوات ہیں کہ مرح میں اگر خوش بن مستدیس دوایت کی ہے۔ مولا نادم فوات ہیں کہ مرح میں اگر کوئی بلا عدر میں استعمال کرے توکوئی فدید یا صدقہ نہیں ہا تامگر اولی یہ سبے کوشبو دن میں ہوئے ہوئی اس میں فرین میں فرین ہے۔ اگر مرم خوشبو دار مہوتو تین دفعہ ڈالنے سے جانور کی قربا نی اور ایک دوبار سے صدقہ واجب سے۔ منا فعہ کا فریر سے میں ہی ہے۔

٩ ١٨١ حَلَّاثُنَا عُمُّنُ بِنُ إِنِي شَيْبَةَ حَدَّاتَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنَ ا يُوْبَعَنَ

نَافِع عَنْ نُبَيِّهِ فِي وَهِب بِهُلْأَ الْحَلِيثِ فِي اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ ا بيميرين وسب سے وہی مدیث ایک ورسندے ساتھ۔

بَادِبُ الْمُحْرِمِ نَفِيْسِ لُ مُن كَنْسُ كُورِمِ نَفِيْسِ لُ

١٨٨٠ حَلَّ ثَمَا اللهِ عَنْ زَيْدِ بُنِ مَسْلَمَة عَنْ مَالِكِ عَنْ زَيْدِ بُنِ اللهِ بُنْ مَسْلَمَة عَنْ مَالِكِ عَنْ زَيْدِ بُنِ اللهِ بُنْ عَبْلَا اللهِ بُنْ عَبْلَا اللهِ بُنْ عَبْلَا اللهِ بُنْ عَبْلَا اللهِ بُنْ عَبْلِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ بُنْ عَبْلُ اللهِ بُنْ عَبْلُ اللهِ عَلَى اللهِ عَنْ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهَ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهَ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهَ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى الل

تُمْوَّنَا لَكِلِ نُسَانِ يَصُبُّ عَلَيْهِ أَصْبُبُ فَالَ فَصَبُّ عَلَى كَأْسِهِ تُمْتَحَرِّكِ ٱبْوَا يُوْبَ

بالوں کو حرکیت دی اور ہا مقول کھکے سچھے ہے گئے۔ بھر فر ما یا کہ میں سے درسول انٹد صلی انٹدعلیہ دسم کو یوں کرستے دیکھا تھا ۔ د بخارشی مسلم ، نساتی ابن ما جَدا وردا حمد نے بھی اسے روا بیت کیا ،

منتھ جے ؛ عبداں ٹربن گندیں ہا شمی عبداں ٹربن عبائش کا آلادشدہ غلام تھا ابوا دفر کے کے معنافات میں ایک بستی تھی جو بجائب مدینہ جحکہ سے ٹیس ممیل کے فاصلے بر تھی ۔ بہاں پر رسول انٹر صلی انٹر عبیہ وسلم کی والدہ ما مبدہ اسمنہ کی قبرہے ۔ ابن عمینینہ سنے اس مدیث کے آخر میں بیرامنا فرکیا سے کہ عبدانٹر بن مندین سنے وائیس آکر اُک حدارت کو ابو ابو ب کا تول وفعل بتا یا تو مِسْوُ دُرُننے کہ کر میں کہی تھی سے زابن عباس ، سے حبکہ انہ بیس کروں گا ، علامہ عینی مسنے کہ اس مسئلہ میں فقہا وکا اُختارا سے ، د ابو صنیق کہ توری اوندائتی ، شافعی احمد اور اسی آق اس میں حرج نہیں جانے۔ اس ہادے میں صفرت ہم بین اولیا ک

المهرار كَلَّ الْمُنَا قُدَيْبَ أَنُ سُعِيْدِ اللَّهُ مُحَمَّلًا بَنَ جَعْفِي حَدَّ الْمُحُدِ المهرار كَلْ اللَّهُ عَنْ مُطْرِورِ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمِ عَنْ أَنْ يَعْفِى اللَّهُ عَنْ أَنْكَ فِي عَنْ أَنَا المِنْ عُنْمَانَ عَنْ عُمَّالًا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ ذِكْرُمِثْ لَهُ وَا دُولًا يَغْطُبُ-

اس مدسین کی دوسری دوایت حس میں وکا کھنطمش کا تفظ زائدہے دیعنی بیغام نکاح بھی ندوسے اور یہ امنیا فہمسکم اور مہمتی میں معی موجود سیے )

٠٠٠ ١٨٣ - حَلَّ ثَنَا مُوْسَى بَنُ إِسْلِعِيْلَ نَاحَمَّ اَدُعَنْ حَبِيْبِ بَنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مَنْ مُؤْنَدُ عَنْ مَنْ مُؤُنَّ قَالَتْ عَنْ مَنْ مُؤْنَدُ عَنْ مَنْ مُؤُنَّ قَالَتْ عَنْ مَنْ مُؤْنَدُ قَالَ مُنْ مُؤُنَّ قَالَتْ تَرَبُولُ اللّهِ صِلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَخَنْ حَلَا لَانِ بِسَرِفَ - تَرَقُولُ اللّهِ صِلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَخَنْ حَلَا لَانِ بِسَرِفَ -

ام المؤمنين ميرون سنے كه اكبريسول الله مسلى الله عليه وسلم نے مقام سرون ميں مجھ سنے نكاح كيا جبكہ ہم دونوں احرام سے با ہر سقے دمستم اور ترمذی سنے بھی يہ حد بيث روايت كی سے بنوطاتی سنے كہ اس عباس كواس نكاح ميں وہم ہوا سے اور ميمو نهشسے براعد كمراس بات كوكو فئ نہيں مان سكتا لهذا اسى كا قول اختياركي جاسے گا .

صفا ومروه کی سعی کی اور سرمن ٹرواکدا حمام کھول دیا۔اب یہ بات تو واضح سپے پھنے دین کار ہذتو طواف سے پہنے کمیا اور بذطواف و سعی کے مصرف میں ہوں ہے کہ دہا ،اب یہ بات تو واضح سپے پھنے کہ دہا ہوں ہے گئا تول ہی صبح سپے دہا صحابرت نے ابن عباس شمل کی تغلیط نس کی رہا ،ابولا فع اس کی تعلیہ ہوں ہے کہ رہا ،ابولا فع اس کی تعلیہ ہوں ہے مصابق سپے جس میں محرم کے لکارح پر بابندی سکا دی گئی سپے اورا بین عباس شکا تول اس حدیث کے خلاف سپے۔اس قول سے یا تونسے لازم ہم کا حوام کی مصنورہ کے سالے نکارح کی متحق ہوں امر ہے دلیں اور خلاف اصل ہیں۔ دی میمون ہے ہے اپنے سے کردسول الٹرصلی اللہ علیہ وسلم نے میمون وانوں امر سے دلیں اور خلاف اصل ہیں۔ دی میمون ہے تھا رہے کہ ابن عبا سرش کی خالہ تھیں۔ابن القیم نے ملیہ وسلم نے میمون وانوں کی اللہ تھیں۔ابن القیم نے اسے البکہ کی بس بیان کیا ہے۔

ر - - بند. مولانك فرما يا سيم كم بهرتمام وجوره تربيح قابل ردين كبيونكه: «ال حفظ تعلق ملوعنت اورعدم بلوعنت سيدنهس ملكه وه امك فطری چیز سیے۔ ایام بخاری کامر تبہ خچیو ہی عمرییں ہی حفظ و اتقان میں جو بقاکیا کو ٹی اور محدّت اس کے قریب بھی پہنچ سکا سیے ؟ ا ورابُورا فع کو محص نبوعنت کی بناء پرابن عباس ً منسے را جح قرار دینا ایک ایسا قول سے توصی بروتا بعین میں سے کسی سے مرز د نهيب مبوا ، دوا بيت و درا بيت دويوب اس كے ضلاف مېس علم وفقيرا ورحفظ وا نقتان ميں ابن عباس تن کا جومقام تقا ابورا فعاس بي ا ن کے ہم یتر نہیں ہو سکتے . عمر بن الخطاب ابن عبا ش ما کوفامس علی مجلسوں مس بٹری عمرکے صحابہ کے ساتھ بٹھاتے سکتے ۔ عبدالرحلُن بن عوائل نے اس یہ اُنعتراض کیا کہ اس عمرے تو تارہے بچے ہیں، ہاپ اسے اس علمی مجلس میں کیسے ہما سے ساتھ معظاتے میں تو مصنرت عمر رض نے فرما یا تقاکر متم ما نتے ہی مہواس کا فقر وعلم میں جومفام سے -اور میرسب بوگوں سے سورہ ، تنتصر کامتعنیٰ بو بھیا قوسب فا موش رسبے اورا بن عباس منسنے کہا کہ اس کم*یں دسول انٹڈمن*لیا لٹرمنگی اوسلمرکی قرب اجل کاعلال کیا گیاستے۔اوراین عباس ہے نے یہ نکاح والی مدیث بڑی عمرمیں روایت کی سبے اورامس میں انہیں کو ٹی شک وہر درمہیں تقا اور ا ہ سکے ما فظ وعادل مثا گردوں نے بہرمدیٹ ان سے روایت کی ا ورصحاح سنتہ کے مولفیین سنے اسسے اپنی کتا بوں میں درج کیا ا م*ں سب کچھے کے ب*اوجودا بورا فع<sup>رمز</sup> کے قول کواہن عباس<sup>را</sup> کی حدیث ہے کم*س طرح تربیعے دی م*ا سکتی ہے ، (۲) جہاں تک ابو را فع دمنرکے قاصد ہوسنے کا سوال سبے وہ مسلم سبے ۔ لیکن پرتسسلم نہیں کیا ب سکتا کروہ اس معا بلےکو ابن عب س منسبے ریا دہ مبا نتائقا معنودُونے ابولا فع کومیغام نیکاح وسے کمرجھیا ہیمو درط کھا ، بنامعا ملہ اپنی ہن ام ا تفضل ( زومۂ عباس ط و والدهٔ ابن عباس هز) کے میپرد کر ویاا ورام انعف رفن نے یہ معا ملہ اسپنے فاوند عباس دخرکے میپرد کیا۔ ابورا فع صرف ببغام رسال کقا، نکاح میں اس کا کوئی وفل نہیں رہا، کسی روایت میں بہ نہیں کہ اس نے نکاح کرایا تھا یا وہ مجلس نکاح میں بھی ما صرعة فکاح کمزنوالا عبا سرح تقاا ورظا برسيے كہاس كا حبتناعلم ابن عباس ح كو موسكت سيے كسى ا وركونہيں ہوسكت نكاح نواں اس كا با ب ا وردله إس كى سگی خالہ ہتی رسم پر بھی بشسلیم ہنیں سے کہ ابن عباس میزاس عمرہ میں حصنہ دھیں کے ساعقر نہ نقے ۔ نکاح ان سے بن ندان میں بغیاروں سادا کام گ*ھرکے ہوگ انجام دسے رسیے بقے* ہوا بن عباس دھ کہاں تھے ؟ اکٹرمان لیاجا سے کہا بن عباس *بھ موجود ندستھے* نڈگھ کی بات تقی حوا شول نے فورنشر کاءِ واقعہ سے سنی محی، اس کا انہیں بقین کھا بہذا اپنے فاصل و مافظ سٹا گرور ر) کو بتا گئے۔ دم) اس ومبرتر جیج میں تر بچیوں کی ہنسی کا سا مان موجودسے. کون کت سے کر مفنور سے بدنکاح طواف میں یا سعی میں کیا تق 2 یہ بات روا یات سے ٹابت سے کہ لکاح مکہ کے داستے میں بھا تھا۔ یزید بن اسم کی روایت میں تواس سرف میں مہونا آیا سے ۔ نسا فی کی روامیت مجتبی میں سے کہا بن عباس سے کہا : رسول التُرصَّلی التُرعُلید وسلم سنے میموندم مارت سنسے

کیاسیے اور بعن سنے بیز تیز بن الاصم کا آبناً بیان نقل کیاسیے کردسول الٹوسلی الٹر عکیدوسلم سنے میٹو دردہ سیسے حالت احرام سسے بام زوکاح

لىياتقا. يەردايت مُرسل بىي ادراس مىن ميمونغ كا ذكر نهيں سيے . پھر مز مذى نے اس روايت كے متعا کے حوا سے سے بیان کیا ، با ب کے آخر میں کہا ہے کہ: رسول انٹر صلی انٹر علیہ وسلم نے میمورز دہ سے صلال بہونے کی حالت بین نکاح کیا ا ورصلال ہونے کی حالت میں مقارب کی اوروہ سرت ہیں فوت ہولیں اوریم نے اُنہیںاُ سی گنبد میں ونن کیاحس میں مفنورسے اسے ملاقات فراکی متی ابوختیسی متر مذی سے کہا کہ ہیمد بیٹ عزمیب سے اورکمئی لوگوں نے اس مدیث کو بیڈیڈ بن الاصحرسے بلاحوارع میمو دود رقواریت کیا سبے لهذا به مرسل سبے لهم ، معفرت عائشی اور ابوبر ربیه دام کی احاد بیٹ ابن عباس م کی مدیث کی موتد میں ۔ عا نشته دمنی انتار عهزا کی حدمیث کو طلحاتوی ہے بیان کیاسیے بطرلق محمد من عمدیمہ۔ عائش پڑسے فرمایا کردسول انتار صلی اعتار علیہ وسلمہ نے ا بنی ایک بهوی سیما حرام من نکا ح کمیا نقاء ابد سر نهره دره کی مدیث کوطحآق بی نےسلیمان بن شعبیب کے طریق سیمے روایت کیا سیم اوراس کامقنمون بھی میں سیے کہ نکاح احرام میں بیوا تھا۔ زیکعی نے سہیل کے حواسے سے د الرومن الانف ، نُقَل کیاسیے کہ مدیث مالغا میں مرا دمیموں رمز کا نکاح سبے ۔ مش<del>وکا</del> نی بنے بھی عیا من کے حوا سے سسے اس حدمیث عائشہ م<sup>ن</sup> کا ذکر کیاسیے ا ورحصارت ابوہ مرہ دہ کی صدیمیٹ کا بھی حوالہ دیاسیے (۵) حدیث ابن عباس قیاس سے عین مطابق سیے کمیونکہ احرام میں اگر کوٹی شخص لونڈی خریدسے یا کورٹی ا وربیع وٹنراء وعنیرہ کا مقد کرسے تو با لا تغاق جائزسے .ا ور ظا سرسے کرنکاح بھی ایک عقد سبے لہذا یہ ہی مائزسے ۔ و ۱) مدریث ابن عباس محکم سیے ا وراس کی کوئی قریب تا ویل ممکن شیں حبکہ ا بولا فع اود بنہ بدب، ں صحر کی روایا ہت کی کئی قرمی تا دلمل ہوسکتی ہیں ۔ابن عباس پن کی مدمیث کی بہ تا ویل کہ محسرمسے مراد؛ کور حرم سکے اندرئیسیے،اسے بخاری کی د وامیت َ رو کھر تی سینے خس کے بغظ *یہ میں کہ: تُمُز وَّتِہ* وہونِحمُر مِن میں ہما وہو ملال۔ اس روا بیت سے ف*حرِم اورمل*ال کے الفا ظ کا تقابل اس تاویل کویا طل *کم* وی*تا سے ۔اورا مکب مثا عربے قول سیے جواس*تدلال *کیا گیاسے ک*د قَسَانُواا بن عَفَا نَ الحلیفۃ مُحجو مگا ۔ پر محفق اب*کہ ب*نوی اور ىثا عرائددلىيل سے . (ع) ابن عباس معنى مديث ايک امرنداندكو ثابت كمدتى سبے تعين نكاح مجالبت احدام -اورابورافع دخ ا ور يخريدتن الاصمر كى روا يات السي نه

مولا نامر نے بحث کے آخریس فر آیا سیے کہ تنقیح بحث صرف اس امریں سے کہ میموددن کا نکاح کہاں ہو واقع ہوا تھ۔ اور
اس ہیں روایا ت مختلف ہیں ، ابن سعد کی روایا ت ہیں اس کی دمنا حت ہنیں ، یا ساس کی دو سری روایات میں عرم ہونے کا ذکر
سے ۔ اور نسکاح کے متعلق یہ ٹا بہت سیے کہ میمو ہی شنے اس کا ختبار عباس کو دیے دیا تھا ، اور معفن روا یا ت ہیں سیے کہ نکاح
سروف کے مقام پر ہوا جو مکہ سے دس میں پر ہے ۔ اگر حفود نے رقت بہ نکاح کیا تھا تو بعید بگا اور ام ہوا ، اور اگر والبی پر ہوا
عقالت یقین عالت می سہوا ۔ بہی بات کی تا ٹیر مطا وی کی روایات کرتی ہیں جن میں سیے کہ عرق العقداء کے بعد حعد ورم نے مکہ
ہی میں مقا دبت اور دلیمہ کا ادا دو فر مایا مگر مشرکین آگرے ہے اور حقد ورش نے مقام ہرت میں تعریب ذمائی متی ۔ گھر روایات نوود
علی وی کی اس کے خلاف بھی ہیں۔ معام کی دوایات کو جمع کہ لے کی عرص سے علی وی کی ان روایات کو ترجیح دینا اور کی سے جن ہیں

مقام سرف میں مکہ کواکستے ہوسے نکاح کا فرکر بحا است احرام ہونا کا بہت سیے ۔ والٹراعلم

٣٨٨ - حَلَّ ثَنَا مُسَلَّدُ دُنَاحَمَّا دُبُنُ زَيْرِ عِنَ اَيُّوبَ عَنَ عِلْمِ هِنَّ عَنِ ابْنِ عَبَّالِسِ أَنَّ الْبِّبِيَ مَكُلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوّجُ مُنْمُونَةً وَهُو مُحْرِمُ-ابن عباس سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیون رواسے بحالت اصرام نکاح کیا تقا راس مدیث کو

بخاری نے کتاب المج کمکا ب المغازی اور کتاب ادنکاح میں روایت کیا پمسلم نے کتاب النکاح میں ، نتر مذی نے ابواب الج می دنسا کئے سنے کتاب الحج میں ، ابن کا جہ سنے کتاب الحج میں رواہیت کیا ہے،

١٨**٨٥ - حَلَّ قَنَ** اَبْنُ بَشَارِ ثَنَاعَبُهُ الرَّحُلُمِن بُنُ مَهُ لِهِي نَاسُفَينُ عَنَ السَّفِينُ عَنَ السَّفِينُ الْمُسَدِينِ بَنَ الْمُسَدِينِ فَالَ وَهِمَ ابْنُ عَنَ السَّفِينِ الْمُسَدِينِ فَالَ وَهِمَ ابْنُ عَنَ السَّفِينِ الْمُسَدِينِ فَالَ وَهِمَ ابْنُ عَنَى الْمُسَدِينِ فَى الْمُسَدِينِ مَنْ الْمُسَدِينِ الْمُسَدِينِ فَى الْمُسَدِينِ الْمُسَدِينِ فَى الْمُسَدِينِ الْمُسْتَدِينِ الْمُسْتَدِينِ الْمُسْتَدِينِ الْمُسْتَدِينَ الْمُسَدِينِ الْمُسْتَدِينِ الْمُسْتَعِينِ الْمُسْتَدِينِ الْمُسْتَدِينِ الْمُسْتَدِينِ الْمُسْتَدِينِ الْمُسْتَعِينِ الْمُسْتَعِينِ الْمُسْتَدِينِ الْمُسْتَعِينِ الْمُسْتَعِينَ الْمُسْتَعِينِ ا

سعیدین المسیب سنے کماکرمیموندرہ کے نکاح بحالت احرام میں ابن عباس رہ کو دیم ہواسے راس اثر کی سند میں ایک مجہول خص سبے اگر ایسا نہ بھی بہوتا تب بھی بہر حجبّت مدکا اور ابتو یہ ایک مجہول خص سبے اگر ایسا نہ بھی بہوتا تب بھی بہر حجبّت مدکا اور ابتو یہ ایک مجہول کی دوایت سبے

### بَامْ بِينَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ اللَّاوَاتِ بَامْ بِينَ مَا يُورُونَ كُوتَل كُوسَ تَاسِمِ ان كابيان مُورِ بِينَ مَا يُورُونَ كُوتَل كُوسَ تَاسِمِ ان كابيان

١٨٨٠ - كَلَّ الْمُنْ الْمُعْنَ كُلُكُ لَا اللهُ عَلَيْكَ عَنِيلَةَ عَنِ الزُّمْ الْمُعْنَى النَّرُمْ حَ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ آبِيْهِ سُرُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَقُتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ اللَّا وَاتِ فَقَالَ خَمُسُ كَاجُنَاحَ فِي قَتْلِمِنَ عَلَى مَنْ قَتَلَمُنَ فِي الْمِلِ وَالْحَرَمِ

الْعَقْرَبُ وَالْعُزَابُ وَإِلْفَارَةُ وَالْحِنَّالَةُ وَأَلْتَكُلْبُ الْعَقُورُ-

عبدالتلربن عمرسے روامیت سے کہ نم صلی التلرعلیہ وسلم سے ان جا نوروں سے متعلق پوچھا گیا حبہ بیں عمرم قتل کم سکتا سے تو آپ نے ادمثا و فرما با: با رکچ جا نوروں سے قتل میں مل وحرم کے اندر قاتل کوکونی گناہ نہیں، بھربی کوا، جوما، جیل اوروپی اندک داس مدیث کو مسلم اور نسا کی نے روا بیت کیا اور مجا کہ کا ورمسلم نے اسے ام المؤمنین حفق کھڑسے ہی روابیت کی )

متنی کے این فعی دمنے دیتو ل خطابی معالم السنن، کہاکہ ان بانور وں کے علا وہ ہر ترام جانور ہوکا سے فی والا وردندہ ہواس کا ہی تعکم مے کیونکہ مدیث میں بیان متندہ جانوروں میں سے بعمن تو در ندے ہیں اور مشرات لا دص جومضر میں اور بعض پر ندے ہیں جو نہ تو در ندوں میں واض ہیں اور بعض بر ندا ہے ہیں جو نہ تو در ندوں میں واض ہیں اور نہ مصر مشرات الا رض میں ۔ وہ اسے میوان میں جن کا گوشت نمبیت ہے ، کھا نے سے قابل نہیں اور مشافتی کی اند سبے مگر چوسے کوت کوت کر سفسے انہوں سنے منع کیا ، اصحاب رائے نے کہا کہ کا اور دیگر میوان سے جن کہا کہ کا قول بشافتی کی اند سبے میرسب تس کے قابل ہیں اور بھرا سیے کا انہوں سنے منع کیا ، اصحاب رائے نے کہا کہ کا تو ان سے جن کہا کہ دیکھ اور خزر میر کے متعلق ان کا قول یہ سبے کہا گر در میں اور خرا ہوں کی تعلق ان کا قول یہ سبے کہا گر در میں میں ہو کہا کہ اسکا ہوں کہا کہ اسکا ہوں کہ انہوں میں سے کوئی کتا مسلم طور ارسی شیرنے اسے جالا والا ا

ابوسعیدرم کی روایت اسبیح اتفا وی کالفظ سے حس سے معلوم ہوا کر ہرور دیرہ اسکلب ا تعقور میں واضل سے۔ نوٹسیقہ سے مرا وچویا ہے جو بہت کی روایت بیں سے کہ کوسیقہ سے مرا وچویا ہے جو بہت کی روایت بیں سے کہ کوسے پر تیر مجاد ہیں گرفتاں دیکر ہیں گئی مراد مثالہ کی مراد مثالہ ہی تھی عطاء کے نزویک اس کے قتل میں فدر سے گئر وہ اس قول میں متفذ و سے ۔ مخعی کا قول کر جو سے میں فدر سے ، ابل علم کے اقوال سے ماہر سے ۔

١٨٨٤ - حَلَّا ثَنَا عَلَى بُنُ بُصِرِنَا حَالِمُ بُنُ السَّمَا عِيلَ حَلَا تَهُمُ مُكُلُبُنُ عَلَى السَّمَا عِيلَ حَلَى الْمَعُولُ اللهِ عَنَ إِنَى هُرَيْرَةُ إِنَّ رَسُولِ اللهِ عَنَ إِنِي هُرَيْرَةُ إِنَّ رَسُولِ اللهِ عَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمُسُ قَتَلُهُنَّ حَلَالٌ فِي الْحَرَمِ الْحَيْمِ الْحَقَلَ اللهِ عَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمُسُ قَتَلُهُنَّ حَلَالٌ فِي الْحَرَمِ الْحَيْمِ الْحَقَلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمُسُ قَتَلُهُنَّ حَلَالٌ فِي الْحَرَمِ الْحَيْمِ الْحَقَلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ قَالَ خَمُسُ قَتَلُهُنَّ حَلَالٌ فِي الْحَرَمِ الْحَيْمِ الْحَقَلَ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ ع

وَالْحِدَا لَهُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ـ

ابوہرمیہ ہ دم سے دوامیت سے کہ جنا ب دسول انظرصلی اصلاعلیہ وسلم نے فرما یا پانچے مبا نودوں کا قتل حرم ہیں ہما ٹوسیے ۔ سامنی ، بچھو ، چپل ، چویلا و دکلہ طنے والاکتا - درسامنیٹ کے نظامیں ہم نسمی اور ہر دنگ اور ہر علاقے کا سامپ واضل ہے ۔ محلّ اضتال وسیدے ، امام مثنا فعی نے کتاب بلاتم میں جواز لکھا ہے ۔ محلّ اضتال وسیدے ، فاصلی صین اور ماوردی وعزیرہ نے اس کا فتل حرام مکھا سید ، امام مثنا فعی نے کتاب بلاتم میں جواز لکھا ہے ۔ کو وی سنے مثر رح مہذّ ہ کی کتاب البیع میں اسے عرص م مکھا ہے جس کا قتل مہائیز نہیں ۔ کتاب ہیں اور عفست میں اسسے غیر عمر م کما سیے اور کتا ہ البیع میں اس کے قتل کو مکھ وہ تنز کہی مکھ وہا سیے ۔ یہ من عدیا اختلاف سیے

<u>ັ້ດຄວດຍອອດຄຸດຄອດອອດອອດອອດອອດອອດອອດອອດອອດຕອດຕາມຄວວດອອດຄອດ</u>

١٨٢٨ - كَلَّ ثُنَّا اَحْمَدُ اَبْنُ حَلَيْلِ اَنَاهُ سَدُهُ اَنَايُرِيْدُ اَنَ اَلِيَ اَلِيْ اَلْمُ اَلِيْكُ اَلْمُ اَلْمُ الْمُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ

ابوسعبد ضدری شد دوایت سبے کہ نمی صلی الٹرعلیہ وسلم سیے ان جانودوں کے متعلق سوال ہوا حبہ ہی مخرم قتل کرسکتا سبے توصفوں نے دوایا : سانپ، بجیو فوکسیتھ درجہ ہا) درکوّے کو مارے مگرقتل نہ کرہے ، اورکا سِنے والاکتّ آورچیل اورحملہ آور درند الررحم نہ توصفوں این میں جہنے ہی اسے روا سبت کیا سبے اور ترملہ آور کی تحسین کی سبے گواس میں بندید بن ابی ندیا ورضعیف لاوی موجود سبے اورایک منکر بفظ ہمی پایا جا تا ہے کہ : کوتے پر تیریا بھر ویخیرہ بھینے مگر سے قتل نہ کرہے ۔ نوو کی معرفے کہا سبے کہا گر موجود سبے اورا یک منکر بفظ ہمی پایا جا تا ہے کہ : کوتے پر تیریا بھر ویخیرہ بھینے مگر اسے تمولان دم سنے فرا با کہ ہوسکتا سبے اس مدرن تارید کھا۔ نہ والا کہ اس ب

بُرِّهُ و ۲۷ کچرالصیر المُحرمر باکس کچرالصیر المُحرمر مرکبیه شکارک گوشته کاب

مهرار حَلَّا ثَمَا مُحَمَّدُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ

مطوّل موجودسيے

متنحرح: خطابی سنے کہا کہ معلوم ہو تا ہے۔حضرت علی خ کوسی طریقے سے معلوم تھا کہ ص رے بعث ایر شکاد مصربت عثمان مغابی ضاط کیا تقا، ورندجب کوئی صلال شخص شکار کمدے اور عمر مهی خاطرن کمدے تو بہت سے علی دیے اس کے تنا ول کی اجازت دی سے۔ اوراس پیدابوداؤرکی اسی باب ہیں مباہرمزکی مہریٹ صراً مہ دلالت کرتی سے۔ ما فظ سنے فتح الباری ہیں کہ اسپے کہ اس مدنیٹ سے چرم کے بیےمطلقاً شکار کا گوشت کھانے کی ممانعت نطلق سے علی سماین عباس اس عمر الیک م قرری م اور استحاق کا ہی مذہب سبے۔ لیکن مسلم میں کملے م کی حدیث اس سے معارض سبے کہ انہوں نے شکار کا گوشت کھ یا اور کہ اکتہم ا سيسے درسول انتدمسلی، دیٹرعیلیہ وسلم سکے ہمراہ بھی کھا یا عقا- اسی طرح ا بوقتا وہ دم کی صدییے، ورعمربن سلمہ کی صدیرے میں علی الک اور اصحاب سن سنے روایت کیلہے اورالبن ٹرنگیہ نے اس کی تقبیحے کی سے کہ حضولاکو بہزتی سنے ہرن بطور تحق سپٹیں کیا تو آپ سنے حفنرت ا بو مکرُد کوا سے تعنیم کرنے کا حکم دیا اورحضوراس وقت احام میں تھے ۔ ما فظ نے کہاکہ کیجوانہ کی مدنیوں سسے مرادوہ شکا ر سے جسے شکاری نے اصبکہ وہ کلال ہوا حام کس دیوہ اپنے سیے شکا رکیا تہونگراس ہیں سے محرُم کو بھی تحفہ ویہسے -اودعدم جوانہ کی مدنٹیوں کامطلب پرسیے کہ شکاری اسے فحرام کی ضاطرشکار کیا عمّا رادام مالکے نے ایک اورتفعسیل بھی بیا ن کی سیے کہ بچوشکار محرم کے سینے اس کے احرام سے قبل مکرا گیا ہو وہ جائز سینے ، حصنرت عنمان ٹنسے یہ تفصیل مذکورسے کر حس فخرم کے سیے شکار ہو ایت اسے کھا نا مبائز ننیں مگردوسرے فرم کھا سکتے ہیں بمولانا نے فرمایا کہ بخارشی میں سبے کہ جوہرن حفنور کی فدمت میں میش ہواتھ وه زيره عقا - اورية هي احتمال مع كرفعنورم كومعنوم بوكركسي اورفرم في اشاريسي يا دلالت سي نتكار مي مدرى لهي -صعب رمز في رسول التدسلي التدعليد وسلم كوجنكلي كدر في كالوشت كي سيت عين كا حقى جبكد آب محفد مين سق يارب في اورسب ہوکو ں نے اسے کھا بار مہتی میں سے کہ اس کہ وایت کی سے نہ سے یہ نیس آ میے سنے گوسٹ فنبول کیا اور زندہ جا نور رد کر دیا تقا كو يا اسسيے كه وه آب كى خاطر كميراكيا تقا .

١٨٥٠ حَلَّ ثَنُكُ مُوْسَى بُنُ إِسُلِمِيْكُ نَاحَمَا دُعَنَ قَيْسِ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ا نَهُ قَالَ يَازَيْدَ بَنَ ارْقَعَ هَلْ عَلِمُتَ اَنَّ رَسُول اللهِ صَلَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ا نَهُ قَالَ يَازَيْدَ بَنَ ارْقَعَ هِلْ عَلِمُتَ اَنَّ رَسُول اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ أَهْ إِنَ الْبُهِ عَضْوُ صَيْدٍ ا فَلَمُ نَقِبُكُ وَقَالَ إِنَّا حُرُمُ قَالَ نَعَ - اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ أَهْ إِنَ الْبُهُ عَضْوُ صَيْدٍ ا فَلَمُ نَقِبُكُ وَقَالَ إِنَّا حُرُمُ قَالَ نَعَ - اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ أَهْ إِنَ اللهُ عَضْوُ صَيْدٍ ا فَلَمُ نَقِبُكُ وَقَالَ إِنَّا حُرُمُ قَالَ نَعَ اللهِ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ

ا بن عباس پشنے زید بن ارقم سسے فرمایا: اے زید تھے معلوم سبے کہ دسول انٹرمیلی انٹرعلیہ وسلم کوشکار کا ایک ٹکٹٹ پش کیا گیا بخا تو آپ نے قبول ند فرما یا اور فرما یا: ہم احرام ہیں ہی ؟ زیدم نے کہا کہ ہاں ؛ دمسلم اور دنسا ڈئی نے بی اسے دوا بت کیا۔ ایک ننچ میں عمُن کو مدید کے بجائے عصُف مُو کہ زید کا لفظ سے ، یعنی شکار کیا بہوا ہر ندہ یا جڑ با ) بحث ا وہدگزد چکی سے ۔

المار حَلَّا ثَنَا قُتُكِيْبَةُ بُنُ سَعِيْدِ الْأَيْعَقُولُ الْمُسْكَنَّلُ مَا الْحُ

" یا تهمادسے لیے دنہ مارگیا وہ ہتمادسے سیے ملال سیے ابوداؤ دنے کہاکہ جب دو مدیڑوں میں تعارمن ہو تو دیکھا جائے گاکہ آپ کے اصحاب کاعمل کس ہریحقا ۔(مترمذی)ورنسانئ سنے بھی اسیے دوامیت کیا سیے

بنتی ح : امام شافعی دم نے کہا ہے کہاس بابس ہے احسن صدیف ہے۔ شوکا تی کے کہاکہ عمر وبا وجود میجین کا داوی ہونے کے مختلف فنیہ ہے اور اس سے مولا مطلب بن عبدان تلد بن عنبطیب کا سماع جا بردخ سے بقول متر مذکی ٹابت نہیں - اور متر منزی نے کہا ہے کہ اس کا سماع کسی صحابی سے نابت نہیں ہوائے اس شخص متر منزی اس نے کہا کہ فحمد بن اسماع کسی صحابی سے نابت نہیں ہوائے اس شخص حس کے متعلق اس نے کہا کہ : مجر سے اس شخص سنے حدیث بیان کی جورسول الترصلی التہ علیہ وسلم کے فیطید میں موجود ہے امام سا فنی سنے میں مدین نا معر دعن وجل میں الانصاد عن جا ہوت روایت کی سے اور منزی نے عن عسر دعن المطلب عن ابی موسلی دوایت کی ہے اور اس کی سند میں یوسٹ بن فالد ستی متروک ہے ۔ فطیب سنے اسے : مالك حن الفرط میں ابن علی مرد است کی سے ۔

یہ حدمیث فی مم کے اپنے شکار یا اس کی خاطر کیے مہوئے ننگار میں اود کسی عنیر فوم کے شکار میں ہو اس سنے فوم کے سیے نہ کیا ہو فق کمرسنے میں صریح سے ، پس یہ حدمیث دو مری مطلق احاد میٹ کو بھی اسی مثر طلے ساعۃ مقید کو تی سیے مثل صعب بن کی حدمیث ، طلحہ من کی حدمیث اور اید فرآئی آئیت کی تخصیص کرتی۔ مولا نادم نے وز ما با کہ سٹوکا بی پرچیت سیے کہ باوجو و یکہ وہ اعتراف کر ناسبے کہ اس کے مسالے مارسے مارسے میں اور معنط بیں پھر بھی اس کے مجت ہوئے ، بقیاماد نیا میں فئید لگانے اور آئیت کی تخصیص میں کیسے بیش کرتا ہے ؟ ہم معودت یہ حدمیث منفیہ کے مسلک کی موئیہ سے ۔ ابو آ فر دکا یہ فول میں کچھ عنیر مفید رہا کہ حدیث و رہیں تعادم نوسے اسٹا اب معیابہ کاعمل دکھیمیں گے ۔ کیونکہ معیابہ کاعمل ابو آئی کی تخصیص میں کیسے کہ عامر علی اور کی نے دیا ہے وہ شکار کھا نا ہو افزا نے میں سبے کہ عامر علی کے نز دیک مولال نہیں ۔ پیمسطلہ میں اور عثما ن کے نز دیک علی معید اور علی ابن عباس دھ اور عثما ن کے نز دیک طلحہ بن عبیدا دیا ہو تا دو عثما ن کے نز دیک مولال سے اور علی ابن عباس دھ اور عثما ن کے نز دیک

 $ar{a}$ oan $ar{a}$ oa

ر دورری روایت میں) صلال نمیں ہے۔ حوام کھنے والوں نے اس قرآنی اثبت سے استدلال کیا سبے: وَحُوِدٌ مَ عَکَیْکُوْد مَکَیْدُهُ الْهُ بَرِّوَ مَا دُهُ مُنَّمُّ حُوْدِمًا ۔ ا بن عباس خ نے کہا کم آتیت میں ابھام ہے لہذا توکسی حالت میں حنگلی شکاد مست کھا ۔

ا وربهاری دمیں ابوقتا وہ دمنی صدیت ہے کہ وہ حوال اوراس کے ساتھی تجوم سخے نیس اس سنے ایک وصٹی گدھے ہے حما کہ ڈیا اورم ابردن کی بیرزیرنظ صدیث ہواس باب بین عسّ ہے۔ اور آسیت میں صرف شکار کی حرمت آئی سے مذکہ لمے صید کی۔ صعرب بن بن مبنا حرکی صدیث کی روایا ت تحت تحت اور اس باب میں امام شافعی کا مذہب بعینہ صنفیہ مہیسا سے ۔

١٨٥٢ حَكَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى الْاَنْصَارِي عَنْ اللهُ عَنَادَةً انَّهُ كَانَ مَعْ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى الذَاكَانَ بَبَعْضِ طَرِنْنِ مَكَّ كَانَ مَعْ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى الذَاكَانَ بَبَعْضِ طَرِنْنِ مَكَةً لَكَ مَعْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ إِنَّهَا هِي طُعْمُ أَفَا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ

شرح : یوعرق کدیدبیکا وا قعرسے مگر بخارتی کی روائیت میں جج کا لفظ سے بھڑتی کو بھی جج کہ دسیتے سفتے۔ ابوعوا ندنے جج پاہو کا لفظ شک کے ساعۃ بولاسیے ۔ ابوقتادہ ملاکے عیر محرم مہونے کا باعث یہ تقاکہ وہ محضورم کے حکم سے کسی اور مہم پرگئے ہوئے مقے اور لاستے میں حصور سے سلے تقے ۔اس متم کے شکار میں اصطراری و بح کا فی سبے یعنی محصٰ زخمی کر کے خون نکال دینا اس کیے

صَعِيفٌ وَالْحَدِيثَانِ جَمِيْعًا وَهُمُ

ا ہو سربرہ سسے روایت ہے کہ ہمیں ایک ٹڈی دل ملا تو ایک آد می محرم ہونے کے با وجود ا نہیں ابنا کوٹرا مار تا بھا، تواسسے کہ گیا کہ بر تھیک ہنمیں بھررسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم کے مساشنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرما باکریہ توسمنلدی شکار میں سے سے برینے

 $oldsymbol{a}$ 

دسنن کے داوی) ابوداؤد کو کھتے شناکر اوی ابوا لمہزم منعیف سے اور یہ دونوں مدشیں وہم ہیں۔ شہرے: ابو المہزم پر توابوداؤد سنے نحود ہی تبصرہ کر دیاہے گراس کا شاگر دصیب المعلّم بھی مشکلہ فنیہ داوی سے بہلی صدیف کے وہم مہونے کا باعث تویہ سے کہ وہ مرفوع نہیں مبکہ کعب رہ کا قول سے - اس کے داوی میمون بن جا بان پرعُقیلی اور از دی نے تنقید کی ہے مہتی سنے اسے عنے معروف کھا سیعے - عامّمۂ فقہاء کا قول ان دوا یا ت سے ضلاف سیعے مہی سے کرٹرڈ ی جنگی شکا دسے اور اس کے تش سے فذیرہ آتا ہے .

بَاكْتِ فِي الْفِلْ يَةِ

١٥٦ - كَلَّانُكُ وَهُبُ بَنُ بَهِيَّةُ عَنْ خَالِدِ الطَّحَانِ عَنْ خَالِدِ الطَّحَانِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عِنْ اَلِي عَنْ كَالِدِ الْحَدَّةُ عِنْ عَبْدِ الرَّحُلِقِ بَنِ عُجْرَةً الْحَدَّةُ الْحِيْ الْمُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ مَرَّدِ إِلَى لَيْكُ عَنْ كَالِي عَنْ كَالِي عَنْ كَالِي عَنْ كَالِي عَنْ كَالِي عَنْ كَالِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَمَعْمُ تَلْكُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَالْكُوا عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَالْمُ عَلَيْهُ عَلِيهُ عَلَيْهُ عَلِي عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلِي عَلَيْهُ عَلَيْهُ ع

کعب بن عجرہ منسے دواست سے کہ مسلح مدیبیہ کے دنول میں رسول اسٹرصلی اسٹرعلیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرا یا ۔ ستری سرکی جو فول نے بچھے اذبت دی سبے آبکعب نے کہا کہ ہاں اس پر رسول اسٹرصلی اسٹرعلیہ وسلم نے فرا یا کہ سرمنڈ واصے عیر بطور قربانی ایک بکری فربح کریا حمین دن روزہ ولکہ یا کھجودرکے ہمیں صماع چھرمساکین کو کھلا دے دبخاری نے برحد ریث کتاب المجھی المحفاذی انطب ال بھان والنزور میں ، مسلم نے المج میں ، مساحب موطل نے المج میں ، تر مذی سنے جج میں ، نشاق نے جج میں اور ابن الم جہ نے جی ج میں روایت کی ہے ،

مثلی : علامه علینی نے عمدة القاری میں کہاہے کہاس مدین سے کئی مسائل نسکلتے ہیں۔ ایک یہ کہ بھڑم سے لیے عذر سے باعث مرمنڈوا ناجائز سیے اوراس کا کفارہ قرآئی آئیت اوراس مدیث میں پذکور سے۔ اس پراجہا عصبے۔ ووہرا یہ کہ اس مدیث میں صرف سرکے بابول کا ذکر سے ۔ باقی مجم کے بابوں کا مکم بھی ہیں سے اوراس میں واؤد ظاہری کا اختلات سے۔ نمیدا یہ کہ بہ محکم کعرب کو تقا کہ اپنے بال خودمونڈ ڈال، اگرکوئی محرم کسی عزیم م کا سرمونڈ سے توکسی پر فدید نہیں ر بالک، شافتی اورا محد کے نز دیک ابوسنی سے کہا کہ اگر کوئی شخص بلامزودرت سرمونڈ سے یا بہاس میں سے یا ٹوٹ ہو سے کہا کہ تو میں اور ابو تورک نز دیک مبانود کا فدیہ ہوگا۔ وکا سے تومیب کہ است کا ترمی ابن عبد البرنے کہا سے ابو منی قرید ما ورات واعی ہو۔ یا بچوال یہ کہ اس صورت مذکورہ میں معنود نے اورا سے دوڑہ دیکھ اس مورت مذکورہ میں معنود نے

اسے تین بینروں کا اختیارہے ، عام علماد کا ہیں مذہب ہے مگرابو منبؤشاً تعی اورابو تورنے تخیر کوشرورت ہے محمول کیاہے ، اگر بلام خودت ایسا کرسے کا تواس ہرؤم آئے گا ۔ وجریہ کرتھیں کے لیے ہے اوربہنا بیت کرنے والااس کاستی نہیں ۔ چھٹا مسئلہ یہ کہ دوزہ تمین دن کاسے ، مگرسعید ہن جہرہ مساکین کا کھا نا ، یہ قول بقول ابن جریم طبری عزمیب سے ۔ مساتواں ہی کہ کھانا چھ مساکین کاسے اسے اسے کہ وس دوزے یا دس مساکین کا کھا نا ، یہ ابومنیفہ سے ایک بید فول جو برایک ہے مساکین کو دیا جاسکتا ہے ، طاہر ہے کہ ان نہیں اور بی جہود کا تول ہے مگر ابومنیفہ سے ۔ آخواں ابومنیفہ سے دیا ہوں ہے اور جو کا جو فرق صدقع فطریں سے اسے بہاں بھی سمجھا جائے گا ، یہ کھاں ہ کہ میں یا کہیں اور جی اواکیا جاسکتا ہے ۔ دعی تفاصیل ہم ہے تھوولای میں ۔ والٹ اعلم بالصواب ۔

١٨٥٧- كَلَّاثُنَا مُوسَى بْنُ إِسْلِعِيْلُ نَاحَمُّا دُعَنَ دَاؤْدَعَنِ الشَّعْرِجِي

عَنَ عَبْدِ الرَّحُلِنِ بَنِ إِنِي لَيْكَ عَنْ كَعْبِ بَنِ عُجُرَةً أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنْ شِرْبُ فَ فَالْسُلُ نَسِيدُكَةً وَإِنْ شِرْبَ فَصُمْ ثِلْلَةً أَيَّامٍ وَإِنْ شِلْتَ فَأَكْلِعِمُ ثَلْانَكُ أَصْعِ مِنْ تَمْرِلِسِتَّةِ مَسَاكِلِينَ -

کعب بن بچر وره سے روا بیت بے کہ درسول التُرصلی التّٰدعلیہ وسلم نے اس سے فرمایا : اگر چاسیے نوا یک جانور قربان کرھے اگر جلسے توتین روزے دکھ سے اوراگر چاہیے تو تین صاع کھجور بچھسکینوں کو کھلادے۔

مٹنی نے: اس ما نورکانام صدی مہیں جوصرف حرم کے اندر ذریح مو بلکہ برنسکی، نسک باایک وابت میں شاۃ بھی آباہے۔ یہ حرم کے باہر بھی وزیح موسکتی ہے۔ بعض رواۃ کے نضرف سے بخادی ویزہ میں تمدی یا اُصُد کا نفظ بھی آباہے۔ مولا نات نے فرمایا ہے کہ حنفید نے جو کھی دیا ہے کہ حداب نہیں ملا۔ وہایا ہے کہ حنفید نے جو کھی دیا ہے کا حکم دیا ہے یہ جھے کہیں نہیں مل سکا اور ان دوا حادیث کا مجھے کو فی جواب نہیں ملا۔

١٨٥٨ - كَلَّانُكَ أَبْنُ الْمُثَنِّى نَاعَبُكُ الْوَقَابِ حَرَحَدَّ ثَنَا نَصْرُبُنُ

عَلِي َنَا يَرِيْهُ مِنْ وُرَنِيمِ وَهِذَا لَفَظُ ابْنِ الْمُثَنَّىٰ عَنْ دَا وَدَعَنْ عَامِرِ عَنْ كَعَبِ
الْمُنَا عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ مِرَّبِهِ وَمَنَ الْحُلَا يُبِيَّةِ فَلَاكُمُ
الْقِصَّةَ قَالَ آمَعَكَ دَمُ قَالَ كَا قَالَ فَصُمْ تَلْتُ اَيَّامٍ أَوْتِصَدَّ قُ بِثَلْتُهِ الصَّهِ
مِنْ تَمْرِعِلَى سِتَّةِ مَسَا كِيْنَ بَيْنَ كُلِّ مِسْمِكِينَ يَنِ صَاعُ۔
مِنْ تَمْرِعِلَى سِتَّةِ مَسَا كِيْنَ بَيْنَ كُلِّ مِسْمِكِينَ يَنِ صَاعُ۔

کعب بن عجره دخسسے روایت سے کرمد تبیہ کے و نول میں حضور صلی انٹر علیہ وسلم اس سکے باس سے گزرے آتا بھر مدیث کا قفتہ ذکر کیا ۔ حضور وسے فرما یا نیرے باس جانور سے ،کہا کہ نہیں ۔ فرمایا کہ میں دن روزہ رکھ یا تین مداع کھجو رکو تھے مساکین ہر نی مسکین نصف صاع کے حصاب سے صدقہ کمر دے۔ راس مدیث سے کچہ لوگوں نے سمجا کہ متعیّن تو ذبح ہی سبے مگراس کے

نہ ہونے ہوئے بھررونرسے اور صدسقے میں اختیارسے - ابن عبدالبرنے کہا کہ تہ تیب وجوب کے سلیے نہیں استی اب کے سلیے ہے )

مهم احكَّ الْمُنَّا قُدُنُ اللَّهُ مُنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعِ اَنَّ رَجُلَامِنَ الْرَبُ مَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعِ اَنَّ رَجُلَامِنَ الْرُنْصَارِ اَخْبَرَةُ عَنْ كَعَبِ بَيْ عُجْرَةً وَكَانَ قُلُ اَصَابُهُ فِي زَلِسِهِ اَذَى فَحَلَقَ فَالْمَرَةُ النَّيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْدِ وَسَلَمَ اَنَّ يُهْدِي هَلَا يَا بَعَرَةً -

ا یک انصاری نے کما(جوبقول حافظ عبدالرح<del>ل بن اہ نسان</del> ہے۔ <del>نقرب</del>) کہ کعب بن عِرِه رہ کومسر میں نکلیف مقی ( و ہی جووں کی ) ن<u>واس نے مسر</u>مون ڈویا ، دسول الٹیمسلی الٹرعلیہ وسلم نے ایک گاھے یا بیل کی قربا نی کا حکم دیا دھبران میں بھی گلٹے کا فکرسیے ، عبد بن جمیدا ورسعید بن منفعور نے بقرہ کا ذکر گیاہیے۔ مگر صیحے دوا بات میں بکری کا ذکرسے اور وہی درست م

١٨٦٠ - كَلَّا ثُنَّا مُحَمَّدُ بُنُّ مُنْصُورٍ نَا يَعْقُوبُ حَكَ ثَنِي آبِي عَنِ

ابْنِ اسْحَقَ قَالَ حَلَّا ثَنِي كَانَ يَعِنَى ابْنَ صَالِح عِن الْحَكِمِ بْنِ عَيَيْنَة عَنَ عَبْدِ الرَّحْلِي بْنَ إِنِي لَيْكَاعَنَ كَعْبِ بْنِ عُجْرَة قَالَ اصَابِى هُوَالْمُ فِي رَأْسِى وَإِنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوْعَامُ الْحُكَ يَلِيَّةٍ حَتَى نَخَوَفَتُ عَكِ بَصَرِى فَأَنْزَلَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّوْعَامُ الْحُكَة يَلِيَّةٍ وَسَلَّمُ مَّرِيقِينَا اوْبِهِ اَذَى مِن لُولِهِ بَصَرِى فَأَنْزَلَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَي وَمَن لَوْهِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَي اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَي وَسَلَّمُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ وَاللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَالْمَالُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَيْ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُولِي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُولِي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُولِ اللهُ ا

می کعب بن عجره رہ نے کہا کہ میرے سریں جونیں پڑگئیں اور ہیں رسول الله صلی انترعلیہ وسلم کے سابھ صدیبہ سکے سال تفاء حتی کہ مجھے اپنے کا ہ کا موت ہونے لگاء پس اللہ تفالی نے بدا ہت ا تاری: فکٹن گان مِنکٹ مُر دئی میں اللہ تفالی ہے اور میں بہہ اُ ذگی میں الد ابر البقرہ 1917 تو رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے مجھے بلا یا اور فر مایا: اپنا سرمونڈ دیا اور مبری ذریح کوئی دن روزہ درکھ یا بچرمسکین کو شمکش کا ٹوکو کھلا دسے یا ایک مبری تربان کر دے ۔ بہ میں نے سرمونڈ دیا اور مبری ذریح کوئی منتوب : خطابی نے مرمونڈ دیا اور مبری میں ایک کو منتوب نے خطابی سے کہا ہے کہ اس کے کہا ہے کہ اس کے کہ اس کے کہ ایک کو تربی میں ایک کو تربی صرف میں میں ہے۔ شعبہ سے جو روا بات محفوظ ہے وہ نصف صابح من طعام میں منتوب کے دیا ور اس میں مجود ما گفت کا اختلاف را ویوں کا تصرف سے کشمش کا ذکر صرف میں میں ہے اور

عکرمہ نے کہاکہ میں نے تجاج بن عرض فرانعماری کو پر کتے مشنا کہ جناب رسول الٹارصلی الٹارعلیہ وسلم نے فرما یا کہ حبی شخص کی ہڈی نٹوٹ نباشے یا وہ ننگر ایہ وہ باسٹے تواحرام کھول دے۔اوراس کا آئندہ سال جج فرض ہے۔عکر مہنے کہا کہ چریں نے ابن عباس اور ابو ہر مربہ دھ مسے بوجیا تو اس کے متعلق کہا کہ حجاج نے سپے کہا دستہ تری ۔ نشاتی اور ابن مآجہ نے جمی اسر دارہ تاک

منلی سے ؛ معالم استن میں خطا بی نے کہا کہ ہے میریٹ ان ہوگوں کے سلیے دلیل سیے بودشمن کے روک دسینے کے علاوہ مرض اور کسی اور عذر سے بھی احصار کے قائل ہیں اور یہ سفیان ٹوری اور حنفیہ کا ندسب سیم اور عطاء عرق ہ اور سختی سے بھی موی ہے۔ امام مالک ، منن فتی ، احمد آور اسی ق کا مذہب ہہ سپے کہ اصعدار صرف وشمن کے روکنے سے بہوتا سبے بمولا ناششنے فرمایا کہ اگر کوئی آ دمی خولفہ مثل کھڑا ہوتو وہ اس مدیث کے معلم میں دانس نہیں سبے کیو بکہ ظاہر مدیث کا ہی مطلب سبے۔

**ا ور** پرجوفزمایاکم؛ فقُلُکُ حَلَّ ۔اس کامعنی برنہیں کاس کا احرام خود بخود کھل کی ،ملکہ بیاحام کھیسلنے کی احیازت سبھے جیسے کرمدیث میں سے بحب مشرق سے دات آبا ئے اور مغرب میں سورج ڈوب مبلئے توصائم نے دوز ۱۱ فطار کر لیا تعی اب وہ روز ۵ کھوسلنے کا مجا زسیے مزیدکراس کاروزہ ازٹو دس کھل گیا ۔احعداد کے احرام کھول دسینے کاسعب جواز ہونے کی دنسیل پرقرآ ٹی آ سیسے فَانُ اُحْصِمُ تَسُحُ فَسُاا مِسْتَنَيْسُومِنَ الْهَكَ فِي اور آميت مِس مَجِدالغاظ مفتم مِين اس كايد بين المُرتم جَج اور ثره ك ا نمثام سے دو کے جاوڑ ا وراحرام کھولنے کا الأوہ کروتوجوبتری میتر ہو ذ کے کردہ۔ ومہ بیسیے کہ حرب احقیار میری کامومیب نہیں سیے کیونکراگر وہ پختص احرام نرکھولنا بیاسیے، اوراحقتا ہے رفع ہونے تک توم ہی رہنالیہند کرہے تواہیں کرسکتاسیے اسى طرح التكرتعاليٰ كا بيرقول عبى سيع: فعَرَنُ كَانَ مَنْكُمُ حَوِيفِنَا اوْبِهِ الْدَّى مِنْ لَأَنْسِدَ فَفِك كَبَرُ. اس كامطلب عبى بي سي کہاگھ منڈ درسے کوئی آ دمی مرمنڈا دے تو فدرخ واحب ہوگا ،کیونکہ مرف ُ سرمی تکلیف ہونے سسے تو فدیہ لازم نہیں آ تا جب تک کہ اس موقع کی رخصت سے فائرہ ندا علائے۔اس طرح صیام سے سلیلے ہیں اسٹونغا لیا کا ارتشادسیے فنٹن کان مِنْکُر ميوليفنًا اُ وْ عَلَى سَفِر فَعِلَ أَهُ مِنْ اتَّاجِ اُ حُدُ- اس كامطلب بي بي سب كر بوشخص ميار يامساخ بهوا ودروزه ن دسكه اتو دورسے ایام میں بہ گنتی ب**ی** ر*سے کمرسے، ورد*ز صرف مرص یا سفرسے تو دومسرسے دنوں کی ممنتی وا جب نہیں ہو جاتی اِسی طمرح الله تعالى كاس اربن وسي تعي كجيم كلام مفتمري : فنكن المعطري عَلَيْ بَاغِ وَلا كاعد فلا إثْدُ عَلَيْر اس كامعنى بيري کہ مالتِ اصطار میں جو کھا ہے تواس ہرگناہ نہیں بشرط بکہ باغی ا ور عادی نہرو نہ برکہ مدون اصطرار ہی گناہ کوا عمّا دیتا سیے گو مفتعل نه کھاسٹے ۔اورمِنفیہ حوکھتے ہیں کہ اصعدادصرف وشمن کی رکا وٹ سے ہی نہیں مبوتاً بلکہاں کے اوراسہا ب مشکامرمنی وعنیرہ بھی ہوسکتے ہیں تواننوں نے اس مدیرے کے ملاوہ آیت قرآنی کے لفظ فائ اسٹیے ہی تھیج تھیج کے عموم سے استدلال کیا ہے بعنی ا حقباً رَصِ طرح مِی محقق مہوم سے وہ مشرعی ا حقباً ترسید ۔ اور ان کے نز دیک عموم بغط اعتبا رہوتا سیے تحقیق سبب کا نہیں ۔ ا مام مٹنا فتی سے فیا ذکا اَ مِذٰہِمُ سیے استدلال کیا سیے کہ امن صرف ویٹمن کی دکا وسط وفدیموسنے سیے ہوتاہیے ہی، محدا کمسی مفیخ دشمن کی طرف سنے مہوگا ۔اس کا حواب بیرسے کہ امتن سنے مراوا زائیۂ مرض بھی سکتی سنے صیسیا کہ دیسوں الٹیرمسلی ایٹ عبلیہ وسلمہ کا ادرشا وسے۔ اکٹر کا م اکان میں اٹیجن ام ۔ سبب اس کا بدسیے کہرمن کا دورہو نااس مرض کے باعث موت سے امان کا پاعسف ہے۔ اور مدین کے ایف ظر: ونکیٹہ المج مربی قابلِ اس بات کی دلیل میں کہ اگر کسی پشخص نے جج نفل کا احرام با ندمانقا تواس برى عبى جو واجب بهو كياكيونكه نفل كوشروع كمردين وألّا سي بوراكر في بريّامورسيد: وَ اَجْمَعُ العَجْ وَالنّعُسُرَةَ وَلْهِ - اس مدين برابوداؤدا ورمنذري سفرمكوت افتياركيا سجا و ديز مذى سفاسيعس كهسيد اسع ابن خريم ماكم اوربه تقى بن ما جه اورنساتی سنے عبی روایت کیا ہے۔ حاکم سندرک میں اور ذہبی نے اس کی تلخیص میں اسے صحیح علی مشرط البخاری كَكَّاثُنَّا مُحَمَّدُهُ بِنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلِانِي نَاعَبُدُ الزُّنَّاقِ صُ مَعْمَرُونَ يَحْيَى بْنِ إِنْ كَيْتَيْرِعَنَ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْلِ اللهِ بْنِ لَانْجِ عَنِ الْجَاَّج ابني عَمْرِوعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْرِوَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُسِرَا وْعَرِجَ أَوْمَرِضَ

حجاج بن عمروسنے نبی صلی التٰزعلیہ وسلم سے روامیت کی کہ آپ نے فرمایا : جس کی ہڑی ٹوٹ گئی یا وہ ننگڑا ہو گیا یا بمیار مرکیاً اور اس مدیث مبیبی روامیت کی رنٹر مذکی ، ننسانی اور ابن ماتجہ میں بھی یہ مدیث موسجود سبے ، اس مدیث کی مندمیں عکرمہ اور تجاج کے درمہان عبدالنڈ بن ما فع کا امنا فہ سبے اور متن میں مرض کے منظ کا امنا فہسبے .

٣١١- حَلَّاثُنَا النَّفَيْ لِيَ نَامُحَمَّلُ بَنُ سَلَمَ عَنَ مُحَمَّلِ بَنِ السَّحَ وَمِن مَحَمُونِ قَالَ سَمِعَتُ اَنَا حَاضِرا لَحِمْ يَرِيَّ يُحَارِّ فَي مُمُونِ عَنَ عَمْرِو مِن مَمُونِ قَالَ سَمِعَتُ اَنَا حَاضِرا لَحِمْ يَرِيَّ يُحَارِّ فَي مُمُونِ السَّامِ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَةً وَبَعْتَ مَعِي رِجَالُ مِنْ فَوَى يَهْ لِمِنَ فَلْمَا انْهُ يُنْكَا السَّامِ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمِكَةً وَبَعْتَ مَعِي رِجَالُ مِن قَوْمِي يَهْ لِمِنْ فَلَمَّا انْهُ يُنْكَا اللَّا المَّالِمِ مَنْعُونَا انَ الشَّامِ مَنْعُونَا انَ المَّكُونَ اللَّهُ مَن عَلَى السَّامِ مَنْعُونَا انَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

عمروین میمون سنے کہ اکد میں سنے ابو ما صرحبری کو اپنے باب میمون بن حران سے بہبیان کرتے سنا کہ حس س ا اہل سنام نے عبداللہ بن زمیر کا مکہ میں عامرہ کہ رکھ اعدا ورمیری قوم کے کچھ ہوگوں نے میرے ساتھ قربا نی کے جانوں تھیے۔ سقے بحب ہم سنا می مشکر مک پہنچے تواہنوں نے ہمیں حرم میں داخل مبولے سے دوک دیا، پس میں نے قربا نی کوو جی ذبح کر ویا پھراحرام کھول دیا اور وائیس آگی ، الگے سال میں اپنا عمرہ قضاء کمسنے کے لیے آیا تو ابن عباس کے باس جا کہ سوال کیا تو ابن عباس سنے کہا کہ بدتی کو بدل دو کیو تکہ رسول الٹرصلی الشرعلیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو وہ بدی بدلنے کا حکم دیا تھا جو انہوں نے مدیبیہ کے سال فرزم کی تھی کہ وہ عمرة العقاء میں اس کے بدلے میں اور مدی قربانی کریں ،

تشمیع: خطابی نے کہ سے کرمی فقاء کے نزدیک نفل ج باہرہ کی قفنا بی واحب سے یہ مدسی ان کی موئی سے کیوں کہ اسٹرتعالی نے سورہ مائدہ میں فرابا سے حکن کا کا لائم الک گئر ہر، اورجس شخص نے بدتی کودکا وسل کی جگہ برہی ذرج کرد یا سے بعنی صدیم سے باہر تواس کی ہری ہو تک کھی ہندا اس پر اس کا بدلنا اور کھیہ تک بنیا نا وا جب ہوگا میں ندری کے کہا سے کہ اگر بیمدین میم سے باہر تواس کا حکم استحبابی سے ربعنی صنفیہ کے ملا وہ دوسروں کے نزدیک مولا نائے فرمایا کہ موہد بھی سے کہ اگر بیمدین میم سے اس مرب کی تھی صفور کا پر حکم اس کے میں اصواب نے مقدم مرب سے باہر بربی ذریح کی تھی صفور کا پر حکم ان میں سے سے کہ اگر سول انٹر صلی انٹر صلی انٹر صلی انٹر صلی انٹر صلی ہوئی اور دوسروں کا پر حکم انٹی سے سے کہ اگر دیں دوسروں کا پر حکم انٹی سے سے کہ اگر دیں دوسروں کا پر حکم انٹی سے سے کہ اگر دیں دوسروں کا پر حکم انٹی سے سے کہ اگر دیں دوسروں کا پر حکم انٹی سے سے کو انٹر میں انٹر میں انٹر میں انہ میں انہ میں دوسروں کا پر حکم انٹی سے سے کہ اگر دیں دوسروں کا پر کا بین کے میں دوسروں کے نور کی کھی میں دوسروں کے کہ انٹر میں کا براندوں کی میں میں دیا کہ کی میں میں دوسروں کے کہ انٹر کی میں میں دوسروں کے کہ کا میں میں دوسروں کے کہ دوسروں کی میں میں دوسروں کی دوسروں کے کہ دوسروں کے کہ میں میں کو کو کا میں کو کی کھی میں کو کہ دوسروں کے کہ دوسروں کے کہ کی کھی میں کا کہ دوسروں کی کھی میں کا کہ دوسروں کے کہ دوسروں کی کھی کی کھی میں کی کھی کی کھی کے کہ دوسروں کے کہ دوسروں کی کھی کھی کھی کی کھی کھی کے کہ دوسروں کے کہ دوسروں کے کہ دی کھی کا کہ دوسروں کی کھی کھی کھی کی کھی کے کہ دوسروں کے کہ دی کھی کھی کے کہ دوسروں کی کھی کے کہ دوسروں کے کہ دوسروں کی کھی کے کہ کی کھی کھی کی کھی کھی کے کہ دوسروں کے کہ دوسروں کی کھی کھی کی کھی کھی کھی کے کہ دوسروں کے کہ دوسروں کی کھی کھی کھی کے کہ دوسروں کی کھی کے کہ دوسروں کے کہ

رف به ببد صدی به طرحت با دون ارسیر سے سهور معوب ورید در مقد و سط بهای جدهر بی بین بن مالد بن برات کا بین مقال م ها ، محدثین اسے نقد اور مستقیم الحدیث کفتے ہیں ، کہا ٹری ملبندراست کو عقب یا تنبید کہا جا تاہے اور اور ہے گھا فی کدا ، کہلاتی سے مگراب یہ گھا کی مہوا رسموم کی ہے۔ کنجل گھا فی کدی کہلاتی عتی اور اب اس میں تبدیلیاں آچکی ہیں ۔

١٨٦٤ - كَلَّ مَنْ عُمْنُ اللهِ عَنْ عَلَيْهُ اللهِ عَنْ عُمَّيْهِ اللهِ عَنْ عَلَيْهِ اللهِ عَنْ عَلَيْهِ اللهِ عَنَ عَلَيْهِ اللهِ عَنَ عَلَيْهِ اللهِ عَن المَن عُمَرَ إَنَّ اللَّهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ اللهُ عَرَّسِ - الشَّكَ مَنْ خُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ -

ابن عمرسے روا بیت سپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کی را ہ سے خادج ہوتے سقے ا اور منعزس سکے را ستے سے مکہ میں داخل مہوتے متے انجاری اور مسلم نے بھی اسے روابیت کیا سیے۔ ن حسر منت

فتنی تی به مینوده مین مردم مقام فرقی المحکیفه کا ایک درخت سبے اور کمکوش مدینه متوره سے محد میں پر ایک مبکہ پر مسجد بنی ہوئی سبے جہ ل سفر یا جہاد وعیٰرہ کے موقع پر حضور ہ رات گزاد سنے اور مبیح کو آ کے بط صفے سفے مولانات صفر ما یا کہ یہ صدین اور پھیلی صدین درا سل ایک ہی سبے حینانچ مسلم میں بطور مدین وا مدآئی سبے ماما ابو واؤد یا ان کے اسن وعمٰنان بن ابی شید برنے انہیں الگ الگ کرکے دو مدیث بن دیا ہے۔

١٠٦٨ - كَلَّا ثَنَا هُرُونُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ نَا اَبُواْ اللهِ عَنَى عَارِينَهُ فَا هِمَنَا مُبُنُ عُرُوقًا عَنَ اللهِ عَنَى عَارِئِشَةَ قَالَتَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامُ الْفَتْتِمِ مِنَ لَكُاءَ مِنْ كَلَّا عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَامُ الْفَتْتِمِ مِنْ لَكَاءَ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَامُ الْفَتْتِمِ مِنْ لَكَاءً مِنْ كَلَّا عَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَى مِنْ لَكُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَى مِنْ لَكُ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ كُلَّا عَ وَكَانَ اقْرَبُهُ مَا إلى مَنْ زلِم -

یر مدرین دوایت کی سیم )

منتمرسے: مافظ ابن القیم نے رَا والعا رَ بَن مکھاہے کہ عَمَّ وَ کے سینے صفور انجی گھائی دکری ) سے واقل نے ہوتے ہے۔
علامہ عَینی نے اس مدریث کی شرح میں لکھاہے کہ بی وافل ہونے و اسے ہر شخص کے سیے ہی مستحب ہے کہ کہ اسے داخل ہوا در کہ کی سے نارج ہو۔ مولانا ''نے اس مدریث کی مختلف روا بات کی تحقیق کے بعد فر مایا ہے کہ فتح مکہ کے موقع ہے معنورا کا کداء کی طرف معنورا کا کداء کی طرف میں داخل ہو نام منتی علیہ سے اور اس میں کوئی ہی اختلاف نہیں۔ مدریث کا دو مراجز وابو واؤ دی والیت میں یہ سے کہ عمر میں اور بھاری کی روا بت ہیں ہے کہ معنورا کدی کی طرف مادرج ہوئے سے دیا ہو مواق کہ کہ اور اس موایت سے میں امور میں اختلاف کیا ہے: وابو راق دی اس موایت سے میں امور میں اختلاف کیا ہے: وابو راق دی اس موایت سے میں امور میں اختلاف کیا ہے: وابو راق دی اس موایت سے میں امور میں اختلاف کیا ہے: وابو راف دی ہے کہ کا لفظ ابولا عالانکہ میں کہ کا لفظ ابولا عالانکہ کری کا دی ہو ہے جب مسلم نے اس موایت میں ابوداؤد سے بیرا ختلاف کیا جب ابوا سامہ داوی کا دیم سے جسلم نے اسی روایت میں ابوداؤد سے بیرا ختلاف کیا ہے۔

کما گس نے دوہرے جزوکا ذکر بنیس کیاا ورہ عمرہ کا ذکرہ کیا سے ،صرف فتح مکہ کے زما نے میں معنود ہے کہ اور کا طون سے دا خل ہونا ہے۔ اور دا خل ہونا ہے کہ میں سے کہ معنود عمرہ کے لیا گلا ہے۔ اور افل ہمان کیا ہو سے اور افل میں سے کہ معنود عمرہ کے لیے کدی سے خادج ہو سے اور افل میں اور ایت کے ملائ سے البتہ بہتی کی دوسری دوایت آبوداؤ دکی اس روایت کے باکٹر مطابق سے ۔ البتہ بہتی کی دوسری دوایت آبوداؤ دکی اس روایت کے باکل مطابق سے ۔ باک مطابق سے ۔ باک محلوم میں اور یہ باکٹر مطابق سے ۔ باک مطابق سے ۔ باک معلوم میں اور یہ بندی اس قول کے قائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس قول کے قائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس نورل کے قائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل نا معلوم میں اور یہ بندی اس تورا کے تائل کا دور یہ بندی اس تائل کے تائل کا دور کی کے تائل کا دور کے تائل کی کے تائل کی کا دور کی کے تائل کے تائل کے تائل کے تائل کے تائل کی کا دور کے تائل کے تائل کی کے تائل کی کا دور کی کے تائل کی کے تائل کی کا دور کے تائل کی کے تائل کی کے تائل کی کا دور کے تائل کی کے تائل کے ت

١٨٩٩ - كَلَّ ثَنَّ الْمُنَى كَاسُوْيَانُ مِنْ عُيَيْنَةَ عَنَ هِنَامِرُ مِن عُيَيْنَةَ عَنَ هِنَامِرُ مِن عُرْوَةَ عَنَ البِيْعِ عَنَ عَارِسُتُ مَنَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ عُرْوَةً عَنَ البِيْعِ عَنْ عَارِسُتُ مَن اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَن اعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اسْفَلِهَا -

حفنرت کا نشنہ دمنی انٹرعنہا سے دوا بہت ہے کہ دسول انٹرعلیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوتے تو ا و بہد کی جانب سے داخل ہوتے ستھے اورنج لی مبانب سے باہر نسکتے ستے۔ دا و بہدکی جانب کداء یا مجون کہ لا تی ہے اور نئجی مانب کدئی باشلیکی

بَاكُتِ فَي رَفْعِ الْبَيْرِ إِذَا رَأَى الْبَيْتِ

سَّ اللّذِي وَيُورِ الْبِيْرِ إِنْ الْبِيْرِ الْمُنْ الْبِيْتِ

١٨٤٠ حَلَّ ثَكُمُ مَعِيْنَ أَنَّ مُحَمَّلُ اَنْ مُحَمِّلًا اللَّهُ اللَّهُ مَا كُنْتُ اللَّهُ اللَّهُ عَلِيهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَا لَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَمْ يَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَمْ يَعْمَلُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْعُلْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْعُلِمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْعُلُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْعُلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللْعُلُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْعُلْمُ اللْمُ ا

حابد بن عبدالله سے ایسے شخص کے متعلق پو بھاگیا جوربت، الله کو دیکید کریا بقد الله تا ہے تواننوں نے کہاکہ میں نہیں سمجنا کہ بہوریوں کے علاوہ کو بئ اور بھی ایسا کہ تا بہوگا ۔ بم نے رسول الله صلی وسلم کے سابق حج کیار اب اببیا نہیں کرتے ہے ور مقدمتری اور دنیا کئی نے بھی اسے روایت کیا ہے ، میت الله کود کید کر یا تقابی اور سے سفیاں تودی ، منتم یے : خطابی نے کہا ہے کہ اس مسلم میں ہوگوں کا اختلاف ہے ، میت الله کود کید کر یا تقابی اور سے سفیاں تودی ،

ابن المبارک، احمد بن صنبل اورا سحاق بن را بویه جی سقے۔ انهول نے اس صدیت کو صنعیف که سے کیونکراس کا دا وی جہ آج ان کے نزدیک جہول سعبے اورا بنول نے صدیت ابن عباس سے (مرفوعً) استدلال کیا ہے کہ فی صلی الدعلیہ وسلم نے فرا ما : ہا تھ صرف ساست عبگوں میں اٹھاسٹے مباتے ہیں ، نماذ کی ابتدا ہیں ، مبیت الند کے سامنے ، صفاً اور مرف بر ، دونوں ہو فقول اور وونول جمروں برہ اور مبیت النہ کو دیکو کر ہاتھ اٹھا نا ابن عباس اور ابن عمر سے ثابت ہے ( یا در سے اس مردیت ابن عباس میں رکوع اور قومہ کے وقت رفع البدین کاکوئی ذکر نہیں گیا ۔ اگر ان حضات کے نمز دیک بید بری سے معلق اکترا و میں صواحت کی ہے میں اس کا کو دیکھ کر اس کی تعظیم میں ہا تھ اٹھا نا مکروہ سے ۔ حقفی فقہ کی مشہور کرتب مشلاً قدوری ، ہرایہ ، کاتی اور برائع میں اس کا کو دیکھ کر اس کی تعظیم میں ہا تھ اٹھا نا مکروہ سے ۔ حقفی فقہ کی مشہور کرتب مشلاً قدوری ، ہرایہ ، کاتی اور برائع میں اس کا کو دیکھ کر اس کی تعظیم میں ہا تھ اٹھا نا مکروہ سے ۔ حقفی فقہ کی مشہور کرتب مشلاً قدوری ، ہرایہ ، کاتی اور برائع میں اس کا کو دیکھ کر اس کی تعظیم میں ہا تھ اٹھا نا مکروہ سے ۔ حقفی فقہ کی مشہور کرتب مشلاً قدوری ، ہرایہ ، کاتی اور برائع میں اس کا کو دل شروت نہیں ملت اس طرح کتاب مدیث میں جو کہ میں میں اور اس کی مدیث برفع الدیدین کو لا شیئ قرار دیا ہے کیو میں منافع سے ۔ اس می مدیث میں ہو تھا میں ہو تھا در ہوں کا فرائد اس میں کو دل مدیث در ہی اور اس کی فقی کی کو دلی حدیث دائو اس میں اور اس کی فقی کے والندا علمہ ۔

اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّمَ لِثَادَحَلُ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَـ لَى رَكِْعَتَيْنِ حَلْفَ الْمَقَارَّ يَغِنِي يَوْمَ الْفَتْحِ -

ابوم رمیره دخ سے روایت ہے کہ نبی صلی التارعلیہ دسلم حب نکہ میں داخل ہوئے تو بہب التارکا طوا ف کمیاا ورمقا م ابراہیم کے تیجیے وورکعت نما زبیٹر صی بعنی فتح مکم کے دن (اس مدیث کو ابو راولوسنے اس باب میں مثاید گذشتہ مدیث کی تا ٹبدکے لیے حرب کے بریست میں مدین کے بریستان کے بریستان نے بائرین کی خدم سے

ورج كي سبه كيونكه اس ميں بيت الله كوديكيد كرم الاقد الطلف كاكوني ذكر نهي آيا،

مدار كَالْهُ الْمُعْنَى الْمُعْنَى الْمُنْ الْمُوْرُدُنَ اَسَلَاقَ هَا شِهُ وَيَعْنِ الْمَعْ الْمُعْنَى الْمُعْنَى الْمُعْنَى الْمُعْنَى الْمُعْنَى اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّةَ فَلَا حَلَى مَكَةَ فَا قَبْلَ رَسُولُ اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّةَ فَلَا حَلَى مَكَةَ فَا قَبْلَ رَسُولُ اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّةَ وَلَا مَنَ اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّةَ وَلَا مَنَ اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّةَ وَسَلَّةَ وَسَلَّةَ وَلَا مَنَ اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّةَ إِلَى الْمُحْدِونَا سَتَلَا اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّةَ إِلَى الْمُحْدِونَا سَتَلَا اللهُ عَلَيْ عِلْمَ اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّةَ إِلَى الْمُحْدِونَا سَتَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّةً إِلَى الْمُحْدِونَا سَتَلَا اللهُ عَلَى عَلَى اللهُ عَلْمُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُه

ابوہر ہیرہ دمن نے کہاکہ دسول الٹدصلی الٹ بھلیہ وسلم مدینہ سے آئے اور مکہ میں دافل ہوئے ۔ ہیں دسول الٹ ہملی الٹر وسلم جراسودی طرف سکٹے اس کا استلام کیا ( اوسہ لیا ) مجربیت الٹرکا طواف کیا مجرصفا ہر آسٹے اوراس ہر چڑسے تی کہ آپ کو بہت الٹرنظر آسکتا گفا۔ لیں آپ ہونے اکا تا اکا سے درما ، کے سیے ) اور جس قدر فداسنے جا ہا اس کا ذکر کرسے اور دعاء مانگتے رسیے اور گڑے ہوئے بچر دیا نفعار مدینہ ہم ہر ہے سے نیچے گئے ۔ ہا شم راوی نے کہا : بھر آپ نے دعا کی اورائٹد کی حمد کی اور جند آ جا ہا دعا فرمانی دیرہ دیث مستم میں بھی مروی ہے )

بَاكِبٌ فِي تَقْبِيلِ الْحَجِرِ

عجر اسودکوچ<u>ومنے</u> کا باب

ابرَاهِ يُعَوَى عَابِسِ بَنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَا نَهُ جَاعَ إِلَى الْحَعَمِنِ عَنَ الْاَعْمَشِ عَنَ الْرَاهِ يُعَوَى عَالِسِ بَنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَا نَهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِفَقَبَلَ فَعَسَالَ إِنْ اَعْمُولَ اللّهِ صَلّا لللهُ إِنْ اَعْمُولُ اللّهِ صَلّا لللهُ عَلَيْهِ وَسَلّا وَيَ اللّهِ صَلّا لللهُ عَلَيْهِ وَسَلّا وَلَوْلا إِنّى رَأَيْتُ سَلُولُ اللّهِ صَلّا لللهُ عَلَيْهِ وَسَلّاءً لُكُ مَا قَبَّلُتُكُ -

نابت ہوااگر چرکی کوان کی عکتوں اورا سباب کا علم نہ ہو، اور پرکہ حب مصنور کو کسنت صحیح طریق سے کسی کو پہنچ جاسے توخوہ ا اس کل معنی ومطلب سمجہ میں ندا سٹے بھر بھی وہ حجت سیے اوراس پروا حب سے بھرا سود کے بوسے میں اتنی بات فی الجملہ معلوم سبے کہ حضور کو نسے اس کا بوسدا کرام واعظام اور متبرک سے طور رہد ہیا تھا۔ انٹ د نعالیٰ نے بعیض مقامات ، شہر وں، ملکوں اور علاقوں کو دور سروں پرونسیاست دی سبے اور اس فعشیارت کے کچر مخفی یا ظاہرا سباب بھی میں ۔ اسی طرح تعین

مهینوں، دنوں اور داتوں کو بھی ففنیت دی سہے۔اس کے اسباب سرکسی کومعلوم نہیں ہوسکتے اور اس ہاب میں گرد ن حجاکائے بغیر میا را نہیں۔ اور عقلی طور مچر یہ بات مشہو دا ور جائز سے انسانی عقول اسی سے ابا، نہیں کر بمیں۔ بعض اما دسٹ میں آیا ہے کر حجر اسود زمیں میں السّٰدتع الی کے وائمیں ہا کا کی ما نبند سے۔ بعنی حس طرح ہا کا میں ہا کا وصود وہ ایک بحقر ہی ہے بیعیت بیستے اور معابدہ کرتے ہیں بچر اسود کا بوسہ گویا اسٹرتع الی کا معمافی سے مگر اس سب کچرکے ہا وجود وہ ایک بچتر ہی ہے اس میں کو ڈی نفع و نفقہ ان کی ملاقت نہیں ہائی جاتی حسیب کہ اس حدیث میں سنیدنا بھرفار و تی اعظم رمنی الشد عنہ سنے صراحت و وصنا حت ذیا دی سے۔

ملبری کے کہا سئے کہ زما نۂ مہا بہسیت میں لوگ متبوں اور پہترول کی بیچہاکمرنے ہے، حدرت عردمنی انٹرعنہ سنے اس خدسٹے کور مغے فرمایا کہ مسبا واکوئی مہا ہل یہ <u>سمجھنے گ</u>ے کہ مجراسود میں کوئی معبودسیت یا نفع ونقعمان کی صغنت بائی جاتی ہ

## بالمبي استكر الكركان

م ١٨٧ حك ثَنَا أَبُوالْوَلِيْ لِالطَّيْ الْسِيِّ نَا لَيْتُ عَنِ ابْنِ شِهَا بِ

عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَقًالَ لَمُ أَرُرُسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّمَ يَبْسَحُ مِنَ

الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَائِي الْيَمَاتِكَانِيَ الْيَمَاتِكَانِيَ الْمِهَاتِكَانِيَ الْمِهَاتِكَانِي

ہبیں تورن سے کہ کہ میں سنے دسول انٹرصلیا لٹدیملیہ دسلم کو بہین انٹد سکے صرف دو یا نی ڈکنوں کا استلام کرتے دیکھا بتا ریخا دی مسلم اور ابن ما مبہ ہے بھی اسے رواہیت کیا ہے

مناطرد وارکان کے ترک سے بھی لازم نہیں آسکتا ۔ جراسو در کے درکن میں دوفضیلتیں ہیں ، ایک اس میں جراسود کا ہو نا اوردوسری قواعد ابراہی پر مہونے کی فضیلت سے۔ ہی سبب ہے کہ پہلے کا بوسد لیا جا تا ہے اورد و مرے کو صرف مُسّ کرتے ہیں ۔ اور ہا قی دوار کان کی نہ تعبیل سے نداستنام ۔ جمہور کی ہی داسے سے اور معبن سے نزد کی اورد و مرے کو صدف مُس کرتے ہیں۔ اور ہا قی دوار کان کی نہ تعبیل سے بنام سندلال کیا سے میٹنگا مصف کو جو منا ہے و میں سے قابل تعظیم واکوام جریوں کی تعبیل سے مسلط میں بعض علی ، سفاستدلال کیا سے میٹنگا مصف کو جو منا ، درسول الشرصلی الشرعلیہ و سلم سے منبراور قبر مبادک کو چہنا فہور صاب کی بی قبور کا بوسر لینا عوام اور جہنال کو منتند خبور مبادک کو تبنیل کرنے کا باعث مہوری نوج الباری کا سے ۔ مولا نادم نے ذرا با کہ صاب کیا ہم تھی ہے جن جی جیروں کی فقط ذیارت میں مبتلا کہ نے کا باعث مہوری اُرنہ نہیں ہوگا ۔ اور ان سے جو کہ مشا بہ سے دران کے باس قاعد سے معلی بن تقدیل قبوری اُرنہ نہیں ہوگا ۔ اور ان سے جو کہ مشا ہے ۔ اس قاعد سے مطابق تقدیل قبوری اُرنہ نہیں ہوگا ۔ اور ان سے باس دور و مسنون سے ان سے جو کہ مشا ہیں جا سے اس قاعد سے مطابق تقدیل قبوری اُرنہ نہیں ہوگا ۔

١٨٤٥ - كَلَّ ثَنَا مُخَلَّلُ بُنُ خَلَلِ نَاجَلُ الرَّزَاقِ أَنَا مُعَمُرُعُ فِالنَّهِ مِنَ الْبَيْتِ عَنَ سَالِمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَهُ أَخْبَرَ بِقُولِ عَا رَسَتُهُ أَنَ الْحِجُربَعُ صَلَى الْبَيْتِ مَن الْبَيْتِ سَمِعَت هٰ فَا امِن رَسُولِ فَقَالُ ابْنُ عُمْرُ وَاللّٰجِ إِنِّ كَا فَتُ كَا مَتْ سَمِعَت هٰ فَا مِن رَسُولِ فَقَالُ ابْنُ عُمْرُ وَاللّٰجِ إِنِّ كَا فَلُ أَنْ كَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّ لَا لُكُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَاعِلِ الْبَيْتِ وَكَا طَا عَن النّاسُونَ فَقَا عَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَاعِلُ الْبَيْتِ وَكَا طَا عَن النّاسُونَ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاعِلِ الْبَيْتِ وَكَا طَا عَن النّاسُونَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاعِلْ الْبَيْتِ وَلَا الْمُعْمَلُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاعِلْ الْبَيْتِ وَلَا طَا عَن النّاسُونَ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاعِلْ الْبَيْتِ وَلَا اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّ

سالم نے کہا کہ ابن عمرون کوعا ئشدہ مدیقہ کا فقل بتایا گیا کہ: حجر کا تعین صند ہین اللہ میں دافع سے ، توا بن عمون نے کہاکہ عائشہ دن نے گریہ بات رسول التُرمعلی التُرعلیہ وسلم سے سنی تقی تو میراخیال یہ سے کہ صنودہ نے شامی ادکان کا استوام ، اس سیے تذک فروا یا تھاکہ میہ دونوں ابراہیمی بنیا دول پر نہیں ہیں ، اور لوگ کعبۃ انٹار کا طوا ف جوان ادکان سے کہتے ہیں مینی تھر دطھیم ، کواندر سے کہ تو وہ اسی سبب سے سیے دیرہ مدیث بقول منذری نسا فی میں بھی سبے اور ابن عمر دمانے کی قول کو بخاری اور مسلم رہے تھی روا بیت کیا سبے )
قول کو بخاری اور مسلم سے تھی روا بیت کیا سبے )

مشمرح: چجریاصلیم سے کمرا دو ہ منگہ سے سیسے قریش مگرنے تعمیر کعبہ سے وقت قلت نفتہ کے باعث چھوڑ دیا تھا۔ یہ ایک قوس دار دیوا دسیم بوکہ کعبہ کی عزبی مب نب ہیں سبیت انٹرسے مبکدا سہّ اورمشرق ومغرمب میں اس کی تنگسی گلینی ہو تی سیے – مولا نامشے فرما یا کہ ہیرساری مبگہ سبیت انٹرکے اندر وانمل سیے ۔

١٨٤٦- كَلَّ ثَنَ مُسَدَّدُ نَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ إِنِي مَ وَادِ عَنْ نَا فِعِ عِنِ الْمُوعُمَرُقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْرِ وَسَلَّمَ لَا يَكُمُ أَنْ عَنْ نَا فِعِ عِنِ الْمُنِ عُمَرُقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْرِ وَسَلَّمَ لَا يَكُمُ أَنْ

OPERONDANA NA PARANDARA PERONDARA NA PARANDARA NA PARANDA

يَسْتَلِمَ الزُّكُنَ الْيَمَانِيُّ وَإِلْحِجْرِفِي كُلِ طَوَافِهِ قَالَ وَكَانَ عَبُكُ اللهِ بُنُ مُحَرَ

ی آبن عردن سنے کہاکہ دسول استرصلی استُدعلیہ وسلم اسپنے طواف کے سرمیکریں مُرکن میانی اور بچراسود کا استلام ٹزکہ ہنیں کسسنے شقے۔ نافع نے کہاکہ عبدالتّٰد بن عرجی البیبا ہی کیا کہ سقے تھے (اس مدیسے کونسا تی نے بھی دوا بیت کہ سے ہ

## بام ٢٩ الطواب الواجب

١٨٤٠ حَلَّاثُنَا أَخْمَلُ بَنُ صَالِحٍ نَا أَبْنُ وَهِبِ أَخُبُرُنِي يُونِسُ

عَنِ ابْنِ شِهَابِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنَ عُنْبُتَهُ عَنِ الْبُوعِ عَلَى الْبُوعِ الْبُوعِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَّى اللّهُ عَلَى ا

مومی بھی ہیں۔ ابن عجاس دُن سے روابیت سیے کہ دسول انٹدنسکی انٹرعلیہ وسلم نے حجۃ ابوداع میں ایک اونے پرسوار ہوکر میت انٹر کا طواف کیا ، ڈکن کا استثلام ایک عصرا سے کریتے ستھے - د بجاری ،مسلم، نشانی ، ترمذی، ابن ماجہ اورا حمد سنے ہرمدیٹ روایت

کی سیے۔)

طواف واحب دنعی فرنس سے مراد طواف زیارت سے ، مسلم نے ابوا تطفیل کی مدیث میں یدامنا فہ کیا ہے کہ معنور مجاسود کی طوف اشارہ کرے اس عصاکو بوسہ دینے نقے۔ مسلم نے ابن عربی سے روائیت کی ہے کہ حضور مجراسود کا استلام بانقے سے فرماتے اور ہا تقرکو لوسہ دیتے ہتھے ، سعبد بن منصور نے عطاء سے رواہت کی ہے کہ : میں نے ابوسعید ابوہ رہے

صغیر گئنت مشیبہ نے کہا کہ فتح کے سال مگہ میں جب رسول الٹرصلی اللہ علیہ دسلم کوالمیدنان ساصل ہوگی تو آپ نے ا ایک او منٹ پر طواف کیا ، زکن کا استلام ایک عصا سے فرماتے مقعے جو آپ کے ہا عقد میں عثا اور میں آپ کی طرف د کیور ہی تق ریہ حدیث ابن ما جہ کی سنن میں بھی سے اور اس کی سندحسن سیے ،

نشریے: زادا تعاق میں ما فظان التی سے کہ اسے کہ رسول انگرسلی انڈر مایہ وسلم کا تجدنڈا فتح کمرے دن تجون کے مقام ہر مسجد فتح سے پاس گا ڈاکیا ، بھر رسول انڈر صلی انڈرسلی انڈرسلی انڈرسلی سے بھیے اوں اردگر و مہا ہر بن وا نسار سے حتی کہ آپ مسجد مرام میں وافس ہوئے اور چراسود کی طون بطر ہو کہ اور سرایا ، بھر بہت انٹار کا طواف کیا اور آپ کے ہائڈ میں ایک کمان تھی، میت انٹار کے اود کر داندربا سرائر ہو ہمیں سوسا کھ بہت ستھے ۔ آپ انہیں کمان سے مطوع وسیے اور فر ماتے وحق میں ایک کمان تھی میت انٹار کے اور برت منہ کے بل آگیا اور اب باطل سرند اکا صفح کا مذرو بارہ آسے گا ، اور برت منہ کے بل آگیا اور اب باطل سرند اکا صفح کا مذرو بارہ آسے گا ، اور برت منہ کے بل گرتے جلے دہا تھے لہذا طواف کہا کتا ، در مایا ،

مدا- حَلَّاتُنَا هَارُنَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بُنُ وَإِلَمْ عَنَى قَالَا اللهِ وَمُحَمَّدُ بُنُ وَإِلَمْ عَنَى وَالْمَعْلَى قَالَا اللهِ وَالْمُعْلَى اللهُ عَنِي ابْنَ عَبْرَا اللهِ وَمُحَمَّدُ بُولُونَ اللهُ عَنِي ابْنَ عَبْرَا اللهُ عَلَى اللهُ عَنِي ابْنَ عَبْرَا اللهُ عَلَى اللهُ عَنَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى الله

ابدا تطفیل ننے کہاکم میں نے رسول انٹری کیہ وسلم کوسواری پر بہت انٹار کا طواف کرتے دیکھا ،ا پناعصا دگن سے مش کرتے ا وراس کا بوسر لیتے تقے ۔ محمد بن دافع داوی حدیث نے بہا منا فہ کیا کہ: بچرصفا ومروہ کی طرف نسکلے اور اپنی سواری پر براے میکر نگائے۔ دمسلم اور ابن بام برنے بھی اسے دوایت کیا سے ابو الطفیال صحابی کانام عام بن وانلہ تھا۔

١٨٨٠- كَلَّ ثَنَا أَحْمَدُ بَنُ حَنْبَلِ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْمِ اَخْبَرُفَ أَبُوالتَّرْبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بَنَ عَبْدِ اللّهِ يَقُولُ طَافَ النَّبَيُّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَكَمَ فِي حَجَةِ الْوَدُاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرُوعِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرَتَ وَلِيَسْأَ لُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ عُشَّوَهُ -

ا بوالزمبیرنے جا بربن عبدالٹادکو کتے مسٹنا کہ رسول الٹارملیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں میت الٹادکا طواف اورمعفا و مروم کی سواری ہرکی تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ بلندر ہیں رکہ لوگوں کور پکھنے ہیں آسانی ہی، اور تاکہ آپ سے مسل اورسبب اس کا یہ عتاکہ لوگوں لیے آپ کو ہر طرف سے گھیریا عتا دیعنی تھی پرزیادہ ہوگئی عقی ) یہ مدریث مسلم اورنسانی میں ہی ہے۔

مشی سے: مواد ہونے کی جو متنیں احاد سینہ ہیں ہیں سب درست ہیں۔ جیڑ ھی بہت زیادہ تنی کرمپلنا د شوار ہو رہا عتا اور آپ کا گئے ہوئی ہوئی کہ اس کے اور اس بھر ہوئی کہ اور اس بھر ہوئی کے ملادت کا حکم نکالا سید یہ نعلط سید کیونکہ کہ ہیں بیز اس نہت میں ہوئی آپ سوادی سے مسجد حرام ہیں بول دیراند کی افغا ۔ نیز اس فت بھر سے مسائل اور نا میں اور نہاں کہ تا ہو بعد میں ہوا۔ با دار من اگر اور نسط بول دیزاد کر تا توصف کی جا سکتی تھی کیونکہ حصنور کا سواد ہو نا ایک شرعی عذر سے متا ۔ حب ساکہ بچوں کو مسجد ہیں داخل کرنا جائز ہو مالانکہ خدستہ ہوتا ہے کہ وہ مسجد کو اور اور از سے ماد ناکہ خدستہ ہوتا ہے کہ وہ مسجد کو اور اور از سے مادٹ کر دس کے ۔

١٨٨١ - كَلَّ الْمُنَا مُسَدَّدُ نَا خَالِلُ بَنُ عَبْدِ اللهِ نَا يَرِيَكُ بَنُ اَ فَي مِن يَا دِ عَنْ عِلْمِ مَا تَعَنِي اللهِ عَلَيْ مِنْ عَلِيْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَقَ قَدِمُ مَكَّةً وَهُوَ عَنْ عِلْمِ مَا لَكَةً وَهُوَ مَنْ عَلَى اللهُ عَلَى

ا بن عباس دم سنے روایت ہے کہ رسول اکٹرمسلی التہ علیہ وسلم مکہ ہیں آئے نوبیما دستے ہیں آپ نے سواری پرطوا ف کیا حبب رکن پر پہنچے نوا سے ایک عصا سے حجورتے ۔ طوا ف سے فارع ہوئے نوا و نرط کو بھٹایا اور درور کعت نماذا داک منٹی سے: منوکاتی نے کہا ہے کہا میں مدیث کی سندمیں ہزید بن آبی زیاد نا قابل حتیاج سے بہتی نے کہا کہ تیزید نے وکھو کیٹٹی کی کا لفظ جو روایت میں بڑھا یا ہے، یہ کسی اور سنے بیا ن نہیں کہا اور ایا م مثل فنی نے کہا سبے کہ بجۃ الوداع میں صفور یا مکل بمار نہیں ہوئے تھے ۔

١٨٨٧- حكل ثن القعنبي عن منايل عن محمة بالتحميد بن نوفي عنه التحميد بن نوفيل عن عُروة بن الذُبير عن المؤيد وسكمة الله عليه وسكمة الله عكية وسكمة وراء الناس وانت مراكبة قالت فطفة ورسو كانت مراكبة قالت فطفة ورسو كانت من الله عكية وسكمة وسكمة وسكمة وين الله عكية وسكمة وسكمة وسكمة وين الله عكية المؤيد وسكمة وين الله عكية وسكمة وسكمة وين الله عنه المناس من من المؤود وسكمة وينات من من من المؤود وسكمة وينات من من من المؤود و المؤ

مبی مسلی اکٹرعلیہ وسلم کی زوجۂمنظہ و ام سلم دون سنے فر مایا کہ میں سنے دسول الٹرصلی انٹرعلیہ وسلم نکا بیت کی کہ میں بمیار ہوئ تو آپ ٹسنے فر با یا کہ سوار ہو کر روگوں کے پرسے بیسے سے طواف کر سسے ہیں ہیں نے طواف کیا اور دسول اکٹر مسلی انٹرعلیہ وسلم

بَائُكِ فِي الرَّمْلِ

یہ باب رہل کے بیان میں سسے

ه٨٨٤ كَلَّاثُنَّا أَبُوۡسَكُمُدَ مُوۡسَى بَنُ إِسۡلَعِيۡلَ نَاحَمَّا دُنَا اَبُوۡعَاٰصِمِ الۡعَنَوِيُ عَنَ أِبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِإِبْنِ عَبَّاسٍ يَزْعَمُ قِوْمُكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْر وَسَلَّمَ قِكَ رَمِكَ بِالْبَيْتِ وَإِنَّ ذَٰ لِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَكَ قُوْلِ وَكَذَبُوْا قُلْتُ وَعَاصَكَ قُوْا وَمَاكُنَا بُوْا قَالَ صَلَاقُواْ قَلَارُمُلُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنا بُوْالَيْسَ بِسُنَةِإِنَّ قُرِيْتِيًّا قَالَتَ رَمَن الْحُكَايِبِيَّةِ دَعُوْامُحَمَّدًا وَأَضَّابَهُ حُتَّى يَمُوْتُوا مَوْتَ النَّعَفِ فَكُمَّا صَالُحُوْهُ عَلِي أَنْ يَجِيْتُواْمِنَ الْعَامِرِ الْمُقْبِلِ فَيُقِيْمُوا بِمَكَّ مَ ثَلَثَةَ أَيَّامٍ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانِ فَقَالَ سَمُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْعَابِهِ ارْمِلُوْلِ بِالْبَيْتِ ثُلَا تُنَا وَلَيْسَ بسُنَّة ِ قُلْتُ يَزُعَمُ فَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْرِ وَسَلِّمَ طَأَفَ بَأَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيْرِوَإِنَّ ذَلِكَ سُنَتُ ۚ قَالَ صَلَاقُوا وَكَلَا بُوا قُلْتُعَاصَلَاقُوا وَمَاكَنَا بُوْإِقَالَ صَكَاقُوْ إِقَالَ طَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْرِ وَسَلَّقَ بَيْنَ الصَّفَ وَالْمَرُوةِ عَلَىٰ بَعِيْرِوَكِنَ بُوا لَيْسَتُ بِسُنَّةٍ كَانَ النَّاسُ لَا يَكُ فَعُوْنَ عَنْ رَسُولِ الْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَيَسَلَّمُ وَكِا يَصْرِفُونَ عَنْهُ فَطَاتَ عَلَى بَعِيْرِلِيَسْمَعُوْلَ كَلَامَهُ فَلَيُوفَا مُكَانَدُوكِا تَنَالُكُ أَيْدِيهِ فِي

ابواسطفیل ده نے کہا کہ میں نے ابن عباس دہ سے کہا: تیری فوم کہتی ہے کہ دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم سے بیت الٹر کے طواف میں دم کیا ہذا ور ایسا کؤسنت ہے ۔ ابن عباس دہ نے کہا کہ: انہوں نے درست ہی کہا اور غلط عبی ۔ میں نے کہا کہ انہوں نے کیا درست ہی کہا اور غلط عبی ۔ میں نے کہا کہ انہوں نے کیا درست کہا کہ خوا انہ وسے در کہا بھا اور اس کے ساتھیں انہوں نے کہا درسول الٹرصلی الٹرن ایہ ہوسے میں اور اس کے ساتھیں انہوں نے بیر میں کہا تھا ور کہ جوالا دو میں کہا تھا کہ محمد اور اس کے ساتھیں کو جوالا دو می کہ وہ نعف (ناک کے بیولاے) سے مرب اور بیش نے حد میں ہے کہ مسلمان آئدہ سال کہ جوالا دو میں تاہم میں ، لیس دسول الٹرصلی الٹر علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ بہت اور میں تاہم میں میکروں کے اندر رمل کہ و۔ اور یہ دسول الٹرصلی الٹرصلی الٹرصلی الٹرصلی الٹرصلی الٹرصلی الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے مدت وہ کے درمیان اپنے اون طبی برسون است نہیں ہے۔ میں نے ممان ومرق کے درمیان اپنے اون طبی برسون است نہیں ہے۔ میں نے میں وہ کہ درمیان اپنے اون طبی برسول الٹرصلی الٹرصلی الٹرصلی الٹرصلی الٹر میں اور وہ کے درمیان اپنے اون طبی برسول استرائے کہ اندر اس کی اندر اس کی استرائی استرائ

O MANGARANGA MANGA BARANGA BARA

عَبَّالِس وَكَمْ يَكُمُ وُهُمُ آنَ يَّرْمَكُوا الْكَشْوَاطُ كُلَّهَا الْأَكْثِقَاءَ عَلَيْهِمْ-

ا بن عباس دم نے کہاکہ رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلیہ *(عر*ة الق<del>صاع</del> میں) مکرمیں آھے اورمسلم انوں کویٹیرب سے بخا دسے کم زود کر د یا نغا، بس منٹرکوں نے کہاکہ: متہارے یا س ایک فوم ائی سیے جسے مبخار نے منعمیت کر دیا سے ا وراس بخاد کے باعث ان کا بُرُا حال بہوگیا سیعدا س ذیا سنے نک مَدَیّنہ کی آب وبہوا سخت و بائی اودمتعدی پھی ایس ایسکرٹنعا لی سنے میشرکوں کی بات کی اطلاح اپنے نبی صلی النّدعلیہ توسلم کو دسیے دی تورسول النّدصلی السّرعلیہ وسلم سنے انہیں (مسلمانوں کو) حکم دیا کہ طوا وسے نہیں *میکہ وں میں د*مل كرس ا وروودكنو ل ك ورميان معمولى رفتا وسع حيلين - وب مستركون سقمسل نول كودل كراست و مكها تواكس بن كها. يربي وه لوگ حین کےمتعلق ٹم سنے بنا با تھا کہ بخار سلے انہیں کمز ورکر دیا سیے ، یہ تو ہم سسے بھی زیا دہ طاقت ور میں ابن عباس رخ سنے کہاکہ رسول التُرصلي السُّرعُليه وسلم سنے جو انہیں طواف کے سب چکروں ہیں دمل کا حکمنہیں دیا کتا یہ صرف ان پر شففت اور دحم سکے باعت عنا دمير مدميث بخارى مسلم، نزمذى، نساتى ودمسندا حميدس هي مروى سيے -

شريح: ما فظا بن تجرف فق البادي مين مكها الم كادى ما مام كادى ما بالدَّمل في الحج والْعرة سع يرمراد سع كرد مل ك مشروع سپونے کا خبات کریں اور دہی جہور علیاء اسلام کا مذہب ہے ۔ ابن عباس دہ **نے امس** کی سنیت سے انکار کیا سیے مگرابن عمر<sup>ر</sup> کی مذہب

میں اس سے برخولاف ٹا بت سے .ا ورجحۃ الوداع میں رسول التلاصلی التّدعلیہ وسلم اور آب سے اصحاب کی رسل کی با بندی اس کی بغائے مشرعیت کی دلیل ہے۔

٨٨٨- حَكَاثَنَا اَحْمَدُهُ بَنُ حَنْبَلِ نَاعَبُهُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِونَا هِسَّامُ بَنُ سَعْدِياعَنَ زَيْدِي بْنِ ٱسْلَعَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعَتُ عُمَرَبُنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِيْمَا الرَّمَلَانِ وَالْكَشَّفُ عَنِ الْمَنَارِكِ وَقَالَ اَظَّاءَ اللَّهُ الْرِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفَّنَ وَإَهْلَهُ وَمَعَ ذَلِكَ كَا نَدْاعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَكُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى الله عكبثر وسكتمر

اسلم عندوى نے كماكريں في حضرت عمر بن رضا لخطاب كو كتے صنا: يه رس اوركندسے كھولىناكيوں سبے جبكه الله تعاسك سنے اسلام کو جاری کردیا سیے اور کفزاورا ہل کھرکے دگور کرریا سے ؟ نگراس کے باوجود ہم وہ جیز نہیں حجود ایں گے جورسول انٹرمسلی انٹ علیہ وسلم کے زیا نے میں کیا کرتے تھے ( یہ حدیث ابن ما تجہدنے میں روایت کی ہے)

منشوحے': اسلم عدی سیدنا عمرم منی انڈی عنہ کا اُن او کروہ عنام عقا . خطا کی نے کہ سبے کہ نبی صلی انٹرعلیہ وسلم کیمبی کوئی سے پرکسی علست یا سبب سے شروع فر ماتے تھے ، بھروہ سبب باتی ہ دمہتا تھا مگرسنت اسپنے مال ہر باتی دہتی تھی، جنا بخیر مل کامی ہی مال سے۔ م منظاب<del>ن ت</del>جرنے کہا سے کہ اس مدمیث کا خلاصہ بیرسے کہ حضرت عمران سے دل میں مثنا ید بیزخیال آیا تھا کہ طواف میں رمل کرنے کا مسبب تو اب باقی نهیں سوا بدنداا سے ترک کیوں پزکردیا جائے ؟ نگر بھر انہوں نے میر میال اس سدے سے تھوڑ دیا کہ انٹار تعالے کیاس میں کو ٹی انسی حکست ہوگی عبس میں اطلاع شہیں ہوئی ۔اس فعل کوکھرنے والا اس کے اولیں سبب کو عبب ذہب میں لا تا سبے تواسلام اور

ابل اسلام کے اعزاز وسوکس کا نفشداس کی آ نکھوں میں بھرما تا ہے۔ گو باکراس کے باقی رکھنے کا یہ بھی ایک مقعدسے۔ ٨٨٨ أُ حَكَّا ثُنَّا مُسَدًّا ذُذُ نَاعِيْسَى بَنُ يُوْنِسُ نَاعُبَيْ لَا اللهِ بَنُ إِلِيْك

زِيَادِعُنِ الْقَاسِمِعِنَ عَالِمُشَةَ قَالَتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْرِ وَسَلَّمَ أنَّمَاجُعِلَ الطَّوَاتُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرُولَةِ وَرَفِي الْجِمَالِ لِإِقَامَةِ

تعفنرت ما نشرمنی انشعنه اسنے فرما باکیهناب درسول التکرصلی الشرعلیہ وسلم سنے ادرشا وفرمایا: بہت السّد کا طواف، صفاً ومَرّق کے درمیان سعی کمرناا ورجمروں پر کنکر بیال حبینکن انٹار کے ذکر کوقا کا کمرنے کی خاطر مقرر کیا گیا سے زیرہ دیپ نزمذی نے می دوایت کی اورا سے مدیث میچے کہ سے۔

منشورجے: ان تاریخی متبرے تنا مات میں اقا مست دین کے جو وا فعات گزر چکے میں اوراسیا می تاریخ کے مراحۃ ان کی جوام بیٹ ضروت

ربی سیمان کا تذکتر ان وفال سے سافذ وابستہ ہے۔ ویسے تونما معبادات کا مقصد ذکر السّٰد کا قیام سیے مگران ٹمین خپزوں کا خصوص ذکراں سیے فرما باگیا کہ بظاہر ان افعال میں عبا درت کا معنی فل سر نہیں ہوتا ، نسپ ہوتی ہیں بطا ہر منہ ہونے کے با وجو د ذکر السّٰد کیا قامت سے با عدث عبادات بن گئی ہیں ۔ ورن ظاہر سیم کہ بہت السّٰد کی توعبادت نہیں ہوتی اوراسی طرح سعی اور رمی جماد کا مال سیم ، بس السّٰد تعالیٰ نے انہیں اسیٰ ذکر کوئا بت وفا کا مراحینے کی خلطر عبادات مقراد یا سیم ، مدیمیٹ میں امثارہ اس حقیقت کی طرف بھی سے کہ عبادت قرادے دے ۔ منعائر السّٰد کی طرف بھی سے کہ عبادت قرادے دے ۔ منعائر السّٰد کی طرف بھی سے کہ عباد سے اس سے دسول کی معرفت قائم کی کے گئی ہیں .

٩٨٨- حَكَّا ثَنَا مُحَمَّدُهُ بُنُ سُلَمَانَ الْاَنْبَارِيُّ نَا يَحْيَى بُنُ سُلَكِمِ

عَنِ اَبْنِ خُثَنَيْمِ عَنَ إِلَى الطَّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمُ اللهُ عَلَيْمِ وَكَانُوْ النَّرِي اللهُ عَلَيْمِ وَكَانُوْ الْمَالِقُ الْمُكُونَ الْمُكَانِينَ وَكَانُوْ الْمَالِقُ الْمُكُونَ الْمُكَانِينَ وَتَعَلِيمُ وَيَعْلَمُ وَنَ عَلَيْمِ وَيَرْهُمُ وَنَ تَعُولُ قُرلَيْنَ كَانَهُ مُكُولًا الْمُؤْلِ وَلَا اللهُ عَلَيْمِ وَيَعْلَمُ وَلَيْ مَا مَنْ مَا اللهُ وَاللهُ مَا اللهُ وَاللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلِي اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا لَا إِلَى اللّهُ وَلَا لَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلِي اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَالللللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا الللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا الللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَلّه

ا بن عبا من سے روایت ہے کہ نمی صلی العد علیہ دسلم نے اضطباع کیا ، چرکن کومش کیاا ور کبیر کمی ہجرطواف کے عین چکروں میں رمل کیا ۔ اور دھنورا ود آپ کے سا بھی جب رُکن یہ بی بہر بہنچۃ او قرلیش سے فیا بب ہو جاتے تو عام رفتا رسے جلتے سے پھر حبب قرلیش کو دکھا فی و سینے تو رس کر سے جلتے سے کھر ار حب قرلیش کو دکھا فی و سینے تو رس کر سے تھے گر دیا یہ لوگ ہمرن ہیں ۔ ابن عباس اس نے کہا کہ بھر بہرسنت قرار بہر میں ہی مرتبہ تواصطب ع اور رس مشرکوں کو شوکت اسلام اور حبلا و تب ابل اسلام و کھا نے سکے سینے قائم ہونے ہے مگر بھر مجمد الوواع میں بھی میں طرلیقہ اضعیا دکیا گیا تو یہ ہمیشہ کے سیے سنت قراد یا گیا۔ ابن عباس رہ کا یہ تو ل ان کے گوٹ شرقول کی طرف رہے کہ کہ اس مسئلے میں جماعیت صحابہ کے قول کی طرف رہے کہ کہا ہے تا میں میں اس مسئلے میں جماعیت صحابہ کے قول کی طرف رہے کہ اس مسئلے میں جماعیت صحابہ کے قول کی طرف رہے کہ دیا ہے تا میں مسئلے میں جماعیت صحابہ کے قول کی طرف رہے کہ دیا ہے تھا۔

١٨٩٠ - كَلَّ ثَنَا مُوسَى بَنُ إِسَلِعِيْلَ نَاحَمَادُ أَنَاعَبْنُ اللهِ بَنُ عُمُّنَ ابْنُ خُكَيْمِ وَسَلَمَ اللهِ عَنَ إِنِي عَبَّالِ اللهِ عَنَ إِنِي عَبَّالِ اللهِ عَنَ إِنِي عَبَّالِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ وَاصْعَابُهُ اعْتَمَرُو إِمِنَ الْحِجِرِّ انْتِرْ فَرَمَا لُو إِنِا لَبَيْتِ ثَلَا تَا وَمَشُو ارْدَبَعًا - وَاصْعَابُهُ اعْتَمَرُو إِمِنَ الْحِجِرِّ انْتِرْ فَرَمَا لُو إِنِا لَبَيْتِ ثَلَا ثَا وَمَشُو ارْدَبَعًا -

ا بن عباس دم سے دوا بہت سبے کرجہنا ب رسول انتارصلی انٹر علیہ وسلم اورا کپ سکے اصحاب سنے مبعر آن سکے مقام سے عمرہ اداکیا بس مبیت انتار کمے طواف میں تمین حبکہ تو رمل سکے سکٹے اور حیار مبکر عام دفتار سے سکٹے دسسنن ابن ماتجہ میں بھی یہ مدیرے مروی ہے)

ىشىرے: مولاناتنے فرما باكر شايداسى قصے نے ابن عباس دخ كوا بنے كيلے قول سے رجوع بہ آما وہ كيا تھا۔

١٨٩١ - كَلَّ ثَنَا أَبُوكَا مِلِ نَاسُلَيْمُ بَنُ أَخْصَرَنَا عُبَيْلُ اللهِ عَنَ نَا فِعِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجِرِ إِلَى الْحَجِرِ وَذَكْرَانَ رَسُولِ اللهِ مَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ فَعَلَ ذَلِكَ -

نا فع سے دوا بیت سے کہا بن عمرہ نے تجاسو دسے حجراسو دیک (بیدے پکر بیں) ربل کیا اور ذکر کیا کہ رسول الٹرصلی الٹر علیہ وسلم سنے حجی الیسا ہی کیا تھا (بہ مدیث مسلم، نشائی اور ابن ما ہم سنے جی روایت کی ۔ اورسکم ، تر مذی ، نسائی اور ابن ما جہ سنے اسے مہا بہ سے عبی روایت کیا ہے ) ابن عباس دخ سے جو دور کنوں سے درمیان عام رفنا رسے چلنے کا ذکر سبے وہ عمرہ القصاء کا واقعہ سے ۔ بھر مجة آلوداع میں بورسے تین میکروں میں رمل کیا گیا اور ہی مجہود علی ، کا مذہب سبے ۔

### بَاثُكُ اللَّهُ عَاءِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں دعا کا ہا ہ

١٨٩٢ - كَالْ أَنْ مُسَلَّدُ دُنَاعِيْسَى بَنُ يُونِسَ نَا ابْنُ جُرَيْمِ عَنَ يَعْنَى بَنُ يُونِسَ نَا ابْنُ جُرَيْمِ عَنَ يَعْنَى مَنْ مُعْنَى مَنْ يَعْنَى اللهُ عَنْ عَبْدِواللهِ ابْنِ الشَّامِّبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ الْرُكِنَيْنِ رَبَّنَا أَبِنَا فِي اللهُ نَيَا حَسَنَةً وَفِي الْمُحْرَةِ حَسَنَةً وَقِي الْمُحْرَةِ حَسَنَةً وَقِي الْمُحْرَةِ حَسَنَةً وَقِي اللهُ عَنَاعَذَا بَ النَّارِة

عبدالتدب السائب نے کہا کہ میں نے دسول اللہ صلی اللہ علیہ دسلم کودورُکنوں کے درمیان ہے کتے سُن دُبَنُا آتِنَا آ فی المک نُکُاکِ" اسے ہما دسے دب ہمیں دنیا میں بعیل ٹی عطا کر اور آخرت میں بھلا ٹی عطا کر اور ہم کو آگ کی مزاسے محفوظ وزا '' ( بعولِ منذری یہ صدیف نسائی میں موجود سے جہور علمائے اسلام کے نزدیک یہ دعا دمسنون سے اور اس کے ٹرک سے کوئی فدیر نمیں آتا ، مگر صن بھریؓ ، مغیان ٹوریؓ اور ابن ما مگرون کے نزدیک ترک سے فدیدرا یک مباند کی قربانی بلازم ہے ،

مَنِ الْمُن عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ كَان إِذَا طَاف فِي أَلْحَة عَن نَافِيمِ عَنِ الْمُن عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ كَان إِذَا طَاف فِي الْحَجْمِ وَالْعُمْرَةِ إِوَّلَ مَا يَقَلَ مُ فَإِنَّهُ يُسْعِى ثَلْتُ مَ أَطُوا فِ وَيَهْ شِي اَرْبَعًا ثُمُّ لِيصَه لِي سَجُدَةً يَن \_

ا بن عمر سے روابیت سے کہ رسول الله صلی الله دوسلم مکه آتے ہی جج اور عمرہ میں جو بہلا طواف کر سے اس میں تمین چکروں میں

وَلَى كرشفا وربارتكيروں ميں عام افتا رسے ميلتے عردوركعت نماذ پڙھتے تقے (برحديث بخارى، مسلم، مالك، نسائى ،امماور اور وار مى نے بھى روايت كى سے) طواف كے بعد جوئمان سے اس ميں دعائميں ہيں اوراس نماز كا تعلق طواف كے سائق سے للذا بالفاظ دمگير ہہ و عاطواف ميں سمج كرابو واقوں نے اس مدہبث كو ہياں درج كي ہے و درن بطام ہوا ب سسے اسس كى كو ئى ۔ معطا ونت نہ ميں ۔

بَاكْتِ الطُّوابِ بَعْكَ الْعُصْرِ

فصرك تعدطوا فث كابإب

١٨٩٣ - كَالْ أَنُ السَّرَجِ نَاسُفَيَانُ عَن إِلَى الرُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ جُبَيْرِ بِمِ طِعِمُ يَبُلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهِ عَنْ جُبَيْرِ بِمِ عَطِعِمُ يَبُلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ جُبَيْرِ اللهِ اللهِ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُو

تجبیر بن مطعم مناس صدیث کورسول التُدصلی التُدعلیه وسلم تک پنچا تنے بین کمائٹ نے فرمایا ،کسی شخص کومت دوکو جو بہت التٰد کا طوا ف کمرے اور بنا نہ پڑے مصادات یا ون کی کسی گھڑی میں زیر تذری ،ابن تاجہ ، دارجی اور نساتی نے ہی اسے روایت کیا )

### بَانُ عُوافِ الْقَارِنِ

فادن سے طواف کا بیان

١٨٩٥ حَلَّ ثَنَا ابْنُ حَنْبَلِ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْمِ قَالَ أَخْبَرُفِ ابْوَ جُرَيْمِ قَالَ أَخْبَرُفِ ابْوَلِكُولَ اللهُ وَلَا لَهُ وَلَا لَهُ وَاللَّهُ وَلَا لَهُ وَكَالَ اللَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَالُمُ وَكَالًا طَوَافُ مُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَالُمُ وَكَاللَّهُ وَكُلَّ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَكُلَّ اللَّهُ وَكُلَّ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ

ابوانز ببرسنے کہ کرمیں نے جابر بن عبدالت کو کھتے سن کا کہ نبی سلی التادعیدہ وسلم اور آپ سکے اصی مب نے منفاً ومرق کے کے درمیان صرف ایک طواف کیا نتا یعنی ہم کا ہی طواف راس مدیث کومسلم اورنسانی سے روایت کیا ، ابن ماجہ نے اسسے مباہر ش سکے علاوہ ابن عمرا ودا بن عمباس منسسے بھی روایت کیا اور نبول منڈری کرنڈی نے بھی اسے بیان کیاہے )

١٨٩٠ حَلَّا ثَنَا تُنَا تُنَا تُنَا ثُنَا أَنْ اللهُ مَن اللهُ عَن عُودَةَ عَنْ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَنْ عُودَةً عَنْ عَا يُشِدُ اللهِ عَن عُودَةً عَنْ عَا يُشِدُ اللهِ عَن عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهِ عَن عَا يُدُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهِ يَن كَانُولُ اللهِ عَن عَمْ اللهِ عَنْ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهِ عَنْ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهِ عَنْ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَ

تعفرت عائشه رصی الشرعنها سے روایت ہے کہ رسول الشرصل الشرعليہ وسلم کے وہ اصحاب جو رحجۃ الوداع میں، آپ کے

non de la compansió de la comp

١٨٩٤ - كَلَّ ثُنَا الرَّبِيْعُ بَنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِنَ اَنَا الشَّافِي عَنِ اَبْنِ عُيكَنَّة عِن ابْنِ الْمُتَا الْمُتَا الْمُتَا الْمُتَا الْمُتَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ وَسَالَمُ وَسَالَمُ وَاللَّهُ عَن ابْنِ الْمُنْ يَعْمُ مِن عَطَاءِ عَنْ عَارِسُكُمُ وَاللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَنْ عَارِسُتَهُ وَرُبَهَا قَالَ عَن عَظَاءِ عَنْ عَارِسُتَهُ وَرُبَهَا قَالَ عَن عَظَاءِ عَنْ عَارِسُتَهُ وَرُبَهَا قَالَ عَنْ عَظَاءِ عَنْ عَارِسُتَهُ وَرُبَهَا قَالَ عَنْ عَالِمُ اللَّهُ عَنْ عَارِسُتَهُ وَرُبَهَا قَالَ عَنْ عَظَاءِ عَنْ عَارِسُتَهُ وَرُبَهَا قَالَ عَنْ عَظَاءِ عَنْ عَارِسُتَهُ وَرُبَهَا قَالَ عَنْ عَظَاءِ اللَّهُ عَنْ عَارِسُتَهُ وَلُو اللَّهُ عَنْ عَارِسُتُهُ وَلَا اللَّهُ عَنْ عَارِسُتَهُ وَلُو اللَّهُ عَنْ عَارِسُتُهُ وَلَا اللَّهُ عَنْ عَالِمُ اللَّهُ عَنْ عَالِمُ اللَّهُ عَنْ عَالِمُ اللَّهُ عَنْ عَالِمُ اللَّهُ عَنْ عَلَى اللَّهُ عَنْ عَالِمُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ عَالَهُ عَلْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسُلِكُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ عَالِمُ اللَّهُ عَنْ عَالِمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَامُ عَنْ عَالِمُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَلِمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللْمُعَلِّمُ اللْمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى الْمُعَالَ

بی سے معرسیہ و میں ابوداؤ کے استافالا سناؤالا سناؤالا سناؤالا میں معربی وفقہ خمر بن ادرایس بن عباس بن عبان بن شافع بن سناب بن عباب بن عبان بن شافع بن سناب بن عباب بن عبان بن شافع بن سناب بن عباب بن عباب بن عباب بن عباب بن منافع بن عباد کا اس مسلط میں افتاد کی میں میں میں بن عباب بن عباب اور دور ری مدی کے عباد کا اس مسلط میں افتالات بہوا ہے۔ عائشہ رصی انتثاق بی عنها مدینہ سے مکہ جاتے ہوئے راستی ما بہواری عذر میں میں تورسول انڈوللیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ بنوہ کو چھو لٹر دوا ور بیج کا احرام با ندھ ہو۔ لیس انہوں نے کہ کیا اور عرم ادا جبال ورجم میں افتاد کی ایس مون ورسے انہیں ان کے جائے ہا کہ بار میں نقط جج کے ساتھ والیس ہوں گی سیس مون ورسے انہیں ان کے جائے عبدالرجن کے ساتھ تنتیم کی طرف جمیا جبال سے انہول نے عرم کا احرام با ندھا اور عمرہ کو نقناد کیا ، بیس دسول انٹر صلی انٹر عبیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ: ایس دالول انٹر میں دالے میں انہول نے عرم کا احرام با ندھا اور عمرہ کو نقناد کیا ، بیس دسول انٹر میں دسلی انٹر عبیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ: ایک را

بیت ایند کاطواف اورصف ومروه کی سعی تهیں جج وعمره کی طرف سے کانی سے -

سنانعیہ نے کہا کہ دسول انٹر مسلی انٹری بیٹ سلم نے مصرت مائٹ کو ج کا احرام مرہ کے احرام میں داخل کرنے کا مکم دیا تقا اور دیکہ وہ عرہ کے افغال میں داخل ہوجاتا ہے اور اس کے افغال ہج ہی اور دیکہ وہ عرب اور اس کے افغال ہج ہی افغال ہے ہی اور اس کے افغال ہے ہی اور اس کے افغال ہے ہی اور اس کے افغال ہے افغال میں داخل میں داخل ہوجا ہے ہی اور اس کے در ایون کے اور عمرہ ان خودالا ہوگیا)

40000000000

### بَأْكُفُ الْمُكْتَزِمِرِ ماتِن كالماب

١٨٩٨ - كَلَّ الْمُ عَنْ مُكِاهِ إِنْ شَيْبَةُ نَا جَرِيْرُ بُنُ عَبَى الْحَمِيْ الْحَمِيْ الْحَمِيْ الْحَمِيْ الْحَمِيْ الْمُحَمِّ الْمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ مِكَةً قُلْتُ لَالْبَسَنَّ بْيَا بِي وَكَانَتُ دَارِتُ فَتَحَرَّسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ مَكَةً قُلْتُ لَالْبَسَنَّ بْيَا بِي وَكَانَتُ دَارِتُ فَتَحَرَّسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْمُ لَقَتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللهُ وَمَنَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللهُ وَمَنَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُ وَمَنَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُ وَلَا مَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ وَلَمُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَلَا مُنْ اللهُ عَلَيْهُ وَكَالْمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَلَا مُنْهُ وَلَا مُنْ اللهُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَلَا مُنْ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُ وَلَا مُنْهُ وَلَا مُنْ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ وَلَا مُنْ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا مُنْ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَا مُنْ اللهُ عَلَيْهُ وَلَمْ عَلَيْهُ وَلَا مُنْ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا مُنْ الْمُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَا مُنْ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللْمُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللْمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

معبدا لرحلن بن صعفوان نے کہا کہ حبب رسول الشّرصلی التّرعدیہ وسلم سنے مکم فتے کیا تو مِن نے کہا کہ میں اپنا مہاس بہنتا ہوں اورمیرا گھر برسرراہ گا، اور میں دیکھتا ہوں کہ رسول التّرصلی اللّہ علیہ وسلم کیا کرتے ہیں۔ بس میں گیا اور دیکیں کہ نبی صلی التّرعلیہ وسلم اوراً پ سے اصی بند کا استلام کیا ۔ انہوں سنے اسپنے وسلم اوراً پ سے اصی ب کعبرسے شکلے اور انہوں سنے دروا زہے سے بے کہ اعلیم بک بیت التّر کا استلام کیا ۔ انہوں سنے اسپنے رخصا روں کو مبیت التّاریم درکھ اور دسول التّرصلی التّرعلیہ وسلم ان کے وسط میں تھے ۔ دیرواز سے سیرے کر مح اسو دکک کعہ کی دیو ادکا محصر بلتہ م کہا تا سے کہونکہ رخص سے روقت ماصر ہیں ہے۔

ستنوح: دروازسے سے نے کہ جراسود کاک کوبہ کی دیواد کا تحصتہ ملتزم کہلا تا ہے کہونکہ رضیت کے وقت ماجیوں کے لیے اس کے سابھ لیپنامستی ہے۔ اور داوی کا یہ نول کردسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم ان سے وسسط میں ستے۔ اس بات پہ نفس نہیں کہ حصنور بھی اس فعل میں ان کے سابھ سٹر کی سقے مولان در اسٹینے عمدا سحاق دہلوی سنے فرمایا کہمندا تحمد میں یہ درت کی طرف سے آئی سے ۔ ایک طرف میں سے کہ حصنور صلی استار علیہ وسلم کو دروا زہا ورتج اسود کے بین واضل موکر دور کعت نمان پر بھی اور اس میں سے کہ میں سیسے کہ میں سیسے کہ میں استار میں استار میں استار میں استار میں استار میں استار میں سے کہ میں اور دوائنیں صراح شرباتی میں کہ دوروا دیں اور جو اسود کے بین اور جو اس کہ بین دوروائنیں صراح شرباتی میں کہ اور دوائنی صراح شرباتی ہوئی ہے ۔ بین کہ اور دوائنی میں مستار میں استار میں استار میں میں کہ اور دو کو دواؤد کی دوایت با معنی ہوئی سے ۔ میں النہ برائی الخواجی اصلی دوائی سے بہ دا اس سے دوائی الخواجی میں استار کی النہ برائی الخواجی دوائی النہ میں دواست کہ دوا۔

١٨٩٩ حَلَّاثُنَا مُسَلَّا دُنَاعِيشَى بَنُ يُونِسُ نَا الْمُثَنِّى ابْنُ الصَّبَاحِ،

عن عَهْرُوبْنِ شُعَيْبِ عَنَ أَبِيهِ قَالَ طُفْتُ مَعْ عَبْلِاللّهِ فَلَمَّا حِلْنَا وَبُنَا وَبُنَا وَبُنَا وَبُنَا وَبُنَا وَمُنَا وَلَمُ النَّارِ ثُمُ مَنِى حَتَّى اسْتَ لَمَ الْكَعْبَةِ قُلْتُ الْاَتْعَوْدُ قَالَ اعْوُدُ بِاللّهِ مِنَ النَّارِ ثُمُ مَنِى حَتَّى اسْتَ لَمَ الْحَجَرُ وَإِقَامَ بَايْنَ النَّرُيْنِ وَالْبَابِ فَوضَعَ صَلَاكَةً وَوَجُهَ وَوَجُهَ وَوَلَا عَنْ اللّهُ مَنَ اللّهُ مَنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ اللّهُ مَنْ اللّهُ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مَا اللّهُ مَاللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ اللّهُ مُلّمُ اللّهُ مُنْ اللّهُ اللّهُ مُنْ اللّهُ اللّهُ مُنْ ا

اِئُ عَمَرَ الْمَخْنُ وَفِي قَالَ حَلَّاثَ فِي مُحَمَّدُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ السَّائِبِ عَنَ اللهِ اللهِ اللهِ السَّائِبِ عَنَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَمَّا يَلِي الْكُونَ اللهِ عَنَ اللهِ عَنَ اللهُ عَنَ اللهُ عَمَّا يَلِي الْكُونَ اللهِ عَلَى النَّهُ عَمَّا يَلِي الْكُونَ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى الْمَابِ فَي عَوْلُ لَهُ اللهُ عَبَّالِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ كَانَ يُصَرِّي هُمُ فَا فَي عُولُ لَهُ اللهِ عَمْ فَي عُومٌ فَي عُومٌ فَي عَمْ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ كَانَ يُصَرِّي هُمُ فَا فَي عُولُ لَهُ عَمْ فَي عُومٌ فَي عُومٌ فَي عَمْ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ الل

عبدالتدین سائب ابن عباس کی قیادت کرتے سے دمبکہ وہ نابینا ہو جیکے سے پس وہ انہیں اس مصنے میں عظرت سے بوکعبہ کے دروازے کی طون بچراسود کے پاس سے بس ابن عباس دم کیتے ہیں : کیا بچے خبر بل سے کردسول اللہ سال اللہ علیہ وسلم اس مبگہ نماز پڑھا کرتے سکتے ؛ عبداللہ کہتے کہاں ۔ بس ابن عباس دم وہاں کھڑے ہوکر نماز بڑھ سے سے دیہ مدیث نسائی نے بی روایت کی سے اورمسندا حمد کی روایت میں معتوث (سا لفظی اختان ف سے ۔)

### بَالِيهِ آمْرِ الصَّفَأُو الْمُرُّولِةِ مغاومروہ کے قصے کا باپ

١٩٠١- حَكَا ثَغْنَا الْقَعْنَدِيُّ عَنْ مَالِكِ عَنْ هِشَامِ بُنِ عُرُو لَا حَ وَحَدَّنَا ابْنُ السَّرْجِ نَا ابْنُ وَهُرِ عَنْ مَا لِكِ عَنْ هِذَا مِعْنَ آبِيْهِ آنَّةٌ قَالَ قُلْتُ لِعَا كُنَّةً دَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ وَ آَنَا يَوْمَعِينِ حَدِيثُ السِّنَ آرَابُتِ فَوْلَ الله عَنَّوَ حَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرُ اللهِ فَكَا أَلْى عَلَى آحَدِ نَسْيُعًا إِلَّا يَطَوِّكَ بِهِمَا قَالَتُ عَالِمُسَهُ كُوضِيَ اللهُ عَنْهَا كُلَّ لَوْكَانَ كُمَا تَفْوْلُ كَانَتُ فَلَرْجَنَامَ عَكَيْهِ أَنْ لَا يَطَوَّتَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتُ هَاذِهِ الْأَيَّةُ فِي الْاَنْصَارِكَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةً وَكَانَتُ مَنَاةً حَذْ وَقَوِيْدٍ وَكَانُوْ ابَتَحَرَّجُوْنَ آنَ يَطُونُوْ ابَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُمَّا جَاءَ الْإِسْكُرُمُ سَاكُوْا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَبْ وَسَلَّمَ عَنْ ذَٰلِكَ فَاتَنُزَلَ اللهُ عَنْ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرُو لَا مِنْ شَعَا يُرِاللَّهِ -

<del>عروة</del> سنے کہا کہ مس نبی صلی الش*دعلی*ہ وسلمہ کی زومبز مکریرہ ما نشنہ صدیقہ سے کہ ۱۱ ورمیں ان دنوں جھیود<sup>ی ع</sup>مر کا بتیا - کہ عبدایہ توفر ماسٹے کہاںٹرتعاسے سکے اس قول سیے کہ: صفاً اور <del>مروہ</del> الٹدیکے شعا نمرمس سے ہیں ،میرے زمال پیمعلوم كم أكَّر كو في أُدى ان كاطواف منركمه سے توا سے كو في گناه نهيں . عائشہ رمنى الله عنها سفّے فرما يا : سرگهز نهيں أكمر مات يوں أ ہمدتی حبیسی کہ تم سکھتے ہو توا کیت یوں ہوتی : بس اس ہرگنا ہ نہیں اگروہ ان کا طواف کڈکریے۔ یہ آمیت انفیا ر کے متعملق ا*نڈی بقی۔ وہ منایت نامی بت کے سیسے جھ کرنے تھے*ا در <del>منآ ق</del> تنگیرنا می مقام کے سامینے تھا اور *نمیفاقمروہ کے طواف کو گنا ہ مباسنتے سکتے ۔ پس حبب اسلام آیا لوانہوں سنے اس کے متعلق رسول انٹرمیالی ٹھر* مليه وسلم سيدلو ثيبا توالله تعاسط نيرا بيت آبيت ا تاري : إنَّ النصُّفَا وَالنُسُ وَ ةَ مِنى سَيْحَابِ وَالنّ<del>ص رَخَاوَى</del>،

مر ، مؤطا ، تر مذی ، نسائی ابن ماج میں بھی یہ صدیث آئ سے ،

مشى لىح : نحطا بى سنے معا لم السىنى مىں كہاسيے كەحضرت ما كشە دىنى اللەعنها سنے اس آ بيت كا شال نمزول پير بنا یا ہے کہ ان نوگوں کے فعل کے محل میں بعد ازا سلام انہیں حمرج معلوم ہوا اور یہ حمرج ان سے عقیدے کے مطابن سیلے سے بول ا اعدا ، بس اس کے عمل کی نفی کو بیان کمرنے کے بیے آیت اُناد ل ہوئی۔ لیکن اصل حقیقت یہ سے کہ صفا اور مروزہ زیان اور مباہلیت میں بت ہیسی کا محل بن سکے تھے ،حبی طرح کر کعبہ کر اندر اور باہر مرطرف بت جما

ویئے گئے سکتے۔ بپس زمانہ اسلام میں ان ہوگوں نے بت بہستی کے مقا مات پر نمدا پرستی میں حمد ج سمجھ تو
ان کی اس خلط فہمی کویوں دور کیا گیا کردراصل توصفا آ ور مروہ ویس مق کے شعار سکھے مگر ہوگوں نے ان بر بت

پرستی کی دراب اس بت برستی سے نشا نات کومٹا بھی دیا گیا ہے توعبادتِ نمدا وندی کو بجالا نے میں حرح رہم ہے اس مدیرٹ میں الانصار کے بجائے الا نصاب کا نفظ بھی مروی ہے۔ اگر یہ روایت درست ہے توانساب

نصب کی جمع ہے اور اس کا معنیٰ ہے وہ گاڑی ہوئی اور جائی ہوئی چیز چید من دون انٹر ہو جا جاتا تھا، مگراکڑ دوایات

میں آلائم آرکا بعظ ہے یہ حضرت عائشہ ہے کے نمز دیک مسفا و مروہ کے ما بین سعی و صن تھی اور مالک مشافعی اس میں ایس میں اور اسحاق بن را بہویہ کا ہی مذہب ابن ایس کی کہ نفل قار دیا تھا اور یہی مذہب ابن امرین

<u>فیان تورتی اور فقها سے کو فہ کا سے بسفیان کے نز دیک اس کے ترک پر ایک حبا تورکی در بابی واحب سے ادر خنا نس سر میں نسان کیشر کا عالمہ کے سیعید ہ</u>

السنے کے بعد دونوں فریقوں کو صفا و مرقرہ کے طوا ف میں توقف تھا کیونکہ دہ سب سے رسوم جا ملہیت میں شما رکہ تنے تھے بس یہ آیت ان دونوں فریقوں کے متعلق انٹری تھی۔ واحدی سنے کہا ہے کہ اہل کتا ب کے قول کے مطابق اساف اور نائلہ نے کعبہ میں ہد کا دی کی تھی لہذا وہ بہتوں میں مسخ ہوگئے اور دوگوں نے انہیں عبرت کے ساتے صفا ومروہ پہر رکھ دیا ۔ جب برت طویل ہوگئی توخور

وہ ہرمی سکھے، ہال

ا نئی کومعبود بنا کیا گیا۔اورامل علم ک<del>ا صفاً ومروہ کے طواف کے متعلق میں افوال بہراختلاف ہواہے۔ بہتلا بہ کہ</del> اس کے بغیر حج ہوتا ہی نئیس رلعنی بیرار کان وفزائفن میں سے ہیں۔)اور بیعضرت ابن عمریم عاکشہ صدیقہ رہ،

مبابر دون، مثناً نعی، مالک، احمد، اسحاقی اور ابوثور کا نول ہے ( مالک اور احمد کی دوسری دوایات اس کے نولا ب بہی، اوران کا استدلال مسند احمد، وارفطنی اور بہتی کی مدسیف سے ہے : سعی کروکسیو کر اسٹاسنے اسے تم پر لکھ ویا ہے۔ دو ترا فیل بیسے کہ سعی وا جب ہے، اگر رہ جائے تو مبالور کی قربانی سے اس کا مداوا بہوسکتا ہے ۔ یہ توری، ابو منسیفہ اور بقول ابن العربی مالک کی ایک رواست سے ٹا بہت ہے : بیسترا قول بیسے کریر دکس وا جب منہیں سے مبلکے سنت و مستحب ہے اور بیرا بن مقباس دہ، ابن سیرین دہ برعاً ، اور مجابد اور ایک رواست میں اسمد بن منبی سے مروی ہے ۔

١٩٠١ - كَلَّ ثَنَ مُسَلَّدَ دُنَا خَالِهُ بُنُ عَبْدِ اللهِ مِنَا اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ ال

عبدالطریں ابی او فی ارض سے روا بیت ہے کہ رسول الطرصلی الله علیہ وسلم نے عمرہ کیا (عمرۃ القفنار) بیں بیتاللہ ا کاطوا ف کیا اور مقام ابرا ہیم کے بیچے دور کعت نماز برط صی اور آپ کے ساتھ سی بردہ سقے جولوگوں (مشرکین) سے آپ کو چھپائے ہوئے متحے رکہ مبادا کو فی مشرک آپ پر حملہ کرد سے یا کوئی چیز مثلاً شیر وعیٰرہ بھینیک دے ہیں عبالطر سے بو حب گئیا کہ آیا دسول انتلاصلی انتلاعلیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے سقے ؟ انہوں نے کہ اکر نمیس ربعیٰ عرف القفاء میں میں نیاس وقت کعبہ میں سُرت برط سے سفے جو فتح کمہ کے وقت نکا ہے سکتے ) تبخارتی ، مسلم ، ابن ما مہم اور نسانی میں بھی یہ مدین موجود سبے )

١٩٠٣ حَكَ الْمُعَا تَعِيْمُ بِنُ الْمُنْتَصِرِ آنَا اِللَّهُ فَيَ بُنُ يُولِكُ عَنْ اللَّهِ بِنَ يُولِكُ عَنْ اللَّهِ بِنَ اللَّهِ بِنَ الْمُنْ مَا لَكُولُكُ عَنْ اللَّهِ بِنَ اللَّهِ بَنِ اللَّهِ فَا الْحَدِيثِ عَنْ اللَّهِ بِنَ اللَّهِ فَى اللَّهِ فَى اللَّهِ فَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ فَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ فَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ فَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى ا

اسما عیل بن ابی خالدنے کہا کہ ہیں نے عبدالنظر بن ابی اونی م کو بہ مدیرے بیا ن کرتے ہے نا دہمی کا دیے گئی گئی۔ اور اس میں ہدا منا فنرکیا کہ: پھر آ ہے صفا ومروہ ہر آسٹے اور ان میں سات بادسعی کی پھراپنا ہرمناڈوابا (بخادی، مسلم، نسانی اور ابن ما مہمیں یہ مدیریث آئی ہے ک

صفاومروہ کے درمیان ایک آو می نے عبدالند بن عرص سے پوجیا کہ اسے المرحل آپ توجیل سے میں اور لوگ دور سے بیں۔ ابن عرص نے کہا کہا گرمیں حبوں تو میں نے درسول النہ مسلی النہ علیہ وسلم کو چلتے دیکھا تھا ، اور اگر میں دور وں تورسول النہ صلی النہ علیہ وسلم کو دور اسے دیکھا تھا اور میں ایک بوڑھا تشخص تھی ہوں در نہ کی مدنسا فی اور ابن ما جہیں تھی ہے مدر میں ہوں در نہ کی مدنسا فی اور ابن ما جہیں ہے مرد درسے ابن عرب میں مرد ورسے ابن میں مدر میں ہوں اسلی توقوی لوگوں کے لیے ہے۔ مرد لا نانے ذما یا کہ دو مرد مربیاں سعی سنت سے جو بلا عذر حجود نا جا نونہیں، ہاں ضعف سے باعث اس کا ترک میا نہ درمیان سعی سنت سے جو بلا عذر حجود نا جا نونہیں، ہاں ضعف سے باعث اس کا ترک میا نہ درمیا

# بَا بِ صِفَ الْحَجَّةِ النَّيِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَلَيْه

وَضَعَكَقَّتُهُ بَيْنَ ثَنْ يَيَّ وَ ٱنَا يَوْمَرِعِنِ غُلَامٌ شَابُّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ وَٱهْلًا يَا أَنْ آخِي سَلْ عَهَا شِئْتَ فَسَا لَنُهُ وَهُوَ اعْلَى وَجَاءَ وَقُتُ الصَّلُوةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْنَحِقًا بِهَا يَعْنِي ثُوبًا مُلَقَّقًا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَمْنِكَبِيّهِ رَجَعَ طَرُفَاهَا مِنْ صِغْيرِهَا فَصَلَّى بِنَا وَدِدَاءُ لَا إِلَى جَنْبِهُ عَلَى الْبِسُ جَبِ فَقُلُتُ ٱخْكِرَ نِي عَنْ حَجَّهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيهِ إ فَعَقَارَ تِسْعًا نُحُدَّقَالَ إِنَّ رَسُّولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحْتَجَ ثُنَّكَ اَذَّ نَ فِي التَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَنِهِ وَسَكَّدَ حَاجُ فَفَا مِمَ الْمَدِانِينَةَ بَشَرٌ كُثِيْرُ كُلُّهُمْ بَلْتَمِسُ أَنْ يَبَ أَنَدَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ بِبِينُولِ عَمَلِهِ فَنَحَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عكده وسكم وخرجنامعه حثى أتينا ذاالحكيفة فوكنت ٱسُمَاءُ بِنْكُ عُمَيْسِ مُحَمَّكَ بْنَ إِنْ بَكِرْ فَأَنْ سَكَتُ إِلَى دَسُولِ اللهِ صَلَّى الله عَكَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ ٱصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِيلُ وَاسْتَنْ فِرِيُ بِبُوْبِ وَٱحْرَفِي فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ نُعُمَّ رَكِبَ الْقَصُولَ عَتَّى إِذَا اسْتَنَوَتُ بِهِ نَا قَتُهُ عَلَى الْبَيْلَ آءِ قَالَ جَابِرُ نَظُرُتُ إِلَّى مَلَّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَكَايُهِ مِنْ رَاكِيبِ وَمَاشِ وَعَنْ يَبِيْينِهِ مِثْلُ ذَٰلِكَ وَعَنْ يَسَارِمْ مِثُلُ ذلك وَصِنْ خَلْفِهُ مِتُنْ لَ ذَلِكَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهُ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَفْهُرْنَا وَعَلَيْهُ وَيُدِلُ الْقُرُانُ وَهُو يَعِلُمُ تَاوِيْكُهُ فَلَمَا عَيِمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٌ عَمِلْنَافِهُ فَأَهَلَّ بِأَلْقُوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللَّهُ تَمَرَكَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِبُكَ لَكَ لَكِّيكَ [ت الْحَمْكَ وَالنِّعْمَةَ كُكَّ وَالْمُلْكَ لَاشْرِيْكِ لَكَ وَاهْلَ التَّأْسُ بِهِذَا الَّذِي يُهَكُّوْنَ بِهِ فَلَمُ يُرُدُّ عَلَيْهِمُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْهُ

وَكَزُمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبَينَهُ قَالَ جَابِرُ كَسْنَا نَنُويُ إِلَّا الُحَبِّرُكَسُنَانَعُرِثُ الْعُنْمُ كَاحَنِّى إِذَا آتَيْنَا الْبَيْتُ مَعَكُ اِسْتَنَكَمَ الرُّكُنَ فَرَمَلَ نَلَانًا وَمَشْى آذُبَعًا نُتُمَّ تَفَتَكُمَ إِلَى مُقَامِ إِبْرَاهِ يُمَوَنَقَرًا وَاتَّكُونُ وُامِنْ مَقَامٍ إِبْرَاهِ يُبَمَّمُ صَلَّى فَجَعَلَ الْمَقَامُ بَيْنَةَ وَبَيْنَ الْبَيْبُتِ فَالْ فَكَانَ إِنْ يَفْوُلُ قَالَ ابْنُ نُفَيْلُ وَعُشْمَانُ وَلَا آعْلَمُ لَهُ ذَكْرُ لَالْآعِنِ التَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَكَبْ لِ وَسَكَّمَ فَالَ سُكَبْمَا قُولَا آعْلَمُهُ إِلَّا فَالْ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْقِمُ أَفِي الرَّكْعَنَيْنِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ ٱحَكَّا وَبِقُلْ لِأَيُّهُا الْكُلِفِرُونَ نُخَّرَهَجَعَ إِلَى الْبَيْبَةِ فَاسْتَنَكَمَ الْتُوكُنَ ثُنَّةَ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَكَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَهُ وَكَا مِنْ شَعَا كِيرِ اللَّهِ نَبْكَ أَبِهَا بَدَا اللَّهُ بِهِ فَبَدَ آبِالفَّهَا فَرَفَىٰ عَلَيْهِ حَتَّىٰ رَآى الْبَيْتَ فَكُتَّرَ اللَّهَ وَوَحَّدَ ۚ وَكَالَ لَا إِلَّهُ اللَّهُ رَحْدَهُ لَا شَيِ نَيْكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْلُ يُحْيِثُ وَيُمِينُكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِ شَيْءً وَلِي لرَّ إِلَّهُ إِلَّ اللَّهُ وَحُمَّ كَا أَنْجَزَ وَعُنَّ فَ وَنَصَرَعَبْنَ لَا وَهَنَ مَ الْآخُزَابُ وَحُمَّ كَا نُعَدَدَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَلَاتَ مَرَّاتٍ ثُمَّدَنَزُلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَ مَا لُارَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي حَتْى إِذَا صَعِدَ مَشَى حَتَّى آثَى الْمَرُوعَ فَصَنَعَ عَلَى الْمَرُ وَيُومِننُ لَمَا صَنعَ عَلَى الصَّفَاحَتَى إِذَا كَانَ اخِرَالطُّوافِ عَلَى أَلَمُ وَوَ كَالَ إِنَّىٰ كَوِاشْنَتُ قُبَلْتُ مِنْ آخْرِيْ مَا اسْنَكْ بَرْتُ لَحَ اَشْقِ الْهَدْ كَوَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةٌ وَمَنْ كَأَنَ مِنْكُمْ لِيْسَ مَعَةَ هَدُي فَلْيَخْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُنْمَ لَا فَحَلَّ التَّنَاسُ كُلُّهُ مُ وَقَصَّرُ وَالِكُ النِّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَكَ هَدُيُّ فَقَنَامَ سُكَرافَهُ مِنْ جُعُشَمِ فَقَنَالَ يَأْدَسُولَ اللهِ ٱلِعَاْمِتَ الْهَ أَمْرِ لِلْأَكَبِ فَشَكَّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اصَمَا بِعَهُ فِي الْأُخُرَى ثُكَّمَ فَالْ مَحَكَتِ لِلْعُمُ

فِي الْحَيِّحِ هٰكَذَا مَرِّتَ بُنِ لَا بَلْ لِأَبَيْراً بَيْ قَالَ وَفَيْهِمْ عَلِيٌّ مِنَ الْبَكِينِ بِبُدُنِ التَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَبَ فَأَطِّمَهُ ۖ سَمِيْ مَنْ حَلَّ كِبِسَتُ فِيسَا بَا صَبِينُنَا وَ اكْتَحَلَّتُ فَانْكُرَ عَلِيًّا شَوْلِكَ عَكَيْهَا وَفَالَ مَنْ آمَرَكِ بِهِٰذَا فَالنَّتُ آبي فَتَالَ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ لَيَقُولُ بِالْعِرَاقِ وَهَبَتُ إِلَّا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَكِّرِشًا عَلَى فَأَطِمَهُ وَفِي الْرَّهُ وَلِلَّذِي عَضَعَتُهُ مُسَتَفْتِيكًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي ذَكَّرَتُ عَنْهُ فَا خَبَرْتُهُ أَيْ أَنْكُوتُ ذلك عَكَيْهَا فَتَالَتُ آبِي آصَرَتِي بِهِ فَمَا فَقَالَ صَكَ فَتَ صَكَ فَتَ مَا ذَا قُلْتَ حِبْبَنَ فَرَضَتَ الْحَبِّ فَالَ ذُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِي العِلَّى بِمَا هَلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ قَالَ وَإِنَّ مَعِيَ الْهَدَى فَكَرْ تَعْمُ لِلْ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَهُ الْهَاهُ عِالَّذِي قَدِمَ بِهُ عَلِيٌّ مِنْ الْبَكِينِ وَالَّذِي آتَى بِهِ النَّبَيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدْيَنة وِما تَكُ نَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمُ وَقَصَّرُوْ اللَّا النِّبَيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَكَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدُيٌّ فَالْ كَنَهُا كَانَ يَوْهُ التَّرُويَةِ وَوَتِّهُ وَوَتَّجَهُوْ إِلَّى مِنَّاهَلُوا بِالْحَبِّر فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى مِنِيَّ الظُّهُرَوَ الْعَصْرَوَ الْمُغْدِبَ وَالْعِنَمَا الْحَارَاتُ مِنْ الْحُرْمَكَ فَالْمِيْلَاحَتَّى طَلَعَتِ الشَّكْسُ وَ آ مَرَبِقُبَّ لِمَ لَهُ مِن نَسَعُيرِ فَضُرِبَتُ بِمَنِيمَ لَا فَسَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَكَّمَ وَلَا تَشُكُ فَرُنَيْ اَنَّ النَّيَىٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ وَاقِعْتُ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامُ بِالْمُزُ دَلِفَةِ كُمَا كَانَتُ قُرُ يُشَى تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَاءَرَهُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَ فَعَرَفَهَ فَوَجَدَ الْقُبَّهُ ۚ قَالُ صُرِبَتُ لَهُ بِنَيْمَ لَا فَكَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاعَتِ الشَّكْمُسُ آمَرَبِالْفَتَصْوَآاءِ فَنُرِجِلَتُ لَهُ فَنُرِكِبَ حَتَّى آتَى بَطْنَ انْوَادِي فَخَطَبُ التَّاسَ فَقَالَ إِنَّ دَمَاءً كُمْ وَآمُوالكُمْ عَلنكُمْ حَرَامُ كَحُرُمَ مُ الْ

<del>TO TO THE TOTAL OF THE TOTAL O</del>

يَوْمِكُمُ هَانَا فِي شَهْرِكُمُ هَا فِي بَكِيكُمُ هِنَا الرِّينَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ آصْرِ النَجَاهِلِيَّةِ تَخْتَ فَكَا فَيْ مَوْضُوعٍ وَدِمَا ءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَهُ وَاقَالُ دَ مِراصَعُهُ وِمَا فَيُنَا دَمُ قَالَ عُنْهَانُ وَمُرْبُنِ رَبِيعَهُ وَقَالَ سُكِبُهَانُ دَمُ رَبِينَهُ أَبُنِ الْحَارِثِ بُنِ عَبُوالْمُطّلِبِ كَانَ مَسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعُوفَقَتَكَتُهُ هُذَيْكُ وَرِبُوا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَآوَلُ رِبُوا آضَعُ رِبَانَا رِبَواعَتَبَاسِ بُنِ عَبُوالْمُطّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْصَمُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقْتُواللهَ فِي النِّسَاءِ مَا تَكُمُّ آخَذُنُكُمُوفَنّ بِمَا مَا نَهِ وَاسْتَحَلَلُنُّمُ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةً اللهِ وَإِنَّ لَكُمُّ عَكَيْهِنَّ آنُ لَا يُولِينَ فُرُشُكُمُ احِدًا اتكُرُ هُونَ فَإِنَّ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُ فَيَ صَرَّبًا عَدَيْرَ مُنَرِّجِ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِبْ قُهُنَّ وكيسُوتُهُنَّ بِالْمَعْرُونِ وَإِنِي قَدُ تَركتُ فِيكُمُّ مَاكَنْ تَضِلْوُ ابَعْنَا فَإِن اعْنَصَهُ لَتُمْ بِهُ كِتَابُ اللهِ وَأَنْتُمْ مَسْؤُلُونِ عَيِّيُ خَمَا ٱنْتُعْرُقَا فِلْوْنَ قَالُوْا لَشْهَا لَا أَنْكَ فَتُلْ بَلَّفْتَ وَآدَ يُتَ وَنَصَحْتَ خُمَّ قَالَ بِإِصْبِعِهِ السَّبَابِةِ يَرُفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيُبْكُنُهُا إِلَى النَّاسِ اللَّهُ اشْهَدُ ٱللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مُلَّا اللَّهُ مَا اللَّهُ مُلَّا اللَّهُ مَا اللَّهُ مُلَّالًا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَ نُغُمّا قَامَ فَصَلَّى الْعَصُرُ وَلَحُرِيصِ لِ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُيِّدَكِكِ الْقَصُو آءَ حَتَّى أَنَى الْمُؤْتِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَا قَيْتِهِ الْقَصْرَآءِ إِلَى الصَّخُواتِ وَجَعَلَ حَبُلَ الْمَشَاةِ بَايُنَ يَكَيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبُلَةَ فَكُمُ لِيزَلُ وَ اقِقًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمُسُ وَذَهَبَتِ الصُّفُرَةُ وَلِيُلاَحِينَ عَابَ الْقُرْصُ وَ ارْدَفَ أَسَامَه وَ خَلْفَهُ فَكَافَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهُ وَسَلَّمَ وَقَدُ شَنَقَ لِلْقَصْوَ آءِ الزَّمَا مُرَحَتَّى أَنَّ رَاسُهَا كَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَهُو كَيْتُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى السَّكِينَةَ ٱبُّهَا التَّاسُ السَّكِيْنَةَ ٱيُّهَا التَّاسُ كُلَّمَا ٱ ثَى جَبَلَا مِنَ الْحِبَا لِ ٱرْخَى لَهَا فَلِيْرِلَا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى

آنى الْمُزْدَ لِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِٱذَانٍ وَاحِدٍ وَ آفَا مَتَنْيِنِ فَالْ عُنْهَانُ وَلَهُ لِيُسَبِّنُ بَيْنَهُمَا شَنَّكًا فُتِّ اتَّفَقُوْ اثْنَمَّا ضُعَلَجَعَ دَسُولُ الله صَلَّ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ ٱلْفَجُرَفَ الْفَجْرَوْمَ لَيَ الْفَجْرَوْمِ الْمُنْبَيْنَ لَهُ الصُّبْهُ فَالَ سُكَيْمَانُ بِنَهَ آءً وَ إِنَّا مَهُ تُنْدًا لَتَفَعُوا نُتُمَّ دَكِبَ الْقَصْرَةِ ٤ حَتَّى آنَى الْكَشْعَرَ الْحَرَامَ فَرَقِي عَلَيْهِ قَالَ عُنْهَا نُ وَسُلِيمًا ثُنَاسَتَقْيَلَ الْقِبُلَةَ فَحَيِمَ اللَّهُ وَكُتِّرُ لَا ذَادَعُتُمَانُ وَوَحَّدَ لَا فَكُمْ يَزَلُ وَا قِطَّاحَتَّى ٱسْفَرَجِنَّا اثْتَمَ دَفَعَ رَسُوُكُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ إَنْ نَظْمُعُ الشَّمْسُ وَ أَرْدَتَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ النَّنَعُ رِ اَبْيَضَ وَسِيْمًا فَلَمَّا ذَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَكَّمَ مَرَّا النُّطُعُنُّ يَجُرِيْنَ فَطَفِيَّ الْفَصْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ حَوَضَعَ دَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَكَّمَ بَيْلَ لاَ عَلَى وَجُهِ الْفَضْم وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى النَّبَقّ الْأَخْرِوَحَوّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْهُ إِلَى الشِّقِ الْاَخِرِوصَوت الْفَصَلُ وَجُهَا وَإِلَى الشِّقِ الْآخَرِينُظُوْ حَتَّى آتَى هُعُسِّرًا فَحَرَّكَ قِلْبُلاّ شُمَّ سَكَ الطَّرِيْقِ الْوُسُطَى الَّذِي ثَيْمُ رِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ ٱلكُبُرِي حَتَّى اَنَى الْجَمْرَ وَ الَّيِي عِنْكَ الشَّجَرَةِ فَوَمَا هَا بِسَبِعِ حَصِّيا بِ يُكَبِّرُ مَعَ كُلّ حَصَارَة مِّنْهَا بِمُتْلِحَصَى الْخَذُ فِ فَرَ فِي مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُكَّمَ الْحَدَوثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَبُهُ وَسَكَّمَ إِلَى الْمَنْحَرِفَنَحَرَبِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِيِّبْنَ وَٱمْرَعَلِيًّا اللَّهَا مُ فَنَحَرَمَا غَنْيَرَ يَقِتُولُ مَا بَقِي وَٱشْرَكَهُ فِي هَدُيهِ نُحْمَّ أَمْرَمِنُ كُلِّ بَكَ نَخِ بِبَضْعَةٍ ۚ فَجُعِلَتُ فِي قِتْ يِ فَطِّبِخَتُ فَأَكَلَامِنْ لَحْمِهَا وَشَرِيبًا مِنْ مَتَرَقِهَا قَالَ مُلَيْمَانُ نُنْهَا مَرِيكَ نُنْهَا كَا ضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْبُ و وَسَلَّمَ إِلَى ٱلْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الثُّلَهُ كَنْتَمَ آ فَى بَنِيْ عَبُوالُمُ عَلِيبِ وَ هُمُ

. To a a de grande de comprese de la comprese de compr يَسْ تُقُونَ عَلَىٰ ذَمْزَمَ فَقَالَ انْزِحُوْ ابَيِي عَبْدِ الْمُتَكِّدِ فَلُوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَىٰ سِقَا يَبِكُمُ لَنَزَعْتُ مَعَكُوْ فَنَا وَكُوْلُا دَلُوا فَشَرِبَ مِنْنَهُ مَ

محمد بن علی رالہاقر<sup>رم</sup>ی نے کہا کہ ہم ہوگ مہا ہر بن عبدالطرن کے پاس محلے حبب ان کے پاس پہنچے آوائنوں نے لوگوں سے دان کا نام ونسب وعیرہ کو تھا۔ حتی کہ میری باری آئی تو ہیں سنے کہا کہ میں محمد بن علی بن حسین ہوں ہیں لیستا نوں کے درمیان رکھ دیاا ورمیںان دبؤں نوجوان لڑکا تفا (حابررہ کا پرفعل شفا ہا عث مقابی عیر ماہیدمز نے کہاا ہے میرے تھتھے تہیں خوش آمدید کہتا ہوں (یعنی دینی تعبیبیا) حومیا ہو پوتھیو نے ان سے سوال کہاا وروہ نابینا بھے اور نماز کا وقت آگیا تووہ ایک با سیے کندھے *پر دیکھتے* تو چھوٹا ہونے کے باعث وہ نیچے ڈصک*ک جاتا تھا،*یس انہول<sup>ا</sup> ہمیں بن زیرے ھا بی مالا نکدان کی میا در لکڑ ہوں سکے کھوشنے ہر دلتی ہوئی تقی ۔ بھریں نے کہاکہ مجھے دسول انٹرصلیاشہ لق بتا ہے۔ بیں انہوں نے ہا تھ سے انشارہ کیا اور بؤ کا انشا ا ننگی کی طوف سے مین انگلیاں بندئیں، بھر کہا کرسول الله صلی الله علیہ وسلم سے نوا سال داے جے ترکیا۔ بھروسویں ہی انظیماییہ وسلم جج کوجانے واکے میں ،نیس م<del>ریز</del> م ، رسول ا متدمسلی امتشدعلیه دسلم کی اقت *او کرنا ا و دایب جیسے عمل کرنا جا بہن*تا تھیا بھررسول التندعليه وسلم <del>مدينة</del> سے نكلے اور بم بھي آپ كے ساتھ نكلے بهاں تك كم بم لوگ ذ<del>وا تحليفر بنج كئے</del> ى ىل كەلوا درايك كىرا بطورىنگوٹ باندھ يو ( ياخوشبو كااسلىمال *ك* مظ کھو کی ہو تی۔ جا بدرہ نے کہاکہ میں نے آپ کے سامنے، دائیں، بائیں يجه مدنكاه كك سوارا وربيدل دسكيم ا وردسول الطرصلي الشرعليد دسلم بها دسے درميان بنق ا ورآب برقرآن ائد تا مَنْ اوراَب ہی اس کا مطلب مباہنتے بھے، بس حس طرح آپ عمل کرنے ہم ہی اسی طرح کرے سنے توصیدا لئی کا تکبید بکال: کبٹیک اُٹلمکٹم کبٹیک لاشتمرِیک کٹ کبٹیٹ اِٹ اُ کخٹر کا میچنک کاٹ لَا سَنْهِ نَكِتُ لَكُ -اورتُولُون نے يہ تلبيه بلند كما جووہ يكارَ تے ہيں۔ تعنی تعم علیہ وسلم نے انہیں منع فرماً یا، اوررسول الله علیہ وسلم اپائی تلبید بکارتے سقے جا بررہ نے کہاکہ ہماری نیت صرف ج کی تھی، ہم جرہ کو (ان دنوں میں اواکرنا) نہیں ما سنتے ہے، حتی کہ جب ہم آپ کے ساتھ بیت الله اُک توا نب سنے رکن رجودا سود) کا استلام کیا بھر بین شوط رقل سسے ا ور میا دسٹوط معمو کی رفتار سسے کا سٹے، بھرمقام ابراسم كى طون پرستے اور يرآيت پرصى وَاحْتِنَا وْا مِن مَقَامُ إِنْوَاهِدِهُ مُصَلَى لَي لِس آج سندمقام كواپنے

ا ورست الله کے درمیان رکھا حعفرنے کہا کرمیرے والد محمدین علی کہتے تھے، این نھیں اورعثمان نے میرے علم میں انہوں نے میدرسول الندصلی الندعلیہ وسلم کی طرف سے نقل کیا ،سیمان نے کہا کہ: میں نہیں جانتا مگر یہ کہ جاہر دونے کہا کہ رسول الندصلی الندعلیہ وسلم نے فر ما یا کہ: ان دونوں رکھتوں میں فکل مرکوالنٹر کا حکمہ اور فکل کا چھکا انگفِر مون کہا صواحا تا ہے۔ پھر آپ بہت الند کی طرف سکٹے اور ڈکن کا (مجر اسود کا) استلام کیا دیرسات ے بعد آ نصوال تھا ، پھر آپ ا <del>آپ ا کف فا</del>سے صفا کی طرف کو با العَشَفَا وَ الْمُثُنَ وَ كَا مِنْ سَتَعَائِوا لِلَّهِ، ثم اسَى مِكْ سنے پہلے ذکر فرمایا، پس آرپسنے سمی کوصف سے شروع کرما یا اولاس پر چڑے سے حتی کہ کعبہ کود کھا توانشہ رو تو حمید بیان کی اور کما: لاَ إِلاَ اللهُ وَحُدَّدَ ظَاکُمَ سُنُو لُکُ اللّٰهِ الْمُلُكُ وَلَهُ الْحُحْمُدُلُ الْحُجُہُىٰ وَ يُبِرِئِيثُ وَ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ وَحُدَ هُ الْجُنُ وَعَدُ لَا وَلَكُمُ عَبُدًا كُا وَهُوَ مُ الأَ یے گئے تو وادی کے اندرتیز بھا گے درمل کیا، حتی کرجب مرق ہر حیطَ سے تو عا ں تھی اسی طرح کیا حس طرح صفاً ے اگر بھلے معلوم مہوتا تومی ہ اور سرمه لگا ليا نقاً، ليس على من لتِّدعليه وسلم سع إو حوركم كيا هاا ورأوي مجه بنا يا عقار بس مي. ب كير بنا بالوحضور في ما يا: اس في مع كها، اس نے رہیج کہا۔ توسہ ما ندها سيديس هي اس كيسائق باندهنا مهول يحضور اندها ما ياكممرس سائق مرى سيد بس نوهي احرام دهول عا بريفنے كهاكه على مع جو مايمى بين سے لائے حقے اور يجو رسول الله صلى الله عليه وسلم مد بنة سے مسائف لائے يہ مارى تعداد مين سو تقى- لپسسب يوكون في اعمام كهول ديا اور بال كلوا دسيئ سواسفان سيعن كيسات مرسى مقى

نے کہاکہ جب <del>ذی الج</del>ے کی ہم تھویں تاریخ آنی اور بوگ مٹی کی طرف متوجہ ہو ہوا تو آپ نناری کامحم دیا پس اس پر وادی کے درمیان میں (عرت کے مقام پر) چنچے کیرلوگو سرکو خطب دیا اور فرمایا: حرام (محترم بین) بر جیسے کہاس دن کی حرم یت کی بات میرے قدموں کے نیجے دہری ہوئی سے دباطل سیے اور ہ ما المل کنے مجلئے ہیں ،اورمیں سیلے اسپے نونوں سے مشروع ک نے کہاکہ رہنعہ من تمارث بن عبدالطلب کا ييتًا بحد تما ا ورا سے مذیل سنے قتل کردیا تھا۔ اور جا بلہت کا سود باطل سے اور پہلاسو و بوس طے من اللہ سے ڈروکیو نکہ تم نے نہیں اللہ کی اما نت کے سابھ لیا ہے اوران کی ٹرمگا موں کو لے مساعة ملال كىياسىيے -ا ودال كے ذمتہ تہا را بہ حق سے كہ وہ بتہا دسے بستروں يرخ ر ستے ہو ربینی متماری امازت کے بغیر کسی کو گھریں ند آسنے دیں ) بس اگر وہ ابساکریں لوانہیں بیٹو مگر صراب شدیدم رنگا ؤ۔اوران کا تہا رہے ذِمہ برحق سے کہ ان کا نان و نفقہ مع وف طریقے سے ت ب نے تم میں وہ چیز محبوری سے کراگرا سے معنب ط عاسے مرم و توبرگز گرا ، ندم و سکے، وہ اللہ کی کتاب ہے۔ سے میرے متعلق سوال کیا مبائے کا تولم کیا حواب دوسے ؟ لوگوں سنے کما عمرگوا ہی دیتے میں کہ آپ سنے ردی اور فریفندا داکهر دیا اورخیرخواسی کی میچراک بسے اپنی انگشت شها دُت کوارشاره ترین نے مہوئے آسمان کی طرف ابھاً یا اورلوگوں کی طرف استے اسٹار مگرشتنے ہوسے نیست کیا (اُ ور فرما یا) اسے انٹادگوا ہ رہ ،اسے انٹا

بچربلال رمنے نا ذان دی، بچرا قامت کہی تو حصنو وسکمان ظهر رکی صافی ، بچرا قامت کسی تو آپ نے نماز عصر پر معالی اور ان مت کسی تو آپ نے نماز عصر پر معالی اور ان کے درمیان بچر نہ رہی ہوئے۔ بھر آپ قصوا ، بچر آپ قصوا ، بچر آپ قصوا دا ہوئے دی کہ سرزمی عرفات پر تشریف سے سکھے تو آپ سنا بنی قصوا دا ونٹنی کا بیٹ صخات و جانوں ۔ برطرے بچر وں ) کی طرف کیا ور پیدل جلنے والوں کا راستہ اپنے سامنے رکھاا ور قبل درخ مو گئے ، آپ برابر بھال کھڑے درسیے حتی کہ آفتاب عروب ہوگیا ور شفق کی سرخی کچر ہما تی اس جبکہ سود ج کی گئید انجی طرح او حبل ہوگئی اور اس امر شاکو آپ نے اپنے پیچے سوار کیا ۔ بھر آپ نے کو ج کیا ور صفور صلی اندعلیہ وسلم نے قصوا رکھی کی مارکو کھر بنیا حتی کہ اس کا سرآپ کے کہا و سے کے او بر پاؤں دکھنے کی

 $aua_0uu$   $aua_0uu$ 

مِگُه تک" پنچتا بھااور آپ اپنے دائیں ہا تھ کے ایشارے فرماتے:اے لوگوآلام سے رہواہے لوگوسکون سے رمو، جب كسى يلك برة ت توأس مها ركوذ راسا وصيلاكرد يقية تاكه وه فيك بريم ه ماست بعتى كرآب مرود لفه نیے تو مغرب اُ ور عشاء کی نما نہ کوا یک اذان اور دو ا قامتوں کے سا تفرخے فرما بار عثمان را وی سنے کہاکہ دونوں وں کے در مَیان آ پنے کو ٹی نغلی نماز رنہ نیٹے ھی، بھرسب را وی من یتی کہ جب فیر طلوع ہوئی نوفیر کے نوب وا صنح ہونے ہدائٹ سنے نمائر فیرا داکی سلیمان سنے کہا: ے اقامت کے *سا عة برط ھی، نھیرسب را وی م*تفق ہوسئے کرحفنور مقواءً پرسوار ہو کرم<sup>ش</sup>ور ام پر پہنچےا وراس کے اور پر پھیلسھے ،عثمان ا ورسلیمان کے کہاکہ: بیس آٹیے قبلہ دُوم ہوسے ا ورا نظری حمد، تکر میں میں میں میں سے یہ تفظ زائد کہا کہ: اللہ کی توحید سال کی سی آپ وہیں کھرطے رہے تی کہ خوب روستی جیل بسي قبل بي ميل بواسه اورفضل بن عهاس كويتيسواركيا ، . علیه وسلم نے کوچ کیا تو ہود ج نشین عورتیں یا س سے گزریں ا ورففنل خ ان کی طرف و بیکھنے نگا ۔ لیس دسول امثار ست مبارک ففنل مذ کے بہرے بررکھاا ورففنل منے اپنا منہ دوسری طرف کو پیدلایا التادمسلي التارعلين منصي ابنايا كفروسرى طرف ركع دياا ودففنل منسفاينا منه دوسرى طرف بهيرا اور ں مکت کہ اُت وا دنی محسّریں پہنچے تو اُ و نٹنی کو وَدا نیز کر دیا ، پھرا پنے وہ درمیا بی راستہ آختیا مہ ے نکال ہے **جا تا** ہے، عتی کہ آپ اس جمرہ *پریہنے جو در خ*عت کے پاس سبے اوراس *پر*سات بر کہتے تھے اور وہ کنکریاں لوبئے نے دانے جیسی تقیں، نیس آپ نے وا دی کے ملی انٹڈعلیہ وسلم قربان گاہر کہنچا وراِپنے وستِ مبار*ک* على الموقعة من الواندون في القية اونت الخرك ، ورحمنون في الماري من الله الله والله المرحم والله ٹ کا ایک ٹکرو ا کے کمرا یک سہنٹریا میں ڈالاگیا وراستے بکا یا گیا، بیں دونوں بزرگوں نے اس کا گوشت کھایا اور

بہتی نے کہاکہ بھراک سواد ہوئے توسیت اللہ کی طون تیزی سے وا بس تشریف لائے اور مکہ میں نما نہ ظہر بڑھی بھر بنی عبدا لمطلب ڈول بھر بنی عبدا لمطلب ڈول بھر بنی عبدا لمطلب ڈول کھینچہ اگر یہ خوف نز ہوتا کہ لوگ بتہاری سفایت ( بانی پلانا) پر خا سب انجائمیں گے تو میں بھی بتہا دسے ساتھ بانی کھینچہ اگر یہ خوف نز ہوتا کہ لوگ بتہاری سفایت ( بانی پلانا) پر خا سب انجائمیں گے دیکھ کر مراد می کی اکر نوم ہوتا کہ وہ بھی سنت جان کر ریفول کرے اور بھیرط لگ مبائے کہیں انہوں سفے معنوں کو ایک ڈول دیا جس دسول الٹر علیہ وسلم سفانس میں سے بانی بیا در یہ مدریت مسلم ، نسائی سف کے بھی ان بیا در یہ مدریت مسلم ، نسائی سف

کئی مگداور ابن ما حبر نے بھی روایت کی ہے ۔)

نشرح: اس سفر ج میں رسول الترصلی الله علیه وسلم کے سابھ تمام ازواج مطرات میں عبی عبی قبی ۔ فوا کی لیفہ میں حضور میں خصور میں دن کی عصر سے ہے کرا گلے دن کی ظهر تک سب نمازیں اوا فرمائی تعیں ۔ اسماء بنت عمیس کو بہتے کی ولاوت کے بعد عنسل کا حکم ملا تقا کہ طہارت کا نہیں مبکہ محض نظا دنت کا عنسل تقا . مولانا نے فرمایاکہ اسی

ب سے تمیم اس کا قائم مقام دیرہ وسکا۔ ہیں حکم حاکفنہ عودت کا ہی سیے ۔مقام ذیری الحلبغہ پرجو آپ ا دافرمائی تقییں یہ یا تو نمازظر تھی اور یا بقول ما فظ ابن القیم ظهر کے علاوہ احرام کی دور کعتیں تقیب منول کعبہ کے ( بعنی مُعبد حرام کے) و فتت تخبیّرا کمسی دنهیں سبے کیونکہ سبت اسکرکی تخبیّہ طواف سبے اسی سیلے حفنور <u>بہلے طوا ون فرما یا ، مشعا ٹر مشعبر</u>ہ کی جمع ہے بمعنی علامت،مرا دا س سے وہ عبا دات ہیں عن کا حکم دیا گیا سے مثُّلاً وقوف ، رمى، طوا من ا ودستى- دسول انترصلى انترعليه وسلم يحتملا وه حن اصحاب سنغ بدسى سائع بوسنے كى وحبست احرام نذکھولائھا بلکہ قرآن کیا تھاان سے نام ما فظاہن انقیار نے پرگنوائے ہیں : الوہکر، بحر، علی ، ملحہ اور زبير دحنی التٰدعنهم ا ورظیا وی سنے ان میں مقنرت عثمان دخ کا بھی ا حنا فرکیا ہے ۔ سرا قہ بن مالکٹ کے جواب میں مضود صتى التدعليه وسلم نے حجوبير فرما يا عقاكه: وَ حَلَتِ الْعُنْمَا ة بِيَا لَجِ الْح اس سيمرا ديريقي كم رجج كے دنوں عمره ادا لله ر<u>ے کی کی متابل رسم مٹا دی متی ہے</u> اوراب بمیشہ بین کم رہے گاکہاں د نوب میں عمرہ بہوسکتا ہے۔ امام نو <del>و</del>ی ام نے کہا ہے کہ اس فنخ کے بارسے میں علمیاء کا اختیالات ہے کہ آیا یہ جی با فی ہے یا نہیں امام احمد اور بعض ظاہر یہ نے کہاہے کہ بیر بھی قیامت مک باتی سے مگرامام مالک ،شا فعی م الوحنیفرم اورسلف وخلف کے جماہر ملاء کا ب يرسيع كرمير قنيخاب بابق نهيس بلكه بيرصرف أسى سال حفنوريسك القنحا ب كيساعة خاص عقا تأكه زمانهُ جابليت ، رسم کومٹا یا با سے ۔اس کی صریح دسل مسلم میں ابو ذری<sup>ن</sup> کی صدیث اورنسائی کی صدیث ہے جس میں صراحةً حصنولاً کا ارتباً دمروی سبے کہ بہ دننے اسی سال سے انتھوص تھا۔ابوموسی اشعری کا احرام بھی حضرت علی<sup>ما</sup> کے ا حرام مَبيها عَا مُكُما لَومُوسَىٰ مَ كُوحُفِنُوره فِي الرام عِيرُ واديا مكرعلى لهٰ كُونِهُين. اسْ كِا باعث به عَاكرعا بِعَالِهُ بمن سے حصنور کے لیے ہدی لائے سے، ممکن ہے اپنے لیے تھی نے آئے ہوں، یا یوں کیے کر حضور سے علی رہ کوا پنی بِينَى وَشِرِيكِ كُرِيبًا عَقَا لَهُذَا إِن كَا احْرَامَ بِا فِي رَكُمَا كُلِيا .

اس مدیث میں عرفات کے موقف کے ذکر میں صحات کا ذکر وارد مواہے۔ بدوہ بڑے بڑے بھر ہی جو

حبل رحمت کے نیچے اور ہر اور بر کھوے ہوئے میں اور یہاں پر وقون کہ نامسخب سے ور نہ حتی الامکان اس کے حبی رحمت کے قرب اور یہاں پر وقون کہ نامسخب سے ور نہ حتی الامکان اس کے تعریب میں اور یہاں پر وقون کا وقت نویں ذی الحج سے ذوال خمس سے سے سے کے دو ہوئی این وقت کی استداء حوقہ کے دوال خمس سے سے سے سے سے میں این اور وہ اقامت کا ذکر آیا ہے اور شروع موقی سے بہم عبین العدل تین سے سے اس میں روایا سے کہ اور اللہ میں ایک اذان اور دوا قامت کا ذکر آیا ہے اور سے بہم میں ایک اذان اور دوا قامت کا ذکر آیا ہے اور سے بہم میں روایا سے کا اختلاف بھی سے اور الم میں کہ فقہ کا مسلک بھی مختلف ہے ۔ ماصل سے اور میں میں روایا سے دونوں نما زوں سے درمیان کوئی اور کام میں کمل نہ ہو توایک ہی اقامت کا فی ہے اور میں میں ذریع ہو توایک ہی اور کام میں کمل نہ ہو توایک ہی اور کام میں کہ دور کی اور دوسری میں ذریک لیے دور کی اور دور باسے کی دور کی اور میں میں ذریع ہو اور کام ہی کہ لیا جائے ، تو ذرا دریم ہو جائے سے دوسری میں ذریک ہے دور کی دور کی اور میں میں دوسری میں ذریک ہے دور کی دور در کی دور کی دور کی دور کی میں ذریع ہو کہ کہ کہ دور کی کار کی میں دور کی کی دور کی دور

مؤخر نهیں کرسکتے ہتے۔ اور حضرت عائشہ رصنی الٹد عنہا کی حدیث میں جویہ آیا ہے کہ آپ نے طواف زیادت کو رات کو است ک رات تک ملتوی کیا تھا ،اس کامطلب بقول نووی میر ہے کہ آپ توطواف زیادت کر سیکے سقے مگراز واج مطہرات کو ہے کہ بوقت شب انہیں طواف زیادت کرانے تشریف لائے سقے مولا نائشنے بقول علام علی القادی اس سے اختال ف کیا ہے اور کہا ہے کہ احسن میر ہے کہ حضور تا خود میں ہوا ۔ است نہیں ہوا ۔ است نہیں ہوا ۔

تعفرصادق نے اپنے والدمحد باقرسے روایت کی کہ نبی مسلی الندعلیہ وسلم نے ظہرا ورعقہ کوعرفہ میں ایک ہو افان سے بطومعا اوران کے درمیان سنن و نوافل نہیں بڑھے اور دوا قامتیں کہ ہوائیں، اور مغرب وعق کو مزدلته میں ایک افان اور دوا قامتوں کے درمیان نوافل نہیں بڑھے تھے۔ ابو داؤ دنے کہا کہ مدین کو ماتم بن اسماعیل نے طوبل مدیث میں مدین اس معیل کے ساتھ سند میں تحرب بن علی خعفی نے عن جعفر عن ابید عن مجابر رہ موافقت کی ہے، کسی اس مدیث میں کہا کہ جعنو دی ہے مقارت کی ہے، کسی اس مدیث میں کہا کہ جعنو دی ہے موافقت کی ہے، کسی اس مدیث میں کہا کہ جعنو دی ہو سے احدیث نے کہا کہ ماتم نے اس طویل مدیث میں خطا کی ہے، مولا نانے فرما یا کہ اس خطاء کو کہ میں مولا نانے فرما یا کہ اس خطاء کو کہ میں موسی میں ہو سکا بڑا ہو ہو المول کہ ایک میں مرد نی بیا ہو کہ میں مولا نانے و ما یا کہ اس خوام میں مدیث میں مزد لفہ کی مدین میں دافل کہ دواقا متوں سے پڑھنا بیان کی ہے دوا نخا یک بھی القطان نے میں مزد لفہ کی مدین میں مزد لفہ کی مدین میں کہ افران اور دواقا متوں سے پڑھنا بیان کی ہے دوا نخا یک بھی القطان نے میں عبد عرف ایس کا ذکر نہیں کیا ۔

١٩٠٠ حَكَ ثُنَا ٱحْمَدُ بْنُ حَنْبِلِ نَا يَجْبَى بْنُ سَعِيْدِ لِانَاجَعْفَرُ كَا إِنْ

عَنْ جَابِرِ نُحْمَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَكَيْبِهِ وَسَلَّمَ فَنُ نَحَرُتُ هَهُنَا وَمِنْ كُلُّهَا مَوْ فِيكُ وَمَنْ عَرْفَ هُمَنَا وَعَرَّ فَهُ كُلُّهَا مَوْ فِيكُ وَمَنْ عَرْفَ هُمُنَا وَعَرَ فَهُ كُلُّهَا مَوْ فِيكُ وَ

وَقَفَ بِالْهِ ثُنَّ وَلِعَالَ فَنُ وَقَفْتُ هَا لَا فَنُ وَقَفْتُ هَا لَهُمَّا وَمُزْدَ لِفَهُ كُلُّهَا مَوْقِفَ \_

جابردہ نے کہا کہ پیر نبی سلی الٹر علیہ وسلم نے فرما یا: میں نے بہال پر نخرکیا ہے اور <del>آمرنی</del> سالانخری جگہہے، اور <u>صلح</u> نے عرفہ میں وقوف فرما یا اور کہا کہ: میں بہاں پر عظہ اسموں اور عرفہ تمام موقف رب سے وقوف ہے۔ اور <del>مزد لفہ</del> میں عظہرسے اور فرما یا: میں بہال عظہ اسموں اور <del>مزد لف</del>ہ تمام ہی موقف سے دیعنی تمام مری میں قربانی سہوسکتی ہے، سارے رفات اور مزد لفہ میں وقوف ہموسکتا ہے ،

١٩٠٨ حَكَ ثُنَا مُسَدَّدُ نَاحَفُصُ بْنُ غِيَاتٍ عَنَ جَعْفِرَ بِإِسْنَادِم

ذَادَ فَانُحَرُوا فِي رِحَالِكُمُ

۔ سجعفر(صا دق) نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیال کی اور یہ لفظ زا بدسہے : لپ تم اپنے ڈیمہ ول میں نخرکمرو۔ د ور مذانو ایک ہی مبکہ پر از د مام اور گر مبر کا خرد شہ ہے ! )

١٩٠٩ - حَكَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بُنُ إِبْرَاهِ لَيْمَ نَا يَجْبَى بُنُ سَعِيْدٍ إِلْقَطَانُ

عَنَّ جَعُهَ مَ حَلَّا نَكِي آيِ عَنُ جَابِرِ فَنَ كَرَهِ لَالْحَوِلِيَ وَآذُرَجَ فَي الْحَوِلِينِ عِنْدَ قَوْلِهِ وَانْتَخِذُ وُ امِنُ مَقَامَ إِبْرَاهِ لِيهَ مُصَلَّى فَالَ فَقَرَ آفِيهُ مِأْبِاللَّوْحِيْدِ وَقُلُ لِيَا يَبْهَا الْكَلِيمُ وُنَ وَفَالَ فِلِيهِ قَالَ عِلَى كَرْضِى اللهُ عَنْهُ بِالْكُوْفَ لَا قَالَ

آبِيْ هَذَا الْحَرَفُ لَمْ يَذُكُرُهُ جَابِرٌ فَنَا هَبُكُ مُتَحَيِّشًا وَذَكَرَ قِصَّةً فَاطْمَهُ كَنْ مَنَى اللهُ عَنْهَا .

ر دایت بعفرسے ہے کمرا ورپہ مک ایک ہی ہے لہذا ان کا حوالہ بھی وہی سمجا جائے جومد دیث نمبرہ، 19میں گزرا ہے۔ بعن الغاظ کی کمی بیش کے سواکوئی ایسا فرق نہیں ہے )

# بَابِ الْوِقُوفِ بِعَرَفَ يَ

(عرونه میں و وقوف کا باب

المَّا وَيَهُ عَنَ الْمُنْ عَنَ الْمُعَانَةِ عَنَ الْمُعَادِيةَ عَنْ هِ شَامِ أَنِ عُرُوكَةَ كَا عَنُ الْمُنْ عَنَ الْمُنْ وَمَنْ وَانَ وَيْنَهَا يَعْتِ فَوُكَ عَنَ الْمُنْ وَيُنَهَا يَعْتِ فَوُكَ الْمُنْ وَكُونَ الْمُحْمُسَ وَكَانَ سَلَا يُرُالْعَرَبِ يَعْتِ فَوُنَ الْمُحْمُسَ وَكَانَ سَلَا يُرُالْعَرَبِ يَعْتِ فَوُنَ الْمُحْمُسَ وَكَانَ سَلَا يُرُالْعَرَبِ يَعْتِ فَوُنَ اللَّهُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ بِعَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّا اللَّهُ عَلَيْهِ فَيَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْعَلَى اللْعَلَى اللْعَلَى اللْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللْعَلَى اللْعَلَى اللْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْعَلَى الْعَلَى اللْعَلَى اللْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى اللْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى اللْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللْعَلَى اللْعَلَى اللْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللْعَلَى اللْعَلَى الْعَلَى الْعَل

مصنرت عائشه رصنی انتازعنها نے فرمایا کہ قربیق اور ان سے ہم مذہب لوگ مزد لقہ میں عظہرتے تھے اور مش کہ لاتے سے دیعنی ع) اور باقی سب عرب عرفات میں عظہرتے تھے ۔ پس حب اسلام آیا توانشاد تعالے نے اپنے بی مسلی اللہ علیہ دسلم کو منم دیا کہ عرف ت میں اور و ہاں عظہر میں چروہاں سے واپس مرامیں ، پس انتاز تعالیٰ کے اس قول کا ہی مطلب سے کہ انتقاب انجا ورکتاب التف پیس میں میں بی حدیث بخاری نے کتاب الج اور کتاب التف پیس مواہب کی ہے ، اور مسلم ، تبریزی اور کسانی کے بھی اسے روایت کیا ہے۔

شی ح ؛ حسُن جع ہے احمٰس کی بعنی شجاع۔ زمان من جا ہلیت میں قریش اور کنان اور ان کے متبعین کا یہ لقب بھا
کیونکہ وہ اپنے مذہب میں بڑے ہے بختہ اور شدید سقے یا اس سیے کہ وہ الحسی ارکعبہ کے متولی سقے۔ عرفہ کی وجہ
تسمیہ یہ ہے کہ بندے و ہاں پرعبا دت کے ساتھ اپنے رب کا تعارف پاتنے ہیں۔ یا برکہ آدم ہو حوالا کا طاپ زمین پر
بھیے بانے کے بعد بہاں ہوا تھا۔ یا اس سیے کہ جبری علیہ السلام سے حصنرت ابر اہم علیہ السلام کو اس مقام بہمنا سک بھیے بارے کے بعد بہاں ہو تھا۔ یا اس سیے کہ جبری علیہ السلام سے حصنرت ابر اہم علیہ السلام کو اس مقام بہمنا سک ہوتے ہوئے کہ کہ کہ کہ اور نا در ایا سیا ہے ہے کہ کہ کہ کہ کہ ایک بانا بھی اسلام سے بھی اور عرفہ کا دور کو سی بھی بھی ہوتے ہے اس سیا تھی اور انہیں پاک کر دیتا ہے۔ قریش نقر بھی اور انہیں پاک کر دیتا ہے۔ قریش نقر بھی کو تھی اس سیسے قریش کہ لاگے ۔ یا تجارت کا مال اور ہر اور ہرسے میں جمع ہوتے ہے اس سیسے قریش کہ لاگے ۔ یا تجارت کا مال اور ہر اور ہرسے میں تھی ہوتے ہے اس سیسے قریش کہ لاگے ۔ یا تجارت کا مال اور ہر اور ہرسے میں تھی تھی اس سیسے قریش کہ لاگے ۔ یا تجارت کا مال اور ہر اور ہرسے می کرنا تھی تھی تو ایش کہ لاگے ۔ یا تجارت کا مال اور ہر اور ہو ہے کہ دور اس سیسے تبید کو تک اور اور کا لقب ہے جو تک ہوتے ہے اس سیسے قریش کہ لاگے ۔ یا تجارت کا مال اور ہر اور ہر اس کے دور کو اور کا لقب ہے کہ دور اس کے دور کو کو کو کے دور کو کہ کہ کہ دور کو کا کو کا کہ دور کو کھی کو کے دور کو کہ کو کھی کے دور کو کھی کہ کو کی کہ کو کو کھی کو کھی کے دور کو کہ کو کھی کو کھی کے دور کو کھی کے دور کو کہ کو کھی کھی کھی کے دور کو کہ کو کھی کے دور کو کھی کے دور کو کھی کھی کے دور کو کھی کھی کے دور کو کو کھی کھی کے دور کو کھی کھی کے دور کو کھی کو کھی کی کھی کے دور کور کو کھی کے دور کو کھی کے دور کو کھی کے دور کو کو کھی کے دور کے دور کو کھی کے دور کو کھی کے دور کو کھی کے دور کو کھی کے دور کے دور کے دور کو کے د

خربید کر جمع کر بینے سے المدنا انہیں قریش کہا گیا ۔ قریش کا معنیٰ شدید بھی ہے، سخت اکھڑاونٹ کو جُنُ قریش' کہتے ہیں، یہیں سے قریش کا نقب نکل ۔ یا اس سیے کہ قصی کو وہ کشی کہا جاتا تھا (نویش پوش) یا اس سیے قریش کہلائے کہ وہ جبل بھرکر حاجبوں کی صروریات کا اندازہ کرتے سے اور انہیں راحت پہنچا تے سقے ۔ قریش ایک سمندری مبانو رہبے جس سے باقی سب مبانور ڈرستے میں ، ہمیں سے لفظ قریش کلا ۔ ان کا ایک بزرگ قریش بن مخلدین غالب بن فہر گزراسے جو ان سے تجامی ہ

بأهج الخروج إلى مِنْ

رمى كى طرف نكلنے كابب ١١ ١٩- حَكَانَتُ ذُهُمُو بِنُ حَدْبِ نَا الْآحُوصُ بُنُ جَوَابِ الصَّيَّتِيُّ

نَاعَتَمَادُ بُنُ زُرَيْقِ عَنْ سُكَيْمَا نَ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَوِعَنَ مِقْسَدِ عَنِ ابْنِ عَبَيْلِ مَا وَعَمَشِ عَنِ الْعَلَمُ وَيُونِهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهُ وَيُونِهُ مِلْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهُ وَيُونِهُ مِن اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهُ وَيُونِهُ مِن اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَيُعْمِلُوا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُوالِمُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْكُوالِهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْكُولُوالِمُ اللَّهُ عَلَيْكُولُوا اللَّهُ عَلَيْكُولُ وَاللَّهُ عَلَيْكُوا اللَّهُ عَلَيْكُوا اللَّهُ عَلَيْكُوا اللَّهُ عَلَيْكُواللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُواللَّهُ وَاللَّهُ عَلَيْكُوا اللَّهُ عَلَيْكُوا اللَّهُ عَلَيْكُوا اللَّهُ عَلَيْكُوالِمُ اللَّهُ عَلَيْكُواللَّهُ وَاللَّهُ عَلَيْكُوا عَلَا عَلَا عَلَيْكُوا اللَّهُ عَلَيْكُوا عَلَيْ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُولُ اللَّهُ عَلَيْكُولُ عَلَيْكُوا عَ

وَالْفَكْجُرَكِيُومَ الْعَرَافَةُ بِبِمِنَّى.

۔ قانعے چلا ماکر تا عتااس سکے نا م *میر ب*ہ قریش کہلائے۔

ا بن عباس رہ نے کہاکہ دسول اللہ صلی استّرعلیہ وسلم ہے آ کھویں ذی المجے کوظہر کی نما ذاور نویں کو فجر کی نما زمنی میں او ا فربائی حتی ( مَدّ مذی سنے جی اسی کی ما نندحدیث دوایت کی سبے) اوپرطویل مدیث میں گزداسے کہ آ کھویں کوظہرسے سے کرعشاہ بکسکی سب نمازیں منی میں اوا فرمائیں اور نویں کی صبح کوبعداز نماز فجرمنی سسے وفات کوتشر ایٹ سے کئے سقے

١٩١٧ - حَكَ ثَنْ اَحْمَدُ بِنُ اِبْرَاهِ لِيهَ كَا اِسْحَقُ الْآنُرَةُ عَنْ سُفَيَانَ

عَنْ عَبُوالْعَزِيْزِ بَنِ رَفِيعِ قَالَ سَالْتُ اَنْسَ بَنَ مَالِكِ قُلْتُ آنْحِبُرُ فِي بِنَى عَ عَفَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّطُهُ رَكِهُ مَ التَّرُ وِ بَيْرَقَالَ بِمِكَ قُلْتُ وَ آيَنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ التَّفْرِ

قَالَ إِلْ الْمُطْحِ فُتِدِ قَالَ افْعَلُ كُمَا يَفْعَلُ أُمَرَا وُكَا عَلَا مُعَالِكُ مَا

معبدالعزیز بن رفیع نے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سوال کیا کہ مجھے ایک چیز بتا سیم جو آپ نے دسول اللہ م صلی اللہ علیہ وسلم سے یا در کھا ہے کہ دسول اللہ مسلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن فہری نماز کہاں بیڑھی تھی؟انس نے کہا کہ منی میں اس نے بو چھا کہ بوم النزیعن مها ذی المجھ کو حضورًا نے عصر کی نما نہ کہاں بیڑھی؟ انہوں نے کہاکہ! بطح دینی محصت بیں ۔ پھر انس دم نے کہا کہ اسی طرح کر حس طرح تیزے امراد کم سے ہیں دکیو نکہ محصّب میں نزول کو ٹی عبادت

### بالب الرواح إلى عرف : ربيداد دوال عرف كاباب،

١٩١٠ حَكَ ثُنَ ٱلْحُمَدُ بُنُ كِنْبَرِلِ مَا وَكِيْعُ مَا مَا فِعُ بَنُ عُمَرَ عَنَ

سَعِيْدِبُنِ حَسَّاَى عَنِوابُنِ عُكُمُ كَالَ لَهَا أَنْ قَدَّلُ الْحَبَّاجُ ابْنَ الزُّبَ بُيرِ آئَ سَلَ إِلَى ابُنِ عُكُمُ كَابَّةَ سَاعَةٍ كَانَ دَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَبُهِ وَسَلَّمَ بَبُرُوحُ فِيْ

هِنَ الْيَوْمِ فَالْ إِذَا كَانَ ذَٰ لِكَ وَحْنَا فَكُمَّا أَرَا وَثِنَ عُكُمُ إِنْ يَدُوْحَ فَنَالَ

قَالُوا لَمْ تَزْعُ الشَّهُ سُ قَالَ آزَاعَتُ قَالُوا لَمُ تَزِعُ فَالَ فَكُمَّا فَالُوا فَكُمَّا فَالُوا

ابن عرشنے کہ کہ جب تجاج نے ابن زبیرہ کو قتل کیا تو ابن رم عمر کو پیغام بھیجا اس دن (عرفہ کے دن) رسول التہ ملی لنگر علیہ وسلم کس گھڑی میں بعداز زوال تشریف نے جاج سے جاج ہے جابی نہیں گئے۔ بھر عمر کو پیغام بھیجا اس وہ وقت آھے گاتو ہم جہیں گئے۔ بھر عبد ابن عمرض نے جان عرض نے گئے : ابھی سورج نہیں ڈھلا، بھر ابن عمرض نے حب ابن عمرض نے نہیں کا دار وہ کہ آلہ ہوگاں ہے کہ اکر نوسل کیا ہے ؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں ڈھلا ۔ بھر حبب لوگوں نے کہا کہ ذرص گیا ہے تب ابن عمرض نے کو ج سے مراد نماز کی طرف نمانیا یا وقوت کی خاطر موقف میں جا ناہیے ۔ حضرت ابن عمرض ان دنول نا بینا ہو جکے ۔ یہ مدیث ابن ما حبر میں بھی مروی سے ۔)

بالث الخطبة بعرفة

(عرفه مي (منبرميه) العطيد كا باب

١٩١٥- حَسَّ نَفَ عَمَادٌ عَتِ ابْنِ آبِي زَآعِلَ لَا أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَيْيَنَةُ

عَنْ ذَيْ لِابْنِ ٱسْكُم عَنْ رَجُلِ مِنْ اَبِيْ ضَمَّ لَا عَنْ آبِيْهِ اَوْعَيَّهُ كَالًا

رَآبَبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوعَلَى الْمِنْبَرِ.

بنوضمرہ کے ایک شخص نے اپ با جاسے روایت کی کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ملی اللہ علیہ کو دیکھا حب کہ آپ عرفہ من ریر تھے داس روایت کی سند میں دونجہول داوی ہیں)

شرح: رج كے خطبوں ميں المه فقه اركاا ختلاف ہے . مالكيه آور صفيه نے كهاكه ج كے خطبتے مين ميں: نوس ذى الجه كا خطب

١٩١٧- حَكَّ مُسَكَّ الْحَيْكَ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنُ سَلَمَهُ أَبِي الْمَدِيطِ عَنْ رَجُلِ مِنَ الْحَجِّ عَنْ اَرِيْدِ الْمَدِيطِ اللَّهُ وَاللَّهِ اللَّهِ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

میلہ بن مبیطات نے آپنے فیلیلے کے ایک شخص سے اگوراس نے اس کے ہاب نگبیطات سے روایت کی کہ اس نے نبی صلی الشرعلیہ وسلے وقع فی میں مجالیت وقع فی ایک میرخ اون سے برخطبہ و بیتے و بکھا تھا ( برمدیث نسائی نے روایت ہے)۔ مشموح : منذری نے کہا کہ یہ مدیث نسائی اور ابن ماہر نے سلہ بن نگبیط عن ابید سے روایت کی اوران کی روایت ہیں : عمن رحل من المحق کا لفظ ممیں سے ۔ سنجاری سے تاریخ کمیریس (مبلد من ۱۳۸۸) اسے بیان کیاہے ۔ اور سلہ کا باب شریط بھی صحابی تھا۔ سلہ بن نگبیط بقول احمد، وکیقے ، الو و آؤ د ایمی آبی معین معملی اور نسآئی ، عثمان بن ابی شبید اور ابن حبان گفہ سے منجاری کا بیان سے کہ بھیا بھر ہیں وہ مختلط ہوگیا تھا ۔ جا برم کمی گئر منشتہ طوبل مدیث میں گزرا کہ حصنورہ ابنی قصواء اون کئی برسوا دیکھے ۔ بعض لوگوں نے اسے دور سے د بھے کہ اور نست میں محدول اسے دور سے د بھے کہ اون سے سمجھا بھوگا ۔

١٩١٤ - حَكَّ فَكَ هَنَّا مُ بَنُ السَّوِيِّ وَعُنَّمَانُ بُنُ آبِي شَبْبَ قَالاً السَّوِيِّ وَعُنَّمَانُ بُنُ آبِي شَبْبَ قَالاً كَا وَكِنْ عَرْبُو الْمَرِجِيْدِ وَكَلَّ فَيِي الْعَكَ آءُ بُنُ خَالِدِ بُنِ هَوْ ذَكَا

قَالَ هَنَّا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ اَبِي عَنْ وَحَلَّ ثَنِي كَالِكُ بُنُ الْعَلَى آءِ بُونِ هَوْ وَ كَلَّ فَى كَالِكُ بُنُ الْعَلَى آءِ بُونِ هَوْ وَ فَالْ رَايْتُ النَّاسَ يَوْمَ هَوْ وَ قَالَ رَايْتُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَ وَ فَالْ رَبِي كَالْمِ النَّاسَ يَوْمَ عَرْفَ وَ كَالْ الْمِعْ يُورِقُ الْوَكَابِينِ قَالَ آبُوْ وَ الْوَالُونُ الْعَلَا فِي عَرْفَ وَكَيْعِ كَمَا فَالَ هَنَا وَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللهِ عَنْ وَكَيْعِ كَمَا فَالْ هَنَا وَ اللهِ كَالْمَ عَنْ وَكَيْعِ كَمَا فَالْ هَنَا وَ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَنْ وَكَيْعِ كَمَا فَالْ هَنَا وَ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى ا

عداد بن فمالک بن مہو ذہ نے کہا کہ میں نے رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کوعرفہ کے دن ایک اونٹ ہر دور کا اوں میں کھڑے ہوکہ خطبہ و بیتے دیکھا تھا۔ ابودا وُدنے کہا بن العلاء نے اسے وکیع سے اسی طرح روایت کیہ جیسے ہما آت سے کہا ہے (خالد بن ہو ذہ اور اس کا بیٹا عداء دونوں اپنی قوم بنی عام کے مردا دیتے۔ عداؤ بن خالد بنی حام کا و فد حصنورہ کے پاس لا یا تھا اور آپ نے اسے دفیخ نا می چشے بطور جاگر عطا کئے ہے۔ اس مدیث میں جی اون ہے کا ذکر ہے۔ بجے کثیر ہونے کے باعث جن لوگوں نے دُورسے دیکھا انہوں نے اون شاسیجی ورن حصنورہ اپنی قفواً ا اون می برسوار سے۔ و کیع کی مدیث کا حوالہ ابوداؤ دسنے دیا ہے وہ مسند احمد میں مروی ہے۔

١٨ ١٥- حَلَى ثَنَا عَبَّاسُ بُنْ عَبُدِ الْعَظِيْرِ نَاعُثُمَانُ بُنُ عَمَّانَا

عَيْدِ الْمَحِرِبُ لِ الْبُوْعَنِي وعَنِ الْعَكَّ آءِ بْنِ خَالِدٍ بِمَعْنَ كُاءِ عبدالمجيد الوعرون عداء من ما لدسے گزنته مدیث کی مجمعنی مدیث دوایت کی۔

## بالله موضع الوقوف بعرفة

( عرفه میں وقوف کی حبکہ کا باب)

١٩١٩- حَلَّاثُكُ أَنْ نُقَيْلِ نَاسُفْيَانُ عَنْ عَنْ عَنْ و يَغْنِى الْبُنَ الْمُنْ اللهِ بُنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بُنِ شَيْبَانَ وَيُعَلَىٰ اللهِ بُنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بُنِ شَيْبَانَ وَيُكَا بُنُ مِرْدَةِ الْاَنْ مُلَارِيُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةً فِي مَكَارِن يُبَاعِدُ لاَ عَمْرُودَ عَنْ الْإِمَامِ وَقَالَ اللهِ عَلَىٰ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَلَكُمْ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَلَكُمْ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَلَكُمْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَلَكُمْ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَاعْلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَاهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَاهُ وَاعْلَا عَلَاهُ عَلَيْهُ وَلِهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلِهُ عَلَيْهُ وَاعْلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَلِهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاعْلُوا عَلَاهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاعِلَاهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْكُوا عَلَا عَلَا عَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَلِهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاعْلَاهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْكُوا عَلَاهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ ا

یز بدین شیبان سنے کہا کہ ہمادے پاس رزید، ابن مربع دخ انصاری آیا ور م عرفہ میں ایک الیبی حبکہ تھے سجے

عَمَوا امام سے وُور بنا تا نقا، لیں ابن مربع رہزنے کہا کہ میں متہاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابلی ہول جھنور متم سے فرماتے میں کہ لوگ اپنی ممشاعر ( حبائے عبادت ) پر وقوف کر و کمیونکہ تم ابرا سیم ۴ کی میراث میں حصتہ دار ہو۔ نتر مذتی، نسانی اور ابن مآجہ نے بھی اسے روابت کیا ہے ) نتر محرد و قرآن سے دوروں المبر میں بعنہ وارش میں در میں در در میں میں میں کرون کی میں کرون ا

منی سے باہر و قوت کروکیونکہ ابراہیم سنے ہی اصعماجیوں کے لیے مشعراورم کے ادراث و کا مطلب یہ ہے کہ: مَ عرفہ میں حمق سے باہر و قوت کروکیونکہ ابراہیم سنے ہی اسے ماجیوں کے لیے مشعراورموقت بنایا عقا۔ عام عرب عرب میں دفوت کرتے سے اورا پنے آپ کو حمق کہتے ہے ۔ یعنی وہ اپنے آپ اسے ماجیوں کے لیے مشعراور کے سفے ۔ یعنی وہ اپنے آپ اس سول اللہ اسپنے خرب میں بڑا اسٹدید اور بہاور قرار درستے سفتے اور کتے سفتے کرہم حرم سے باہر نہیں نکلیں گے ۔ یس سول اللہ مسلی اسٹر علیہ وسلم سنے انہیں بنا ویا کہ یہ مہمادی ایجا وکر کہ دی برعت سے، ابرا آسمی دیں نہیں ہے کیونکہ ابراہیم سنے جو سنت اپنے وارکوں کے سیے قائم فرائی تھی وہ توعرو کہ کا وقوف سے۔ اس مدسی سے بہت مہت ہے کہ وہ حضرات موسنت اپنے وارکوں کے سیے قائم فرائی تھی وہ توعرو کہ کا مام کے موقف سے بہت ہی دکور تھی۔ یہ اس سے مراد ام کے موقف سے بید ہے ۔ اولا نا نے فرایا کہ اس سے مراد ام کے موقف سے بید ہے۔ اس اللہ اللہ اس سے مراد ام کے موقف سے بید ہے۔

بأك السَّافَعَ الرِّمِنُ عَرَفَ الْ

مروور حَكَ نَكَ مُحَمَّدُهُ بُنُ كِنِيْرِ آنَا سُفَيَانُ عَنِ الْرَعْمَشِ ح وَحَدَّةَ نَنَا وَ هَبُ بُنُ بَيَانِ مَا عُيَيْكَ وَ مَا سُلَيْمَانُ الْرَعْمَشُ الْمَعْنَىٰ

وَهُبُ نُحَدَّا دُوَمَ الْفَصْلُ بُنَ عَبَّا سِ وَنَالَ آبَتُهَا النَّاسُ إِنَّ الْهِرَّ كَيْسَ بِإِيْجَافِ الْنَحْيُلِ وَالْإِبِلِ فَعَلَيْكُمُ بِالشَّكِيْنَةِ فَالْ فَمَا رَآيُتُهَا رَافِعَهُ " يَكَ بُهَا حَنِّى آثى مِنَّ -

۱ بن عباس سنے کہاکہ دسول الشرصلی الطرعلیہ وسلم عرفة واپس بھوسٹے تو آپ پرسکون و وقار بھاا ودامہ اراز

آپ کے پیچے سوار تھا ۔ پس آپ نے فرا یا : اسے لوگو! سکون افتیا رکر دکیونکہ نیکی گھوڈوں اور اونٹوں کو تیز دوڑنے ف میں نہیں ہے ، ابن عباس سے کہا کہ بچر میں نے سواریوں کو لینے انگلے با وُں ایٹ کر دوڑتے نہ دیکھا حتی کرھنورہ مزدلغہ میں پہنچے گئے۔ وسی ہی دوایت میں یہا صافا خرسے کہ: چر آپ نے نفنس بن عباس م کو اسپنے ہیچے سوار کیا اور فرایا : اسے لوگو انٹکی گھوڑے اور اومنٹ تیز دوڑا نا نہیں سے ، پس تم سکون کو افتیا رکمہ و، پھر میں نے سوار لیوں کو اسپنے اسکے با وَں بند کر سے (دور اُستے) نہ دیکھا حق کر آپ من میں تشریعیت سے کئے ، ربخ آری مسلم، نساتی ، دار می اور احمد

اسلے پا وَں بَندِرِسے (دورتِسے) نہ وہما کی کہا تب متی ہیں کٹرلیف کے سے رحجاری مسلم، کسانی دالری اورا حملہ نے ہی اسے دواہت کیا ہے ، استے عظیم وکثیر جمع میں اگر ہوگوں کوسوار باں تیز دوڑ انے کی امبازت دی مباتی تو ظاہرِسے کہما دیشے بیش ہما ہتے ۔ حضورہ سے ، ریٹا د کامطلب ہیں تقاکہ نیکی کی طرف سبقت کمہ نا ہجا، مگر اسیسے

طریقے سے نہیں حس سے موسروں کو اذبیت پہنچ جائے.

وَحَلَّ اَتُنَا مُحَمَّدُ اَنُ كُونِي آخَمَدُ اَنُ عَبُو اللهِ اَنِهُ اَنُونُونُسُ نَا دُهُ اَيُرُ الْمَامِعُ وَحَلَّ اَنَا الْمَعْدَدُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ الْمَعْدَدُ اللهُ ا

اَصْبَحْکُمْ فَالَدَدِ فَكُ الْفَصْلُ وَالْطَلَقْتُ اَنَا فَيْ سَبَاق فَيْر يَشَى عَلَى دَحْلَى مِ الْمُصَلِّى الله على دَحْلَى مَ مَربِ فَاسِمَ الله مَلَى الله عليه وسلم كَ مَربِ فَاسِمَ الله مَلَى الله عليه وسلم كَ يَجِي سوارى بِرسَّة تو مَمْ فَى كَياكِما مَمُ عَلَى الله عليه وسلم مَاسِبَالْرى لاستة بِر اَسْتُ مِهَالَ لوگ جَلَى لات مُورِ الله عليه وسلم مَاسِبَالْرى لاستة بِر اَسْتُ مِهَالَ لوگ جَلَى لات مُورِ الله مَاسِمُ الله عليه وسلم في الله الله عليه وسلم من الله عليه وسلم من الله عليه وسلم من الله على ا

اورائسامررمنے برند کھاکہ آپ نے پانی بھایا ، (تجوبیٹا ب سے کنایہ کے طور کر بو لئے ہیں۔) چریانی منگوا یا اولی می دیا دومغالبہ ندکیا سی سے کہا یا رسول اللہ انماز و را یا: نما زیھا دے آگے ہوگی۔ مسامرہ نے کہا کہ چرحفنورسوار

عَبُدِ الرَّحُلْنِ بُنِ عَيَّاشِ عَنْ ذَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهُ بُنِ دَافِع

عَنْ عِلِيٌّ قَالَ رُفِيَّ آرُدُ فَ أُسَامَهُ أَنْجَعَلَ يُعْنِقُ عَلَى نَاقَتِهُ وَالتَّاسُ يَضُرِبُونَ الْإِبِلِ يَهِنَبُنَا وَشِمَالًا لِاَتَكْتَفِنْتُ الْمُنْصُرِو يَقْتُولُ السَّكِيْنَةَ ٱبْنُهَا النَّاسُ وَ دَ فَعَ حِيْنَ عَا بِتِ النَّبُ لَهُمْ .

محصرت على حنینے کہا کہ بھر دنتم فہ سے وانسی ہیں دسول انترصلی انترعلیہ وسلم نے اُمہا مہ کوسواری ہما پنا ردلیٹ بنا یا اورا بنیاً ومٹلی کو وسطی جال مہلانے سگےا وربوگ وائیں اور بائیں اینچا دنٹوں کو پیپیٹنے (بھگانے) ستھے بعفنوڑ ان كى طرف تو مديد فرمات اور يول كهتر اسياد گوسكون وو قاد اختيار كرو-اورسورج عزوب بون بعداب عرفہ سے واپس ہوئے (تہ ہذی نے اسے روابت کر کے حسن مرحے کہا)

متعريح: سنن آبي دا وُدمي اس مديث مين لاَ يَنْتَفُونُ إليهِم كالفظا أياب مَكْر جامع ترمذي مي لغير لآك ب مسندا حمرکی دوامیت میں جی لاکا لفظ نہیں ہے پہتھی نے ابن عباس منسے اسی مضمون کی حدیث دوامیت کی سبے ا وراس میں بھی کی کا لفظ نہیں سے ۔ان مختلف اما دیٹ سے بہتم پلتا ہے کہ صنبی ابی <del>دا و د</del>کی روا بہت میں جولفظ لآكايا بي مير محفوظ مع اوركسي راوى كومم كانتبج مع ياكسي كانب كي عفلت من كها كيا مع ولكن المم اخد <u>نے مسند میں اَبَودا وَ وَکی سند کے ساعۃ جومد سٹ ورج کی ہے اس میں یہ تفظ مو یووسیے ۔ مولا نا رسنے وْ مایا کہ </u> اس کامطلب بہ سے کہ بچی بن آ دم عن سفیان کی سند کے سا عظم وی روایت میں لا کا حرف موجو دہے۔ شاید یہ تیجی بن آدم کی خطاء یا وہم کے باعث مو۔ محقق ابن الهمآم نے فتح القد تیرمیں ابوداؤ دائر مذی اور ابن ماجہ کے حوالے سے سی مدیث درج کی ہے تو اس میں لا کاحرف نہیں آیا۔ ان دلائل سے معلوم مو تا ہے کہ لا تفظ حدیمث سی نہیں سبے ۔ والٹراعلم بالصواب ۔

١٩٢٣ - حَلَّى ثَنَّ الْقَعْنَدِيُّ عَنْ مَا لِاكٍ عَنْ هِ شَامِ بُسِ عُرْدَةً عَنْ آبيه وإنك قتال سكيل أسامه في بن زيرو آنا جايش كيف كان رسول الله صلى الله عكيه وسلَّمَ كيب برُ في حَجَّه الوداع حِبْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ كِيبِيْرُ الْعَنَىٰ فَإِذَا وَجَبِكَ فَخُوتُ النَّصَى فَالَ هِيَشَامُ ۖ ٱلنَّصَّ فَوُقَ الْعَنَقِ.

عروہ نے کہا نہ میں اُ سا مُٹیٹ باس مبیٹھا تھا کہ اُس سے دریا فت کیا گیا :حضورہ عرقہ سے واپسی کیوں کر حمِل *دسبے سفتے ( بعنی دفتا رکی کی*فیت بتا سیٹے !) مسامہ سنے کہا کہ م پ وسطی حیال ج<u>م</u>لتے سکتے اور حرب گنجا بیش ملی تواو نٹی خوب تیز جھگاتے تھے بہشام راوی نے حدیث کے نفظ نفتی کی ٹرح یہ بتا دی ہے کہ وہ عنق سے نیز رز مپال کا نام سہے رہیرمدیث بخاری میں جج ، جهاد اور مغانہ ی میں آئی ہے مسلم، مو کلا، نسائی اورابن ما مبر سى مى موجو دسير) خطا بى سنے معالم اكسن مي كهاسي كهاس مديث سيدية چلاكم صلور ورميان مهال سي

معدة جِنة في مبادات بوار مجمع مي لوف الم المرابي، ورده مها به موقع لمناسوادى وتروى المرتفط المسلمة عبد المراد المراد المراد المحتل المحمد المراد المرد المراد المرد المراد المرد المرد

اممامرم نے کہاکہ میں دسول الشرمسلی الشرعلیہ وسلم کا رویف تھا، حب سورج عزوب ہوگیا تو رسول النادسلی شر علیہ وسلم عرفہ سے والیس مزد لفہ کو تشریف سے آئے۔

١٩٢٥ - حَكَ فَكُ عَبُى اللهِ بَنَ مَسُكَمة عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُكُوسِى

بُنِ عُعْبَة عَنْ كُرُنِي عَنْ مَوْلَى عَبُلِ اللهِ بُنِ عَبَاسٍ عَنْ السَامَة بُنِ رَبُلٍ

اَنَهُ سَمِعَ يَقُولُ دَ فَعَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلّمَ مِنْ عَرَّ فَهُ حَتَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلّمَ مِنْ عَرَّ فَهُ حَتَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَنْ فَهُ حَتَّى اللهُ عَنْ وَكُو اللهُ عَنْ وَكُو اللهُ عَلَى اللهُ عَلْهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ

ابن عباس من است خلام کریب نے اسم مرب زیدا کویہ کھے کشنا کورسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم عرفہ سے بلطے استی کہ حبب شعب (بہا طری استے) میں پہنچے تو بول کیا ، بھر وضوکیا مگر زیادہ پانی صرف نزکیا - میں نے عرض کیا ؛
مناز، تو فر ما یا : مناز متہا دے آگے ہوگی ، بھر آب سوار ہو کر مزدلغہ پہنچے تو بھر اُرتہ ہو اور وضوکی ، اس وصنود میں بانی بست خرج کیا ۔ بھر نماز کی اقامت ہوئی تو آب نے نما نرمغرب بڑھی، بھر ہر انسان نے اپنا او منطب اپنی فرودگاہ میں بھٹا دیا تو عشاد کی اقامت ہوئی ۔ بس آب نے یہ دونوں منازیں پڑھیں اور ان کے درمیاں کچھ د بڑھا۔ او بخا دی ، مسلم اور نسائی میں بھی بیرمدیث موجو د سے ،

بَاهِ الصَّلُولَا بِجَمْعِ

كتاب المناسك و و و المناسك المناسك و و المناسك المناسك و المناسك

ام ۱۹۲۹ حَلَّ نَعَنَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَهُ عَنْ مَا لِكِ عَنِ ابْنِ شِهَا بِ عَنْ مَا لِكِ عَنِ ابْنِ شِهَا بِ عَنْ صَالِح عَنِ ابْنِ شِهَا بِ عَنْ صَالِح عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمْدَ اتَّ وَهُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَنْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَنْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مَا لَهُ فَي اللهِ عَنْ اللهِ اللهُ اللهُ

عبدالشرام بن عمرسے روا بت ہے دوا بت ہے کہ رسول صلی الند علیہ وسلم نے مغرب اورعنہاء کی ممانہ میں جمع کی در بخاری، مسلم اور نسبائی نے جمی اسے روا بیت کہ آیا ہے جمع کا فراسے ہے اور واجب، اور اس سے تدک سے کہ آیا ہے جمع کا فراجب ہے ۔ منفیہ سے مزد دیک ہی من سک مج میں سے سے اور وا جب ہے ۔

١٩٢٤ - حَكَّ نَكُ كُنْ مَكْ مَكُنْ مِلَ مَكُنْ مَكُنْ مَكُلْ مَكُنْ مَكَالِمِ عَنِ أَبِنَ وَتُكِ وَتُكِ عَنِ النَّ هُرِي إِلْكُ مَا يَرَا مُكَالًا عَنِ النَّهُ هُرِي إِلْكُ مَا يَرَا مَعْ مَكَ مَكِي مِلْ وَعَلَى إِلَى مَا يَرِ جَمَعَ بَيْنِيَهُ مَا قَال عَنِ النَّهُ هُرِي إِلَى مَا يَرِ جَمَعَ بَيْنِيَهُ مَا قَال مَا يَرِ جَمَعَ بَيْنِيَهُ مَا قَال مَا يَرِي عَلَى مَا يَرِ جَمَعَ بَيْنِيَهُ مَا قَال مَا يَرِي عَلَى مَا يَرِي مَا يَكُلِ صَل وَقِي إِلَى قَامَ الرِي اللهُ عَلَى مَا يَرِ عَلَى مَا يَا عَلَى مَا يَرِ عَلَى مَا يَرِ عَلَى مَا يَرِ عَلَى مَا يَرِ عَلَى مَا يَرِي مَا عَلَى مَا يَرِ عَلَى مَا يَرِي مَا عَلَى مَا يَرِي مَا عَلَى مَا يَرِ عَلَى مَا يَرِي مَا عَلَى مَا يَرِي مَا عَلَى مَا يَرِي مَا عَلَى مَا يَرِي مَا عَلَى مَا يَرْ عَلَى مَا يَرِي مَا عَلَى مَا يَرْ عَلَى مَا يَعْ مَا يَعْ مَا يَعْ مَا يَعْ مَا يَعْ مِلْ عَلَى مَا يَعْ مَا يَعْ مَا يَعْ مَا يَعْ مَا يَعْ مِلْ عَلَى مَا يَعْ مَا يَعْ مَا يَعْ مَا يَعْ مَا يَعْ مِلْ عَلِي مَا يَعْ مَا يَعْ مِلْ عَلَى مَا يَعْ مِلْ عَلَى مَا يَعْ مِلْ عَلْ عَلَى مَا يَعْ مِلْ عَلْ عَلْ عَلْ عَلْ عَلَى مُعْلِي عَلْ مِلْ عَلَى مَا يَعْ مِلْ عَلْ عَلْ عَلْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلِي مَا عَلْ عَلْ عَلْ عَلْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلِي مَا عَلَى مَا يَعْ عَلَى مُنْ عَلِي عَلَى مُنْ عِلْ عَلَى مُنْ عَلِي مَا عَلَى مُنْ عَلِي مُنْ عَلِي مُنْ عَلِي مَا عَلَى مُنْ عَلِي مُنْ عَلَى مُنْ عَلِي مِنْ عَلِي مُنْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلِي مُنْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلَى مُنْ عَلِي مُنْ عَلَى مُنْ عِ

مُخْكَدُنْ كَالِي الْمَعْنَى الْعُنْ الْعُنْ الْكُونَ الْكُونِ الْهُ الْهُ الْهُ اللهُ ال

ابن شہاب نرم ی سے اور پری سندسے اسی کے معنی کی مدمیث مروی ہے، اس میں کہا کہ: ہرنما زسکے سیے الگ اقامت تقی اور پہلی کے سیے ا ذال دن دلوائی اور ان میں سے کسی کے بعد سن و نوافل نہیں پڑھے میں کہ اور ان میں سے کسی کے سلیے ا ذال دن دلائی تھی ۔ میں کہ میں نے کہا کہ ان میں سے کسی کے سلیے ا ذال دن دلائی تھی ۔ میں میں بیٹ گذشتہ طویل مدیر پٹر مجابرہ میں کے خولاف سے ۔ مدیر پٹر مجابم کو مثبت ہونے کی وجہ سے تربیح

مَعَ رَسُولِ اللهِ مَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ فَيْ هَذَا الْمَكَ الْمُكَالِيَ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْ هَذَا الْمَكَ الْوَالِحَالَةِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْ هَذَا الْمَكَ الْوَالِحَالَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْ هَذَا الْمَكَ الْوَالِحَامَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْ هَذَا الْمَكَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَالْمَلْكُولُ اللهُ عَلَيْهِ وَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَالْمَلْكُولُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُعْلِمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُعْلِمُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الْ

و احليالار

عبدالتدین مالک نے کہاکہ میں نے ابن عمر رمز کے ساتھ مغرب کی تین رکعات اور عشآ دکی دورکعا ت پرط صب تو مالک بن الحارث نے کہاکہ بیکسی تنا زہیے ؟ ابن عمر رمز نے کہا میں نے یہ دونوں تنازیں دسول التی صلی الشاد علیہ وسلم کے ساتھ بہیں بر ایک اقامت کے ساتھ بڑھی تعتیں (تر فدی نے یہ حدیث دوایت کی اور اسے حسن صبح کہا ہے)

مشرح : مولانا نے فرما یا کہ یہ مالک بن الحارث شاید ہمدانی ہے جیے الجموسی کوئی کتے ہتے اس کے سوال کا منشاء یہ تقاکہ اس نے ابن عمر رہ کو مزولفہ میں ایک ہی اقامت کے ساتھ دونما زیں جمع کرتے دیکھا تھا اور یہ

بات عنرمعت دیقی ابن عرره سنے بہتوات دیاکہ برمنعت سمے ۔

سرم رحس أن مُحسِّدُ بن سَكيمان الرَّنْبَارِيُّ مَا السَّحْقُ يَعْنِي ابْنَ

مِيْوسُفَ عَنْ شَرِيْكِ عَنْ آبِيْ إِسْلَحَقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَبِيرٍ وَعَبْدِ اللهِ بُنِ مَالِكِ قَالاَصَكَبْنَا مَعَ أَبْنِ عُهَرَ بَاكُنْ دَلِفَاتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاعَ بِإِفَامَةِ قَاحِدَةٍ

*ڡۜٙؽؘڰۯؘڡۘۼ*ؽٙٲۺڰڿؿڔٟۦ

سعیدبن جبیرا ورعب الشربن مالکسنے کہا کہ ہم سنے ابن عم<sup>رم</sup> کے ساتھ مر دلفہ میں مغرب وعشا پالک اقا مست سے بط صیس، کھر دا وی محمد بن کشیر (اوپہ کی صدیث کا دا وی) کی صدیث کا معنیٰ روایت کی (یعنی سوال مچرا بن عمرم سنے معدیث کو مرفوع کیا تھا)

الم 14 حَكَّ الْنُ الْعَكَة عِنَا الْبُوْ الْعَكَة عِنَا الْبُوْ السَّامَة عَنُ السَّلِعِيْلَ عَنَ الله السَّحْقَ عَنْ سَعِيْدِ أَبِنِ جُبَيْرٍ فَالَ الْفَصْنَا مَعَ الْبِنِ عُمَّ اَ فَكَ مَا الْكُفْنَا جَمِيْكا مَسَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَا عَرِيافَنَا مَا يُؤْفَا وَاحِدَةٍ فَلَا ثَنَا قَالَتَ الْبُنِ فَلَمَّنَا

سلدین کمیل نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر کو مزد لغہ میں قیام کرتے دیکھا، پس اس نے پہلے مغرب کی تمین رکعات اور پھرعشاد کی دور کعات پڑھیں، بھرکہا کہ میں ابن عمر مغ کے سائقہ موجود تھا انہوں نے اس جگہ الیسا ہی کیا اور کہا کہ میں رسول الشرصلی الشرصلی الشرعلیہ وسلم کے ساتھ صاحنر تھا، آپ نے جی اس جگہ پرالیسا میں کہ انتزار

سس ١٩ - حَكَ نَنَكُ مُسَكَّة وَنَا اَبُوالاَحُوصِ نَا اَشُعَتُ ابْنُ سُكَيْمٍ عَنَ ابِيهِ فَالاَ اَنْبَادُ وَلَا اَنْبَادُ وَلَا اَنْبَادُ وَلَا اَنْبَادُ وَلَا اَنْبَادُ وَلَا اَنْبَادُ وَلَا الْمَنْ وَلِقَا وَلَا الْمُنْ وَلِقَا وَلَا الْمُنْ وَلِقَا وَلَا الْمُنْ وَلِقَا وَلَا الْمُنْ وَلَقَا الْمُنْ وَلِقَا وَلَا الْمُنْ وَلَا الْمُنْ وَلَا الْمُنْ وَالْمَا الْمُنْ وَلَا الْمُنْ وَلَا الْمُنْ وَلَا الْمُنْ وَالْمَا الْمُنْ وَالْمَا الْمُنْ وَلَا الْمُنْ وَلَا الْمُنْ وَلَا الْمُنْ وَالْمَا الْمُنْ وَلَا الْمُنْ وَلِي اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلّمُ وَلَا اللّهِ مَا لَيْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلّمُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَسُلّمُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَسُلّمُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلّمُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا الْمُعْلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَلِولُوا اللّهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَلِلْ اللّهُ عَلَيْهُ وَلِهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَلِهُ عَلَيْهُ وَلِهُ وَلَا الْمُعْلِمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلِهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَلِهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلِهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلِهُ وَلِهُ عَلَيْهُ وَلِهُ عَلَيْهُ وَلِهُ الْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلِهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلِهُ عَلَيْهُ وَلِهُ اللْمُعْلِمُ اللّهُ عَلَيْكُولُوا اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَا اللّهُ اللّهُ عَلَا اللّهُ عَلَيْكُولُوا اللّهُ اللّهُ عَلَيْ

مٰڪڏا۔

اشعث بن سلیم نے اپنے باپ سلیم سے رواب کی، اس لے کہا کہ میں ابن عرض کے ساتھ عرفات سے مرد لفہ میں بنوں نے اذان دی اور مرد لفہ میں بنچنے تک برا بر تکبیر و تعلیل میں مصروف رہے، بس، نموں نے اذان دی اور اقامت کی، یا کسی انسان کو اذان اور اقامت کا حکم دیا پھر نما ذمغرب کی تمین دکتات بط صائیں۔ بھر کہا: الصلیٰ ق (نمانہ!) بھر عشاد کی دور کتات بط صیں بھرابا کرات کا کھا نامنگوا یا اشعث نے کہا کہ جھے علاج معمرون سے دوایت کی تھی۔ اشعث نے علاج محمرون سے برا بی کی مدیث سے اس بادسے میں سوال کیا گیا تو انہوں سے کہا کہ میں نے دسول الشد صلی اللہ وسلی ملے سا عقر اسی طرح نما زیڈ تھی تھی۔

مهم ١٩٠٠ حَكَ نَنْ مُسَدَدًا نَكَ عَبُهَ الْوَاحِدُ بَنَ زِيَادٍ وَ أَبَاعُوانَةً وَ أَبَا مُعَادِيةً حَدَّ نُتُوهُ مُعْ عَنِ الْوَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةً عَنْ عَبُوالرَّحُلْنِ وَ أَبَا مُعَادِيةً حَدَّ نُتُوهُ مُعْ عَنِ الْوَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةً عَنْ عَبُوالرَّحُلْنِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ الْعَلَيْ وَسَلَّمَ مَنَ الْعَلَيْ وَتَلَا وَ فَيْتِهَا وَ مَنْ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَالْعَشَاءِ وَمَنْ اللهُ عَلَى مَنْ الْعَلَيْ وَمِنَ الْعَلَى وَالْعَشَاءِ وَمَنْ الْعَلَيْ وَمَنْ الْعَلَيْ وَمُنْ الْعَلَيْمِ وَمَنَ الْعَلَى وَالْعَشَاءِ وَمَنْ الْعَلَيْ وَمُنْ اللّهُ عَلَى مَنْ اللّهُ عَلَى مَنْ اللّهُ عَلَى مَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ عَلَى مَنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّه

ب بدن بر و معلی معلوق اسم به بری التاره الت

قبل از وقت پڑھی ( بخاری ، مسلم اور نسائی نے بھی اسے روایت کیا) شہر سے : مغرب اور عشا, کو جمع تا خیر کے رہا تھ عشاد کے و فت میں اوا فرایا تقا جیسا کہ گئی ا ما دیٹ میں گذرا گر خانہ صبح کو قبل از وقت اوا کرنے کا مطلب بقول می فظ آبن تجریہ ہے کہ اس بنا ذکو مزد تفہ میں وقت معتاد سے پہلے قبل اوا فرایا ، کیوں کہ لوگ جمع تھے اور طلوع فجر آ نکھوں سے ماشے تھا لہذا آپ نے حضر کی نسبت اسے پہلے پڑھ لیا ۔ یہ مطلب بنیں کہ طلوع فجر سے پہلے یہ بنا زا دا فرائی تھی ۔ ممکن ہے وقت معتاد سے قبل پڑھ سے پہلے باعث بعض لوگول نے قبل از طلوع فجر سمجہ لیا ہو دکیو نکہ ہرایک کی نگاہ ایک جمیبی تو نئیس ہوتی ! ) اوراس کی وضاحت الجواسی قب کے طریق سے عبدالٹر بن مسعود میں کہتے تو عبدالٹ کرنے مغرب وعشا دکوا ذال وا قامت سے یہ میں عبدالٹ رہا کے دمائے کہ گئی ، کھر ہم مز دلفہ میں پہنچے تو عبدالٹ کرنے مغرب وعشا دکوا ذال وا قامت سے بھیر دی

گئی ہیں مغرب اور عشاد کہ بس لوگ ہو قت عشاء مز د تعند میں آئیں (اور دنوں کو مبع کریں) اور فخر کو اس و قت

میں اوا کمہ یں۔

مُعَلَىٰ اَحْمَدُ اَنْ مَعَنَىٰ اَحْمَدُ اَنْ مَعْنَىٰ اَنْ اَنْ اَنْ اَلَّهُ اَلَّهُ اَلَّهُ اَلَّهُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِهِ اللهِ عَنْ عَبْدِهِ اللّهِ عَنْ عَبْدِهِ عَنْ عَنْ عَبْدِهِ عَنْ عَبْدُهِ عَنْ عَبْدُهِ عَنْ عَبْدُهِ عَنْ عَبْدُهِ عَنْ عَبْدُهُ عَنْ عَبْدُهُ عَنْ عَنْ عَلَيْهِ عَنْ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدُهُ عَنْ عَلَيْهِ عَنْ عَنْ عَلَيْهِ عَنْ عَنْ عَلَيْهِ عَنْ عَنْ عَلَيْهِ عَنْ عَنْ عَنْ عَلَيْهِ عَنْ عَلَيْهِ عَنْ عَلَيْهِ عَنْ عَلَيْهِ عَنْ عَلَيْهِ عَنْ عَلَا لَكُولُهُ عَلَيْهِ عَنْ عَلَا لَهُ عَلَيْهِ عَنْ عَلَا عَلَيْهِ عَنْ عَالْهِ عَنْ عَلَا عَلَيْهِ عَنْ عَلَا لَكُولُهُ عَلَا لَكُولُهُ عَلَيْهِ عَلَا لَكُولُهُ عَلَيْهِ عَنْ عَلَا عَلَيْهِ عَلَا لَكُولُهُ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَالْهُ عَلَا عَلَالْهُ عَلَالِهُ عَلَا عَلَالْهُ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَالْهُ عَلَالِهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالِهُ عَلَا عَلَالْهُ عَلَالِهُ عَلَالِهُ عَلَالْهُ عَلَالِهُ عَلَا عَلَالْهُ عَلَالِهُ عَلَالِهُ عَلَالِهُ عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهِ عَلَا عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالِهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالِهُ عَلَا عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَا عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالْهُ عَلَالِهُ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَالْهُ عَلَا عَلَالْهُ عَلَا عَلَالْهُ عَلَ

وَوَقَفَ عَلَى قُوْرَ وَقَوَالَ هَذَا قُنْ مُ وَهُوا لَهُ وَقِي وَجَهُمُ كُلُهُا مُوْقِفً

ُونَكُوتُ هٰهُ مَا وَمِنَى كُلُّهَا مَنْحَرُّ فَانْحَرُوْ ا فِي رِحَالِكُمْ .

حضرت علی رہ نے فر ما یا کہ بھر حب صبح مہوئی تورسول النّد صلی النّد علیہ وسلم قربُرح بہاؤ ہر کھراسے ہوئے (جو مزد لفہ میں سبے) بس فر ما یا کہ بیر فرئر ح سبے اور می موقعت ہے اور مزد تف سا رے کا سالا موقعت ہے (اور میٰ میں فر اور دیکے) کی جگرہے، بس متم اپنے ڈیر ول میں بخر کرو۔ میں فر مایا) میں نے بیاں پر نخر کیا ہے اور میٰ مسال اہی مخر (اور ذیحے) کی جگرہے، بس متم اپنے ڈیر ول میں بخرکرو (بیر مدر بیٹ بتر مذتی نے دوا بیت کر کے اسے حسن مسجے کہا ہے اور ابن ما قبہ میں ہی مروی ہے .

شمرح: قرائح بہاڈ کا وہ حصہ ہے جس کے پاس امام مرولقہ میں تنیام کرتا ہے، یہ اس وقت اس کے دائیں ہاتھ ہوتا ہے اور اسے میقدہ کھتے تھے کیونکہ ندمانہ کا ہلبت میں بہاں آگ مبلائی متی اور در تیق بیس پر وقوف کرتے تھے، عرفات میں نہیں جانے تھے۔ مزد تفدی وہ جگہ جسے محسر کھتے ہیں موقف نہیں ہے جیسا اس سے قبل گزرج کا ہے۔ اصحاب کے ڈیرے چونکہ مہیٰ میں تھے لہذا حفنورہ نے برحکم دیا کہ اپنے دا ہر ول میں ہم کو کو

١٩٣١ - حَكَ ثَنَكَ مُسَدَّةً وَاحْفُصُ بُنُ غِيارِ عَنْ جَعْمَرِ بُنِ

مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِبُهِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْ وَقَفْتَ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْ وَقَفْتُ مُهُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هُهُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ مَعْمَعٌ وَجَمْعٌ مَعْمَعٌ وَجَمْعٌ مَعْمَدًا بِعَرَفَهُ وَعَنْ مَعْمَدًا مِعْمَدِ وَجَمْعٌ مَعْمَعُ مَعْمَدًا بَعْمَدِ وَجَمْعٌ مَعْمَدًا مَعْمَدُ وَوَقَفْتُ مُهُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ مَعْمَدًا لِمُعْمَدًا لِمَعْمَدِ وَجَمْعٌ مَعْمَدًا لَهُ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمِنْ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَمَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَمَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَمَعْمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَمِنْ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ مَا مُواللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَقَعْلَتُ عَلَيْكُ مِعْمِ وَجَمْعُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْكُ مِنْ عَلَيْكُ مِعْمَا عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُمْ عَلِي عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْكُ عِلَيْكُ عَلَيْكُ اللّهُ عَلَيْكُمُ عَلَيْ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عِلَا اللّهُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ اللّهُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عِلْمَ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلْمُ عَلَّهُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُ عَلْكُمْ عَلَيْكُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلْمُ عَلَيْكُ عَلَيْكُمِ عَلَيْكُ عَلْمُ عَلَيْكُ عَلَيْكُ عَلَّهُ عَلَيْكُ عَلْكُ عَلْك

كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَتَحَرُثُ هُهُنَا وَمِنَّى كُلُّهَا مُنْحَرُّفَانُحَرُّوَا فِي رِحَالِكُهُ م

١٩ ١٠ حَتَى الْحَسَنُ بَنْ عَلِقِ مَا أَبُو أُسَامَهُ عَنْ أُسَامَةً

ابْنِ ذَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ قَالَ حَلَّ تَخْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ دَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَ سَلَّمَ فَالْ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِقَ وَكُلُّ مِنَّ مَنْحَرُ وَ كُلُّ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ فَالْكُو مَكُلُّ مِنْكُمَ مَنْ مَنْحَرُ وَ كُلُّ وَجَارِهِ مَكَةَ كُلُ مِنْ وَمَنْحَرُ وَ كُلُّ وَجَارِهِ مَكَةَ كُلُ مُنْحَرُ وَ مَنْحَرُ وَ اللهُ اللهُ مَوْقِقَ وَمُنْحَرُ وَ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ مَلَةً وَكُلُ وَجَارِهِ مَكَةً كُلُ اللهُ وَمَنْحَرُ وَ اللهُ اللهُ

عطا، نے کہ کہ جھ سے جابر رمز بن عبداللہ نے مدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرطایا :
سارا عرفہ موقعت ہے اور سالا منی منح ہے اور سالا مز دلفہ موقعت ہے اور مکہ کے تمام چو ڈے واس میں
آنے کے طراق بیں اور منح بیں (مسلم ، ابن ما جہ اور المحد نے اسے دوایت کیا ہے سکین یہ اضافہ مسلم میں نہیں
آیا باتی تمینوں کتا ہوں میں موجود ہے)

٨٩ ٩١ - حَكَ تَمْكَا ابْنُ كَتِيْرِ أَنَا سُفَيَانُ عَنَ آبِهُ اِسْحَتَ عَنْ عَيْرِ اللَّهِ وَاسْحَتَ عَنْ عَيْرِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَكَالَ الْمُنْ الْمُتَكُمّا ابْنُ كُلُو اللَّهِ وَكَالُهُ الْمُكَالُو اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا يَعْنِي صُمْونَ حَتَى يَرُو اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ كَعَ حَتَى يَرُو اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ كَعَ حَتَى يَرُو اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ كَعَ مَنْ لَكُ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَعَ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ كَعَ مَنْ لَكُ مَنْ كَمُ اللَّيْقُ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ ا

مروبن میمون نے کہاکہ حضرت عمربن الخطاب نے فرمایا: اہل جا ملیت مزدلفہ سے والی نہیں ہوتے سقے حب نک کسور ج کی دھوپ کو کو ہ شہر مرد مکھ کیتے ، بس رسول اللہ مسلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی میں لفت فرمائی اور طلوع آفتاب سے پہلے ہی مزد تقریبے کو چ کرگئے (یہ حدیث بخاری، تر مذی، نسائی، ابن ما جہ، دار حق اور احتمد نے مسند میں روامیت کی ہے)

مٹ میرے: مزدلفہ سے منی کو جاتے ہوئے وائیں ہا تھ ایک عظیم بھا ڈہے جسے تبیر کھتے تھے اور اس کے ملاوہ مکہ کے میار اور بھار وں کا نام فہیر ہے ۔

> بَاكِبُ التَّعْجِيلِ مِنْ جَمْرِ (مردند سے مبدی مائے کاباب)

وس 19- كَنْ نَكُ آخْمَ كُنْ كَنْ كَنْ اللهِ اللهُ الل

يُلطَّهُ أَفْخَاذَكَ وَيَقُولُ مُ يَبِينَى لَا تَرْمُوا الْحَبْمَ لَا حَتَّى تَطْلَعَ السَّنَّمْسُ فَالَ ٱكْتُودَا وْ دَ اللَّكُطْحُ الصَّبْوْبُ اللَّهُنَّ بِ

ا بن عباس دم نے کہا کہ مزولفہ کی رات بن عبدا <del>آسطنب سے بڑاکوں ک</del>و دسو ل انتظر صلی انتزعلیہ وسلم نے آ سگے روا نذكر ديا تقااور (ممكدهون برسوارسف) آب مارى دانون كوهيكوكر د متيت ياكر) فرمات فق ميرس بيارك بيلوا سورج طلوع ہونے سے پہلے جمرہ پرکنگریاں مت بھینیکنا۔ابودآ ؤدنے کہا تلکے (حو اس مدیث من آیا ہے) کا معیٰ سے ، ندمی سے مارنا - ( بہمحدمیث ل<del>نساتی ، ابن ما ج</del>سنے ہی دواہت کی سے ، ورہی مقنموں ت<del>ر مذح</del>ی ا ورح<del>امج</del> ا لاصول كى ايك مدسيث كاسبى)

ىشى ج: علامەمىيتى سے عمدة القاتى دىشرج بخارى) مىں كھا سے كەمز دىقەبىں دات گذارىنے سے دفقى صكم كے) متعلق علمادم المختلاف ہے میں الوحنیفہ اوران کے اصحاب، توری، آحمد، اسحاق،الوثورا ور تحدین ا درتس الشافعی نے (ایک قول میں)کھاہے ک<del>رمز دیق</del>یمیں لات گزاد نا وا جب ہے۔اور پہ کہ یہ جج کا رکن تنہیں اور اس کے تزک سے دم ز مر بانی وا جب سے بھی عطاء مزہری قتارہ اور مجابد کا قول ہے ، امام شافعی سے ایک قول میں بیسنت سے اور نہی مالک کا قول سے - ابن بنت الشافعی اور ابن غرز برے نزدیک بیدر کن سے، اور علقمہ، تخعی، اور شعبی سنے کما ک ح<u>س کے مزد لف</u>ہ میں رات گذاری اس کا حج فوت ہو گیا ۔ مشرح ا<del>لتہذ تب</del> میں ہے کہ ہی <del>حسن بھیر</del>ی کا قول ہےادر ا او عبیدالقاسم بن سلّام کا بھی ہی مذہب ہے - مثاقعی منے کہا کہ دات کے دور رے نصف سی سے ایک گھڑی سجو وبإل گزارے اس كى سنت ريا وجوب بقول تانى ادا بوكئى . امام مالك سے ايك روايت يد سے كه مزدلقه س نزول واحب ادررات وبال گزار ناسنت بسے اور اسی طرح امام کے ساتھ و قوف بھی سنت سیے۔ اور ہلّ

نلا ہرنے کہا کہ حس سنے امام سے مسابھ صبح کی نمان<del>ہ مزو</del> تعذمیں نہ بائی اس کا جج باطل ہوگیا ،سوائے عور توں بہجوں ا ور مزوروں کے ۔اورحنفیہ کے نزد یک اگر کسی نے مبیع کے بعد مزدلفہ کا وقوف ترک کردیا تورسین بلا عدری اس کیردم (قربانی) وا حبب ہے اور اگر بھی طرکا عذر بواور منیٰ کی طرف مبلدی کوچ کر مبائے تو اس کے ذُمر کھے شہل ا ا ورہ میں کریمیریں جو کچھ حکم دیا گیاہے وہ ذکر سبے مذکہ وقو ہن ۔اور مشعر<del>ین وقو ت</del> کا وقت یوم ا تنحرمیں فملوع فِرِ کے بعدسے بہت روشنی بھونے کہ ہے۔ اورا مام مالک مے نز دیک کو ٹی بھی اسفار تک دہ تھرے بلاس

<del>علامہ عین</del>ی سنے یہ ہی کہ اسبے کرجنا ب درسول الٹیرصلی الشدعلیہ وسلم ہیر وری میں <del>تجرہ مع</del>قبہ کی رحمی کا وقت ہوم النح میں میاشت کا وقت سنبےاور <del>را فع</del>ی نے کہا کہ طلوع ؓ فتا ب سے بعد رحمی کرنا سننت سے، بھر ہا تی اعمال مجا لا سے مائیں تاکہ طواف دن کی قبل از دو ہ<sub>رگی</sub> روشیٰ میں واقع ہو<del>۔ بینی</del> نے کہا کہ ہمارسے چیخ نرین الدین کا قول ہے کہ اہل بفت کی تفسیر کے مطابق ساتھی کا قول صدیث کے خلاف ہے کیونکہ صن<del>حوۃ النہ</del>اد کا وقت میاشت سے قبل ہو تا ہے۔ اور بدا ضتیا رکا وقت ہے ورن جوا زکا وقت توطلوع ا فتاب کے بعد ہی ہو جا تا سبے ا ورسي مهارا ندم بب سي كيو نكه حفور ملى الشرعليه وسلم في ابن عباس رما سيه فر ما يا عقا كه طلوع عمس سي قب ر می رند کرنا ۔ اس کا اُنٹری وقت عزوب اَ فتاب مک ہے ۔ اور اہام سٹا فعی سے کہا کہ را ت کے بیکلے نصف کے بعد رحی جائز سے - تحیط میں سے کہ رحی کے تمین اوقات ہیں، پہلا وقت مسنون جو طلوع آفتاب کے بعد ہے دوسراونت مباح جو زوال کے بعدہ اور سمبرا وقت مکروہ خورات کاہے۔

ام 19- حَكَ ثَنَكَ عُنْدَمَانُ بِنُ أَنِي شَيْبَةٍ كَأَالُوَ لِبُدُبُنُ عُفْبَةً ثَا

حَمْنَ لَا الزَّر بَّيَاتُ عَنْ حَبِيْبِ بُنِ آبِي فَا بِتِ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَتِّدِمُ ضُعَفَا ءَ آهُلِهِ بِغَلَسِ وَ

يَا مُرُهُمُ تَعُنِي لَا يَرْمُونَ الْجَبْرَةُ حَتَّى تَطُلُعَ الشَّهُمُ .

ابن عباس من نے کہا کہ رسول الله صلی التر علیہ وسلم اپنے کرور گھروالوں کو صبح کے اندھیرے میں آگے بھبج دیتے ہتے اورانہیں حکم دیتے تھے کہ طلوع شمس سے پہلے رقی رَکریں (اسسے ن<del>سانی</del> اور ا<del>بن ما</del>جہ بے عجى دوايت كياسيے)

٧٨ ١٩٠ حَتَّ ثَنَا هَامُ وْنُ بُنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُنُ آبِي ثُنَا يَكُ فُكَ يَٰكِ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنُ عُنْكَمَانَ عَنْ هِنَامٍ بُنِ عُرُو لَهُ عَنْ آبِيْهِ عَنْ عَا لِمُنْكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنَّهَا ٱنَّهَا فَالنَّهَا أَنَّهَا فَالنَّهِ مَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَكَبْهُ وَ سَلَّمَ بِأُمِّر

سَكَمَةَ كَيْلَةَ النَّحُوفَوَمَتِ الْجَهْمَ ۚ قَبُلَ الْفَجُوبِ ثُمَّ مَصَنَتُ فَأَفَاضَتُ وَكَانَ ذَٰ لِكَ الْبَيْوُمُ الَّكِنِ فُي بَكُونُ رَسُولُ اللهِ صَلِّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ تَعُنِيْ

عِنْدَهَا۔

حصرت ما نئنه رصی الشرعنها نفره ای کررسول الشرصلی الشرعلیه وسلم نے ائم سلمہ کو نخر کی لات جیجائیں اس نے فجر سے پہلے دی کی بچروہ گھرگئیں، بچرطواف افا ضرک اور یہ دن ام سلام کی باری کا دن بھا یعنی جس دن تیول الشرصلی الشرعلیہ وسلم ان سے ہاں ہوتے کے دنسا فی نے بھی اسے روایت کیا مگر عورت کا نام نہیں لیا احتال سے کہ وہ ام مسلم رما ہوں گی اور ابن ما جرام نے مصرت عائشہ رما سے سودہ رما بنت زمعہ کے متعلق روایت کی ہے کہ وہ او جھل جم کی تقین له نلا نہول سنے دیسول اسٹر مسلی الشرعلیہ وسلم کے دیگر توگوں سے قبل روائی کی ہے کہ وہ او چھل جم کی تقین له نلا نہول سنے دیسول اسٹر مسلی الشرعلیہ وسلم کے دیگر توگوں سے قبل روائی کی اما زیت ہے تی تھی ہ

میں ہے: اس مدیث بی حضرت عائشہ سنے ام سلم دو کے اُس وقت بھیے جانے کی علّت بتائی ہے۔ ویگرامہا ت المؤمنیں منے خواف افا صدا گلی دات میں کیا گیا تقا ، علامہ طببی سنے کہا ہے کہاس مدیم شسے استدلال کرے امام سٹا فعی سُنے فِخرسے قبل رمی جمرہ کا جواز نسکالاہے گو تا خیران کے نز دیک بھی افضل ہے . ووسرے علماء سنے کہا کہ یہ رخصست ام سور شکے سیسے تھی ور مزر دئی جمرہ صرف فجر کے بعد ہی ہوسکتی ہے .

سم 19- حَكَ نَكُ مُحَمَّدُ بُنُ خَلَا جِ إِلْبَاهِ لِيُّ كَا بَكُنِي عَنِ أَبِنِ جُدُمِ الْبَاهِ لِيُّ كَا بَكُنِي عَنِ أَبِنِ جُدُمِ الْجَهُمَ وَ عَلَا عَلَى عَلَى الْبَاهِ فَكَ اللهِ عَلَى عَلَى اللهِ عَلَى عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى عَلَى اللهِ عَلَى عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

عطا ، نے کہا کہ مجھے کسی خبر دینے واسے نے اسما ، بنت ابی بکر دو کے با دے میں بتایا کہا نہول نے جموہیے رمی کی تو میں نے کہا کہ م نے رمی لات کو د قب الطلوع فجر کر بی ہے تواسما ، دو نے کہا کہ رسول الٹہ صلی الٹہ علیہ سلم کے وقت میں ہم ایسا کیا کرتے تھے (یہ حدیث نسبائی ، بخاری ، مسلم ، مؤ ظااور جا مع الاصول میں ہمی موجو دسے ) منتوح : اس حدیث میں ابری ، کی طرف سے روایت کرکے عطا ، کو بتا نے واسے کا نام نہیں ایا مگر بخاری میں یہ شخص عبدالشد بن کیسان مدنی کے نام سے ایا ہے ۔ مدیث کا لفظ بلیکی ہے جس سے طلوع فر کے بورکا اندھیل مرادم وسکتا ہے ، مطلب یہ کہ یہ لفظ داست کی رہی تیں صربے ہے ۔

سَم ١٩ - حَكَ ثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ كَٰ فِي إِنَا سُفْيَانُ حَمَّدَ أَبُوالاً بَيْرِ عَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَعَلَيْهِ اللهُ كَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ عَنْ جَابِرِ قَالَ اَ فَاضَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَا مَرَهُ مُ مَا اللهِ عَمَى الْنَعَنْ فِي فَا وَضَعَ فِي وَ ا حِي مُحَسِّرٍ.

ماہرات نے کہا کہ دسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم سکون ووقار کے سابھ میزد لغہ سے دوانہ ہوئے اور نوگوں کو حکم دیا کہ چھوٹی کنکر بوں کے مساتھ رقی کریں ۔ بھراً پ نے وادئ محرس میں سواری کوتیز میلا یا زیرے دیپ نساہ ٹی تریذ کی اور ابن مام بہنے بھی روا بیت کی ہے )

بأب يومر الحرج الأكثر

( بیخ اکبرکے ول کا باب)

مم ١٩ - حَكَّ ثَنَكَ مُوَ مِدُ لُهُ الْفَصْلِ كَا الْوَلِيْدُ كَا هِنَا مُ يَعْنِي الْنَا الْوَلِيْدُ كَا هِنَا مُ يَعْنِي الْنَا اللهِ مَا كَا اللهِ مَا كَا اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلِيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلِي اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلِي اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلِي اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلِي اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلِي اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلِي اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلِي اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَل

ابن عرد من سے دوایت سے کہ دسول انٹر صلی انٹر علیہ دسلم مجہ الود اسے میں جمروں کے درمیان کھٹے ہم آئے اور فرمایا: آج کون سا دن ہے؛ لوگول سنے کہا: یوم انٹر ۔ آب سنے فرمایا: یہ ج اکبر کا دن ہے (بیر مدسیث ابن ما قبر میں مجی ہے اور بخاری نے اسے تعلیقاً دوا بہت ہے )

من مرح : رج اکبر کے دن میں اختلاف بہوا ہے۔ بعض نے کہا کہ وہ یوم النزہ ہے ، بعض نے کہا کہ وہ یوم عرفہ ہے بعض نے کہا کہ وہ یوم النزہ ہے النہ ہے ، بعض نے کہا کہ وہ یوم النجم کے بعض نے کہا کہ وہ یہ ہے ہیں ۔ مالا نکہ یہا یک ہی دن نہیں ہے ۔ اس طرح رج کے متام دن یوم آلیج الاکبر کہلا تے ہیں ۔ بعض نے کہا کہ وہ البرقران ہے اور رج اصغرافراد ۔ بعض نے کہا کہ وہ البور برمان مدریق رہ کی الاحتماع ہوا تھا۔ ابور برمان کی الاحتماع ہوا تھا۔ کی مسلمان اور میرو دو نصاری کا احتماع ہوا تھا۔ کی اسمال اور مشرکین نے تین دن میں ج کیا اور میرو دو نصاری نے میں ہے کیا ہوب کا نات کو المند نے پیا کیا ہے اور جب تک دنیا قائم رہے گیا ایسا احتماع مذہبی ہیدے ہوا تھا نہ بعد میں ہوگا، بس یہ ج اکبر کا دن تھا۔ می فظ ابن مجرف کہ مصاب کہ ج اصغر کے متعلق اختلاف ہے۔ جہود کے نزدیک وہ عمرہ ہے ، اور یوم مج اصغر سے اور یوم ج اکبر نوم الفرے کیونکہ اس میں بقیہ منا نسک ج متام ہوائے یوم مج اصغر سے اور یوم ج اکبر نوم الفرے کیونکہ اس میں بقیہ منا نسک ج متام ہوائے یوم مج اصغر سے اور یوم ج اکبر نوم الفرے کیونکہ اس میں بقیہ منا نسک ج متام ہوائے ہو ہو ہے۔ اور یوم ج اکبر نوم الفرے کیونکہ اس میں بقیہ منا نسک ج متام ہوائے ہو ہے۔ ایک کون سے اور یوم ج اکبر نوم الفرے کیونکہ اس میں بقیہ منا نسک ج متام ہوائے ۔ یوم ج اصغر سے دور کیا کہ کون کہ اس میں بقیہ منا نسک ج متام ہوائے ۔ کون کو استفرائی کون کے دور کے اس کون کے اسکار کے اس کون کے دور کون کہ کا دن سے اور کوم کے اکبر کوم اسٹور کیونکہ اس میں بقیہ منا نسک کو کا دن سے اور کوم کے اسکار کوم کے اسکار کی کون کہ اس کوم کے دور کے دی کا دن سے اور کوم کے اسکار کوم کے دور کوم کو کون کی کوم کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کی کور کی کو کور کی کی کور کی کور کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کی کی کور کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کی کور کی کی کور کی کی کور کی کور کی کور کی کی کور کی کی کور کی کور

ہیں۔ مافظ ابن جرنے کہا ہے کہ ان اما دیٹ میں یہ دلیل موجودہے ، کہ بیم انٹح کا خطبہ مشروع ہے اور امام کن تنی اور ان کے متبعین کا ہی مسلک ہے ۔ منظیہ اور ما لکیہ نے کہا کہ ج میں میں خطبے ہیں : فوا کجہ کی مساقی ہی کا خطبہ اور ان کے متبعین کا ہی مسالک ہے ۔ امام مٹا فعی رم نے ان میں جمعود کی موا نعنت کی سے سکی کا خطبہ ان د کا خطبہ اور مہا ویں کو ہے کیونکہ وہ دن کا خطبہ ان موسی کا خطبان کے نز دیک ۱۲ ویں کو ہے کیونکہ وہ دن نفر کا پہلا روز ہے ۔ اور مثا فعی نے ایک چوبی خطبہ بھی بطوعا یا ہے وروہ ہوم المنح کا خطبہ ہے ۔ منا فعی مرنے فروا کی کو اس کی تعلیم کی ما حبت ہوتی ہے تاکہ اس دن کے اعمال یعنی رقمی ، ذریح ، معلق اور طوا ف کو سیاسی ۔ طوب میں معلق اور طوا ف کو سیاسی ۔ طوب میں میں منام وعظ و نصیح ہے اور اس می معلق اور کسی نے یہ فقل نہیں کیا کہ حصنورہ نے اس خطبے میں عام وعظ و نصیح ہے کی وجہ سے نہیں ہو کہ اس خطبے میں اور می اور کی میں بیان فرما سے سے اور سے معلوم ہوا کہ اس خطبے کا مقصد ہج کی وجہ سے نہیں تھی ہو اس انتخاب اس انتخاب کی دنیا کے گوٹوں سے لوگ جمع سے لئے لہذا معنود ہے اس موقع ہے فائد و میں ان کہ دنیا کے گوٹوں سے لوگ جمع سے تھے لہذا معنود ہے اس موقع سے فائد و ان کا مقدد ہے کی وجہ سے نہیں و تا ہو ان انتخاب کہ ان کو تا ہے کے ان کی میں ان کر میں ان کو میں ان کو میں کی کو میں کی کو میں کی کو میں کی کو کہ سے نہیں کی کو میں کی کا مقدد ہے کی وجہ سے نہ ان انتخاب کہ کی کہ کیا کہ دنیا کے گوٹوں سے لوگ جمع سے کے لہذا معنود ہے اس می کو میں کی کی کو کہ سے نا کہ دنیا کے گوٹوں سے لوگ جمع سے کے لیک ان کو ان کو کی کو کو کی کو کی کو کی کو کی کا کہ کی کو کو کی کو کو کی کی کو کی کا کو کی کو کی کو کی کو کی کو کی کی کو کی کو کی کو کی کو کی کو کی کا کی کو کو کی کی کو کی کو کی کی کو کو کی کو کی کو کی کو کی کو کی کو کی کو کو کی کو کی کو کی کو کو کو کی کو کی کو کی کو کو کو کو کی کو کو کی کو کی کو کی کو کی کو کو کی کو کو کی کو کی کو کو کو کو کو کی کو کو کی کو کی کو کو کو کی کو کی کو کو کو کی کو کو کو کو کو کو کو کو کی کو کی کو ک

کی خاطر پرخطبرارشا وفرمایاتھا جہاں تک پیم النحرکے اعمال کی ثلقین کا تعلق ہے وہ لیم النحرکے ساتھ متعین نہیں بلکرام عرفات کے خطبے میں باسانی برتعلیم دے سکتا ہے .

١٩٨٩ - حَكَاتُنَ مُحَمَّدُنُ يَحْيَى بْنِ فَأَيْ سِكَارِي النَّالُحَكَمَ بْنَ

نَا فِي حَتَّ نَهُمُ مَانَا شُعَبُبُ عَنِ النَّهُ هِي حَتَّ ثَنِي حُمَبُكُ بُنُ عَبُلُ الرَّحْسُنِ اَنَّ ٱبَاهُمَ يُوَةً قَالَ بَعَثِنَىٰ ٱبُوْمَكِمْ فِي مَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ التَّحْرِ بِمِنَّى اَنْ ﴾

يَحْبَحَ بَعْ لَالْعَامِ مُشْرِكَ وَكَا يَكُلُؤُونَ بِالْبَنْيَةِ عُنْرِيَانٌ وَيَوْمُ الْحَتِجِ الْأَكْبَرِ

يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَتُّجُ الْأَكْبُرُ الْحَبُّح -

ا بوہریرہ دم نے کہا کہ مجے کوابو بکرہ سنے ان ہوگوں میں بھبچا بھا ہومئی میں یوم انٹخرکو اعلان کرتے ستے : کہ اس سال کے بعد کوئی مشکرے حج نہ کرے گا اور کو ٹی نشکا بہت التعرکا طوا ویں پہکرے گا .ا ور حج اکبرکا دن یوم ہخر سے ا ور بچ اکبرسے مراد رج سے زیہ حدیف نجارتی ا ورمستم میں آئی ہے )

سب الورم الورم الذي التي المنظاء التي المنظاء المنظر كورى بخسن فلا يُقتر بي المستحب الخوام بكف عامهم المنظرة الورم الدي المنظاء المنظرة المنظ

એક મામના મામના માટે મારે મારે મામના મા

یه هاکه رجب کو منعبان سے اور عُرِم کو تسق سے بدل دیتے ہتے ۔ نسی کا اصل معنیٰ تا نیر ہے ۔ بہیں بیع سیسی سے کہ اسپید کا لفظ نکلا ہے ۔ مشکون کا دین کی جن بالوں ہر د دور ابرا ہی سے بعن چلا آتا تا ان میں سے لک باتر من جہین ہوں کا احترام بی بقاوہ آئ بی جنگ مبدل اور نو نریز ی سے بازر ہتے ستے اور با ہم امن سے دہتے ہے تقے حق کہ یہ میدیوں میں قنال کو جائز نر رکھتے تھے ۔ اور بعض قبائل اشہر حرم کی حمیت کو اس طرح تو را سے تسی کے دہد کی حمیت کو اس طرح تو را سے تسی دور سے حوال اشہر حرم کی حمیت کو اس طرح تو را سے تسی دور سے حوال میدید سے مدل دیتے تھے (لوٹ ماداور قسل و فارت تو میران کی میران کی میران کی میران کی میران کو جائز نر در کھتے تھے ۔ اور بعض قبائل اشہر حرم کی حمیت کو اس طرح تو را سے تسی دور سے میں دوار سے میں دور سے حمل اس کی تھی گاروں میں اور اس کا میں مصروف رہد حق کہ ابل حساب میں گو بو میران کو اس میں اور ایکن مال کسی اور در اس میں معدوف سے سے دوران میں اور اسکار کو اس میں معدوف سے میں کو بو میران کو اس کا میں میں میں جن اب رسول الشرصلي الله علیہ دسلم نے جی اس میں اور اسکار کو اس کو اس کا میں موران کو اور میں میر جو برائے الشرائی الشرائی میں اور اسکار سے اور اسکار میں اور میران کو اس کا میں میں میر بول کے میں تعلیہ دسلم نے جی کا اس میں میں میر بول کو میں ایک میں میں میر بول کو میں ایک میں میر بول کو میاں کا میں میں میر بول کو میران کی میں میر بول کو میران کو میں میر بول کو میں میر بول کو میران کو میں میر بول کو میران ک

رجب کو مُفتری طرک اس کیے مُنسروب فرما یا کہ بہ قبیلہ اس مبینے کے احترام میں بہت سند ت اور مبالغہ کیا کہ تا محاله نا یہ مہینداس سبب سے اس کی طرف منسوب ہوگیا ۔ اور اس کو جمادی اور شعبان کے در میان کے در میان جو فرما یا یہ مزید تاکید بیان کے سیاح تھا تاکہ نسٹی کا قلع قبع ہوسکے کہ رجب وہ ہے جو ان دو

مینوں کے درمیان ہے، نہ وہ جسے وہ ہمیر بھیرسے بنا وا کنے تھے۔

مم ١٩٠٨ حَتَى ثَنَكُ مُحَتَّدُنُ يَحْيَى بَنَ فَيَاضِ تَاعَبُدُ الْوَهَابِ نَا اللهِ مِنْ الْعَبْدُ الْوَهَابِ نَا

آبُوْآ يُّوْب السَّحْتِيَا فِيُّ عَنْ مُحَمَّد بُنِ سِيْدِ نِنَ عَنِ ابْنِ آبِى تَبَكُّرَةَ عَنُ آبِيُ تَبَكُرَةَ عَنِ النِّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْدَ اوْدَ وَسَمَّالُهُ ابْنَ عَوْنِ عَبْدَ الرَّحُلِين بُنَ إَنِي تَبَكْرُ لَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِ

حضرت الوہ بجرہ کی گذشتہ میرمیٹ ایک اورسند کے ساتھ۔ ابودا ذدسنے کہا کہ اِس میرمیٹ میں ایک اور روایت کی دوست آئی عول داوی نے ابن ابی بکرہ میز کا نام عبدالرحمان بن ابی بکر ہ میں لیاسپے (بیرمدیث بخادی مسلم، ابن ما جہ اور آحمد نے روایت کی سبے )

ور جومتا ند ہو (اور ۱۱۷ کور می کرکے مکہ جائے) اس بر بھی گناہ نہیں . کیے حضور مانے اس شخص کے بعدایک ا ورشخص کومنا دی کرنے کے سیے بھیجا بس وہ بھی ہی منادی کرنے لگا۔ ابوداؤد سنے کہا کہ اسی طرح مہرا ن سنے سغیان سے روایت کی اور: اُ کِجّ اُ کِجّ دو بارکہاا ور تھیٰ بن سعیداً تقطان سنے سفیاں سے روایت کی توج کا لفظ آیک بار بولا (تنساتی اورمسند آحمد میں الحج کا لفظ ایک بار آیا سبے۔ تر مذی نساتی ، ابن ما جراور دار حی سف

مجی بیرمدبرث روایت کی ہے)

توزيعه ا

٥٠ ١٦ حَلَ ثُنَّا مُسَلًّا ذُنَّا يَحْلِي عَنْ إِسْلِمِعْيْلُ نَاعَامِرُ ٱلْحُبَرُ فِي عُرُوةَ اللهُ عَنْ مُصَيِّرِسِ الطَّلَ إِنْ قَالَ أَنَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَكَمَ بِالْمَوْقِفِ يَغْنِي بِجَمْعِ قُلْتُ جِئْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ جَبُكُيْ طِيّ ٱكْلَلْتُ مَ طِيَّتِيْ وَ ٱتَّعَبْتُ نَفْسِنَى وَاللهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلُ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلَّ يِّيْ مِنْ حَبِّج فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلِّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدُرَكَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَوْةُ وَٱتَىٰ عَرَفَاتِ قَبُلَ ذَٰلِكَ لَيُلَّا ٱوْ نَهَارًا فَقَتَىٰ تَتَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى

عامر سعبی سنے کہا کہ مجھ کو عروہ بن مفرس طائی سنے بتا یا بیس رسول الشرمسلی الشرعلیہ وسلم کے پاس موقعت میں بعنی مزولفدمی آیا ورعرض کیا، یا رسول انتدمی طی سے دو بہالاوں (ا ما اورسطی سے ایا ہوں، این سطاری کو تقیکا دیا ہے اور خو دہمی بہت تفک گیا ہوں، واسطرمیں نے کوئی دراستہ یا پہاڑ نہیں جھوٹا مگراس برعظر تا رہا تو كيامير ج موكيا؟ بس رسول الشرصلي الشرعليه وسلم في زمايا بروشخص ممارف سائق برنماند ومبع كى نماز ، باكب ا ور اس <u>سے پیلے وہ عرفات</u> میں لات کو یا دن کو آچکا شویس اس کا جج پورا ہوگیا اوروہ اپنی میں کھیل ا<sup>ی</sup> ارسے دیعنی یاک صاحت ہوجا نے احزام کھول دسےاورحبما نی میل کچیں f تارڈ اسے۔ <del>تر مذتی</del> نے اسے روایت کرکے حس میجوکھا سے اور نساتی، ابن ما جہ، وار می ما حمد نے بھی اسے روایت کیا ہے ،

الشرح : تحل آبی نے معالم السنن میں کہا ہے کہ اس مدیث کی رُوٹ سے جوشخص یوم عرفہ کے زول سے سے کمہ ی<del>وم ا نخر کے ملوع فج انک عرفات</del> میں کچھ دیری گھرگیا اُس نے جج کو با لیا۔اور امام ما ل*کٹ کے ا*معاب نے کہاکہ و توف کے معلطے میں رات دن کے تا بع ہے، بس توشفس عروب منت بک عرف میں مزریا اس کا ج فوت ہوگا ا دراسے اس کی قصناکر ناہوگی <del>۔حس بصری رمسے مروی ہے کہ</del> اس کا جے مہوگیا مگراونط کی قربانی دینا واحب ہوگیا ۔اور اکثر فغہا نے کہ کرچوشخص فروب ا فتا ب سے پہلے <del>عرفہ س</del>ے چلا گیا اس کا حج پورا ہوگیا مگراس سے ذمہ دم سے <del>بعظا،</del> آ سفيان تورى ، منفية بشافقي اوراحمد كايمي قول سب عالك اورشافعي سف كهاكم بوشخص غروب أفتاب سع قبل و خراسے بہلا با نے مگر طلوع نجرسے بہلے بھروہی واپس آ مبائے تواس کے ذمتہ کچھ نہیں ۔ اور منفی فقہا ، نے کہا کہ حب وہ عزوب آنتاب کے بعد کوٹااور عرضی وقوف کیا تواس سے دم سا فظ میں ہوا ۔ا ور حضور کا یہ ارشا د كم : فَقُلُ تُمْ يَحِبُهُ ، اس سع مراديد كرتج كاكثر صقة بورا بوكيا يعني عرفات كا وقو ف، كيونكراس كفوت

🖫 بهوم النے سے حج فوت بہو تاہے۔

<u>ابن ا بی بختے نے بنی بکر سے دوشخصوں سے روایت کی،انہوں نے کہا کہ بم نے رسول الٹد صلی الٹرعلیہ وسلم کو آیام</u>

تشریق کے وسطیں ۱۷۱ ذی الجہ کو خطاب فرماتے دیکھاا وریم آپ کی سواری کے قریب تھے۔ا وروہ وہی خطبہ

ہے جور سول الشدصلی التُدعليه وسلم نے منی میں ارشا و فرما ما عقا۔

١٩٥٣- كَلَّ الْكُوكَ اللَّهُ الْكُوكَ اللَّهُ الْكُوكَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْلِلْمُ الللللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ الللْهُ اللللْهُ اللللْهُ اللَّهُ الللللْهُ الللللْهُ الللللْهُ اللللْهُ اللللْهُ اللللْهُ اللَّهُ اللللللْهُ الللللْهُ الللللْهُ اللللْهُ الللْهُ اللللْهُ اللللْهُ اللللْهُ الللْهُ اللللْهُ الللْهُ اللللْهُ الللْهُ الللل

شی سے : پر خطبہ سندا حمد میں مفصل و مطول موجود ہے ۔ ان وونوں مدیثوں میں جون طبہ ۱۱ وی الجے کوارنا و فرایا گیا،

رنا فعیہ کے نزدیک نولمبات ج میں وافل ہے۔ گر تنفیہ اور مالکیہ ہے نز دیک پر خطبہ نتوئی، سوال وجوا ب او تعلیم و تعلیم کے انکازیس عالمہ خانوں ہے جمیں شامل نہیں ہے اس پر نوطیے کا اطلاق تغوی معنیٰ کے اعتبار سے ہے، جس کا مطلب پر ہے کہ صفور م نے اس میں بعین سوالوں کے جواب ادران و فر کا نئے ہے۔ اسی طرح آئن وہ باب کا نولم بھی ہے کہ وہ اتناف اور مائکی فقہاء کے نز دیک خطب ہے جہ میں سے نہیں۔ لوگ وور ور از نہے آھے ہوئے تھے، سرخفس حضور سے طنے اور گفتا کو کہ زور کا میں ہے کہ وہ نہیں ہے کہ وقع کی مناسبت اور گفتا کو کہ نے اور کلام مبارک شیننے کا عوامش مند مقا، لوگوں نے بہت سے سوالات بھی کئے ہے۔ موقع کی مناسبت سے صفور سے ان ونوں میں نام ہوئے کا مطلب اور حفنور بھور وصیّت اس میں میں ہونے کا مطلب اور حفنور بھور وصیّت ام تحت کو صرور کی امور کی طوب متو حب فریا وا فہل امور ہے نہیں ہے۔

بَاكِ مَنْ فَالْخَطَبُ يُوْمُ النَّحُرِ

ران بوگوں كا باب جنهوں نے كهاكم حسنور سے بوم النح كو خطبرديا)

م ١٩ - حَلَّ فَكَ هُرُونُ بُنُ عَبْدِ اللهِ نَا هِشَامُ بُنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا عِكْرِمَهُ مُكَ قَبِي الْمَلِكِ فَا عِكْرِمَهُ مُكَ قَبِي الْمِكُومَ اللهُ عَكْرِمَهُ مُكَ قَبِي الْمَكِلُ مَا فَي اللهُ عَكْبُهِ وَسَكَمَ بَيْحُطُ بُ النَّاسَ عَلَى نَا قَبِيهِ الْعَضَمَا عَبُومَ النَّهُ وَمِيكًى اللّهُ عَكْبُهِ وَسَكَمَ بَيْحُطُ بُ النَّاسَ عَلَى نَا قَبِيهِ الْعَضَمَا عَبُومَ النَّهُ وبِيرِينًى اللهُ عَكْبُهِ وَسَكَمَ بَيْحُطُ بُ النَّاسَ عَلَى نَا قَبِيهِ الْعَضَمَا عَبُومَ النَّهُ وبِيرِينًى اللهُ عَكَبُهِ وَسَكَمَ بَيْحُطُ بُ النَّاسَ عَلَى نَا قَبِيهِ الْعَضَمَا عَبُومَ النَّهُ وبِيرِينًى اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

ہرماس بن زیا دم با ملی نے کہاکہ میں سنے دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم کوعید قربان کے دن منی میں اپنی ا ونٹنی عفیاء پر خطب ارشاً وفرماستے دیکھا تھا . دمنذری نے کہاکہ یہ مدمیث نسب کی میں ہے ،

مشمرح: ہرماس بن زیاد ہا ہلی ابو گذر ہم ہم ہم ہے رہنے وا سے سقے۔ اب<u>ن مندہ نے کہا کہ بما تہ</u> ہیں فوت ہونے والا یہ آخری معابی ہے ۔ عکر مربن عمار نے کہا کہ میں ہر ماس سے سلنا بھا یہ مسندا حمد کی حدیث کے لفظ ہر ہیں کہ: میں اپنے باب کے پہنچے گدیسے پر سوار بھا اور میں اس وقت جبو ٹاعمر کا بھا پس میں نے حدنوں کو ابنی اونٹنی عکونہ ہ خطبہ دیتے شنا۔ یہ او نتنی جبوسطے کا لؤں والی ہتی جس کے ہاعث اس کا یہ نام رہڑا۔

ا اَبُنُ جَابِرِ نَا سُكِيْمَانُ بُنُ عَامِرِ الْكَلَاعِيُّ سَمِعْتُ اَبَنَ الْفَضْلِ الْحَرِّ اِنَّ نَا الْعَلِيثُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنْ يَوْمَ النَّكَوْرِ وَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنْ يَوْمَ النَّكَوْرِ .

الواها مدرم كيت مضے كريں في يوم الخرمي بمقام مرئي حضور اكا خطب بسا عقا .

باس ای وقت یخطب بومرالت حر

١٩٥٩ - حَكَ نَكَ عَبْكُ الْوَهَابِ بَنُ عَبْدِ الرَّحِيْدِ الرَّحِيْدِ الرَّحِيْدِ الرَّمَشُوعَيُّ الْمَانُ عَبْدِ الرَّحِيْدِ الرَّحِيْدَ الْمَانُ فَيُّ قَالَ الْمَانُ عَنْ مَا فِي عَنْمِ والْمُنَ فَيُّ قَالَ اللَّهُ عَنْ وَالْمُنَ فَيْ تَعْلَى اللَّهُ عَنْ وَالْمُنَ فَيُ تَعْلَى اللَّهُ عَنْ وَالْمَنْ فَيْ اللَّهُ عَنْ وَالْمَنْ اللَّهُ عَنْ وَاللَّاسُ بِينَ وَعَلَى اللَّهُ عَنْ وَعَنَى اللهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللَّهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللَّهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللَّهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللَّهُ عَنْ وَعَلَى اللهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللَّهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللَّهُ عَنْ وَعَلَى اللهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللَّهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللَّهُ عَنْ وَعَلَى اللهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللهُ عَنْ وَعَلَى اللهُ عَنْ وَاللَّاسُ بَيْنَ اللهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللهُ عَنْ وَعَلَى اللهُ عَنْ وَاللَّاسُ بَيْنَ اللَّهُ عَنْ وَعَلَى اللهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللَّهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللَّالُولُ اللَّهُ عَلَيْ اللهُ اللَّهُ عَنْ وَالتَّاسُ بَيْنَ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ الللْكُلُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَالِمُ اللَّهُ عَلَيْ اللْمَالُولُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ الْمُعْتَلِي الْمَالِمُ اللَّهُ الْمُعْمَالُهُ عَلَيْ الْمُعْتَلِمُ الللْكُولُولُ اللَّهُ عَلَيْ الْمُعْمَالِهُ الْمُعْلِقُ الْمُعْمِلُ اللْمُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلِي اللْمُعْمَلِي الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلِي الْمُعْمِلِهُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلِهُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْلَى الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْلِمُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْلِمُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلِهُ الْمُعْلِمُ الْمُعْمِلُولُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمُ الْمُعْمِلُهُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُول

دا فعدم بن عروم نی نے کہاکہ میں نے رسول انٹر مسلی انٹر علیہ وسلم کو کا نی دن چڑھے منی میں لوگوں سے خطاب فرما تے دیکھا، آپ ایک شہربا، مچر مہر سوار سکتے اور علی رصنی انٹر عنہ ( دمو رسمے لوگوں کو ) آپ کی بات پنیا سنے اور

محما نے تھے اور لوگ کھ کھڑے اور کھر بنیطے ہوئے تھے۔

ملموسے: رافع بن عرورہ مُرنی صحابی قے اور نَصَرہ جالیے کھے۔ان کی فقط دو مدیثیں ہیں۔ایک تو ہی اور دوسری ابن ما جہیں سے کہ: سجوہ حجوہ حبت میں سے ہے۔ابن عساکہ سنے کہا کہ بجہ الوداع میں ان کی عمر ہائی کے دوسری ابن ما تھی۔ اس مدیث کا بہمضمون کہ آنحفور صلی اللہ علیہ وسلم ایک شہباء نچر بہر تھے بچہیں مدسن والان سے معلا ہند سے کہ آپ مقت ہا اور یہ خطبہ سے کہ تھی مدسن والان محد تھی نے محد ایول مکن ہے کہ بھیلی مدسن والان طلبہ یوم آنٹو کا مقاا ور یہ خطبہ کسی اور دن کا ہے۔ مولا آنا محد تھی نے مختوب گنگوہی کی تقریم میں نہا ہوں کہ تھی کہ مصنور کے کے محتوب کہ آپ نے مقاور سے کہ تھی مدی ہے کہ مصنور کے کہ تعلیم میں اور دن کا ہے۔ مولا آنا محد تھی نہ نہا ہوں گئے ہیں ہوں کہ تعلیم و تدریس فریا ہے۔ مولا ہے معلی المنام کے اموال و عا دات مہار کہ سے ہی معلوم ہو تا ہے کہ آپ نمطا ب و تذکیرا ور تعلیم و تدریس معلی المنام کے مولوں میں تو جا ہے۔ ورد کھا جائے۔ اور مہا رہے علما و ساتھ ہیں ہیں ہیں ہی ہو تا ہے کہ موقع نہ چو کہ تھی اور ت علی ہیں ہی ہو تا ہے کہ موقع نہ چو کہ تے مول ہا ہے کہ صرور ت میں یا جارت کی خاط ہے کہ ہر دوز خطا ب کرنا مہا والوگوں پر سٹا ق نہیں ہی ہو تا ہے۔ یہ محد کی خاط ہے کہ ہر دوز خطا ب کرنا مہا والوگوں پر سٹا ق کہ ارد ان مراد پر نہیں ہا یا ہے یہ محد کی مالوں کی خاط ہے کہ ہر دوز خطا ب کرنا مہا والوگوں پر سٹا ق کہ در سے اور ان مراد پر نہیں ہا کہ اور ان مراد پر نہیں ہے کہ ان ایا م کے علاوہ خطبہ دینا مہنوع یہ بر عدت ہے۔

# باسك ماية كوالرمام في خطبيه ببيني

(امام منیٰ کے تصطبے میں کیا ذکر کرے)

عَنْ مُحَتَّدِنْ اِبْرَاهِ يُمَالِّتُ مُسَكَّدة كَاعَبُكُ الْوَادِنِ عَنْ حُمَبُلُوالْ الْعُورِمِ عَنْ مُحَتَّدِنْ اِبْرَاهِ يُمَالِّتُ مُسَكَّدة كَانُهُ وَسَكَّمة وَنَحْنُ اللَّيْ عَنْ مُحَتَّدِنْ اللَّيْ اللَّهُ عَكَيْهِ وَسَكَّمة وَنَحْنُ اللَّه عَلَيْهِ وَسَكَّمة وَنَحْنُ اللَّه عَلَيْهُ وَسَكَمة وَنَحْنُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَكَمة وَنَحْنُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَكَمة وَسَكَمة وَنَحْنُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا فَطَفِق اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللللِّ اللللَّهُ اللَّهُ اللللْكُ اللللْكُ اللللْكُ اللللْكُ الللْكُ اللْكُ الللللْكُ اللللْكُ الللللْكُ اللللْكُ اللللْكُ اللللْكُ اللللْكُ اللللْكُ اللللْكُ الللللْكُ الللللْكُ اللللْكُ الللللْكُ اللللْكُ الللللْكُ اللللْكُ الللللْكُ الللللْكُ الللللْكُ اللللللْكُ اللللْكُ الللللْكُ اللللْكُ اللللْكُ الللللْكُ اللللْكُ اللللْكُولُ الللللْكُ اللللْكُ اللللْكُ اللللْكُ اللللْكُ الللللْكُ اللللْلُلُكُ اللللللْكُ الللللْكُ الللللْكُولُ اللللللْكُولُ الللللللللْكُولُ اللللْلُلُكُولُ الللللْلُلُلُكُ الللللْكُولُ الللللْكُولُ اللللْلُلُكُ اللْلُلُكُ اللْلُلْكُ اللللْلُلُكُ اللللْلُلِ

رنسانی نے عمی اسے روائیت کیا ہے ، شہر سے ؛ حصرت گنگوی رحمہ الدی تقریب ہے کہ پہن طعبہ اگر ذی المجہ کی آکھویں کو ہوا تھا تو: حتی کلکم الجسکا کر سے مرادیہ ہوگا کہ: بہاں نک کہ بہان مسائل میں آپ جمروں کے ذکر تک پہنچے۔اور اگریہ ن طبہ کسی اور دن میں تھا مثلاً یوم النح میں یا اس کے بعد تو ہوج سے مرادیہ کہ بہان مسائل میں آپ جب بنفس نفیس تشریف ہے جائے ہوئے جمروں تک بہنچ گئے توان کلیاں کانوا بم ٹی الی رحبسا کہ زور سے بولنے کے لیے کیا جا تاہے ) بس آپ نے ہا واز لبند بکاد کر فرا ما ، بی عنی النحذ وب اگر دوسرے نسخے سے مطابق لفظ اُ دُنیہ کو عبارت کا حصد نہ ما نا حاسے تو عبی عبارت کی تو جہد ایک اور طرح سے مکن ہے ۔ وہ یہ کہ جب جمروں سے ذکر میر پہنچے ( باخود جمروں کے باس

تشریف نے گئے ، توانی دونوں شہادت کی انگلیوں <del>سے رقی</del> کی کمیفیت کا اَدْشَارُہ فرقا یاا ورزبان سے فرقایا کہ: چچو کی کنکریاں بھینکو۔ یعنی کنکریوں کی مقدار کو زبانِ مبارک سے بیان فرقا با اور رقی کا طریقہ انگلیوں کے ساتھ سچھایا -اسے یوں بھی کہامبا سکتا ہے کہ داوئ حدیث نے نودان کیفیتوں کولوگوں کی آسانی کی مناظر

سیان کیا تھا ۔ ہرصورت عنبورصلی اللہ علیہ وسلم کی آ واز مبارک کا سوالا کھ کے مجمع کی فرور گا ہوں میں سرابر ما پنچنا ۔ رحوا پنے سامان اور باربر داری کے مبالوروں اور سوار لوں ممیت خدا ما نے کتنی دور تک یصلے سوئے ہے اس کے اس

رسول انترصلی انترعلیه وسلم کا معجزه مقار اوی کی مرادیدهی بهوسکتی سے کراگریم اپنے اپنے وقیر وں اورمنزلوں میں بھی بہوتے تو آنخصنور مسلی انترعلیہ وسلم کی مبادک آواذ کو دہیں پرس کی لیتے۔ دگویا وہ بطور مبالغہ آنجناب کی آواز کی بلندی کوبیان کررہا ہے) اسیسے موقعوں ہر کچھ لوگوں کا سامان اور سوار بوں وعیرہ کی خاطر و ودگا ہوں میں بھی

معد المبعد و رجين مروع هم المسيف و مول پر چو وول معن ارد وار دار و ار مراه عن ما طر رود و ايس مي مي ر با كرت ين الهذااس بات كاامكان سه كروه لوگ جو بوقت عطيه اس نما ص حبكه بر موجود مد تقرا نهو ل ن عبي الخفاد مهلي التكر عليه وسلم كي اواز سن لي مو -

بَاهِ يَبِينِي بِمُكَلَّهُ لَيَالِيَ مِنْي

رمنیٰ کی دا توں ک<del>و مکہ میں ش</del>ب باسمی کا باب

١٩٥٨ - حَكَ ثَنَا ٱبُوْمَكِمْ مُحَمَّدُ بُنُ عَلَا دِالْبَاهِ لِيُّ مَا اَبُوْمَكِمْ مُحَمَّدُ بُنُ اَلْبَاهِ لِيُّ مَا اَبَعْنَى عَنِ ابْنِ مُجَرَيْجٍ حَلَّا تَشِينَ جَوِيْدُ اَوْآ بُوْجَوِيْدٍ الشَّكُّ مِنْ يَبَخِبْ اَتَّهُ سَمِعَ

ا ورا آبن ما جہ نے میں اسے روایت کیا ہے۔ شہرح: یہ اجازت ایک شرعی عذر کے سبب سے تقی اور پرھی ثابت ہے کہ تپروا ہوں کورسول الشرصلی لنہ علیہ وسلم نے ایک دن چھوڈ کر دوسرے دن رمی کرنے کی اجازت دے دی تقی جہور نے اسی سیمنی میں شب باش کومناسک ج میں شمادک ہے۔ یہ اجازت عباس رمزیا دیگر اہل سبقایتر اور چروا ہوں کی خاطر تھی جبسیا کہ احمد اور ابن المنذر کا قول ہے۔ جمہور کے نز دیک نمام شرعی عذر واسے اس میں داخل ہیں۔

## بَأَكِ الصَّلوةِ بِمِنَّ

رمنی میں تناز کا باب

. ١٩٧٠ حَكَ ثَنَا مُسَدَّدُ آنَّ آنَامُعَا وِنَيْهُ وَحَفْضَ بْنَ غِبَانِ حَكَّاتًا هُمْ وَحَكِ مُيثُ إِنْي مُعَاوِيةً أَنَتُمُ عَنِ الْاعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِ لِيمَ عَنُ عَبُدِ الرَّحْمُنِ بُنِ يَزِنْ يَ قَالَ صَلَىٰ عُنَّمَانُ بِمِنَّى ٱذْبُعًا فَقَالَ عَبُدُ اللهِ صَلَّيْتُ مَعَ التَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ رَكُعَنَيْنِ وَمَعَ إِبْ بَكْمِ دَكُعَتُيْنِ وَمَعَ عُهُ رَكُعَتَ يُنِي زَادَعَنْ حَفْصٍ وَمَعَ عُنْتَمَانَ صَدُرًا مِنْ إِمَا دُيْهِ يُحْدَا تَتَهَا زَادَ مِنْ هُمُنَاعَنْ إِنِي مُعَاٰ حِيدَ يُتَدَّ تَعَمَّ قَتْ بِكُمُ الطُّوقُ فَلُوَ دِيْدِهُ آنَّ لِيْ مِنْ آرْئِعِ رَكْعَاتِ رَكْعَنَيْنِ مُنَاقَبَّلَتَينِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَتَّا ثَنِيْ مُعَاوِيه مِنْ قُرَّةً عَنْ آشَيَاخِهِ آنَّ عَبْكَ اللهِ صَلَّى آمُ بَعَّا قَالَ كَفَيْلَ لَهُ عِبْتَ عَلَى عُنْهَا كَ نُخْمَ صَلِّيتَ ٱزْبَعًا قَالَ الْخَلَافُ شَرُّ عتب ارممن بن بزیدنے کہا کر حصنرت عثمان رہ شنے منی میں جا ر رکعت نماز بڑھائی بس عبدانشد بہسعود نے کہا کہیں نے نبی صلی الٹہ علیہ وسلم کے ساتھ دور کعتیں بڑھیں اور حصرت ابو بکرٹھ کے ساتھ دور کعت ہی بڑھیں اور حصرت عمررمز کیےساتھ دورکعتیں پڑھیں جعفص بن عنیاث را وی نے بیرا ضا فہ کیا کہ: مصرت عنمان رمز کےساتھ ال كى خلافت كے ابتدائي سالول ميں دور كعتيں بير معيں ، بھر حصرت عنمان رم نے قصر بھوڑ ديا ، بهال سے الومعاوير را وی کی حدیث کاا حنیا فیرہے کہ: پیریمتہاریا واد صللٰ ۃ کےطریقے مختلف میں گئے،س کا میں ان میار رکعات کے بجائے نجھے دوقبول کی مبانے والی رکعات مل ماہمیں۔ اعمش نے کہا کہ م<del>عاق یہُ بن حرّ</del>ہ ہ نے بچھے اپنے اسا تذہ سے روایت کرے بتایا کہ عبدا نسدرہ نے میار رکعتیں پڑھیں، راوی نے کہا کہ عبدانشرسے بوجیا گیا: آب نے حضرت عثمان سے باعزامن

ŕ

کیا پھر نتو د بھی مبا ررکعات پڑھیں ؟ تو عبدالتّٰدره نے فرمایا : مخالفت <u>فیتنے</u> اورشرکا باعث ہے د <del>بخاری ،مسل</del>م اور سَسَا فَي سَن عِيهِ است مختصرًا اورمطولاروابت كياسي

مترح : خطابی معالم السن کی کیفتے ہیں کہ اگر مسا فر کے سیے بچری نمازیے صنا نام انزم و تا توصی برحضرت عثمان رمزکی بیروی نزگرستے کیو نکہ صحابہ کی موجو دگی میں برسرعام (ضائخواستہ) باطل برکسی کی بیروی بھی مبائز درھی۔اس سے یہ بہت حیلا که ان کے نز دیک اتمام ما ثنه هاگوان میں سُسے 'زیا دہ تر کے ننز دیک قصر ہی مختار تھا۔اس کی دلیل پر ہے کہ پیلے توعيدالله بن مسعود رمزنے کمير کی اور مھراپنے و ومبرے فعل بریہ بر عذر پیش کیا کہائمہ کی مخالفت باعیتِ فتنہ ورشرہے بس أنسانمام كاكو بي تبوازيز مهوتا تو مخالفت شريز مهوتي مُلكة خير مهوني . مُكرا براميم تخعي مست مروى سير كر معذرت عثمان أنه مكة ميں دنكائح كمر كے، اسے وطن باليا تقا لهذا مَا زقصر نه كياضى - اور زہرى سے روا بيت سے كمہ : معفرت عثمان دخ سنے طائعت میں کچہ مائداد خمہ ید بی تقی اورو ہاں رکھیدد کُی مقیم ہونے کا الأدہ کردیا تھا۔ ابن عباس کا مذّمب ہی سے کرمسا فرحب گھروا لوں میں آئے (خواہ وہ کہیں ہوں) تو نماز ۔ بوری پڑھ سکتا ہے۔اسی طرح اگر صحواء میں اس کے مواشی

ہوں اولائیں ماکے تو تھی وہ مقیم ہوگا ہی مذہب اسمد<del>ین منبل</del> کا ہی سے -

مولانًا يمن عمين عمين الدعن الله عند كاتمام صلوة برجمت كرفت موسة سي بهتر توجير حولقل كي ہے وہ مافظائن مجرسنے ابن بطال سے نقل کی ہے کہ حصارت عیمان اور حصرت عائشہ و کایہ ندی سے اکس عرب میں رباعی نماز کا قصروا جب نہیں ہے بلکہ ایک رخصست سے بس انہوںنے کیلے تو دخصست پرعمل کیا اور پھرعزیمیت پُد ۔ محولا نانشنے فرمایا کہ اس توجیہ کی بناء برحضرت عنی ان اورحضرت عائشٹہ دمنی الٹرعنما کا مذہب اس مسئلہ میں شافعیہ كے مسلك كے مطابق ہے۔ الكى احاديث ميں اس مسئلە برمز مير كلام أتاسبے و مضرب عبدالله بن مسعودرم كاير قول كه: اَلْجُعْلَافُ مَشْهُونٌ نها ميت باريك مبين،ا حتيا طاور ديا نت بَرِّ مبنى سبع - بعنى حبيا ن مُك اس مسئله كا تعلق سبع با وجود کیدانهول سنے حصرت عثما ن دمز تیر نکیر بلکہ تعربین تھی کی نگر جہاں تک اختلاف دائے سے آممے مخا لفنت کا تعلق سيعوه ايك فتندسيم كالش اصحابه رصنوان الشرعليم ك بعداتن وتنت نظراوراتن وسعت حيال اقى بوتى توسلان

فرقه برستی کی معنت می گرفتار مند موستے یا یہ کمان می فرقر بندی اتنی شد بدید مرموتی ۔

١٩٧١- حَكَ تَنْكَ مُحَمَّدُ بْنُ ٱلعَكَرَةِ ٱنَا أَبُنُ ٱلنَّبَاءَكِ عَنْ مَعْمَمِ عَنِ الزُّهُ هِرِيَّ أَنَّ عُدَّمَانَ إِنَّهَا صَلَّى بِمِنَّ آرُبُعًا لِرَنَّهُ ٱجْبَعَ عَلَى الْإِحْتَا مَ فَيْ

بَعْدَالْحَتِج ـ

زہری سے روا بیت ہے کہ عثمان رصی اللہ عندنے میٰ میں جا رد کعت اس سلیے ادا کیں کہ وہ جج سکے بعد مکتمی ا قامىت كا ادا دەكرچكے بنتے .

شهر ج: منذری نے زمری کی روایت کومنقطع کہا ہے کیونکہ زمری نے حصرت عثمان رم کوندیں ما یا بسکین اگراسے رواست سهجاما في محفل الم تنبر حى كا قول اور تا ويل سمجا ماست توزيرى كا بيان ايك بهايت معقول وجد كفتا

سے۔ ماصل اس کا بقول مولا نا اور سے کہ مصنرت عمان نے جب کہ میں نکاح کر دیا اور طا تف میں کچے جا براد بنا لی تو جے کے بعد کچے دن وہاں دسنے کی نیت کر لی لہذا وہ مسافرند رہے بلکہ مقیم ہوگئے۔ اس صورت میں یہ اعتراض بھی خلط مہوجا تا ہے کہ عمان رہ خمان رہ خما جریں اولین میں سے تھے، بلکہ انہوں نے دو ہج میں کی تقیی اور ہجرت کر جانے والے کو تھوٹرے ہوئے مقام میں دو بارہ بس جا ناحوام اور ممنوع ہے، حصنرت عمان رہ، ظاہر ہے کہ مستقلاً تو مکتر میں قیام کا ادادہ نمیں کر میکے تھے۔ دسول اسٹر علیہ وسلم خود فتح مکہ کے موقع ہر وہاں پندرہ دن مقیم رہے سے۔ ابن عباس مناطل گفت سے اور وہیں بہانہ وسلم خود فتح مکہ کے موقع ہر وہاں پندرہ دن مقیم رہے میں وفات بائی نزکر مدینہ میں وفات بائی نزکر مدینہ میں۔ بعد میں وفات بائی نزکر مدینہ میں۔ بعد میں وفات بائی در دیا تھا۔ میں وفات بائی نزکر مدینہ میں۔ وہ اور وہیں ہو بائی در دیا تھا۔

الم ١٩٠١ حَكَ ثَنَا هُ بُنُ السَّرِي عَنَ إِنِ الْدَحُوصِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنَ إِنَّهُ التَّحَدُ هَا وَطُنَا مَ عَنَ الْمُغِيْرَةِ عَنْ الْبُرَاهِ بُهِمَ قَالَ إِنَّ عُنْهَمَا نَ صَلَىٰ الْرُبُعُ الرَّتَهُ التَّحَدُ هَا وَطُنَا مِ

آبراسم نخعی نے کہاکہ عثمان رصی الٹرعند نے پوری نما ذاس لیے بڑھی تھی کرانہوں نے مکہ کووطن بنا لیا تھا ( یعنی و ما پر رسی اللہ کے دیادہ و ما پر رسی کا و ما یک دیا و ملی تعنید کے مسلک سے زیادہ موا فق سے ۔ منذری دو کے بنول ابرا ہیم نخعی کا یہ قول بھی روایت منفطع سے کیو نکہ انہوں نے حصرت عثمال کو نہیں دیکھا تھا ۔ مگر مبیسا کہا و بر کہا گیا ابرا ہم یا زہری حضرت عثمان رہ سے روایت نہیں کررسے بلکہ ان سے اس فعل کی تا و بل بتارہ ہیں ۔

١٩٠٣ - حَكَ ثَنَ مُحَتَّدُ بُنُ الْعَكَرَّعَ أَنَ الْمُعَارَكِ عَن يُونُسَ عَنِ النَّهُ هُرِي كَالْ كَتَا النَّحَ ذَعُ خُلُنُ الْاَمْوَ الْ إِلْ الطَّلَافِينِ وَ اَدَادَانَ تُبَعِيدُهُ بِهَا صَلَىٰ اَدْ بَعًا قَالَ ثُنَّمَ اَ خَنْ إِلْاَئِتَ هُ بَعَلَىٰ لا .

دہری سے دوایت ہے کہ حب مصنرت عثمان دمنے طائف میں جائداد بنائی اور و ہاں پرا قامت کاادادہ کیا تولپوری نمازچا در کعنت بڑھی ۔ ذہری سنے کہا بچران کے بعدا ٹمر سنے اسے اختیا رکیا زیعنی بنی امتیہ کے وہ حکام ہو مٹاید کہ میں مقیم تھے انہوں نے پوری نماز بڑھی مٹروع کی ۔)

٧٦٠ حَكَ نَنَ مُوْسَى بْنُ اِسْلِعِيْلَ مَاحَتَمَا ذُعُنَ اَيُّوْبَ عَنِ السَّلِعِيْلَ مَاحَتَمَا ذُعُنَ اَيُّوْبَ عَنِ التَّاهِمِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَقَانَ آتَكُمُ الصَّلُولَةُ بِمِنَّى مِنْ أَجَلِ الْاَعْمَانَ بْنَ عَقَانَ آتَكُمُ الصَّلُولَةُ الْمَاكِمُ الْكَافِرَةُ اعْمَامِيْنِ فَصَلَى بِالنَّاسِ آرْبَعًا لِبُعَلِّمَ مُهُمُ أَنَّ الصَّلُولَةَ اَرْبَعً فَي بِالنَّاسِ آرْبَعًا لِبُعَلِمَ مُهُمُ أَنَّ الصَّلُولَةَ اَرْبَعً فَي بِالنَّاسِ آرْبَعًا لِبُعَلِمَ مُهُمُ أَنَّ الصَّلُولَةَ آرْبَعً

آنبری سے دوایت سے کہ خصرت عثمان بن عفان رہ سنے ان بتر و لوگوں کی وہہ سے مٹی میں لوری نماذ بیلے ھی ہواس سال کٹرت سے اسٹے سفتے ہیں انہوں نے لوگوں کو چار رکعت نماز بیٹے ھائی تاکہ انہیں یہ تعلیم دیں کہ نماز در اصل بچار دکعت سے اسٹی سال اتفاق سے یہ بھی ایک سبب بن گیا ہوا ور مکہ میں تا مل کے باعث مقیم ہونے کی نیت کے سائٹے یہ بھی مل گیا ہو۔ ورنہ صرف یہ سبب بچار دکھات بڑھا سانے کا باعث نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ معنورہ سکے آئری جج کے موقع بہر بے شمار دہیاتی اور ضحوا کی لوگ جمع سفتے مگر آپ سانے دوہی رکھات بڑھا ہیں)

بَابُ ٱلْقَصِرِ لِاَهْلِمَكَةَ

ر اہل مکہ کے سیے قصر کا باب،

١٩٥٥ - حَمَّ نَنَ التَّفَيْدِيُّ نَا ذُهَيْرُ نَا أَبُو السَّحْنَ حَمَّ نَوْفَ حَارِثَةً الْنُ وَهُ بِ النُّو اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَمَى اللهُ عَمَى اللهُ عَمَى اللهُ عَمَى اللهُ عَمَى اللهُ اللهُ عَمَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَمَى اللهُ عَمَى اللهُ عَمَى اللهُ عَمَى اللهُ عَمَى اللهُ عَمَى اللهُ اللهُ عَمَى اللهُ عَمَى اللهُ اللهُ عَمَى اللهُ اللهُ عَمَى اللهُ اللهُ عَمَى اللهُ اللهُ اللهُ عَمَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَمَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَمَى اللهُ اللهُ

فَصَلَّىٰ بِنَارَكُعُتَّ يُنِ فِي ْحَجَّهِ الْوَادَ اجِ

پوری کرکو کیونکہ ہم مسافر لوگ ہیں . خطآ بی کھتے ہیں کہاس امریس علماء میں کچھافت لات ہوا ہے ۔ بس شافعی نے کہاکہ ام اور مسا ذرسب قصر کریں اور ا مام کی نما ذختم ہوتو مکہ واسے اعظ کراپنی نماز مکمل کر لیں، بس سفیآن اور احمد اور حنفیہ کا نول ہے اور ہی عطاء

مجا پر اورز بری سیم دی ہے۔ اور مالک اورا و قراعتی کا مذہب یہ ہے کہ امام حب تھ کرے گا تو کہ و اے یا دوہر سب بی ہے کہ امام حب تھ کرے گا تو کہ و اے یا دوہر سب بی سب بوگ کی اور اسکا سب بوگ کی اور اسکا سب بوگ کی اور اسکا حمل محمد بن بر اس سے مقا موں اس من کہ کی اورائے کا توری نے اہلا کر نماز ہو گالی اور ابن جر جے نے پہلی دورکعات پر دوا ور کا امنا فہ کر کے چار ہو ھو لی بھر ہیں مہ بہت توری نے اہلا کر نماز ہو گالی اور ابن جر جے نے پہلی دورکعات پر دوا ور کا امنا فہ کر کے چار ہو ھو لی بھر ہیں مہ بہت کھی اور ابن جر بھر ہیں ما اللہ نے کہا: امیر نے درست کیا اور ابن جر بھر ہیں مقرکیا اور ابن جر بھر ہیں ہو ابن اور ابن جر بھر ہیں مقرکیا اور ابن جر بھر ہیں ہو ابن ابن کے درست کہا، امیر نے درست کہا: امیر نے درست کہا، اور ابن جر بھر ہیں مقرکیا اور سن فتی سے ملا اور ابن جر بھر ہیں مقرکیا اور سن فتی ہے درست کہا: امیر نے درست کہا: امیر نے نماز کا ابن ور ابن جر بھر ہیں مقرکیا اور سن ابن کی کیونکہ اس کے نماز دیا ہو تو ابن جر بھر ہو میں کہا دہ اس بے کہا کہا ہی کہ کہا ہو ابن کہا کہ ابن کہا کہ ابن کہا کہ اس کے نو در کھتوں پر بہا دی کہا کہ اس کے نو دیک میں کہا کہا ہی کہا کہا ہی کہا کہا تو ابن کہا کہا ہی کہا کہا ہی مقبل کہا اس پر قصر نہ تھا۔ ہی وجہ ہے کہ سفیان نے نماز کا ابن و کہا تا ہی۔ اور اس مسئل میں ہی ہے۔ مملک بھی ہی ہی ہے۔ مدل مسلک بھی ہی ہی ہے۔ و

مولا نارم نے فرمایا کہ حارثہ من کے قول کامطلب یہ نہیں کہ مقیم لوگوں نے سی دوسی رکعات بڑھی تقیں۔ یہ سٹلہ توسب کو معلوم سے کہ مقیم مقتدی ہوتوا مام کے مسلام سے بعد بنا زلودی کر سے گا. دوسرے یہ بھی ٹاست نہیں کہ حادثہ دوسرے یہ بھی ٹاست نہیں کہ حادثہ دوسرے مسلوم کے معلوم کے معلوم کا مطلب یہ ہے کہ حضور کے سے خود بھی ذو مرکعات بڑھ صیں اور دوسرے سبک مسافروں نے بھی، یہ صنروری نہیں کہ وہ خود بھی اس میں شامل ہو۔

بَادِي فِي رَفِي الْجِمَاسِ در بأب ري جارين مِي

١٩١٦ - حَكَ نَتُكَ الْبُرَاهِ لِيُمْ اَنُ مَهُ لِي حَتَ تَنِي عَلَى اَنْ مُسُهِمِ عَنَ الْمَدَى مَسُهِمِ عَنَ الْمَدَى مَسُهِمِ عَنَ الْمَدَى مَسُهِمِ عَنَ الْمَدَى مَسُهُمِ عَنَ الْمَدَى مَنَ الْمَدَى مَنَ الْمَدَى مَنَ الْمَدَى مَنَ الْمَدَى مَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْ هِي الْجَهْمَ لَا مُحْوَلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ يَنْ هِي الْجَهْمَ لَا مَنَ كُلِ حَصَالَة وَ مَكُولِ مِنْ خَلُونِ اللَّهُ مَنَ كُلِ حَصَالَة وَ رَجُلِ مِنْ خَلُونِ اللَّهُ مَنَ اللَّهُ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهُ وَ اللَّهُ اللَّهُ عَنَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ عَلَيْهُ الْمُؤْلِقُ الْمُلِمُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْ

وَسَلَّمَ آَياً بَيُّهَ النَّاسُ كَا يُقِتْ لُ بَعْضُ كُوْ بَعْضًا وَإِذَا رَمَنْ يَتُمُ الْجَمْرَةَ

فَ أَمُ مُوا بِمِثْلِ حَصَى الْحَذُونِ

آئم جندب رقع از دید نے کہا کہ میں نے رسول التیرصلی الطرعلیہ وسلم کو وا دی کے وسط میں جمرہ پر رقی کرتے دیکھا اور آپ اس وقت اونٹنی برسوار تھے ،ہرکنکری کے ساتھ کبیر کھتے تھے اور ایک آدمی چھے سے آپ ہی حفاظت کر رہا تھا ۔ بس میں نے اس مرد کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ فعنل بن عباس رہ ہے ۔ اور لوگوں نے ہم طافت کر رہا تھا ۔ بس میں سنے اس مرد کے متعلق ہو جھا تو لوگوں نے کہا وہ فعنل بن عباس رہ ہے ۔ اور لوگوں نے ہم طافت کی متعلیہ وسلم نے فرفایا: اے لوگو! ایک دوسرے کو رہا ہے بطرے بچھوں مت مار دینا اور حب بجہ مرق بر مرمی کروتو بچو ہی تھو فی کنکر لوں کے مما تقدمی کر ور آبن ما جہ نے بھی اسے روایت کیا ہے ۔ شکو سے بہ مرق بر اس مدینے کے بعض کل ق میں برنام واسم طور میں اس مدینے کے بعض کل ق میں برنام واسم طور برنا یا ہے ۔ آخری بھر بی مختلط ہوگیا عقا اور سلیمان بن الاسموم کو ابن جاتا ہوگیا عقا اور سلیمان بن الاسموم کو ابن جاتا ہوگیا عقا اور سلیمان بن الاسموم کو ابن جرو بن الاحوص صحابی عقا ۔

١٩١٠ حَكَاثَتُ أَبُونَتُورٍ إِبْرَاهِ لِيُعُرْبُنُ خَالِدٍ وَوَهُ لِهُ بُنُ بَيَانٍ

تَالاَنَاعُكِيْدِينَ وَمُعَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي زِيَا دِعَى سُكِيْمَانَ بْنِ عَلْيروْبْنِ الْأَحْوَصِ

عَنُ أُمِنِهِ قَالَتُ رَآيُتُ رَسُوُلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْكَ جَمُرَةِ الْعَقَبَةِ وَالِيَّا قَرَ آينُتُ بَيْنَ آصَابِعِهِ حَجَرًا فَرَفِي وَرَفَى التَّاسُ،

اُم مُجندب نے کہا کہ میں سَنے رُسول انگر صلی اللہ علیہ وسلم کو چرہ عقبہ کے پاس دیکھا،آپ سوار سقے ورمی نے آپ کی انگلیوں میں ایک پھر (کنکر) تھا، نسب آ ہے سنے رمی کی تولوگوں نے جبی کی ۔

١٩٠٨- حَكَ نَعْنَا مُحَمَّدُهُ أَنْ الْعَلَا عِلَا الْمُنَا الْمُنَا وَرِنْسَ نَا يَزِنْدُ بُنُ

آبي ذِيَا دِيالِسَنَا دِم فِي هَا الْحَدِيثِ زَادَوَ لَمْ يَعْتُمُ عِنْدَهَا ،

۔ اسی حدمیث کی ایک اور روابیت میں یہ تفظ نرائد سیے: اور رسول انٹد صلی انٹد علیہ وسلم جمرہ سکے ہائ ہیں ۔ پھرے د ملکہ رمی کے بعد اپنی فرودگاہ برتشر لیف سے سکھے )

١٩٩٩ - حَكَ ثَنَ الْقَعْنَيِيُّ نَاعَبُكُ اللهِ يَعْنِى ابْنَ عُمَرَ عَنْ تَنَافِعِ عَنِ ابْنِ عُبَرَ اللهِ يَعْنِى ابْنَ عُمرَ عَنْ تَنَافِعِ عَنِ ابْنِ عُبِدَ النَّهُ كَادَيَ وَمِ النَّخِرِ مَا شِياً وَالْرَبَّ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. وَالْمَانُ مَا نَدُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

**BURNARARANA MARANDA DE PROPOSITA DE PROPORTA DE PROPO** 

َ ابن عمرهٔ سعے دوا بت ہے کہ وہ ( بعنی ابن عمرهٔ ) مینوں دنوں میں جمروں پر تیوم ا تنخرکے بعد آمدور فٹ میں پریدل آتے سفے اور بتائے سے کہ دسول الشرصلی الشرعیبیہ وسلم البسا ہی کرتے تھے دمنذری نے کہا کہ اس مدٹ کی سندمیں عبدالشد بن عمر بن حفص عمری مشکلم فیہ ہے اور مسلم سنے اس کی روا بیت اس کے بھا ٹی تعبیدات کی سکے ساتھ ملاکر بی ہے۔

١٩٤٠ حَكُ نَكُ اَبُنُ حَنْبَلِ مَا بَجْيَى بُنُ سَعِيْدِ عَنِ اَبْنِ جُرَبَيِ اَخْبَرَ فِ اللهُ عَلَى اللهُ عَنَ النَّهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى الله

ا بوالزبرنے کہاکہ میں نے جاہر بن عبدالٹرکو کھتے شناکہ: میں نے دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم کو یوم النخر میں بوقت میا شعت اپنی سوادی پر بوقت جا مثبت اومی کرتے ہے گھا۔ مگراس کے بعد زوال آفتا ب رکے بعد رمی کرتے ہے دانس مسطے پرسب علماء کا اجماع سے اور برمد میٹ مسلم تر ندی، نساتی اور آبن ما جہ نے بھی روایت کی ہے ، دانس مسطے پرسب علماء کا اجماع سے اور برمد میٹ مسلم تر ندی ، نساتی اور آبن ما جہ نے بھی روایت کی ہے ،

1941 حكانت آخمه بن كنبك المحترية عن ابن جُريم

آخُكَ بَرُفُ ٱبُو الزَّبِ بَهِ إِنَّهُ سَمِعَ جَا بِرَ بَنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَا بَبُ رَسُولَ اللهِ عَنَى اللهُ عَكَيْهِ وَسَكَّمَ يَرُهِي عَلَى دَاحِكَتِهِ يَوْمَ النَّكُورِ يَقُولُ لِتَا خُدُوْا مَنَاسِكُمُ قَالَ لَا اَدْرِي لَعَ لِيْ لَا آحُهُم بَعْ مَا حَجَيقٌ هٰ فِي هِ-

ا بوالزبیر نے کہا کہ میں نے جابر بن عبرالٹردہ کو کتے شنا کہ میں نے رسول الٹرصلی الٹر علیہ وسلم کو بوم النخر میں اپنی سواری پر رقمی کرتے دیکھا آئٹ فز ماتے ہے کہ: اپنے مناسک جج مجبرسے سیکھ لو، حصور سے فر ما یا کہ شاہر اس کے بعد ئیں حج نذکروں دیر بعفن سخوں کی مدیث ہے جو الو داؤد سے ماشنے بر درج ہے اسے مسلم اورنسانی ہنے عبی روایت کیا ہے ہ

ا ١٩٤٢ حَكَ نَكُ عَبْلُ اللهِ بُنُ مُحَتَّدِ النَّهُ مُعَى نَاسُنَيَانُ عَنَ اللهِ مُنَا مُحَتَّدِ النَّهُ مُعِيَّ نَاسُنَيَانُ عَنَ مُصَلَّدَ وَمُنَا لَا يُحَلِّي اللهِ اللهُ الل

وبرہ بن عبدالر ممان سلی سنے کہ کہ میں سنے ابن عمرہ سے بوتھا: میں دمی کب کروں ؟ انہوں نے کہ اکہ حبب میرا مام رجی رمی کہ کہ انہوں نے کہ اکہ حبب میرا امام رجی رمی کرے تو تو میں کرے تھے میں سنے بیسوال ان سے منظر رہتے تھے جب سورج وصل جاتا تو ہم رمی کرتے تھے (اس مدیث کو بخاری نے بھی روایت کیا ہے) یہ سوال یوم النخر کے بعد تمین دن کی رقی کے متعلق تھا .

شی کے: یہ صدمیث مباہردہ کی طویل مہدیث کے موافق ہے۔ ابن عمدہ کی دوا بت ہیں ہے کہ حضوراسی دن مکہ سے وائیں مہر سے سے وابس ہوئے ہے ظہر کیا ھی ۔ بہتی نے معرونت میں کہا ہے کہ ابن عمرمن کی مدیث سند کے اعتبارسے اس مدیث سے سیحے ترسے ۔ مگرمنڈرک نے کہا ہے کہ اس کی سندحسن ہے اور اسے ابن حبان سنے اور حاکم نے بھی دوا بت کیا سے اور اسے صبحے علی مشرط مسلم کہ اسبے ۔

١٩٤٣ حَتَى ثَنَا حَفْصُ بُنُ عُتَى وَسَلَمُ بِنَ الْبَرَاهِ لِيَمَا لَمَعْنَى قَالَا كَاشُعُنَ عَبُو الْرَحْمُن أَنِ الْمَعْنَى قَالَا كَاشُعْبَ أَعُو الْمَعْنَى عَنْ الْبَرِي عَنِ الْمَعْنَى عَنْ الْمَنْ مُن عُودٍ فَالْ لَكَنَا الْمَتَعْلَى إِلَى الْجُعْنَ وَ الْكُبُرِى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ لَيَسَا رِمُ قَ

مِئَ عَنْ يَدِينِينِ وَمَ فَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَبَاتِ وَقَالَ هَكُذَا رَبَى الَّذِي

عبدالرحمٰن بن بند بدم نے کہا کہ ابن مسعود دم حب بڑے جمرے برپہنچے توبیت التلہ کوبائیں یا تھ بہا ورمنیا کو وائیں یا تھ بہا ورمنیا کو وائیں یا تھ بہدا ورمنیا کو وائیں یا تھ بہدر کھاا ورجم ہ بہدسات کنکریاں ماریں اور کھا: حب ذات برسورۃ ابنقرہ اُ تری متی اُس سنے یو ل رقی کی تھی داسے بخاری نے کتا ب ابن مسعود دم نے کتا ہوں جا دکھ ہے کہ دکھ ہے ۔ خاص طور بہسورۃ بغرہ کا ذکر اس میں منامک ج کا ذکر ہے ۔

١٩٤٥ - حَنَّ مَنْكَ عَبُدُ اللهِ بْنُ مَسَكَمَة الْقَعَنْ بَنُّ عَنْ مَالِكِ حَنَى اللهِ بُنِ اَبِي كَنْ مَكَمَدِ وَنَا اللهُ وَمِنَ اللهِ اللهُ عَنَيْهُ وَسَلَّكُمُ رَخِّقَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ عَنَيْهُ وَسَلَّكُمُ رَخِّقَ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

ما مع بن عدی دہ سے روایت ہے کہ دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے اونٹوں کے تپرواموں کومنی' کے علاوہ با مردات گذارنے علاوہ با ہردات گذارنے کی امبازت دے دی تھی۔ وہ پوم اسخر کی ربی کرتے بھر اسکلے دن رمی کرتے اوراس کے بعدا کلے روزر می کرتے معنی دو دن کے لیے اور پھر لوم النحر مینی مہاکی رقمی کرتے ہے (تریذی انسانی، ابن ما جہ اور مؤل کی میں میں بہ حدمیث آئی ہے)

مشی سے بخطا تی نے معاقم اسنی میں کہا ہے کہ یہ رخصت محفورصلی التُدعلیہ وسلم نے ایک شرعی صرورت سے مرف اونول کے حمیہ وا ہوں کو دی تھی،کسی اور کا رہ حکم نہیں ہے جمسندکی روابت میں ہے کہ انہیں ہیر ا مبازت وی گئی تھی کہ یوم اسخرکی رقی کے بعد اسطے روز مااس کے اسطے روز دودن کی اکٹھی رقی کمہتے اور عمر آخری دن کی دی کمرتے۔

المعلى مَعَمَّدٍ الْمَنْ اللهُ عَنْ اللهُ وَمُحَمَّدٍ اللهُ وَمُحَمَّدٍ اللهُ عَلَيْهِ وَمُحَمَّدٍ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُحَمَّدًا اللهُ عَلَيْهِ وَمُحَمَّدًا اللهُ عَلَيْهِ وَمَعَ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُحَمَّدًا مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمَعَلَيْهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمَعَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَمَعَمَّدًا مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمَعَمَّدًا مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمِّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمِّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمِّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمِّدًا عَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَمُعُوا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعَمَّدُهُ وَاللّهُ وَمُعُوا عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَمُعُوا عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَمُعُوا عَنْ مُعُوا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمُعُوا عَنْ مُعُوا عَنْ عُلِيلًا عَلَيْهُ وَمُعُوا عَلَيْهُ وَا عَنْ عُلِيلًا عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَمُعُوا عَنْ مُعُوا عَنْ عُلِيلًا عَلَيْهُ وَا عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَا عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَا عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَا عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَا عَلَيْهُ وَالمُوا عَلَيْهُ وَا عَلَيْهُ وَا عَلَيْهُ وَا عَلَيْهُ وَاللّهُ وَا عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَلِمُ عَلّمُ وَاللّهُ وَاللّهُ

عاصم بن عدی سے روایت ہے کہ نبی صلی الٹرعلیہ وسلم نے چروا ہوں کوا جازت دے دی تھی کہ ایک ہ ن

ر می کریں ا ورا پک دن چیوڑ دیں ( یوم ا انخر کی د می کریں بھر ۱۲ کو دو د ن کی اکھی ر می کمہ لیں واسے تنہ مذی نے میں دوا بیت کیا ہے )

44 1- حَكَانَكَ عَبْدُ الرَّحْلِي بْنُ الْمُبَارَكِ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ

نَاشُعُبُهُ عَنْ فَتَادَ لَا قَالَ سَمِعْتُ إِبَامِجُكِرْ بَيْقُولُ سَالُتُ أَبَنَ عَبَاسٍ عَنْ

شَىء مِنْ آمْرِ الْحِمَا بِرِفَقَالَ مَا آدْمِ يُ اَدَمَا هَا دَسُولُ الله صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ

وَسَكُمَ لِسِيْ الْوَ لِبِسَابِعِ ر

ابو مجلز کتے متے کہ میں نے اکن عباس رہ سے جماد کے متعلق کچے بو محیا توا نہوں سے کہا کہ عجی نہیں معلوم

ایا دسول اللہ صلی اللہ ملیہ وسلم نے تھے کنکریاں عبین کی تقیں یا سات ریہ مدیث نسائی میں بھی موجود ہے۔ اور کہی مدینوں
میں سات کا عدومٰ کو درمنا اور حصرت عائشہ رہ کی
امادیث سے نابت سے ب

وَلَمْ بَيْسَمُعُ مِنْهُ ر

تعذرت عائشہ رضی الشریخه افے فرما یا کہ جناب رسول الشرصلی الشریلیہ وسلم کا اربٹا دہے : بوب تم میں سے کوئی جمرہُ عقبہ بر رمی کر سے تواس کے بیے بوی کے سواسب ( ممنوع بینی احرام کی مانت میں بینے بریں مدال ہوگئیں۔ ابوداؤر کہا یہ مدیث ضعیعت ہے، حجاج سنے نوم رکی کو نہیں دیکھا اور نداس سے کچر سُنا ریعنی یہ مدیث منقطع ہے بیم قی نے یہ مدیث ایک اور طریق سے روایت کی ہے کہ نبی صلی الشد علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نے رقی کی اور مرتی کرا نیا تو ہم ارسے سیے خوشہ واور کہڑے اور بر (احرام کی ممنوع) بچنر صلال ہے سوائے عور توں کے۔ اور براس وقت ہے جبکہ ماجی کے ساتھ ہدی نہ موور نہ مبانو روز کے کر کے بی جلال ہو گا)

بأب الحكن والتقصير درمندان دربال موانع باب

سے بیر ٹابت ہوا سے کہ انہوں نے مرکے تعف حصے کے حتی پراکتفاء کیا ہو۔ بلکہ قرعہ سے نہی وارد سے خواہ بچوں کا ہی کیوں رہو۔ اور قرعہ کا معنی ہی ہے کہ مرکا مجھ حصہ مونگر صدیا جائے اور باقی تھیوڑ دیں یس طاہر تو سی کہ تقول امام مالک۔ آوری اس وقت تک احرام سے نہیں نکلتا جب نک کہ سالا سرمزمن ڈواسٹے اور حنفیہ میں سے ابن الہمام کا بھی ہی قول ہے ،

مولا ناسے فرمایا کہ اس اسکال کا جواب ہردیا جا سکے کہ مشکوۃ المصابی میں ایک مدیث مروی ہے کہ ابن عباس رہ نے ہیں ایک مدیث مروی ہے کہ ابن عباس رہ نے ہی میں ایک معاویہ ہو نے بیان کیا کہ میں نے مروہ کے باس رسول انٹر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے بال ایک بطرے تیر کے عبل سے کا سلے تھے۔ بس بغام راس مدیث کے الفاظ تفریک میں رئ میں انٹری صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ من کا لفظ تبعیم ناام رکم تا ہے ۔ اور مسند الحمد کی مدیث میں ہے کہ معاویہ نے کہا ۔ میں سے کہ کا شے سنے ۔ بس اگر یہ مدیث تا بت ہے تو میں سے بھر کا شے سنے ۔ بس اگر یہ مدیث تا بت ہے تو اس سے سلق وقت کی تبعیم نابت ہوجاتی ہے ۔

١٩٨٠ حَكَ ثُنَكُ قُتُلِيدَة كَالِيعُ تُنُوبُ عَنْ مُوسَى بُنِ عُقْبَة عَنْ نَافِيم

عَنِ أَبْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَكَبْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ مَ أَسَهُ فِي مَ عَنِ أَبْنِ عُمَر

ا بن عمره منصد وایت ہے کہ حجمۃ الو داع میں رسول التّٰدصلی التّٰدعلیہ وسلم نے اپنا سرمُن ڈوا ہاتھا ۔ (بَخِارَی مسلم ور تر ندی میں یہ حدیث موجو دسیے )

ام ۱۹ م حَكُنْ أَنْ الْعُكَرُ عِنْ الْعُكَرَ عَنْ مَصَلَّدُ الْعُكَرَ عِنَا حَفْصُ عَنْ هِ شَامٍ عَنِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَى اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ رَى اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ رَى اللهِ عَنْ اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ رَى اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَعَ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ ال

انس بن مالکسے روایت ہے کہ رسول النّہ صلی النّہ علیہ وسلم ن<u>ے یوم اسخ</u> کو جمر ہُ عقبہ پر رمی کی چر منی ی اپنی فرددگاہ کی طرن واپس آئے، پس عبیر مکر لیوں کو قربان کرنے سیسے منگوایا اور انہیں ذرجے کیا۔ بھر معرمونڈ صفے واسے کو کہایا تواس نے آئجناب سے مرکی وائمیں حبائب کو پکڑا اور مونڈ صددیا اور اسپنے قریب والوں میں ایک

ا کیب دو بال تعشیم کردسیٹے۔ بھرحضور کے سرکی بائیں حبانب کو بکٹر ااور اسے مونڈھ دیا پھر تعنورہ سنے فرمایا: کیا ابوطلح دم بھال سبے ؟ پس ہر بال ابوطلح دم کوعطافر ما دسیٹے۔ دبخاری، مسلم، نسانی اور تر مذی سنے جی آسے دوایت کیا ہے

ا سے روابیت کیا ہے ) شمرے: خطابی نے کہاہید کہاں ہدین سے ٹا بت ہواکہ سب اُمود ہیں حتی کہ سرمنڈ وانے ہیں ہی تیمن ر دائمیں طرف سے نشروع کرنا) ستحب ہے حضور علیہ العساؤہ والسلام کو ہیں ببند ہتا۔اس سے یہ بھی ٹا بت ہوا کہ گو حضور ا کے یہ بال بطور نبرک تنشیم ہوئے ہے گر بن آدم کے بال طاہر ہیں اور اس طہارت ہیں حضور مہلی الشرعلیہ وسلم کی تحصیص کی کو بی وہیل نہیں ہے ۔اور حضور ۲ نے جوہر من ٹروا نے والوں کے بیے دعافر مائی تھی اس میں ایک سبب یہ بھی تقاکہ جن لوگوں نے اپنے سر ہیں تلبید ربانوں کو پہلا نا اور جمانا) کی ہوئی تھی یوان سے سلے عنا ،اور سبب سے تلبید نہ کی ہوائس کے لیے قصر کا فی ہے ۔اور دسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے تلبید کررکھی تھی۔او ر ایک مدین جی ہے کہ جس نے اپنا سر بلند کیا ہو وہ صلق کرائے زیرابن عمراور مصارت عمران سے مروی ہے )

مولا نانے فرمایا کراس مدیث میں فکر عَابِنہ بِنِح فَذُرِیج آیا ہے۔ فِرِبِحُ ان بھیڑ بکر بوں کو کہا جاتا ہے جنہیں کیا حبائے۔ حصنورصلی الشارعلیہ وسلم سے ثابت ہے گہ آنجناب مسنے مجتزالو داع میں او نطوں کا کخر کیا تھا**اور یوم الخر** میں عبیڑ بکری کا فہ بح کسرنا ٹا بہت نہیں ہوا۔ بس ظاہر یہ ہے کہ فہ ب<u>ح سے</u> مراد او نبط اور اپنی کو نخر کیا گیا تھا۔ نہی صدیث مسلم میں الو داؤد کی سندادی الفائط سے مروی ہے مرفکہ اس میں نخر کا لفظ ہے مرادی مہم کی میں مردیث کی مات

حد*یث مسلم میں ابو داؤد کی سنداور ا* گفاظ سے مروی کے مگر اس می<del>ں نخر ک</del>ا لفظ ہے ا<del>ور ہیقی گی س محدیث کی روایت</del> میں بھی نخر کا لفظ آیا ہے ذبح کانہیں نملاصہ ہر کہ ہیر غالبًا کسی راوی کا تھر ونہے کہ سنن ابی داؤ دمیں ذبح کے الفاظ روایت کر دیئے۔

اس مدین میں تحسب روا بیت بیسلم حب حضورً سنے الوطلی شکے متعلق دریا فنت فرما یا اور وہ موجو دنہ بھا تو ب ان اس مدین میں مسلم کو دے دسیئے۔مسلم کی روامیت میں بالول کی ما نند سکتے ہموئے نا نعنوں کی تقسیم بھی آئی ہے، وراس مدمیث سے مصور ہے کے بالول اور نا نعنول سے تبرک حاصل کر نا اور انہیں محفوظ رکھنا ٹا بہت ہوا۔

١٩٨٢ - حَكَ تَنَكَ عُقْبَهُ بُنُ هِشَامِ ٱبُونُعَيْمِ الْحَلِيقُ وَعُمَرُ بُنُ عُنْمَانَ الْمَعُلِي وَعُمَرُ بُنُ عَنْ هِشَامِ بُنِ حَسَّانِ بِالسِّنَادِم يِلْمَذَا عُنْ هِشَامِ بُنِ حَسَّانِ بِالسِّنَادِم يِلْمَذَا كَنْ مَنْ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بُنِ حَسَّانِ بِالسِّنَى الْكَنْ الْمُنْ الْمُنْ عَالَمُ لِلْمُ اللَّهِ عَلَى الْمُنْ الْمُنْ عَالَمُ لِلْمُ اللَّهُ عَلَى الْمُنْ الْمُنْ عَالَمُ لِلْمُ اللَّهُ عَلَى الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ عَالَمُ لِلْمُ اللَّهُ عَلَى الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ عَلَى الْمُنْ اللَّهُ اللِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُ اللَّهُ اللْمُنْ اللْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُنْ اللْمُنْ اللَّهُ اللْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللَّهُ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللَّهُ اللْمُنْ اللَّهُ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ

مہشام بن حسان نے انہی سندسسے وہی اور کے مدین بیان کی اور اس میں کہا کہ: حضور سے نا ٹی سے کہا کہ سرکے دائمیں طرف سے شروع کرا ورامسے مو ناطور (مولا نا سے فرما یا کہ بدروا بیت نسخۂ احمدیہ مکتو برمیں ہم ٹی ہے اور کہیں نہیں)

نے ہی دیا کہ: کر ہوکو ٹی حرج نہیں ۔ اس سے بتہ حبالا ان افعال کا آخری وقت مقربہیں اور مذتا محرسے دم واحب

مران عباس منے کہا کہ رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے فرمایا: عور توں پر حملق نہیں، عور توں پر صرف تقسر

ابن عباس طرائے کہا کہ رسول انٹر صلی اکٹر علیہ وسلم سے قرماً یا؛ عور نوں پر حملق نہیں، عور نوں پر صرف تقسیر ہے دا س حدیث کی سند میں انقطاع ہے جیسے بکغنری کا تفظ ظاہر کر رہا ہے بعور توں کے پیا انگا کی پورک براہر تقسیر وا حبب ہے اور بیمسٹلدا جماعی ہے جمبیا کہ حافظ ابن ججر نے بتا یا ہے۔ تر ندی میں عورت کو سر منڈا نے کی نہی وار دسیے

١٩٨٥ - حَكَانَكُ أَبُويَعُهُو بَالْبَعْنَدَا دِئُ زِعَهُ كَالْهِ مَنْ يُوسُكَ عَنِ الْبِي مَنْ عَبُو الْحَمِيْ فِي جُبَيْرِ الْبِي شَيْبَ عَنْ صَفِيّة بِنْتِ شَيْبَة عَنْ صَفِيّة بِنْتِ شَيْبَة عَنْ الْبِي حَرْيَةٍ عَنْ عَبُو الْحَمِيْ فِي جُبَيْرِ الْبِي شَيْبَة عَنْ صَفِيّة بِنْتِ شَيْبَة فَالْتَاكُونُ الْبَيْكَ أَخْ مُنْكُ أَنْ أَنْ عَبُولُ الْفِي مَنْ فَي اللّهِ مَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّهُ مَنْ لَيْسَ عَلَى النّهَ عَلَيْهِ وَسَلّهُ مَنْ لَيْسَ عَلَى النّسَكَاءِ النّحَلْقُ إِنْ مَا عَلَى النّسَكَاءِ النّحَلْقُ إِنْ مَا عَلَى النّسَكَاءِ النّحَلْقُ إِنْ مَا عَلَى اللّهِ مَا لَيْسَكَاءِ النّحَلْقُ النّسَاءِ النّحَلْقُ النّسَكَاءِ النّحَلْقُ النّسَاءِ النّصَاءِ النّسَاءِ النّصَاءِ النّسَاءِ النّسَاءَ النّسَاءِ النّسَاءِ النّسَاءِ النّسَاءِ النّسَاءِ النّسَاءِ اللّسَاءِ النّسَاءِ النّسَاءِ النّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءِ النّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءِ الللّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءِ اللْسَاءِ اللّسَاءِ اللْسَاءِ اللّسَاءِ اللْسَاءَ اللّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءِ الللّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءَ اللّسَاءِ اللّسَاءِ الللّسَاءِ الللّسَاءِ الللّسَاءَ اللّسَاءِ اللّسَاءِ اللّسَاءِ الللّسَاءِ الللّسَاءِ اللّسَاءُ اللّسَاءُ الللّسَاءَ اللّسَاءُ اللّسَاءُ اللّسَاءُ اللّسَاءُ اللّسَاءُ اللّسَاءُ اللّسَاءُ اللّسَاءُ اللّسَا

ابن عباس دع سنے کہا کہ دسول الٹرصلی الٹر علیہ وسلم نے فر ما یا بحور توں کے ذمتہ حماق نہیں، ان بھرصر ہ تقصیر سیے ۔

### بَأَبُ الْعُمْرَةِ

دعره کا باب

١٩ ٨١- حَكَّ ثَنَ عُفْمَانُ بُنَ آَئِ شَيْبَةً كَامُخَكَّدُ بُنُ يَزِيدَوَيَعْيَ

ابْنُ زَكِرِتَيَاعَنِ ابْنِ حُبَرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اعْتَمَرَ وَسُدُلُ انْ تَكِيْتُمَ وَسَلَّمَ قَنْلَ انْ تَكِيْتُمَ وَسَلَّمَ قَنْلَ انْ تَكِيْتُمَ و

ابن عراض نے کہاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جج کی ) والگیسے قبل عرد اوافر مایا تھا (بخاری نے بھی سے روا بیت کیا)

شیرے: تَعُت بَس عره کامعیٰ زیارت ہے۔ شافعی اور احمد وعیرہ کے نزدیک بروا جب ہے، مالکیہ کا مشہور بذیہ برے کر عرہ نفل ہے اور حنفیہ کا تول اس میں مختلف ہوا ہے۔ بدا نُع میں اسے واجب کھا

اورحب فےمسنون کہاہے اس کی مراد بیہ کراس کا وجوب سنت سے تابت ہوا ہے۔ ہوا مادیث عوا کے مردیث سے عوامادیث عوامادیث معروف کے مدیث سے معروف کے دا جب با فرص ہونے میں بیش کی گئی ہیں ان میں سے اکثر معلول ہیں ۔ حنفیہ نے تر مذی کی مدیث سے

الله فَغَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهَا فَلْتَحُبَّمَ عَكَيْهِ فَإِنَّهُ

ئ بالمنا سك فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَأَعْطَاهُ الْبَكْمَ فَقَالَتْ يَادَسُوْلَ اللهِ إِنَّى امْرَا ۚ وَقُلْكُبُرُكُ وسَقِمْتُ فَهَلَ مِنْ عَمِلِ يُجْزِئُ عَرِيْ مِنْ حَجِّينٌ مَنْ حَجَّيَىٰ قَالَ عُمْ لَمَّ فِي رَمَضَانَ ومكرين عبدالرحن سف كهاكه مروان في حوق صداً م معقل منسك ما س بعيما عدّا أس في حقي بنا ماكراً م معقل منے کہا: ابومعقل رسول التُدصلي التِّدعليه وسلم كي سائق رج كوگيا بوا تقا، حبب وه والس آيا توائم معقل ا نے کہ اکہ مجھے معلوم ہے میرے ذمیر جج ہے ۔ بس وہ دونوں رسول الٹرصلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں ما ضربو۔ اُم معقل من سنے کہا یا رسول الطرمیرے اوپرج سے اور ا<del>بومعقل</del> کے پاس ایک ہوان اولنظ سیے۔ ابومعقل دھ نے کہا: اس نے سیج کہا،میںنے وہ اونٹ نمدائی لاہ میں ( جہا د کے بیے) تظہر رکھا ہے ۔ رسول الشرصلی الشرطلم نٹ اسے دے دو تاکہ ہے اُس *پر ج کمرے کیونکہ یہ جی* فی سبسیل الشرسے، پس الومعقل م د یا بیرام معقل منشنے کها یا رسول التٰریس ایک بورٹر صی بیما رعورت بہوں،کیا کو ٹی عمل میرے میسے حج سے کفابت کرسکتا ہے ؟ اُپُّ سنے فرما یا : رمضان میں عمرہ کرنا تج سے کفایت کرتا ہے <del>دنسائی</del>، تر بذی اورا بن ما مبر میں ہی برمدریث مروی ہے) متعميع: مروان كا قا صدمعلى نهيس بوسكاكه كو ل عنا؟ يول اس مديث كي سندمي ا نقطاع ما ننايط تاسيديين اس *مدیث کی دوسری دو*ا یا ٹ سے بدا نقطاع دُورہوما تا ہے۔مسن<del>د احمد</del> میں بہ روایت آبو بگرین عبرارمیٰ <u> تقریشی عن معقل بن ابی معقل آیج کے طریق سے آئی ہے اور اس میں مروان کے نامعلوم اللہ سم قاصد کا کوئی ذکر اس</u> ٨٩ - حَلَّا ثَنَا مُحَمَّدُ بَنْ عَنُونِ الطَّالِيُّ ثَنَا آحْمَدُ بَنْ خَالِي الْوَهُمِينَ نَا مُحَكَّمُ لُهُ بِي إِسْلَحْقَ عَنْ عِنْيِسَى بَنِي مَعْقِيلِ قَالَتْ لَمَّا كَجْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّهَ الْوَدَاعِ وَكَانَ لَنَاجَمَلُ فَحَعَلَهُ ٱلْبُو مَعْقِل فِي سَيِيَيل اللهِ وَأَصَاكِنَا مَرَضٌ وَ هَلَكَ ٱبُوْمَعْقِيلِ وَنَحَرَج التَّكِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُمَّا فَرَغَ مِنْ حَجِّهِ جِئْتُهُ فَقَالَ بَا أُمَّ مَعُقِلِ مَامَنَعَكِ أَنْ تَخْرِجِي مَعَنَا قَالَتُ لَقَنْهُ تَهْيَانًا ذَهَلَكَ ٱبْوُمُعُقِل وَكَانَ كَنَا جَمَلً هُوَ الَّذِي تُحَبُّحُ عَكَيُهُ وَالْمَا وَضَى آبُو مَعْقِل فِي سَبِيْلِ اللَّهِ قَالَ فَهَلَ لِآخَوَجَتْ فَإِنَّ الْحَبَّ فِي سِبْيِلِ اللهِ فَآمَنَّا إِذَا فَاتَتُكِ هِذِهِ الْحَجَّةُ

مَعَنَا فَاعْتَنِي يُ فِي رَمَضَانَ فَا ثَهَا كَحَجَّةٍ فَكَانَتُ تَقُنُولُ الْحَجُر حَجَّةُ وَالْعُمُ مَعَنَا فَاعْتَنِي يُ فِي رَمَضَانَ فَا ثَهَا كَحَجَّةٍ فَكَانَتُ تَقُنُولُ اللّهِ صَلّا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَالْعُمُ مَا يُعْمُ مَا وَالْعُمُ مَا يَعْمُ مَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ مَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ مَا عَلَيْهِ وَسَلّمُ مَا عَلَيْهِ وَسَلّمُ مَا عَلَيْهِ وَسَلّمُ مَا عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَلَيْهِ وَسَلّمُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ مَا عَلَيْهُ وَسَلّمُ مَا عَلَيْهُ وَسَلّمُ مَا عَلَيْهُ وَسَلّمُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ مَا عَلَيْهُ وَسَلّمُ مَا عَلَيْهُ وَسَلّمُ مَا عَلَيْهُ وَاللّمُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ عَلَيْهُ وَاللّمُ عَلَيْهُ وَاللّمُ عَلَيْهُ وَسَلّمُ مَا عَلَيْهُ وَاللّمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَالمُعَلّمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّمُ عَلَيْهُ وَاللّمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّمُ عَلَيْهُ وَالْعُلّمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَل

ام معقل بن سبیل الله وقف کیا تحقیل الله علی الله وسلم نے آخری جج کیاا ور بہاراا یک اونٹ تھا جسے
ابومعقل نے سبیل الله وقف کیا بقاا و دیمیں ایک ہماری آئی اور ابومعقل بن فوت ہوگیا ور رسول الله مسالی لله
علیہ وسلم جج کو تشریف ہے گئے ۔ پس جب آپ جج سے فار عز ہو گئے تو میں آپ کی خدمت میں حاصر ہوئی تو
رسول الله دسلی الله علیہ وسلم نے فرطایا: اے اُم معقل تو ہما سے ساتھ جج کو کیوں نہ گئی ؟ ام معقل اس نے کہا کہ
م نے تیا دی کی عتی مگر ابومعقل رہ فوت ہوگیا اور مها را ایک اونٹ تھا جس برہم جج کمر نے تھے ، ابومعقل رہ نے نہ والی معقل رہ نہ نہ ہوگی و میں ہو کہ کہ سے معقل رہ کہی ۔ بسکن اب
حب کہ ہمارے ساتھ تو جج نہیں کر سکی تورم صال اللہ ملی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرطایا عقال مجھے معلوم نہیں کہ اس کہ جج جے ہوا وریم و عرف میں اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرطایا عقال مجھے معلوم نہیں کہ اس کہ میں سے جو سے میں اور عموم سے و

🕻 باعدث وه جا پذسکی تھی۔ ان اعداد میں ہے ایک عذر یہ تھا کہوہ اونٹ جس پر اسسے مہانا تھا فی سبیل ایٹلہ وقعت تھا

فَقُلْتُ ذَاكَ حَبِيْسٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ عَنَّ وَجَلَّ قَالَ أَمَا ٱلْكَ لَوْ أَخْجَجُنَّهُا عَكَيْهِ كَانَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ إَنَّهَا آمَرَنْنِيْ آنُ آسًا لَكَ مَا بَعْدِ لُ حَجَّلَاً مَعَكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْرَأَهُ السَّلَامَ وَمَحْمَلَةً الله وَ بَرَكَا يَهُ وَ آخُهِ وَهَا آنَّهَا تَعُولُ حَجَّةً مَنِي يَعُنِي عُهُمَ لَا فِي رَمَصَانَ و ابن عباس رما ف فرما ياكررسول الشرسلي الشرعليدوسلم ف ج كادارده فرما با توايك عورت ف اسني فا ودرسه كهاكه بجيه على رسول التدمسكي الترعليه وسلم كسائق حج كي سيد ي جياد في وندي كهاكهميرس إس سواري نهيس حب بيه بجقے عج كمرا وْل.اس نے كها كه ليجے اسنے فلال اونسط بير جج كما ؤ اس سنے كها كہ وہ تو الطرعزوم بل كى داه سي و قف سے . كير وه مرد رسول الله صلى الله عليه وسلم كى خدمت سي آيا اور كها كرميري بيوى آپ كوسلام اورالله كى رحمت عرص كرتى سے اوراس في مجھے كه سے كه س السية ب ك ساتھ ج كواول ميں نے كهاكم مو

١٩٩١ - حَكَ نَكَ عَبْلُ الْرَعْلَى بُنْ حَمَّادٍ نَا وَ اوْدُبْنُ عَبْلِ الرَّحْلِينَ عَنْ هِ الْرَحْلِينَ عَنْ هِ الْرَحْلِينَ عَنْ اللهُ عَلْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ عَنْ اللهُ عَلْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَا اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَا عَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَا عَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَا عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَا اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ

عائشہ رمنی اللہ عنها سے روایت ہے کہ دیسول اللہ صلی الشہ علیہ وسلم نے دوعرے کیے تھے ایک ذوا لقعام

میں ور دوسرا شوال ہیں ۔

منی سے: مولا نافر ماتے ہیں کہ بردریٹ بخاری کی اس روایت کے خلاف سے جس میں عروہ بن زبر نے ابن عمر مفسے
پو جہا کہ حضورہ نے کہتے عمرے کے توانہوں نے جواب دیا کہ چار بہن میں سے ایک رجب میں تھا، بھر عموہ آپ فار عا نشہ صدویہ رہنے ہیں۔ اس کے حوابہ دیا کہ چار ہم من نے جاری سے بھی محضرت عائد ہیں۔
سنے فرمایا کہ وہ کیا کہتے ہیں ؟ عمروہ نے کہا کہ وہ کہتے ہیں، رسول صلی انٹرعلیہ وسلم نے چار عمرے کئے سقے بہن اس کے مواب ہیں ہو میں مقا بحصرت عائد ہیں۔
ایک رجب میں مقا بحصرت عائد مواب نے فرمایا ہو البوعبد الرجم فرمائے وہ رسول انٹر موسلی انٹر موسلی انٹر موسلی مقارم موسلی انٹر موسلی انٹر موسلی انٹر موسلی سے موسلی انٹر موسلی موسلی موسلی موسلی موسلی موسلی موسلی موسلی ہو اور موسلی انٹر موسلی موسل

جو ذکر ہے اس کا جواب ما فظابن القیم نے المہ کی میں دیا ہے کہ ہوجرہ مصبے مصرت عائشہ ہونے نے شوال میں فرمایا ہے غالبًا جعرام فرالاعمرہ سبے کمیونکہ ہپ بشوال میں تشریف سے گئے مگراحرام فری القعدہ میں ہا: مدھا — ہما دسے استا ذالاسا تذہ شاہ محمد اسحاق دہلوی نے بھی ہی جواب دہا ہے کہ حصنورہ مدینہ سے مثوال میں سکلے سکتے لہذا یہ عمرہ ایسی کی طرف منسوب ہوگیا۔

١٩٩١- حَلَّا ثَنَا التَّفَيْلِيُّ نَا ذُهَ يُرُّ نَا الْبُوصِةِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ الْبُورِ الشَّحَى عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرَّتَكُنِ سُئِلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرَّتَكُنِ فَقَالَ مُرَّتَكُنِ فَقَالَ مُرَّتَكُنِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرَّتَكُنِ وَسُعُلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرَّتَكُنِ وَسُعُلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسُلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ وَسَلَمُ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمَ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمَ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمَ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمَ وَسَلَمُ وَسَلَمَ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَسَلَمُ وَالْمُ وَسَلَمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُوا وَسَلَمُ وَالْمُوا وَسَلَمُ وَالْمُوا وَسَلَمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا والْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا وَاللّمُ وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا وَاللّمُ وَالْمُوا وَالْمُوا وَاللّمُ وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا وَاللّمُ وَالْمُوا وَاللّمُ وَالْمُوا وَاللّمُ وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْ

فَى اغْتَنَهَ وَ لَكَ تُنَا مِيوى الْكَتَى فَى نَهَا بِحَنْجَهُ الْوَدَ إِعِ عَلَى الْعَنْدُنِ الْمُعْرِدِهِ سَعَ رسول التُدَصلي التُرعليه وسَمَ كَعْرُون كي تعداد يو تَجِي كُنُ توانهوں نے دوبتا ئی۔ محضرت عائشہ رخ نے فرما یا کہ آخری جج والے عمرے میں وہ معنورہ نے میں عمرے کئے مقے (نجاری ، مسلم ، ترندی ، سَانی اورا بَن مَا مِهِ نَے مِی اسے روا بیت کیا ) شابیرا بن عمر مع مجول گئے یا حدید بیاور جج والاعمرہ مجھول کردو کی

عداد بیان کی تھی۔

ابن عباس مننے کہا کہ دسول التٰدصلی التٰدعلیہ وسلم نے چادعمرے ا داکئے سقے۔ پہلا محد تیبہ کاعمرہ، دوسرا وہ عمرہ ہج دوسرے سال معاہدۂ صلح کے مطابق ہوا تھا ، تبسرا وہ عمرہ ہجو حُبَعَ انہے اداکیا گیا تھا اور چو تھا دہ عمرہ جسے مصنور شنے جج سے ساتھ کیا تھا (ترمذی اور آبن ما مبسنے بھی اسسے دوایت کیا اور اس کی سند صبحے سبے ۔ اس حدیث سسے نا بہت ہؤا کر مصنور م کا حج قرآت تھا )

مه ۱۹۹ - حَتَّى ثَنَ اَبُوالْوَلِيْ وِالطَّيَالِسِيُّ وَهُدُبَهُ بُنُ خَالِدٍ قَالَانَا هَنَّامٌ عَنْ قَنَادُ لَا عَنِ اَنْهِ اللَّهِ وَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْ يَهِ وَسَلَّمَ

میں جی مروی ہے) شعرح: آبودا ور در کے حص<u>ی نسخ</u>میں بھی عرق القصناء کا ذکر موجود ہے۔ بخاری کی روایت میں بھی عمرة القضاء کا نام آیا ہے اوراس کی وہ مدریث ایسی سند کے مسابقہ ہے جس کے سابھ سنن ابی دا و دمیں ہے۔ مسلم اور بہتی میں بھی ایسا ہی ہے۔ بس بیاں ہے اگر یہ لفظ اکثر نسخوں میں ساقط ہوگیا تو کسی ناقِل ما کا تب کی غلطی سے ہوا ہے.

باك المُهِلَةِ بِالْعَمْرَةِ تَحِيْضُ فَيُدُرِكُهُا الْحَجُّ

راد و و و مرسرا معلی المورد و مورسرا فتنقض عبر تها و تبها لحرج هل تفضی عمرتها داس عورت کا برد و کا مرام باندها و حمین کی توجوه تو و کرم کا مرام بانده سے

مه ۱۹ - حَلَّنَ عَبْى الْرَعْلَى ابْنَ حَمَّادٍ نَادَاؤُهُ بَيْ عَبْدِ الرَّحْلِينِ حَلَى ابْنَ حَلَى ابْنَ مَا هَا فِي عَنْ حَفْلَةً حَلَى ابْنِ مَا هَا فِي عَنْ حَفْلَةً عَنْ عَنْ مَا هَا فِي عَنْ حَفْلَةً

بِنْتِ عَبُدِ الرَّحْلِنِ بُنِ آبِيْ تَكُرْعَنْ آبِيْهَا آنَّ دَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ ا وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبُدِ الرَّحْلِنِ يَاعَبْدَ الرَّحْلِنِ آرْدِ فُ الْحُتَكَ عَلَّ لِمُنْتَهُ وَسَلَّمَ قَالَ كُمْة فَلْتَحْدِمْ فَإِنَّهَا فَاعْمَرُهُ هَا مِنَ النَّنُويُمِوفَا ذَا هَبَطْتَ بِهَامِنَ الْأَكْمَة فَلْتَحْدِمْ فَإِنَّهَا عُهُم يَ مُنْ قَتَلَهُ ؟

مثلی کسے: اس کسے قبل اس مضموں پر کا فی بحث گذر مبکی ہے ۔ حنقیہ کے نز دیک جناب ام المؤ منین نے امواری کے عذر کے باعث عمرہ توٹر دیا تھا جو ج کے لبعد قضا ہکرایا گی اور شوافع نے کہا کہ عمرہ توٹرا نہ تھا ملکہ اس کے افعال ج کے افعال میں وافل ہوگئے ہے اور تنعیم سے جوعمرہ کرایا گیا ہر ایک نیام وہ تھا جو حصرت عالی ہوئے ربخ وغنم کو دور کرنے کے لیے کرایا گیا۔ یہ مدیر شاور اس پر با ندھا ہؤا ابو داور دکا عنوا ن باب حنفیہ کے نمیال کی تا ٹید کرتا ہے ۔

١٩٩١ - حَكَانَنَ قُننيبَة بن سَعِيْلِ نَنَاسَعِيْدُ بن مُزَاحِمِحَة بَنَى مَعِيْلِ نَنَاسَعِيْدُ بَنَ مُزَاحِمِحَة بَنَى مَعَوْرِ فِن مَنَا مِعِيْدِ فَنَى مَحَدِّ شِنِ الْكَعَيْقِ الْهَ مَزَاحِمِحَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَيْرِعَن مُحَدِّ شِن الْكَعَيْقِ فَكَانَ وَمَكَنَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِعِدَ انَهُ فَجَاء إِلَى الْمَسْجِدِ فَكَالَ النَّهُ فَكَنَ اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِعِدَ انَهُ فَجَاء إِلَى الْمَسْجِدِ فَكَالَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ الْجِعِدَ انَهُ وَمَا سَلَا مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَمَا مَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَمَا مَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَمَا سَلَا عَلَيْهِ وَمَا سَلَا مَا اللهُ عَلَيْهُ وَمِن اللهُ وَالْمَدِيْنِ وَالْمَدِيْنَ وَالْمَدِيْنِ وَالْمَدِيْنَ وَالْمَدِيْنِ وَالْمَدِيْنِ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ ا

میخ ش بعبی نے کہا کہ دسول انٹرمسلی انٹہ علیہ وسل<del>م بعرا ن</del>ہیں واض بوے، بس مسجد میں جا کہ حب بھک انٹیہ نے مہا یا نماز پرط مصتے رہبے بھرا سوام با ندھا بھر اپنی سوا ری پرسیدھے بھر بی<u>سطے</u> اور بطن سرون کی طرف منہ کہا

بَابِ الْمِقَامِ في الْعَمْرِيْ رَعُونِ مَدِي مَا إِبِ

١٩٩٤ - حَتَّ تَنْكَ دَاؤَدُ إِنْ رَشِيْدٍ لِنَا يَحْبَى بُنُ ذَكُوبًا نَا مُحَمَّدُ أَنْ

اِسْلَحْقَ عَنْ آ بَاَنَ ابْنِ صَالِحٍ وَعَنِ ابْنِ نَجِيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ آنَّ دَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَامٌ فِيْ عُهُمَ وَ الْفَصَّا أَءِ نَكَرُنَا ـ

ابن عباس دو سعے دوا آیت ہے کہ دسول الطرنسلی الشدعلیہ وسلم عمرۃ القعنیاء میں بمین دن (مکدیں مقیم مسے در بخاری نے اس مدیث کو کئی بارروایت کیاہیے)

مثار سے: معابراور متام سلف فی اس عربے کا نام غرق القفناؤر کھاسے جن سے ٹابت ہو تاہے کان سب کے ننددیک بیاس معامدہ کے ننددیک بیاس عمرہ کی قفناء تھی جو تحدیب میں مشرکین کی برکادٹ کے سبب مزہوں کا اور حسب معامدہ

عَبُواللهِ بَنِ نَهُمُعَا عَنُ أَبِيهِ وَعَنَ أُمِيّهِ وَعَنَ أُمِيّهِ وَيُنَبَ بِنُتِ إَبِي سَكَمَهُ عَنَ عَبُ اللّهِ مَكَاللّهُ عَنَ اللّهِ صَلّى اللّهِ صَلّى اللّهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَيَهَا وَسُولُ اللهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَسَلّمُ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمُ وَسَلّمَ وَسَلّمُ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمُ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمُ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمُ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمَ وَسَلّمُ وَسَلّمَ وَسَلّمُ وَسُلْ وَسَلّمُ وَسَلّمُ وَلّمُ وَسَلّمُ وَالمُوا مِنْ وَسَلّمُ وَالمُعْلَمُ وَالمُولِقُلِمُ وَسَلّمُ وَالْمُ وَسَلّمُ وَاللّمُ وَسَلّمُ وَاللّمُ وَسَلّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَسَلّمُ وَاللّمُ وَسَلّمُ وَاللّمُ وَالْمُلّمُ وَالمُوالِمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ واللّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَالمُوالمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَاللّمُ وَالمُوالِمُ وَالمُوالمُوا وَالمُوالِمُ وَالمُلّمُ وَالمُوالِمُ وَالمُولِقُلُمُ وَالمُوالمُولِمُ وَالمُولِمُ وا

٠٠٠٠ - حَلَى نَهُ مَ مُحَمَّدُ مُنْ بَشَّادِ نَاعَبُدُ الرَّحَلِينَ السُّفَيَانُ عَنَى اللَّهِ مَا لَكُونَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرَّرَ

كَلُوَاكَ يَهُومَ النَّكْحُورِ إِلَى اللَّيْلِ ـ

من حا: بہ خدیث بہ بردہ کی طویل حدیث اور ابن عرص کی حدیث کے خلاف سے بین ہیں سے بہلی ہیں گئر واکہ تھنول سنے طوا ف افا ضد ہی م النومیں ظہرسے قبل کیا اور ظہر گئر ہیں بط حکر مئی کو لوطے تھے۔ دوسری میں گنر داسہ کر معنورہ نے ظہر کی نما ندطواف کرنے کے بعد مئی میں کر بچھی تھی۔ حافظ ابن آکھیم سنے الہُمدی میں کھا ہے کہ رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم کا فعل طوا ہ ہو تا بہت و معلوم ہے اور اہل علم کو اس کے وقت کے متعلق کوئی شک نہیں ہے ہر مدیث واضح طور ہم اس کے قبلا ف سے تر ندی سنے کتا ہے العقل میں کہا ہے کہ میں ان خ اس مدیث سے ہماری میں اور ابن عماری ہو ہے اور عائشہ رضی الٹرین کا سماع معنے تہ ماری ہیں کا م ہے سے نا بہت ہے۔ بخا دی نے کہا کہ اب عب سریت صبح نہیں ہے ۔ یوم النو میں دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے دن کے وقت طواف کیا تھا، ان میں موسری بات بھا ہم اس مدیث کی دوا میت ابوا نیز برحضرت عاکم بٹر جی میابر دھ بہلی بات کہتے ہیں اور ابن عرص و و مری بات بھا ہم اس مدیث کی دوا میت ابوا نیز برحضرت عاکم الٹروہ اسے نہیں

٢٠٠١ - حَكَّ ثَنَكَأْ سُلَبُمَانُ بُنُ دَاوَدَ آنَا ابْنُ وَهُوبِ حَلَّ تَكِنُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنُ عَطَآءِ بُنِ اَبِئُ رَبَاجٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ آنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ كَوْ يَوْمُلُ مِنَ السَّبُعِ الَّذِي مَ آفَاضَ فِيبُهُ -

ا بن عباس رہستے روایت سیے کہ دسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم نے اس طواف افا منہ کے مات چکہ ول میں ریل نئیں کیا تھا۔ (کنسانی اور آبن ما جہ نے بھی اس کی دوایت کی ہے، مولان اوٹے فرمایا کہ ہے طوا و تصنور ہے سواد م کیا تھا اور دمل کا سوال پیدل کے لیے ہوتا ہے سواد کے سیے نہیں۔

> باً من الوداع دوداع كاباب

١٠٠٠ حَكَ ثَنَ نَصُرُ بَنُ عَلِيّ نَا سُفَيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ كَانَ اللَّهُ عَنِ الْمُنْ عَنِ الْمُنْ عَنِ الْمُنْ عَنِ الْمُنْ عَنِ الْمُنْ عَنِ الْمُنْ عَنِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْ عِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْ عَلَيْهِ وَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهِ وَاللّمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَلْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَلَّا لَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ و اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَا عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَا عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَا

ابن عباس دہ سنے کہا کہ لوگ د طوا وپ زیارت سے بعد ) ہر طرف کومپل دیتے ستھے، پس نبی صلی الٹرعلیہ وسلم سنے فرمایا کہ کو دی بھی واپس روا نہ نہ ہوجبتک آخری کا م بیت انتلاکا طوا ف نہ کرسے دمسلم ابن ماجہ اور نسا کی سنے ہی اسے روا بیت کیاسیے

شی سے: یہ طوائف و واقع یا صدر کے نام سے موسوم ہے۔ یہ طواف باہر والوں پروا جب ہے اور مکہ والوں پہنس اور یہ طوا ف صرف ما جی پر وا جب ہے ، مفرد ہو یا محتج یا قارن ۔اور یو کرنے والے پر وا جب نہیں اگر چہوہ باہر کارسنے والا ہو ۔اور جو یہ طواف ندکر سے اس پر بلا احمام وا پسی وا جب ہے بشرط یکہ ممیقات کے اندر بہو، باہر چیلاگیا تو رحی ع کے ساعۃ وم کھی واحب ہے ۔

## بَاشِ الْحَالِفِ تَخْرِجُ بَعْنَ الْإِفَاضَاءُ

(مانفندکا با بکروہ الوا ف افا منہ کے بعدم اسکتی ہے

٧٠٠٧ - حَلَّاتُكُ الْقَعْنَرِيُّ عَنْ مَالِكِ عَنْ هِشَامِ بُنِ عُوْوَةً عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَاذِمْتَ مَا أَنَّ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَفِيَّةً بِمُنْتَ حُيَيٍّ فَقَيْل اِنَّهَا فَنَى حَاضَتُ فَعَالَ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَيْهَا حَادِسَ عُهَا فَعَالُ وَالْمَا وَسُول اللهِ اِنَّهَا قَنْ أَفَاضَتُ فَقَالَ فَلَا إِذًا إِنَّهَا قَنْ أَفَاضَتُ فَقَالَ فَلَا إِذًا إِنَّهَا قَنْ أَفَاضَتُ فَقَالَ فَلَا إِذًا إِنَّهَا قَنْ أَفَاضَتُ فَقَالَ فَلَا إِذًا إِنَّهُ اللهِ النَّهِ النَّهُ اللهِ اللهِ النَّهُ اللهُ اللهُ

عالنظہ دمنیانٹ عنہا سے موایت سے کہ دسول انٹلہ صلی انٹلہ علیہ وسلم نے صفیۃ دو ہمیں سفرے کا ذکر فرما یا تو کما گیا کہ وہ توما ہوا ہی سے ہیں ۔ سپ رسو ل انٹلہ صلی انٹلہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں سفر سے روک دے گ گھروالوں نے کماکہ یا دسول انشرائس نے طوا وٹ افا صد کر لیا تھا، حضورہ سے فرمایا : تنب ہمیں د بھاری، مسلم ہمومل ترمذی، نسانی ابن ما جہ اورمسند احمد میں بھی یہ مدیریث مروی ہے ،

شرح : سوکا نی نے کہا کہ اس مدیث میں ملوا ف و داع کے وجوب کی دسیل ہے اور میں اکثر علماء کا قول ہے اور اس کے تدک سے دم واحب ہے ۔ مالک ، داؤ د اور ابن المئذ رہے کہا کہ وہ سنت ہے اور اس کے نزک سے کھ لازم نہیں آیا ۔

مر٧٠٠ حَكَاثُنَا عَهُ وَبْنُ عَوْنِ أَنَا أَبُوْعَوَا نَهُ أَنَا يَعُلَى بُنُ عَطَاءِ عَنِ الْوَكُونَ اللهِ عُنِ الْعَلَى بُنْ عَطَاءِ عَنِ الْوَكُونَ عَبْدِ اللهِ بُنِ آوُسِ حَنَالَ عَنِ الْوَكُونَ عِنْ الْوَكُونَ عِنْ الْوَكُونَ فِي الْبَيْتِ يَوْمُ النَّهُ وَ الْمَارُ اللَّهُ اللَّهُ عَنِ الْمَارُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنِ الْمَارُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ الْمَارُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ الْمَارُ اللَّهُ الْ

كتا ببالمناسك بن الىداؤدحلد سوم تُتَمَّ تَحيْثُ قَالَ لِيَكُنُ اخِرُ عَهْ لِهِ هَإِبِا لُبَيْتِ فَقَالَ الْحَارِثُ كَنْ لِكَ أَفْتَانِيُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عُنَهُ أَدِيْبَ عَنْ بَكَ يُكَسَّالُهِ فَ عَنْ شَيْءٍ سَالَتُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ لِكُيْمًا إِنْجَالِهِنَا مِ مارث بن عدالطرين اوس في كماكر من معترت عربن الخطاب رصى الشرعند كي باس آيا وران سع عورت كم متعلق يو حيا جو آيم النح يس بيت الله كا ظواف كميد تعرا سي حين آمب في نواندو في كها كراس كا أخرى کا م بیت انٹرکا طواف ہونا جا سینے۔ داوی نے کہا کہاس ہے ماکرٹ نے کہا کہ چھے دسول انٹرمسلی انٹرعلیہ دسلم نے بھی ہی فتو کی دی**ا بھا. حارت** ہے کہاکہ تب عضرت عمر صنے فرمایا : تیرے یا خذر میں توسنے مجھے سعے وہ بات یو بھی ہے تبورسول الشرمعلی الت*ندعلیہ وسلم سے پوچھ ٹیکا تھا ۔ تاکہ میں رسو*ل الشرصلی الشرعلیہ وسلم کے مکم *کے* خلاف مکم دوں رہ مدیث نسانی اور تر نڑی نے بھی روابت کی سے سی سے بخطا بی نے کہاکہ برحکم حالفن کے بارے میں استحیا جج اختیاری سے حیکہ وقت میں مہلت ہو لیکن حب والسيحتى مبلدى بهو توحصرت ملفيهره والى صديث كى دليل سے بلا طواف ودا ع سى رعمست سوناحا لزسے یمی مالکت، اوراً علی ، منافعی ،احمد،اسی ق معنفیه اورسفیا ن کا غرب ہے -امام طیا وی نے مصرت عائشہ اورم مّ لميم فغ كى معديثول كى دليل سے اس صريت منسوخ قرار ويا ہے ۔ كان طواف الوداع د طواف ودارع کا باب ٧٠٠٥ حَيَّ أَنْكُ وَهُ بِي بَقِي يَقِيدُهُ عَنْ خَالِهِ عَنْ أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَالِمَتَةَ وَضِي اللهُ عَنْهَا قَالَتُ آحُرَمْتُ مِنَ التَّنْعِلُمِ بِعُمْرَ يَإِفَلُهُ خَلْتُ فَقَضَيْتُ عُنْمَ تِيْ وَانْتَظَرَ فِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْا بُطُحِ حَثَّى فَرَعْتُ وَأَمْرَ النَّاسُ بِالرَّحِيلُ قَالَتْ وَأَنَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتِ فَطَارِتَ بِهِ نُتُمَّ خَرَجَ . عالمشرصی الله عنها نے فرما یا کہ میں نے تنعیم سے عربے کا احرام باندھا، عربی کہ میں واضل موئی اور اپنا عمرہ قضاء کیا اور درسول اللہ طلب اللہ علیہ وسلم نے البلج رفحصت میں میراننظار کیا حتی کرمیں فا رع مومی اور رسول التَّرَصلي التُرعِليه وسلّم نے لوگوں کو کوچ کا حکم دیا آورخو درسول التُشرَصلی التُرعِلْب، وسلم بہت التُّرمين *ل*َــــُ لیںاس کا طوا **ت فرما ما عیر**نگرس<u>ے ننگلے</u> ۔

٢٠٠٠ حَكَ نَنَ مُحَمَّدُ بُنُ بَشَاء تَنَا اَبُوْ بَكُرِيعُنِي الْحَنَفِيَ نَا اَفُهُ مَعَ النَّبِي صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَنِ الْقَسِمِ عَنْ عَا شِنْتَ عَالَتَ مَحَرَجْتُ مَعَ النَّبِي صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَنِ الْقَسِمِ عَنْ عَا لَئِنَ عَالَتُ ثُنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُولُولُولُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَ

عالث رصی اللَّر عنها نے دوایک میں نبی صلی اللَّر علیہ وسلم کے ساتھ آخری کو ج میں تھی رسا ذی الحجہ کو سیس آپ محصت میں اللَّر عنہ اللَّر علیہ وسلم کے ساتھ آخری کو ج میں تھی رسا ذی الحجہ کو سیس آپ محصت سے آپ سے اس مدید میں میں توآپ سے اللَّر علی اللَّر علی اور بیت اللَّد کے پاس سے گذرہ منا نہ میں سے اللَّر علی اللَّر اللَّر اللَّر علی اللَّر اللَّر علی اللَّر اللَّر اللَّر علی اللَّر اللَّم اللَّر اللَّر اللَّم اللَّر الللَّر اللَّر اللَّر اللَّر اللَّر اللَّر اللَّر اللَّر

شہرے: مولانا نے وقو ما یک می فظ ابن التی نے بیماں پر دواشکال بیان کر کے جواب دیا ہے۔ بہلااشکال یہ ہے کہ حضرت عاکشہ رضی الترعنہ انے فرما یک ہم ہوگ رسول الترصلی الشد علیہ وسلم سے حبکہ آپ مکرسے جا رہے تھے اور اور میں آدمی ہی . دور ری طوف یہ ہے جو کہ باکل اس سے برعکس حضور صلی الشرعلیہ وسلم مکہ میں آ رہے ہے اور میں وہ ں سے جارہی ہی . کہ دونوں کی طاقات داستے میں ہوئی ہی اور بہلی میں بعد کہ حضورہ نے اپنی فرودگاہ میں جن اب عالمت میں یہ ہے کہ دونوں کی طاقات داستے میں ہوئی ہی اور بہلی میں بعد کہ حضورہ نے اپنی فرودگاہ میں جن اب عالمت میں ہوئی کا انتظار کیا تھا جب وہ آگئیں تو آب ہے نے اپنی اصحاب میں کوج کا مسلی الشروسلم مجب سے طواف وہ ہوئی ہیں تشریف لا رسبے تھے، کیونکہ حضرت عالمت مسلی الشروسلم مجب سے طواف وہ آگئیں اور انہی میں میں اپنی میں گئی ہوئی جگہ تشریف سے کئیں اور انسی وقت اس کے میں جب ہی ہوئی جا کہ اس کے سے ملی الشروسلم کی بنائی میوئی جگہ تشریف سے کئیں اور اسمال میں اس کے سے ملی اس کے سے میں آب نے کوچ فر فایا اور اصحاب میں اس کا علان کوائی مطلب نہیں ہوسکتا ۔

كَــــر مَ حَكَى الْهُ عَنِي اَبُنَ مَعِيْنِ نَاهِ شَامُ بُنُ يُوسُفَ عَنِ ابُنِ ابْنَ الْجَدِرِ الْحَبَرِ فَي عَنِ ابْنِ الْجَدِرِ الْحَبَرِ فَي عَنِي ابْنِ عَبْدَ السِّحَلِي الْحَبَرِ الْحَبَرِ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَكَنَ مَكَانًا مِنْ حَالِهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَكَنَ مَكَانًا مِنْ حَالِهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَكَنَ مَكَانًا مِنْ حَالِهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَكَنَ مَكَانًا مِنْ حَالِهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَكَنَ مَكَانًا مِنْ حَالِهِ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَكَانَ مَكَانًا مِنْ حَالِهِ اللّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانًا إِنْ اللهِ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ مَنْ مَكَانًا مِنْ حَالِهِ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ الْعَلْمُ عَلَالّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَّا عَلَيْ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ ع

كتا بالمناسك لَا بِنَاكِحُوهُ مُو وَلَا يَكُووُهُ مُ وَلَا يُبَا يِعُوهُ مُ قَالَ الزُّهُ مِن وَالْخَيْفَ ام امر بن زیدم نے کہاکہ میں سنے کہا یار سول الٹری ہے کل کہا ں اُٹریں گئے ( یعنی حج کے موقع رہے، توحنور نے فرمایا : کیا <del>عقبی</del> نے ہماری کو نی منزل محبوری ہے ؟ بھر فرمایا کہ ہم شخصیت بنی کنامذیں انڈیں گے رلینی محقدب یں جہاں ب<u>ر قریش نے کفر پر قسمیں کھا</u>ئی تقیں۔اور اس کا قصتہ رہیے کہ بنی کنامذنے قریش کے ساتھ بنی ہاتھ سے عا مدہ کی عاکدان سے ساتھ شادی بیاہ مرکدیں گے اور مکریں انہیں بھکا ناند کیں کے اور ان کے ساتھ بغٹ رز کریں گے۔ زہری نے کہا کہ نعیق کامعتٰی س<u>ے وادی</u> دریہ صدیث بخاری نے <del>جج ،جہا د،مناقب</del> ا ر<del>مغازی</del> اورکناب<del>التوحی</del>دس روایت کی سیے اورا<del>بن مات</del>ب اورمسند <u>احم</u>دس بھی کئی حگرا ئی سیے ا ور رح : عقبیل سے مراد اس مربیف می عقبل رس بوالی طالب بن اس صلف سے مراد وہ مشہورمعا مدہ سے جو تعمیں بن با نقم اور بنی اَ کمطلکب کو مکہ سے نتیف بنی کنانہ کی طرف نمار ج کر لے پر جعنورم کی مخالفت میں ہوا تھا۔ اُن میں بن با نقم اور بنی اَ کمطلکب کو مکہ سے نتیف بنی کنانہ کی طرف نمار ج کر لے پر جعنورم کی مخالفت میں ہوا تھا۔ س من كئي ما كل اور سركشا مز شرائط تقب -الله تعالى نے ديك كو يحكم ديا تواس نے ذكر الله سك علاوہ توجو كيواس ں میں میں میں میں اسے حیث کر دریا ورا لٹر تعالے نے اس کی خبرائیے رسول م کو دے دی ۔ رسول الٹر<sup>من</sup> اللث لمیہ وسلم سفے اس کی اطلاح اسیے بچا ا<del>بو طالب</del> کو دی ۔ انہول نے وہ صحیفہ دیکھا تواسے دیساہی یا یا اور وہ سخت يه واقعه بجرت مبشه اودانسلام عمره بن الخطاب كے بعد كاسے ، قریش نے ان چیزوں كو د میكھ اور يہ همي كاسلام تبال من عبيل رياسي تواننول نے رسول الله صلى الله عليه وسلم كے قتل كا ادا ده كرديا - آبو طالب كويته حيلاً تواس نے بن باخم ورنى المطلب كوجمع كياا وران لوكول في رسول الشرصلي الشرعليدوسلم كواس محفوظ بها رى كما في ميس دا مل مرکے محفوظ کرلیا ہو<del>شعب آئی لما</del>کب کے نام سےمشہورموگئی تھی <del>بنی اتھ</del>ا *ور بنی المطلب* نواہ مومن مہوں یا کافروه سب قدیم عادت کے مطابکق حمیت وعصبیت کی بناء رہے اس چیز ہے متفق ہوگئے سقے قریش سنے جب به دیکها تواس وقت بهمعا بده کها که بنی <del>بامتم آ</del>ورین ا<del>کسالت کے د</del>ا عقیشاً دی بیاه ، تعلقات پنر پدوکؤوشت اود امن وصلح بمیشد کے سلیے بند کمہ دی مباسے إلا بد کہ مداوگ رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کو قتل کی خاط ہما رہے سپر و ردیں۔ یہ معابدہ منصور بن عکرمہ بن ہشام نے یا بقولِ بعض بغیصن بن عام نے کھا تھا جس کا ہاتھ بعد میں شل موگیا تقاریمعیفہ کئٹ نبوی میں کیم فرم کو کعبر کے اندر نظا باگیا۔ آبولسٹ کے علاوہ تمام نبی ہاتھ اور بنی مطلب رسول الشرصلي الشرع ليه وسلم كومها تقرار كرشعب آبي طالب مين دا نمل موشيخ قريش دويا بأن معال كراس معاير بر قائم رہے تھے مشعب کے اندر بنا بیت مثدیہ صالات گذرسے، ان لوگوں کا غلیرا ور میا مان حیات مبدکر دیا گیا ۔ لوٹ دیدہ طور دیر کچھے اندر بہنچ ما تا توالگ بات سے در نہ فریش نے مند پر سحصا را ور پہرہ لگا رکھا تھا۔ شعب رسے لوگ زمان ج میں بی ما بیرنکل سکتے ہے۔

*ک* سالمناسک سنن الى واؤوجلدسوم تھر مجھے لوگ اس معا بدے کو تورائے ہے۔ تل گئے اورالتر تعالی نے اپنے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلّع کر دیا کہ سحبفہ میں انٹیریے نام کےسوا ہرلفظا ورحرف کودیمک میا طے گئی ہے یعفنورسے پرابوطا لب کو کتا یا اوراس نے قريش مكه كوتباديا بحب أس معا مدر كواتا لأك تووا تعي است البسايا بأكيا، بس فريش سنع مقا طعة عتم كمين كا علان کیا اَور <del>بنی یا ش</del>ما ور بنی ا کمطلب کوارس پیما طری گھا ہ<mark>ی سے نسکلنے کاموقع ملا ۔اس و فتت مفہورہ کی عمرہ م</mark> مال متحیا ور یہ نبوت کا دسواں سال نقا ۔ اس کے حیج ماہ بعدا بوطالب کی دفات ہوتی اور اس کے میں دن بعد حضرت خدیج بھی وفات با گئیں۔ یا قوت جموی نے معجم البلدان میں تکھا ہے کہ اس تھا کی کا نام شعب ابی یوسف تھا۔ یہ عبدالسفلہ کی ملکیت عتی اوراس نے منعیف العربہونے کے باعث اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دی تقی مصنودہ کو اپنے والد کا حقد ملائقا - اور اسى مقام مير منى ما شم كة منازل ومساكن سفف. اس مديث من واردموا سير المك سُدك تنا عقيل مَانُولاً ؟ يرججتالوواع كاقترة قاريك مستلاحمه كى مديث سے معلوم ہو تائے كريدا لف ظ نتح مكر كے موقع بر فرمائے عقے . ما فظ ابن تجرف لكه اسب كردونو ل موا تع بدان الفاظ كافرها يا مبانا ممكن اور نابت ما نام اسكتا سے ،حضور كى بجرت مدىندك بعد آ ب كے آبادي مكان برعفيل دوزاور طالب قالفن مو محك سق وطالب توجنك بدرس مفعود موكي ا ورعقيل موا المجي مسلمان ر بھے اور جنگب مدر کے قید بوں میں تھے۔ رہا ہو کر گئے توسار اگھر بہج ڈالا مگر تعبف مروایات سے یہ ملتاسيه كهاس گفر ريدا ولاد عقتيل دوزكا قبعتدر ما حتى كما يك لا كد دينا رمين محمد بن لوسف مقفى دمجاج كامجا في ا الْ سِيْعِ عَرِيلٍ. يَجِولُ ثَمَ عَقَيلُ رَفَّالَسَ گُورِيدُنَا بِفُلْ تَقْتِ لِيَ حَسبِ رِوَابِيت ثانيه استے بيچ وہا بھااس ليے معنورم نے بدار سٹاد فرما یا۔ ویسے بھی ہجرت کے ماعدیث آپ اسے ترک ممسیکے ستھے۔ ٢٠١١ - حَلَّ ثَنْنَا مَحْمُودُ بَنْ خَالِدٍ نَاعُهُمْ ثَنَا ٱبُوْعَهُم و بَعْنِي الْأَوْنَ اعِي عَنِ النَّهُ هُرِي عَنْ إِنْي سَكَمَهُ عَنْ إِنْي هُمْ يُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّ اللهُ عَكَبْهِ وَسَلَّمَ فَالَحِيْنَ أَمَا دَ أَنْ تَيَنْفِي مِنْ مِنْ مِنْ مَنْ نَحْنُ فَانِ لُوْنَ عَلَّا فَكَ كُر نَحْوَةً لَمُ يَنْكُرُ ٱوَّلَهُ وَلَاذَ كُرَالْخَيْفُ الْوَادِي -ابوہرمیرہ رہ سے روایت ہے کہ رسول الطرض کی التارعلیہ وسلم نے حبب میں سے روانگی کا ارا وہ فرما یا توفرما پاکرہم کل انتریں گے الح لیکن اس روایت میں را وی نے پچپلی صدیث کا پہلا حقتہ دام سامرہ کا سوال ا در حضودم کا جواب، ببان نهیں کیا اور رنہ یہ کرخیفت وا دی کو سکتنے ہیں (بیرتمد میٹ بخاری اور مسلم دو نول کے کتاب الج میں رواہت کی ہے۔) ٧٠١٢ حَكَانُكُ أَبُوسَلْمَةً مُوْسَى نَاحَتَمَادٌ عَنْ حُمَيْدِعَنْ كَبْرِر ربن عَبْدِاللهِ وَآتِيُوْبَ عَنْ تَنَافِعِ آنَ أَبْنَ عُمَرَ كَانَ يَهْجُهُ هَجْعَهُ أَبِالْبُطْحَاءِ *کتا س* المناس*ک* بنن إلى دا وُد حِلدُ سوم وَلاَ حَرَبَ قَالَ فَنَهَا سُولَ يَوْمَرِعِ بِإِعَنْ شَيْءٍ فُيِّهِ مَآوُ ٱلْحِبْرِ إِلَّا قَالَ اصْنَعُ و لاحدی. عمدانتكرين عربنوين العاص سنصرواست سبي كدرسول التارعسلي الثارعليه وسلم حجتر الوداع مين مني من وتوف کررہے تھے، **لوگ آپ سے**سوال کرتے تھے۔ یس ایک شخص آبااور کھنے لگا یا رسول اللہ مجھے معلوم نرتھا میں نے ز . تح سے سیلے ملق کمها لیا بعضولاً نے فرما یا : ذ · تح کرکو بی سمہ ج نہیں ۔ایک اور آ دمی آبا وربولا ہا رمسول انشد مجھے معلوم یز بھا تومیں کے رہتی سے قبل نحرکر دیا کہ بے . آ پ<sup>م</sup> نے فرما م<del>ا . رقی</del> کرکو ڈیٹر ج نہیں بھبارا بطررہ نے کہا کرچھنو دم سے اس دن تقدیم و تاخیر کے متعلَق تبوسوال بھی ہوا آپ سے فرما یا : کرلوکو فی حرج نہیں (تبخاری، مسلم، مؤطا، ترفری اورابن ماحدس مى يدى مدمت مروى سيے الله ح: اس سے متبل برمدمیث کمیں اور گرم کی سے اور وہاں اس بر کلام ہوچکا۔ ابوصنیف سے نزد مک نفی مرج سے مراد گنا ہ کی نفی سے جو فدسیٹے کی نغی کومستلزم نہیں، پس ان کے نز دیک اگر کوئی مشخص ذبح سے قتبل ماتے کراہے تو فدیدُ لازم محو گا جو قارن بر وُسرا مو گا ۔ ان کا استدلال آبن آبی شیبه کی مدیث ابن عباس مشسے سیے کراعمال جے کی تقديم و تاخيرسے دم وا جب ہے۔ ہاتی ائر بشمولیت صاحبین سے نز دیک ان صورتوں میں مرگناہ ہے نئر ند رہے۔ یہ اختلاف اس وقت سے جبکہ ماجی قاران یا متمتع ہوود نہ ابومنیفہ م کے نزدیک بھی کوئی فاریم نہیں ۔ ٢٠١٥ - حَكَانَتُ عَثْمُنُ أَنُ آَيَ شَيْبَةً نَاجَرِنُ عَنِ الشَّيْبَانِيّ عَنُ ذِيادِ بُنِ عَلَاقَةً عَنُ أَسَامَةً بُنِ شَرِيْكِ فَأَلَ خَرَجْتُ مُعَ النَّبِيُّ صَكَّ الله عكيه وسلم حاجًا فكان التاس يأنون فكن فال يارسول الله سَعَيْثُ قَيْلَ أَنُ ٱطُونَ آوْقَ لَا مُنْ شَيْعًا آوْ ٱخْدَرْتُ شَيْعًا فَكَانَ يَقُولُ لاَحَرَجَ لَاحَرَجَ إِلَّاعَلَىٰ رَجُلِ إِقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلِ مُّسَلِمِ وَهُوَظَالِكُم فَنُهُ لِكَ الَّذِي يُحَدِّجُ وَهَلَكَ. أتسامه بن تشريك شف كهائه مين رسول الشرصلي الشرعليه وسلم كي بسائقه مج كيدي آيا . لوك آب سع سوال كمهف أتستف، بس جو كمتاكر بارسول الشرامي في طواف سع قبل سعى كرلى ماكسي جنيركومقدم يا مؤخركم دماية آپ و مات. كونى ترج نئيں ،كونى ترج نئيں، سوائے اس شخص كے جس نے كسى مسلمان كى ابرد كو قطع كيا، ور فائم ہوتے ہوئے ايسا کیا، بیں وہی شخص میے جو گناہ گار مہوا اور ہلاک ہوا (اس مدسیف کا ایک راوی ربا<u>د بن علاق</u>ہ نا مبسی ہونے کی و مبرسے متكم فيهب ما فظ ابن القيم ف كهاس كماس حديث بيسعيث قبل ان أطوف كالفظ محفوظ نبير، محفوظ صرف في

## يَانِ نَحْرِيْهِ مَكَّةً

٧٠١٤ - حَلَّاثُكَ آحُمَدُ بُنْ حَنْيَلِ نَا الْوَلِيْلُ بُنْ مُسْلِعِنَا الْأُولَا حَدَّ تَكِيْ يَحُبِي يَعْنِي ابْنَ آ بِيُ كَيْتُبْرِعَنَ إِنِي سَكَمَهُ عَنْ إِنِي هُمَّ بْرَعَ كَالَ كَمَّا فَتَكَمَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِ مِمَلَّةً كَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمُ فَحَمِدَاللَّهُ وَآتُ فَي عَلَيْهِ فُكَّرَ فَالْ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنَ مَكَّةَ الْفِيلَ وَ سَتَكَاعَكِبْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّكَمَا ٱحِلَّتُ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَادِ خُدِّهِي حَرَامِ إِلَى يَوْمِ الْقِيلِمَةِ لَا يُعْضَلُ شَحْرُهَا وَلَا مُنَقِّرُ صَلَّى هَا وَلَا تَحِلُّ لُقُطَّتُهَا إِلاَّ لِمُنْشِيهِ فَقَالَ عَبَاشُ آوُ فَالَ قَالَ الْعَبَاسُ يَأْ كَسُوْلَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْ خَرَيَاتَكَ لِقُبُوْرِ مَا وَبُبُوْتِنَا فَقَالَ كَسُوْلُ اللَّهِ صَكَّ اللهُ عَكِنْ وَصَلَّمَ إِلَّا الْإِنْ خَحَرَ قَالَ أَبُوْ دَاؤَدَ وَزَادَ فِيهُ وَإِنَّ الْمُصَعِيّ عَنِ الْوَلِيْ لِ فَقَامَ آبُوْشَاءِ رَجُلُ مِنْ أَهُلِ الْيَهَن فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُكْنُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَكَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتُنبُو إلا بِي سَمَايُهِ قُلْتُ الْأِدُونَ اعِيّ مَا فَتُولُهُ النَّابُوالِابَى شَاءٍ قَالَ هٰذِيهِ النَّحْطَبَةُ الَّتِي سَمِعَ مِنْ رَّسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْبِهِ وَسَلَّمَ ـ

كتا بالمناسك لمفتقا نبے ولیدسے براصنا فہ کیا ہے کہ بمن کا ایک آد می ابوشاہ من اٹھا تو کھنے سگا یا رسول التٰد شخصے لكھوا ديكيٹے.لي*ں دسو*ل الشرصلي الشرعليہ وسلم نے قرما يا: ابُوتٹا گاكولكھ دو۔ ہيں نے <u>اوزاعی سے كہا كرحنور "</u> ، اس ارمثا د کاکس مطلب نفتا که آلوشاه دم کو لکه و و ؟امس سنے کهاکه اس سے مرا دیہ خطبہ بفتا ہجواس <u>نے دموال</u>یل صلیالت*ارعلیہ وسلم سعے سُنا تھا ( بخانسکی نے جنائز*نہ ہتو عے، <u>لُقطہ، جزیہ، مغان</u>تی، <del>دیات میں اورمسلم</del> نے جج میں بہوا تھا مذکر صباح ہے ۔ دومسروں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ اس سے مراد بلاا حرام دا تھا ہما احرام کے بغیہ مکہ میں وائول موٹے تھے .اور لیا گیا وه نونربزی همی درگه روسرتی اَستیاد مثلاً شکا را ور درخت قطع که نا وع ورنظاً تی ہں سوال سے کہ خونریزی اگر ملال لياكيا عقا ورند بقبورت مبلخ خو نربزي كاسوال مداينهوسكنا همواسوال کیا ہے کہ زما پنری اہلیت میں تو پاتھی وا لوں کو مگہتے بروکا گ لرسکے مگرز مارڈ املام میں ت<del>حاج بن یوس</del>ف کوکیوں پذر د کا گیا صالا نکہ اس نے مکہ کا محا ب ادی کی اورکعد میں آگ تھوا کا ئی اور ہا حرصت خون بھایا اوری پدایٹ بن زبرہ میسیر حلہ یسا تقیوں کومسجد تحرام کے انگر رقتل کیا ؟ا ور تھیر باطنی منتیعوں رقرا بطوں ' کو کموں پدرو کا گ ں میں کا بیر دہ اور زیو را تارہے، جج اسو دکوا کھا ڈا انہت سے صاحبوں کو تعتل کیا اور بہترین ا پسامنے فرز *تحکمه* دیا تقاقجاس سوال کا حواب تعص*ن ع*لماء نے ہیر دیا کہ د<u>ور جا ہلیت میں ی</u>ا تھی کو ' سول الشُّرصَلي الشُّرعِليه وسلم كي نبوت ورسالت كي نشاني ا ورآب كے آباء واحدا دي اعزا نی خاطر *تقا جو کم کعبہ کے متو*لیّا ور خادم <u>تھے۔ ب</u>س یہ کا م گو پاعنقریب مبغو**ث ہونے والے بغ**م *اخراز م*ا ئی اوراس کی پیالیش کا پیش خیمه ها - اگر ما تفی کوروکا رزما تا اور کعیه کے حرم کی حفا ظت مذکی مها تی تو آ- امل حرم کا قتل حوکه عامّة المسلمین کے آباء وا مبدا دیشے اوران کی اولاد کے ماعتوں ا قامت دین مقد تھی۔ ۷- پیرواً قعیرسول الشرصلی ایشد ملیپروسلم کی نبوت کا نشان بھاا ورز مانژم املیت سے بوگ صرف ابنی با توں موس ا *ورمیشا مر*لہوں ۔اگر بیروا قعربوں میش مزآ تا حوان <u>۔</u> ىشها دىت آنجنا ب م كى نېونت درىسانت كى ندېپو تى . ئىيكى حب انتار تغا يى نے اپنے دين كوغالى ھینٹوں کو لیندکر وہا تو،اس کے انفیارواعوان کا فی بورگئے اوراس کے ولائل کھل کرسا محجاج یا قرامطه کاا کحاد دین کونفصان پینچانے وا لااوراس کی حقانیت میں قدح کمہ نے والا مزریا ، مذعا اِن افعال سے کوئی شک دیشبرلاحق ہو سکتا تھا جو کھے بیش آیا پیمومن بند دں کے صبرو ثبات اور پینتا کی ان كى آ نەمائىش تىتى - لەندا نەمانە خا بىيت مىں نوكىچەمىش) يااس كى آس وقت صرورت تىتى ىدىم خامدولىسلام كے بعد والداجلا

كتاب المناسك سىن ابى دا ۇد ەلدىسوم ترنبا تات مرکائی مبائے (بخاری وسلم سنے ہی اسے روایت کیا سے ) حنفیہ نے ترکھاس کو چانا ہی ا نا حا ٹنے کہاہے اور یہ مدیث اس کی ولیل ہے ، نہی ا مام مالک کا فدس سے ۔ ستا فتی رم نے اسے میاریا کی مزورت کی مناطر حرانا صلال اور کھاس کھوونا باکا شاعرام کہا ہے) ٢٠١٩ - حَكَّ ثَنَا آخَمَهُ بْنُ كَنْبَلْ نَاعَبْهُ الرَّحْلِنِ بْنُ مَهْدِيِّ نَا اِسْرَآئِيُلُ عَنْ اِبْرَاهِ لَيْحَ بُنِ مُهَا جِرِعَنَ يُوسُّعَ ابْنَ مَاهَكِ عَنْ أُمِّهُ عَنْ عَا لِمُتَةَ دَخِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتُ قُلْتُ بَيْ رَسُولَ اللهِ آلَا مَبْنِيَ لَكَ بِمِنَّى بَيْتًا آوُ بَنَا ءً يُظِلُّكَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَا إِنَّمَاهُو مَنَاخُ مَنْ سَيَق إلَيْء -عائشہ رمنی التٰرعنہانے کہا کہ میں نے رسول التٰر صلی التٰرعلیہ وسلم سے عرمن کیا: یا رسول التٰریم آپکے سلیے منی میں ایک گھریا عمادت مزبنا دیں تا کہ آپ اس کے سائے میں دھوپ سے آرام کرسکیں ؟ توحفنورینے فرما یا: ہنہیں، منیٰ میں جو پہلے پولا مبائے جہاں چاہے ڈیمیرہ لگانے ر<del>نز مذ</del>ی اور ابن ما جہنے ہی اسے روا بیت کیاہے. ہدینری نے استے مسن میچے کہاہے مشمر : الكه مني مي عنور اسنے سے كوئى حبو نيوا دينير وبنا نے كا جازت دسرے دينے تواب تك اس مب سبيستمار مركانات اورعمار مين تعمير بهوميكي مومين اور لوكو ركواعمال حج كي ادا سُبَي مي وقت بيش آمهاتي منیٰ میں بخروذ بھے، <del>حلق</del> اور رحمی ہوتی ہے اوراس میں سب بوگ مشریک ہیں ۔ا مام ابوحتنیفر*ٹ کے* نزز دیک مکہ کی گلیوںاً ور بازاروں میں بینے لئے کی مجگہوں کا بھی ہی مسمے ، بلکہ حرمَ کی شادی زین التیر کے سیبے وقعت <u>ہے لہذا اُس کا کو بی مالک ہنیں ہو سکتا ۔منی میں مکان بنا کنے کے عدم خواز کی جوعلّت حصنور ہو نے تیاں فرمائی '</u> اس سے خطابی کی اس نا ومل کار ڈیمو تا ہے کہ حضور ہے لیے اور جہا جرین وانصار کے لیے مکہ میں گھر بنا نا اس سیے ناجا ٹنزخفاکہ ہر دِارا کتجرت عمّا اور وہ معنات اسے ابتلہ کی خاطر حکیو ڈیسے کے مقے ، مگر سوال پرنے کہ منیٰ کا تو يه محمنه نقانده مال كسي كُوني مبائدا ديا مكان حصورًا عقا ؟ بير بهي اس مني مكان بنا ناممنوع عظه إياكيا افسوس تويسب كداب مني مي كئي مكانات اورعمارين تعمير بهوكئي بسي ٢٠ ٢٠ حكانت الْحَسَنُ بْنُ عَلِيّ نَا ٱبُوْعَاصِهِ عَنْ جَمْفَر بْنِ يَعْلَىٰ اثْنَ ثُوْبَانَ أَخْبَرُ فِي عُمَارَ لَا يُنْ لَتُوبَانَ حَلَّاتَ فِي مُؤْسَى يُنْ بَاذَ أَنَ قَالَ أَتَيْتُ يَعْلَى بَن الْمُنبِّلةَ كَفَتَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَ إَحْنتُكَامُ

فَنَحْنَ هَٰكُ أَاكَ نُو بَیْ اَنْ نُعْیِرِهِ آَنْ نُعْیِرِهِ آَنْ نُعْیِرِهِ آَنْ نُعْیِرِهِ آَنَ اَنْعُی کِرِعِباسُ کا گھرا نَا تَو نوگوں کو نبینہ بلاتا ہے اور ان کے جا زاد لوگوں کو دودہ پشرداور سُتو پلاتے ہیں ؟ کیا بدان کا بحل ہے یا افلاس ؟ ابن عباس رخ نے کہا: نہم میں کے دی بخل ہے اور مذفقروفا قرم بلکہ رسول السّلر مسلی استرعلیہ وسلم اپنی سواری پر تستر بھن لائے اور اُسامہ بن زیرے

عنورم کی سواری ہے آپ کار دلیت تھا .کس رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے کوئی مشروب طلب فرمایا آ نبینے دی گئی اور آپ سفے س میں سے خود بیاا ور بقتیہ اُ سامہ بن زیدر اُ کوعطا فرما یا اوراس نے بھی کیا رسول التکونسلی التک غلیہ وسلم نے قرما کی تم نے بہت استجھا کا م کیاہتے، تم اسی طرح کرولس ہم اسی طرح کرتے اور جو کچے رسول التک صلی التک علیہ وسلم نے فرما یا تقااس میں تندیلی نہیں کرتے در صبحے مسلم اور مسند احمد میں ج رے: نبینداس مشروب کا نام ہے جو مانی سی مجور، کشمنش اور شهد وغیرہ طاکر بنایا مانا ہے اگر بیر سى طرح ان تينرو تسميت پيُڙا رہے تو تمجير دنير بغد نشر آ ور ہو قباتا ہے۔ بس **اُ** سَ وقت سے پہلے <u>پيل</u>اس ک مینا ما نرکیے <del>: زمز</del>م کا سفایۂ ( یا فی پلانا) فرمان<sup>ور</sup> ما ہلیت سے ہی عباس من کے ندیمیاستمام تفا اور نسوال<sup>یا</sup> متلى الشيعليه وسلم كغيريت الطنزكي تمني <u>أورزمزم</u> كا انتظام بجال ركها عقا ـعباس اوران كالخاندان حج كے دنوں میں لوگوں کو ہانی بلا یا کمہ تا تھاا ور ہانی کونبیز بنا دیتے ٰتھے۔صدیث سےمعلوم ہو تاہے کہ <del>بنی اس</del>یر مقا بلة الوكول كوبهتر مشروب ميش كريت تح مكر زمزم كا انتظام ان ك باس ندها. بَاكِ الْاقَامَةِ بِمُكَّةً ٢٠٢٢ - حَتَّى ثَنْ الْقَعْنَدِينُ نَاعَبْدُ الْعِزْيْرِيَعِيْنِ اللَّهَ دَاوَمُ دِينً عَنْ عَبُدِ السَّحَلِنِ بْنِ حُمَدُيدٍ آنَّةَ سَمِعَ عُمَهُ بْنَ عَبُدِ الْعَزِيْدِ يَسْكَالُ السَّالِيُبَ ابْنَ يَذِيْنَ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْعًا قَالَ ٱخْبَرَ فِي ابْنُ الْحَصْرَ فِي ٱتَّهُ سَمِعَ دَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُ لِلْمُهَاجِرِينَ إِصَّامَهُ أُ تعُكَ الطَّكَ أَن الطُّكَ أَن اللَّهُ الطُّكَ اللَّهُ اللّ عمربن عبدالعزيزشُنے سائب بن بزيرسے يو حجاكه كيا تونے مكہ كما قامت كے متعلق كو ئى مديث شخ ہے اس نے کہا کہ مجھے علاء بین الحصنر فی نے تبایا کہ اس نے رسول اللہ صلی التارعلیہ وسلم <u>سعے نشنا بھا کہ جہا جرین طوا</u>ف معدد کے بعد دنعنی جے کے مناسک پورے کر کے ) نین دن مکہ میں تاہر سکتے ہیں (تجاری امسلم، تر ندی انساد ا *ورابن ما قبہ نے ھی اسسے روایت کیا ہے اور مسلم میں : " منا سکی جج پورسے کرنے کے بعدا ہ کے ا*لفاظ ت : ما فظابن جرف لكها بي كه فتح مكه سع قبل مهاجر مين كے ليے مكه كى اقامت حوام محى - فتح مكه ك

٢٠٢٥ - حَكَّ ثَنَكَ عُنْهَا نُ بُنُ آبِيْ شَيْبَةَ نَا ٱبْوُا سَامَةَ عَنَ عَنَ الْمَدِينَ اللهِ عَنْ آبُو النَّيِينِ صَلَّى النَّيِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَصَلَّمَ بِمَعْنَى النَّيِينِ صَلَّى اللهُ عَنْ النَّيْ عَنْ النَّهُ عَلَيْ اللهُ عَنْ النَّهُ عَلَيْ اللهُ عَنْ النَّهُ عَلَيْ اللهُ عَنْ النَّهُ عَلَيْ النَّهُ عَنْ النَّهُ عَلَيْ النَّهُ عَنْ النَّهُ عَنْ النَّهُ عَنْ النَّهُ عَلَيْ النَّهُ عَنْ النَّهُ عَلَيْ النَّهُ عَلَيْ النَّهُ عَلَيْ النَّهُ عَلَيْ النَّهُ عَلَيْ النَّهُ عَلَيْ النَّهُ عَا النَّهُ عَلَيْ النَّا النَّهُ عَلَيْ النَّا عَلَيْ النَّالَةُ عَلَيْ النَّالِ النَّالِمُ النَّالُ الْعُلِي النَّالِ النَّالِي النَّالِ النَّالِ النَّالِي النَّالِ النَّالِي النَّالِ النَّالِمُ النَّالِ النَّالِمُ النَّالِ النَّالِمُ النَّالِمُ النَّالِمُ الْمُعَلِي النَّالِمُ النَّالِ النَّالِ

نگے اور اس میں نماز نہیں پڑھی۔ رنجاری نے کتاب الحج اور کتاب المنازی میں یہ مدیم ن روایت کی ہے ،
منہ ہے : ان دونوں پنجہ وں کی مور تیوں کے ہاتھوں میں از لام سقے۔ یہ زلم کی جمع ہے جس کا معنی ہے بے پلے
کے تیر۔ ان میں سے کسی تیر پر ہا فنعک ن کسی پر لا تفعل کی ہو تا اور بعض خالی ہوتے ہے۔ کسی کام کا ارادہ کرتے
تو بیوں کا بچا ری تیر وں کو کسی برتن میں ڈال کر ملا تا اور بھر ابک کو نکا لتا ،اگر بہلا نکلتا تو وہ کام کر لیتے ، دوسرا
نکلتا تو رنگر سے اور تیسا نسکتا تو بھر و ہمی عمل دُہراتا متی کہ ہاں یا منہ والا تیر نکل آتا۔ ابن اسماق سے منقول ہے
کہ قریش مکہ کا سب سے بیلیا بہت مُبل ہے اور کم بیا ہے اندر ایک گرے گراہے میں مقااور اسی گڑھے میں وہ
جیزیں جمع ہوتی تھیں جو کعبہ بر بطور نذر لائی جا تمیں ، اور مُبل کے پاس سات تیر سے جن میں سے ہرایک
بہا وٹ بٹا بگ باتیں کہی ہوتی تھیں۔ دیتوں کے فیصلے ،نسب کے فیصلے دینیرہ انہی سے کئے باتے تھے۔

بَاكِ الصَّلَوٰةِ فِي الْحِجْرِ يَجِينِ بِنَادِكَا بِالسِ

مرورا - حَكَ نَنَ الْقَنْدَةُ كَاعَبْدُ الْعَزْيُرِ عَنْ عَلْقَكَ أُمِيّهِ عَنْ عَالِمِنَةَ اَتَهَا قَالَتُ كُنْتُ الْحِبُ اَنْ اَدْ حَلَ الْبَيْتَ وَاصِلَى فِيُهِ فَاخَذَ دَسُول اللهِ صَلَى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلّمَ بِبَيهِ فَادُ خَلِي فَ فِي الْحِجْرِ فَقَالَ صَرِلَى فِي الْحِجْرِ إِذَ الرَّدُ تِ دُخُول الْبَيْتِ فَاتَكَمُ وَطَعَهُ وَ مِنَ الْبَيْتِ فَإِنْ قَوْمِكِ اقْتَصِرُو الْحِيْنَ بَنُوا الْكَعْبُهُ فَا أَخْرَجُوهُ مِنَ

الْبَيْتِ۔

معنی است و انشه رمز نے فرما یک میں جا ہتی تھی کہ بت السّٰد میں داخل ہوں اور اس میں نماز بڑھوں ہب رسوالٹہ و معنی السّٰد علیہ وسلم نے میرا ہا تھ بیرہ ااور بھے تجریس داخل کیا ور فرما یا کہ تجریس نماز بڑھوں ہے جب کہ تو بہت السّٰد کا میں داخل ہوئے میں نماز بڑھوں ہے جب کہ بنا یا تو بہت السّٰد کو جبو ٹاکر دیا تھا اور چرکو کہ ہے نمال ویا تھا در آرنی اور نسانی نے بی اسے دوا بت کیا ور تر مذی سنے اسے سسن مجھ کہا ہے ابن عمر دہ سنے اس سے است دلال کر کے رکن شاتی اور عراقی کو مس نہ کیا تھا کیونکہ در قیقت و ور کس نہ کیا تھا کیونکہ در قیقت و ور کس نہ کیا تھا کیونکہ در قیقت و ور کس نہ بی کیا تھا کیونکہ در قیقت و ور کس نہ کیا تھا کہ در قیقت کے در سول السّٰد کیا تھا کہ در قیقت کے باہر سے طوا ون فرمایا تھا ۔ لیکن فقہا سنے کہا ہے کہا گہ نمازی صرف مطبم کا استقبال کیا کہ نماز بڑھے تو اس کی نماز موائن نہ مولی کیونکہ نماز میں استقبال بیت السّٰد تو قطعی ہے در وطبم کا بہت السّٰد کی کسے نماز بڑھے تو اس کی نماز موائن نہ مولی کیونکہ نماز میں استقبال بیت السّٰد تو قطعی ہے در وطبم کا بہت السّٰد

سَمِعْتُ الْرَسُكِمِينَةَ تَفْتُولُ قُلْتُ لِعُنْكَانَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ وَسَلَمْ اللهُ وَسَلَمْ اللهُ وَسَلَمْ اللهُ وَسَلَمْ اللهُ وَسَلَمَ اللهُ وَسَلَمَ اللهُ وَسَلَمَ اللهُ وَسَلَمَ اللهُ وَسَلَمَ اللهُ وَسَلَمَ وَاللّهُ وَالّهُ وَاللّهُ وَاللّ

صفیتر من بنت سنیبرالمجمید، نے کہاکہ میں نے استمید سے سنا، وہ کہتی ہی کہ میں نے عثمان من بن طلح بجب سے
پو مجھاکہ جب رسول الشرصلی الشد علیہ وسلم سنے بعلیا یا تھا کا اس نے کہا یہ فرما یا تھا کہ بس می سے
یہ کہنا ہول گیا تھا کہ تم ان سینگوں کو ڈھا نک دو کیو نکہ بہت الشد میں کسی ایسی چیز کا بہونا مناسب منہ ہر ہونماز کی تو مہ کو ہمٹادے ۔ ابن السرح نے کہا کہ میرا مامول (راوی مدید ش) مسافع بن شعید تھا رہ سینگ اس مینڈھ
کے عقید جسے اسمعیل اکے فدیے میں جناب المامیم سے قربان کیا تھا۔ شاید مطور یادگار انہیں کعبہ میں مگایا
سطا دیا ہوگا۔ لیکن یہ نہیں معلوم کم سگانے والاکون تھا اور وہ سینگ محفوظ کیوں کو رہے ہی

## بالك في مال الكعب في يهاب كعد كمال كمنعق ب

١٠٠١ - حَلَّ فَكُ الْحُكَابِ عَنْ صَلْعَلِ الْرَحْكِ الْحَكَابِ عَنْ شَعْنِ الْرَحْلِ الْمُكَالِكُوبِ عَنْ الْمُعْنِي الْمُكَالِ الْمُحَكَابِ عَنْ اللّهَ عَنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الل

جالر نمانه به هون کاونس اور معجد ول میں تو مها ہے ندر بوری کرے یا ذکرے میں افراس سے ان میں معجد ول میں سے کہ ا کسی میں نمانہ نر شیصنے کی نذر مانی تقی تو اس ندر کاا بغاء وا حبب ہے ۔ ان مین مسجد ول کواس امر میں بیٹ صوصیت ماصل ہے کہ یہ تمینوں مسجدوں انبیاء کی میں اور تمہیں ان کی اقتعاد کا سکم دیا گیا ہے ۔ بعض علماء سے نز دیک اس

ندرسع مرا دا عناکان کی ندرسے۔

ا مادىت ئىسىموتىودىس

یه مسئلة توسیا جدگا تھا۔ بہانک حضور صلی الٹر علیہ وسلم کی قبر تر لیون کی زیار دہ، کا سوال ہے، بعض نے اس مدسی کی بنابیاس کی خاط سفر کر نے کوئو ہائن بتایا ہے۔ مگر صفعہ ، سنا فعید اور مالکیہ کے نزدیک اس نیسے سے سفر کر نامستوب ہے اور اس مدسین میں صرف مساجہ کا بیان ہے بذکہ کسی اور حبگر یا شخص و عزرہ کا ور دنہ سفر حو کسی و ور سرے جائز مقدر کے لیے ہو مثلاً طلب در ق صلال، طلب علی دزیا دت صالحین ، احباب اور اہل و عیال کی طاقات و عذرہ نا جائز تھرے گا اور ظاہر ہے کہ اس کا کوئی بی قائل نہیں ہے۔ والفرض اگر اس مدسین کا در ہو اللہ عنون مسئلہ ما خطاب اور اللہ مساجہ کے سفر کا بواز ان کی فقیلت کے باصف ہے۔ رسول الٹر صلی الشر علیہ وسلم کی فرمبادک آپ کی اس مدسیت کے باعث ہے۔ در سول الٹر صلی الشر علیہ وسلم کی فرمبادک آپ کی اور میری زیا در تبدیل ہے نا کہ باور بیت المقد سے در بوب الطاعات اور اعظم الفریات میں مدسیت ہے۔ اور اب عدی کی ایک مدسیت ہے در بوب نفسل ہے کہ باحث ہو گئی ہے کہ مدسیت ہے۔ اور اب عدی کی ایک مدسیت ہے در بوب نفسل ہے کہ بوب کے بار بریت المقد سے سے دس کے اس کی سندس ہے۔ وسیسے افعال ہے اس کی سندس ہے۔ اور اس میں ہودی اور عبد نظار سے بھر بر برفا کی ایک مدسیت ہے۔ وسیسے بی نامب کے بار بریت المقد سے دیسے والی مدسیت ہے۔ وسیسے بیا در برد تو بیات ہیں کہ بار بریت المقد سے دیسے بیا در برد تو بیات ہے در مسلم ہور نام در برد تو برد کی ایک مدر سے برد برد کی اور برد تو برد کی بیار برد کی برد کی امان در برد کی ہوت ہور تو برد کی ہوت کے برا برد کی مستوب ہے۔ وسیسے برد کی امان در برد کی ہوت ہور اور س میں مرد دل اور عور توں میں و کا گئی ہے دہ مطلق ہے اور اس میں مرد دل اور عور توں میں و ق و اس میں درد کی امان دست میں مرد کی ہوت ہور کی گئی ہے دہ مطلق ہے اور اس میں مرد دل اور عور توں میں و ق و اس میں در کی امان میں مرد کی اور میں ہوت کی ہوت ہور کی گئی ہوت ہور اس میں مرد کی اور میں ہور کی گئی ہوت ہور کی ہوت کی در برد کی امان میں مرد کی امان میں مرد کی اور کی ہوت کی مسئل ہوت کی ہوت کی ہوت ہور کی ہوتا ہور کی ہوت ہ

باشق في تحريم المكاينة

كمّا ب المناسك نِ*ب تن* ا بی دا ؤ *دحایموم* مولا ناسُّے فروایا کہ مدینہ کی تخریم وعدم تخریم میں علماء کااختیلات سبے، بعنی جس طرح تر<u>م مکہ کے اُواب واسکا</u> میں آیا مدمینه کا بھی کوئی ایسا حم سے اور اس کے تعلی وہ احکام میں یانہیں؟ ابن اب<u>ی ذیب ، نہ سری</u> بشاقعی، مالک سحاق کا مذرب پرسنے کہ مدینہ کا بھی ترم سے جس میں درخصت کا طناا ورنشکا رکرہ نا توام سے۔ فرق صرف پرسے پر فدربهزنه بی<u>ں سبے، با</u>ں این الی ذرئب نے اس جزاد کے وجوب کا بھی حکمہ دیا ہیں۔اسی طرح کہاں ہم شکا ( بعنی شکاری کا سامان بھییں بینا) مگر قول حبدیداس کے ملات ہے -امام مالک میک کا قول ہے کہ مدینہ کی بیریاں ت کا سٹنےستے صرف اس سیے رو کا گیا تھا کہاس کی رونق اور رسبزیٰ وہشا دا ہی میں فرق مذا اسے کہ مجھ تخفی ترم مدینہ سے اینڈموں جمع کرے اس کانسارا سامان تھیں لیا جا۔ پیراا*س کے یا س دینے دیں گئے ۔ سفیان توری،عبدالتندی*ن المہا*د ک* مدبن الحسن شفے کہا کہ تدبی<del>نہ</del> میں مکہ مبیسا کوئی حرم نتمیں ہے ۔ لہذا کسی کوشکا ریا ورزست و *ع*فیر نهیں روکا ماسکتا۔ اور حس مدیث میں اس کی مما نعت سے وہ صرف مدین کی زینت اور شادا بی کو باتی رکھنے یسے تھا۔ طحاوی کی روا بت سے مطابق تو مدیر کے طیلوں کو ہموارکر نابھی جائز نہیں ہے۔ اور ع**ما ئی اَبوع**یبرکی لال حِط یا ( نَغُسَر) وا بی صدیث سیست ایست **بو تاسیم**اگر و بان شکار مرام بختا توسفنور اس کی تعبی امیات مغرد سیتے، ظاہر سے کممکر میں اس کی اجازت نہیں سعے ما مام طحا وی دونے (او<del>را حمد ک</del>ے مسندمس) عائشہ دھنی التلہ یث روایت کی سے کہ ہما رہے ہاں ایک وحشی مانور عقاء حب حضور ما ہرتشریت نے ماتے تو با لرناجتاطا بتاا وركعيلتاكودتا بقام كمرمب مفنودع كحربيس موتية والام سيربيطا دمتا كفاتنا كرمفهودع كوكليف نہ ہو۔ اس مدیث کی سند صبح ہے ، اور طحا وی سنے سلم بن آکوع کی مدیمٹ نقل کی ہے کہ وہ رسول انتار صلی انتظر علیہ وسلم کے پاس شکار کرکے لایا کرتے سختےا ورحصنورہ ان کے انتظار میں دستے۔ یہ مدیث ط<del>را تی </del>میں مجی مروی سبے۔ سعد بن ابی و قاص <sup>مع</sup> کی مدیث سلعب علماء کے نز دیک منسوخ سبے۔ إُبرَاهِ بُبِهَ النَّبُ بِيِّ عَنْ إِبنِهِ عَنْ عَلِيٌّ فَالَ مَا كُنُّبُنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللَّهِ صَلَّا اللَّهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا الْقُرَّانَ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُكِانِيَةُ عُكَرًا مَرْ مَا بَيْنَ عَائِرِ إلى شَوْرِ مَنَ مَنَ آخْدَتَ حَدُنَا أَوْ اوى مُحْدِنَّا فَعَكَيْهِ لَغُنَةُ اللَّهِ وَالْمَلْئِكَةِ وَالنَّاسِ

آجْمَعِلْبَنَ لَا يُقْبَلُ مِنْكُ عَلَى وَ لَاصَلَ فَكَ وَ ذِهَهُ الْمُسْلِمِينَ وَ احِدَ تَكُ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمَلْعِلَةِ وَ يَسْلِمُ الْعَلَى فِي الْمُنْكِلِيةِ وَ لَيْسَلِمُ الْعَلَى الْمُنْكِلِيةِ وَ لَيْسَلِمُ الْعَلَى الْمُنْكِلِيةِ وَ لَيْسَلِمُ الْعَلَى اللَّهِ وَ الْمُنْكِلَةِ وَ لَيْسَلِّمُ اللَّهِ وَالْمُنْكِلَةِ وَ لَيْسَلّمُ اللَّهِ اللّهِ وَ الْمُنْكِلَةِ وَ لَيْسَلّمُ اللّهِ وَالْمُنْكُولَةِ وَ لَيْسَلّمُ اللّهِ وَالْمُنْكُولَةِ وَ لَيْسَلّمُ اللّهِ وَالْمُنْكُولَةِ وَ لَيْسَلّمُ اللّهِ وَالْمُنْكُولُةِ وَ

التَّاسِ أَجْهَعِيْنَ لَاثَقْبَلُ مِنْهُ عَنْنَ وَلَاصَمُ فَى وَمَنُ وَ اللَّهَ وَمَا بِعَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَكَبْهِ لَعُنَهُ اللّٰهِ وَالْمَلَاعِلَةِ وَالتَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ وَالْمَاسِ مِنْهُ عَنْنَ وَلَا صَرْفَعُ مِ

معاملت میں ملل واقعیم ہوگا۔ اور عیر متوالی سے موالات کی رمت اس مدیث سے تا بت ہے طاہر سے کہ اگر دہ موالی سے اِس کی ا جازت مانگے گا تو وہ نہ دیں گے ، اِس اگر وہ خفیہ طور رہا لیسا کرے گا تو موالات ماطل ہوگی ۔

علی است می الله کے قول کا با شخف بدی تقاکہ تعبق روا ففن کھتے تھے کہ علی اللہ کے باس بہت ساعلم ہے ہوگتا ب اللہ ا پر ذائد ہے اوراس کے مہزار در وا زے پھر ہر در وا زے سے ہزار در دا زے کھکتے ہیں۔ اس قسم کی ٹرا فات کے باعث علی ماکے بعق درستوں نے ان سے اس کے بارسے ہیں پو تھا تو انہوں نے بہت واب دیا ۔ بہت عیفہ حس کی طرف انہوں نے اشارہ کیاان کی تلوار کی نبام ہیں تقا معلوم ہو تا ہے کہ یہ سوال کئی بار ہوا ہو گا اور اس کا سبواب علی رہنا نے اپنے تصطبے میں ہی دیا اور انفادی طور ہر بھی ۔ روافض کی یہ ٹرا فات اب ہی کتا ہوں میں وجود بہی جو عجیب وغریب من گھڑت علم الاصنام جیسی چیزوں برمشتمل ہیں مثلاً معتقر کی روایت ، مصحف فاطرت

عدل ورصرف کی تفسیریں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک صرف سے مراد فریفنداور عدل سے مراو نفل ہے ۔ لوری اور حس بھری سفاس کے برعکس کہا ہے۔ اصبی نفے کہا کہ صرف کامعنیٰ تو ہدا ورعد ل کا معنیٰ فدیہ ہے۔ ایک قول ہہ ہے کہ صرف کا معنیٰ دہیت ہے اور عدل کا معنیٰ اس برا منا فر سے یہ جفاوی سکے نز دیک صرف سے مراد مثن عمت اور عدل سے مراد فدریہ ہے موالات سے مراد اگر ولائر عتا قرہے تواؤن کو بطور شرط نہیں لا باگیا بلکہ ترمیم کی تاکید کی ضاطر بولاگیا ہے اور اگر موالات ملعب مراد سے تواس سے انتقااح اقتی

موالی کی ا مبازَت سے ہی مہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔

١٠١٩ - حَلَ اللهُ عَنْ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ ال

زیا وہ ترراً دی ہی کہتے ہی اور مُبایِنَ جَبَدَیْهَا کی روایت اس کے نملا ف ہنیں، لعینی <del>ہر لا بہ ک</del>ے یا س ایک بها ٹرہے۔ یا بیر کہ مثما لاً مبنو ؓ اُ تو بَینَ لاَ بَتَیها سے اور شرقاً غربًا حَبَدَکیہا ، او<del>ر بری</del>ر میار فرسنگ کا ہے اور فرستگ تدین میل کا. الو نهریمه و دوان از مجاری وسلم کها ہے که رسول التد مسلی انتک علیه وسلم نے مدین کے رونوں لاہوں وسروں کے درمیان کا علاقدا ورمدسند کے گرد بارہ میل کی مدکو مملی قرار دیا تھا جہلی سرکاری دین ہوتی ہے جس میں کوئی و نمل انلاز تنہیں ہو سکتا۔

ڊ ڊ ڊيڊ

١٠٣٧- حَكَّ اَبُوسَكَمَة تَنَاجَرِنَيْ يَغِنِ ابْنَ حَانِيْ مِكَالُحَة لَنَىٰ عَلَىٰ اللهِ عَالُ رَا يَثُ سَعْدَ اَنَ الْفَى وَقَالِ اللهِ عَالُ رَا يَثُ سَعْدَ اَنَ الْفَاقِلِي لَهِ عَلَى اللهِ عَالُ رَا يَثُ سَعْدَ اَنَ اللهُ عَلَيْهِ مَعْدَ اللهِ عَالُ رَا يَثُ سَعْدَ اللهِ عَالُ اللهِ عَالُ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ عَمَوالِيهِ وَكَلَّمُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ عَمَوالِيهِ وَكَلّمُولُ وَيُهُ وَيُهُ وَقَالُ اللهُ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ حَرِّمَ هَذَا الْحَرَمُ وَعَالُ مَنْ وَجَدَا حَمَالُ اللهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ حَرِّمَ هَذَا الْحَرَمُ وَعَالُ مَنْ وَجَدَا حَمَالُ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَلِكُنْ إِنْ شِعْنَكُمُ طَعْمَةً الطَّعَمَنِيمَا وَسُولُ اللهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَكَالُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَاللهُ عَلَيْهُ وَلَا الْحَدَمُ وَقَالُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا الْحَدَمُ وَقَالُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا الْحَدَمُ وَقَالُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا الْعَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا الْحَدَمُ وَقَالُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَ

سلیمان بن ابی عبدالتد نے کہا کہ بس نے سعد بن ابی وقاص کو دیکھا ، انہوں نے ایک آد می کو پکیٹا ہو جم م مدینہ میں شکار کر رہا تھا ، حرم مدینہ رسول الترصلی الترعلیہ وسلم نے حرام قرار دیا تھا ۔ سعد مشنے اس کے کپڑے چھین سیے ، اس کے موالی آئے اور اس کے متعلق سعدرہ سے بات کی سعد مشنے کہا کہ دسول اللہ مسلی الشرعلیہ وسلم نے اس حرم کو محترم عظہ اپیا تھا اور فرما یا تھا کہ جو کسی کواس میں شکار کرتا ہوا یا نے تواس کے کپڑے وعیٰرہ تھییں ہے ، اور اللہ کے دسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے جو تحفہ مجھے عطاکیا ہے اسے واس نہیں کروں گا لیکن اگر تم میا ہمو تو میں اس کی قیمت ، تہیں واپس کر دیتا ہمول داحمد نے اسے مسندمیں روایت

أخبأ كاسكمة

جابر بن عبدالتٰدُشسے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محفوظ سرز مین دھی کے بنے مذھجا ٹرے جائیں اور درخت نہ کا نے جائیں بلکہ انہیں آئیستہ سے ملایا جائے (بعیٰ ضرورت کے دفت آئیستہ سے بنے اور سے جائیں۔ یہ الفاظ بھی ولالت کرتے ہیں کہ سحرم مدینہ کا سے کم حرم مکہ سے کچے مختلف ہے۔ اس مدیب کی سندمیں آگی ارث الجم نی مجمول سے۔

بم.٧ - حَلَّ تَنَكَأَ مُسَلَّدَ وَكَا يَغْنِى حِ وَحَلَّ فَكَا عُظْمَانُ بَنُ آفِي شَلِيكُ وَ عَنِ ابْنِ عُهُمَ اَنَّ كَنْ عُظْمَانُ بَنُ اللهُ عَنِ ابْنِ عُهُمَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهِ عَنْ اللهُ الله

کنآ بالمناسک سنن الى دا ؤد صارسى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُبِرِي قُعْوْمَ الشُّهُ لَا يَعِ حَتَّى إِذَا أَشْرُفْنَا عَلَىٰ حَرَّةِ وَآقِهِ فَلَمَّا تَكَ لَيْنَا مِنْهَا فَإِذَ اقْبُولُم بِمَحْنِيَةٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ٱ قَبُومُ إِخْوَانِنَاهُ إِنَّ الْمُنَّا وَقُولُ عُبُومُ ٱصْحَابِنَا فَكُمَّا جُنُنَا قُدُومَ الشُّهُدَاء قَالَ هٰذِه قَبُوسِ إِخْوَانِنَاء طلح بن عبيد يطالله فرما ياكم م رسول الترصلي المدعليه وسلم كما عقد شهدا دكي قبرول كي زيارت ك سیے گئے حتی کہ ہم حررہ واقم ناقی کیٹلے پر ٹریٹر سے بحب ہم س کے نیچے از اے تو دہاں موٹر پر کھے قبریں عتیں، ہم نے کہا یارسول انٹادکیا یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں؟ آپ نے زوا یا : بیرہمارے اصحاب کی قبری ہیں بھر عب مہم اثر کی قبروں پر پینچے تو فرمایا : یہ بھارسے بھائیوں کی قبریں ہیں دامام ہم ہمہنے اسے مسند میں رُوا بت کیا ہے ، شہرے ، پیچے گزر میکا ہے کہ تر ہ سیاہ دنگ کی پھٹر لی زمین کو کہتے ہیں۔ واقع مدینہ منورہ کے ایک طیلے کا نام ہے اور اسی سے نام سے وہ حرّ ہموسوم ہوا جودہاں نبر وا قع ہے اور حرّہ منٹر ننید ہے کہا جا یا ہے کہ یہ حبکہ واقع آنا می کسی شخص کے نام سے منسوب ہوئی جو قدیم نہ ما سے میں و ہاں اور انتحار اس مکدیث میں اصحاب اور انتحال کمے الا آئے ہیں۔حصرت گنگوںئی نے فرما پاسے کرسوال کرنے والوں نے حب پہلی قبر و ں کے متعلق پو محیا کہ کیا رہما ہے بهائيون كي قبر بركين توصنُورسِن نسبي انحوت كي نفي فرما ئي اور محبتِ اسلاحي كا تنبات فرما يا بشهد الأسك متعلق فرما يا ریم ارے تمبا ٹیوں کی فہریں ہیں، کیونکہ وہ مہاجرین وا نصار کےنسبی عبائی تھے۔ایک معربیث میںان لوگوں کے سیے خواکب کی امّرت میں آ ب کے بعد آنے واسے تھے اِنواَن کا لفظ آ یا ہے، د ہاں پراُنو تِ ایمانی واسلامی ا<del>رج</del>ے ممم، ٢٠ حك نَتُ الْقَعْنَبِي عَنْ مَالِكِ عَنْ نَا وَجِ عَنْ عَبُدِ اللّهِ بُنِ عُنَى آنَ وَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنَا حَر بِالْبَطْحَاءِ الَّذِي بِنِي الْحُكَنُفَةِ فَصَلَّى بِهَا فَكَانَ عَبُكُا اللَّهِ أَنُّ عُمَا كَفْعَلُ ذَٰ لِكَ ر عبدالتّٰدين عمرين سعروا بيت سبے كدرسول التّٰرصلي الشّرعليہ وسلم نے ذو الحكيف كى كنكريو ل والى زمين ميں سوارى كو تبطا ياا ور ويال نماز برهي ، نا فع نے كهاكه عبد التَّمر بن عرار من تم ياليسا بى كمت عقد د بخاری، نشائی مسلم میں بھی تیرمد میٹ مروی ہے ) مشمرے: حجۃ الوداع کی احادیث میں اس مقام ہے چھنوٹا کی نماز کا ذکر گزیر چکا ہے ۔ تھنور اسنے وہاں ہے سلواۃ حام بیژهی اورا حرام با ندها نقا ۱۰ و د که سیسے مدین کووانسی برهبی و با نظهرسے تنقے ا ور بما زا دا فر ان نقی اس کا در کمر آ مینده مدرث میں ا مام مالک شے کیا ہے۔

الک سے کہا کہ مدینہ کی طوف واپسی کے وقت کسی کے لیے مناسب بنیں کہ مُعرّس پر نمازیڑھے بغیراً سے بھر سے ،کیونکہ مجھے خبر بلی سے کہرسول الشرصلی الشدوسلم نے ویاں پردات کے بھیلے پر آوام فرما ہوا واؤ دنے کہا کہ بیں نے محربن اسحاق مدین سے شنا کہ محرب اسحاق مستبی ہے اور کی مسجد ذی الحکیفہ کی مگر ہے میسا کہ معجم البلال سے مولانا شے نقل کیا ہے ۔ محد بن اسحاق مستبی ہے الباد واؤ دیے بعض شخوں میں بہاں پر ایک اضافہ ہے : مدفنا حمد بن صالح قال قرام علی عبد الشد بن نا فع مدفنی عبد السد ہوں نا فع مدفنی عبد السد ہوں نا فع عن ابن عمران شرسول الشرصلی الشرعلیہ و سے مال قدم بات با ممتری متی ہو میں دوا بہت ہے کہ دسول الشرصلی الشرعلیہ و سلم جب رکسی سفر سے دوا بہت ہے کہ دسول الشرصلی الشرعلیہ و سلم جب دسے دوا بہت ہے کہ مہم ہو مباق ،

الخركتاب المناسك

8888888888888

بيمالي التحالحية

اور المراب اور ۱۲۹ ما دیث مین ) راس میں بھاس باب اور ۱۲۹ ما دیث میں )

ہے اور نکے میں مبازیہے - اس کا استعمال وطی میں کثیرسے اور سعقب نکاح ہونگہ اس کا بعقدا وروظى وونوں لفظ نكاح سے اور جا الفظ بولیں تو ماد وطی ہے اور ج و'ر فی إلاً رمن - میں سنے کہٰ التنَّعَامُسُ عينهُ -أُو نَكُواسِ كَي أَ نَكُومُهِ عَالَبَ ٱلَّئُي \* نَكُونُثُ اللَّهِ نرىمعنى وطىسے.كتاب اللہ اور سیے نکاح لازم ہے ۔گو باازوٹے قرآن تواس آپ اس مسئلہ میں صرف عقیر نکاح کا کی نہیں جب <u>دگی ۔ا در یہ</u> با ت تھی مسلم سے کہ دو سرے خاو تا ن بن التفارسي كلي سن كهاسي كه تفغ نكاح قرأك من مرحبك مقديم لولا كماسي منواسفي مِي حَتِي إِذَا بِلِنَعْوُ النِّكَ حُرِّ اللَّهِ عَلَى أَرْمَا ت راحتلام) كو پہنچ مائيس بعن سوا فع نے كهاہے كم نكاح كا لفظ وطى من مجازتے اور تعبن احتات كا بھی ہی تول ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ نفظ ان دونوں معنوں میں مشترک سیے اور منا رجی دلائل سیعے بیتہ ملے گا لرکہاں برکوں نسامعنی مُمُا دسہے۔ زما جی نے بھی با ہجزم ہی کہاسہے۔مولا ناسے فرماً ماکہمیری نظریں ہی دا جے

ساسے کہ در مقتقت اس تعنظ کا معنیٰ جماع ہے اور مجازً اعقدید بولا مباتا ہے ، کیو کہ خباع گ

كثاب المنكارح 441 تمام فام کنایا ت ہیں، و مبہ بیرکہ اس کاعر مایں ذکر قبیح ہے۔ ابن القطاع سنے نکاح کے نام مجمع سکنے ہیں جو ا *تبدا کع من سے کہ غلبۂ شہو*ت کے وقت نکاح فرص ہے بجو شخص عورت کی نحوام ش میں بے قا لوم ہو مہائے اوروہ حق جہرا ورنفقہ کی اوا ٹیگی ہے قادرسے مگراس کے با وجود نکاح نہرے توگنا ہ کا دمہو کا ۔ حب خلبہ شہریت نذہو تواس وقت اس کے حکم میں اختلاف ہے کہ آیا واحب ہے یامسخب ، داؤر میں ملی اصفہانی وعنیرہ اصحاب رنے کہاہے کہ نکاح بھی نما زروزہ کی مائند فرص عین ہے۔ لہذا اس کا بلاعذر تا رک گناہ کا رہوگا۔اما م یشافعی سُنے کہاکمز کا ح بیع ویٹراد کی ما نندمیا ح ہے۔ اَسْنَا ٹ میں سے بعق نے اسے مسخب کہا ہے ریکر خی ' کا قول ے اسے فرمن کفنا پٹر قرار دیا ہے جیسے جہادا ورنمازِ جنازہ ۔ بعفن نے اسے واحب کہاہے اوراس کے و بوب کی کیفنیت می بھی اعتلا ف مہوا ہے . بعفن نے کہاکہ سلام کا جواب ( مجمع میں سے دینے کی مانند رہنکا ح بھی وا حیب علی انکھا رئرہے ۔ تعین نے اسے وا حب عین کہاسیے مگر عملی حیثیت سے مزکد اعتقادًا ۔ جیسے کہ متاثہ فطاورة بانی وا حب سے مگر ہرد دیر متعین نہیں ملک ٹراٹط کے سائدوا جب سے. اصحاب طوابر كي دئسل آما تُبَرَّر أني كيامرت مسيخ بَس: فَالْكُيْرُ مَا طَابُ مَكُمُر مِنَ ادبَيْهَا و وَالْكِيحُ الْأَمَالَى مِنْكُهُ'۔ اور رسول انتُرصْتَى اللَّهُ عَليه وَسلم كاارشا وَ ؛ حَزْرٌ وَتَحْيُلُاء مَنَا كَحَبُّلُ نَكُثُومُ وا - اللَّه تَعَالَىٰ كاامر نكاحٍ مطلق سيع ا ورمطلق امر وصيت تحصيفي موتائد الايركهاس كفلاف كوئي دليل فائم موماست. زناس يخاذمن يرُدا مام سنا نعي كَاكَسْتِدلِال اسْتَهِيت سِيْمَ سِيْدَ: وَأَجُولُ كَكُوْمَا وَدَاءُ لِذِيكُوْمِ لِفَلْظِ حُلال سِيرا ما حَبْت ٹائبت بول تی ہے۔ اور اُکمُ کا لفظ می مباحات میں تاہے۔ اور نکاح یونکہ قصنا مے شہوت کا فرربعہ ہے اور قصنائي شهوت في نفسه مباح ب تيونكه به اين نفس كو نفع بنيا نائب، اورىيجىزمباح ہےوا حب نئىيں مېيسە كەكھا ناپىيا دىنېرە ،اور آيت قرآنى: سىڭىدا دُخْصُورُا قَ بَدينُسَا مِيُ النَّصْلَجِينِ أَسْ سِ التَّدِ تَعَالَّ لِي التَّيْرِ عَلَيْهِ السلام كي مدح كي سُهِ كه: وه مردار عقاء حَضُور عقا اور لحين سي سي بي منا . تين عَصُور مهو نا ، معنى عورت سے سے مناز رسنا الله تعالى كے نزد يك لائق مدح موا -منكاح فرض بو تا تو بحياي اس كے ترك برلائق مدرح مربو تا م كى بيويال ىدى تفين اوررسول التارم ملى التارعليه وسلم كواس كاعلم عقاءاس كے باوپلور آر نکاح کے باب میں وار دینونے واکے اوامرسے استدلال کیا کیے کیونکم طلق امر فرکنیت کے بیے ہوتا سے۔ مگ نكاح بربر فردني تعيين كي ساحة فرض نهيل كيونكه الركوي في شفس السيرة كردي تو گنواه كارند بوكار كو ياخلاب سنت فعل بيوگاا گر بلاعذر شرعی بوي لين نكاح فروض كفايرمشلا عبها د ديعني عام مالات بيي جبكه نفيرعام يه بهي اور نماز

(۲) بیرکه اُدمی تعفن دفعہ عورت کے حقوق کی ادائیگی نہیں کرسکتا اورصبر و ٹبا ت اور سخم کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ کڑارہ نہیں کرسکتا جومعا مٹرسے کی تباہی کا باعث ہے۔

نکاح کی تریخیپ کا باب

علقہ سنے کہا کہ میں ممنی میں عبدالتہ بن مسعوث کے ساتھ صلی دیا تھا کہا ہا نک حدرت عثمان رہناں سے سطے اور ضلوت طلب کی بہب عب بدالتہ دہننے دیکھا کہ انہیں اس امر کی (جوس حدیث بن بہب کہا کہا گئا) ضرورت نہیں تو جہ سے کہا: اسے علقہ آؤ ۔ بہب میں آیا توعثمان رہنا نے ان سے کہا کہ اسے ابوعبدالرجمل کیا ہم مہما دا نکاح ایک و دفتیزہ لا کی سے مذکوا دیں جس کے باعث مہما داشاب یا بہلا وقت واپس آب بے بہبر کو بی عبدالتہ سنے کہا کہ اگر کہا ہم میں سے جس کو ذکاح کی استطاعت یہ کہو ہو نکاح کر سے کیو ذکاح کی استطاعت ہم دور سے کیو نکاس سے اُس کی آنکھ میں حلیا اور شرم گا ہمیں حفاظت ہم کی اور جو پہلا قت بنر دکھے تو وہ ہمورہ کا ایک میں مفاظت ہم کی اور جو پہلا قت بنر دکھے تو وہ میں حفاظت ہم کی اور جو پہلا قت بنر دکھے تو وہ میں حفاظت ہم کی اور جو پہلا قت بنر دکھے تو وہ میں حفاظت ہم کی اور تو پہلا قت بنر دکھے کیونکر وہ اس کے لیے قوائے مشہوت کا سبب ہے در تجاری اسلم اور آن مذتبی اور ای آپ

لَهُ وِجَاءً ۗ ـ

ک سالنکاح ننعر البارة كامعنى كاح مادرومار خصتين كوكيل دين كوكترين مانوركوباتواس طرح سيخصى لمتے ہں اور یا خصیتین نکال *نمینے خصا ایکتے ہیں ، بخارتی کی د*وایت کے الفاظ یہ ہیں *کرجب حضرت عثمال م* عبدالت<u>ارسنے</u> سابھ تہنا ہوئے تو اس وقت نکاح تی میشکش کی تھی۔اکٹر را دیوں کے نز ڈیک بفتول <del>ما فظ</del>اسی سي حو تخارى س آيا. مكر مسلم كي ايك روايت بي، اين صبان كي روايت مي اوريها سافور أو دكي روايت مي اس كن ملاف سبيرسا بريدال كه تقديم و تاخير بهو ممنى بي بحضرت عثمان ره في بات مثايد اس ليه كهي كمه انهو سنے عبداللائظ کوشکسته مال دیکھا تکیونکه ان کی بوی فوت ہو تھی تحطابی رصنے اس مدیث سے استدلا کیاہے کہ شہوت کازور کم کمہلے کی خاطر دوا قرن وعثیرہ کا استعمال مبائز ہے مگر قوت ِ جماع کو بیٹ سرختم کہ دینے باب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ تَزُو يُهِذَاتِ الدِّيْنِ

دینلادعورت سے نکاح کرنے کے سکم کا باب

٢٠٠٧ - حَكَ نَتُ مُسَكَ وَكَا يَحْيَى بْنُسَعِيْدِ حَكَ ثَرَيْ عُبِيدُا للهِ

حَدَّ كَيْ يَكِينُ سَعِيْكُ أَنُّ أَكِي سَعِيْدٍ عَنْ آبِيهِ عَنْ آبِيْ هُم يُرَكَّ كَاعَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكُمُ النِّسَاءُ لِآمُ بَعِ لِمَالِهَا وَلِحَسِيهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدُ يُنْهَا فَاظْفُرُ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَوِبَتُ بَدَاكَ م

ابوہریہہ دھ نے نی مبلی الٹرعلیہ وسلم سے روا بہت کی کہ آپ نے فرما یا: عود توں سے میارمقاصد کے ابوہرئیدہ الا سے بی سی الترملیدو مم سے اروایت ی مدا پ سے دو ہیں؛ حوروں سے بار معاسد سیے نکاح کیا جا تا ہے، ان کے مال کی خاطران کے حسب ونسب کی خاطر، ان کی خوبصورتی کی خاطر کس التار تیرا بھلاکرے تو دیندار عورت کے ساتھ نکاح کر کے کامیاب ہو رنجاری، مسلم، نسباتی، ابن ماجہ) منسخے: مطلب *یہ ہے کہغورت کے نکاح میں عم*ومًاان چیز وں کا نحاظ رکھا تا ہے۔ سکن دینداد عورت حقوق و فرائفن سے واقعت ہوگ، مناوند کی مطبع ہوگی، دینی کاموں میں مددگار ہوگی اور انجام کا رٹھر لبانے اور راست بہنچانے میں معاون ہوگی مذا ترعنیب دی گئی کہ اس کا لحاظ رکھو۔ توبت یک لک رئیرے ہاتھ خاک الود نہوں، تو دلیل ہوں درا صل یہ بدر عاوہ میں میں ہدد عاد کامعنیٰ مراد نہیں اور بعف نے کہاہے کراگرکوئی آومی اس ادیشا دکومترنظریز در کھے گا تو اس سےسیے بڑعاء سیے، پایرکرا نجام کَاروہ ا ہیں وہیںعوریت سنت کسی خانفس دنیوی عزفن کے باعث نکاح کرے دنیل ورسوا ہوگا مبیساکہ عام مشاہدہ ہے.

ابن عباس نے کہاکہ ایک مردنی صلی السّٰدعلیہ وسلم کی ندمت میں آیا اور فال کہ میری بیوی کسی مسّس کرنے والے کا باتھ تنہیں روئتی حصنور صنے فرما یا کہ اُسے بُدا کر دو۔ اس نے کہا جھے خوص ہے کہ میادل اس کا پیچیا کہ ہے گا۔ فرما یا کہ بیجہ اس سے فائرہ اکھا دنسانی میں جی میرمدریث مروی ہے، جمعی سنسنے میں اس

النكارح ىن انى دا ۇدىرلدىسوم 444 حِدىيث بيه باب كاعنوان ہے. باب النهي عن تمز و ريج مِن لم يلدمن النساء!" بانجيرعود تول سے نكاح كى ن**هى .** للكن مولا ناسنه مكها سي كريرعنوان بعفق نسخون مين اكلي مدسيث (٢٠٥٠) برسم -ننىچە حے: بىظاہر لَا تَبُنُغُ يَكُ لَا مِسِ كامعنىٰ يہى ہے كہروہ تعورت نيكو كارنہيں . ہے، كسى كايا يونهيں جينگتي . خطاتی نے کہاکہ اس مدسف سے فاجرہ کے لکاح کا جوانہ ثابت ہوا ور ہز حفنور اس شخص سے صرور طلاق ولواد شيرة أوراً بيت قراً في دا لنور - ٣٠) وَالنِّرانِهُ وَكُنْكُوهُا إِلَّاذَانِ أَوْ مُشْرِيطٌ الْح لقول <del>مَطَا بِي ا</del>ك وص کا فرعورت کے بارے میں ہے جس کا نام <del>عنا تی ع</del>قاا ور مکت میں برکاری کمہ تی عتی مسلم نرائہ سے نکاح ہو جائے تو مصح مے مُرَنْدُری نے کہا ہے کہ لا تُکرِدُ کیکَ لاَ مُسِی کامعنیٰ احمد بن منبلُ نے بربال ساکہ: وہ میرا مال دوہروں کودے والتی ہے۔ احمہرسے کہا گیا کہ الوہبیک کمتاہے اس سے مُراد فخورہے <del>، احم</del> نے کہا کہ بہارے نز دیک اس کا بی معنیٰ ہے کہ وہ اُس مخص کا مال اطا دیتی ہے یا ورید نبی صلی اللہ علیہ وسا فالتمه عورت كوگھر روئے رسکھنے كامنكم مذوب سكتے ستھے بسكن ابن الاعرابي تخوى و تُغوى سنے اس كامعنیٰ فجورہج مُولا ناسُنے فرمایاہے کراِس مدمیث کے مفظہ کا تھن کا کھنے کی کا حسب کا معنیٰ بقول ابی عبیروابن الاعرا بی ب جزم خطا کی فجودہے مگر اسمعی آور حسب بیان نساتی، احمد بن صنبل سنے بیمطلب مبان کیا ہے کہ وہ ، گھیر کا مال لوگو ں کو دہے ڈالتی اور کھانے پینے کی احشیا دا ڈا تی اورا سرا ف کمرتی تھی۔ قاصنی ابوا مطیتہ معنی کوئر جسے دی سہے ،کیونکہ دوسرامعنی فحا ور ہُ عرّب کے نمالات ہ<u>ے۔ ذمع</u>بی سُنے ا<del>لمختص</del>ر میں کہا ہے کہ ں کی مرادیہ تھی کہ وہ عورت کمس کمہ نے والوں سے لبزت یا تی ہے،اس سے بدکاری مرا و نہیک وریزا س لا قول قِذُ**ت سمجها حاتا مولانانُ**نے فر ما پاکه اس شخص کا کلام مبهم عقابیس سے قدیت *تا بت نیکن ب*ہو تا ہق صراحت ورکارتقی - حافظ ابن کشرنے کها سے که کس سے زنامرا دلینابهت بعد سے . اقرب بر-كوائيى بوى پيشبه تقاا ورظن غالب يا يقين ندها، اس نے دّائن سے بيچان ليا تقاكہ بركسي كا بايق نهيں فيظلخ رشارع عليابسلام نے احتباطًا است مفاریت کا صم دیا ورحب اُس شخص نے اظہار محبت کیا کر محبت تو محضٰ نشک ہی ہے لہٰذا<u>اُ سے گھرر کھنے کم</u>ا تحکم دیا کیپونکینچوٹ بھاکہاگرطلاُق دے دمگا تو ہی من کے مصی انسخے میں میساکدا ویرگزیدا بھاں ہو ہاے کاعنو بادازنا كاارتكاب كرينظيب سے مدمث اس سیے کوئی مناسدیت نہیں رکھتی ۔ واں ب<del>اب فی تزو بجانا بکا رکے عنوان سے اس ک</del>یمنامبر یوں نبتی ہے کہ دوشیرہ عورتِ سے یہبت کم ضرشہ مہوتا ہے کہ وہ کسی کا یا تق نہ چھٹکے۔ اسی طرح اگر وہ عنوان باب انتهی عن تنه و رج من کم بلیداگلی صدیت بعنی ۱۰۵۰ بر برو تو اس عنوان کی مناسبت ظامرے ۔ ا

٠٠٥٠ حَكَلَ نَكَ آخَمَهُ أَنُ إِبْرَا هِ نَيْمَ نَا يَزِيْهُ أَنَّ هَمُ وَنَ آكَ أَنَّ مُمْ وَنَ آكَ مُسَتَلِمُ أَنُ سَعِيْدِهِ أَنِي أَخْتِ مَنْصُومِ الْبَنِ مَا ذَانَ عَنْ مَنْصُومٍ يَعْنِي الْبَنَ

ما بی سهد اور دوستوم دیوف سی که هو تیربی سے مهموم ین استال صهر از ایا کا تصور و مارد میردی ما تخری می داشط ما تخریم -اور کیا دا لاک کا امثاره نه نا کی طرف سه یا نکاح کی طرف جمهور نے ایت کو مذمت کیلئے اس داسطے کها ہے کہ اب عمیاس ماری کہ ایپ کرزنا نکاح کو فسخ کر دیتا ہے، اس قول کی اصل مبی ہیں ہے بیٹو کا تی نے کہا ہے کہ اب عمی نا اور انمہ عمیت کہا ہے کہ اب عمی نا درائمہ عمیت کہا ہے کہ اب عمین اور انمہ عمیت کہا ہے کہ اب عمین اور انمہ عمیت کہا ہے کہ اس قول کی اصل می میں میں اور انمہ عمیت کہا ہے کہا ہے کہ اب دان دار دائمہ عمیت کے دور ان کا دار دائمہ عمیت کردی کا دور ان دار دائمہ عمیت کی دور کی دور کردی کا دور ان کا دائمہ عمیت کا دور کردی کا دور ان کا دور کی کا دور کیا گار کا دور کا دور کا دور کا دور کیا گار کا دور کا دور کا دور کا دور کیا گار کا دور کا کا دور کا دور کا دور کا کا دور کا کا دور کا دور کا کا دور کا کا دور کا دور کا دور کا کا دور کا دور کا کا دور کا دور

اور کا کاپ بھیا گئی '' دِجیبہ ''اور بی کو رہ سے صفیق کھا سے کہ ان سے دروبیت را میروا می پر دروان مرح تو برام نہیں کیونکرانشرتعالیٰ نے فرمایا : کہ اُم حِلّ کمکورِ مَا وُرُا آئِ کہ الاِکٹر اور رسول انٹرصلی انٹر علیوسلم کاار نثاد سے کہ :حرام صلال کو حرام نہیں کمہ دیتا را ابن ما حریمن ابن عمرت ) اور حسن بھری مسعے منقول سے کہ مزند پر کے مساکھ زانی کا نکاح حرام ہے اور حسن مشنے اس ایت سے است دلال کیا ربعنی ان کے نز دیک

ِ لِکُ کا انشارہ نکاح کی طرف ہے)اورا حمدا ورقتادہ سے بھی نہی روایت ہے، ہل حب وہ تا شب ہ بائیں تو تخریم کاسبب ما تا رہا للہذا تخریم تھی نہ رہی ۔

مولا نارئے نے دمایا کہ مزنبہ کی حرمت برائے نا نی کے لیے اس آیت سے استدلال نہیں ہوسکتا کیونکہ آیت کا صریح حکم پرسے کہ زانبی عفیوب پرا ورعفیف زانی پرحرام ہے۔ اور بطورا سستینا، زانبہ زانی پر اور زانبہ برپر ملال ہے، پس بہرکیونکر ممکن ہے کہ اس آیت سے زانی پرزانبہ کے حرام ہونے کے سیے

ستدلال کیا جائے۔ا دراگرتسلیم کمرلیا جائے تو بھی تو بسے تو گنا ہ معان ہوگانا نی اور نسا نہیرکا نام توہمیں منٹے گا ما در جب پر سے تو تو ہر کے بعد حرمت کیونکر اعظ جائے گی؟ بیٹو کا نی نے منذری کا قول نظل کیا ہےکہ علی کے اس رئیس میں مانچ قول میں ،

لا) بیرکہ وہ منسوخ سے اور نا سخ بیرا میت ہے: کا نکھنے اللا یا می ونکٹر اس بنا ء پراکٹر علماء کا یہ تول سے کرجس سنے کسی عورت سے زناکیا ہوقہ ہی اور کو بئ اور بھی اس سے نسکاح کرسکتا ہے۔

٢٠٥٣ - حَكَانَتَ هَنَا دُبُنُ السَّرِيِّ نَنَا عَبْنَرُعَنَ مُطَلِّفٍ عَنَ عَلَى عَلَى عَلَى السَّرِعَ نَنَا عَبْنَرُعَنَ مُطَلِّفٍ عَنَ عَلَى عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَنَى آبِي مُوسَى فَالَ قَالَ دَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنُ آبِي مُعْوَلِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنُ آبُهُ الْجُرَانِ - وَسَلَّمَ مَنُ آبُهُ الْجُرَانِ -

٢٠٥٨ - حَكَمَ فَنَ عَنْ مَنْ عَوْنِ أَنَا ٱبُوْعَوَ اَنَةَ عَنْ قَتَادَةً وَ عَنْ قَتَادَةً وَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ آنَسِ آنَ النَّبِيِّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آعَتَقَ صَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ آنَسِ آنَ النَّبِيِّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آعَتَقَ صَبْدِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ آعَتَقَ صَلّا اللهُ عَلَيْهِ وَجَعَلَ عِنْ قَلَيْهُ أَصَلَ الْقَلَاء

انس منسے روا بیت ہے کہ نبی صلی ا دلئرعلیہ وسلم نے حصرت صعفیہ م<sup>ن</sup>کو آ زا دکیا و دان کی آڈوی کو ان کا حق مہر قرار و با دمسلم ، تر مٰری ، نسبانی ، بخاری ،

مشرح : معالم السنن میں عطا بی فرما نے ہیں کہ کئی علماء اس مدیث کے ظاہر کی طرف کئے ہیں اور کہاہے کہ بونڈی کو آنا دکر کے اس کی ہذا دی کو اس کا حق ہر عظرا نا جائنہ ہے۔ برسعیدین المسیدین، حسن بھری، ابراہیم کئی نہری شما حمدین منبل اور اس آق بن راہویہ کا مذہب ہے ادر اوز اعی شد بھی مروی سیے۔ مالک بن انس نے

رَبَيْكِينَى فِي حِجْرِي مَا حَلَّتُ لِي إِنَّهَا أَلْبُ لَهُ ٱخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ ٱرْضَعَتُونَى

ک سالنکارح وَٱبْاَهَا شُونِيهِ مُ فَلاَ تَغْيِرِضْنَ عَلَيَّ بَنَانِكُنٌّ وَلاَ أَخُوانِكُنَّ مَ ام مرارم سے روایت ہے کہ ام حبیدیہ منے دیسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم سے کہا: یا دیسول انٹرکیا ' میری ہین کی طرف رغبت ہے ؟ حفنور م نے فرما با کہ بھیریں کیا کمہوں جائم کے بیٹر نے جضورًا سنے فرما یا : تمہما ری بہن سیے <sub>ن</sub>م س*یٹے کہاکہ مال باٹ سنے فر*ما ما : کہا تواس مات کور نے کہا کر میں آ کے کے ساتھ منفرونہیں رہنا میا ہتی اور مجھے وہ سنخفس اٹھیا سلگے گا ہو مجھے میری ہیں کی معلائی میں شریک کرے مصنور سے فرا یا کروہ توریرے سے ملال نہیں -ام عبیدر سے کہاکوالٹکر جھے معلوم ہواسے کہ آپ ورز می دینے والے ہیں۔ معلوم ہواسے کہ آپ ورزہ، رہیرواوی کوسک ہے، بنیت الی سلم رہا کو پیغام نیکاح دینے والے ہیں۔ نے زیا یا : اُم سارین کی مبعثی ۱ اُسَ نے کہا ہاں بیٹے منورسنے قرما بااگرو ہمیری گو دیس ملی ہو کی نہ تبو تی تحجہ میں صلا ک نہ تھی کیو نکہ دہ میرے رصناعی عبائی کی مبٹی ہے ، فجھہ کوا ورائس کے ہاپ کو تو پہنے دورھ پلا با نتا، نم نوگ محدیراینی لاکیا ب اور اینی پهندس مست میش کیاکر و <del>رنجا آن به سلم، نسباتی، آبن با</del> جهر ح : ام حبد رُفِز نبنت ابی سفهان امٌ المؤمنين . ان کی اس مبن کا نام <del>مسلم</del> او **رئسا** تی س نے پر پیش کش کیوں کی سبکہ وا ک کی نفق میں اس کی ترمت موجو د ہے ۔ وَ اَنْ جَجِمْعُ عُرِيْرِ ختين - اس كا جواب يرسه كداحتمال مؤجُور سيه كدا بقي اس وقت يه آيت نأزل مذمو مگر مدیث کا بسیا قی ظاہرکمہ تا ہے کہ آیت نا نہ ل ہوچکی گئی پشاید اُم سببیہ منا نے اسے نکاح کے باب میں رىسول الشرمسلي الطبرعليه وتسلمه كي خصوصيات من سيخ سمجها بهوا ورائنين يبرخبر ملي مروكه عضور وأمّ سے نکاح کونا جاستے اس حالا نکروہ حضور کی رئیبہ ھی رہوی کی پہلے نا وندسے غلطهتي لهذا أثم حبثبرمنز كاتمان بثائديه مبوكه بينصنوتن كخصائص من سيب كهدو وقت نکاح رکھیں کیفنوٹرنے بتا رہا کہ ڈلز ہ سے نکاح کاارا دہ کرنے کی ٹیبرغلط ہے اوراہ ر نهییں ۔ایک تو بیرکہ وہ مبیری *رئیب* ہے، دو *سرایہ کہ وہ میرے دودھ نثر یک بھ*ائی الوسلمہ ف<sup>ی</sup> لے چ<u>االولہ آب کی</u> یو نل<sup>ا</sup>ی تقی ۔ ملیمہ کی گود میں حا نے سے نے خصنورٹم کو دودنے میل ما تھا۔اُس وقت <del>تو بی</del>ہ کی گو دہ<del>یں مسروح</del> تھا ۔اُس سے قبل وہ حمزہ دخ کو بھی دود صوبل ھی جونسب میں آپ کا چیا اور رصناعی رستے میں عبائی تقاءاس کے بعد اس نے الوسکر ہو مجی دور صیلاً یا لمی الٹرعلیہ ڈسلم قبل از ہجر<del>ت کو بیبر کے سابھ</del> صلہ رخمی کیا گرتے ہے۔ خد بیجہ طاہرہ رم<sub>ا</sub> نےالانسب با عقا که بیانونڈی تیما رکے باعقر فروخت کر دومگرا <del>بو بہت نے</del> انگار کر دیا عقابی حصورہ کی تبحیت کے بعد نے اسے آزاد کر دیا۔ دسول التکرصلی الشرع لیہ وسلم بجرت کے بعد بھی اسے بطورصلہ رحمی کئی چیزیں در کیٹر سے بھیجا کرتے گئے نیمیر سے واتبی کیڈ ٹویبر کی موت کی خبر آپ کو ملی اوراس کا بیٹا مندوح اس سے پیا و فات ياجيكا كهار

## بَابُ فِي لَبِنِ الْفَحْلِ دده مي مرد ك تعدن كاب

١٠٥٤ - حَلَّ ثَنَّ مُحَمَّدُ بَنَ كَيْتِهِ الْعَبْدِ الْعَبْدِ أَلْعَبُ اَنَ اللَّهُ عَنُ هِ شَامِ الْعَبْدِ الْعَبْدِ الْعَبْدِ الْعَبْدِ الْعَبْدِ الْعَبْدِ الْعَبْدِ الْعَبْدِ الْعَبْدِ عَلَى الْفَعْدُ الْمَا الْقَعْدُ اللَّهُ عَنُ عَنْ عَنْ عَنْ عَنْ عَنْ الْمَا اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَ

إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَكِمُ عَكَيْكِ.

عالنشرر من في فرما باكم مبرس بال الله من الى القعيس الياتوس في السع مدره كرابيا (مرد ك وسٹ میں ہوگئی) اس سنے کہا: آپ مجھ سے میر وہ کہ تی ہیں ما لائد میں آپ کا پچیا ہوں، عالشہ ہے نے فرمایا س سنے کہا وہ کیسے ؟اس نے کہا کہ میری معباوج سنے آت کو دودھ پلا یا ہنا۔ عالمشد منے کہا کہ س کہ جواب د با : مجھے عورت سنے دوُدھ بلا با بھا مذکہ مرد سنے ۔ نس رسنو ل انٹرصلی انٹ علیہ وسلم میرے ہا *ں تشر*یع لائے تو میں سنے آپ سے بہ بات کی۔ اب سنے فرما یا؛ وہ تیرا ججا ہے وہ تیرے ماس اسکتا ہے۔ مشبح يت: مثنا يدرسول التُدمِلي التُدعِليه وسَلم كويرصناعي رشته يَبني سيمعلومَ عَنَا يا بزريعه وحي أي كوبرة چل گیا ۔ جمہور علما، وتا بعین اور فقها ئے امصار مثلاً ا<u>وزاعی سنافعی، ابوسنیف</u>ر اوران کے ضاحبین ا بن حبہ کج مکی ، مالک، احمد ، اسحاق ، الوثور آور ان کے اتباع کا یہی مسلک ہے کہ رضاعی حرمت مردوں کے ھی متعذ<sup>ر</sup>ی ہوتی سبے، یعنی رصناعی ماں کا خاو ند دودھسیننے وا سے بیچے کا رصنا نعی باب سبے ، رصنا *عی* آپ کا بھا ٹی اس بچے کا رمناعی چچاہیے وعلی مذا القتیاس۔ اور ان کی دلیل بیڈمدیٹ صحیح سبے ۔ قامنی عبدالویا ب نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ فر مس کروا کے تسخص کی دو بیو یاں ہیں۔ ایک ٹی تو دمیں اطرکا اور دوسری کی گود میں نظر کی ہے، توٹیان بچوں کا نکاح آئیس میں جائز نہیں تہوں کررید دونوں ایک باپ کی اولا دُ ہمں میا ہے۔ان کی ماہمیں مختلف ہیں ' پسبب ہہ کہ وودھ کا ماعیث ان کا باپ تھا۔اس بناء پہراس مشلے کو كَتُبِيُّا لَعَىٰ كَامْسِئْلُهِ كَلِيْعَ بِي - دورِاوَل مِي اس مِسْئِلِي مِي احْتِلاْ مِن رباسے اور مثنا بيزل امري حضرات کا مسلک اب تھی اس کے فلا ف ہومگر جہور کا بذمب وہی ہے جواس مدیث سے ثا بب موتا سے - خطابی نے مبی ہی کھر کہا ہے،

## بَابِ فِي رَضَاعَةِ الكَبِيرِ

برای عمروا سے ی رمناعت کا باب

٧٠٥٨- حَدُّ نَتُ حَفْضُ بْنُ عُمَرٌ نَا شُعْبَهُ وَحَدَّ نَنَا كُحُدَّدُ

الن كَثِيْرِ أَنَا سُفْيَانُ عَنَى أَشَعَتَ يُنِ سُلَيْمِ عَنْ آبِيهِ عَنْ مَشْرُوقٍ عَنْ اللهِ عِنْ مَشْرُوقٍ عَنْ اللهِ عِنْ مَشْرُوقٍ عَنْ اللهِ عِنْ اللهِ عِنْ مَشْرُوقٍ عَنْ اللهِ عِنْ اللهِ عَنْ اللّهُ عَلَيْ اللّهِ عَنْ اللّهِ عَنْ اللّهِ عَنْ اللّهِ عَلَيْكُ عَلَا عَلْ عَلَا عَلَا

عَالَشِنَةَ الْمَعْنَى وَاحِدًا آنَ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَخَلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَ هَا رَجُلُ فَالَ حَفْضُ فَشَقَى ذَالِكَ عَلَيْهِ وَتَغَيَّرُ وَجُهُهُ

فَيْهَ التَّعَنَى قَالَتْ يَادَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انظُرُنَ مَنْ

الْحَوَانُكُنُ وَإِنَّهَا الرَّصَاعَةُ مِنَ الْهُجَاعَةِ.

بھا بحضور کے اس مدیث میں ایک اصولی ہائت ؤ مانی ہے کہ دمنا عنت سے حکمت اور دشتہ قائم ہوما آتا ہے لہذا خیال رکھا جائے کہ واقعی کون دصاعی ہیائی سیے۔ رصنا عبت صرف وہ سیجس پر سیجے کا گزادا ہواود وہ

ت قو کا کوسے دا مسنداح دمیں پر ہرار شام وی کہ سربر

با ہے فوج من حریر ہے۔ باب جنوں نے بڑی عروا سے کی رصاعت کر ترکت کا سب کھا

٢٠٧١ - حَكَانَكَ آخَهُدُبُنُ صَالِحِ تَاعَنْبَسَهُ حُكَّاتُنَي بُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابِ حَكَّ كَنِي عُرُو تُه بْنُ النُّ بَيْرِ عَنْ عَا لَشِنَهُ ذَوْجِ النَّبِيَّ صَلَّى الله عكيه وستروام سكمه أن أباحن يفة بن عتبه أبن ربيه ابْنِ عَبْدِ شَمْسِ كَانَ تَبَنَّى سَالِمًا وَٱنْكُحَهُ الْبَنَّةُ ٱلْحِيْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِبُ بِابْنِ عُنْتَبَاةً بْنِ رَبِيْعَهُ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَاقِ مِّنَ الْاَنْصَامِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ ذَيْدًا قَ كَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَعَاكُمُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوُيِّ ثَصِيْرَ اثَّهُ حَتَّى ٱنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَٰلِكَ أُدُعُوهُ مُ لِا بَأَيْهِمُ إِلَّا قَوْلِهِ فَانْتَوَانَّكُمُ فِي اللَّهِ يُنِ وَ مَوَالِيكُمْ فَرُدُّوْ وَالِي أَبَا يَعْمُ فَكُنْ لَمْ مُعْلَمُ لَهُ أَبُّ كَانَ مَوْلًى وَاكْنَا فِي اللِّي يَنِ فَجَاءَتُ سَهُلَهُ يُبِنْتُ سُهَيْلِ ابْنِ عَمْدِو الْقُرْشِيُّ مُمَّ الْعَامِيِّ وَهِيَ امْرَاةُ أَبِي حُنَهُ يُهَا كُفَّالَتُ يَا مَسْوُلَ اللهِ إِنَّا كُنَّا مَرَى سَالِمًا وَلَمَّا فَكَانَ يَا وِي مَعِيْ وَمَعَ آبِي حُنَا يُفِتَةَ فِي بَيْتِ وَ احِيادَ يَرَانِي فَصُلًا وَ خَنْ ٱنْزُلَ اللَّهُ فِيهِ مُرِمَا خَنْ عَلِمْتَ كَلَّمْفَ تَرْى فِنْ إِو فَقَالَ لَهَا النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَشَكُّمُ آدُضِعِيْهِ فَأَدْضَعَتْهُ حَمْسَ رَضَعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَكُوهَا مِنَ الدَّصَاعَةِ فِينَا لِكَ كَانَتُ عَالَيْتَهُ تَأَمُّو بَنَاتِ ٱخْدَاتِهَا وَبَنَاتِ إِخُونِهَا أَنُ تُيْرُضِعُنَ مَنْ إَحَبَّتُ عَا لِمُنْكُثُ أَنْ تَيرَاهَأُوكِينُ خُلَّ عَكَيْهَا وَإِنْ كَانَ كُبْيَرا أَحُنْسَ رَضَعَاتِ ثُمَّ يَنْ خُلُ عَكَيْهَا وَ آبَتُ أُمُّ

نمی صلی الله علیه وسلم کی زوم بِمطهر <mark>و عالمت</mark> اور ایم سلم رضی اللیونها سے روایت ہے کا ل<del>وم ڈیفہ بن عن</del>یہ بن رسعیر بن عبد شمس نے سالم روز کو متب بی سبایا اور اس سے اپنی ھینیجی کا نکاح کیا حس کا نام ہرند بنت بن عقبہ بن درمیر ها اورمها لم<sup>رمن</sup>ا نعباری ایک عوریت کا آزاد کرده غلام عیّا . بدایساً بی ها صبیها که دس ملیہ وسننم نے زیدرہ کو متبیعی بنالیا تھا۔اورنہ مانۂ ما ہلیت کا رواج کھا کہ متبیعی اُسی کا بیٹا یکا را حا تاجس نے نا ما موتا. آ دروه اس کی میاث لیتا به این که اولی تعاسط نیاس کے متعلق آیت اتاری: انہیں اُن کے با پوں کے نام سے یکا روا کے بیس وہ نتہارے دینی بھاتی اورموالی رائدا دکردہ غلام) ہیں۔لیس انہیںان کے ں کی طرف کوٹا یا گیا اور حَبن کا باب معلوم رہ ہوتا وہ موالی ا وروبنی عبا ٹی ہوتا۔ بیل شہارہ است شہیل ہی سٹی ما مری آئی ،اور وہ الومذیفہ بنا کی بہوئی تھی، وہ کھنے لگی: پارسول التّرسم توساً کم رہ گو مبّا مباستے ستنے یہ میرے سائقالومذیلی بعنرے سائقرایک گھریں اولاد کی ما نندر رہتا تقااور وہ مجھے عام کیڑوں میں د کیھتا تھا. تعاسلے نے ان لوگوں کے بارسے میں جوا حکا مہا تا رہے ہیں وہ آپ جبا بنتے ہی ہیں، سو آپ فرما نہیں ہم کیا ں تو وہ اس کے بیٹے کی ماٹند بھا تبور مناعت کے باعث بھا .نس عائشہ منا اپنی بھا بجیوں اور جھتیہ تی مقیں کہ سختے عائشتہ میں ومکھناا ورا سنے ہا ں آ نا بسند کھریں۔ اگرچہ وہ بطا نہو ،اسسے یا بنج بار دود حد يلادس تفروه تحفيرت عائشة منسك مسك أما أورام سلمة فإور باقي ازواج النبي تسلى الثه عليه وسلم ت وا تع ہوتی ہے یا نخ قرار دیائے جمراس کے باوجودوہ رمنا عیتِ کبرے قائل نہیں موسئے۔ گو یا نشا فعی کے نز ویک اس مدریک میں دونیزیں ہی، ایک رمناع کبیراوردوسرا حرمت کا پانچ کے عدد ربی مبنی ہونا -اورحب سبی دلیل باسب سے نسخ ایک چیزیں جادی ہوجائے توجب دور سری چیزیں وہ

معنی منه یا یا مباسطے تواس میں نسنے مباری نہیں ہوتا ۔ اور وا حبث کے سیے اس چیز سے است لال محمود سیے جو

کم**ا س**المنسکا رح الرَّ صَاعِ الْآمَافَتَقَ الْاُ مُعَاءَ فِي النِّلِ ي - [ ف ِلاَ دُصَاعَ لِعَدالفِصَالِ ولَا مُنْتَحَرِبُ کے کئی حواب نقل کئے میں۔ ای فعتها د کااس امرمیں اختلاف سے کہ د <del>منارع</del> کون سی م*درت ہیں معتبرسے ۔اس سلسلے میں ب*ہلا قول تو دوسال کا ا کمنڈ*رٹے سے مروی ہے ۔ دوہرا فو*ل پہسے کہوہ رصناع جے کہ دوسال کے بعد رضائع کم ہو یا زیادہ ، اس سے تحریم گنیں آئی ۔ چیٹا قول ہی سال کاسیے اؤر یہ کو کی ایک جماعت سے اور حسن بن صالح سے مروی ہے ۔ ساتواں قول سات سال کا ہے جو ل دومبال باره د ن کامیے <del>جو رہیے'' سے</del>منفول سے ۔نوا ں تو ل یہ مے کہ دھنا عیت کم كى مقيدُ سبح مُكّر لوفتُو حاحبت مثرعي كبيركي د صناعنت بعبي معتبرسيد . مثلًا كو بي النيساً تفخص مؤحس كااس عودت

ئ سالنكارج سامنے آنا ناگزیر مواوراس سے بروہ باعث بشقت ہو۔ برما نظاب ابن نمٹیہ کا قولِ مختار ہے۔ باك هَلْ يُحَرِّمُ مَا دُوْنَ خَمْس رَضْعَاتِ باب کی یا نخ رصعا ت سے کم مرمت بیدا کرتے ہی ؟ ٧٠ ٧٠ حَكَ فَكَ عَيْدًا اللهِ بْنُ مَسْلَمَة ٱلْفَعْنَدِي عَنْ مَالِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّا اللَّهِ اللَّهِ بَكِي بَنِ عَنْ عَنْ عَنْ عَنْ عَنْ عَنْ الْأَيْدَ الرَّحَلِن عَنَّ عَا لِشَتَمَ آتِهَا كَالَتُ كَانَ فِيهَا ٱنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْقُرْانِ عَشْرَ رَضْعَاتِ ميحرِّمُن نُعُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسِ مَعْلُوْمَاتٍ بِيُحَرِّمُنَ فَتُوُفِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِنَّهَا يَقُمَ أُمِنَ الْقُرْانِ عمره بنت عبدالرحمٰن نے حصرت عائشہ سے روامیت کی کہ انہوں نے کہا : التّٰرتعالیٰ نے قرآ ن میں بیھی انارا هاکه دس بار دوده پلا نامرام کر دنیا ہے بھروہ با بچ معلوم دضعات کے میاعظ منسوخ ہو گئے ۔ بس نبی سالمانشہ علیہ دسلم کی د فات ہوئی توبہ و آن میں بڑھے جاتے ستے ۔ (مسلم، ترندی، نسائی، ابن ماجہ) ننبی حج ، مقدارِ رصناع کے مسئلے میں اضتلاف ہوا ہے ۔ جمہود کا فول یہ ہے کہ مذت رصاع کے اندوقلسیل و پندی مقدارِ رصناع کے مسئلے میں اضتلاف ہوا ہے ۔ جمہود کا فول یہ ہے کہ مذت رصاع کے اندوقلسیل و شرِ دمناع با بعُنثِ حرمت سبے۔ یہ مالکت، الجرصنیف مُ اوزاعی ُ تُوری ُ اوراحمد بن صنبل م کامشہور بذم ہ ہے۔ تھیر کچے اور لوگوں کا خیال ہے کہ تحرمیم ایک رصنعت دا یک بار پینے سے نیائد میں سے اب اس زاید کی مقدار میں اختلا گنہے۔ کیس حصنرت عالمُشرُضہ کے اور حصرت حفصہ رم سیے دس رمنیعات کی روایت آئی ہے جھنرت عائمتہ سے تمات رضات کی رواین کھی ہے جوابن آبی تعیتہ کے بسند صحیح بواسطہ عبداللہ عن زبر حصرت عائشتہ سنسے نقل کی ہے۔مصنف عبدالرزاق میں سماٹ یا یا رنج "رصنعات کی روآت ہے مسلّم مس حضرت عائش رَمَا سے یا رنج رضعات کی روایت بھی سے اور نہی شا فعی<sup>و</sup> کا تول ہے اورایک روایت میں احمد <sup>در ک</sup>ا تھی اور نہی <del>ابن حزم ظاہری کا مریب</del> ہے۔اب<del>و عببی</del>ر،ابوثور، ابن المنڈراور <del>داؤ مرظا ہر</del>ی اوران کے متبعی*ں دسوائے <del>ابن حز</del>م کے* کا فول پرہے کہتین ر منعات سے حرمت ثابت ہوتی سے۔ قرطبی نے ایک دوابت میں کہا کہ ۔ ایک یا دور ضعات اور ایک یا دو باریجوسنا حَمَيت پيدانهن كرتا ،ا س سيے زيا دہ سيے حرمت آ جائے گی بيكر جمهور نے كہا كەمُفتىہ يا مُفتے دعوسے اس د قت خارج از بحث ہوں گے *حب کہ ٹابت ہو ما نے کہ دود عد رضع* سے بیٹ میں نہیں ہینچا۔ جمہور کا مذہب اس وجهسے قوی سے کہ عد درمنعات ہیں اختیا ہے سبے اور خود مصنرت عائشتہ حزاس کی داوی ہیں ان سے فمتلف روایاً ہیں یپس کمانے کم جس میں مضاعدت کا نام آ جائے اُسسے ہی اختیاد کیا جائے گا۔اود ملجاظ نظرانس کی تا ٹیر لوں مہو ما تیسنے کٰہ رمنا عنت کے ساتھ دائمی تحریت والبستہ ہے لہٰذا اس میں عد د کاکو ٹئی کھا ظر کھنا درست نہیں

کے سے غلام یا بونڈی مہیاکرد۔ باریل ما یکری ان تیجمع بینھن من النساع باریل ما یکری ان تیجمع بینھن من النساع

ان مورتول كا باب جنهي جمع كرنا نا جائزي

٧٠٠٥ حَتَى فَنَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَتَّمُ وِالنَّفَيْدِ لِيٌّ نَا مُ هَا يُرْكَا كَا أُودُ

النَّا إِنِي هِنْهِ عَنْ عَامِرِعَنَ آفِي هُمَ يُرَةً فَالْ فَالُ دَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَكُلُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ الله

علیٰ صُغُاری وَ لَا الصَّغُاری عَلَی ٱلکُّبُرِّی ۔ اپوسریے اُن نے کہاکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ،عورت کو اس کی ہیوہی ہے ، بھو بھی کو

اس کی متبعی بیک عبا بخی کوخالہ رپاور مالہ کو کھا بخی ہدا ور بڑی کو چھوٹی پراور جید کی کوبٹری پر نکاح میں ندلایا جائے۔ ریاستہ میں میں میں ایک کا میں ایک کا میں ایک کو چھوٹی پراور جید کی کو بھوٹی کا کوبٹری پر نکاح میں ندلایا جائے

تنگریج ،خطابی نے کہاہے کہا س نہی کا ہاعث قطع رحمی کاانسلامیے۔ ایک خا وند کی بیولیوں میں منا فست پیلا موصاتی ہے اور حب وہ قریبی رشتہ دار موتس تو قطع رحمی پید بیوصاتی لانزا اسے حرام فرما دیا گیا۔الودا ؤ دکے عنوان ایک میں کا بعد میں کا مناز دار میں موت کے مدید اور اور میں میں کی سے کی محمد نزاد فرید کی مدنز اور اور اور اور

ماً ب میں کمانہت کا لفظ ہے تہوئٹرمت ادر اس ہے کم در شبے کی محض نا بیند میر گی دو یوں پر بولا حاتا ہے ۔ حقیقی عیوضی بھیتیجیا ورحقیقی خالہ بھیا نجی کےعلاوہ مجا زی بھیوچیا ورخالہ بھی اس میں داخل ہیں منزلاً دا دی کی بہرین نا ذکر نہیں نا ناکہ بہر اوپر تکریباوں بڑے ہے۔ احراع یہ سور اللہ کے بلاد بہرداتا ہے۔ بیرین میں بورین کہ

نہیں، نانی کی نہیں، نا ناکی بہن اور بہ تک اور یہ ٹرمت اجماعی سیے ران کے علاوہ جوا قارب ہیں ان میں ٹرمت نہیں منزلاً دو بھو بھیوں کی مطرکیاں، دو خالاؤں کی لڑکیاں۔ یہ صدیث مشہور ہے للمذا اس سے نتاب انٹ دکی آیت

کا حِلَّ ککوُر مَا وُرُدَاءَ دُلِکُمْ کی تخصیص جائز دکھی گئیہے بعنفیہ نے ایک قاعدہ کلیہ بیاں کیا ہے جوان تنام مسائل بہما دی ہے کہ ، ہروہ دوعور ہیں جن ہیں سے اگر ایک کو مردخ ض کریں تو دوسری کے ساتھ اس کا

ن کا ح مشرعًا فا حائز ہے'،ا نہیں ایک شخص کے ہاں جمع کرتنا حرام ہے ۔ اوراس کی دنسل معجم طرا بن کی صدیث میں میں میں ایک کا بیاز قالمہ میں کا بیاز اور کی ساز میں اس بار میں کا بیاز کا بیاز کا بیاز کی صدیث

ہے کہ بحب تم ایسا کرو گئے تو تعلَّع رحمی کرو گئے ۔ ابو واؤدی مراسیل میں بھی ایک مرسل ماریٹ اس صمون کی سے کہ: دسول امیار صلی السرعلیہ وسلم نے قطع رحمی سکے خوف سے قرا بتوں کو باہم جمع کرنا حرام قراد و یا

ہے ۔ واؤو کھا ہری کے علاوہ روا تھن و لوارج کا ساک بھی اس کے برنملاف ہے برلی وصغری کے الفاظ مدیرے سے پہلے حقتے کے مؤید ہیں نعنی منال مجتبی ۔ بھوجھی ا در بھوتھی۔ مبتیجی ۔

٢٠٠٧- حَلَّ ثَنَّ آخَهُ أَنْ صَالِحٍ نَاعُنْكُ أَخْبُونِ يُوسُ

egocos ana companda de composição de composi

ِمِثْلَ مَا يُعْطِيهُا غَيْرِهُ فَهُواعَنَ أَنْ يَنِيكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَّقْسِطُوْ النَّهُ قَ وَيَبْلُغُوْ إِبِنَ عَلَى سُنِّبَتِهِ رَبِّ مِنَ الصَّدَاقِ وَ أُمِرُوا أَنْ يَبْكِحُوا مَاطَابَ لَهُ مُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنّ كَالَ عُمُورَةُ فَاكَتُ عَآئِينَتُ فُكَّد إِنَّ النَّاسَ إِسْتَنَفَّتُوْ ارْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْم وَسَلَّمَ بَعْنَ هَٰذِهِ الْاَبَيْ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَنَّ وَجَلَّ وَكَيْسَتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاء قُلِاللَّهُ كَيُفِتِينُكُمُّ فِيهِنَّ وَمَأْيَتُلَى عَلَيْكُمُ فِي أَلِيَتَابِ فِي بَيَنَاهَى النِّسَاءَ اللَّحِيُّ لَا تُؤْتُو نَهُنَّ مَا كُنِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنكِحُوهُ هُنَّ قَالَتُ وَالَّذِي ذَكَّرَ اللَّهُ إِنَّهُ يُتُلَى عَلَيْهِ حَدِ فِي ٱلكِتَابِ الْأَبَيُّ الْأَوْلِي الَّذِي فَأَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فِيهَا وَإِنْ خِفْمُمْ آنٌ لاَ تُعْسَيطُوا فِي الْمَيْتُ لَي مُن نَكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنْ النِّسَاءِ قَالَتْ عَا نَيْتَكُمُ وَ خَوْلُ اللهِ عَمَّ وَجَلَّ فِي الْابَيْرِ الْأَخِرَةِ وَ نَرْغَبُونَ اَنْ تَنكِحُوهُنَّ هِي رَغْبَةً آحَدِكُمْ عَنْ يَتِبُمَتِهُ الَّذِي تَكُونُ فِي حَجْدِهِ حِيْنَ نَكُونُ فَلِيبَكَةَ الْمَأْلِ وَأَلْجَالِ فَنُهُوْ النِّيكُ مُوامّا مَ غِبُوا فِي مَا لِهَا وَجَهَا لِهَا مِنْ يَتَأْمِي النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسُطِ مِنْ ٱلْجُلِ رَغْبَيِهِ مُ عَنْهُنَّ فَالَ يُونُسُ وَ فَأَلَ رَبِّيكُ فَي فَتُولِ اللَّهِ عَزَّوَ جَلَّ وَإِنْ خِفْتُهُ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْبِيَّا فِي قَالَ بِيقَوُلُ أَثَّرُ كُو هُنَّ إِنْ خِفْتُمُ آنُ لَاَ نُقْتُسِطُوا فِي ٱلْبَتَا فِي قَالَ بَقْءُلُ أَنْزُكُوْهُنَّ إِنْ خِفْتُدُرُ فَقَتْلُ آخُلَلْتُ كَلَمُ

فَاتِنَ اَخَافُ اَنَ تَغُلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَ اَنِهُ اللهِ لَكُنُ اَعُطَيْتَنِيْهِ لَا بَخُلَصُ اللهِ مَا اللهِ مَنْ اَفِي طَالِبُ رَضِي اللهُ عَنْهُ مَحْلَبَ بِنْتَ اَفِي جَهْلِ عَلَى فَاطِمَهُ فَسَمِعْتُ دَسُول اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ وَهُو بِنْتَ اَفِي جَهْلِ عَلَى فَا طَمَهُ فَسَمِعْتُ دَسُول اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَهُو يَخْطُبُ النَّاسُ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْ مَن يَعْ مَنْ اوَ آنَا يَوْمَ عُلِ مُحْمَنِ مُحْمَن اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَهُو يَعْفِلُ اللهِ عَلَيْهِ وَهُ اَنَ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

علی بہ اس معاور میں نے اب شہاب کو حدیث سینا کی گرجب حصرت حسین بن علی رہنی انٹہ عنہا کے قتل کے بعد وہ نے بدب معاور میں نے اب شہاب کو حدیث سینا کی گرجب حصرت حدیث بن علی رہنے کہ کہ کہ کہ کہ کہ نہ ہیں جسور شخص کی استرسلے انٹر علیہ وسلم کی تلوار ( ذوالفقار فیجے علی کر ہیں گئے۔ علی بن الحسین صنے نے عظا کریں گے باور والٹارا گردہ تلوار آپ شجے وہ سے میں تھے کا حیلی بن ابی طا لب رہنے نے دس تھے کا علی بن ابی طا لب رہنے نے دس تھے کہ بیٹی کو بیٹا کو بہت کی کا علی بن ابی طا لب رہنے نے دس تھے کا علی بن ابی طا لب رہنے نے دس تھے کہ بیٹی کو بیٹا کو بہت کہ رہنے ان میں میں میں میں میں ہیں گئے اور کہ بات کی اور اس بارے یہا اس خواس منہ برین حکمہ و سے کہ داس نکاح کی صورت میں وہ اپنے دین کے باہے میں میں میں اور اس کے حضور اس کے خواس کی تعریف میں اور اس کے حضور اس کے حضور اس کے جائے کہ درخوا بیا اور اس کے حضور اس کے حضور اس کے خواس کی تعریف میں ہو گئے تھے دین کے باہے کہ درخوا بیا اور اس کے حضور اس کے خواس کی تعریف کی اور خواس کی اور اس کے حضور اس کی تعریف کی اور خواس کی اور اس کے حضور اس کی تعریف کی اور خواس کی تعریف کو حدول کی اور اس کے حضور کی اس کی تعریف کی اور خواس کی تعریف کی اور خواس کی تعریف کی اس کے جائے کی درخواس کی اس کی تعریف کی اس کی تعریف کی تعریف کی درخواس کی اور میں کہ اور کی میں کہ کی درخواس کی اس کی تعریف کو حدول کی اور میں کی درخواس کی اور میں کہ کی درخواس کی اور میں کی درخواس کی ایک کی درخواس کی کھی کے درخواس کی کہ کی درخواس کی کا درخواس کی کھی اور دو میں خواس کی کی درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی اور دو میں کی درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کے درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کے درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کے درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کھی کے درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کے درخواس کی کھی کھی کے درخواس کی کھی کے درخواس کی کھی کی درخواس کی کھی کے درخواس کی کھی کھی کے درخواس کی کھی کے درخواس کے درخواس کی کھی کے درخواس کی کھی کے

شی ہے۔ ابوالعاص میں موی کے سابھ حضرت زینیٹ کا نکاح قبل از بعثت نبوی ہو چکا تھا۔ ابوالعاص جنگ مدر میں بحالیت شرک کرفتا ر مہوئے اوراس شرط ہر ریا مہوئے کہ زینے میں کو مدینہ بنیجا دیں گے۔ یہ وعدہ انہوں نے

441 <u>زہر</u>ی نے کہا کہ مم لوگ عمرین عبدالعزری<sup>ور</sup> کے پاس تھے تو ہم ہنے عور توں کے متعہ کے متعلق بات چیت کی ا مک شخص صب کانام رہیع بی سبرہ فقااس نے کہ اکر ہیں ا نے بالپر گواہ ہوں کواس نے یہ مدیت بیان کی کہ رسول الشرصلي الشرعلي وسلم في متعرس عبر الوداع مي منع فر ما با تقا (مسلم، تنساني، اب<del>ن ما به</del> ا ورمسند ُ منْ منیں لکھاہے کمرنکا ہے متعہ کی تحریم مسلمانوں میں ایک اجماعی <u>مسل</u>ے کی وانند ہے۔انسلام کی ابتدا میں بیرمباح بھا، بھرحضور ؓ نے اسپے حَجّۃ الوداع میں کی ابتدا ، میں تحریم حضور ؓ کی عمر کے خُری وقت میں ہوئی ، بیں آئرج تعفل روائفن کے سواکسی کا بھی پیرمسلک نہیں انمیاسلام مُنی اس کے متعلق و فی اختلات نهیں کرینچرام ہے۔ابن عباس مناس کی اباحت میں ا<u>ضطیار کی</u> تا دیل *کرتے سے ک*رمٹلا *اگرکو فی* لمومل عرصترنک ریڈوا رہے، نکاح کےسیعے پاس حق مہرا ور نفقہ پنہ کو تواس کے سیے مباح ہوگا بھر س تنفیاک پر توقف کیاا و رُیہ فتوی دینے سے ڈک سکٹے۔ کھر ٹرطکا ہی سنے ابی سندسے سعب بہت ہم بیا ئی روایت بیان کی سے کرمیں نے ابن عباس منسے کہا، کیا آپ کومعلوم سے کرآپ نے کیا کیا اور کیسا فتو کی وکڑالڈا وه فتوى دُور دُور تك بيس حكاسها ورستواداس من شعر كنته بس ماس عباس منسف يو تيما كرشعاء في كياكها ما میں سنے کہا سے کہ انہوں سنے کہا ہے سہ قى تلك للشيركة اطال مجسد وياصاح هل لك في نتياب عباس الله هله في دخف الاطراف آنية تكون مثواك حتى بصلاراناس «حب شیخ ایک طویل عرصه رُکا ریا تومیں نے کہا : ۱ ہے دوست! کیاتم ابن عباس پینے نتو ہے ہے فا لاہ مذ ا عِنْا وُرْسِکِیةِ کیا تہمیں ایک نمرم اعضاء والی دوشنیزہ در کا رنہیں ہے جو نوگوں کی روا مگی نک تمہاراط کا اپنی ہے ؟ فے اِنَّالِلْهِ وَ إِنَّا لَيْنِهِ وَاجِعُونَ بِرُصا وركها، والله مي فاس ك في فنوى نمين ديا ورىنه نيرانيرالأوه نقاما ورمين نے توامک حرام بيئز كوئجا نت اضطراراس طور بيه صلال كها بھا بيجيسے مردارا ورخون ور کم خنز میراس وفت ملاک موجا تبلیے ۔ اور بہ چیزیں سوائے مضّعطر کے سی سکے سیے ملال نہیں ۔ اور متعرکھی س سے ہم پرواضح ہو مباتا ہے کہ ابن عباس طنسنے اس میں ایک قباس کا بذم اختیار كرسات مفيط كے ليے تشبيدي ملى مگريرتياس صحح نہيں ہے كيو كاس باب ميں منرورت اس طرح ٹا 'بت ہمیں ہوسکتی جکسی کہ طعام تی صرورت ہے جس پر انسا تی زندگی موقو وے سے اوراس کے وت اور طاکت کا خد شریع بر بیز توغلب شهوت سے باب سے عنی عس بر محمن سے ،اس من وت کا و فی تحطرہ نہیں ہو تا وراس کے ما دیے کو صوم سے قطع کیا جاسکتا ہے، اور اس کا علاَج می ممکن نے س يە طعام كى مائندا كى ناگىزىرالسانى صرورت نىرھى -مولا ٹنا نے فرما یا کرمتعدی تعربیت کیرسے کرکسی عورت سسے ایک معین مدرت کے سیے نیکاح کیا جائے۔ حبوه مدت كورم كف توازخو در قت واقع موملائداس كامطلب برب كرمعوا يك مؤقت نكاح ماء

والسيرلفظ تزورنج كے مساعقه لبلورعقد ماند صامحا تااور مشابدوں كى موجود گی میں منعقد موتا۔ متعمر خيبرے زمانے مس مباح قرار دیا گیا عقا بیرمنسوخ مہوگیا ۔ پیر فتح مکہ میں مباح کھھرا یا گیاا وراس کے بعد ہمیشہ کے س ومیت کااعلاًن کیا گیا ہعین اُصحاب کونسخ کی اطلاع نہ ملی اس سیے اُنہوں نے اسے میا موں نے بھی بچریم کا فتولی دیاا وراس ٹرا جماع ہوگئا ۔حصرت علی شیراس کی حرمت کا واضح ا علان مِ تَعْدَ كُومِ لَأَلَ مِانْسِ اور مُعِيرِحْفَرْت عَلَيْ سَعِيرَ هِي ا بِنا أَنْسِياب كرس ان يرتعجب ـ كُتِّتْ بْنِي ؟ بهوائے نفشانی اورا عنوائے شیک طابی كے علاوہ اسے اور كيا كها جائے گا۔ روا فقل ال سے متعدی طویل ابحاث کے لیے فتح الباری عمدة القاری اور شیل الاو طار کامطالع اس مدیث کا لاوی صحابیِ مُسروم بن معبدح منی ہے ۔اس مدیث سے یہ تأ ٹھ ﴿ ملتاسے کہ متعہ کی اہدِی <u> حَمِّت ج</u>ہ الوداع میں ہونی تقی مگر ربیع بن سبرہ کی ہی *سدیث جومسلم میں اُ*ئی ہے اس سے پت ۔۔ مکٹر کے موقع پر تبی متعہ کی حرمیت کا اخرہ کی عملان ہو کمیا تھا ، الس بارسے میں مس مع ماصل ہے . فقلتہ ایک ہے ، مدیث ایک ہے بہذا قع نب طریق کے وسند۔ کی مدیت کوتہ جیج ماصل ہے محل کے تعیین میں سنن آئی واور میں پرگڑ با موگئی ہے نحطابي آسى كونته بغنع وستيتهي كمركه خرى علان حرمت تجبة الو داع مين شوا عقباء ممكن سيتمنز بدتاكيله سیے سود کی حرمت کے اعلان کی مانند بجہ الوداع میں ہی اس کا اعلان کوا باگ ہو۔ بعض رواً یا ت میں گھر آ رهوں کی مرمت کا بھی حجۃ الو داع میں اعلان ہؤا تقاحالاً نکہ ان کی مرمت عزوہ مخیبر میں ہو میکی تھی ۔

٧٠٠٧- حَكَ ثَكُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ كَأَيْسِ مَاعَبُلُ الرَّبَّ الْ

ٱێٵڡۧۼ۫ؠۜڿۘۼڹۣٳڮٛۿؠؾؚۼڽٛڗؠؽۼڹڹۺۺڗٷۼؽٲؠڹۧؠ؋ٲػٞۯڛٛۏڶٳڵڶۅڝڷؖڰ

الله عكيه وستمرحوم متعه البساء

ربيع بن سپره دمنسنے اپنے والدسے دوا بیت کی که دسول انٹرصلی ا قراد دیا بھار مسند آخریں بھی بہ صدریت آئی ہے۔ دا دی ایک ہی ہے اور بیال پر تحریم کا محا نہیں بتا تا لہذا اسے اوریکی مدریت برخمول کیا مبائے گا

یرہاب شغار سے سان میں سب

م ٢٠٠٠ حَكَ فَتُنَا الْقَعْنَدِيُّ عَنْ مَالِكِ ح وَحَدَّ ثَنَا مُسَ مُسَرُهُ لَا يَا يَكُنِي عَنْ عُنْيِدِ اللهِ كِلاَهُمَا عَنْ نَا فِعِ عَنِ الْبِي عُكَمَ أَنَّ رَسُولُ

كتا ب النكاح ِ بَنُ هُرُمُزَ الْاَعْرَجُ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِا للهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ اَنْكَهُ عَيْدَا الْآخِل أَنَ الْحَكُمُ الْبَنَيْنَةُ وَٱنْكُحَةً عَيُكُ الرَّحْمِنِ بِبُنَّةً وَكَانَا جَعَلَا صَلَا اثَّآ فَكَتَنَ مُعَاوِيَهُ إلى مَرُوانَ يَا مُرُولًا بِالتَّفِي يُن بَيْنَهُمَا وَقَالَ فِي كِتَابِهِ هِ إِذَا الشِّيعَ أَمُّ الَّذِي مَنْ عَلَى عَنْدُهُ رَسُولُ اللَّهِ صِكَّاللَّهُ عَكَيْدِ وَسَكَّمَ . عبام بن عبدالتُدبُ عباسُ مُنے <del>معدال حم</del>ل بن الحكم كے سابحة اپنى بين كانكاح كياا ودعدالرحمٰل نے اس ـ ا بنی مبٹی کا نکام کیااوران دونوں نے مهر عظرا یا عقا ۔ نیول معاویّر نے <del>مروآن کو رہ م</del>کم لکہماکہان د **و بؤ**ں میں تفریق ا ویے ۔اسیفخط میں مکھاکہ ہی وہ سنغار سے جس سے رسول اللہ سلی السرع کیڈ ولم نے منع فرما یا تھا۔ من الى داودكة تمام نتخول من مى عمارت سے: وَكُانا حِعَدُ وَكُانا حَعَدُ وَكُانا اللهِ نى منتقى الآنمار كے نسخے سے: وَ كَانَا جَعَلا أُهُ صَنْدًا أَنَّا لِكُما سِير، يعني ٥ كى ضمر كے ساتھ ١٠س <u>ے زمولا نارم فرنگستے میں کمرمتنو کا تی کے علاوہ میں نے یہ اور کیوں نہیں دیکھا یہ متنو کا نی نے کہاہے کرشغا</u> لی دوصورتس بس الک وه بو اما دسین می ندکورست بعنی به که دونول طرف سے کو بی حق جریز ہو. دومبری صورت یہ نسرط رکھیں کہ ہم تہمیں اپنی روا کی نسکا ح میں دیتے ہیں تم ہمیں اپنی روا کی دیے دو مىورىت ىسى عقدنىكا ح جى سىے اور مهر بھى ۔ يَا يەكە كم اذكى د وىرى مىودىت بىي صرفت فهرىكے ذكرستے فاموشى سىچ کہا کہ جہرے ذکر کا تشکرنا بطلال نکاح کا مقتقنی نہیں ہے دجر بیہ توسی وَقت بھی اتفاق ہوسکتا رقرآن **کی با**ن کرده طلاق وعدّت کی صور توں میں بیموجو دشے کہا گیر نیلاں عوّرت کو طیلاق ہو ہی اور مہم قرا ۔ عمرے ہی نکاح بلا تقررِ مہر میرچے ہے بس شغار میں جوصورت اس نکاح سے باطل ہونے کا ہاعث کے کم شرم گا ہ کوحق مہر عظہرا یا جائے ۔اورجب اِس کا ذکمہ رد ہوتوعلماء کے نز دیک صحیح تر ہی ہے م و توکیانکاح صحیح کے یانہیں ؟ املاء میں توبہ ہے کہ بھر بھی نکاح باطل ہے سکی مختصر میں بطاہر لمیسنے والول **سنے مشافعی کے سے**نقل کمیسنے مس<sup>م</sup> ئیا ہے بمولا نا نے فرہا ماکر عب یہ وامنع ہوگیا تواس مدیث میں جوعقد طرفین کی طرف سے ہ س من شغار کا شائمہ مک منه تقام کس سے مصنور سنے رو کا ہے ، وجہ بہر کہ ان دونو ں عقد وں میں جہر موجود کھا اور بہ شرط آند تقی که بهرعوریت کی شرمگاه و درسری کا مهرسیے بس اش صورت میں اس نکاح کے فنسا ڈکی کو ٹی ومبریز عنی اور سے کسی کے ننہ دیک بھی یہ نا کائنہ یہ تحقالیں معا درم کا نفریق کا محم صرف احتماط بہر مبنی مانا جائے گا

رط سکے بغیرجن لوگوں ت کی موتوه مطال نس ہوتی • آ<u>ور حس ب</u>ن زیاد سنے زخ اور آبو میں یہ منٹر طاکی کی کریشخص اس تعورت کوائس سے بیلے خا وند کے کیے صلال کمہ رہا ہے تو

شرط باطل ہے اور نکاح صحے ہے اور وہ تخص اس عودت کوبطو رز وم رکھ سکتا سے ی<sup>و</sup>سے بہتیں *دوا بات ہیں* ۔ فقہا دینے کھاسے کہ لنڈر تع لياست اور وه كورت ما نع ركابهاد شاوي ولذالآنيكائح زغنكة أوربزيكاح رعنيه ہیلے خاوند کی طاف کو ٹننے کی صرف رہو ے بعد <del>مثنو کا نی </del>نے اس عبارت کونقل کرنے اس براعتران کیا سیے . مگراس اعترا لمه وه اس پر احمه کی شرط نگائے - ہار یہ میں سے کہ مثرط نگانے والا مخالِل ہی

کراس کی مبان اور منفعت اس کے مالک کی مملوک سے اور جب وہ نکاح میں مشغول ہوگا تومالک کے کام کے اسے فار غ ندرہے گا جننی فقہا، اور مالک نے کہاکواگر الک نکاح کو جائز کھرائے تو مبائز ورنہ باطل سے۔ اور آعی، مثنا فعی، احمد بن صنبل اور اسحاق بن را ہمویہ نے کہاکہ یہ نکاح مرے سے باطل ہے۔ مثنا فعی نے کہا کہ اگر مالک اس نکاح کو جائز بھی مطہ اور سب عبی باطل ہے کہ اگر مالک اس نکاح کو جائز کی کا جازت کو وو در پہند تھیں ہوتا کہ والی نے کہا ہے کہ اس صدیت میں مالک کی ا جازت کے بعد نکاح کرنے والے خلام کو عاہر و مایا گیا ہے جواس بات کی ولیل ہے کہ یہ نکاح منعقد نہیں ہوتا کیونکر ذنا باطل ہے - واؤڈ فاہری کہا کہ جو نکہ ذکاح وضی عین سے لہذا یہ نکاح مسح ہے در شہن الک کی اجازت پرموقوف نہیں ہوتا لیکن واؤد کا یہ قیاس نفش کے مقابلے میں سے جنفیہ نے اسے مالک کی اجازت ہم موقوف کہا ہے دنا و نکی کے مسلم الک کی اجازت می موقوف کہا ہے دنا و نکی کہا مگر کہا ہے کہ مالک اسے فسخ کر سکتا ہے۔

١٠٠٩ - حَلَّ ثُمَّ عُنْهُ مُكُرَم نَا أَبُو قُتَيْبَه عَنْ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَن عَبْرَ عَن عَبْرِ اللهِ اللهِ عَن عَبْرَ عَن اللهِ عَن اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ الله

ابن عرمنے مبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اپ نے فرما یا کہ جب غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تواس کا نکاح باطل ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ درامن یہ موقوف ہے ابن عرص کا تول ہے دا ابوداؤد نے اس کے ضعف کا حکم نشاید غید انگرین عمالعم می کی وجہ سے سگایا ہے جواس حدیث کا داوی سبے اور ضعیف ہے۔ صبح تر نہی ہے کہ اس سندمیں غید انگرین عمالیم ہی سے م مولانا نے فرما یا کہ ابوداؤد کے مجتبائی نسنے کے حاشیے نہ عبدیا دیکرین عمر ثقہ دادی ہے۔ یہ دونوں عبانی عمر ی

سلامة من المنطقة على المنطقة المنطقة

ا ہے عبائی کے بیغام نرکاح مربیغام دینے کی کامیت کاباب

٠٨٠ - حَكَ ثَنَ آخَمَدُ بَنُ عَنْ وَبُنِ سَنْ ﴿ نَاسُفْبَانُ عَنِ الزَّهُمِيِّ عَنْ الزَّهُمِيِّ الْمُعَنِي اللَّهُ عَلَيْكِ عَنْ سَعِيْدِ بَنِ الْمُسَتَيْبِ عَنْ آيِ هُرَّيْرَةً قَالَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَالَى اللَّهُ عَلَيْكِ وَسَلَّمَ لَا يَخُطُلُ الرَّجُلُ عَلى خِطْبَ لَةِ آخِيْدُ وَ وَسَلَّمَ لَا يَخُطُلُ الرَّجُلُ عَلى خِطْبَ لَةِ آخِيْدُ وَ وَسَلَّمَ لَا يَخُطُلُ الرَّجُلُ عَلى خِطْبَ لَةِ آخِيْدُ وَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ الرَّاعُ لَى خَطْبَ لَا الرَّاعُ الرَّاعُ الرَّاعُ الرَّاعُ لَى خَطْبَ لَةِ آخِيْدُ وَ اللَّهُ الرَّاعُ الرَّاعُ الرَّاعُ الرَّاعُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ الْعَلَالِي اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَالِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُلِي اللَّهُ اللْهُ الْمُلْعُلِمُ اللَّهُ اللْعُلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْل

منا بلہ نے کماکر حبب مخطور ہااس کا ولی ایک خاطب سے بات می کمرے تو کمی ووسرے کو خطبہ حرام بہوگا،

مُعَاذِعَنُ جَابِرِبُنِ عَبُنِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عورت کی ولایت چاہے دوشیزہ ہوچاہے نیتبہ۔اور دوسری جبری ولایت اور وہ نابا لغ عورت کی ولایت سے خواہ دوشیزہ ہو باشیتہ،اس طرح برای عمر کی حمق اور مجنوب عورت ۔

٧٠٠٧- حَكَانَكَا مُحَمَّلُ أَنْ كَتِيْرِ إِنَا مُفْيَانُ حَكَانَكَا ابْنُجُدَيْرِ

عَنُ سُكِبُمَانُ بَنِ مُوسَى عَنِ اللَّهُ هُرِي عَنُ عُرُّوةً عَنُ عَلَيْتَ مَا كَيْنَ مَا كَالَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ الْمُمَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

٨٠٨ - حَكَ ثَنَ الْقَعْنِي فَا الْأَنْ لَهِ لَيْهَ عَنْ جَعْفَرٍ يَعْنِي الْنَ رَبِيعَةً

عَنِ ابْنِ شِهَا بِعَنْ عُرُوعَ عَنْ عَالِشَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ بِمَعْنَا لُا قَالَ اَبُودَ اوْدَ وَجَعْفَ وَلَهُ كَيْسَمَعُ مِنَ النَّهُ هُمِيِّ كَنَبَ إِلَيْهِ ،

یہ اُ سی مدیث کی دوسری روایت ہے۔ ابو داؤدنے کہاکہ اس کے دادی جعفر نے زہری سے کردایت نہیں کی بلکہ نرمری نے جعفر بن رمیے کوخط لکھاتھا۔

بخلاف مدمیث لَانبِکا حَ إِلَّا لِهُ بِي كِي مُيونِكُ مِيرَضْعِيفِ ہے اوراس كي رَسلُ مُوسِّنے میں تھی اختلات ہوا سنے ا مدتيث كوله طرلقه يو عا دہنہ دود کرنے کی نیا طر وب كياكما ع: أيمًا امْزَا فِي الْحُتْ م م توعورت کواسیے نفس کا ولی کی نسبت نہ یا دہ تی سے ورست اسنے مال میں تصرف کی اہل سے اسی طرح اس *مدیب کی دُو* رن كى امل سے اور وہ اس كا تكا تحسم كيس خلاف اولى بونے كے باوجود اس مديث بری اور ما ننابط اکه ده اربا و تودنملا منِ او لی موسفے <sub>ک</sub>اسینے نکاح میں تود محنتا *رہیے۔* نے کہاسے کرحہوران احادیث

، تک وہ نا بار نغ تقی خوداس مصلحت کو حاصل رہ کرسکتی تقی، عاقل و بارنغ ہونے کے بعداس کا ینے نفس پر تعرف میں قا در مہوگئی لہذا اس حقیقت کی وجہ سے غیر کی ولاست ب نیایت سے حوصر ورت کے دفت ثابت مہونی علاو ہازیں سرتٹ اس بات کے منا فی سے کہا یک ت صرف منرورت تک ہوتا ہے اس کے تعدینہ ہوتا ہا ، یا عورت کوا ہنے مال میں تصہ ون کاا وراینی ولایت غو دمامیل کرنے کا حق دماگیا مس نتودسیے توکسی اور کو اس کا ولی بنا نا درست پزموا دلینی اس معنی يے اور قرآنی آیت. فرا نگرمحوُ االاً یَا طی مِنکُمُ کا خطار و ما دیت ہی سے اورا و بی سی سے ، کبونکہ عرفاعور تیں اپنے نکاح ت، ملا قائنں اورمر دوں کی محفل میں آنا جا نام ُو تا ہے بس ہرندر ل اُس كِيا كُلَّا قُول ہے: وَالصَّالِحِينُ مِنْ عِمَا دِكُمْرُ مِهِا مُكِمْرُ بونڈ بول کی صلاح شرط جواز تِعُرُ فِبُهِمْ حَيُواً- حالانكه خير كالمُونامكات سأ نے کی خاطر نا با تغول ً نے نکارخ کا انتظام خود نہیں کیا کر ثمی بلکہ ان با وجود مم ان اماً ديث برعمل كرت أوران كا وا درا و *رگذر ح* کا ہے کر زہری ہے ا تے بغظ ولی سے موالی بھی مراد لیا جا سکتا سے مبیسا کہ اور کی مدیث میں سی تفظموجود<u>ے ،</u>گو یا بیرمدنیٹ لونڈی کے متعلق سے کروہ اکینے موالی کی ا جازت کے بغیر کا حہم کی الرَّهِ بِي عَنْ عُرُوالرُّ مَيْرِعَنُ أُمِّ حَبْيَةً أَنَّهَا كَانَتُ عِنْكَ

ئ بالنكاح کھانا کھلانا نبیوں کی سنت ہے، پھراس نے کھا نامنگوا یا ورلوگوں نے کھایا، پھروہ دخصت مہو گئے۔ یہ دی تقی م<sup>ہ</sup> میں میں <u>نے</u>اس <u>سے کہاکہ میں نے تجمعے سو</u> تھے وہا تھا ہے بوا درانہیں خرچ کرو بیس ابر سمینے وہ تمام سے بریں حوس دی تقیں،سب نکا نیں اور مجھے وا بس *کرتے ہوئے کہا: بادیثاہ نے مجھے تاکید کی سے کہ من*کم بسد صبل التشرعك بدوسلم كا دين قبول كياسيا ورانتُد كيه يصلم بوئثي بول اوريا دشاه نے ابني باس آئی اور آپ اسے میرے پاس د مکیقتے اور نکیریڈ فرماتے نقے۔ اور بنجاشی سنے ام حبیبہ کو شرحبیار منب صندے ساتھ مبی صلی التٰدعلیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔ بية كي سابخة رسولَ الشَّر صِلى الشَّر عليه وسِلْم كے نكاح كى خبر مِلى تواس نے كها كمر : وہ الكُّ ر حجه کا با تنمیں ما سکتا ۱۰ م تعبیر م<sup>و</sup> کی عمراس و مت کھی اور تیس سال متی وہ حصور *اسکے ہ*اں تفریرًا حارسال رمیں اور مسلم بھ ماسم میں عضرت معاویہ من کے دور میں مدینہ میں فوت ہوئیں اور ان کا جنازہ آ بى منهواس كاونى ماكم موتاً ہے لهذااس كا عقد وئى كا عقد مواً . اوريہ بات صحيح طور بير ثابت نهير مس بھیجا تھا ا وریہ بھی کہا گیا ہے کہ وئی نیکا ح خالا بن سِغید بن ا بعاص خستھے ست بہ ٹا بہت بہوگیا کہ دلی کے بغیر نکاح منعقد مہدجا تا ہے کیو مکداس وا قعیرمں و تی کی وضاحت

١٠٥٨ - حَلَّانَ أَنُ مُحَمَّلُ أَنُ الْمُتَنَىٰ حَمَّاتُ أَبُوْعَاهِ إِنَا عَبَادُ الْمُتَنَىٰ حَمَّاتُ فَا الْمُتَنَىٰ حَمَّاتُ فَا الْمُتَنَىٰ حَمَّا اللَّهُ الْمُتَنَىٰ حَمَّا اللَّهُ اللَّهُ الْمُتَنَىٰ حَمَّا اللَّهُ اللَّهُ الْمُتَنَىٰ الْمُتَنَىٰ الْمُتَنَىٰ الْمُتَنَىٰ الْمُتَنَىٰ الْمُتَنَىٰ اللَّهُ اللَّلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

معقل بن بسائنٹنے کہاکہمیریا یک ہن تقی حس کے نکاح کی نیواسٹنگاری مجھے سے کی جاتی تھی میرا ایک <u>چیا زاد خوا سنگار موا تو میں نے اُس کا نگاح اِس سے کرد یا ۔ بھراس نے اُسے رحعی طلاق وے دی اور </u> برنت گذر سنے مک سے تھے ولٹر دیا حتیٰ کہ اس کی عدّت گزرگنی۔ کھر حب بعفن لو**گوں سنے اس س**ے نکاح کی خوامش کاا ظهارکیا تو و همبی خواست گاربن *کر آگیا بین نے کهانهیں، واکشد میں اس سے تیرا ن*کاح کبھی *نہ کرونا* مُعْقَلِ سُنْ كَهَاكُواسْ يريه أين الري : وَإِدَا طَلَّقُنْهُ وَالنِّسَا ﴾ فَبَلَغُنَ آجَكُهُ نَ فَكَ تَغُصُلُوْ هُنَّ اَکْ یَنْکِحنِیَ اَنْ وَاجَهُٰتَ (البقرہ ۲۳۲)معقل کنے کہاکہ میں نے اپنی قسم کا کفارہ ویا اوراسی کے سابھ اس کا نکاح کردیا ‹ بخاری نے اسے کتاب <del>انتکاح</del> ، <del>طلاق اور تفسیرین اور نتر مذرِی نے تفسیریں روایت ب</del> مسُوح: حدیث نمبره ۲۰۸۵ کی شرح میں حافظ ابن حجر کا استدلال آس آیت سے گزدیےکا، علامہ خطاتی۔ بھی مرسے زور شورسے نبی است لال کیا ہے کہ اگر ولی کے بغیر نکاح ہوسکتا تواس وا قعد میں معقام ملی دکا وط ہے معنی ہوتی . مگر چبرت ہے کہاں ہنر رگوں کی نظراس طرف کیبوں نڈکٹی کہا ہٹار تعالیٰ اس آیٹ میں اولیاد کورکا ڈ لنے سیے منع زمار ہائے اور اپنے نکاح کاا فتر یا رعور توں کو بخٹس رہاہے ۔ اُن پٹکیٹِ ہِ اُرْ وَا جَهُدَیّ وهِ اپنے نماوندوں سے نکاح کر لیں ، ان الفاظ ہیں نکاح کی نسبت عورِ توں کی طرف کی گئی ہے کہ وہ نکاح کمرننی ۔ یہ استدلال ما نعین کے استدلال سے و اضح تمدا در توی ترسے .مزید بجٹ گزر میکی ۔ معقل حاتی ہن کا نام حا فظ صاحب نے حجیک اور سہیل نے میلی اور بعض نے فاطمہ بتا یا ہے۔ بیس سے اس كا نكاح تقاوه بغول مافظ آبن حجراور استعيل قامتى آبوالبداح دم بن عاصم انصاري عقا . مُمريشخ عرِ الدين من عبدا نسيل منے عبدانسگر ہن دوا حراخ مکھا سے ۔اس مدیرے کا لادٰی عبا دہی را سٹر شکل

دووب ں کے نکاح کرنے کا

٢٠٨٨ - حَكَانَكَ مُسُلِمُ بُنُ اِبْرَاهِ بُيمَ نَاهِشَامٌ ح وَنَامُحَمَّمُ لُبُنُ الْمَاهِ بُيمَ نَاهِشَامٌ ح وَنَامُحَمَّمُ لُبُنُ اللهُ عِبْلُ نَاحَتَمَا ذُالْمَعْنَى عَنُ قَنَادَةً عَنِ اللهُ عِبْلُ نَاحَتَمَا ذُالْمَعْنَى عَنُ شَكْرَةً عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّهَا اَمْرَا إِذَا ذَوْجُهَا الْحَسَنِ عَنُ سَهُرَةً عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّهَا اَمْرَا إِذَا وَهُمَا الْمُرَا إِذَا وَهُمَا

المعسن عن المنه عن الموقع المعادي المعادي والمعادي والمعادية المعادية المع

منهنا۔

سرسے سے روایت ہے کہ نبی صلی التّہ علیہ وسلم نے فر ما با بجس عورت کا نکاح دو ولیوں نے کہ یا تودہ ان میں سے پہلے کے لیے ہے ، اور حب آد می نے دوسخصوں سے بیع کی دہ ان میں سے پہلے کے لیے ہے از تر ندی، نسانی اور ابن ما جہ نے بھی اسے دوایت کیا )

سندی بین کرد کری نے اس صدیت کی روایت کے بعد اسے مین کہا ہے اور مکھا ہے تمام اہل علم اس بہر متفق ہیں کہ پہلے ولی کا لکاح جائزا در دوسرے کا منسوخ (کا لعدم) ہے ۔ اوراگر وہ اکتھے ہی سکاح کریں اسعنی دونوں الگ الگ مردوں سے تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور بہ توری، احمد اور اسحاق کا قول ہے ۔ علامہ خطا تی نے کہا کہ اہل اہل علم اس بہت تقی ہیں جب مک کہ دوسرے مرد کی خلوت واقع دہو جائے۔ اس صورت میں مالک نے کہا کہ الی الی مسئلہ منظم ہوسکے کہ کس کا نکاح پہلے تھا تو بھی قول عطابی کا ہے۔ اگر بدند معلوم ہوسکے کہ کس کا نکاح پہلے تھا تو بھول ابوری دونوں سے طلاق داوائی جائے۔ موال نادھ نے فرا یا کہ اس مسئلہ منظم کا مذہب ہے جو تر مذک ہے بیان کیا ۔ صون اتنی شرطا ور سے کہ دونوں دلی در جر میں برابر ہوں مشلاگ دونوں علی در جر میں برابر ہوں مشلاگ دونوں علی ہو جب کہ نکاح کفو ہیں ہو۔ دونوں علی فرم کے ساتھ ہو۔ نکاح کی ولا بیت قرابت کی بناد بہ ہے اوراس کا بھزیا ممکن نہیں، گویا ہرایک کی دولایت میں مسئلہ کی فقہ میں ہیں۔

بالب في قَوْلِهِ تَعَالَىٰ لَابْجِلُ لَكُمُ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ

كُرْهًا وَلاَ نَعُضُلُوهُ تَّى

الشدنعاك كاس قول من : لا يُحِلُّ مُكُوراً نَ تُوِنُو النِّساء كُوها و وَلا تَعُضُ كُوهُنَ

٢٠٨٩- حَكَّانَكَ آخْمَدُنْ مَنِيْعِ نَا آسُبَاطُ نَا الشَّيْبَانِيُّ عَنَ عِكْرِمَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّبْنَ إِنَّ وَذَكَّرَ لأَعَطَّا عَ ٱبُواالْحَسَن السُّوَا فِيُ وَلَا اَظُنَّهُ إِلَّا عِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هذه فِ الْذِيرِ لَا بَحِلُّ لَكُمْ آنَ تَرِنْوُا الِنْسَاءَ كُرْهًا وَلَا تَعْضَلُوهُ قَى قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَامَاتَ كَانَ ٱوْلِيًا عِلَا أَحَتَّى بِأَمْرَ أَيِّهِ مِنْ وَلِيّ نَفْسِهَا إِنْ شَاءَ بَعْضُهُ فَوْزَقَجَهَا ٳؖ*ۮڹڗۜڿۘڿۿٵۅڔٳڹؙۺٵٷۉٳڮۿڔڰؽڗڿڿۊۿٵڬڹۯ*ڮڎۿؽٷٳڰۯؼڠؙٷۮڸڰ<sup>ۯ</sup> اس آست کی تفسیر عکرمہ اور ابوا کھن عطاء السوائی دعشرمعروف سنے ابن عباس ماسے یہ نقل کی ہے کہ حبب کوئی اُر می مرّما تا تھا تواُس کے اولیادعورت کے اولیا ، سے اسعورت کے زیا وہ حق وارہوتے حظے، وہ اگرچاہتے یا ان میں کوئی جا ہتا تواس کا نکاح نا نی کراتے اور میاہتے توں کرواتے ،اس بارسے میں بہ آ بیٹ نازل مو نئی تھی رہیسو رہ نسادی آبت ۱۹ ہے اور نجاری میں بیر بروابت آئی ہے ، مثلی حی: مُسُدّی کی روایت میں اسے زیار میڑ مبا ہلیت کاا ورصنجاک کی روایت میں امل مدرینہ کا رواج لکھا ے۔ <del>وا مدی</del> سنے کہاکہ رواج مباہلیت کا بھاا ودمسلمانوں میں بھی میلاا دیا بھا۔ <del>طبراتی</del> سنے اس آئیت کا نزول <del>اور</del> ے عورت ک<del>میں دم مرتب م</del>قی سکے قفتے میں بتا یا ہے ۔ اسی حدمیث کی بود وا بہت صرف عکرمہنے ابن عباش منسے کی سیے اس میں پیخنسیفی بھی سے کہ بدروا ج اس عورت کے متعلق عقاحب سے نماوت کے بغیری اس کا خوا وزر فوت موجاتا . بخاری کی روایت میں ہے کہ: ان بشار بعقبهم تمذو حجا اوز وجو یا آ ہے بن<u>ر کی اسم</u> مجہود کے ماشنے پر ت<u>نزقہ جما</u> کا نفظ موجود ہے ہیں قیمے تہئے ۔ <del>طبری نے ابن عباس من سے</del> روایت کی ہے کہ خاوند کی موت بہراس کا کوئی فریم رہشتہ دارا بنا کیٹا اس عورت پہ ڈال دیتا تھا، پھراگر وہ حسین م همیل ئبوتی نوخو د نکاح کردنیتا ور مذاسے کوت نکب روکے رکھتا ا وراس کا وارث بن مباتا م**ت**ا۔ . ٢٠٩٠ حَكَ ثَنَ ٱحْمَدُ بُنُ مُحَكَّمِهِ بَنِ نَابِتِ الْمَرْوَنِي تُحَكَّدَ تَنِي عَرِلَيْ أَنْ حُسَبُنِ عَنْ آمِيهِ عَنْ يَذِنْ إِنَّ التَّحْدِيِّ عَنْ عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِنُوا النِّسَاءَ كُرُهًا وَلَا يَعْضُلُوْهُ ثَلَيْكَا هَبُوا بِبَعْضِ مَا التَّذِنْكُوْهُ قَى الْآانُ تَيَا تِيْنَ بِهَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَذَٰلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَرِيكُ امْرَاكَا ذِي قَرَابَتِهِ فَيَعْضُلُهَا حَتَّى تَمْوَّتَ آوْتَرُدَّ النَّهِ صَمَانَهَا

الله عَنْ ذَلِكَ وَنَعَىٰ عَنْ ذَلِكَ وَنَعَىٰ عَنْ ذَلِكَ مِلَاكَ مَا لَكُونَ وَلَكَ مَا لَكُونَ وَلَكَ مَا اللهُ عَنْ ذَلِكَ مَا اللهُ عَنْ ذَلِكَ مَا اللهُ عَنْ ذَلِكَ مَا اللهُ عَنْ ذَلِكَ مَا اللهُ عَنْ وَلَاكَ مَا اللهُ عَنْ ذَلِكَ مَا اللهُ عَنْ فَا اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ فَا اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهُ عَلَى عَلَى عَلَى عَلْ عَلَا اللهُ عَلَيْهُ عَلَا اللهُ عَلَيْهُ عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَيْ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَّا عَلَا عَل

ننسر ہے: شبیب وہ عورت ہے جو خا و ندکی موت یا طلا ن کے باعث اس سے مدا ہوگئی ہو۔اس مدیث ہے بموحب اُس سے ا<del>مر</del>یعے نغیراس کا نکاح نہیں تنوسکتا۔ <del>وی</del> اس ک<del>ا امر</del>یعے بغیرنکاح نہیں کرسکتا۔ اور دوکٹیزا کا ا ذن منروری ہے ۔اس مدیث ہیں ٹیتب کے سبے آمر ا وردوٹنیزہ کے سبے ا ذن کا لفظ ہے ایسے ان العاظ کے فرق سے معلوم ہوسکتا ہے کہ میلا لفظ لعنی استیمار تو تاکیدمشا درت بر دلالت کرنا سے المذا ولی اس کے نکاح میں صریح ا ذن کا محتاج ہے۔اگروہ منع کی صراحت کردے توا تفا قائنیں منعقد ہمیں ہوسکتا

سنن ابی دا وُد جارسوم کت بالنکاح

دوسنیزہ کا معامداس کے ہمندلاف ہے کمیونکہ اقرآن سکوت سے ہی ہموتا ہے اور تول سے ہی۔ ووسنیزہ حیاد کے باعث بعض دفعہ صرف خاموشی ہے۔ بلکہ صریحگا انکاد کے ملا وہ وہ جو کچر کرے مثلاً سکوت ہنسنا بار و نا، اسے رصاء ہی سمچی ہاتا ہے۔ حب شیت اور باکرہ کا حکم مختلف ہے توصوری ہمواکہ شیابت و بکارت کی معرفت ہوں میں میم معرفت بالا تفاق حکمی ہے حقیقی نہیں۔ کمیونکہ بکارت کی حقیقت دوسنیزگی کا نوال ہے۔ بس ہم عودت حس کی بکارت کی حقیقت دوسنیزگی کا نوال ہے۔ بس ہم عودت حس کی بکارت کی ہمادی یا سورط یا گرف یا حجم لا نگ بازیا وہ دریہ تک نکاح در ہونے کے باعث ندا اگل ہو جب کی بادیت و مقد ہم دواجب ہوتا ہموتواس کا نکاح شید ہم دواجب ہوتا ہموتواس کا نکاح شیب مبان کم ہوگا۔ لیکن نہ سعی کی سمجھی جاتی ہے۔ اور اس مان کاح ام ابو صنبی ہم تول میں باکرہ کی یا نندا ور ابو بوسف، محروا دیت ہوتا ہموتواس کا نکاح نیت جان کہ ہوگا۔ لیکن نہ سعی میں اندا ور ابو بوسف، محروا دیت نول میں باکرہ کی یا نندا ور ابو بوسف، محروا دیت نول میں باکرہ کی یا نندا ور ابو بوسف، محروا دیت نول میں باکرہ کی یا نندا ور ابو بوسف، محروا دیت نی نول میں باکرہ کی یا نندا ور ابو بوسف، محروا دیت ہوتوا میں باکرہ کی یا نندا ور ابو بوسف، محروا دیت نول میں باکرہ کی یا نندا ور ابوسف، محروا دیت نول میں باکرہ کی یا نندا ور ابو بوسف، محروا دیت نول میں باکرہ کی یا نندا ور ابوسف، محروا دیت نول میں باکرہ کی یا نندا ور ابوسف، محروا دیت نول میں باکرہ کی یا نندا ور ابوسف کی ماند بوگا۔

سه ١٠٠٠ حَلَّ ثَنَ المَعْلَى مَنْ كَامِلِ نَا يَنِ نَيُ اَبُو كَامُوسَى اَبُنَ ذُكَرَيْعِ حَ وَنَامُوسَى ابْنُ السَّمِعِيْلَ مَا حَكَمَا وَنَا اَبُو سَلَمَةَ عَنَ الْبُولِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ فَكُمَ وَمَا اَبُو سَلَمَةً عَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَمَا اَبُو سَلَمَةً مُنَا اَبُو سَلَمَةً اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ فَشَمَا مَو الْيَتِيمُةُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ فَشَمَا مَو الْيَتِيمُةُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ فَلُو اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ فَلَا جَوَامَ عَلَيْهَا وَالْاَعْمَادُ اللهُ عَلَيْهِ فَلَا خَوَامَ عَلَيْهَا وَالْاَعْمَادُ اللهُ عَلَيْهِا وَالْوَامُونَ اللهُ عَلَيْهَا وَالْوَامُونَ اللّهُ عَلَيْهِا وَالْوَامُونَ اللّهُ عَلَيْهِا وَالْوَامُونَ اللّهُ عَلَيْهِا وَالْوَامُ اللّهُ عَلَيْهِا وَالْوَامِنَ اللّهُ عَلَيْهِا وَالْمُوسَلِقَا وَالْوَامُ اللّهُ عَلَيْهِا وَالْوَامُ اللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُوسَلَقَ اللّهُ عَلَيْهِالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُوسَلَقَالُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُوسَلِقَا فَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُا وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُوسَلِقَا وَالْمُوسَالُولُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُولُ اللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُؤْمِلَامُ اللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُؤْمِلُولُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُؤْمِلُولُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُؤْمِلُولُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُا وَالْمُؤْمِلُولُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

فَيْ حَدِيثِ يَزِنْهَ قَالَ قَالَ آبُوْدَا وْدَ وَكُنْ لِكَ رَوَا لَا أَبُوْ كَالِدٍ سُلَيْمَانُ بُنَّ

كَيَّانَ وَمُعَاذُ بُنُ مُعَاذِعَنَ مُحَتَّى بُنِ عَنْي وَرَوْرَة وَ الْهُ ٱبْوَعَنْي ذَكُوانُ عَنْ

عَانِئَتَ مَا لَكُ قُلْتُ يَادَسُول اللهِ إِنَّ الْبِكُرُ لَسُتَخِيمُ اَنْ نَكَلَمَ مَثَالَ سُكَانُهُمَا إِنْ الْبِكُرُ لَسُتَاخِيمُ اَنْ نَكَلَمَ مَثَالَ سُكَانُهُمَا إِنْ الْرُهَا .

ا بو ہر ہر قام دخ کہ کہ مجناب رسول الٹرصلی الٹرعلیہ دسلم نے فرما یا کہ تیم لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں امریا جائے گا ء اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کا ڈن سے اور اگر انکار کر وسے تو اس ہو کوئی مجواز ( نکاح کا مجان نمیں سے ۔ ابو واؤ دنے کہا کہ اس مدین کے ایفاظ پزید راوی کے ہیں ہو ابو واؤ دنے کہا کہ اس مدین کے ایفاظ پزید راوی کے ہیں ہو ابو واؤ دسے کہا کہ اس معا ورنے کہا کہ اس معا ورنے کہا کہ اس معا ورنے کہا کہ اس معانی معان معان ورنے کہا کہ اس کہ اور اسے ابھوں نے کہا یا دسول الٹر روایت کی ۔ اور اسے آبو عمر و ذکوان نے معنوں سے وطنوں سے فرمایا کہ اس کی خاموشی اس کا آبر ادسے در تریز نمی اور نمی کی سے اور معنوت عائشہ ماکی مدیث بخاری ہی ہم اور نساتی میں ہے کہ المی مدیث بخاری ہم کہ اور نساتی ہیں ہے کہ اس کی مدیث بخاری ہم کہ اور نساتی ہیں ہے کہ اور نساتی میں ہے کہ در نساتی مدین بخاری ہم کہ دور نساتی ہیں ہے کہ اور نساتی سے دور معنوت عائشہ ماکی مدیث بخاری ہم کہ دور نساتی میں ہے کہ دور نساتی سے دور معنوت عائشہ ماکی مدیث بخاری ہم کہ دور نساتی سے دور معنوت عائشہ ماکہ کی مدیث بخاری ہم کہ دور نساتی مدین بخاری ہم کہ دور نساتی سے دور معنوت عائشہ ماک کہ دی بھا کہ دور نساتی سے دور میں کی مدیث بخاری ہم کہ دور نساتی مدین بخاری ہم کہ دور نساتی کا مدین بھا کہ دور نساتی کے دور نساتی کی دور نساتی کی مدیث بخاری ہم کا ور نساتی کے دور نساتی کا دور نساتی کی مدیث بخاری ہم کا مدین کے دور نساتی کے دور نساتی کے دور نساتی کے دور نساتی کی دور نساتی کے دور نساتی کی دور نساتی کے دور نساتی کے دور نساتی کی دور نساتی کی دور نساتی کی دور نساتی کی دور نساتی کے دور نساتی کی دور نساتی کی دور نساتی کی دور نساتی کو دور نساتی کی دور نساتی کے دور نساتی کی کی دور نساتی کی دور

نطابی گنے ہیں کہ نا بانغ کے نکاح ہیں دحبکہ ولی باپ ندہی اختلاف سے سٹا نعی کے نز دیک باپ یا دادا کے سواکوئی اس کا نکاح نہیں کہ مثلاً بھائی ، حجا یا وصی دعیرہ ۔ توری شنے کہا وصی نا با بغ یتیمہ کا نکاح نہیں کر سکتا۔ حما د اور بالک نے کہا کہ وصی کر سکتا ہے اور شریح کا بھی ہی تول مروی ہے۔ صفیہ سے کہا کہ وصی اگر ولی سے تو نکاح کر سکتا سے مگر بلوعنت ہے بعد اور گئری مختار سیے نکاح دیکھے یا ند دیکھے ۔

مولاً نادسنے فرما باکہ شعفت ورجمت کی خاط پتیمہ کا بدنام با تی دیا ورنہ با بغیموئے بغیر تواجانت السینے کا سوال نہیں کا نہاج ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے کا استفال نہیں تھا۔ لینے کا سوال نہیں تا با بغ لوط کا کہ دورت ہوئے گا۔ نا با بغ لوط کا کر باپ یا وا داکر دسے تو نا فذہبے گئے۔ وہ نتیم کو بلوغیت بہدا بنا اختیار خود بہوگا اور نکاح نا فذہوج اسے گا۔ یہ ندیمب صفیہ کا سے۔ صوب بتیم کو بلوغیت بہدا بنا اختیار خود بہوگا اور نکاح نا فذہوج اسے گا۔ یہ ندیمب صفیہ کا سے۔

٣٩٨- حَكَ نَكَ مُحَتَّدُ بِنُ الْعَكَ آَءِ نَا ابْنُ اِدْ لِيَسَ عَنَ مُحَتَّمُ اِ الْنَ الْمُنْ اِدْ لِيَسَ عَنَ مُحَتَّمَ اِلْنِ عَنْمِ وَبِهُ ذَا الْمَانُ وَيُهِ فَالُ فَإِنْ بَكَتْ اَوْسَكَتَتُ اللَّهِ عَنْمِ وَبِهُ ذَا لَا فِيهِ فَالْ قَالَ فَإِنْ بَكَتْ اَوْسَكَتَتُ اللَّهِ عَنْمِ وَبِهُ فَاللَّهُ عَلَى اللَّهِ مُعَلِّي اللَّهِ مُعَلِّي اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَ

را دیکت کی آبوجه و دولیس جلب جلک جلک جلی و کسی کی کی بیشت کرد. گزشته مدیث الی سرتره مینی پر ایک اور روایت ہے۔ اس میں پر اصافہ ہے کہ: اگر وہ روپڑے یا بناموش رہے ۔ روپڑے کا لفظ زائد ہے ابود آف دنے کہا: کبکٹ کا لفظ محفوظ نہیں اور پر وہم سے جو ابن ا در سیس را وی کی طرف سے ہے ، یا محمد بن العلاد کی طرف سے یا کسی کچلے لاوی سے دخمد بن العلاء والی عبار ت

ما شیخ پرے اور منفی نسخے میں متن کے اندر ہے

٥٩٠٦ - كَلَّ تَكَاعُتُمَاكُ بُنُ آفِى سَيْنَهُ ذَا مُعَا وَيَتُرُبُ هِ شَامِعَنُ سُفَيَاكَ عَنَ السَمِعِيلَ بُن امَيِّةَ حَتَاتَى النِّقَدَّةُ عَنِ ابْنِ عُمَّرَقَالَ قَالَ دَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَصَلَّوَا مِرُوا لِنِّسَاءَ فِي سَكَرِجِنَ -

ابن عررمان نے کہا کہ رسول الله عليه وسلم نے فرمایا :عور تول سے ان کی ببتیوں کے متعلق مشورہ لو رکیونکہ باپ سے مال زیادہ ان کے مال کو جانتی سے )

شهرے: علام وطابی نے کہا سے کہ ہیں ہے دیکا خ کے سیسے میں ان کی واؤں سے مشورہ کر نااس سبب سے نہیں کہ عقد ذکاح میں انہیں کو فی افزات ہے۔ اوراس کا باعث یہ کہ عقد ذکاح میں انہیں کو فی اور حسن معاشرت ہے۔ اوراس کا باعث یہ بھی سبح کہ اس طرح سیٹیوں اور ان سکے خما وندوں میں الفت ویگا نگت بڑھنی اور قائم رستے ہیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو کا انتظام عور توں کے سپر دم ہوتا ہے۔ بلڈ اان کی رمنا سے بہت سے مصالے قائم رستے ہیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو فن اور در کا ڈکا اندیشہ ہوتا ہے۔ بیٹیاں ماؤں کے سابھ نہ بیا۔ فن اور در کیا تاکہ درمیلان ورج بان اس کا علم باپ کو مائمیں اور میں ہوت میں اور ان کی بات زیادہ کا علم باپ کو مندیں ہوسکتا ۔ علاوہ از یں سیٹیوں کی معفی عفیہ باتیں ایسی ہوتی میں جووہ مال کو بتا و تی میں، یا مال کو اس کا علم ہوسکتا ۔ علاوہ از یں سیٹیوں کی معفی عفیہ باتیں ایسی ہوتی میں جووہ مال کو بتا و تی میں، یا مال کو اس کا علم ہوسکتا ہے ۔

بالمبت في البكر مروح البوها ولا بستام ها. اس دوشيره كاب عس كاباب اس سع يوجع بغيراس كانكاح كرد س

٢٠٩٧- حَتَّا تَكُاعُتُمَا نُنُ آئِ اَبِى شَيْبَةَ نَاحُمَيْنُ اَنُ كُمَّ مِنَا جَرْيُرِ بُن حَادِمٍ عَنَ البُّوب عَنَ عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَتَاسِ اَتَّ جَادِيَةٌ بِكُرَّا آتَتِ النَّبِيَّ صَتَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَوَ فَنَ حَصَرَتُ اَنَّ اَ بَاهَا ذَقَجَهَا وَهِي كَادِهُ أَنْ فَخَيْرُهَا النَّبِيُّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّحَ .

ا بن عباس منسے روائیت ہے کہا یک دوشیزہ مط کی رسول انٹرمسلی انٹرملیہ وسلم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے باپ اس کے باپ نے اس کی کرامیت کے باوجود اس کا نکاح کر ویا سیے، پس نبی مسلی انٹر علیہ وسلم نے اسے اضتیار

د سے دیا ( ابن ما بہ، مسندا حمد ) شہرح :اس مدسیٹ میں یہ دلسل موجو دسیے کرہا سے لڑکی ہا سے دوشیزہ ہو ولی کواسے مجبود کرسنے کا کوئی سخ نہیں ہے مہی حنفیہ کا مذہب سے ۔ مگرا مام شافعی ا ودان سے امسی اور احمد کا قول اس سے خلاف سے ۔

٢٠٩٠ حَكَ ثَنَا هُنَكُ مُن عُبَيْهِ نَاحَمَا دُبُنُ زَيْهِ عَنَ آبُونَ عَنْ عِكْرِمَتَ عَنِ النِيَ مَنَ اللهُ عَنَ اللهُ عَبُهُ وَسَلَّرَ عَلَى الْحَدَا اللهُ عَلَى اللهُ عَبُهُ وَسَلَّرَ عَلَى الْحَدَا الْحَدَا وَدَكُونَهُ اللَّهُ عَلَى اللهُ عَبُهُ وَسَلَّمَ عَنَا مِن وَهُ كَذَا الْكَالِي اللهُ عَلَى ا

عکرمہ نے دم دِسلًا ہی صدرت نبی صلی الٹرعلیہ وسلم سے دوایت کی۔ ابو داوٰد نے کہاکہ مرا و بن زید ہے ابن عباس دہ کا ڈرکر نہیں کیا اودمع وہت ہی ہے گہوگوں سنے اکسے اسی طرح مرسلاً کہ وابیت کیا شیے ۔ متسم عن م افظار سلتی سے نصب ارا رہ میں کہ اکر سمارے اصحاب نے کہ اکرولی کو با بغ دومشیزہ پرجبر کا اختیا منہ س ہے۔اوران کی دلتیں بہ مدمیشسے۔ بیسے ابودا ؤ د، نساتی، ابن مآجہ اودمسن دا حمد میں روا بہت کہا گیا ہے۔ ان کی روابيت محسين بن محدد ثنا جرم يعن الوب عن عكرتم عن ابن عباس دن سي حسين بن فحدم وزى ثقرت بوضيحان كا را دی ہے۔ اسے بہتی نے روایت کی اور کہا کہ اس میں جرتر بن سمازم نے تعطا کی ہے کہ اسے مومول کر دیا ہے ورد محفوظ روايت مرسل سع مبيداكم ابوداً وأوسف كهاسيدا بن ما جهدن است زيد بن تعبآن عن ايوب موصولًا روايت کیا ہے۔ اور زیر کا ثقہ ہونا مختلف فیہ ہے۔ ابن ائی ماتم نے این کتا ب انعلل میں اپنے والدسے نقل کیا ہے کہ اس مدیث کا موصول کرنا خطاہے یہ حدیث مرسل ہے۔ میں سے پوتھیا کہ وہم کس کاسے نواس سنے کہا کہ عسین کامونا مچا جیئے کمیو نکرجریر بن مازم سے *دوایت کرنے و*الاصرف وہی سبے۔ دیکی خطیب بغدادی کا قول التنقیم می منفول سے کہ با ک<del>ل تحسی</del>ن کی طرح <del>سلیمان</del> بی حمیب نے بھی <del>تجریر ب</del>ن حازم سے روا بیٹ کی ہے۔ ب<del>ہ تحسی</del>ن کی ذمہ دادی توختم بهوئی اوراس کی خطا بھی مہاتی رہی ۔اورا<del>نوب بن سوی</del>رسنے عن انتوری عن ابوب اس حدمیث کومومول روا یرے کیا سے - اس طرح م<del>عمر بن سلی</del>ماً ل سنے عن زی<del>د بن عبان</del> عن ایوب ا سعے مومعول کیا سےرا<del>بن انقطا</del> ن نے اپنی کتا ب میں کھاسیے کہ ابن عباس <sup>من</sup>کی بہر *مدمریث صیح ہے۔ ا* وریہ عودرت معنساء دمز بنت مغذام مہیں جب کا نکاح اس کے باپ نے کرا یا بقا اور وہ ثریب تھی س اس نے نا میٹ دکیا اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اسے رو کر دیا اس کی مدیث بخاری میں ہے **۔ وہ تو ثریّب** عقی اور بہعورت حس کا ذکراس مدیث میں ہے باکرہ تھی. بس یہ دوعور ہر تقیں اوران کے دومونے کی دسیل یہ بھی ہے کہ مہمقی نے ابن عبا من سعے ایک مدریث روایت کی سے کرنی صلی الله علیه وسلم سنے ابک کمنوا دی اور ایک نیتب کا نکاح رقر فرمایا کتابین کا نکاح ان کی کرابهت کے با وجود باپ

مولا نائنے فرمایا کہ تنسانی سنے اپنی سن میں منسارم کی مدیرے درج کی ہے جس میں ہے کہ وہ کنوالہ ی هی۔ اس کا اپنا بیان سے کہ میرے باپ نے میری ناپ ندریدگی کے با وجود میران کا ح کیا اور میں دونٹیزہ مقی اور میں نے رسول انٹی مسلی انٹر علیہ وسلم سے شکایت کی تو معنورہ نے میرے باپ کو منع کر دیا۔

نے کیا تھا۔

عبدالحق نے المحکام میں مکھا ہے کہ شاتی میں اس کا دونیزہ ہونا مذکود ہے مگرمعی یہ ہے کہ وہ حسب روا بیت بخاری تیبت مقی و الجوہرالنعی میں ہے کہ بہتی نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ مسل اللہ علیہ وسلم نے ایک

دوسٹیزہ کا نکاح روکیا بخاص کے باپ نے اس کا لکاح کیا مگراس نے انکارکیا بخار بہتی کا طریق یوں ہے۔ ہمریر عن ابو بعن عکرم عن ابن عباس دون، چربی نے کہا کہ اس بی جریر نے خطا کی ہے اور محفوظ بہب کریر والمیت مکرم سے مرسلاً ہے۔ مولا ناسٹے فر ما یا کہ جربر بن حمازم ایک مبلیل القدر تقریباً ولام نے جب مدریث سکے دفع کا اصافہ کیا سے تواس کومرسل ببان کرنے والوں کا ارسال اسے مخفر نہیں. درائخا کیکہ توری اور زید بن حہان دونوں نے اس موریٹ کوایوب سے مومولاً روایت کیا ہے ۔ وارقطنی اور ابن القطان نے بھی کہا ہے۔ اور آب القطان نے بھی کہا ہے۔ اور آب اور ابن القطان نے بھی کہا ہے۔ اور آب اور ابن ما تھر سے ابور کہا ہے کہ اس کی بعد مجود وا بیت درج کی وہ اِس کی صحبت کی دشا فی ایک ہوت ورج کی وہ اِس کی میں بیان کی سبع : معمر بن سلیمان عن زید بی کوائ کا گرا یا ہے اور کہا ہے کہاس کی سند میں ذرائی ہے ہوئی وہ اِس کی صحبت کی دشا مہر ہے۔ ہو اس سے دواس نے اس سے بولتوں والی ہے۔ اور اس سے اور ایس کی سند میں دوائی ہے۔ اور اس سے دواس ہے کہا میں دیا دوسٹی نے اسے تقہ کہا ہے۔ میں اور شوالم میں ورسولاً صحبح سے بھی ہوا کہ میں ورسولاً مسمی میں بن تھی مروزی تقدر ہے راس کی ذیادتی مقبول ہے۔ اس کے متا بع موجود ہیں اور شوالم میں والی اسے دوالم میں اس میں ورسولاً مسمی میں بن تھی موجود ہیں اور شوالم میں دوالہ میں دوالہ میں اور شوالم ہیں ورسولاً مسمی میں بن تھی موجود ہیں اور شوالم میں دوالہ میں دوالہ میں ورسولاً میں دوالہ میں اور شوالم ہوں والے دوالہ میں اس کے میں بن تھی موجود ہیں اور شوالم میں دوالہ میں دوالہ میں اور سے دوالہ میں اور سے دوالہ میں دوالہ میں دوالہ میں اور سے دوالہ میں دوا

باهت في النيبي. يه باب بي ثيب بن

٨٩٠٠ حَمَّ نَتَنَا آحُمَى ثُنُ بُونِسُ وَعَبُهُ اللهِ ثُنَّ مَسْلَمُنَهُ فَالَاَنَا مَالِكُ عَنْ عَبُهِ اللهِ بُنِ اللهِ مُن اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ عَبُهِ اللهِ بُنِ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ عَبُهِ اللهِ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ عَبُهِ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْنَا اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ

ا بن عباس رہ نے کہا کہ رسول الشرصلی الشرملیہ وسلم سنے فرط یا : اُکیمّ (بے نکاح عودست) بنے ولی کی نسبت اپنی مبان کی زیادہ حقد الرسع اور ورشیزہ سے اس کے نفس کے بار سے میں مشورہ لیا مباسفے اور اس کا ذن اس کی خاموشی سیے۔ اور یہ قعبنی کے الفاظ ہیں۔ (مسلمًا بن ماجہ دنرمذی اور نسانی)

شی ی خطابی نے کہاکہ اس مدیت میں اُلائم کا لفظ بکر کے مقابلے میں بولاگیا ہے لہذاا سے سے مراد نہیں ہے افراس سے مراد نہیں ہے اور خطابی نے یہ بھی بڑی جی بات کمی ہے کہ اس مدیث سے بطور مفہوم کے اصحاب سف فعی نے اس کے بامکل برعکس استدلال کیا ہے۔ اور بھر فلسفیا ہذو مسلم کی جان کا اس کے ابی نسبت نہ یادہ حقداد سے اور بھر فلسفیا ہذو منظمیا بندا نذا نرمیں ایک اصولی مسئلہ بیان کیا سے بہتے اس کے سواا ورکیا کہا جا سکے گاکہ وہ نفس کے مقابلے میں منافظ ہے تی وہی بات کہی ہے جو خطابی نے کہی کہ یہ لفظ ہے تی و تدھی بولا مناسب مقابلہ اس سے مراد شت سے مولا نار نے قاموس سے نقل فرمایا کہا تم نواہ دوشی وہا تا سے مگر میال بسبب مقابلہ اس سے مراد شت سے مولا نار نے قاموس سے نقل فرمایا کہا تم نواہ دوشی ہو

م و با ثیب، بے نما وندعورت کو کہتے ہیں۔ قاصی عبیا من نے ابرائیم سربی اور اسماعیل تا منی سے نقل کیا ہے کہ ایم کا معنیٰ ہے: نما وند کے بغیر انواہ جیمو نی بابٹری۔

ا مام شا فغی مشنے اس حد میٹ سے استدلال کیا سیے اور اس کا طریقہ بیرسے کہ رس نے عور توں کی دونسیس فر ما نئ ہیں:ا بیک ثبیب دوسری دوشنیرہ - پھر ٹیب کو مخصوص فرما یا کہ موحل سے اپنی زیا وہ ا نے مبی الآتیم کا لفظ بولا سبے عب کامعنیٰ سے بلانروج عورت خواہ تریب ہویا بکر بیٹ تحقی نے فرمایا ب بے کیونکہ ایم اور بجر کا مقابلہ کی بتاتا ہے۔ اس کا جواب منفیدنے یہ و باسے کہ مدست ِنْ آيِرٌ سَبِهِ ا ودمعنهوم مخالف ہمار سے نز د يك حجتت نہيں، اگرمنہوم كوحجتت ما نا جائے تو نبی وہنطوق کے خلاف نہیں بڑوسکتا ۔اگر مُعنہوم کومعتہر مانیں تومدمیث کا باتی حصتہمعہوم کے خلاف سبے اوروہ ہے دبوال تت صلى التُدعليه وسلمرُكا قول: والبكر كشبة المُوهُ في نفسها كيونكه استيمار كا دحجوب مبياس كرمديث كالفظ يتا ماسے ریکے منافی کیے۔استیمار کا معنیٰ سے طلب امرا ورا ذن لینا۔اور اس کا ظاہری فاٹلہ ہاس کے سواکھ پہنیں لہ اس کی رصنا ما مسل کی مبائے یا عدم رمنا کا بہتہ جیلے تواس کےمطابق کیا جائے۔ طلب اسنیڈان سے نبظا ہر سبے۔ ببس اس کا باتی رہتاا ورمفہوم ہرمقدم کرنا وا حبب سبے اگرمفہوم اس کے معادمن سیوا ورلفظ سے احقیت کاا خیات ماصل بیور ہا ہے کہ وہ ثبیّت کے سیے تومطلقاً ہے اور مکریے کیے اس حیثہ بلئے ۔ زیادہ ہے زیادہ بوں کہیں گے کہ اگرائم کا معنیٰ ٹیپ ہے توہ دیث نے دونوں کو س کی احضیت ان دونوں کے حسب حال دی ہے ۔ اور مکرکو انگ بلفظ استہاراس. ک و تومراً ه را *سست خطر که ما میاسکتاسے نگر دوشز ه کو عا*د گ<sup>ا</sup> برا ه داست نهیں بلک پنرریعۂ و بی خطر کر کتے **میں ہی** ولی کواستیمار کا حکم دیا گیا تاکه اس ک دمنا کے بیٹر اس کا لکاح واقع نہ ہو۔ اور ایم کا حکم ہو بیان کیا گیا وہ تمریخے سائة بطور مقابله نهیں ملکه بیلے بے ما و نارعورت کواس کے نفس کا حود زیادہ حقدار ثابت فرمایا: الدیم است نبفسا من و میّها ، اوراسیّ تو کرتھبی سیے کمیونکرو ہ بھی بے نما وند سے مگر سے بُکا سے براہ راست خطاب کا عرف وعا دت نہیں سيوتا بدندانطور تاكبيرمز بيروماً وياگياكه كمركى احفيّت بول ثا بيت بوگ كر: والبكونشُكّا مَرُ في نَفُهِ كار

كمرسكتا ، شارح عمده في كها كمه ليي حننيه كا مذبب سے اوراس كا تمسك مديث سعے قوى بے كيونكر كرك نظ سی جوعموم ہے بیرمعنی اس سے قریب مزہے اوراس بریہ میں اصافرکیا باسکتا سے کہ استیذان اس سے بوتا سے حِسِ من ذنْ دسینے کی نتو**ت و مدلا**حیت ہمو ۔اورنا بالغہ کا کو بی اذن نہیں لہذا وہ لفظارا دہ میں دا ضل نہیں ہے اور برمدييث مالغ دلاكموں سنے خاص سے - آبن آ كمنذر نے كه كه درسول انٹرمىلى انٹرعليدوسلم كايہ تول ثا بت شدہ ہے كم : وَلا مَنكِ البكر حتى تستاء فدن - اوريم ايك عام قول سيرا ورسوكوني رمول الشرصلي الطرعليه وسلم ك بناسط مہوئے طریقے کے خلاف عقد کمرے گا وہ با طل ہوگا۔ ملق پر حجت تو رسول اللہ بس صلی اللہ علیہ وسلم اورکسی کے سے تھی سنگ میں استثناء اس صبیبی سنت کے علاوہ میاٹر نہیں ہے۔ اور حب یہ ٹاب موگر) کم الدیکر صدیق رصّی انٹیرعندسنے قبیب ما نسٹنہ میں دیقہما کا نکاح دسول انٹرصلیا نٹیرعلیہ وسلم کے سابھ کیا بقاس وقت وہ با تنخ نز تقین بہذا اُن سے استبذان نرکیا گیا وریصورت شرعی محم سے ستشیٰ تھی۔ درخصتی کے وقت بعض علما الی بخفتته بسوه بالغ حتين

ا ورابن عباس ده كي حديث مير حضور عليالسلام كاقول كر: دوشيزه (بالغرسيداس كاباب اذ ل سع، اس باب سے صریحے سے کہ باب با بغ دوشیرہ برصبر نہیں کمرسکتا ،اوراسی پرعک<u>رمرعن ابن عباس در کی مدیم</u>ے ولالت كر بي سيح ١٠ مام مَنْ فعي شينے أس مدييث كا منظوق مترك كيا اورمفهوم كا سهر داليا ، وه اس طرح كه شيب تواسيے نئس کی زیا دہ تعقدار سے مگر مکراس سے برخ لاف سیے علا<del>مران رسٹ</del>رنے کہ سیے کرعموم معہوم کی نسبت او بی ہوتا سے ا ورا س میں کورٹی اختلاف نہیں. ما لخفعیوص اس سلیے کرمسکم کی مدیمیث میں سیے کہ ہا تنع دوشیر ہ سے باپ ایبارت ہے. ا بن حزم نے کہا کہ عن بوگوں نے با بغ دوشیزہ کے نکاح ملی جسر کوما لند رکھا ان کے پاش کوئی دلیل نہیں. ا<del>بن جر</del>تر طبری کا بھی ہیں مذہب ہے کہ با نع دوشیزہ ہر جبر نہیں کیاجا سکتا۔اور اُلائم کا معنیٰ طبری سنے بلا ذ<del>وج ع</del>ورت كيا كي المراس في كما كرم ديث مين آ كي ووالبكواليُّ عن مونى نفسها سي يراس سيع مع كرفيب كاذن اور سیمے اور دوسٹیزہ کا اور ۔

9 ٢٠٠٩ كَتَكُ نَكُنا ٱحْمَدُكُ بُنِّ كَنْبَلِ حَتَى شَنَا شُفْيَانَ عَنْ زِيادِ بْنِ سَعْمِ عَنْ عَبَوالله بْنِ الْفَضْلِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاكُ فَأَلَ التَّيْبَ ٱحَنَّى بِنَفْسِهَا مِن قَرِيِّهَا وَالْبِكُوبَيْسًا مِرْهَا ٱبُوهَا قَالَ ٱبُودَا وُدَ أَبُوْهَا لِبُسُ بَمَ مُفُوطٍ.

عبدالشربن فضل نفسنے اوپرکی مدریث سے اسنا دا ورمعنی کے مطابق روایت کی،اس کے لفظ یہ ہیں کہ ہمیتب اسٹےنفس کی اسپنے و بی کی نسبت نہ یا وہ حقدارسسےا ور باکرہ سسے اس کا باپ اذان سے گا۔ ابودا ڈورنے کہاکہ ابوھ کا لفظ محفوظ نہیں ہے (نگرمنذری نے کہا کہ یہ ا صافہ مسلم ا ورنسانی میں بھی ہے) بنؤ ل ا مام مثل فتی ہہ ا صاف ا بن عيينه نے كيا ہے. مگر تقه كا احنا فر بالاتفاق مفبول نے بھرا ،م ابودا و دمعلوم نہيں اسے عير محفوظ كيول

٠١١٠- حَكَنْ نَكُ الْحَسَنُ بُنُ عَبِي مَاعَبُكُ الزَّرَاقِ آنَامَعُ مَنْ عَلَا خَن صَالِح بُنِ يَسُسَانَ عَن نَافِع بُنِ جُبَيْرِ بُنِ مُعُومِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ آتَ رَسُولَ اللهِ عَنَى اللهُ عَيْدُهِ وَسَلَّحَ فَالَ لِيسُ لِلُولِيِّ مَسَعَ النَّيْبِ اَمُرُوا لَيْنَ مُنُولًا اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّحَ فَالَ لِيسُ لِلُولِيِّ مَسَعَ النَّيْبِ اَمُرُوا لَيْنِ مَنْ عَمُن مَا الْجَبِيبَ اَمُرُوا لَيْنِ مِن اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى الل

ابن عباس من سے روا سے ہے ہوباب دسول صلی الشرعلیہ وسلم فرما یا: ولی کو فتیب کے سا ظ کو فی موکاد منہ یہ اس کا آواد سے (نسانی)
منہ سے امر صاصل کیا جائے اور اس کی خاموشی ہی اس کا آواد سے (نسانی)
منہ سے: یہ بحث اور گذر میکی ہے کہ بتیمہ سے مراد با نغ دو شیزہ سے جو کبھی بتیم تھی ۔ چونکہ بعض دفع ہو شیال کیا جا تا ہے۔ لہذا فر ما دیا گیا کہ الذن کے معلطے میں ہوجی کیا جا جا ہے وہ لہذا فر ما دیا گیا کہ الذن کے معلطے میں ہوجی دوسری بالغ عود توں کی ما نندے۔ اس مدیث میں صالح بن کسیان، نافع بن جبیر سے دوا بت کرتا ہے۔ بعض محدث میں سے اس کے اس میں بیا کہ صالح کے کا سماع نافع بن جبیر سے واعث تعجب نہیں کیونکہ صالح نے مام محل الشرین فقتل سے صحابہ (ابن عرض الن الشرین کو می دیکھا ہے۔ اگر بعض دوسری دوایات میں صالح نے نے عبدالشرین فقتل سے اور اس نے نافع بن جبیر سے دوا برت کی ہے توالیسا ہونا ممکن سے بھر کی طون غلطی منسوب کی عباقی ہے بوایک عظیم و مبلیل تقدرا وی ہے ۔ صبحے بخادی کی تب الزکوۃ میں سے کہ صالح بن کیسان عرمیس ذہری سے بطاعا۔

١٠١٠ حَكَمَا ثَكُ الْقَعْنَبِي عَنْ مَالِكِ عَنْ عَنْوالدَّحْمَٰنِ بُنِ الْقَاسِوعَنْ آبِيهِ عَنْ عَنْوالدَّحْمَٰنِ بُونِ الْقَاسِوعَنْ آبِيهِ عَنْ عَنْوالدَّحْمَٰنِ بُونِ وَكُنْ الْأَنْصَادِيَةِ آتَ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِي وَكُنْ مَنْ الْأَنْصَادِيَةِ آتَ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِي

ا وراس نے ابن عمر من کو یا یا تھا .

تَيِبُّ وَكُرِهَتُ ذُلِكَ فِحَاءَتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ فَلَا كَرَتُ ذُلِكَ لَمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا -

خنسارہ بن خذام انصادیہ سے دوایت ہے کہاس کے باپ نے اس کانکاح کر دیاا وروہ ٹیتنب تھی، پس اس نے اسے ناپ ندکیا اور دسول انشد علیہ وسلم کے پاس آئی اور یہ واقعہ بیان کیا تو حصنودم نے اس کا نکاح دق کر دیا د بخاری ، ننسانی ، ابن ماجہ

O CARLARIANIA (A CARLARIA DE CARLARIA DE CARLARIA (CARLARIA DE CARLARIA (CARLARIA) DE CARLARIA (CARLARIA CARLARIA CARLARIA (CARLARIA CARLARIA CARLARIARIA CARLARIA CA

صاحب د اقتدیم به مجمع بن میزید مسحابی نهیں اس کا چپا مجمع من بن مبارید انصاری مسحابی مضاور بیرم معین قر اَن می سد سد

كالبن في الكَفَاعِ يه بين من سے ـ

٢١٠٢ - كَكُانْكُا عَبُكُ الْوَاحِدِ بَنُ غِبَاضِ نَاحَمَّا لَا نَا مُحَمَّدُ بَنُ عَنْدِ وَعَنَ أَنِى سَكَنَهُ عَنَ آبِ فَهُ مَا يَنَ مَكُونَهُ اللهُ عَنْدُ وَسَلَّمَ فِي الْبَافُونِ وَعَنَ آبِ مَنْ مَكَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ فِي الْبَافُونِ وَعَنَ آبِ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهِ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهِ اللهُ عَلَيْهُ مِمَّا تُكُوا اللهِ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهِ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ اللهُ عَلَيْهُ مِمَا تُكُولُ وَوَنَ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْكُولُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ ال

ابو ہر ہدہ دین سے دواہیت سے کہ آبو ہندر میں نے دسول الشرصلی الشدعلیہ وسلم کوئرکی چوٹی میں پھینے نگائے لپس نبی صلی الشدعلیہ وسلم سنے فزما یا اے بنی بیاضہ آبو مہند کا نکاح کر دواس کی بیٹیوں کو پینیام نکاح دو۔اور فرما یا: تہاری دواؤں میں سے اگر کسی میں بھیلائی سے نووہ مجامت سے .

شکوے : عَلام خطابی نے کہاہے کہ اس مدیث میں ایام مالک اوران کے ہم خیالوں کی دلسل موجود سے کہ کا ات میں عرف دین کا عَتبار ہے کسی اور چیز کا نہیں۔ آبو ہم تکر بی بیاضہ کا اُزاد شدہ غلام تھا ،ان سے نسبتی تعلق ندر کھتا عَقا - اکثر علماء کے قول میں کھاءت کا اعتبار جارچیزوں میں ہے : دین ، حریت ،نسب اور پیشے - اور بعض علماء ان بر دوکا اضافہ کرے چھے کہتے ہیں یعنی ، عیوب سے سلامتی اور مال .

جولان رمنے ذوا یا کہ کفا ہ کھنو کی جمع ہے۔ کھنو کا معنیٰ ہے مثل اور نظیر - دین میں کھا ہ ت بالاجماع معتبہہ اور

لازم ہے۔ بیس مسلم عورت کا نکاح کا فرسے نہیں ہو سکتا ۔ دین کے علاوہ دوسری چیروں میں کھنا ہت لازم نہیں دلائے اس کا کا نظ مز درکھا جائے تو حمر ج نہیں نکاح مہوج اسے ، جمہور نے نسب میں کھا ہت کا اعتباد کیا ہے ۔ ابو صنیع شرخ کہا کہ قریش ایک دوسرے کے کھنو ہیں ۔ اسی طرح عرب بھی ۔ اور کوئی غیر قریشی عرب قریش کا کھنو نہیں ۔ جا ورکوئی غیر عرب تو لیٹی عرب قریش کا کھنو نہیں ہے اور کوئی غیر عرب وں کا کھنو نہیں ۔ فتح البادی میں سبے کہ کھا اوت میں بنی باخم اور بنی المطلب کودوسروں پر مقدم کرنا صبحے ہے ۔ باقی سب لوگ تعنی عرب ایک دوسرے کے کھنو ہیں ۔ ٹوری نے کہا کہ جب غلام یا آزا دوشدہ غلام عربی عورت سے سنا دی کرے تو نکاح کوئے کیا جائے گا۔ ایا م احمد کا عبی ایک دوایت میں ہی مذم ہب ہے ۔ دفتاً نعی دہ سے متوسط راہ افتہیا ہو گیا اور کہا کہ فیے کیا جائے ، پرصرف اور اولیا ، کی اور کہا کہ میں کہ جس کے باعث اسے دقر یا فنے کیا جائے ، پرصرف اور اولیا ، کی اور کہا کہ متی کہا کہ سے ۔ اگر ایک دوایت میں تو وہ نکاح مسئے کھیک عظاک ہے ۔ کیونکہ انہوں نے اپناحق ترک کردیا ہے ۔ اگر دوسرے اولیا وارامنی ہیں گر ایک نہیں تو وہ نکاح مسئے کھیک عظاک ہے۔ دنتا فعی دہ نے بیاحق ترک کردیا ہے ۔ اگر دوسرے اولیا وارامنی ہیں گر ایک نہیں تو وہ نکاح مسئے کھیک عظاک ہے۔ دنتا فعی دے نیا تھی کہا کہ نسبی کھا ہوں نہ ہوں نے اعتبار دوسرے اولیا وارامنی ہیں مگر ایک نہیں تو وہ نکاح مسئے کھرسکتا ہے۔ دنتا فعی دھنے یہ کہا کہ نسبی کھا کہ نسبی کھر کے دوسرے اولیا وارامنی ہیں مگر ایک نہیں تو وہ نکاح مسئے کہا سے دنتا فعی دھنے یہ بھی کہا کہ نسبی کھر ایک نسبی کھر ایک نہیں کہا کہ دینے کہا کہ نسبی کوئی کہا کہ نسبی کھر کے دیا ہو کہا کہ نسبی کوئی کہا کہ نسبی کھر کھر کے دیا ہوں کے کہا کہ نسبی کھر کھر کے دوسرے دیا والیا والیا والیا والیا کہ کھر کھر کے دیا جائے کہا کہ نسبی کا کھر کی کے دوسر سے دیں دو رہ سے کہا کہ نسبی کھر کے دیا کہ کوئی کھر کے دوسر سے دوسر سے دوسر سے دوسر سے دوسر سے دیا کہا کی دوسر سے دوسر سے دوسر سے دوسر سے دیں کھر کے دوسر سے دوسر سے

کا اعتبار عور تول کے بیے سے مذکہ مردول کے بیے۔ بینی عورت کے نکاح میں بیسو حیاجا سکتاہے کہ فلال مرد اس کا کفوسے یا ننمیں،مردول سکے نکاح میں بینمیں دیکھا جاتا۔ کیو نکہ غیرت و ممیت اور عزت و ذکت کا جو تصور عور توں میں ہے وہ مردول میں ننمیں ہوتا کیونکہ مرد کا باقت بالائت ہوتا ہے۔

دلالل سے ہی معلوم مہوتا ہے کہ کناءت کا اعتبار ایک نی اورمعاشر تی مسلحت کا مسللہ ہے۔ او پرگزرجیکا سے کہ دین کے علا وہ اورکسی کی جزیف اس لام نہیں ہے۔ معاشرت کے امن و امان اور گھر بلو زندگی کے سکھیں کے سیے اس کا اعتبار ہے کہ یونکر گئر عنیر کلنو میں نکاح مہوتو اکثر فننہ وفسا دپیرا مہوتا ہے جس سے مقصد لکا حہم فوت مہوم اتا ہے ۔

ا بومندگرسول انشدصلی انشدعکی، وسلم کے بہترین صحابہ منہ میں سے تقا، لوگ چو نکہ موالی سے نکاح کمہ نا پسند نہیں کمرتے اس سلیے حصنور منے یہ فرمایا ۱۰ یک عدیمت میں ہے کہ جو کو ٹی اس شخص کو دیکھنا جا ہے جس کے دل میں النار نے ایمان کی تصویر کھینچو دی سے وہ ابو میندر مناکو دیکھ ہے ۔

> با من فَى نُرْو بِهِمَنُ لَعْرَبُولُ ـ بوالى پيانىس بوااس كى ترويج كاباب ـ

٣٠١٠ حَكَّا تَكُ الْكَسُّنُ الْكَسُّنُ الْكَسُّنُ الْكَسُّنُ الْكُسُّنُ الْكُسُّنُ الْكَسُّنُ الْكَسُّنُ الْكَسُّنَ الْكَسُّنَ الْكَسُّنَ الْكَسُّنَ الْكَسُّنَ الْكَسُّنِ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلْ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الل

كَنْ رَأْتِ القِتْبُرَ فَالَ ٱرَٰى اَنْ تَنْكُهَا فَالَ فَرَاعَنِى ذُلِكَ وَنَظُمُ ثُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ ا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَكَا رَأَى ذُلِكَ مِنِى قَالَ لاَ تَأْتُو وَلا صَاحِبُكَ يَا تَكُو فَالَ ٱبُودَ اَوْدَ الْغَيْتُ يُرُ الشَّنْتُ .

مبہونہ بن کروم نے کہاکہ میں اپنے ماپ سے مساحۃ رسول الشعصلی الشرعلیہ وسلم کے جج میں گئی ا ورمیں نے رسول الشع صلى الشعليد وسلم و دميها بس مرا باب حصنور كرويب كيا عصنور صلى الشعليد وسلم ابني اونشي به سوار عقر اور ہے کے یاس ایک درو عقا حبیسا کہ بچوں کے معلموں کے پاس ہوتا سے سب سی سے صحوالیوں اور لوگوں کوسنا وہ کہتے تھے۔ طبطبیہ، طبطبیہ، طبطبیہ ( بعنی دُرّہ ، ما یہ لوگوں سے إدہراُد ہر بھا گتے ہوئے قدموں کی آواز کی حکا یت ہے ) میں میرا باپ ہے ہے قریب ہوااور اس نے حضور کا با وُں مکٹلاا ور رسول الشر معلی الشرعلیہ ومسلم نے اسے در روکا (یا یہ کومیرے باپ نے آپ کی دمیا است کا قراد کیا) اور حضور م کھھر سکتے اوراس کی بات عنو ر سے سنی میرے باب نے کہا میں عَشران کے نشکر میں ما صرفقا، یا نبقول ابن المشی عشران کے نشکر میں )میں طارق بن المرقع في كماكه كون مير و محصوا بن نيره دس كام سراس كاعومن سُع كا مي سنيكما كراس كاعومل كيا ميوكا ؟ ا س نے کہنا کہمیرے یا ں جو کہلی مبٹی پیدا ہوگی وہ میں اس کے نکاح میں دوں گا۔نپس میں نے اسسے ا بنا نیزہ دیے دہا، پھر میں اس سے فائب ہوگیا عتیٰ کہ مجھے معلوم ہوگیا کہ اس کے بال اٹری پیدا ہوئی اور اب وہ با لغ ہو یہ ہے جھر میں اس سے پاس گیاا ورکھا: میرسے گھروالوں کومیرسے نسا مقد تیار کرے جمیح - تواس نے قتم کھانی کہوہ انسان کرنے گا حیٰ کہ میں ا نرمیر نو حہرروا ند کمروں ، علادہ اس کے جومیرے اور اس کے درمیان کقا۔ دیکی نیزہ) اور میں نے قسم کھائی کہ چودسے حیکا مہوں اس کے سواکھے اور نہ دول گا بسپ دیسول التکرصلی التکرم بب وسلم نے ذیابا:اب وہ عورت کس عمر س سبے ؟ گردم دم نے کہا کہ وہ سفیر بال دیکھ میکی سیے معنور انے فر ما یامیری دا کیے ہے کہ متم اُ سیے بچھولا دو بروم رم سنے کہا کہ میں اس بات سے گھیا گیا اور میں سنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر کی بر حب آپ نے میری پرُحالیت و کھیی توفزہا یا. نہ توگناہ گار مہونہ تیراً ساتھی گنہ گارم ہو۔ ابوداؤوسنے کہا کہ فیکتر کا معنیٰ سفید بال ہیں <u>زمنذری</u> سنے کہاکہ اس مدیث کی سندمیں اختلا مندسیے اوراس میں بعین مجہول داوی ہیں ۔مثلاً ممارّہ بنت معتم تقول صاحب تقريب مجهول ہے،

متنی ت: اس مدیث میں یہ دلیل سے کہ معدوم کا نکاح باطل ہے، منعقد نہیں ہوتا کیونکہ رسول الشرصلی الشد علیہ وسلم نے کر دمرم کو یہ حکم نہیں دیا تقا کہ اسے طلاق دے دو بلکہ یہ فر مایا تقا کہ: جانے دو،اس کا خیال تہ کہ کر دو۔ یہ محف ایک وعدہ عفا جواب با عن نزاع تقا۔ دونوں طرت سے متما تشمی ہوگئی تفتی گرہے نائدہ عضور سے ایک حکیمان طریقے سے اس کا فیصلہ فر ما دیا۔ اس کی عمر لو بھینے کی عرض ہی تفتی کہ اسسے احساس دلایا جا ہے کہ اس ماس کا قبصلہ فر ما دیا۔ اس کی عمر لو بھینے کی عرض ہی تفتی کہ اسسے احساس دلایا جا گے کہ اس متم اسے کرکہ کردو ہے ؟ وہ تو دیڑھیا بھی موح کی ۔

م. ١٦ : حَكَانَكُ اَحْمَدُ بُنُ صَالِمٍ نَاعَبُدُ الرَّزَانِ اَنَا ابْنُ جُرَنْمٍ اَخْبَرْ فِي اِبْرَاهِ بُمُورُ ثُنُ مَيْسَى اَلَّ الْنَا جُرَنَهُ الْمَرَا الْمُ الْمَرَا الْمَا الْمَرَا الْمَا الْمَرَا الْمُ الْمَرَا الْمُ الْمَرَا الْمُ الْمَرَا الْمَا الْمَرَا الْمُ الْمَرَا الْمُ اللّهُ الْمُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

ا براہیم بن میسرہ کی مالہ نے ایک عورت سے دوایت کی جوسی گئی د غالبًا ہیں میمو درہ بنت کر دم ما عتی اس نے کہا کہ زوانہ جا جائیں ہیں میں اولا: کون ہے جو کہا کہ زوانہ جا جائیں ہیں میرا باپ ایک جنگ میں تقاکہ لوگوں کو زمین کی سخت گر ہی بنچی توایک آد می لولا: کون ہے جو نے آلات مجھے اپنے جو نے آلات کے جھے اپنے جو نے آلات کے اپنے جو نے آلات کا در اس کی طرف بھینک دسٹے ۔ بھراس کے ہاں ایک لاگی پیدا ہوئی۔ بھرا ہما ہی خدرت کی مارند بیان کیا میر میں کی مدر بیان کیا گئر قبتہ کی حکمت ہے اس خصر نے نیزہ اور جو تے دونوں چیزی مگر قبتہ کی میں مون جو توں کا ذکہ آیا ہو۔ یا ممکن ہے کہ یہ کسی اور کا قصتہ ہمو کی نام میا مہیت میں ایسے قبتہ ہمیں آئے دہتے ہے ،

بَاثِئُ الصَّدَاقِ .

۵۰۱۱- حكمّا نَنْنَا عَبُكَ اللّٰهِ بُنُ تُحَمَّدِ إِلْنُفَيْ لِيَّ نَاعَبُكُ الْعَنِيْزِ بُنُ تُحَمَّدٍ مَا يَزِنِ بُنُ الْهَادِ عَنْ كُنَدِ مِنْ الْبَرَاهِ يُحَعَنُ اَفِي سَلَمَتَ فَالَ سَاكُتُ عَالِيَثَةَ عَنْ صَلَاقٍ رَسُنُولِ اللهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوْفَقَا لَتُ ثِنْسَا عَشَى لَا أُونِيَّ ذَوْشَنَّ فَقُلْتُ وَمَا نَشَقُ فَاكَتُ نِصُفُ ٱلْوِيَبَرِ.

ا بوسلمہ بنے کہا کہ میں نے مصنرت عاکشہ رصنی التارعنہ اسے نبی صلی اخترعلیہ وسلم کے ہمرکی بابت سوال کیا۔ اہنوں کے فرما یا کہ: بارہ اوقیہ اورنش ۔ میں نے کہانش کیا سے ؟ فرما یا نصعت اوقیہ (مسلم، نسائی، ابن ماجہ) مشہرے ؟ فرما یا نصعت اوتھا اگر سلم ، نسائی، ابن ماجہ کل بجارے سکے مشہرے : ایک اُوقیہ جا کیس دریم کا تقاتو اس مساب سے جہا اُوقیے پانچ سود دیم مہوئے ہے کل بجارے سکے کے مساب مقاکہ معنود آنے با نعموم ازوا جکواس قد رمہر کے مساب مقاکہ معنود آنے با نعموم ازوا جکواس قد رمہر دیا ، وریم اداکیا تھا۔ دیا ، ودین اور پرگذر چکا ہے کہ ام مبدید بن کا جرنج ایش مونے معنود سکے کہ اسے چاراسود بنا در دم اور دریم ، داکھا تھا

٢١٠٧- كَتْلُ نَكُمْ يُحْبَدُنُ عُبَيْدِيا مَاحَمَّادُنُنَ رَبْدٍ عَنُ إِيُّوبَ عَنُ تُحَمَّدِ عَنَ أَبِلَ لَعَيفَا مِالسَّكِينَ قَالَ حَلَمْنَا عُمَرُ فَقَالَ ٱلاَكَ تَغَالُوا بِمُنْهُ فِي النِّيمَاءِ فَإِنَّهَا لَوْكَا نَتْ مَكْرَمَتُ فِي الدُّانِيَا أَوْمَقُونَ عِنْدَا لِتَهِ كَانَ ٱوَلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَتَّوَمَا آصْمَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ إِمْرَا لَّهُ مِنْ نِسَائِهِ وَلَا اَصَمِا فَنْ إِمْراً لَا مُن بَنَاتِهِ اكْثَرُون تِنكَى عَتَرَة أُد فَيْلًا. ا بواکتجفا، سکمی نے کہا کہ حصنرت عمررمنیاں ٹریمنہ سنے سمیس صطبہ دیا توخ ما یا بخبرداد عود تول کے مہرمیں خلو مت كروكيونك أكروه دنيا مي عزت كا بلعث يا الشرك نز ديك تقوى كاسبب بهوتا توتم سب سے زياده اس كے مقال نبى صلى الله عليه وسلم عقع . رسول الله صلى الله عليه وسلم في اپنى بيو يون ميس سي كسى كا حق جرباره او تعيد سے زياده نهیں دیا اور آپ کی نبیشوں میں سے کسی کواس سے زیادہ مہرنہ و باگیا دمسندا حمداور نسائی۔ ابوا تعجفاء کا نام

شرك : بخارى اورابو احمد ما كم نے ابوالعجفاً دير تنقيدكى ہے. پيھيے گذر دي كا ہے كه أمّ حبيبة اس مقدار سيے مستثنيٰ عتیں اوران کا مهرنجا شی کےمفررکیا اور خو را دا کمرد یا ہنا جسے حفنورہ نے قبول فر ما کیا بحصرت ماکشریم نے لیا ۱۰ وقیہ بیان فر مایا سے حضرت عمر رصنی الطرعنہ نے کسر کو تھوڈ دیا ہے اور یہ کلام عرب میں عام طور ریشنا کع ت مهرى مقدار كي زيادتي كاتجواز توصرور سي وَ آئياتُه إلى المصي قِسْطَانَ الممكر كلام افضيلت مي مقااور بات وہی درست سے جوعررمنی اللہ عنہ نے فر مائی و لیسے تھی بطور ماکم و قت ان کا سی تھا کہ عمومی مصلحت سے نوگوں کوآگا ہ کریں . بعض و فعہ مہری زیا دتی محصن ایک دوا بن کررہ باتی سے اوراس سے کئی معاشرتی قباحتیں ا ورا کجھنیں تھی پیدا نہو تی مب بحصرت عررمنا صرف غلوا نمتیا دکرنے سے دوک رہے تھےا وران کا نظریۂ با سکل درست عضا حیسے کہ دنسل تھی ہر محل اور دیست تقی ۔

٥. ١٦ ـ كَنْ نَنْنَا حَجَاجُ بُنْ أَيْ يَغْفُرْبَ النَّفَغَقُ نَامْعَلَى بَنُ مَنْمُثُومِنًا أَبْنُ الْمُتَارَكِ فَا مَعْمُنَ عَنِ الزَّهُمِ وَعِنْ عُنْ عُنْ وَهَ عَنْ أُمِّرَجِ بُبَهَ أَنَّهَا كَانَتْ نَحْتَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ بَحْيِن فَسِمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبْسَنْةِ فَنَ وَجَهَا النَّجَاشِي النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَكِيْهِ وَسَلَّوُ وَالْمَهَرَ هَاعَنْهُ أَرْبَعَنَهُ اللَّابِ وَبَعَثَ مِهَا إِلَّا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ مِتَعَ شُرَخِيبُكُ بْنِ حَسَنَتَ قَالَ أَبُودَا وُدَحَسَنَتُ

ام حبیبه رصی انشرعنها سیے روا بیت سیے کہ وہ صبیقہ مس تقیں اوران کا خاون منبید التشدین بحش ویا ل فوت ہوگیا تو نجا بنی و نے ان کا نکاح نبی صلی الله علیہ و سلم کے دسا تھ کردیا اور معفنور م کی طرف سے انہیں حیار سزار ورم جهر دیا ا ور انہیں شرخیل ملی سند کے ساتھ دسول انٹرمٹلی انٹرعلیہ وسلم کے پاس بھیج و با۔ الودا و دسنے کہا کہ سخسنڈ ان کی

مال كا نام تقارا ورباب كا نام عبدالشريقا)

٨١٠٨ كَمُّ تَنَا عَمُتَكُ مِنْ حَاتِيمِ بَنِ بُونِهِ نَاعَلِيَّ بَنُ الْحَسَنِ بَنِ شَنِيْتِ عَنِ ابْنِ الْمُبَادَكِ عَنْ كُونِسُ عَنِ الزُّهِمِ تِي اَتَّ السَّجَاشِقَ ذَقَجَ أُمَّرَجِيْبَةَ مِنْتَ آبِ سُفْبَاتَ مِنْ دَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلَاقِ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ مَا لَهُ اللّهِ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَلِهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَاللّهُو

نہری سے (مرسلاً) روایت ہے کہ نجا ٹی انٹرعلیہ ما بیت ابی سفیاں کا نکاح رسول الٹرصلی الٹرعلیہ کم کے ساتھ می رمبرار در مہم جہر رہے کیا وررسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم کی طرف کا منا تو آپ نے تبول فرمایا۔

باربيك فِلْةِ أَلْهُرِرَ

قدّبت جهر کا با ب

9-11- كَكَّلُّ ثَنَكُ مُهُوسِى بُنُ إِسْمَاعِبُلُ أَنَا حَمَّادُ عَنُ ثَابِدٍ ابْنَا فِي وَحُمَبُ بِعَنُ آنَسٍ آتَ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّوَ رَاى عَبْهُ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْنٍ ﴿ وَعَلَيْهُ وَوَعُ زَعُفَرَ السِ فَفَالَ التَّبِيُّ صَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّوَمَهُ بَهُ وَفَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَزُرَّ جُنْ امْهُ أَقَّ فَالَ صَا أَصْهَ فَنَهَا قَالَ

وَنُكَ نَوَا فِهِ مِنْ ذَهَبِ فَالَ أَوْلِيْمُ وَكُوبِشَامَة مِ

ائنس دم سے روا میت ہے کہ دسول الٹہ صلی الٹر علیہ وسلم نے عبدائر حل بن عود نے م کود کھا اور اُن پر زعوزان کے دنگ کا نشان کھا۔ حضو دسے جا عبدائر حل منے کہ ایا دسول الٹر میں نے ایک عودت سے نکاح کیا ہے یعقود مسے دن اور کیا ؟ انہوں نے کہ کھجود کی کھٹلی کے وزن کا سونا - فزایا: دسیہ کرمیا ہے ایک بجری کے دن کا می اور آبن ما آجہ) اس سونے کی مقدار با بچ در می مونے کے برا بر بھی ۔ یہ بقول خطابی ان کے بال ایک معلوم مقدار تھی ۔

شعرے: مولا نا نے فرا یا کہ اس مقداری قیمت کے متعلق کہ اگ ہے کہ ان دنوں وہ ں پر با مجے دریم تھی بعبش نے کہا گئے دیا رسکین اعترامن یہ سے کہ تھجود کی گھٹی اس کھا گئے دیا مرسکین اعترامن یہ سے کہ تھجود کی گھٹی اس کھا ہے کہ تعدید کا لفظ ہر اس چر بر بولا گیا جس کی قیمت با مجے درجم چاندی ہو۔ اور خطابی نے ہو۔ اور خطابی نے درجم وزنی سونا مرادسیے۔ درجم جس طرح ہو۔ اور خطابی نے درجم وزنی سونا مرادسیے۔ درجم جس طرح ایک سکے کا نام بھا اسی طرح وہ ایک وزنی معیاد تھی تھا اور بھاں بہدو ہی مراد ہے۔ بیفنا وی نے اسے ظاہر تربات

 $\overline{\mathbf{u}}_{\mathbf{0}}$  by  $\mathbf{u}_{\mathbf{0}}$  and  $\mathbf{u}_{\mathbf{0}}$  and  $\mathbf{u}_{\mathbf{0}}$  are the  $\mathbf{u}_{\mathbf{0}}$  and  $\mathbf{u}_{\mathbf{0}}$  and  $\mathbf{u}_{\mathbf{0}}$  are the  $\mathbf{u}_{\mathbf{0}}$ 

كها ب مكراس لى ظر سے تداس كال الله متقال م و نا لا ذم آتا سے -

ولیمہ کے وقت میں ممی اختلاف سے کہ آیا یہ عقد سے پہلے ہے یا اس کے بعد یا ہیوی سے طاقات کے دفت یا اس کے بعد یا اتبدائے مقد سے بعد از فلوت ٹک ؟ علا مرتفی الدین سبکی نے کہ اکر نی صلی الشرہ اللے مومنقول ہے وہ بعد از فلوت سے جمیسا کہ تجاری میں انس دھ کی حد بہ میں صراحت موجود ہے۔ وکو بہ اللہ متعلق می فظ آب ہج نے کہ کہ کر ہو تو احتماعی نہیں بلکہ تعلیل کے لیے سے ۔ مودیث کے سیاق سے معلوم ہو تا حیکہ و لیمہ کی تکثیر مطلوب سے بشرطیکہ کوئی اس بہ تا درم ہو ۔ قامنی عیا من رونے کہ افقہ اوکا جماع ہے کہ صاحب صیفت آوی ایک بکری سے نہاوہ ہوا ور اس سے جبی زیا دہ ہر ولیمہ کر سکتا ہے، کم از کم مقدار یہ ہے۔ اور مستحب بہ سے کہوہ فارندی حالت کے مطابق ہم وقع ہو وارداس مدیث سے دُلها کے لیے ذعوان کے استعمال کا محتوب نہ سے اور اس محتوب ہوا ور اس موقع ہو وارداس موسی میں نہ دکھنا نکاتا ہے۔ لیکن عبدالرحمٰن کے کہڑوں ہر زعفوان کا استعمال کا محتوب نہ است ممنوع کہا دیا ور اس جواز تا بت ہم وارد دشرہ مبیح احادیث سے اور اس جواز تا بت میں واد دشدہ مبیح احادیث سے امن کال کیا ہے ۔ عبدالرحمٰ رمائے قصتے کے بادے میں بہت کھے کہا گیا اص بارے دیا تھا اور اس وقت ذعفوان مردوں کے لیے ممنوع دی تا۔ منع کیا حادیث کی دوایت اسے مثلاً : دا ہیروا قعدا وائل بجرت کا تھا اور اس وقت ذعفوان مردوں کے لیے ممنوع دی تا۔ منع کیا حادیث کی دوایت اسے مثلاً : دا ہیروا قعدا وائل بجرت کا تھا اور اس وقت ذعفوان مردوں کے لیے ممنوع دی تھا۔ منع کیا حادیث کی دوایت ایک خود اسے اکثرو و مردندات ہم حبنوں دیں دیں۔ دیرے ہوت کی تھی درہ عرار مراز کرنے کے کیا سے بردون کے کیا سے بردون کے کیا سے بردون کے کیا سے بردون کی کیا دو اس کے کیا سے بردون کی کیا دو اس کے کیا دو اس کے کیا دو اس کی کیا دو اس کے کیا دو کہ کی کیا تھا وہ کی کیا تھا در اس وقت ذعفوان مردوں کے لیے مردون کے کیا دو کا دو کی کیا موسند کی کیا دو کیا کہ کیا کہ کیا دو کا دو کیا کہ کیا کہ کیا گوئی کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کیا دو کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کوئی کیا کہ کیا کیا کہ کی کیا کہ کیا کہ

نمیں سگایا گیا تھا بلکان کی بیوی کے کپڑوں ہاجہم وغیرہ شیمنتقل بہوا تھا۔ لوو تی اور بیفنا و تی کا ہی تول ہے (س) مکن ہے بیوی سے فلوت کی فاطرانہوں نے نوسفبولگانا چاہی اور حبلہ ی میں مردا رہ نو شبورہ ملی ہوتو زنانہ نوشبو کو ہی استعمال کر دبیا ہو۔ جیسا کہ جمعہ سے دن خوشبو سگانے کا سحم سے نوا ہ عورت کی نوشبو میں سے ہی ہو۔ رہ، وہ نشان معمولی تھا بہذا حضور سے منع نہ فرمایا ( ہ) علامہ با جی نے یہ جواب دیا کہ ممنوع وہ زعفران ہے جو نوشبوئیات کا مجمولہ مہوا ور حس میں نوشہو نہ ہمواس میں حمد ج نہیں ( 4 ) زعفران کا استعمال مردوں پر حرام نہیں صرف تنزیماً نا لیسند یہ وہ

ا وراس كى دنتيل بير مديث بي (١) و لها كي ييهاس كا استثناء سي اور عام طور برمنوع بي.

مقدار میں فقیا، کا اختاا ف ہوا ہے بینے الاسلام عثما فی رحم النائے الله میں ہوا ہے ہے۔ کا مصلات مقدار میں فقیا، کا اختاا ف ہوا ہے بینے الاسلام عثما فی رحم النائے و کور سے ہے۔ اس میں کی مصلات سے مقدیں۔ ایک بدر کو باز کاح کا فائدہ تبھی صل موسکتا سے کہ فریقین میں سے ہوا کے دائی معاونت و و فاقت کے بیع ول سے ہما وہ موجود اور موجود کا موجود کا موجود کا موجود اور موجود اور موجود کا موجود کا موجود کا موجود کا موجود کی محدود کے موجود کی محدود کے موجود کی اور موجود کا موجود کا موجود کی اور موجود کی اور موجود کا موجود کی اور موجود کی اور موجود کو اور موجود کو اور موجود کو اور موجود کو موجود کی اور موجود کو موج

صلی الشرعلیہ وسلم کے سلیے وہ عود ست ملال کی گئی تھی انطود خصوصیت ، جو معنود م کو اپنی مبان کا مہہ کردے اور آپ ا اور آپ اسے قبول فرمائیں ۔ اس سلسلے میں فرمایا ؛ لیگیلا ٹیگؤٹ عکینٹ کئر جمہ " تاکہ تم پر حرج نہ دہے "اس سے معلوم ہوا کہ جہرکی اوا شیگی باعث حرج ہوتی سے جسے شرعی مصلحت کی خاطر آپ سے ایٹ یاگیا ۔ اور حرج صرف

رمال) گی استعطاعت بنه موتو وه نونگری سے نکاح کرسے رکیونکہ اس کا جهر کم مہوگا ) اسی طرح ریسول اللہ

اس صورت مين متعبور سي كر مهركا يك معقول مقدار مهو. اور حديث مين جو" لوسيه كي الكوي "كا لفظ أياب

وه بطورمیا لغهسیے بمیساکہ فرما یا ہے کہ: صدقہ کمہ وخواہ مبلی بہوئی گفری کا بہو۔ ظاہر سیے کہ علی موٹی گھری توکو پئ

نفع مندحيزن عقى، لهذا يه بطورمبالغ و ميا وره بولا گياسيے -عز مندیکه حسب د لا ٹل شرع مهر کی مقدار انسی مهونی لاذم سیم بیسے عرفًا مآل کها بها نسکے -اس کی کمی مبیثی کی حدّ مقرر منكي موسكتي اوريه مرضف كے احوال كرمط بق سے ارتفاد اللي سے ، ووف أ كھل الكونب مك وف تُا مَنْكُ بِقِنْطَارٍ بِحُورَة إلَيْكَ وَمِنْهُمُ مَنُون تا مَنْكُ بِدِ فَيَناعُ لَا يُؤَدِه إِلَيْكَ - يمال يروريم كالفظنمين آیا اور مال کی کنز کت و قلت کا مق<del>ا بلر تنطابہ</del> اور دینار کے تعظوں سے مہوا ہے بھویا پیرنتا پاٹیا کہ ایک دینار مال خطير کی کم از کم مقدار سے جسے وزن دیا جا سکے. اور قوا عدِ شرعیہ میں دینار دس درہم کے ہرا ہر مہوتا سے دلینی باب لکاح ویخیره میں ،اور حبزیۂ میں ما دریم کے مقابل مثمار ہوتا ہے۔ بس ہی مناسب ریا کہ مرقہ کے باب میں اس مقدار کو قطع بد کا معیار بنا یا با گئے اور نکاح کے باب میں مہر کی کم سے کم مقدار اسے قرار دیں۔ اور مہر کی کمٹیر مقداروہ ہے جيها الله تعالى نے تِنطِار سے تعبیر فرمایا ہے؛ وَمُ تَكُنهُ والْحُكَا هُنَّ فِنْظَالًا يَعْنَفْي مِنْ كَا الْ ولائل سیے وس دریم کو کم سے کم مہرکھ کہ ایا ہے۔ وارتعلیٰ اور بہتی نے ایک مدمیث روا بت کی ہیے کہ: دسٹس درہم سے کم مہرنہیں مکوتا 'اس حدمیث کے بہت سے طرق ہیں عنبیں محدثیں نے منیعیف کہا ہے۔ مگر کٹرت مطرق عث السي مديث لائق احتياج موحاتي سيرنوك في شرح المهذّب محقق آبن الهام في برنان الرين ملبی کی شرح بخاری سے نقل کیا ہے کہ بقول بغوی یہ مدیث حسن ہے ۔ پھرابن الهام سنے بعض اور طرق نقل كئي بيرا ور أيك طرفق كے متعلق ابن مجرسے نقل كيا سے كرية سن سے ابن أميرا لي ج نے بھي اسے من كها سے-حسنرت نے فرمایا کر حنفیہ نے حس طریق سے استدلال کیا وہ مشائد یہی سے مجھے حسن کہا گیا ہے۔ امام محمد نے فرما یا کم بهر صفرت علی<sup>ط ،</sup>عبدانیدین عمرو ، عامر شعبی اورا برا پیمنخه پوسیه مروی سیرا ورطی وی نےاسیے مشرح مع<mark>انی الاثار</mark>میں ی برا برا من سے برنوعًا روا بیت کیا ہے اور یہ چیزامیری نہیں جیسے احبتہا دسے مقرد کیا مباس*ے ،* اس میں سماع کی منرورت سے دا رقطنی مے اپنی سن میں داؤ دالاً و دی عن استعبی عن علی ره دوایت کیا سے کہ ما فق دس دریم سے کم میں قطع نہیں لمياما سكتا ا ورمهروس ورتهم سے كمنهيں موتا · داؤ د الاودى كو ضعيف كها كيا سے نگر حضرت موسكے فرما ياكه اس نام و . ت کے دورادی میں ۔ایک تو داور تی میزیو ب<del>ی عبدالرح</del>ن اور بی ہے اور یہ بلاا ختلاف مدیث میں عیر توی ہے مگرا بن عدی سنے کہا ہے کہ میں نے اس کی کو ٹی منکرچردیث نہیں دیکھی تجوہ رسے تجا و زہوبشرط یکہ اس سے روایت نے والا ثقر سمد - اس کی مدتیث مکھی مبا سکتی سے اور حب اس کا شاگر و ثقد موتوم فنبول ہے . اور مذکورہ الرکو سے تحمد بن ربیعہ اورعب النشرین موسی روا بہت کیا سے اوروہ دونوں تقدیب ۔ ووسرا وا ؤوب عبرالدراوک ہے جس کو احمیر ، ابن معین ، ابو وا و د ا ورابن سٹا ہیں وعیر ہم اٹھ سنے ثقہ کہا ہے ۔ نسا ٹی سنے کہاہے کہا ہے کہ صیح یہ بات متحقق نہیں مہوسکی کراس سند میں کونسا داؤد اودی مراد <del>سے۔ عینی س</del>نے ابن حزم سے نقل کیا ہے کہ یہ وا ود بن بندیر سے ، اور شعبی کا مرسل مقبول سے دعولی مزی نے کہا سے کہ شعبی نے علی بن ابی طالب سے سماع

ولاً نارم سهمارنیوری نے فرما باکہ کم از کم مقدار حهرس اختلاف سے بعض نے کہا کہ کم از کم جیسے مال کہا ما

اس سے مراد مهر معجل سے مجوعورت کی مل قات کے وقت دیتے سے۔ بعد میں مہری کمیں کی مباتی ہو گی کیونکہ اس حدسیٹ میں زیادہ کی نفی نہیں سے ۔ اگر مہر کا نام با سکل نہ لیس تونکاح تب جی درست ہے۔ اگر کم مقرد کریں تو بعد میں تکمیل مہوسکتی سے ۔ اور چونکہ اوپر کی مدیت کی مشرح میں بیان مشدہ روایات کے مطابق دس تک کی زبادتی ٹا بت سے بہذا ہی معنیٰ کیا مبائے گا کہ حہر کی تکمیل بعد میں ہوتی مقی ۔

بَانِسَ فِي النَّزُورِيجِ عَلَى الْعَمَلِ بَعْمَلُ يَانِسَ فِي النَّزُورِيجِ عَلَى الْعَمَلِ بَعْمَلُ يَعْمِدِ دِي عِلَى يِرَدُوجِ عَلَى الْعَمَلِ بَعْمَلُ

٢١١١ حَسَّ نَكُ الْقَعْنَبِي عَنْ مَالِكِ عَنْ آَيِى حَاذِمِ آَيْنِ دِبْنَارِعَنْ سَهْلِ بَنِ سَعْدِ السَّاعِدِي آَنَ مَا أَنْ دَبْنَا رِعَنْ سَهْلِ بَنِ سَعْدِ السَّاعِدِي آَنَ وَسُولَ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّوَجَاءَتُهُ إِمْمَا أَةٌ فَقَالَتُ يَا رَسُولَ اللّهِ وَسَلَّو بَهُ اللّهُ اللّهِ وَسَلَّو اللّهِ وَاللّهُ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللّهُ وَسَلَّمَ اللّهُ وَسَلَّمَ اللّهُ وَسَلَّمَ اللّهُ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ هَلُ عِنْ اللّهُ وَسَلَّمَ هَلُ عِنْ اللّهُ وَسَلَّمَ هَلُ عَنْ الدّهِ مِنْ شَيْئً اللّهُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ هَلُ عِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ هَلُ عَنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ هَلُ عَنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ هَا لُو اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّ

تُصْدِ فَهَا إِنَّا لَا تَأْلُمَا عِنْدِي فِي إِلَّا إِزَادِيْ لَمْذًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَأَوْ إِنَّكَ تُصْدِي فَهَا إِنَّا لَا تُعَالَى مَا عَنْدُ اللَّهِ عَلَيْهُ وَسَأَوْ إِنَّكَ فَا لَا يَعْدِيدُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَسَأَوْ إِنَّكَ فَا لَا يَعْدِيدُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَسَأَوْ إِنَّكُ فَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَسَأَوْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّا اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّالِي اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ واللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ عَلَيْكُ وَالْمُعَلِّي اللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ عَلَيْكُ وَاللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ عَلَيْكُ اللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ اللّهُ عَلَّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُوا عَلَيْكُوا اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُوا اللّهُ اللّلْعُلِي اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

إِنُ اعْطَيْنَهَا إِزَارَكَ جَلَسْتَ لَا إِزَارَلَكَ فَالْتَمِسُ شَيًّا فَالَ لِإِلَجَكُ شَيًّا قَالَ فَالْكَمِسُ وَلَوْ

خَاتَمُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَالَمُ مَن حَدِيدٍ فَالْمُسَ فَكُورِيجِ لَى شَيْزًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَهَلُ مَعَكَ

مِنَ النَّهُ إِن شَكَّ فَالَ نَعَمُ رِسُورَةٌ كَنَا وَسُورَةٌ كَنَا السَّوَيِسَمَّاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَكُوْقَ لَ زَوْجُنُكُهُ كَامِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرُانِ -

﴿ ١١١ - كُنْ اَحْمَدُ اللهِ مَنْ كَفْصِ بُنِ عَبْدِ اللهِ حَمَّا ثَنِي اَنِي حَفْثُ بُنَ عَبْدِ اللهِ حَمَّا ثَنِي اللهِ حَمَّا ثَنِي اَنِي حَفْثُ بُنَ عَنْ اللهِ حَمَّا ثَنِي اَنِي عَنْ اللهِ عَنْ عَشِلِ عَنْ عَشِلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ إِنْ دِبَاجٍ الْبَاهِ لِي عَنْ عَشِلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ إِنْ دِبَاجٍ عَنْ اَلِهِ مِنْ الْمَحْدُ اللهِ مَنْ اللهِ عَنْ اللهُ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهِ عَنْ اللهُ اللهِ عَنْ عَلْمُ اللهِ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلْمُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلْمُ اللهِ اللهُوالِي اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ

سُوْرَةَ الْبَقْنِ أَوَالَّذِي تَلِيهُ هَا قَالَ قُمُوفَعَ لِيمُهَا عِشْرِ أَيْنَ أَيِنَّا وَهِيَ إِمْرَأُ تُكَ

برتوبعد س هي مقرر اور ادا موسكت تقاء

عملاد بن انی رباح نے ابوہریرہ سے اسی تیم کا قصتہ ہوا گیت کیا ہے نگراس ہیں یہ بندا ور انگوشی کا ذکر نہیں اور کہا : محصنورٌ سنے فرنایا : مجھے کتنا قرآن یا دہیے ؟ اس نے کہا سورہ البقرہ یا اس کے بعد والی سورت ذاکر عملان کی مند میں عسک بندی منعیعت مناور اس میں مندمیں عسک بن سفیان منعیعت ما اور میں مندمیں عسک بندیں عسک میں مندمیں عسک بندیں عسک مندمیں مندمیں عسک بندیں عسک مندمیں مندمی مندمیں مندمی

میران میں *لکھا سے* .

سر۷۱ حَتَّ تَنَاهُمُ وَنُ بُنُ ذَبُهِ بَنِ آبِ الزَّرْقَاءِ نَا أَبِى حَتَّ ثَنَا هُحَتَّ مُّ بُنُ مَا سِنِهِ عَثَ مَكْ عُولٍ نَحْوَخَ بَرِسَهُلِ فَالَ وَكَانَ مَكُحُولٌ يَقُولُ لَبُسَ لَالِكَ لِاَحَدِهِ بَعْمَ دَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَدَيْهِ وَسَلَّهُ عَدَادَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَدَادُهُ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ مَا اللهِ صَلْحَادُ اللهِ صَلْحَادُ اللهِ صَلْحَادُ اللهِ صَلْحَادُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللّهُ الللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللللّهُ اللهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

## بَالِسِ فِبُمُنْ نَزَوَّجَ وَتَوْلِبُسِرِّ صِكَا قَاحَتَّى مَاتَ ـ

اس شخف کا با بحب سنے نکاح کیا اور جمر مقرر رند کیا حتی کر گیا

مرام حكّ تَنَاعُتُما نَهُ وَيُ شَيْنَة نَاعَبُهُ الرَّحُمْنِ بَنُ مَهُدِي عَن سُفيانَ عَن فِرَاسِ عَن الشَّغِيِّ عَن مَسْرُونٍ عَن عَبْدِ اللهِ فِي رَجُلِ تَذَوَّجَ امْراً قُ فَمَاتَ عَنْهَا وَلَوْ يَهُ خُل بِهَا وَ كَوْرُهُمِ مَنْ لَهَا فَقَالَ لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا وَعَلَهُ هَا العِكَاةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ قَالَ مَعْقِلُ بُنُ سِنانِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ مَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ فَعَلَى بِهِ فِي بُرْوع بِنْتِ وَاشِق .

مسروق نے عبد اللہ بن مسعود رہ سے اس شخص کے متعلق روا بیت کی حب نے کسی عورت سے نکاح کیا بھرمرگیا اور

**کن س**النکارج ىسن،ا بى وا ۇدەلدىسىم امی سے خلوت نئرکی ا وردہر بھی مقردندکیا ۔ عبدالٹ ہم سنے کہاکہامی عودرت کو بچ دا جرسلے گا ا وراس ہے عدمت سے ۱ ور اس کے لیے میراٹ ہے۔مغفل بن سنان دم: نے کہا کہ میں نے دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم سے مشاکرہ ک سے بوک بنت دا منتق رمز کے متعلق ہی فنصلہ فرمایا بقا۔ <del>در متر مذری ، نسائی ماہن ما ج</del>ہہ۔ متر مذی سنے اسطے حسن صحیح کہا ، ٢١١٠ كَمَّ تَنَاعَتُمَا فَ أَنْ إِنْ مَنْ يَبِينَهُ نَا يَزِينُ أَنْ هَا رُوْنَ وَانْ مَهُويِ عَنْ سُفَيَانَ عَنْ مَنُصُوْرِ عَنُ إِبْلَاهِ يُحَرِّعَنُ عَلَقَمَ لَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ فَسَاقَ عُتَكَانُ مِتْلَةً -پرمُّدیٹ مبر۱۱۲کی ایک ا ورزوایت سے جواسی کی ما نندسے ا<u>ودعلقہ سنے ابن مسعود م سے روایت کی سے۔</u> علامہ خطابی سفے اس مدبیت کی مشرح میں مفوصہ کا نفظ مکھا سے کہ اس کا خاو ندحب قبل از دنتول مرما دیے تواسسے جہرمشل ملے گا رہیکن مدسیٹ میں <del>مقنومت</del> کا کوئی ذکر بہنیں) <del>قبطاتی</del> نے کہاکہ ہی مذہب حنف کا سبےاورشافعی کے دوا قوال میں سے صبیحے تر نہی ہے۔ اور مہرمثل میں اس عورت کے عصبات کی عور لوں کا کماظ سمو گا بعنی بہن ہولی ہ چي زاديال وعنيرېن - اور مال اورخاله ال مي د اضل ننين مي -كَمُّ ثَكَا عَبَيْهُ اللهِ بِنُ عُمَرَنَا يَزِيبُهُ بُنُ زُرَبْعِ نَاسِعِيْهُ أَنْ أَنِي عَمْ وَبَنَعَن فَكَ دَةً عَنْ خَلَاسٍ وَ إِنْ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُنْنِكَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدًا اللهِ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّي فِي رُجِل بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَاخْتَلُفُوا إِيَهُ شَهُرًا أَفْقَالَ مَتَراتٍ قَالَ فِإِنْيُ أَقُولُ فِهُا إِنَّ لَهَامَهُ فَا كَصَهَ إِنِي نِسَاءِ هَا لَا وَكُلِّسَ وَلَا شَطَطَ وَاتَّ لَهَا الْمِيْرَاثَ وَعَلِهُا العِتَاةُ وُ فَإِنْ يِكُ حَبَوانَّا فَيِمِنَ اللهِ وَإِنَ يَكُ خَطَّأَ فَمِينَى وَمِنَ السَّبُطَانِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ بَرِيَّانِ فَقَامَرَا شُمِنَ أَشْحَعَ فِيهُمُ ٱلجَدَّرَاحُ وَٱبُوسِنَايِن فَقَالُوْ آبَا ابْنَ مَسْعُوجٍ نَحْنَ نَتَنْهَكَ ٱنَّ رَسُولَ اللهُ صَلَى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّوَ قَضَاهَا فِيْنَافِي بِرُوعِ بِنْتِ وَاشِيْنَ وَائِنَ رُوَجَهَا هِلَالُ بُنُ مُثَرَةَ الْأَشْجَعِيُّ كَمَا فَضَيْتَ عَالَ فَفَرِهَ حَبُكُ اللَّهِ بُنُ مَسْعُودٍ فَرُحًا شَي يُدَّاحِينَ وَافَقَ فَضَاؤُهُ فَضَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى الله عكبه وسكر عبدالتّٰدين عتبه بن مسعود سنے كهاكر عبرالتّٰدين مسعود رمزے باس ايك تلخص كے بارسے ييسللو يو تھنے كے بيے لوگ ایک ماہ بہ تک آتے ماتے سے باید کرکئی بار عبراللہ منے باس آٹے عبداللہ نے ان سے کہا میں اس مسلم میں کمتن مہوں کہ اس عود ست کا مہراس کی دیگرعورتوں زیعنی قریمی درشتہ عورتوں ، جیسا سے نہ کم نزنریاوہ اور برکراس محیلے میرات سے اوراس بیرعترت سے بس اگرمیہ بات درست سے نوائٹر کی طرف سے سے اور اگر خطاء سے تو مجد سے ا ورشیطان کی طرفت سے ہے ا درانٹرا وراس کا رمول دونوں اس سےمیری ہیں۔ ب<del>یں اشجع</del> قبیلہ کے کچھ لوگ است*ط*ے

بن میں جراح رمزا ورا بوسنان <sup>رمز</sup> ستھے اور کہا : اسے ابن مستور مم گواہی دسیتے میں *کہ رسو*ل الشرصلی ال فسنغيمهار سے درميان بڑو ع رمز بنت وامثق كے متعلق اسى قسم كا فيصله فر مايا عقاجو آپ نے كيا ہے ا وراس کا خا وند بلال بن مُمرّه رمز الشجعی می عبدانسدین مسعود رمز اس باست بیدنها میت خوش بوی که ان کا ا رسول الشرصلي الشدعليه وسلم ك فيصل كيموا فق رياسيد المستداح ديس يرمدريف مروى سب مشرحے: اس مدیرے پس میر دلیل ہے کہ عورت کا لکا ح ہوجائے ا ورحق مہرمقرد ہوجائے نگرہ و داقبل از دخول مر ھا نے توا سے پورا مہر ننے گا،میراث بنمی سلے گیا ور مدرت ہمی گزارے گی .بقول منٹ<del>و کا تی</del> ا من مسعودرم ابن سیرین<sup> م</sup> ا بن ابی لیبار<sup>م</sup>، ابو صندغه رموا وران کے اصحاب، اسحاق مواحم رموکا کہی مذمب سے اورعلی ط، ابن عمام *رط، ابن عمر*صا مال*ک ده ،ا و زاعی در بیش و ، با و حی ا ورمن*ثا فعی *دو کی ایک د وابیت ا ورقاسم در کیا یک د وابیت سیح کروه عودست فقط می<sup>ان</sup>* کی مستحق سیرا ورجه اور جولائے کی مستحق نهیں - اس حدیث کا جواب انهوں نے بیردیا سے کراس میں اضطراب ہے کیھی معقل بن سنان، کبھی امٹینے کے آ دمی، اور کبھی اشجع کے لوگوں سے مروی سیے ۔ مالانکہ یہ مردیث صحاح خم موجود سے اور تر مذی سنے اسے صحیح کہا ہے . قائم، بہتی اور ا<del>بن حبان</del> نے بھی اسے روابت کیا اب<del>ن حرّم</del> نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ اس کی سند صحیح سے ۔ مبھی نے کہااس میں ابوسنائ کا نام آیا ہے جومشور صحابی بخاا وراس میں انمتلاف مضرنه میں اور اس کی بما م ر واتیت صیحے میں اور بعبن روا یات میں سیے کہ انتجع کی ا ا کے جماعت اس واقع میں حاصر تھی۔ امام مشافعی حمنے اس حدمیث کے تبوت میں کلام کیا ہے اور کھا ہے کہ اگر سیر حدثیث صبح مہوتی تومیں اس کونسٹیم کمربیتا - حاکم کہتا ہے کہ ہما دسے استا د ابوعبدالطفرنے کہا کہ اگر میں نشا فعی کے یاس موجود مہوتا تولوگوں میں کھڑا مہوکمہ اعلان کمہ تاکہ ہیر حد میٹ صیحے سے لہذا آپ اسے اپنائیں -اور اس حد سیٹ کا الك شابرسي عصر الوداؤداور ماكم في مقلبهن عامره كا مديث سع بيان كياسيد. ٢١١٤ حَتَّا نَنْنَا عُمُتَكُ بُنُ يَجْبَى بُنِ فَارِسِ النَّاهُ لِيُّ وَعُمَرُ بُنُ الْخَطَّابِ قَالَ مُحَتَّك

١١١٧ عَلَى اللهُ عَلَى الْحَدَّى الْحَدَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الْحَدَّى اللهُ عَنْ الْحَدَّى اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ ا

الشهد الكُودَاوَد ذَادَعُمُ مُونَ اللهُ عَلَىٰ اللهُ عَمْرُ فِي الْحَيْرُ اللهُ عَالَ اللهُ عَلَىٰ اللهُ عَلَىٰ اللهُ عَمْرُ فِي الْحَيْرُ اللهُ عَلَىٰ اللهُ عَلَىٰ اللهُ عَمَرُ فِي الْحَيْرُ اللهُ عَلَىٰ عَلَىٰ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَىٰ ا

كائب في خُطُب في النِّكَاحِ معدد نعاح كاباب

١١١٨ - كَكَّانَكُ عُتَكَدُهُ اللَّهُ عَنَ اللَّهُ عَنَ اللَّهُ اللَّهُ عَنَ عَنَ اللَّهُ عَنَ عَنَ اللَّهُ عَن مَسْعُوفُ فِي خُطْبَتَةِ الْحَاجَةِ فِي النِّكَاجِ وَعَيُرِةٍ وَحَدَّا ثَنَا كُحَدَّى اللَّهُ عَنْ عَنْ الْاَنْبَادِي الْمَعْلَى مَا وَبَهُ عَنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْ اللّهِ اللّهُ عَنْ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَلْ اللّهُ عَلْ اللّهُ عَلْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَلْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلْ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللل

ກຽ**າກາດຕາກ**ຄອດຄົນຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດຄະນອນ ຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດຄອດ

اللهُ وَاشْهُكَ آتَ مُحَدَّكًا عَبُكُ لَا وَرَسُولُكَ إِلَيْهَا الَّذِينَ الْمُنُوا تَكُولُاللَّهُ الَّذِي نَسَآءَ لُونَ بِهِ امَ دِتَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُوْ رَقِيْبًا يَا رَقُّمَا لَّذِيْنَ امَنُوا اتَّعُوا اللهَ حَتَّى ثُقَا لِمُونَ ۚ لِكَيْ يَكُمَا لَّذِينَ اٰ مُنُوااتَّكُّوا لِللَّهُ وَقُولُوا فَوُلًا سَدِيْدًا لِيُّتُ كَيطِع اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَفَكُ فَا زَفُوزًا عَنِظِيُّمَا كُو مَفْلُ مُحَدِّكُ ابْنُ سُيكُمْ انْ بعبدالتندين مسعو درمنسنے نسکاح وعشرہ میں صاحبت کا خطبہ مروی سے وعبدالتّٰدیمنسنے کہا کہ ہم کورسول التّٰرصلي التّلد پسکھایا جویہ سے کہ: الحدید لله نستعین ہ آنج " تعربین اللّٰدسی کے بیے سے ہماس سے مانگتے میں اوراس سے مغفرت میا سنتے میں اوراس سے اپنے نفوس کی ہائی سے بینا ہ پینتے میں ۔ جبے التُدردایت دے ا سے کو ٹی گراہ کرنے والانہیں اور جسے گراہ کرے تواسے مدانیت دینے وا لاکو ٹی نہیں اور میں گوا ہی ویتا ہوں کہ انٹرکے معبود نہیں اور میں گوا ہی دیتا ہوں کہ ہے شک محد اس کا بندہ اوراس کا رسول ہے ۔ اسے ایم ن والو تشدسے وروحن کے نام برئم بام سوال کرتے ہوا وررشتہ داریوں کے معاطے سے ڈرو، سبے مشک اسٹرنم برنگران سے۔ ا سے ایمان وابوالٹ کرنسے ڈرومبیساکراس سے ڈرسنے کا حق سے اورتم میت مرومگراس مال میں کہتم مسلم مہو۔ سے ایمان والوائٹر مسے ڈرواورسیدھی مفنیوط بات کہو، وہ ہتمارسے اعمال کی اصلاح کر دیے گا اور تہار سے مّن و مخش و سے اور موشخص اللہ اور اس سے دسول کی اطاعت کرسے تو بے شک اس سفے ہوئی کامیا بی یا لی . اور لحمد بن کشیراوی نے الحد دمٹرسے پیلے اُن کا لفظ نہیں بولا (تنہ ندی، انسا فی اورا بن ما جہ تشہر حے: تعافظ اب<del>ن تحجر</del>نے نکھا سبے کہا مل علم کے نز دیگ نکاح خطبہ کے بغیر بھی مباٹمز سبے اور <del>لوری</del> وعیرہ کاہیں قول سے بعف امل ظا سَرِنے خطبہ کو نکا ح کی تشاط بتایا سے مگر بیرٹ فرسے <del>۔ نسانی کی</del> دوایت میں بیر بفظ بھی سیے کہ کامیرُ مشها وت کے بعد بیتهن کا بات پیٹر ھے ( سور ۂ نسار کہیت ا ، اَل عمران کہیت ۱۰ اورسورۂ احمراب میت ۵۰-۱۷ ) سورة نساء كى آيت س اس روايت من الفاظ كا ختلات ب كيونكه ولاك يسي: وَانْقُوااللَّهَ اوريها سع كايكا الكُن مِن ) مَنتُوا التَّقُوا اللَّهُ الدَّن مَ تَسْكَاءُ مُوْنَ بِهِ آن مُولانا سُنے فر ما يا كرشا يديدا بن مسعود وسكى شا ذ قرأت یعے وُریزمنوائتہ قراُت تواس کے فَلا ب سے حَقّ کُفّا ہے کا معنیٰ این مسعود منا اورا بن عیاس مننے پیربتا ہاکہ ﴿اس کَی ا فل عدت کی مباسطًا ور نا فرما نی نه کی جائے ً وا ورا بک قول بیرکم: امسے یا در کھا مباسےًا ور پھیلا یا نہ مبائے اِس ایت كى ومشاحث يا نسخ دومرى كَبيت ميس موا سيركه؛ فَا تَقَوُّا السَّدَعَا السُّكَطَعُ تَثُوُ بهيلي كَبيت ميرع فائدا ور دومرى ميں اعمال مرادیس- مُنسلِه کھنے ون ایعنی مخلص اور عسن ایما ندار پنوکہ جب بھی موت آئے مالیت اسلامیں آئے۔ لَّهُ بِنُ بَشَّارِ نَا أَبُوعًا صِيونَا عِنْ رَكَ عَنْ قَتَا دَةً عَبُورَتِهِ عَنْ إَنَّى عَيَاضِ عَنِ ابْنِ مَسْتَعُودِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى إِذَا نَتَهَمَّ لَا ذَكُونَ حُولًا قَالَ بَعْدَ فَوُلِهِ وَدَسُولُهُ اَرُسَلَهُ بِالْحَقّ بَيْدُيْرًا وَنَـنِيُرًا بَيْنَ بَيْرِى السَّاعَةِ مَن

فَقَلُارَسْكَ وَمَن يَعْصِهِمَا هَا نَتُهُ لَا يُضَّرِ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُا لِلَّهُ شَيًّا -

ا بن مسعود منسے دوابیت سے کہ دسول السّر ملی الدّع لیہ وسلم حبب خطبہ دسیتے تو اِسی خطبہ کی ما ند دیے۔ اور عبد ہ ور سو ای کی بنیکڈا کو نئر نیڈا الحال السّر منا فرکیا کم ، اُن مسککا جا گئی کبنیکڈا کو نئر نیڈا الحال الترفیاسے حق کے سابھ بشیر و نذیر بناکر قبیا مت کے آئے بھیجا۔ حجوا للندا وراس کے دسول کی اطاعت کمہ سے تو وہ ہا بت یا بہوا اور جو ان کی ن و با نی کریے تو وہ اپنے سواکسی کا نقصان بنیں کمہ تا اور السّد کا کچھندیں بگاڑ سکتا۔ ( یہ مدیرے مسند میں بھی ہے بقو ل منذری اس کا را وی عمران بن واؤدا بقطان متعلم فیہ ہے شیخ شاکر نے کہا کہ عمران العظان ابوزر بع ثقہ سے اور وہ قتا دہ میں دوایت کمرتا ہے )

٢١٢٠ - كَمَّمَا نَنْنَا مُحَدَّدُهُ بُنُ بَشَادِنَا بَهُ لُ بُنُ الْمُحَبِّدِنَا شُعُبَرُّعَنِ الْعَلَاءِ بَنِ اَخِي شُعَيْبِ الرَّازِيِّ عَنِ الْعَلَاءِ بَنِ اَبَى الْمُعَالِمِنْ بَنِي شُكَيْمٍ فَالَ خَطَبْتُ إِلَى النَّبِيّ الْمُكَالِدِي عَنِ السَّامِ عَنْ رَجُلِ مِنْ بَيْنَ شُكَيْمٍ فَالَ خَطَبْتُ إِلَى النَّبِيّ الْمُكَالِدِي فَا لَنَّا عَبْدِ اللَّهُ عَلَيْبِ فَا لَنَّا مَنْ عَبْدِ اللَّهُ عَلَيْبِ فَا لَنَّا عَبْدِ اللَّهُ عَلَيْبِ فَا لَنَّا عَبْدِ اللَّهُ عَلَيْبِ فَا لَنَّا مَنْ عَبْدِ اللَّهُ عَلَيْبِ فَا لَنَّا مَنْ عَبْدِ اللَّهُ عَلَيْبِ فَا لَنَا عَلَيْ مِنْ عَبْدِ اللَّهُ عَلَيْبِ فَا لَكُولُ اللَّهُ عَلَيْبِ فَا النَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْبِ فَا لَهُ عَلَيْبِ فَا لَا عَلَامِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْبِ فَا لَكُولُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ فَا لَا لَكُولُولُ اللَّهُ عَلَيْدِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الللْهُ عَلَيْهِ الللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللْهُ الْعَلِي اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ الْعَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُعْلِي اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ الْعَلَيْمِ اللْعَالَالِي الْعَلَامِ الْعَلَيْمِ اللْعَلِي الْمُعْلِي اللْهُ الْعَلِيْمِ اللَّهُ الْمُعْلِي اللْهُ الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْعَلَيْمِ الْعَلَامِ اللَّهُ الْمُعْلِي الْمُعْلِقِ اللْمُعِلَى الْمُعْلِي الْمُعْلِي اللْمُعَلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِي اللْمُعِلَى الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ اللْمُعِلَّامِ اللْمُعِلَامِ اللْمُعَلِي الْمُعْلِمُ اللْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ اللْمُعَلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ اللْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ اللْمُعُلِمِ اللْمُعْلِمُ اللْمُعُلِمُ اللْمُعْلِمُ الْمُعْلِم

بی شمیم سے ایک آدتی سے روائیت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آنا مرہنت عبد المطلب کانگاح طلب کی شمیر میں تو اس کا نکاح میرے ساتھ نطیے سے بغیر کمیا تھا۔ (مجا دری نے اسے تا دریخ کبیر میں دوایت کسا ور اس میں اختلاف کا ذکر کیا سے میں میں میں ہمی یہ مدسیٹ مروی سیے

نتہ ہے ؛ ما فظ آبن مجر نے ہمذیب انتہذیب بیں بنی سکیم کے اس او ٹی کا نام عبا و بن سیبان و مسلمی ہتایا ہے اس مقتل بن ابراسیم را وئی مدیث اس عبا در من کا لانا ہے ۔ جس اُنام کا آس حدیث میں ذکر ہے وہ دراصل اُمبہ منت رہیں بن مارٹ بن عبد المطلب ہے ۔ اس دوا بت میں وہ اپنے برادا داکی طون منسوب بہوئی ہے ۔ اس مدیث سے نکاح بلا خطبہ کا جواز نکلت اسے ۔ نحل بی نے کہا ہے کہ اسے کہ با با بغ لاکی سے اذن نہیں دیا جاتا اور یہ نا با بغ متی ۔ اذن کا سوال ہا لیغہ سے ہے۔ مگر احمد بن منبل رو نے کہا ہے کہ براٹری نوسال کی نہ حتی اور اگر اس عرکی بروتو ہا پ کے ملاوہ کو جی اس کا نکاح اس کے اذن سے بیار میں کہ اسٹر میں کہ سکتا ۔ خطابی نے کہا کہ ن کا مراس کا اندام میں کیا یا اگروہ ہا لغ میں کیا یا اگروہ ہا لغ میں کیا یا اگروہ ہا لغ متی تو اس کے اذن سے کہا مول الشر علیہ وسلم نے یا تو اس کا نکاح نا ہا بغی میں کیا یا اگروہ ہا لغ متی تو اس کے اذن سے کہا موگا ۔

بَاسِّ فِي تَرُوِيجِ الصِّعَارِ.

نا با نغول کے نکاح کا باب

١٦٢١. كَنَّ تَنَا سُكِمَاكُ بُنُ حُريب وَٱبُوكامِلِ قَالاَنَا حَمَّادُ بُنُ زَبْهِ عَنْ هِشَامِ فِي عَنْ هَا لَا نَا حَمَّادُ بُنُ زَبْهِ عَنْ هَا لَتُ تَنْزُوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَبُهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا فَعُرُونَا فَا فَعُنْ اللهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتُ تَنْزُوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَبُهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا

بِنْتُ سَبْعٍ فَالَ سُلِيمًا ثُوَا وُسِتٍ وَدَخَلَ بِي وَإِنَا بِنُتَ تِسْمِ \_

عائشة رمنى الشرعنهاسف فرما بإكررسول الدملي المدعليه وسلمهف مجر سع حبب نكاح كيا توكس معات سال كي نقى السليمان نے كها: با يجد سال كياً ورميري رخصتى حبب مودئي تومين نوسال كي مقى ( تجار ي اسلم النساقي ابن ما جب مشی حے: مافظ ابن مجر سُنے کہا ہے کہ بتو لَ مہتب ملہ، کا س پہ آج اع ہے کہ باپی نا با بغ وومشیزہ اولی کا سکتا ہے اگر جے وہ وطی کے قابل نہ ہو سکی طی وی سے ابن شبر مرک فول نقل کیا سیے کہ وطی کے نافا بل اللہ کی کا لهماكه حضرت عالشفه كاصغيرسني مين نكاح رسول الشرصلي الشدعليه وسلم كي فيصالف میں سے نقد مام**ں کے برعکس حسن بھری اور تختی**رم کا قد ل سے کہ باپ اپنی با بغ لاکی یا نا با بغ کا نکاح منواہ دوشنرہ م ہو یا نہم وکر مہی نہیں کمہ دسکتا حبب تک اس کا افران نہ ہو بمولا نا سنے ما فظ سے نقل کیا کہ تخصیص کا دعومی غلط ہے کمیو نکیجھنر کت عمر رمنی التا بعد نہ نے حصرت علی من کو ام کلثوم جھ کے نکاح کا بیغیام دیا تو علی رہ نے اس کی صغر سنی کا عذدكيا. حصرت عرم كنے فرما يا ، اگر زند ہ رسى توبط ى عبى مهو جاسے گى ، پھر صفرت عجرم كنے اس سعے نكاح كي . نووى يشنے لم ک*ی شرح میں کہا سبے کہ*ا مل اسلام<sup>8</sup>اس پرا جماع کہ با پ اور واوا اپنی نا بابغ دگوشیرہ دارای ہوتی کا لگاح *کمرسکتے* س اور دسیل یہ مدس ہے اور ایسی اور کی کو بلوعنت کے بعد فسنے کا حق نہیں مہوتا۔ یہ فدسب بالک، س فعی فقہائے غراق نے کہاکہ بلوغنت کے بعدیور کی کو مننخ کا اختیار ہے مولا نا سے فرمایا کہ فقہ اسٹے منفنیہ کا مذہب اس باب میں وہی کیے جو فقہا سے حجاز کا ہے کہ اس لڑگی کو بعیدا زبلو عنت منبخ نکاح کا اُضتبارہ میں بہوگا ۔ لیکن ہاپ اور دا دا کے علاوه دوسرے اولیا،ایسی نظری کا نکاح نہیں کمرسکتے۔اور پر مذمب شافعی، ما لک ابن ابی میلی،ا یونوراورابوعبدیداور جهورعلى دكاسيدا نهول في كهاكه اكريها و ليادكاج كري كي توضيح نز بوكا واورا وزا عي اور الوصنيقم اوركى اور سلف نے کہاکہ دوہرے اوبیا، نکاح گرسکتے ہیں گمراڈ کی کوبلوعنت کے بعد نسخ کا اختیار سے <u>اتبولیوسٹ</u> نے كهاكمائسة فننخ كا اختياراس صورت مين بعي نهين.

جهاں تک نا با نغ نوکی کی روانگی کا تعلق ہے تو اگر ن وندا ورولی کی کسی چیز رپرمتفق ہوہ ہمیں جس بی نا بار بغ نوک کا حررنہ ہوتواس پرعمل کیا جا سکتا ہے ۔ اگران کا اختلاف ہوتو آحمدا ورا بوعب پر نے کہا کہ نوس ل کی گورنہ ہوتواس پر مجبور کیا جا سکتا ہے اور اس سے کم عمر کی لڑک کو نہیں ۔ مالک، شافعی، ابو حنیفہ نے کہا کہ اس کی مدید ہے کہا سے جماع کی طاقت ہموا وربیر چیز لوگیوں کے اختلاف سے مختلف ہم قتی ہے اور مدید ہے ۔ اور مدید عالی الشرائ میں مذکوئی تحدید ہے مذاس سے روکا گیا ہے ۔ واور تی نے کہا ہے کہ اور مدید عالی میں دروایات میں ان کی عمر بوقت نکاح میں اختلاف ہے ، مسب کوجع کمری توفلامہ عائشہ رہا س و قت خاصی جوان تعیں - روایات میں ان کی عمر بوقت نکاح میں اختلاف ہے ، مسب کوجع کمری توفلامہ

يىرىيى كى كچيدا وىيە تىچىدىسال عمرىقى. ساتوال سال بورا رزىقا.

ا و پر خطا بی افدا حمد بن مُنبَلَ ۶ کا قول گذر دچا ہے کہ عرب لڑکیں انوسال کی ٹرمین جوان ہوجاتی ہیں۔ با تحضدو ص کھانے بینے گھوانوں کی لڑکیاں ۔ا ور نلا ہرہے کہ حصارت کا انشادہ عرب سکے ایک مشہور تا جمہ کی بیٹی تقیق، لہٰذااس عمرس ان کا جوان موجانا کو بی قابل تعجب نہیں موسکتا ۔

بالمیس فی المقام عِنْهَ الْبِكْرِ دوننده بوی کے پاس عہر نُے نے کا باب

٢١٢٢ - كَمَّ نَكُ أَهُ يُرُبُّ حُرِبِ نَا يَغِيلُى عَنْ سُفَيَانَ قَالَ كَمَّا تَكِيْ كُعَنَّكُ بُثُ إِنْ بَكْرِعَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ آفِ بَكِرْعَنْ آبِيهِ عَنْ أُهِرِ سَلْمَةَ آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَبْنِهِ وَسَلَّوَ لَتَنَا تَزَوَّجُ أُمَّ سَلَمَةَ آفَامَ عِنْ نَاهَا قَلَا ثَا تُتَوَقَالَ لَيْسَ بِكِ عَلَى آهُلِكِ هَوَانَ

أَنْ فِي نُتِ مَسْتَعُتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعُنْ لَكِ مَتَّامُتُ إِنْ اللَّهِ مُنْ اللَّهِ مُنْ اللَّهُ وَاللَّ

ام سائرہ سے دوامیت سے کہ جب دسول الٹرصلی الٹر علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو تین دن ان کے باس طہرے، عہر فرمایا ہم اپنے خاوند ( با ۱ پنے دستنہ داروں ) کے نزدیک کم درجہ کی نہیں ہو۔ اگر چا ہو تو میں ہم ادے پاس پولام فتہ دم ہوں، اوراگر ہم ادسے پاس ایک مہفتہ دم وں گا تو اپنی سب عور توں کے بابس ہفتہ ہفتہ تھے دم وس کا ( مسلم، اسم م در از مالکہ

٢١٢٣ . حَمَّانَنَا وَهُبُ بُنُ بَقِيَّةُ وَعُمَّاكُ بُنُ آنِ شَبْبَةً عَنْ هُسَتْهِمٍ عَنْ حَسَيدٍ عَث

ٱنَسِ بْنِ مَالِكِ فَالَ لَتَمَا آخَنَا رَسُولُ اللهِ مَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ صَفِيَّةُ آفَامَ عِنْدَا كَ نَلَا ثَا زَادَ عُنْهَاكُ وَكَانَتُ تَنِيَّا وَفَالَ حَمَّاتَ فِي هُشَيْمٌ آنَا حُمَيْدُنَا آنَنَ ثَ

انس بن ما لک دوز نے کہاکہ جب رسول انٹر میلی انٹر عملیہ وسلم نے معنید دو کونکاح میں لیا توا ن سکے پاس تین ون مقیم سسے ،عثمان مداوی نے بیرا منا فہ کیا کہ وہ ٹیم تب تھیں۔

مر٢١٦ ـ كَنَّ نَكُنَا عُنْمَانُ بُنُ أَيِّ شَبْبَةَ نَاهُكُ بُحُوالِمُمِيلُ بُنُ عُلَيَّةَ عَنُ خَالِدِ الْحَنَّدَاءِ عَنَ اَبِي فِلاَ بَنَوَ عَنَ اَسِ بُنِ مَالِكٍ فَالَ إِذَا تَزَقَّجَ أَلِكُرَّ عَلَى النَّبِيبِ اَقَامَ عِنْدَاهَا سَبُعًا وَإِذَا تَزَقَّجَ النَّيِبَ اَفَامَ عِنْدَاهَا تَلَا ثَاوَدُ قُلْتُ إِنَّهُ رَفْعَهُ لَصَدَ قُتُ وَالحِئَة

فَالَ السُّنَّةُ كَنَالِكَ -

ا نس بن مالک نے کہا کہ حب آ د می دوشیزہ سے سٹا دی کہ ہے اور پہلے گھریس ٹیتب ہم و تواکس کے پاس سات دن مسے اور حبب ٹیتب سے نکاح کر سے تواس کے پاس ہمین دن رسیے ۔ اور اگریس کہوں دینی ابو قل بر کہ ناسے ، کہانس شنے یہ مدسیث مرفوط بیان کی تو سیج سے نسکی اس نے کہا کہ سنت اسی طرح سے دمگریہ صغیمی مرفوع سٹم رہوں مسلم اور تریزی ،

### بَا جِسَ فِي الرِّحِلِ بَدُ جُلْ بِإِمْرَأْتِهِ فَبْلَ أَنْ يَنْفُلُكُمُ اللَّهِ عَلَى الْمُنْفَلَكُمُا هَا عَ عورت كو مرادا كرنے سے پہلے اس سے ملاتات كاباب

٢١٢٥ حَكَّ نَتَنَا لِسِمْتُ بُنُ إِسْمِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ مَا عَيْدَةٌ نَاسَعِيْكُ عَنُ اَيُّوْبَ عَنُ عِكْمِمَةً عِن اَبِنِ عَبَاسٍ قَالَ لَهُمَا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ فَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ أَعْطِهَا

خُبُّا فَالَمَاعِنْدِي شَكُنُ قَالَ أَيْنَ وِرُعُكَ الْحُطِيبَةُ -

ابن عباس رمزنے کہا کہ حبب علی مزنے فاظم ہونے کے سابھ نکاح کیا تو رسول الشرصلی الشرعلیہ وسکم نے علی سے فرماً! کہ اسے کچے دسے دور بعنی دہر میں سے کچے بطور معجّل ملی دم نے کہا کہ میرسے باس کچے نہیں یصنورم نے فر مایا تیری وہ معلمی زر ہ کہاں سے ؟ دسنن نسانی )

سی حرام مهان کتیج از و من سه می اور در مهربیلی اداکه نامستوب سید و رمز کچیر نیلی دیا جائے،اس سے بیوی کی منعم ا منعم سے :اس سے معلوم بھواکہ اور اور بیلی اداکه نامستوب سید و رمز کچیر نیلے دیا جائے،اس سے بیوی کی در ہیں بناتے ہے۔ دلجو ٹی اور پاس خاطر منظور سید بحظمیہ، عبدا تقلیس کے قبیلے کے ایک بطبی محکم کی طرف منسوب ہے جوزر ہیں بناتے ہے۔

٢١٢٧ - كَتْ اَنْكَ اَنْكَا كَنْكُورُنُ عَبَيْدِ الْحِمْحِيُّ نَا اَبُوْحَيُونَ عَنَ شُعِيْبِ يَعَنِى اَنَ اَنِي مَنَ اَ الْحَابِ
حَدَّ تَنْ عَنَى عَيْدُكُ ثُنَ اَنْكِ عَبَيْدِ الْحَدْمُ عِنْ نَا اَبُوْحَيْوَ اَنْ عَنْ رَجِلٍ مِنْ اَصْعَابِ
التَّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اَنَّ عَلِيبًا رَخِي اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ رَجِلٍ مِنْ اَصْعَابِ
اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَالْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ عَلَمُ اللللهُ اللّهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ الللهُ اللللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللل

محد بن عبدالمرحلی بن فو بان نے دسول الٹرصلی انٹرعلیہ وسلم کے اصحاب سے سے ایک شخص سے روا سے کی ۔ رضا یہ یہ ابن عب سن میں مبساکہ بچپی روا بہت میں گزر کہ علی رصنی الٹرعند نے حبب فاطمہ بنت رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم سے نکاح کیا تو امن سے ملنے کا ادا وہ کیا مگر دسول صلی الٹرعلیہ وسلم نے اس سے روکا جب تک کہ وہ کچر انہیں وسے نہ والیں۔ علی معن نے کہ یا رسول الٹرمیرے پاس تو کچہ بھی نہیں تورسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے فرما یا کہ اسے اپنی زرہ رہے دو۔ نس علی معن نے اپنی ذرہ اسے دی اور کھیران سے ملاقات کی۔

منہ تے : عرب بیں رواج تھا کہ نکاح کے بعد بیوی کے لیے ایک پر تکلف عبہ رنگاتے یا نئی عمارت ہیں اسے طبع الہیں سے بنی بھا یا کہ خل بھا کا محاورہ بناہے۔ اسی کو زفاقت بھی کہتے تھے۔ سوکانی نے کہا کہ بظاہر اسس مدیث سے معلوم ہم و تاہے کہ عقد کے وقت جم مقرر رنہ ہوا تھا لیکن صبحے ہر بات یہ ہے کہ حفنورہ نے بطور جم معجل کوئی چیز بیش کرنے کا حکم دیا تھا ، ذرق قبمتی چیز ہموتی تقی وصفرت عائشہ دم کی گذشتہ مدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحت نکاح یا صحت بلاقات کے لیے جم پہلے اداکر نا ضروری مشرط نہیں اور تجھے اس میں کوئی اختلا و بمعلوم نمیں ہے کہ صحت نکاح یا صحت بلاقات کے لیے جم پہلے اداکر نا ضروری مشرط نہیں اور تجھے اس میں کوئی اختلا و بمعلوم نمیں ہے ۔ مگر خطابی و نے ابن عب سے ابن عب س من ان ان دور ہم اور ترم کی دینا وا جب ہے ۔ ابن عب س من ان ان اور ترم کی دینا وا حب سے ابن میں ان ان کوئی اسی ہم مقول کا ہے مگر مالی ان وری سے مجی ایسا ہی منقول کا ہے مگر مالی ان وری سے مجی ایسا ہی منقول کے ۔ دیگر علما د مثلاً سعید بن المست ب متن بھری ، حقی ، احمد اور اسحاق آس میں رخصہ جہ میں ایسا ہی منقول ہے ۔ دیگر علما د مثلاً سعید بن المست ب متن بھری ، احمد اور اسحاق آس میں رخصہ تا دیے میں ۔

٢١٢٧ ـ كَلَّا نَتُنَا كَثِيرٌ يَعُنِي ابْنَ عُبَيْدٍ اَنَا اَبُوْجَيُو اَعْنَ شَعِيْدِ عَنْ غَيْلاَنَ عَنْ عِكْمِمَةَ عَنِ ا نِنِ عَبَّاسٍ وِثِنَا أَنِي عَبِّاسٍ وَثِنَا أَنَا اللهِ عَنْ الْمِنْ اللهِ عَنْ غَيْلاَنَ عَن

عكرمدنے بھی ابن عباس منسے اسی تشرکی دواست کی۔

٢١٢٨ - كَتْكَا نَكُنَّا مُحُكَّدُنُ القَتبَاحِ الْبَزَّا ذُنَا سَيَرِيْكُ عَن مَنْصُورِعَنْ طَلْعَتْ

عَنْ خَيِثَهَ عَنْ عَائِشَة قَالَتْ آمَرَ فِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوا ثُوكُ أَدُ خِلَ امْراً وَ عَلَى أَدُو اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوا ثُوكَ أَدُ خِلَ الْمُرادُةُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَكُوكُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَكُوكُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ مَا مُعِلَى اللهُ اللهُ عَلَيْهُ مَا اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

عا لشدرصنی التارعنها نے فرفا یا کہ مجھے رسول التارعلی التارعلیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں کسی عورت کواس کے خاوند کے پاس نرجیجوں قبل اس کے کہوہ اسسے کچھ دے را بن ما جہ البودا فردنے کہا کہ را وئی صدیب میشمہ نے معنرت عائشہ ال

شی ح : منذری کے حاشیئے میں درج ہے کہ خلیتہ ابن عبدالرحمٰن جعفی کے منعلق جناری نے تاریخ کبیریں کہاہے کہ اس نے کہا : میں علی بن ابی طالب کے رسا عقد عالی بس اس سے معا صرت ٹا بت ہوگئی اور علما ہے اصول حد ببث ثفتہ دا وی کی معا صرت کو روا بیت سے حلیے کا فی جانتے ہیں ۔ کو ابن انقطان نے اس میں گفتگو کی ہے ۔ مددیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بوگ ربعی خواتین ) مدینہ میں حصنورم سے وقت میں (اوراس کے بعد میں بھی) نکاح اور زفا ف وعیٰہ و سے معتورہ اسے معتورہ لیا کرتے ہے اور معاملات ال کے ادر تا دسے طے سطیعے میں حصنرت ام المؤمنین عائشہ سلام المدعلیہ اسے معتورہ لیا کرتے ہے اور معاملات ال کے ادر خواتین کی تأمی مورث کی مندی کا مندی کا مندی ، میں ہے ۔ مگم او بہ گرز داکہ ہے امر ندب و استحباب اور خواتین کی تأمی و دلجو نئے کے لیے ہے ۔

٢١٢٩. كَ ثَنَا مُحَدَّمُ اللهُ عَهَدُ اللهُ عَهَدُ اللهُ عَهَدُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ عَنُ حَدَيْمٍ عَنُ عَهَدُ اللهُ عَلَيْهِ عَنُ حَدِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيُهُ وَسَلَمُ عَنُ عَمُودِهِ فَالَ قَالَ رَسُولُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْكُمُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْمُ الللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْكُمُ اللهُ عَلَيْ

عبدان رہی برورہ بن العاص نے کہاکہ رسول انٹرمیلی الٹرعلیہ وسلم نے فرما یا کہ جی عورت نے کسی مہر یا عظیے دی تھا دعیہ ہے ، یا کسی وعدے پرعقد نکاح کیا تو وہ اس کا سبے اور مقد نکاح کے بعد جو کے مہو وہ اس کا سبے حب کوملا۔ اور آ وی کا سب سے بہتر احسان اس کی بیٹی یا بہن کی فاطر سبے۔ (نسانی اور ابن ما جہ نے اسے روا ایرے کیا سبے ، نشر سے : خطابی نے کہا کہ بعد از نکاح والا تحفہ یا بدیہ جو اس می دبیت میں بذکور سبے اس سے مرا دوہ تحفہ سبے جو ولی اپنے سے برخ رکا تا ہے ۔ اور لوگوں نے اس کے دہوب میں اختلات کیا ہے ، نور تی اور مالک بن انس لے کہا کہ باب سے بھی ہی باب نے جس مال وی ہو وہ سب عورت کے بیے سبے نہ کہ باپ کے بیے اور عوا آور طاق میں سے بھی ہی روا بت سے ۔ احمد نے کہا کہ وہ باپ کا سبے مگر کسی اور ولی کے لیے الیسا جا ٹر نہیں کیو نکہ باب کو اپنی اولا و کے مال بر اختیار ہوتا ہے ۔ علی بن الحرین معروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے اپنی بیٹی کا فکاح کیا اور اس نے بیٹی کا فکاح کیا اور اس نے بیٹی کا فکاح کیا اور اس کے لیے دس میں بالد در سم کی شرط میں میں نے دیکہ اس نے بیٹی کا فکاح کیا اور اس کے لیے دس بالد در رسم کی شرط میں نے دیکہ کی میں الحدیم کی شرط کی ۔ شافعی نے کہا کہ اگر کہ کی اسے کہ اس نے بیٹی کا فکاح کیا اور می ورث کے مہرشل سے گا۔ شوکا تی نے فکھ سے کہ اسے کہ سے کہ اسے کہ اسے کہ سے کہ اس کے گئر کی میں المیس نے بیٹی کا فکاح کیا اور میورت کو مہرشل سے گا۔ شوکا تی نے فکھ سے کہ اسے کہ اسے کہ اسے کہ سے کہ اسے کہ سے کہ اسے کہ سے کہ سے کہ اس کیا در می ورث کی مہرشل سے گا۔ شوکا تی نے فکھ سے کہ اسے کہ اسے کہ سے کہ اسے کہ سے کہ اسے کہ سے کہ اسے کہ سے کہ اس کی سے کہ اس کے گئر کی سے کہ اس کے کہ سے کہ سے کہ اس کے گئر کی سے کہ سے کی سے کہ سے ک

<u>annon no mantico de la compacta del compacta de la compacta del compacta de la compacta del la compacta de la compacta del la compacta de la</u>

صَلَّى اللهُ عَكَيْلَةِ وَسَكَوْلَهَا الصَّدَانُ بِمَا اسْتَحُلَلْتَ مِن فَرْجِهَا وَالْوَلَكُ عَبْدُالَك

غَادَاوَلَهُ نَ قَالَ الْمُسَتَّةِ قَالَ الْمُسَنَّ فَاجُلِهُ هَا وَقَالَ ابْنُ السَّرِيِ فَاجُلِهُ وُهَا أُو قَالَ الْمُعَلِيْنَ قَتَادَةً عَنْ سَعِيْهِ بْنِ يَذِيبُهُ فَعُلَّا وُهَا قَالَ الْبُودَ وَوَ دَوْى هٰذَا الْمُعَلِيْثَ قَتَادَةً عَنْ سَعِيْهِ بْنِ يَذِيبُهُ عَنْ سَعِيْهِ بْنِ الْمُسَيِّةِ وَدَوَا لَا يَعْبُهُ بَنُ الْمُنْ وَيَهُ مِنْ الْمُسَيِّةِ وَعَلَاءِ الْمُحْرَاسَا فِي عَنْ سَعِيْهِ بِينِ الْمُسَيِّةِ وَعَطَاءِ الْمُحْرَاسَا فِي عَنْ سَعِيْهِ بِينِ الْمُسَيِّةِ وَمُعَلَّاءِ الْمُحْرَاسَا فِي عَنْ سَعِيْهِ بِينِ الْمُسَيِّةِ وَمُعَلَّاءِ الْمُحْرَاسَا فِي عَنْ سَعِيْهِ بِينِ الْمُسَيِّةِ وَعَطَاءِ الْمُحْرَاسَا فِي عَنْ سَعِيْهِ بِينِ الْمُسَيِّةِ وَمُعَلَّاءِ الْمُحْرَاسَا فِي عَنْ سَعِيْهِ بِينِ الْمُسَيِّةِ وَمُعَلِي الْمُسَيِّةِ وَعَطَاءِ الْمُحْرَاسَا فِي عَنْ سَعِيْهِ بِينِ الْمُسَيِّةِ وَمُعَلِي الْمُسَيِّةِ وَمُعَلِي الْمُسَيِّةِ وَعَطَاءِ الْمُحْرَاسَا فِي عَنْ سَعِيْهِ اللّهِ الْمُسَيِّةِ وَمُعَلِي الْمُسَيِّةِ وَمُعَلِي الْمُسَيِّةِ وَمُعَلِي الْمُسَيِّةِ وَمُعَلِي الْمُسَالِقِ وَعَمَاءِ الْمُحْرَاسَا فِي عَنْ سَعِيْهِ الْمِنْ الْمُسَيِّةِ وَلَقَ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَمُعَلِي وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ الْمُعْلَقِ وَاللّهُ وَاللّهُ وَمُعَلِي وَالْمُ الْمُعْرَاقِ اللّهُ وَمُنْ اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَالْمُوالِقُولُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّ

رسول الترمسلی التطرعلیہ وسلم کا ایک انعماری صحابی جسے بھرہ رہ کھنے تھے، اس نے کہامیں نے ایک دوشیزہ با پردہ عودت سے نکاح کیاا وراس سے خلوت کی تو کیاد مکیعتا ہول کروہ حا ملہہے۔ بس نبی صلی الترعلیہ وسلم سنے فرما یا کہ تو نے ہواس کی عصمت کو صاال کیا ہے اس کے باعث اس کے بیے جرسے اور لوگ تیرا غلام ہے ، اور عب وہ بجہ جنے تو اسے کو وار نے کہا کہ ہے ماں کے باعث اس کے بیے جرسے اور لوگ تیرا غلام ہے ، اور عب وہ بجہ جنے تو اسے کو وار نے کہا کہ ہے ماں کے باعث اس کے بیے جرسے اور لوگ تیرا غلام ہے ، اور عب تحتیم میں سعید متن وہ سنے برم ان ایک شیر نے : عن یز پر بن نعیم عن سعید المسیب ، اور عطاء خرا سانی سے بہ اور بحی بن المی کھی ہے ، اور ان سب نے ابنی صدیت ہیں کہا کہ حضور مسے کہ بھرہ وہ بن اکمتم نے ایک عوریت سے نکاح کیا ۔ اور ان سب نے ابنی صدیت ہیں کہا کہ حضور مسے کے کواس کا غلام قرار وہا .

مولا نارسنے فرما یا کم اس مدیث کے راوی محمد بن ابی السری پر محدثین میں سے ابو ماتم ، ابن عدی مسلم بن القی سم ،

ابن وضاح نے تنقید کی ہے۔ ابن تجرنے لکھا ہے کہ وہ علم نخوم کا ماہر نظا۔ ما فظ صاحب نے نکھا ہے کہ بھری شما بی القی سم ،

کا نام کبسرہ ، نضعہ اور نفرہ بھی آیا ہے مگر نقبرہ ہی محفو ظ ہے۔ مولانا نے ذبایا کہ بچے کے غلام ہونے کا مطلب تو یہ تھا کہ وہ تیرا خادم ہوگا اس سے اس کے مسائقہ اسمی سلوک کہ نا مگر جہاں تک متدا ور مزاکا تعلق سے مام مالک کا ہی فرسب سے دومرے فقہ اونے کہا ہے کہ اے تعزیہ و تا دیب پر عمول کیا جائے گا، بالیوں کہو کہ اس عورت نے نے فرسب سے دومرے فقہ اونے کہا ہے کہ اے تعزیہ و تا دیب پر عمول کیا جائے گا، بالیوں کہو کہ اس عورت نے نے ناکا قراد کے رہا ہوگا ۔

٢١٣٢ - كَتْكَانَكُ كُمْتَكُانُكُ الْمُتَكَىٰ نَاعُتُكَانُ بُنُ عُكَرَنَا عَلِيَّ بَغِنِي ابْتَ الشَّادَكِ عَنْ يَبْخِيلِ عَنُ بَنِيكَ بَنِ نَعُنَجٍ عَنْ سَعِيْدِ بَنِ الْمُسَبَّبِ اَنَّ مَ جُلًا يُقَالُ لَكَ بَصْرَةً بُنُ اكْتُكَدِّ الْمُرَاتَةً فَذَكْرَمَعْنَا لُا ذَا دَوَقَرَقَ بَيْنِهُ لَمَا وَ حَدِيْتُ أَيْنِ جُرَيْجِ اَتَ هُمَّةً

سعید بن المسبب سے دوایت ہے کہ ایک عص نے حبی کوبھرہ دمزین اکٹم کہا جاتا تھا، پیرگزشتہ مدیث کا معنی ذکر کیا -اس میں بیرامنیا نہ کیا کہ: اور حننور دمزے ان میں نفزیق کردی ،ا ور ابن جرکیج کی گذشتہ مدیث التم سے

بَا بِ فِي الْفَسْمِ بِينَ النِّسَاءِ عورتوں كاندرتقيم كاب

سورا حِلْ فَكُنْ أَبُوالْوَلِيُهِ الطَّيْ السِيِّ نَاهَبَامَ كَنَا قَتَاءَهُ عَنِ

التَّضُوبُنِ اَنَسَ عَنْ بَشِيُرِ بُنِ نَهِيُكِ عَنْ اَبِيْ هُمَ يُرَةَ عَنِ النِّبَيِّ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ فِنَالَ مَنْ كَانَتُ لَهُ الْمَرَا تَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَا هُمَاجَاءَيُوْ

کفنیا کہ آج کا نتیج کے کا مگل ہے۔ رئیستانو سرئیرہ سنتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا ایت کی کہ آپ نے فرمایا جس کی دہیجہ یاں ہوں بھر وہ ال میں سے ایک

کی طرف محیکت گیا توقیامت کے دن اس مال میں آسطے گا کراس کا ایک پہلو جھاکا موا سوگا ۔(ابن ماجہ، ترمذی، آسا ٹی) مشرح: بعنی قیا مت میں مفلوج آٹے گا۔ علامہ علی انقادی لائے کہا کہ دو کا ذکر فرطانے ہے مگرد وسے زیادہ ہمیں ما حارکا عبی مہی صم ہے۔ا ودمکن سے کہاس کے میلان کے کہا ظر سے حبم کا فالج ہومٹلاً تیں ہیں سے ایک طوف جمک گیا تو نظم صعد جم ما قط ہوگا۔ جہاد میں سے ایک کی طرف حجعکا تو لم جا رہیں سے دو کی طرف تھیکا تو بھی لئے ، وعلی بذلا لقیاس۔ مہار سے اصحاب صفیہ نے کہا کہ دو میں سے ایک سے جماع ترک کر دینا جا ٹونہیں بلکہ احیانگا از روسے ویا نت وا حب ہے۔ بسکی قضادا و دائیل م مہر کے سلیے صرف مہلی وطی کا فی ہے۔ اس کے لیے کوئی مدت مقرد نہیں کی جا سکتی مگر فنہا ، نے کہا

ہے کم عورت کی رصنا دا ور خوشی کے بغیر مذت ابلاء تک وطی ترک کرنا حا ٹمز نہیں ۔اورمستحب بیرہے کہ ہر تیم کے سلوک میں ان کے درممان مساوات رکھے۔

سمس الم رَحَى اللهُ عَنُ اللهُ عَنُ اللهُ عِنُ اللهُ عِنُ اللهُ عَنُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَمَ تَفْسِمُ فَيَعُلِ لُ وَيَقُولُ اللهُ مُعَ هَذَا قَسُومُ فَيَعُلِ لُ وَيَقُولُ اللهُ مُعَدَّا فَسُومُ فَيَعُلِ لُ وَيَعُلُ وَلَا آمُلِكُ يَعُنِي الْقَالُ اللهُ عَلَيْهُ وَيَهُمَا تَمُلِكُ وَلَا آمُلِكُ يَعُنِي الْقَلْبَ مَ اللهُ عَلَى اللهُ ا

تعفرت مانسُنہ رصی التُہ تعالیٰ عنها نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ دسائقسیم فرما تے عدل کرتے ہے۔۔۔۔۔۔۔ ا اور فرما تے تھے: اے اللہ تہن جیزوں کا مجھے اختیار ہے ان میں مبری یہ تعتیم ہے اور حب چیز کا تو ہی ما لک ہے اس میں محبہ سے مواخذہ منرفز ماسیے ما ور میں اس کا مائک۔ ہمیں ہوں بعنی ول کا ۔ دنسا ڈی، ترمذی، ابن ما جہ) معموح: بعنی تمام معا ملات میں مساوات رکھنے کے باوجود فلبی میلان میرے قبیفے میں نہیں سے لہذا اس بہد موا خذہ نہ کہا صافے۔

مَنَ الْمَ الْمُ الله عَنْ وَهَ الله الله عَنْ وَهُ الله عَلَيْهِ وَالْ الله عَلَيْهُ الرَّحُمُنِ يَعْنِى الْنَ الِهِ وَالْمَ الله عَنْ وَهُ وَالْمَاكُ عَالَاتُ عَالِمِنَ الله عَلَيْهِ وَالْمَ الله عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلِي الله وَلَا الله وَلَا الله وَلَيْهُ وَلَا الله وَلَيْهُ وَلِي الله وَلَيْهُ وَلَا الله وَلَيْ وَلَيْهُ وَلِي الله وَلَيْهُ وَلِي الله وَلَيْ وَلَا الله وَلِي الله وَلَا الله ولَا الله وَلَا الله ولَا الله ولا الله ولَا الله ولالله ولا الله و

**TO TO CONTRACT OF THE PROPERTY OF THE PROPERT** 

سونرت ما کشدر دمنی النادعنها نے عروہ سے فرماما :اسے میرے بعائجے درسول النار عبلی النار علیہ وسلم مم میں سے مسل کسی کوکسی رپر باری میں نفنید المت رن دیتے ہے ، ہرایک کے باس نشریف ہے جاتے اور عظم تے بھے۔اور مثایدی کو نئ دن ہو تاکہ آپ مم سب کے باس نہ تشریف دنہ لاتے ہوں ۔ پس ہر بیوی سے ملتے مگر خاص ملاقات مرف اسی سیر مونی خری ماری کا دن موتا ، کس کرمی اس کے بال رارت گزار تے ہیں و و منت نوموں جب کو الم جامور کیم

اسی سے بہوتی حبی کی باری کادن ہوتا ،پس آپ اس کے ہاں رات گذار تے یسو دہ بنت زمعہ من حب بو اڑھی ہوگئی اورا سے خوف ہواکہ رسول انظر صلی انظر علیہ وسلم اسے چھوڑ دیں گے تو اس نے کہ یارسول انظر میری باری عالفہ از کے لیے ہے۔ بس رسول انظر صلی انظر علیہ وسلم نے اس کی ہر ہات قبول فرمالی، عالفیر من نے فرمال کہ ہم کہتے تھے کہ انظر توالی

نے یہ آمیت اسی بارسے میں ا ورا کیسے ہی واقعا ت میں نا ز ل فوائی ت<u>ھی۔ ہشتا ہے</u> نے کھا کہمیرکے حیال میں عروہ نے کھا بہ آمیت ہؤا درا حضو آتھ نکا ویک حرفی بکے بھا دشتوہ نڑا آب<sub>ع ک</sub>ر بخارتی ومسلم میں یہ مدیث موجود سے )

٢١٣٩ - حَسَّ نَتُ يَجْيَى بَنُ مَعِيْنِ وَمُحَمَّدُ بُنُ عِيلِمَ الْمُعْنَى قَالَاتُنَا عَتِهَا دُ

بْنُ عَبَّا دِعَنُ عَاصِهِ عَنُ مُّعَاذَةَ عَنُ عَنُ عَافِئَنَةَ قَالَتُ كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّاللهُ عَكَيْهِ وَسَلّمَ مَيْنَنَا ذِكَا إِذَا كَانَ فِي كَيْوُمِ الْمَنْ أَرَةِ مِثَابَعْنَ مَا نَزُلَتْ تُرْجِيْ مَن كَنْشَا اعْمِنْهُ فِي وَنُوْوِي لِيكَ مَنْ تَشَاءُ قَالَتُ مُعَاذَةً ثُوفَاتُ لَكَا مَا كُنْتِ تُقُولِينَ

الرسول الله صلى الله عكب وسلَّم قالتُ كُنتُ آفُولُ إِنْ كَانَ ذَالِوَ إِنَّ اللَّهُ وَثِرْ الْكِالَى لَهُ إِن وَثِرْ

حصرت عائشہ رقمی النّرعنهانے فرما باکہ رسول الله علیہ وسلم ہم سے اجازت بباکرتے تقے حبکہ ہم میں سے کسی ہمی میں ہوتے بعد اس کے کردہ ہیں آیت التری مقی: پیچھے ڈال دے توجس کو بپائے ان میں سے اور اپنے ہال رکھے جسے میا سے معاذر م نے کہا کہ آپ رسول اللہ مسلی النّہ علیہ وسلم سے کیا کہا کرتی تقیں دلینی حب اجازت لیتے تو) عائشہ

تووی کا قول سیے کم: اسد تعالی کایہ قول شکر جی من تشاکا آنج اس آیت کا ناسخ کتا: لا بھیل کا کشانشناع م منی بُغی آنج اس ناسخ آیت نے حصنور م سے لیے بابندی انظادی تقی اور تبعن کا تول ہے کہ شکنت نے لا بھی گ کگ الشب آغ مین بعد کو منسوخ کیا ہے ۔ زید بن ارتقرام کا تول ہے کہ اس کے بعد حصنور مرنے میمورد من، مکنیکہ مصنین ا اور جو بر رہ من سے زکاح فرما یا تقا مصنرت عالمشدر مناکا تعدل عبی اسی کی ناشد کہ تا سے کہ حصنور م کومزید نکاح کمدنے کی

ا جازت مل گئی تھی ۔

کسی ایک فروم درم مقاہرہ کی باری میں دوسری سے ملنے کا سوال اس صورت میں پریا ہوسکت بھا کہ مثلاً جس کی باری سے وہ شروری آیا م میں ہے علماء کا اس میں بھی اختلافت ہے کہ آیا درسول الشرصلی الشعلیہ وسلم پرتقبیم وا حب بھی یا نہیں مگر حضور ؓ نے عدل کے سابھ سابھ اس جیز کو بھی ہمیشہ ملحوظ دکھ اور با قاعدہ تقبیم کمرتے سسے۔ عالم شرکا تول ان ک فر بانت اوراس خصوصی تعلق بھنی تھا جو انہیں حضورہ مصبے حاصل تھا۔

٢١٣١ - حَلَّى فَكَا مُسَلَّى وَكَامَوْحُوْمُ ثَى عَبْدِالْعَذِينِ الْعَسَّارَحَتَّكَ اللهُ عَنْهَا أَتَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ اللهُ عَنْهَا أَنَّ

ابوعِمه النه المبعوِي عن يَرِين بن بعوس من من من من من الله المرتب المراق وين الله عكر من من من المراق النه عكر بنائد من المن الله عكر بنائد من المراق الله عن الله عنه الله

عِنْدَ عَالِيَّتَةَ فَعَلْثُنَّ فَاذِنَّ لَهُ-

عائشه رمنى الشدعنها مصعر روايت سبيركه حصنور صعلى الشرعلية وسلم نے مرص الوفات ميں اپني ازواج كو ملاكھيجا جب

وہ جمع ہوئیں تو فروا پاکاب محجہ میں میر طاقت نیں کہاری اری کے ایم تماں سے ماں آسکوں افریمہاری رائے مو تو

بجھے اب ارت دے دوگر میں عائشہ دم سے ہاں دمہوں ، بس انہوں سے اجازت دے دی۔ معتمد سے : بند پر بن با بنوس ہر تعبض محدثین نے تنقید کی سے۔ ابومائم نے اسسے جہول کہا سے اور وا ؤ دنے شدہ گھرا سمے ۔ اس مدیث سسے بنلا سرمعلوم ہوتا سے کہ آپ م بہہ باری وا جب نقی۔ سکیں امحہ وا جب نہمتی تو حضورہ

نے بیان کی کجوئی کے لیے فرما یا بہوگا۔

رسول الترصلي الشد عليه وسلم كى زوج كريمه عائش و الشرصلى التده عليه وسلم حب كسى مع كالراده و فر مات تواپنى ازواج ميں قرعه اندازى كرتے، بس حب كا نام نكلتا اسے ساتھ بيجا تے تھے اور سرعورت كے ليے اس كے دن اور دات كى بارى مقرد فر ماتے تھے گر سودہ بنت زمع دسنے اپنا دن عائشہ من كو بخش دیا قار بخارى، ابن ما جم اور نسب اندى الله من كو دن اور دات كى بارى مقرد فر ماتے تھے گر سودہ بنت زمع دسنے اپنا دن عائشہ من كو بخش دیا قار بخارى، ابن ما جمال دور ان مال كے دن اور دات كى بارى مقرد فر ماتے تھے گر سودہ بنت زمع دسنے اپنا دن عائشہ من كو بخش دیا قار بخارى، ابن ما جمال کے دن اور دات كى بارى مقرد فر ماتے تھے كر سودہ بنت زمع دسنے اپنا دن عائد مات كو بارى مقرد فر ماتے تھے كار سودہ بنت نے معامل کے دن اور در اس كے دن اس كے در اس كے دن اس كے دن اس كے دن اس كے دن اس كے در ا

مشی باب الم فع میں ہے کہ حالت مفرس خاوند م جسم واحب نہیں ، وہ دن باری میں شمار نہیں ہوتے،اگروہ کسی ایک بیدی کوسفر میں ساتھ ہے جائے والی بہوری یہ مطالبہ نہیں کہ سکتی کہ اب استخدن میرے ہاں رہو کیونک سفر کے ایام گو بااس کی اظ سے منا لئے ہیں کیونکہ خاوند مرکسی کوسفر ہیں ساتھ ہے جانا حذودی نہیں اکا میں افغال یہ ہے کہ ان میں کو خان میں اورا یک کی طون جھکنے کا اعتراض مذہ ہوگا۔ قرعہ ای ادرا یک کی طون جھکنے کا اعتراض مذہ ہوگا۔ قرعہ ای ادرا یک کی طون جھکنے کا اعتراض مذہ ہوگا۔ قرعہ ای ادرا یک محفن من میں ایک ایک استحیا بی صورت سے اس سے اظہار حق مطلوب نہیں ہوتا ۔۔

### 

٢١٣٩ - حَكَ ثَنَا عِبْسَى بْنُ حَمَّادِ آنَا اللَّبُكُ عَنُ يَذِيْدَ بُنِ إَبْ حَبْيب

ئتا ب النكاح عَنْ إَبِي الْخَيْرِعَنْ عُنْقَبَةً بْنِ عَا مِرِعَنْ تَسْوُلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَال إِنَّ أَحَتَّ النُّسُووُطِ أَنْ تُتَوَقُّوا بِمِ مَا اسْتَخْلَلْنُمُ بِكِ الْفُرْوَجِ تعقبه بن عامرُطنے رسول التٰدمسلی التٰدعلیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: جن مشرطوں کا پورا کرنا سیسے زیا دہ صروری ہے وہ نکاح کی شرطیں ہیں جن کے سا کھ تم سرم کا ہوں کو ملال کر شنے ہو ( بخا آری ہمسلم، نسبا تی ، مشوح : معا خر ٹی زندگی سکے سکون بہا نسان کےا طمدنان وو قار کاا ظہارسے۔ معاضرتی زندگی کاسکون ذومین کے حقوق وفرا ٹھن کی بخومٹی ادائیگی میرمبنی سیے ۔ ما فظاہن تجرنے کہا سیے نکاح کی شروط کے ایفاء کا مکماس لیے د یا گلیا سے کہ اس کا معا ملہ بست ا حتیاط برمبنی سے اور اس کا دروازہ بہت تنگ ہے . ذرا سی سے احتباطی سے بگار پیدا نہوم اناہے جو زندگی کے سکون واطمینان کو فارت کر دیتا ہے۔ علامہ تعطآبی نے کہا ہے کہ نکاح کی شرطين فخنلف إيس م بعض كي ا داملي بالا تفاق صروري سبع اوروه وسي مشرط سبيحس كا الله رتعالي في حكم دياكه: فَإ مُسْتَا لِحُ بِمَعُمُ وُبِ اوْتَشَكْوِ فِيحِصُّ بِإِحْسَالِن لِ" يا مُعروف سُك سا تق دوُل دكفن با أحسان كي سا تق دخعرت كرونيا اس مدمیث کا مطلب بعفن بنے نہی بنا باسے ۔ تعفن ایسی شرطیں ہیں حبنیں اتفا قا لچورا نہیں کیا ما تا مثلاً یہ کہ هیوی به مطالبه *کرسے که بی*لی بموی کو طلاق دسے دو۔ اور بعِفن نشر طَیں وہ ہیں جن میں اختلاف بہواسیے ،مٹلا*کہ پشرط* ہ اس پیرکسی اور سے نکاح نہ کرے کا باکو ٹی لونڈی ندر کھے گا، باید کرمبوی کوا س کے نہیلے گھرسے دوسرے گھر تر مذی سنے اس مدییٹ کی روایت کے بعد کہاسے کے صحاب ہیں بعض اہل علم مثلاً تحضرت عرص کا بہ قول ہے کہ جب آ دمی کسی عورن سے سٹادی کریے ا ورنٹر ط دکھ سے کہا سے اس کے گھرسے با ہر نہ سے جائے گا توبہ پشرط لازم ہوگئی <u>رنٹا تعی</u>رہ حمدا وراسی ق کا ہیں قول ہے۔ ہتر مذی سنے یو ہنی کہا ہے مگر تز مذکی کا ام <del>شاکعی</del> کے متعلق یہ نقل گریا عزیب سیے ۔ سبكه سنا فعيبه كے نز ديك اس مديث سے وہ سروا مراد نئيں جو تقاصا في نكاح كے خلاف من مركب له وہ شروط مراف مِن جو نکا آح ہے مقتقنیات سے مہر، وراس کے مقاصد میں دا خل میں مثلاً معاضرت با لمعروف کی مثرط لگا نا ورنفقہ ا قرر كباس ا درسكونت ا وريدكه وه اس كے حق ميں مثلاً بارى و عنيره ميں كمي مذكرے گا- يا كيه كم شاكا مُر دير مشرط كائے كم تو مبرے الن کے بغیر گھرسے با ہر نہیں مبائے گی، میری فر ما نبردار مہوگی اور میرے ساز وسامان میں میری ا مبازت کے لغیرتھ ون سرکرے گی ملین جوٹر طمقتصنائے نکاح کے خلاف سے مثلاً یہ کہ میں اس کی بادی مقرر ہنیں کہ وں گا

باطل ہے۔ اور بیرمدریٹ کہ : مسلمان اپنی شرطول بہن کریں گے سوا نے اس شرط کے جو صلال کو توام یا توام کو ملال کر ، اور بیرمدیٹ کہ : مسلمان براس شرط کو بولا کریں گے جو حق کے موافق ہو۔ طراتی سنے مبحم منفیر میں سند سسن کے ساتھ ما برد اس مدوری بیٹا ام منبشر کو بیٹا م نکاح دیا تو اس سنے ہوا کہ اس کے ساتھ ما برد اس کی میٹر کو بیٹا ام مناز میں مناز دیا تو اس سے کہا کہ میں سنے اپنے ما وند کے سیے یہ مشرط کی میٹر طوائس کی منز و برسبقت سے گئی ہے۔ میں مناوی ہے کہا کہ میں تولدی اس کی منز و برسبقت سے گئی ہے۔ میں مندی کہا کہ بہی تولدی ایا ت متعنا دہیں ۔ کہ بہی تولدی اور بعف امل کو ونہ کا تول ہے ۔ اس منمن میں معدار سنے مردمنی اسٹر عند سے دوایا ہے متعنا دہیں ۔

### بَابِ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمُوالِةِ بَابِ مِي بِرِناوند كِي عَلَى الْمُوالِةِ بَوي بِرِناوند كِي عَلَى الْمُوالِّةِ

١١٨٠ - حَكَ نَكُ عَدُ وَبُنَ عَوْمِ انَالِسُحْنَ بَنُ يُوسِكَ عَنْ شَوْلِكِ عَنْ شَوْلِكِ عَنْ السَّخْنَ الْحِيْرَة فَوَا يَتُعُمْ وَبَسْحُهُ وَلَا يَتُعُمْ وَبَسْحُهُ وَلَا اللَّهِ عَنْ الْكَوْيُرَة فَوَا يَتُعُمْ وَبَسْحُهُ وَلَا اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيْرَة فَوَا يَتُعُمْ وَسَلَّمَ الْحَيْرَة وَلَى اللَّهِ وَكَالَتُ الْحَيْرَة وَلَا اللَّهِ وَكَالَتُ النَّيْرِة وَلَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ النِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ النِّي النَّيْرَة النَّيْرَة وَلَا اللَّهِ الْحَثِي النَّهِ وَكَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ النِّي النَّهُ وَكَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اللهِ الْحَثَى النَّي اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ وَلَا اللهِ اللهِ الْحَثَى النَّهُ وَكُنْ اللهِ اللهُ اللهُ وَاللهُ وَلَا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَلَاللهُ وَلَا اللهِ اللهِ اللهُ الله

لیماجعگ الله کی هم تحکیدهی من ال حقی ا قیس بن سعدر منے کہا کہ میں تعرف میں گیا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اسٹے ایک سرداد کو سجدہ کمرہتے ہیں۔ پس میں خے کہا کہ رسول اللہ معال تعربی سجدہ کے زیادہ مستی ہیں۔ قیس سنے کہا کہ میں رسول اللہ معال اللہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں تھیے تھا اور اسٹیں اسٹے مرز بان کو سجدہ کرتے دیکھا تھا۔ یار سول اللہ آپ تو اس سے زیادہ مستی میں کہ مم آپ کو سجدہ کریں جھنوں سنے فرمایا: اگر تو میری قبر کے باس گذرسے تو کیا اسے سجدہ کرسے گائی قیل کہتاہے کہ میں سنے کہا مندیں ، حقنوں ہے فرمایا: بس جھے سجدہ مت کہ واگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرے تو عور توں کو حکم دیتا کہ اپنے مناوندوں کو سجدہ کہ میں کیونکہ اللہ نے ان پر منا وندوں کا بڑا حق مدکھا ہے د بتہ مذری عن ابی ہر میرہ ورماء مستداحمہ عن معافر من حبل ابن ما مہ، دنسا تی عن النس دیم احمد عن قبیس بن سعدر ما

مشمرے ؛ برمفنمون کئی امادیث میں وار دیے - ترمذی سے مدیث الی ہر سے ور نکی دوایت کے بعد کہا سے کراس باب

صیح م و ناتو میں عورت کو مکم دنیا کم اسپنے فعال فار کو سجدہ کیا کہ ہے کیونکہ اس کا حق عورت پر بہت بڑا ہے۔ مرز بان نمبر دار ، حبو بدری یا رئیس یا مسردا رکو مکتے ہیں ۱۰ صل بفظ فارسی ہے حس کامعنی ہے مردشی عینورہ

نے قلیں تشسے برجو فرمایا عقا کہاگر تو میری قبر مرگز رہے توکیا سجدہ کرے گا ؛ اس کامطلب یہ ہے کہ سجدہ فقط اس زندہ سے لیے سیے عبس کے ملیے موت بنیں بعنی التارو مدہ؛

٢١ ٢١ - حَكَّ نَكَ مُحَدِّدُ بُنُ عَنْمِ والدَّاذِيُّ نَاجَدِ يُوَّعَنِ الْاَعْمَشِ

عَنَ اَ بِيُ حَادِمٍ عَنَ اَ بِي هُمَ بُرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَكَيْهِ وَسَتَّمَ قَالَ إِذَ إِذَ عَالَجُلُ الْمُرَاتَةُ وَلِي فِرَاشِهِ فَكُمُ تَالَيْهُ فَبَاتَ عَصْبَانَ عَكَيْهَا لَعَنَتُهَا الْكَلْكِكَةُ مُعَتَّىٰ الْمُكَلِّكُ لَهُ مَتَّىٰ

المُصْبِيحُ.

آبوم رئیره ده نے دوایت کی کم نبی صلی الشرعلیدوسلم نے فرما یا : جب مرد اپنی بیوی کواپنے بستہ بلا مے اوروہ ند آئے اور وہ بحاد رست میں استی مسلم اور نسائی عورت وہ بحا است فضنب را ت گذار نے تو صبح کک ورشتے اس پر لعنت کرتے دہتے ہیں ( بخاری اسلم اور نسائی عورت حب حقوق زو وجیت سے انکار کمر نی سبے تواس سے معا مشرے میں غرابیاں پیدا مہونے کا قوی اندیشہ مہوتا ہے ۔ خاوند کا دل کھر بلوامن برباد ہوجائے گا ۔ بعض خاوند کا دل کھر بلوامن برباد ہوجائے گا ۔ بعض دفعرائی دواسی بات بڑھ کم تفریق و لملا ف کا باعث بن جاتی ہوتا ہے۔ ورستوں کی لعنت کا ہی را ذہبے کہ انہیں فقدنہ و منسادا ورخو نریزی سے مشدید مغرب سے اور عورت کا یہ نعل اس کا سبب بن سکت ہے ۔

ر وی فرسه جسوم را برو را باب فی حرق الس الاعلی ذوجها عورت کے متی کاب ذریر مادید

٢١٢٧ حَلَى نَعْنَ مُوْسَى بَنُ إِسْلِعِيْلَ نَاحَتَادٌ ٱنَا اَبُوْفَوْعَةُ الْبَاهِلِيُ

سم ۲۱ - حَكَلَ فَكُ ابْنُ بَشَّارِ نَا يَخِيلَى نَا بَهُرُ بُنُ حَكِيْمِ فَكَ تَنَا اَبُعُنُ الْمَعُنُ الْمَعُنُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُل

إِذَا ٱلْتُسَيِّثَ -

بہز بن میکیم نے کہاکہ میرسے باپ نے مجھے میرسے داداکی طرف سے دمعا دیران بن حیدہ مدین سنائی کہ اس سنے کہا۔ بین سن عرض کیا یا درسول اللہ معود توں سے کس مقام کوا ختیا دکریں اورکس کو ترک کریں ؟ فرہا با ابنی کھیتی میں جاؤ میں طرح جا ہو ۔ اور جب کھاؤ توا سے کھلاؤ ، حبب بہنو تواسے بہناؤ اور چہرہ مت بگاڑ واور طرب مست سکاؤ ر دنسائی ، ابن الی شنید ، مسند احمد ، ابوداؤر نے کہا کہ شعبہ سنے روایت کی : مجب نو کھاسے تواسے کھلا نے اور حب بہنے تواسے بہنائے۔ دست میں دوایت ابن آبی شید میں سبے

بُنِ كَكِيْدِعِنُ آبِيْهِ عَنْ جَدَّهُ مُعَا وِيَهَ الْقُشَنْرِي قَالَ آنَايُتُ رَسُوْلَ اللَّهِ عَلَّ اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَعْتُولُ فِي نِسَاءِ مَا قَالَ اَلْمُعِمُوهُ قَ مِسَا

تَأْ كُلُونَ وَ ٱلسُوْهِ فِي مِنْ مِنْكَا تَكُنَّسُبُونَ وَلَا تَضُرِ بُوُهُنَّ وَلَا تُقَيِّحُوهُنَّ م

بَأَكِ فِي صَرْبِ النِّسَاءِ

عورتوں کو چیکٹنے کا باب

٧١٣٥ - حَكَ نَنْكَ مُوسَى بَنُ إِسْلَمِيْلَ نَاحَتَهَا ذَّ عَنْ عَلِيّ بَنِ مَ سَرِ عَنْ إِنِى حُدَّةِ قِ الرُّكَا شِيَّا عَنْ عَيِّهِ ٱنَّ النَّبِيَّ صَلَى اللهُ عَكْيُهِ وَسَلَّمَ كَالَ فَإِنْ حِمْةً تُمْدِينَ هُونَ مَا هُجُرُوهُ فَى فِي الْمَصَّاجِعِ قَالَ حَتَمَا وَ يَعُفِي فِالشِّكَاجِ ،

ا بوحره رقاسی نے اپنے چپاد بمربی حمزه رہ یا خردیم بن صنیف سے روایت کی که نبی صلی الشرعلیہ دسلم نے فرمایا اگر بمتیں عور توں کے نسٹوز (اعراض، بے بروا ئی، نافر مانی) کا خطرہ بہو تو انہیں بستروں سے انگ کر دو۔ حی دینے کھاکہ بینی جاع بترک کردو۔ دمسند احد میں یہ حدیث بہت طویل سے سکین اس میں حماد کی تغییر مذکور نہیں ہے ،

م ام ر کی تک این کی تشکیت این کی تو آحستگ بنی عیر و نین التر مری کاری کی تو آحستگ

تَنَا سُفَيَانَ عَنَّ عَبُدِ اللهِ بَنِ عَبُدِ اللهِ كَالَ النَّنَ السَّنَ جَ عُبَيْدُ اللهِ عَبُدِ اللهِ عَبُدِ اللهِ كَالَ النَّيْ اللهِ عَبَيْدُ اللهِ عَبُدِ اللهِ عَبُدِ اللهِ عَبُدِ اللهِ عَبْدِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَنَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلِّى اللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَى اللهِ عَلَيْهِ وَالْمَا عَلَيْهِ وَاللهُ وَاللهِ وَاللهُ وَاللهِ وَاللّهُ وَاللّهِ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّ

الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْ الْمَ كَنِيْدُ كَيْتَكُوْنَ آ ذُوَا جَهُنَّ مَنَالَ النَّبَّ صَلَّى اللهُ عَكَيْمِ وَسَسَلَّمَ لَكَفَّةُ طَاتَ بِأَلِ مُحَتَّمِ السَّاعُ كَثِيْرُ لِينَا عُ كَثِيْرُ لِينَا عُ كَثِ كَيْسَ اُولَائِكَ بِحِمَا ركُمُ .

ا یاس رم بن عبداللہ بن ابی د باب رحبی صی بیت بس اختلاف سے سے کہاکہ رسول اللہ میں اللہ عید وسلم نے فرمایا : اللہ کی بند بوں کو مت بیٹو ، بھر عرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صاصر بوسے تو کہا بعور میں اپنے خاوندوں بید جری موکئی ہیں ۔ بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیٹنے کی رخصت دی ۔ بھر رسول اللہ مسلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیٹنے کی رخصت دی ۔ بھر رسول اللہ مسلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ علیہ وسلم نے کھروں میں بہت سی عور میں اپنے خاوندوں کا شکوہ سے کہ ہم میں اللہ علیہ وسلم نے فرایا : بہت سی عور تمیں آل محمد رحصنوں میں از اواج من کے بال آئی ہیں جواب نے خاوندوں کا مشکوہ کر تی ہیں ۔ وہ مرد مرد اللہ اللہ میں آل اللہ میں آل اللہ میں آل اللہ میں آل اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں آلے اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں آلے اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں آلے اللہ میں اللہ میں آلے اللہ میں ا

مسمولی بنگی سے گریز کر است نقل کیا سے کہ عورت اگر حقوق نکاخ کی اوا نیگی سے گریز کر ہے تواسسے معمولی بنکی مار بارنا مبائذہ ہے واحیت کہ رسول اللہ علیہ دسلم نے بنرول آیت ، فاضح دی ہوگا ہے معمولی بنکی بارنا مبائذہ ہے احتمال میر سبے کہ رسول اللہ علیہ دسلم نے بنرول آیت ، فاضح دی وکا مقا ۔ بھر جب عور تیں جری اور خود سر ہوگئیں تو آپ نے اجازت و سے دی اور خول سے قبل مارند کی مقال اللہ مسلم اللہ علیہ وسلم نے بتا یا کہ تحق تو آن اسی سے موافق نا زل ہوگیا ۔ بھر جب باربیٹ میں مبالغہ ہواتو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا یا کہ تحق تو بہر حال بہتر سے اور ان کی خود سری اور بر نملقی کو مشہور نہ کیا جا سے اور ترکر صرب افضل وا جمل ہے ۔ امام شافعی سے اسی متم کے الفاظ منقول ہیں ۔

٧١/٢- حَكَ نَنَكَأَ ذُهَيُرُ بُنُ حَوْدٍ نَاعَبُلُ التَّحْدِنِ بَنُ هَهُ لِ يَّ اَابُورُ عَوَانَهَ عَنْ دَا وَ حَبْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَوْدِي عَنْ عَبْدِ النَّ حُلِنِ النَّسُلِيَّ عَالَيْ الْاَسْتُ ابْنِ قَيْسِ عَنْ عُتَمَ بُنِ الْتَحَطَّابِ عَنِ النِّيِّةِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْ كَالْمُ يُسْتُلُ

كاعنوان يول سيه باب من ١٠٠٠ يُ إمرُهُ عَ فوقعت في نفسه إلى ان يُهُ فِي امِرُواتِكُ وَجارِ يَيْكُ فَيُوا قيما اس سے بخت میں مدیب ما بردم کی مشرح میں معترت الاستاذ شخالا مسال معتمانی سنے نووی دمسے مُعَسِّلُ کیا سنے کہ علما د نے کہا ہے کہ حسنور صفحے بیر کام کوکول کے ارشار دیدایت کیلئے کمیاتھا تاکہ اگراس منم کی صورت بیش آ مے تووہ ہول کمریں . تا منی ابو مكر بن العربي سنے كه اسب كريه مديث عزيب المعنى سے جھنور صلى الله عليه وسلم كے سابق سبو كي كند الاور أب لےجو كيد کمیا وه ایک خفیه حییز هی جسے ادار تعالی سے سواکوئی رز جانتا تھا ، گرحفنود النے تعلیم کی خاطراس کی اشاعت کمردی-ا ور معنورم کے دل میں جو اس عورت کو د کھ کر خیال گزرا اس سے کو بی مواخذہ نہیں ہوسکتا نداس ہے آپ قدرم منزلت کم مہوتی ہے کیونگہ پیا منانی جبلت کامعاملہ ہے۔ (آخر او می دوج سے دیکھتا ہے ایک عسین وحمیل اور دورراً متبح، تو بیلے کا حسن اور دوسرے کا تبیع جواس کے دل میں ہتا ہے یہ اصابی فطرت میں داخل سے اعصادوم مباعث عصدت اس حبلت پر غالب تھے مگر حبلبت کی نغی توہمیں ہوتی ہی۔اس ما لت میں گھر تشریف لا نا اورمبوک سے ملن ا صنا فی جائز نتوا میش کے تقاسفے سے ہوا ۔ معفرت الاستیا ڈائسنے ذ یا یاکہ مفیور کا میدلاں اس عودیت کود کھھ کراس کی تتحفییت کی **طرف نہیں ہ**وا تقاا ورنہ برآ ب نے اصی ب سے فرما یا تقا بلکا سے دیکی*و کرمنس نسا د*کی طرف خیال گیا تو گھرداخل ہوئے۔ فرمایا میں سے برہمی لازم نہیں آتا کہ مضور م کنے امتحاب کو یہ بتا یا ہوگہ آج برہر واقعہ مِین آبا ہے بوری مدسیت جور مذی سے اس میں بدنفظ مجی ہیں کر اگر کسی کے ساتھ یہ بین آسے تووہ اسینے گھر تباسے اور گھروالوں سے سلے کیونکہ اپنی ہوی کے پاس بھی وہ کچیموجودہ بہوکسی اور عورت کے پاس سبے۔ حضرت النف فرا ياكه ال الفاظ في مطلع صاف كرديا وروا منح موكي كم حضور كانسال سي عنير عورت كي طرف مني گیا بلکہ ایک فور کی امیا بک واقعہ کی مبناء پر عورت کی حنس کی طرب گیا ور آپ اسپنے مل **تشریی**ت سے سکئے محضرت م<sup>ن</sup> نے فر مایا کہ اس میں ان نام منا وصوفیوں کا رقرہے جوشہوت کا قلع مجمع کرنے کے در بیٹے میں اور کہتے ہیں کم عور ت ا ور ديواد برابر بوقبا في ما لا نكه دين مي رمبا نيت نهي عبد فتح اللهلم مين )

٢١٥٢ - حَتَّى نَعْنَ مُحَتِّدُ نُنْ عُبَيْدٍ نَا أَنْ تَنُورِ عَنْ مَعْمَرِ آنَا أَنْ طَاوْسٍ

عَنُ ٱبِنِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالَ مَا رَآبُتُ شَيْعًا ٱشَّبَهَ بِاللَّمَدِهِ مِتَّافَالُ ٱبُوْ هُمَّ يُرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْهِ وَسَلَّهَ إِنَّ اللهُ كَنَبَ عَلَى ابْنِ ١ دَمَ حَتَّلَهُ مِنَ الرِّي كَ ﴿ النَّ الدَّهِ مِنَ اللَّهِ فَنَهُ زَالِهُ وَ أَنَّ أَنْ اللهُ كَنَبَ عَلَى ابْنِ الدَّالِ اللهِ مِن اللَّهُ

ذَٰلِكَ لَاَمُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْـنَيْنِ النَّطَرَوَنِ نَا اللِّسَانِ الْمَنْطِئُ وَالنَّفْسُ نَنَمَنَّ وَ نَشْتَاهِىُ وَ الْفَرَّجُ يُصَدِّقُ ذَٰلِكَ وَيُكَنِّ بُهُ .

ئ سالنكاح سىن الىدا ۇرجارسوم قال وَالْأُذُنُ زِنَاهَا الرَّسُنيْمَاعُ ابوہر ریدہ <sup>دوہ</sup> اسی قیصے کی دواً بیت نبی صلی الشیرعلیہ و کیم سے کمیتے ہیں،اس میں بیھبی فرما یا کہ کانوں کا ذناسننا ہے دیعنی امبنی عورت کی آواز کو مشہوت و نلذ ذرکیے ساتھ مصننا کان کا زناہیے) اس تفظ کا اصافرا سی اوپر کی حدیث شعیق مَاسِي فِي وَظَى السَّبَارَأَ و مربون الله مربون الله مربون ميسَوَة مَا يَوْنِيُ ابْنُ دُرُيْعِ مَيسَوَة مَا يَوْنِيُ ابْنُ دُرُيْعِ نَاسَعِيْنًا عَنْ قَنَا دَةَ عَنْ صَالِحٍ إِنِي الْتَحْلِيْلِ عَنْ إَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ عَنُ أَبِي سَعِيْدِ الْحُنُ لُ رِيَّ آنَّ دَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنِ بَعْثَ إلى ٱوْطَاسِ فَلَقَوْاعَدُ وَهُمُ فَقَا تَدُوهُمُ وَظَهُرُوا عَلَيْهِمُ وَأَصَا لُوْا لَهُمْ سَبَايًا كَنَكَانَ الْمَنَا سَّمَا مِينَ آصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلِّى اللهُ عَكَيْدِ وَصَلْمَ مِينَ وَمُوا مِنْ غَشَا بِنِهِ قَ مِنْ آجَلِ آذْ وَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرَكِيْنَ فَآنُولَ اللَّهُ فِي ذَٰلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَا إِهِ إِنَّا مَا مَلَكَتُ آيُمَا تُكُونُ أَيْ فَهُنَّ لَهُمُ حَكُلٌّ إِذَا الْفَضَتُ عِنَّا تُهُنَّ ر ا بوسعید *خددی ده سے دوایت سے کہ دسو*ل انٹرمسلی انٹدعلیہ وسلم نے جنگ <del>حنین</del> میں ایک نشکر <del>آ و فاس</del> کی طرف بھیجا ۔ انہوں بنے دشمن کا مقابلہ کیا ، ان سے راسے اور نتے یا ٹی اور کیے وقیدی عور میں گرفتار کیں۔ رسول اٹ صلیا لٹکرملیہ دسلم سکے تجیراصحا ب اس بناء بہران لونڈ ہوں سے مقاربت گنا ہ سمچھے کہ ان کے مشرک منا وندموجو و تق. بس التلاتعالى نے بر آیت اتاری ؛ وَالْهُ خُومَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ (الَّا مَا مُلَكَثُ اَيْهُا نُكُورُ الخ يعن وه ان کے بیے ملال ہیں جبکہ ان کی *عدّت گذر جا کے دم<del>سلم</del>، ڈیڈی،* ن<del>ساتی</del> تشریع: برآ بیت سوره نشار کی مرد رین آمیت سے معالم اسن مس ططا نی نے کہا سیم کر محصن ت کامعنیٰ سیم منزوع ت - اوراس سے یہمسٹلرنکلتا سے کہمشرک زومین باان میں سے ایک جنگ میں مسلمانوں کے ماتھوں گر فتاریہومائیں توان میں فرفت وافع ہوجاتی ہے۔ م<del>ثاقتی</del>ا و<del>د ابوثو</del>راور مالکے کا مذہب ہی سبےا وران کا ستدلال به سبے کہ دسول التٰد صلّی البِّدَعلبہ وسلم نے قید ہوں کو تھسیم کرد یا بھاا ورحکم دیا تھاکہ می ملہ عودت جب یک بچپہ جب سف ا ورمالفنه حب تک ہاک نہ مہو کے اس عملی مدی مبالے ،اور یہ نہیں پولچھا تھا کہوہ شاوندوا بی تھیں یا نہیں ہا آ با ان کےسا بخ**ان کے فا وند نبی گرفتار ہوئے ت**ھے مانہیں ۔اس **سے**معلوم نبیوا کیاس باب کا حکم ایک ہی بھا۔اور آبومنیفہ نے کہا کہ عب مشرک یا کا فر زوجین قبید موجائیں **تو ان ک**ا بہلانکاح ہر قرار ہے۔ اوز اعتی نے کہا کہ جوزوجین مال غنیمت کی تقسیمیں آ مبائیں آن کا نکاح قائم ہے۔ اگر کو بی شخعی ان دولوں کو نمر کہ سے اور دولوں کو بہوی خاوندی حیثیت سے جمع کر د سے تومبا نزیمو گا .اور اگر جا ہے توان میں تفریق کر دے اور ایک خیفس آ جائے پراس عورت سواپنی بونڈی بنا سے بع**طابی نے کھاکہ اس مدیث کا لفظ ؛ إ ف**را الْقَصَّنَتُ عِنْ تَهُدَّیَ ، اس پر ولالت کرتا سے کما ہل مشرک

حمل وا قعی حمل مہوا ور بچہ پہلے مشرک خاوند کا مہو،اور حب وہ اس دو سرے شخص کا نہیں تو وہ اسے کیسے وارث قالد دسے سکتا ہے۔ اور اگر فرض کر وکہ یہ بچہ اسی کا ہے اور وہ شخص پہلے کا سمج کہ اسے غلام سمجے اور اس سے غلاموں کی مانند خدمت سے تو یہ بھی مبائز نہیں۔ عرض کسی صورت میں بھی یہ اس کے بیے جا ٹرز نہیں ہوگا۔ یہ مدیث اسی برد لاست کر تی ہے کہ حا ملہ لونطی سسے و ضع حمل نک اور عنر صاملہ سے ایک عین آئے بغیر وطی جا ٹر نہیں ہے۔ ۔ شوکانی نے کہا کہ ہی مذم ب مننا فعی ،حنفی، اور ی، مالکی اور عنر ت کے علی، کا سے اور ابر اسیم مخعی کا بھی میں قول ہے۔

٧١٥٤ - حَكَّ نَتَكَاعَتْ وَنْ عَوْنِ آنَا نَشْرِيكُ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَ هَبِ عَنْ أَنِي اللّهُ عَنْ أَنْ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

ابوسعید نمدری دخرنو تا مدمیث بیان کی کردسول الشرصلی الشدعلیه وسلم نے اوطا س کی قیدی عود آنول سے متعلق فرمایا بکسی ما ملد عورت کے ساتھ وصنع حمل تک وطی نہ کی جائے اور بنیے ماملہ کے ساتھ جب تک اسطایک محیف نہ آن جائے وطی نہ کی جائے ۔

٢١٥٨ - كَتَى ثَنْكَ النُّفَيُلِيُّ كَامُحَتَدُ بُنُ سَكَمَةً عَنْ مُحَتَدِبُنِ اِسْحٰقَ

حَنْ ثَيْنُ يَكِ يُنْ أَنْ آ بِي حَبِيْبٍ عَنْ آ بِي مَرْنُ وَقِ عَنْ حَنَشِ الصَّنَعَ الِيَّ عَنُ رُوَيْنِ عِ أَنِ تَامِتِ الْاَنْصَارِي قَالَ فَامَ فِيْنَا خَطِيْبًا كَالَ اَمَا إِنِّ لَا اَحُولُ لَكُمُ إِلَّامًا سَمِعُ تُ دَسُوْلَ اللهِ صَلَى اللهُ عَكَيُهِ وَسَلَمَ كَفُولُ يُومَ مُحْنَيْنِ قَالَ لَا بَعِلُ لِإِمْرِةً

مِيةُ مِنْ بِاللَّهِ وَالْبَوُمِ الْاخِرِ آنُ لِيَسْقِى مَاءَ لا مَارُعَ عَنْدِ لا يَغُنِي اِتُمَانَ الْحُبَالَ وَلا تَعْدِينَ مِنْ بِاللَّهِ وَالْبَيْوُمِ الْاخِرِ آنُ لَيْسَقِى مَاءَ لا مَارُعَ عَنْدِ لا يَغْنِي اللَّهِ وَمِي

کیچرا گیلا متری گینی مین بالله کا کیکوم الاخیر آن تیکیتی مغنت کے کئی گیفتسکہ ر روبضع بن ٹابت انصادی نے خطبہ دیا تو کہا کہ میں تہیں وہی کچہ کہوں گا بورسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم سے شنا تقا۔ عزوہ حنین میں حضور مسنے فرایا تقا کہ: جوشخص الٹلا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہواس کے سیے ملال نہیں سے کہا بن بانی عیر کی کھیتی کو بلائے۔ یعنی حاملہ لونڈ یوں سے جماع رہ کیا مباشہ اور خدا اور قدیا مت برایہ اس د تھنے والے کے سیے ملال نہیں کہ کسی نونڈی سے وطی کرے جب تک کہ استراد نہ کرے۔ اور انٹر اور قیا مت پرایمان د تھنے والے کے سیے ملال نہیں کہ تقشیم سے قبل مال غنیمت کوفر و خت کرے دائے مذا سے روایت

ئے اسے صن کہاہے ، ۲۱۵۹ - حکی انک سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُورٍ مَنْنَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عِنَ ابْنِ اِسْلَاقَ

بِلْهَذَا الْحَدِثِيْثِ فَالْ حَتَّى بَيْسَتَنْبُرِثَهَا بِحَيْضَاةٍ زَادَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِأَنَّافُوالِيُومِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبُ دَاتِّنَ مِّنْ فَيُ الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى إِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهُ هَا فِيْهِ فَنْ

كَانَ يُوْمِنُ بِاللَّهِ وَإِلْيَوْ مِرِ الْأَخِرِ فَلَا يَلْبَسُ قَوْ بَامِنْ فَيْءَ الْمُسُلِمِينَ حَتَّى إِلَافُلَنَا

دَقِيَةُ فِيْهِ فَأَلَ الْمُؤْدَ إِذَا الْحَيْضَةُ كَيْسَتُ بِمَحْفُوظِهِ مِ

گزشته مدبیث کی دو مری دوایت اس میں البومعاویہ آلوی سنے: بھی کھئٹہ کا لفظ مبرط مایا ہواس مدبیث میں البومعا ویہ آلوی سنے۔ اور جوشخص اللہ اور قیا مت پرای ان رکھتا ہے لیے الدمعا ویہ من کا وہم ہے گرانوسعیدان کی مدبیٹ میں مجھ ہے۔ اور جوشخص اللہ اور قیا مت پرای ان رکھتا ہے اور جوشخص اللہ مسلمانوں کی فئی میں سے کوئی کپڑا نہ ہے کہ پہنے کہ پران کر سے بھراسے والس کر دیے گا۔ اور قیامت پرای ان رکھتا ہو وہ مسلمانوں کی فئی میں سے کوئی کپڑا نہ ہے کہ پہنے کہ پران کر سے بھراسے والس کر دیے گا۔ ابو وا ڈر سنے کہا کہ اس مدبیث میں الحیصند کی لفظ محفوظ نہیں اور الجمعادید کا وہم ہے۔ (ہر نہ ی ہمطلب یہ کھ بتک البن منہ میں المی میں نہیں میا تا لہذا اس میں تھے دن ما ٹر نہیں ہے۔

## بَاكِ فَيْ جَامِع النِّكَاحِ

٠ ٢١٧ - حَكَّ نَتُ عُثْمَانُ فِي أَنِي هَيْبَةَ وَعَبْثُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ فَا لَا نَابُونِ عَالِد

عَنِ ابْنِ عَجُلَانَ عَنَّ عَنِّى عَنِي شُعَيْبٍ عَنُ آبِبِ عِنَ جَرِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَذَوَّتَ كَا حَلُكُمُ الْمُرَاكَا آوِ الشُّتَرَى خَادِمَا فَكُيتُكُلُ اللَّهُ تَوَانِيُ اَسْكُلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَمَا جَبَلْتَهَا عَكَيْهِ وَ اعْدُ ذُيكِ مِنْ شَرِّها وَشَرِّها وَشَرِّها وَلَيْق عَلَيْهِ وَاذَا شَتَرَى بَعِيْرًا فَكُيكَ خُذُ بِنِ رُوَةٍ سَنَامِهِ وَلَيْقُلُ مِثْلَ ذَيكَ قَالَ قَالَ اللَّهُ وَا وَدَ ذَا وَ اَبُوسُ عِنْدٍ رَفَّتَمَ لَيَا خُذُ بِنَ عَيْرَا عَلَيْها وَلَيْ مُؤْلِكِ مَنْ الْمَهُ وَالْمَ

الْخَادِمِ -

عبدالتد بن عمرو بن العاص نے کہا کہ رسول الته صلی الته علیہ وسلم نے فرما یا: حب تم ہیں سے کوئی کسی عورت سے نکاح کرے یا کوئی لونڈی فلام خرید ہے تو یہ دعا ، کریے اسے الته میں تجرسے اس کی نحیر طلب کرتا ہوں اور اس سے بہتر جبلی و فطری افراق ما نگتا ہوں ۔ اور تجد سے اس سے بشرسے اور اس سے برُسے جبلی و فطری افراق سے بنا ہ ما نگتا ہوں ۔ اور حب کوئی اونٹ خرید سے تو اس کی کو بال کی چوٹی کہا کہ ابو سے براہ نہ رہ برکت کی دعا کرے ہوئے اور مرکت کی دعا کرے ہوئے اور مرکت کی دعا کرے ہوئے اور مرکت کی دعا کرے ہوئے اور موز کے بال کی اسے دوا سے دوا سے میں رابی ما جہا ور رہ اس کی بیٹ کیا ہے ۔ اور اسے میں رابی ما جہا ور رہ اس کی بیٹ کیا ہے ۔

٢١١١ - حَكَّانَكُ مُحَكِّدُهُ بَيُ عِيْسَ نَا جَدِيْ عَنَ مَنْصُورِ عَنْ سَالِم بُنِ

رَبِهِ الْجَعْدِ عَنْ كُريْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّا سِ قَالَ قَالَ النَّيْخُ صَلَّى اللهُ عَكَيْدِ وَسَلَّمُ

رَبِهِ الْجَعْدِ عَنْ كُورُ اللهُ عَكِيدًا أَرَا وَ أَنْ يَا تِي الْحَلَةُ قَالَ بِسْجِ اللهِ اللهُ تَعَرِّبُنَ الشَّيْطُنَ 

وَيَجِيْدِ اللّهَ يُطَانَ مَا رَزُ فَنَنَا ثُعَرَ إِنْ قَكْرِدَ آنَ تَيْكُونَ بَيْنَهُمَا وَلَكُ فِي ذَلِكَ مُ

مَنْ تَا كُونَ بَيْنَهُمَا وَلَكُ فِي ذَلِكَ مُ

مَنْ تَا كُونَ بَيْنَهُمَا وَلَكُ فِي ذَلِكَ مُ

ابن عباس مشنے کہاکہ نبی صلی التّٰدعلیہ وسلم نے فرمایا : حب عم میں سے کوئی اپنی بیوی سے مقاربت کرنامیاہے

تواگریہ دعاد کمہ ہے کہ: الٹیرکے نام سے اسے الٹریمیں شیطان سے بچا ودتواولادیمیء طاکہ ہے اسے بھی شیطان سے بچائی بچا، تواس جماع سے اگر بچہ ہمو نامقدرسے شیطان اسے کھی صرر نہ دے سکے گا د بخا دی کئی مقا مات بر ، مسلم، تتر بذی ، آبن ما معہ ، سنن کبری نشائی ، سنداحہ اور وارجی ،

منسی سے ،اس مدیث سے تو عدم صرر کاعموم نابت ہوتا ہے گر حدیث میسے میں یہ بھی ہے کہ بچہ بپیالیش کے وقت حجورہ تا ہے اور ظام رہے کہ یہ بھی صرر کی بہا ایک نوع ہے۔ پس حجورہ تا ہے اور ظام رہے کہ یہ بھی صرر کی بہا ایک نوع ہے۔ پس اس صدیث میں بیان شدہ صرر سے یہ مرا د نیاجائے گا کہ وہ بجہ شیطان کے تسلط سے محفوظ ہوگا :انی عبدا دی گذش کا کہ فی محکومت کہ بی مذہبے گا بلکہ یہ مطلب ہے کہ وہ کہمی معصیت کہ بی مذہبے گا بلکہ یہ مطلب ہے کہ وہ الترک تا بیٹ و مار بدمومن بندوں میں سے ہوگا ، ہے دین یا خدا کنواستہ کا و وم تدر مرموگا ، بخاری سے منقول ہے کہ یہ وعادا گر عربی میں یا دونہ ہوتھ کسی اور ذبان میں بھی ہوسکتی ہے ۔

٢١٩٧ - ڪَٽَ ثَنَكَ هَنَّا دُعَنُ وَكِيْعِ عَنْ سُفَيَانَ عَنَ سُهَيْلِ اَنُواَيُصَالِمِ عَنِ الْحَادِ بِ يُنِ مُتَحَلَّدٍ عَنَ آيِهُ هُمَ يُرَةً فَنَالَ فَالَ دَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ مَلْعُونَ مَنَ آَنِي لِمُرَاءً فِي ذُرُبِهِا .

ابوہرریے دو سنے کہا رسول التٰرصلی التٰرعلیہ وسلم نے فرمایا؛ ملعون سبے وہ شخص جوعورت کی تھیلی طرف جماع کمرے دابن ما حبر، نسانی )

سَوِ ١٦ - كَ مَن الْهُ بَشَاء مَنْ عَبْدُ الدَّحْنِ مَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكُنْكُورِ فَالْ سَمِعُتُ جَابِرًا كَيْقُولُ إِنَّ الْيَهُوْدَ يَفْتُولُونَ إِذَا جَامَعُ الرَّجُلُ اَهُ لَهُ فِيْ فَرْجِهَا مِنْ قَرْرَا يُهَا كَانَ وَلَدُهُ أَحْدَلُ فَا نُزَلُ اللهُ عَنَّ وَجُرَّ فِهَا وَكُو

جَوْثُ تَكُمُّ كَا تُوَاحُونَكُمُّ أَنَّى شِئْتُكُمْ.

حابرام کستے سے کہ میو ولوں کا تول ہے ، تب مردائی ہوی کے ساتھ فرج میں کھیلی طون سے جماع کرے تواس کا بچہ بھیڈگا ہو گائیس اٹ تعالی نے یہ آیت اتاری ، نئٹا ڈکٹڈ کٹٹ گکٹر آئی شئٹ جھے ۔ مہماری عور میں متی دے لیے کھیتی بیں سوتم اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ ''ا کبفرہ سوم رنخانسی ، مسلم ، تریذی ، ابن ماجہ اور نشانی مین جب جماع کئیل میں ہوتو جس طور ہر بھی ہو حمر ج منہیں .

٣٠ ١٦ - حَكَ ثَنَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بُنُ يَجْلِى اَبُوالَا صَبَغِ حَلَّ تَكُى مُحَمَّلًا يَعْنِى اللَّهُ الْكَ يَعْنِى ابْنَ سَكَمَةَ عَنْ مُحَتَّدِ بُنِ إِسُحْقَ عَنْ إِبَّانِ بِنِ صَالِحٍ عَنَ مُجَاهِ إِعْنِ ابْنِ عَبَّا إِسَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَ اللَّهُ يَغْنِى لَهُ آوَهَ مَرَ النَّمَا كَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْاَنْصَارِةَ هُمُ اَهُلُ وَيَنِ مَعَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ يَهُوْدٍ وَهُمُ اَهُلُ كِتَابٍ

وَكَا ثُنُوا يَوَوْنَ لَهُ مُوفَظُّلًا عَلِبُهِ مُ فِي الْعِلْمِ كَكَا ثُوُا يَقْتَادُ وْنَ بِكَذِيرٍ مِّنُ فِلْهِمُ وَكَانَ مِنَ اَمْرِ اهْلِ الْكِتَاجِ اَنْ لَا يَأْتُوا النِّسَاءَ اِلَّ عَلَى حَدُّفٍ وَ ذَٰ لِكَ اَسْتَرُمُا

تَكُونُ الْهَنَّ ٱلَّاكُونَ هَٰذَا الْحَيُّ مِنَ الْرَنْصَارِ قَلْهَ ٱخَذْ وَا بِذَٰ لِكَ مِنَ فِعُلِهِ مُ كَان هٰذَاالْحَيُّ مِنْ قُرُيْنِ يَشْرَكُونَ النِّسَاءَ شَرْعًا مُنْكُرًا وَيَتَكَنَّذُوْنَ مِنْهُنَّ مُنْيِلًا بِينَ مُدُيِرًا بِينَ وَمُسْتَلْقِيَباتِ فَكَتَّا قَدِيمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمُدِينَكَ تَزُوَّجُ رَجُلٌ مِّنْهُ عُرامُرَا كُارِّتَنَ الْأَنْصَارِ فَنَاهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذَٰلِكَ فَأَنْكُونَ عَلِيْهُ وَ قَالَتُ إِنَّكَا كُنَّا نُنُوتًى عَلَى حَرْفِ فَاصْنَعُ ذَالِكَ وَ إِلَّا فَاجْتَنِبُنِي حَتَّى شَرِى أَمْرُهُمُ فَيَكَنَزُ ذَٰ لِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُزَلَ اللَّهُ عَنَّ وَجَلَّ نِسَاءٌ كُمُ حَدْثُ لَكُمُ فَأَكْتُوا حَوْنَكُمُ أَنَّى شِئْتُهُ آَى مُقْبِلَابِ وَمُكْرِبِرَاتٍ وَمُسْتَلُقِيًّا يَعْنِي بذيك مَوْضِعَ الْوَكِيرِ

ابن عباس دما سے کھاکرا نشرابن عرام کو بخشے،اگرسے بیوسم ہوا بات توبیقی کر قبیل انصار حبب مبت برست عقا تو بیوولیوں کے قبائل کے ساتھ رہتا گھاا ورانہیں علم میں آپنے سے افضل حبا نتا بھا، پس بہت سے کاموں میںان کی اقتدادکر تا تقا ۔ا درا ہل کتاب کا طریقہ ہر تھا کہ عور توں سے صرف ایک طریقے سے بعنی ہو ہر دٹا کرجاع كرت مقدا وداس طرح عودت كاسترز بإده ترمحقوظ دمهتا هقاءا ودا نصادئے آن كا بهر فعل بھى اختيا ديم ديا عقاده ا ور قریش سکے ہوگٹ عور توں کوئٹری طرح اٹلاتے تھے ا در آ مے سے اور پچیے سے ان سے لذیت ما مسل کرتے ہے اور پہلو مراسا کہ مجی عجب مها بورین مرتبہ میں آئے توان میں سے ایک مرد نے ایک انسار کی عورت سے نکاح کیا ا وراس كے سائد اسى طرح محرف رقا -اس فياس كا انكاركيا اوركها كر محمدة جماع بيلو كے بل موزا عقا، پس تو وليساً ہى كر ورن چچ سے پرے رہ -ان كا پرمعا ملہ كھُل گيا آ در دسول الٹرمىلى الٹرعليد وسلم كو بھى بہنچا تو الٹر تعاسے سنے یہ آیت اتاری ؛ متما ری عور توں متمارے سیے کھیتبال میں، بس متر اپنی کھیتی میں جیسے میا ہو آ دے يعنى الكي طرف سيد، كيلى طرف سيما ورساكر، لين حبب كربي كيدابش كى جبكه مقصوريو. متنوح : خطًا بى نے كماسيد كردوايت ميں أؤهم كا لفظ آيا سے مگر صبح لفظ و بهم سے جس كا معنى ب فلطى ميں

برطراءا ست والم ممواا ورورهم كالمعنى سبے كراس كا ولىم فلا ل چيزى طرف كيا دابن عبالس رم كومثا يديد بيد بها الما كه ا بن عمر مناس أيت كي تفسيراً ورطرح سے كرتے ميں اس بيے انهول نے يدكها . شرح كا تفظى معنى بجھا ناہ واسى

مستعى شرح كرنا، شرح صدر وغيره الفاظ فكلت بي .

# بالبه في إنبان الحائض ومباشرتها ما المرابع في النبان الحائض ومباشرتها ما منه عورت سرجماع اوريم اعوش كاباب

٢١٧٥ - حَكَّ فَنَكُ مُوْسَى بَنُ إِسَّلْمِيلُ نَاحَتُنَا ذُّ آَنَا تَابِتٍ ٱلْبَنَا فِيُّ عَنْ

اَسَ بَنِ مَا لِكِ الْمَهُوْدَكَانَتُ اِنَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّ ذَلِكَ فَا نَزَلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّ ذَلِ النِّسَاء فِي الْمَحِيْفِ وَجَلَّ يَسْعَلُوا النِّسَاء فِي الْمَحِيْفِ وَجَلَّ وَسَلَّمَ جَامِعُوهُ مُنَّ وَالْبُيُونِ إِلَى الْحِيدَ الْرَيْحِ وَقَالُ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ جَامِعُوهُ مُنَّ وَالْبُيُونِ وَالْمُنْ وَاللهُ وَمَا يُولُوا النِّسَاء فِي الْمَحْدُولُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَامِعُوهُ مُنَّ وَالْبُيُونِ وَعَنَالُ وَلَيْهِ وَمَا لَيْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللهُ وَمَا يُولُولُ اللهِ وَمَا يَعْ وَمَا يُولُ اللهِ وَمَا يُولُولُ اللهِ وَمَا لَا اللهُ عَلَيْهِ وَمَا اللهُ وَلَا اللهُ وَمَا لَا اللهُ وَمَا لَا اللهُ وَمَا لَا اللهُ وَمَالُولُ اللهُ وَلَا اللهُ وَمَا لَا اللّهُ وَاللّالِهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا اللّهُ وَلَا اللّه وَاللّه الله وَلَا اللّه وَلَا اللّه وَلَا اللّه وَلَيْهُ وَلَا لَا اللّه وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا لَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا الللّهُ وَلَا الللّهُ وَلَا لَا اللّهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ الللهُ اللللهُ اللّهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللللهُ اللهُ اللللهُ الللهُ الللهُ اللهُ اللّهُ الللهُ الللهُ اللّهُ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقار في وسول الله عليه و سوف الله عليه و سوف الله عليه من الله عليه و سوف الله عليه من الله عليه و سوف الله و سوف ا

الله صِهَا فَظَنَنَّا ٱللَّهُ عَكَيْهِ وَسَكَمَ فَبَعَثَ فِي الثَارِهِ مَمَا فَظَنَنَّا ٱنَّهُ لَمُ يَحِدُ عَلَيْهِمَا

انس بن مالک سے دوایت ہے کہ جب بہو دیوں کی کوئی عورت عین میں ہوتی تودہ اسے کرے سے لکال دیتے اوراس کے ساتھ کھا نا بینا لڑک کر دیتے تھے اور گھر میں اس کے ساتھ اکتھے مذر سہتے تھے ۔ بپی اس بار سے میں اولائٹر صلی الٹر علیہ وسلم سے بچر چھاگیا تواٹ رسیا منہ و تعالی نے بہ آبیت اتادی : وَ لَیُسْکُولُولُ عَنِ اللَّهُ حَیْنِ اللَّهُ حَیْنِ اللَّهُ حَیْنِ اللَّهُ عَنِ اللَّهُ عَنِ اللَّهُ عَنِ اللَّهُ عَنِ اللَّهُ عَنِ اللَّهُ حَیْنِ وَ اللَّهُ حَیْنِ وَ اللَّهُ وَ اللَّهُ عَلَیْ وَ اللَّهُ عَلَیْ وَ اللَّهُ عَلَیْ اللَّهُ عَلَیْدُ وَ اللَّهُ عَلَیْ الْکُ عَلَیْ اللَّهُ عَلَیْ اللَّهُ عَلَیْ اللَّهُ عَلَیْ اللَّهُ ع

نے سمچولیا کہ آپ ان ہد ناوا حن نہیں ہیں ڈسلم، تر نری،نسانی ، دارجی ، ابن ماجد احمد

م**تعم**ے: حصور صلی التٰدعلیہ وسلم تے جہرے کار بگ متغیر ہونے کا باعث باتو ہمود کا بداعترا من مقا کہ پیچفس ہر بات مي بهاري مخالفنت كرتا سبع، مالا كلهان كي شريعت ميرّ ف ومبدّل اورمنسوخ تقي اور حفنور برجو كي انته تاوه كيهيلي ىشرىيتول، رسمول ا ورروا جول كاناسخ كقا، ئىس بىرا ئىتراص فحفن بوا بېسىتى ا ورى لاوت كانتىچە كەن. بارنگ بەلىن كا باعث الحصرات كايدتول لقا مكرة بم سف فرما يا كيه نهيس كيو نكدا نهيس اس قول برا كساف والى چيز بيود كالمبالاند

ا ورمتعميان اعتراص على معنورم في ال حصرات كو تحف وسيكم ثابت كياكه أب مال سع ناوا من سي مي .

مولاً ناتف خرما ياكراس آيت مي وود فعر حيت كالفظ أياس، يهل لفظ سے تو بالا تفاق نون مراد سے كيونك ا مشرتعالی نے اسے اذکی فرمایا ہے۔ دوسرے مفظ میں میں اقوال میں۔ ایک بہ کہ اس سے تھی خون مرا دہیے۔ دوسرا پرکمہ ا س سے زماں صفی مرا د کیے اور تمیہ ایر گراس سے حاسے صفی مرا دیے بعنی مشرم گاہ ۔جہود مفسّر بن اوراز وائج رہا مطهرات كا قول سى سىد اذى كامعنى سىد: وكه دسينے والى چيز بي نكداس خون كارنگ مكروه ، بدلونها بت متعفى موتى ہے اور وہ ایک انسی نجاست سے جوعبا دت سے مانع ہے آپذااس کا یہ نام مہوا بس فاعُنزُ رُوْا کا معنیٰ یہ سے کہ صرف جماع سے پرمیز کرواور کسی سٹئے سے ہنیں . بہ حدمیث کتاب الطہارت میں سی سندا ور مَتن کے سابھ گزر میکی ے اور اس بہ وہاں گفتگو ہو میں سے وسیم مردث منرد ورد.

٢١٩٧ - كَلَّا ثُنَّ مُسَنَّةً كَا يَحْيِل عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ سَمِعْتُ مُكَّلَّ

الهَجِدِيَّ فَالْسَمِعَتُ عَالِينَةَ كَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقْوُلُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَكَيْرِ وَسَلَّمَ تَبِيْتُ فِي الشِّيعَارِ الْوَاحِدِ أَنَا حَالِمِنْ طَامِتٌ فَإِنْ إَصَابَةَ مِنِيْ شَيْءٌ عَسَلَ مَكَانَةَ كَهُ يَعِثُهُ لُا وَإِنْ آصَابَ تَعَنِيْ نَتُوبَ مِنْهُ

شَيْ عَسَلَ مَكَانَهُ لَمُ يَعَدُ لُا وَصَلَّى فِيلُهِ-

خلاص بجری نے کہاکہ مفترت عائشہ رصی الترعنی الترعنی ان و مایا وسول الترصلی الترعلیہ وسلم ایک ہی کیا سے میں رات گذا دستے اور میں ما ہواری ایام میں بھوتی تھی ۔ لیں اگر آپ کو بچر سے کوئی چیز بعنی نتون لگ جا نا توصرف اس مبگہ کو وهودستے مقےا وراس سے ہے کئے ہ جاستےا وراگرآپ نے کپڑے کو کچے لگ جا ّتاتو مین اسی جگہ کودھو وستے اِس سے تخ<u>اوز</u> من مرستها وراس میں نا زیوه میست تھے۔ دیر مدین اوبرکت ب الطہارة میں گزر می سے خبر و ۲۷۔ نسائی میں بھی ہے )

٢١٧٤- حَكَ ثَنَكَا مُتَحَتَّدُ بِنُ الْعَكَرَاءِ وَمُسَدَّدٌ كَالْاكَاحَفْظُ عِينِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبُواللَّهِ بُنِ شَكَّا دِ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ بِنُتِ الْحَارِثِ أَنَّ إِلَّهُ لَ

مِعْسُمُ عن النبی صلی الشُرعلیہ وسلم ،ا ورکھی مُعَفِئل بینی : عہدا کھید بن عبدالرحن عن النبی صلی الشُرعلیہ وسلم شک سکے سابھ مروی ہے کہ وینا ریا نصیف دینار۔ا ورکھی اقل دِم ا ور آخرِدِم میں تعزقہ کرتے ہوئے ۔ اسی بیے منذری نے کہاہے کرمٹنا فعی مرنے اسے غیرٹا بت کہاہے اور یہ فعل کرنے واسے کو تو بہ واستغفاد کرنے کو کہاہے۔ یہ مدیث بھی کتاب الطہارت میں گزرم کی اوراس بروہ ہاں گفت گھ موگئی ہتی۔

> باَب ماجاء في العرل عنلي معرفي العرل

٢١٤٠ - حَكَ نَنُكَ السِّحْقُ بَنُ السَّمِعِيْلَ الطَّالِقَافَ كَاسُفْيَانُ عَن ابْنِ الطَّالِقَافَ كَاسُفْيَانُ عَن ابْنِ الطَّالِقَافَ كَاسُفْيَانُ عَن ابْنِ مَعِيْدٍ ذُكِوَ ذَلِكَ عِنْكَ اللَّهِيَّ عَنَى ابِي سَعِيْدٍ ذُكُو ذَلِكَ عِنْكَ اللَّهِيَّ عَنْ ابِي سَعِيْدٍ ذُكُو ذَلِكَ عِنْكَ اللَّهِ عَنْ اللَّهُ عَكَنُ اللَّهُ عَكَنُهُ مَعَ اللَّهُ عَلَيْهُ مَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَلَيْكُ وَ الْكَالُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَالْمُؤْمِنُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَالْمُؤْمِنُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَالْمُؤْمِنُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ وَالْمُؤْمِنُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللْهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللْهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللْهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللْمُؤْمِنُ اللْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ اللْمُؤْمُ اللْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِنُ اللْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ الل

ابومعیدرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس عزل کا ذکر ہوا ، آپ نے فرما یا : تم میں سے کوئی الیساکیوں کمرزا ہے ؟! ورید رزما یا کہ کوئی اسیا رزم ایا ، جومان پیدا ہونے والی ہے اللہ اسے منزور میدا کرے گا ابودا ور شرنے کہا کہ قرعمہ رراوی مدین کرتا دکا غلام ھا دم کم اور مذی رنسا ہی )

مشی هے: عزل کا معنیٰ سے جاع کرنا مگرانزال کے وقت نطفہ باہر طبینک دلینااس مدسیف سے فقط پربتہ میں ا کرعزل ایک سبے فائدہ فعل سے اور اگر بجیر پیام و نے ہی والا سے تووہ ہو کور سے گا۔ یہ محفن ایک انسانی آد ہرہے۔

٢١٤١ - حَكَ فَكَ مُوسَى بُنُ إِسْلِمِعْيُلُ نَا اَبَانُ نَا يَجْبَى اَنَّ مُحَمَّدَ بُنُ وَ عَنَهِ اللَّهُ وَا عَنَهُ عَنَ اَ فِي سَعِيْدِ الْحُنُ وَقِ مَعْدَدُ الرَّحُمُونِ بَنِ مَعُوبَانَ حَمَّا فَهُ اَنَّ دِ فَاعَةَ حَمَّةً فَنَهُ عَنَ اَ فِي سَعِيْدِ الْحُنُ وَقِ مَعْدُ اللَّهُ وَا كَا اَعْرُ لُ عَنْهَا وَ اَنَا اَكُوهُ اللَّهُ وَ اَنَا اَعْرُ لُ عَنْهَا وَ اَنَا اَكُوهُ اللَّهُ وَ اَنَا اَعْرُ لُ عَنْهَا وَ اَنَا اللَّهُ وَ اَنَا اللَّهُ وَ اَنَا اللَّهُ وَ اللَّهُ اللَّهُ اَنْ يَتَخُلُقَا هُ مَا اسْتَنْظَعْنَ اَنْ تَصْرُفِهُ اللَّهُ اَنْ يَتُخُلُقَا هُ مَا اسْتَنْظَعْنَ اَنْ تَصْرُفِهُ اللَّهُ الْعُنْ اللَّهُ الْمُتَنْ الْمُتُنْ اللَّهُ اللَّهُ الْمُتَعْلَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُنْ اللَّهُ الْمُتُولُ اللَّهُ الْمَتُولُ اللَّهُ الْمُتَالِقُولُ الْعَلَى الْمَتَنْ الْمَلْمُ الْمُنْ الْمُتُعْلِقُولُ اللَّهُ الْمُتَعْلِقُ الْمُتَعْلِقُ الْمُنْ الْمُتَالِقُ الْمُنْ الْمُتُعْلِقُ الْمُنْ الْمُتَعْلَى الْمُتُلِقُ الْمُنْ الْمُتَعْلِقُ الْمُنْ الْمُتَالِقُ الْمُنْ الْمُتَعْلِقُ الْمُنْ الْمُتَعْلِقُ الْمُنْ الْمُتَعْلِقُ الْمُتُعْلِقُ الْمُنْ الْمُتَعْلِقُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُتُعْلِقُ الْمُنْ الْمُتَعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُتَعْفُ اللَّهُ الْمُتُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُعْلِقُ الْمُنْ الْمُعْلِقُ الْمُنْ الْمُلْمُنُو

چھیا ہوا واُ دَسے اور واکرا ورغزل میں فرق ہر اکرنعل اور میا نٹر ہ کے باعث واکد تو تُصدا ورفض کا مجوعہ ہوگیا ور

٧١٤٦ حَكَ لَكُ عُتْمَانُ بَنُ أَيِي شَيْبَةَ كَا الْفَصَٰلُ بْنُ كُكُنُو مَا نُعُكُمُ يُرُ

عَنُ آبِ الزُّبَ يُرِعَنُ جَارِدِ فَالَ جَاءَ رَجُكُ مِتَنَ الْاَنْصَاصِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّا اللهِ عَلَ عَكَبُهُ وَسَلَّمَ فَفَالُ إِنَّ لِي جَارِينَ ﴾ كُلُونُ عَكَبُها وَأَنَا أَكُوكُ اَنْ تَحْمِلُ نَقَالُ اِعْزِلُ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَانِيْهَا مَا فَتِدَرُنَهَا فَكَالُ فَكِيفَ الرَّجُلُ ثُنَّاكَا الْ وَمَنَالُ إِنَّ الْجَارِيَةِ قَدُ حَمَلَتُ فَنَالُ قَدْرَا حَبَرُتُكَ آنَكُ سَيَاتِيْهَا مَا فُكِرَكُهُ

مابردہ سے روایت ہے کہ ایک انصادی دسول الٹرصلی التٰرعلیہ وسلم کی فدمت میں ما مزمواا ور کہا کہ میری ایک لونڈی سے عب کے ساتھ میں جائے کہ تا ہوں اور اس سے ما طربوطانے کو نامید کرتا ہوں۔ حصنور مسنے فر مایا: تم اگر چاہو تو اس سے عزل کر و کمیونکہ حو کچھے مقدر سے وہ تو اس بھر حا صنر ہوا تو کہا کہ اس اور گھے بتا ویا تھا کہ جو تقدیر میں ہے وہ موکر دسے گا دہ سے اور اس میں ہے۔ حصنور سے فر ما با کہ میں نے تو بھے بتا ویا تھا کہ جو تقدیر میں ہے وہ موکر دسے گا دہ سے اور اس میں ہے۔

ذَا يُوْعَكُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِينِ فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَوَضَعَ يَدَهُ

عَلَيَّ فَتَالَ لِيْ مَعُرُو كَا فَنَهَصُّتُ فَانْطَلَقَ بَبُرْشِي حَتَّىٰ آنَى مَقَامَمُ الَّذِي عُكِيلً إِنْ إِنَّ وَنَا قُبُلَ عَكَيْهِ مُو مَعَهُ صَفًّا نِ مِنْ رِبِّهَا لِوَ صَفٌّ مِنْ نِسَاءِ أَوْصَفًّا نِ و مَن نِسَاءِ وَ صَعَنَّ مِنْ رِجَالِ مَقَالَ إِنْ نَسَانِيَ الشَّهْبِطُنَّ شَيْكًا مِنْ صَلوْقِ فَلْسُبَرٍ الْفَنَوُمُ وَكَيْصَيِنَنِ النِّسَاءُ فَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَهُ كَا يَنْسَ مِنْ صَلْوِتِ مِنْ أَيْنَالَ مَجَالِسَكُمُ مَجَالِسِكُمُ مَكِبًا لِسَكُمُ ذَا دَمُوْسَى هَا هُنَاثُمَّ عَصِمِدَاللَّهُ وَأَنْهُ عَكَيْرٍ ثُحَدَتَالَ آمَّا بَعْدُ ثُنَّدَ الْقَاقَوْ النُّحَدَ أَتَّبَلَ عَلَى الرِّجَالِ إِنَالَ هَالُ مُنِكُمُ الرَّبُ كُلُ إِذَا آتَى آهْلَهُ فَآغُلَقَ عَلَيْمِ بَاكَ وَآلُقَى عَلَبُ إِسْ تَرَكُ وَاسْتَنَدَ بِسِنْرِ اللَّهِ قَالُوا نَعَكُمُ قَالَ ثُنَّةً يَجْدِلُ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَنَبْقُولُ أَنَدَ أَتُ كُ زَا فَعَلْتُ كَنَا فَنَالَ فَسَكَتُوا قَالَ فَا قَبَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ هَلْ فُلِكُنَّا امَنُ تَبْحَةِ بُ فَسَكَتْنَ فَجَنَتَ فَتَا تُأْعَلَى إِخْلَى وُكُبَّتَيْهَا وَلَطَاوَ لَتُ لِرَسُولِ الله صلى اللهُ عَكَيْهِ وَسَكْمَ لِبَيَّ اهَا وَيَسْمَعَ كَلَاهِ مَهَا فَقَالَتُ بَارَسُولَ اللهِ إنَّهُمْ إِنَّكَمَا مَنَكُ ذَٰ لِكَ مَثَلُ شَيُطَانَةٍ كَفِيَتُ شَيُطَانًا فِ السِّكَةِ فَفَتَطَى مُنْهَا كَاجَتَا وَ النَّاسُ بَيْنُظُ وْنَ اِلَدْيُهِ إِنَّ طِيْبَ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ دِيْحُهُ وَلَمْ يَظْهُوْ لَوْنُهُ ٱكدانٌ طِيْبَ النِيْسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنَ ۗ وَكَمْ يَظْهَرُ دِنْيِحُهُ فَالَ ٱبْخُورَا وَوَمِنْ لَهُنَا حَنِنُطْتُهُ عَنْ مُّتُوَمِّلِ وَمُوْسَىٰ أَلَا كَا كَيْفُصِيبَتَّ رَجُنَّ إِلَّا رَجُلِ وَلَا امْرَا تَأْلِي امْرَ آيَّ إِلَّا اللَّ قَالَدِ أَوْدَ الْهِ وَ ذَكَرَ ثَالِكَةً فَلَسِيْتُهَا وَهُوَ فِي ْحَدِيْثِ مُسَكَّرِ وَالْكِنَّ لَهُ ٱ تُقِنَّهُ وَ تَنَالَ مُوسَى نَاحَتَادٌ عَنِ الْجَدِيْرِيِّ عَنْ آبِ نَضُرَّةً عَنْ الطُّعَادِي .

اخ مركبت اب التيكل

<u> خلفاوہ</u> کے ایک بزرگ کا بیان سیے کرمی ابوہ بر میرہ رہ سے بال نہمان ہوا تو میں نے نبی صلی ایٹ **علیہ** وسلم کے نسحاب مں سے کسی کو بھی اتناعیا دت گزارا وراس قدر مہمان نواز نہیں با یا۔ایک دن میں حب اس سے یا ا ں ایک تقبلی تقی صب میں کمنکریاں یا نگھ لباں تقبی اور میار با بی کے آگے زمین ریہ ۔ نسیاہ فام نونڈی بھٹی متی متی کہ حب مقیلی کی تا م تمنکریاں حتم مو گئیں تواس کے مقیلی اس کی طرف بھینگی اس نے جمع کس اورا نهیں دو بارہ تقیلی میں ڈال کرا سے وائیس وسے دی الدہر رہے در الحکماكم كيا میں تھے ا بنااور پروسلمہ کا قصتہ منہ مشنا وُں ؟ طَعَا وَی سنے کہاکہ مں نے کہا ہاں ابوہر میرہ دمنر با ننا ہے ؟ مین باز فر مایا : ایک شخص بولا پارسول الٹد کوہ بیرمسجد کی ایک مہا نر ہے اور اپنا با بقر مجھ میر رکھاا ورنسلی آمنر باتیں فر مائس- سی میں اُکھ کھڑا مواتق کراس جگہ کنٹر دھیئے ہے گئے جہاں ہیڈ ہے ہما زیٹر معاشے سقے اور دوگوں کی طرف توجہ فز ما فخ اوراس وقت یا بقرمردوں کی دو صنیں اورعور توں کی ا کیپ صعب بھی باعور توں کی دومنفیں اورمردوں کی ایک نے فرمائی: اگرشدیلمان نجھے کچھ نماز میں بھبلا نے کی کوسٹش کرسے تومرد وں کو تشبیع ا ورعورتوں کو بق رباعة ير ما عد مادنا) كرنى مياسيك ابوسريه وره سف كهاكر بيردسول الله صلى الله عليه وسلم سف ممازيط في ور کھرنہ مجو کے۔ کیر فز مایا ؛ اپنی اپنی حبگہ پر بیلے رہو۔ موسط دا دی نے: هَاهُنا دہیاں) کے لفظ کا دا صنا فہ کیا ، نے انتد تعاسے کی حدو ثنا بیان فرمائی ۔ پھرفرمایا: اتا بعد دہیاں سب داوی متفق ہو گئے ہیں) پھرمروول کی ارکے فرما ماکہ کیا تم میں سے وہمردموجود سے کہ حب اپنے گھر دبائے اور اپنا دروازہ ہند کمہے ادر پر دہ او سے اورالشّرسے ہیروسے میں تھوپ حبائے ؟ لوگوں نے کہا ہاں ۔ فرما باکہ بھروہ اس کے بعد مبیرٌ جا ئے اور مکھیں ۔ یوں کیا اس نے بوں کیا۔ ابوہر ہرہ دم نے کہا کہ اس پربوگ مناموش دسے۔ بھر آٹ نے سے ورتوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا ىركىيائم مىں سے كوئ اس متم كى گفتگو كرتى ہے؟ بس وہ خامونن رميں بس ايك جوان لا كى گھڻنوں كے بل موگئى <del>۾ نولا</del> پنو حوان برٹر کی هتی، و ٥ اپنے ایک گھٹلنے کے بل ہو ٹی اور گرر ن اعظا لمه کی طرف متوحد ہمو نی تاکیاب ایسے دیکھ لیں اوراس کی بات سُن لیں بس وہ بولی کہ مرد عمی اس قسم تیں تھی کسرتی ہیں ۔ بس حصنورہ نبے فرمایا جمہیں معلوم ہے اس کی کیا منال ہے ؟ پھرفرمایااس کی مثال ہے۔ ا کم سیطان عورت ایک شیطان مردسے گلی میں ملے اوروہ مرداس سے اپنی صاحبت پوری کرے درا نحالیکہ ہوگ ا مس کی طرفت و میکعد دسیے بہول ۔ بحبر وار ! مردوں کی خوکنٹبی و ہسپے جس کی مہوا منا نسب ہوا ورد نگٹ ظا ہر رہ ہوا ورعود تول كى نوى فبو و م سے كماس كارنگ غالب مواور موا ظاہر رہ مو-

ابودا و وسنے کہا کہ میں نے بہاں سے مول مل اور موسی سے مدیث یا دکی کہ بخبرداد کو ٹی مرکسی مرد کے لبتہ رہے رہ حبائے اور نزعورت کسی عورت سے لیوں ہے ، مگر ننی اولا وسے یا دالدین سے ۔ اور دادیوں نے ایک تبیسری بات بھی بیان کی جسے میں بھول گیا - ا<del>ور مستر</del>د کی مدیث میں ہے کہ وہ مجھے اس قدر یا دہنیں مبتیٰ میں میا بہتا بہوں ۔ اور موسیٰ سنے کہا : ہم سے حماد سنے مدیمیٹ بیان کی اس سنے جرایمہ می سے انس نے ابو نفرہ سے اس سنے فلفا وی سے سٹی اکر مذک

نے اسے روایت کر کے تخسین کی ہے مگر کہا کہ طغا وی اس مدین کے سوائنے معروف ہے اوراس کا نام معلوم ہنیں۔ ابوا مغفنل محمد بن طا ہرنے کہا کہ طغا وی مجھول ہے ، ابو موسی اصغها نی نے اسے مرسل بتا یا مگراس میں کلام ہے ۔ یہ ایک مجھول کی روا بیت ہے جسلم نے ابو معید خدد کی سے روایت کی ہے کہ: قبا میت کے دن بڑے یہ کھانے والوں میں سے وہ مردھبی مہو گا جواپنی عورت سے مل قات کمہ سے اور وہ اس سے ملے ، بھروہ اس کا بھید ظاہر کرہے ہے کتاب این کاح تیا م مہو ڈی اور آ مے کتاب الطال ق شروع ہے ۔ اس میں کچاس باب اور ۱۸ موامد دیمی مہی ہیں ۔

بِسُمِ اللَّهِ السَّحْمِ السَّحِيْمِ فِي

## آوَّلُ كِتَابِ الطَّلَاقِ

بَابَ تَفُرِيُعِ إَبُوابِ الطّلارِق بَالْ فِي مَنْ خَبَّبَ أَمْراَةً عَلَى زَوْجِهَا

اس شخف کا باب جو کسی عورت کواس کے خاوند کے خلاف اکساسٹے اور لگاڑہے )

٢١٤٥ - حَتَّ نَتَكَ الْحَسَنُ بُنُ عِنِي كَاذَيْدُ ثِنُ الْحُبَابِ تَاعَمَا دُنِي

دُنَ يُتِنِعَنْ عَبُدِ اللهِ بْنِ عِيسَلَى عَنْ عِكْرُمَّةَ عَنْ يَخِيَ بْنِ يَغُمَّرَ عَنُ آبِهُ هُرُيُّةً قَالَ فَنَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْءِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَا مَنْ تَحَيَّبَ امْرَا كَاعَلِى

زَ وُجِهَا أَوْعَبْكُ اعْلَىٰ سَتِينِ ﴾ ـ

ابو سریدہ دم نے کہا کہ رسول اللہ ملیہ وسلم نے فرایا ، وہ ہم میں سے ہنیں ہو کسی عورت کواس کے خادند پر رکا اللہ علیہ وسلم نے فرایا ، وہ ہم میں سے ہنیں ہو کسی عورت کواس کے خادند پر رکا اللہ کے اس کے مالات کا دکھ بھی ہی ہے گر عور آمس کے مالات کی مرد کو عورت سے منفر کیا جائے ہوا کہ نہا دی ہوجاتی ہیں الهذا ان کا ذکر ذرای وسے مرکزت ہو تکہ طلاق کہ نوبت بہنچا دیتی ہے لہذا اس کا ذکر الو داؤ و نے کتا بالطلاق کی ابتدائیں کیا ہے ۔

بَابِ فِي الْمَرْ أَكَّوْ لَسُالُ ذَوْجَهَا طَلَاقَ امْرَا وَلَهُ

اس عودت کا باب جوکسی دوسری عودت کی طلاق اپنیے خا و تدسے طلب کمسے

عبدالتدين عرده سے دوا بت سے كها بنول نے اپنى عورت كو مالت عيف مي دسول الترصلى الترعلية سلم ك

مبائے اور دوگوائة مقرر كئے مبائيں۔

مولا نا<u>ئٹ نے</u> فرمایا کہ <del>بخاری</del> شنے اپنی میچے میں کہاسیے کر الملاق سنت بیسنے کرطہ<sup>را</sup> تی حالت میں جائٹے گے نغیرطلاق دی

ىسىن بى د*اۋ دجا دسۇم* 

مولا نارم فرمات چیں کراس ضمن میں صاحب البدائع کے قول کا نملاصد یہ ہے کہ صفت کے کھا قاسے طلاق کی دقسیں کے مولا تارم فرمات کے کھا قاسے طلاق کی دقسیں میں ایک طلاق سے طلاق کی دقسیں ہیں ایک طلاق سند تا ور دوسری طلاق برعت ، چرطلاق ٹنڈٹ کی دوشمیں ہیں ایک کا تعدی وقت سے ہے اور دوسری طلاق میں سے ہے اور دوسری کی معرفت اسوقت کا عدد سے ، اور ان دونوں میں ہرایک کی معرفت اسوقت میں میں نہیں جب مکن نہیں جب تک کہ عود توں کی اصناف کی معرفت میا صل نہ ہو جائے۔ اصولی طور تربی عود توں کی دوقسمیں ہیں :

میں میں میں میں ایک کی دوقسمیں ہیں ، ماٹلات اور حا طات ۔ پھر ماٹلات کی دوقسمیں ہیں : حصین دالیاں ا

ا ورمهینول کے تصاب والبیاں۔

صاحب البلائع نے کہا کہ جرم کہتے ہیں کہ احس طلاق دیے میں کہ احس طلاق حیف والیوں ہیں یہ ہے کہ انہیں طہری صالت میں ،
حس میں جماع سنریا مجالیک رجعی طلاق دی جائے ، اورکوئی طلاق نہ دے، حیفن کی حالت میں بن دے اور جماع ہم
کرے ، اور بپراس مطلعہ کو جھوڑ دے حتیٰ کہ اس کی عدّ سن ہیں حیفن گزرجائے ، بشر طبکہ اُنادہ ہو اور لونڈی ہوتو و دو
حیفن گذرجا نہیں۔ اور اس میں منبیا و آبرا آہم منحتی کی روایت ہے کہ رسول اللہ مسلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کو
مسخس می روایت کے الفاظ ہومیں کر ہر باست صرف ایک طلاق دیں ہومند سنگزرجائے کوئی طلاق نہ دیں اور
دو مرس می دوایت کے الفاظ ہومیں کر ہر باست ان کے نزد یک اس صورت کی نسبت آسس میں کہ ہم دمی میں طہر میں
تمین طلاق دے ۔ اور آنا وعورت میں جومیف والی ہی ہو طلاق حسن آبرہ کہ استے میں طہر میں طلاق مبا جاع
دے ۔ اگر لونڈی مو توا سے طہر میں ایک طلاق دے بھر حب وہ حیفن سے پاک ہو مبائے تو دو دسری طلاق میں ایم ہو اس کو اسے مگر امام کا کو ول ہے مگرامام کا کوئی کہ اس کی عدت گزرجائے ۔
در بین اسی طرح بلا جاع اور یہ عام علماء کا قول ہے مگرامام کا کوئی کہ اکر میں طلاق سندے صرف اس کوم اس کوم اس کوم اس کوم اس کوم اس کے دو دو سری طلاق سندے میں طلاق سندے میں اس کوم اس کوم اس کوم اس کوم اس کوم کی کہ اس کی عدت گزرجائے ۔

علامراب رشد نے بدایت المجتربی کہا ہے کہ علاء کا اس پراجاع ہے کہ مدنول بہا عورت کی طلاق سنت یہ ہے کہا سے طہرس ایک طلاق دسے اور اس طہریں اسے مس نے کرے۔ جماع کر چکنے کی صورت میں یا نہ مان ا حصن میں طلاق دینے والا طلاق مندت نہیں دیے رہا۔ اور فقہاء نے اس باب میں منجموں پرا ختلاف کیا ہے۔ مہلی یہ کہ کیا اس کی یہ خرط بھی ہے کہ بھروہ عدت گزر نے تک اسے اور طلاق نہ دسے ؟ دو سری یہ کہا یک لفظ کے ساتھ تمین طلاق دینے والا آیا سنت کے مطابق طلاق وینے والاسے یا نہیں ؟ تمیسری یہ کہ جو شخص حین میں

طلاق دے اس کا کیا صم ہے؟

کے ساقد طلاق وینے والااس دخصیت کورفع کرتا ہے جوالٹد نے عدومی مقرر کی ہے لہذا اس نے کہاکہ پیطلاق نمان سنت ہے ۔ اور مالک کے اصحابے عبلا نی کے واقعہ والی صدیث کا یہ عذر میش کیا کہ خود تراعن، سے ہی فریقین میں فرقت واقع ہو گئی تھی اوروہ طلاق تلاشہ بے عمل تھی لہذا نہوہ سنت تھی بذہر عمت ، اور مالک کا قول بیماں پرش فعی کے قول سے زیاوہ واقعے ہے۔

نووی نے تہذیب میں کہ سے کہ جس عورٹ کو ابن عرشنے طلاق دی فقی اس کا نام آمدینت عفق رعف اورسند احرمیں ہے کہ اس کا نام نوار نقاد نا بدنام آمنرا ورفقب نوار ہو۔ حصنور صلی السد علیہ وسلم نے ابن عمر المحوج لرجعت کا حکم دیا نفاجہور کے نزدیک وہ استخباب پر ببنی نفا ہی آحمد کی مشہور روایت بھی ہے ، اورایک روایت میں آحمہ سے اور مالک کے ندیمب میں انبی صورت میں رجوع واجب سے ۔ حنفیہ میں سے صاحب ہرا ریر

تجي اسے واحب بتاتے ہيں.

حضور کے بیرجوفر نایاکہ : بیروہ عدرت ہے جس کے متعلق الٹدنے صلم دیا ہے کہاس کے بیے عود توں کو ملاق وی جائے ، اس کا ارشا و اس آ بیت کی طون ہے : فسط کِفور کُفری کِعِیت بھڑی ۔ بعنی ایسے طور بر اللاق دو جس سے عود توں کی عدرت میں طور بر شمار ہو ۔ اور وہ ہی سے کہ طہر میں بلا جاع طلاق دی جائے تاکہ اس کے بعد بور سے تیا جائے طلاق دی جائے کہ شافتی ہزم باس کے بعد بور سے کیا جائے جائے کہ شافتی ہزم باس کے جس طہر میں طلاق دی ہے اس کو شمار کر میں تو تو تین طہر سے کیا جائے گا، بہذا اس میں بر دلایا بیا رہے کہا در شرو دستے کہا در اس مور ت میں جو دستے کہا در اس میں بر دلایا کی عدت میں جود سے کہا در اس مور ت میں پور سے میں جو میں ہوں گے اور عدت میں جود سے کہا در اس مور ت میں بور سے کہا در عورت کی عدت میں ہوت کے اور عدت میں جو دستے کہا در اور کا در اور در اور کا در کا در اور کا در کا در

٢١٨٠ - حَتَى نَنْكَ قُتَ يُبَهُ مِنْ سَعِيْدٍ كَا اللَّيْثُ عَنْ مَا فِيمِ أَنَّ ابْنَ عُمْرَ

طَلَقَ امْرَآ ۚ قُلْ لَهُ وَهِيَ خَائِضٌ تَطْلِيْقَكُ ۚ بِمَعْنَى حَدِيْثِ مَالِكِ .

٢١٨١ - حَكَانُكُ عُتُكُمَانُ بُنُ آبِيُ شَيْبَا ؟ نَا وَكِيْعُ عَنُ سُفْيَانَ عَرُفُحُيَّرٍ ابنِ عَبْدِالسَّحْلِنِ مَوْلَى ال طَلْحَةَ عَنْ سَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَقَ امْوَاتُكُ وَهِي حَافِظٌ فَذَكُ كُوكُ لَا لِكَ عُكُمُ لِلنَّبِي صَلَّى اللهُ عَكَيْمِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْوَفُلُيرُاجِهَا نُتَّدُلُيطَ لِقَهْ مَا إِذَا طَهُرَتُ آوُ وَهِي حَآمِلُ .

سالم نے ابن عمر منسعے روا بت کی کہ انہوں نے اپنی بیوی کومالیت میٹن میں طلاق دی توعم رمنی اسرعنہ نے یہ بات دسول الٹرصلی انٹرعلیہ وسلم سے ذکر کی ،آپ نے فرما یا :اُسے یحم دوکہ وہ اُس سے ربوع کرے بھر وہ اسے اس وقت طلاق دسے جبکہ یاک مہو، یا تب حبکہ وہ حا مل مو ۔

١١٨٧ حَلَّ ثَنَا آخُمُكُ بِي صَالِحٍ نَاعَنْبَسَمْ نَايُونْسُعُونِ فِيهَابِ

ٱنْحَبَدَ فِيْ سَالِحُ بْنُ عَبُدِ اللهِ عَنُ آبِيرِ ٱللَّهُ طَلَقَ الْمَرَاتَ وَهِي حَارِضَ فَازُرُ ولك عُهُمُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُكِّرَ فَالْ مُرُهُ فَلْيُرَاجِعُهَا ثُوَّ لَيُهُ بِسِكُهَا حَثِّى تَنْطَهُ رَنُكُمَّ رَبِعِيْضَ فَتَنْطَهُ رَنُكُمْ لِلْنَا الْمُ طَلَّقَهَا طَاهِمًا قَل

آنُ تَبَسَتُ فَلَاكِ السَّلَاقُ فُ لِلْعِلَّةَ وَكُمْا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَىٰ ذِكُوكُ -

سالم من عبدالنڈ منسنے اُسپنے باب سے روا بت کی کہ اس نے ما است میں بن ہیوی کو طلاق دی اور اس فی کو طلاق دی اور اس فی کو گھرومنی النہ وسلم عفنب ناک ہوگئے ، بھر ون این النہ وسلم عفنب ناک ہوگئے ، بھر وز یا یا: اسے محم دوکہ وہ اس سے رجوع کہ سے میں اسے دی اسے دی کہ پاک ہوب نے بھڑے بن آئے ہمر پاک ہو میں اسے طلاق دے قبل اس کے کہ اسے جھوٹے ۔ بس یہ ہے طلاق عدّت ہو ای دینی قرآن کی مذکورہ ، جیسا کہ اسے اللاق دے میاں کیا سے دی تر اس مدیرے میں رجوع کے والی دینی قرآن کی مذکورہ ، جیسا کہ اسے الله تعدید میاں کیا سے دی آئی ہمستم ، اس مدیرے میں رجوع کے والی دینی قرآن کی مذکورہ ، جیسا کہ اسے الله تعدید میاں کیا سے دی آئی ہمستم ، اس مدیرے میں رجوع کے

الزهركثور

ا پکشخص کے پاس بیوی کے لیے سب ہی تمین طلا قیں ہیں . اگرا یک یا دود سے کمہ مرجوع کمرسے اور بھر بعد میں مزید طُّلاق د پرِسے تَوْبَهِلِي تَعِي شُمَادِمُ وَجَاسِے گی ۔ وا لٹرا علم بالصواب

٧١ ٨٥ - حَكَ نَتْنَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحِ نَاعَبْدُالدَّرَّ اِن أَنَا ابْنُجُرُجُ أَجْيَرِنَ ٱبُوالنَّابَيْرِاتَّهُ سَمِعَ عَيْدَا لِدَّحُلِن بْنَ ٱبْعَنَ مَوْلِي عُنْ وَلَا يَسْأَلُ ابْنَ عُهَرَ وَٱبُو الزُّنينُ وَيَسْمَعُ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلِ طَكَّنَ امْرًا نَتَمْ حَالِعُمَّا فَالَ طَلَّ عَنُوالله ابْنُ عُمَرًا مُرَاتَ مَا وَهِيَ حَالَ يُضِنَّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَنْرِ وَ سَدَّدٍ فَسَالُ عُهُمُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ نَنْ عُمْ كُلَّا ا مُرَاكَةُ وَهِيَ حَالَيْقِ فَالْ عَيْدُاللَّهِ فَرَدَّ هَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَنْئًا وَّفَالَ إ طَهُرَتُ فَنُيُطِيِّنُ أَوُلِيْمُسِكُ فَالَ ابْنُ عُنَمَ وَقَرَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَكَمُ وَسُلَّم لَّكَا يَتُّهَا النِّيتُ ۗ إِذَا طَلَّفُنْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّفْتُوهُنَّ فِي قُبُلَ عِنَّا يَهِنَّ قَالَ أَيْوَدَاوُكُم رَوٰی هٰنَاالْحَدِیْنِکَعَنِ ایْنِ عُلَمَ یُونِکُنُ بُی جُبَیْرِ وَ اَسُنُ بُنْ سِیْرِ بِنَ وَسَعِیْل بْنُ جُبِيْرِوَنَ يُدُنُّ ٱسْكَمَ وَأَبُوالَيُّ بَيْرِ وَمَنْصُنُونًا عَنْ أَبِي وَائِلِ مَعْنَاهُمُ كُلُّهُمْ ٱنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَكِيْرِ وَسَلَّمَ ٱصْرَكَا ٱنْ بُّواجِعَهَا حَتَّى تَنْطُهُ وَ ثُعَمَانَ شَاءَ طَنَّنَ وَإِنْ شَاءَ ٱمْسَكَ وَكُنْلِكَ رَوَا لُا ٱحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الدَّحْلِينِ عَنْ سَالِمِ عَيْ اثَينِ عُمَّمَ وَإِمَّا رِوَا يَتُرُ الزُّهُ فِي يِّي عَنُ سَالِمِ وَنَا فِيعِ عَنِ اثْنِ عُمَّمَ اَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَكَدُرُوسَكُمُ آمَرُ لا أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُو ثُمَّ تَحِيضُ ثُنَّدَ تَطُهُ وَثُمَّالِهُ شَاءَ طَلَّقَ آوُ آمُسَكَ وَرَوْي عَنْ عَطَّاءِ الْهُحَدَاسَا نِيَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِنِ عُمْرُ تَحُودِ وَ ايَةِ تَافِيرِ عَنِ التَّهُ هَمِي وَ الْأَحَادِيْثُ كُلُّهَا عَلَى خِلَافِ مَا حَالَا اللهُ

ا بوآ تزبیر نے عبدالرحمن بن ایمن (مولائے عروہ کابن عمرہ سے سوال کرتے سنا اورالوالزبیرومیں میں دیا

امن طریعے توجیر سروع طهرا با باید کر صورته من طلاق تورجوع سطے ماع دارند دیا۔ اور پرجی نمکن سے کہ با ہی صمیہ کور تعییت کی طرف بھیریں اور مطلب یہ لیں کہ معضورہ سے دیوع کو اس صورت میں کوئی ممنوع برز نبا نا ۔
مولا نادسے وز ما یا کہ ابو و آفا و سنے اپنی بحث میں جن روا بات کا حوالہ دیائے ان میں سنے یونس بن جریری روایت کیا۔
اوپہ گزری ۔ انسی بن سرین کی معدمیث صحیح مسلم میں سے ۔ سعید بن جبیری مدمیث کو لنسا تی نے مختصرہ اوایت کیا۔
زیڈ بن اسلم کی حدمیث شخصے نمیں ملی ۔ ابوالز ہیری معدمیث الھی گزری اور منصور عن ابی و ائل کی روایت کھے اپنے
ذخیرہ محدمیث میں نمیں ملی ۔ ان مسب کی معدمیث میں اُس حیف سے گزر نے سے بعد لیگلے طہر میں ابن عرم نہ کوطل ق
وسینے باد وک بیسے کا افتیار خاکور سے محد بن عبد الرحمان کی مدمیث میں میں دو مرسے طہر کا ذکر تیمیں آ با ساتم کی

ی کواہک محبلس من من طلاق دی ہوں اس کے لیے رحوع حائز سے حبیساگرا یک طلاق کے بعدر حوع مائز سے م*ا فظ ابن حجر نے منج اسا ری میں کہا سیے کہ بخار تی نے با*ب کاعنوان رکھاسے: باب بی<sup>ر</sup> مئنُ الشَّلاً ۵-اس عنوان می به ایشاره موجود **سے کرسکف میں سے کچیر**لوگوں نے طلاق ثلاثہ کا و فوع مائز نہیں دکھ نشا برنجاری کیما دیه موکر میک، لفظ طول **ق ثلا ن**ه دمیا بیونکه مبانزنینی بهذاان کا وقوع ً جھش <del>ظاہر ہ</del>یہ کا فوک شیے اور تعیف **بوگو اُ سنے م**ا نفنہ کی ہلاق میں بھی ہمی کہا سے کہوہ وا قع نہیں ہو تی اور بہ ذسیے۔ اورکٹیرسلف کا بھی مذہب ہے کہ پر طلاق ممنوع مونے کے باو حود نا فذہوحیاتی۔ نساتح کی مدنث محمود تن کیموسے استدلال کیاہے کہ دسول الٹرصلی انترعلہ مبک وقت دی ہیں تو آپ عفنب ناک ہو کہ اُ تطے اور فرمایا بکیا میری موجود گی میں الٹیر کی کتاب سے کا اسٌ مدیث کے رحال ثقه نہں اوراس کا خواب بیہ ہے کہ اُول تو محبود بن لیکٹر کی بیدا کیش حضور صلی لٹ کے وقت میں تا بت سے سماع نا بت نہیں ہوا وراسے صحابہ س اس سیے سٹمار کر تے ہیں کراسے حعنور م کی ردُسکے حا صل ہوئی۔ دوسرا جواب بہ ہے کہ <del>نشیا تی نے ا</del>س مدیث کی نخر کج کے بعد کہاہے کہ میں منس **مانتا**ا سے <del>تخرمہ ت</del>ن بھبر<del>عن رہع</del> کے علاوہ کسی اور نے روا بیٹ کی ہوا ورکہ گیا س<del>ے قرم</del>ہ کوانیے باپ بھیرسے سماع ' نىيى ملا: سىرا جواب يرب كر مدريف محمو درماكي مجت كى تقديم براس مين ينسي أياكر حفولان آيااس نا فذ قرار دیا بھا یا نہیں (کیو مکر سک دقت ہیں طراق ممنوع مہونے کے باوجود نا فذہرس سی کم از کم اس مد ويلغفا حوام سبر اگرجيلازم بوگيا حبيسا كرمدست ابن عمرس طلاق حائفس سكےمس گز رسے كريس طلاق وسيخطيك نے لینے رہے کی اور نیر کئی گرام وگئی۔ اورابوداو دیے میں مصحبہ کے ساتھ مجا ہرسے تقل کیسے کہا میں اس بھا ہے۔ کے دعی آ با اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق ثلاثہ دئی ہے لیس ابن عبانس دما نا موش دسیے حکا امس کی طلاق گورد کمہ دیں گے، نگرا بن عہا مس مُن نے کھا کہ تم میں سے کو ٹی ا و جی حما قت ہے' س م<sup>ما</sup>آ ہے ابن عباس من الطرتعالے نے ذما یاسے کہ : جوالشرسے ڈرسے ا ہےاورتواں پیرسے نہیں ڈرا، تونےاپنے رب کی نا فرما نی کیاور نیری ہوی تھے سے ہا ٹن ہوگئی ، حنُبُ کی کجٹ مبادی سیرے بخریم ا ورلز وم سکے قائلین میں سے بعفن نے کہا سے کریہ نعل حمام سے طملاق وا قع مومها فی سےاور رہ قول قحیرین ا<del>سما</del>قی صاحب مغانری کاہیے اوراس کی دسیل و<del>ا وُرمن ع</del> <del>غن ابن عماس</del> رمزکی حدیث ہے *کہ د*کا نہ بن عبید رہز ہدسنے ایک فحبسہ من تین طلاقیں دیں آلخ اورانس میں یہ سیے کہ نبی سلیدوسلم نے فرمایا کہ ہدایک ہی ہے تو سے تو میاہے تورجوع کرے، اور بیر صدیث اس مسئلیس کے حار حواب ہیں : بہلایہ سے کر <del>تحریری اسی ق</del> اور اس کا استا د **دونوں مختلف نیہ میں مگراس ک**ا یہ ب دیا *گیا سیے کہ علماء شنے ج*ندا حکام میں انہیں معتبر ما ناسبے جن میں *سے ایک یہ* سند بھی ہیے . دو *سرا حواب ب* ہے کہ بدروا بت ابن عباس من کے فتوے سے معار من ہے مبساکرا وئیرگند را . نس ابن عباس بنے سے بہ ظن نہیں ہو سکتا کہ ان کے باس نبی صلی الله علیہ وسلم کا حکم موا ور عجر عبی وہ اس کے خلاف نتوی دیں حب یک کرسی فاہل ترجیح علم مدہوجائے ۔ حدیث کا راوی و وسرے سے سن کر روا بیت کرتا سعے ، حذوری نہیں کراس کا ابنا

را سنے مجی دہی ہو،ا وراس حواب کا حواب ابی اب رہ دیا گہاستے کہ دا وی کی روایت کاا عتمارسے پذکراس کی رائے کا راجواب برسبے کہا ہو دا وُ دسِنے اس بات کومتہ جیجے دی سپے کررکا نہمنسنےا بنی بیوی کوطلاق اَلبَتَہ وی متی، جیسے ک ر کا پذیکے گھروالوں سے روا بیت درج کی ہے . اور بیدا یک قوی تعلیل ہے کیونکہ میا ٹزیسے کوکسی کوئیں سمجھکرتین کی روایت کردی ہو اوراس کیٹے کے ساتھ ابن عباس منکی حدیث سے تعیاست تباسے بیجو بقا حواب بیرد با گھاسے کہ بیا تک سٹا ذیز میرب ہے بہذا اس پیرعمل نہیں کیا جانسکتا۔اس کا بیرجاب ہے کہاسی طرح کا مسلک علیم نم ابن مسعود مط عبدالرخمل سعوف م اورژب ا وریخنوی سنے قرطبہ کے کچومُشا کئے جیسے محد بن تعتی مین مخلدا وریوبالسیلام خستنی سسے اسے نقل کیاسیے را بن عما سر من کے اصحاب مثلاً عطارہ فاؤس اور عروبن دینار سے نقل کیاسے۔ ابن عباس رمنی مذکور مدیث کم کی *حدیث ابن عباس دہ* توت دیتی ہے کہ ابن عباس دہ سنے کہا: مسول انٹرعلیہ وسلم کے زمانے میں ، بو کبرر <sup>ا</sup> کے دور میں اور عر<sup>ر من</sup> کی خدر مت کے سیلے دور سال می تین طلا قبس ایک مہوتی تقیمی بیس غمر بن الخطاب ر<sup>رین</sup> لہوگوں کوچش معاسلے میں ڈھیپل کھی انہوں نے اس میں مبلدی کی سے بس اگریم ان پرمیا دی کر دیں دتو بهترسے میں حفنرت عمرط نے اسسے لوگوں ہر مباری و نا فذکر دیا ۔ اورا یک دوایت میں سیے کہ آبو آ لقهبا ، سنے ا بن عباس منصبے کہاکہ کیااکسیا نہ تھا کہ تین طلاقیں رسول الٹرصلی انشدعلیہ وسلمہا ورحصرت ابو نکرین کے عہد میں اور حضرت عرم کی ا مارت کے تین مسالوں میں ایک متھا رہو تی تنیں ؟ ابن عب س روا نے کہا کہ ہا وا یہ مں ابن عماس بننے اس **کا سب**ب بہر بنا ما کہ حضرت عم<sup>ر ہو</sup> ہے نہ مانے میں *لوگ د صرح*ا دھی<sup>و</sup> طیلاق وسینے بگے تو حضرت عرم نیےاسسے ان ہرما ری کردیا ۱۰ دراس آخری روایت کی تخریج ابو دا و دنے ھی کی مگماس میں ایک یفظ نیا 'پرسیے *لورمت کی خلوت سیے پہلے*ا سے مین طلاق دیتے تواسے ایک سی مثما *دکرتے تھے ؟ پس حبن ہوگوں نے مدی*پٹ ی<sup>م ک</sup>ومعبول تعظیرا یا ہیے وہ اس بغظ <u>سے تم</u>شک کرتے ہیںا ور کیتے ہیں کیابن عباس <sup>ما</sup> کا فول عنبر مدخول بہا ق تھا ،اوراس مدرمیٹ کے کئی جوالوں میں سے یہ ایک حواب سے بیہ حوار یا عبت نے دیا ہے اوریشا فعبہ میں سعے زکیہ پانساحی نے استعے حمہ مکے بہائھ کہا ہیے۔اوراس کی توجب ا تنوں نے یہ کی سے کہ غیر مدنول بہاا یک طلاق سے ہی ہائن موماتی سے لہذا ابقی کا عدو تفویے قرطبی نے اس پر <u>قب كما سيح كمرآ دمي عب ايك لفظ سيح تهن طلا قيس ديتا سيح كمر: اينت طا لن يمُّ ثلا ناً ، نويداس كاايك متصل</u> کلام ہوتا سبے پذکہ منفصیل، میں اسبے دو کلیے قرار دینا ادر سرا یک کوالگ انگ پیخمردینا کیونکر جائمنہ ہو گاہ جہا نتک دوسرے حواب میں طاؤس کی روامیت کے مٹاذیرونے کاسوال ہے بیرطریق<del>ہ بہتتی</del> نے اختیار کیا سے۔ اس نے ابن عباس دن کی وہ لدوا بات بیا ل کی ہیں جن میں تین کا لزوم ٹا بہت سے ۔ لیپ <del>اَبَن ا کمنڈ</del>رکا کلام لقل کیا ہے کہا بن عباس رہ سے برامید نہیں ہوسکتی کہ انہیں رسول انٹدمسلی انٹر علیہ وسلم کا کو بی حکم یا د ہواور بھراس سے خلاف منتویٰ دیں، پس صروری مواکہ ترجیح کا طریقیا ختیا رکمیا مبائے . ادر اکثر کے قول کو کسیا ایک كونول كوامتياً كرسف سے اولى سے حبى في اكثرى عن لفت كى ہے۔ تىيىرىے جواب ى<del>ں بېيقى نے شافتى سے</del> نقل كياہے كەمعلوم ہو تابىء ابن عباس دھ كورسول الشرصلى الله علي

ا مسلم سے نسخ کا علم ہوگی ہے ۔ بہتی نے کہا ہے کہ ابو واؤد کی روا بیت نسخ کی تا ئید کمہ تی ہے کہ بینہ یواننوی عن عکر مہ اسے داؤد کی روا بیت نسخ کی تا ئید کمہ تی ہے کہ بینہ یواننوں ہے کہ ابوان اور کہ اپنی ہوی کو طلاق دیتا تواس سے دیوی کرنے کا اسی کوزیا دہ پی ہوتا ہے گئے اگر چہاں نے تین طلاق میں دی ہوں ، چر رہے مکم منسوخ ہوگیا ۔ ماددی نے دعوائے نسخ کا انکاد کیا سبے اور کہ اسے کہ ابعث کی ایسی ملم کو منسوخ دنر مسکتے سقے اور اگر وہ السا کرتے توصی ہوگیا ۔ فی الغور اس کا انکاد کرد دیتے ۔ اور اگر وسنے کا قائل میر کہتا ہے کہ نسخ دسول الندص کا انگاد ملے درائے درائے درائے درائے۔

ئ خاطر تھيورُر دياسيے.

چوتا جواب مدین ابن عباس دہ میں اضطاب کا دعویٰ سے۔ علامۃ قرطبی نے کہاسے کہاس مدین میں ابن عباس دہ میں اضطاب کا دعویٰ سے۔ علامۃ قرطبی نے کہاسے کہاس مدین میں ابن عباس دہ بیا تا ہے۔ اس مدین کاسباق بطابہ بیہ بنا تا ہے کہ بہ چیز تمام معابہ سے مروی ہونی چاہئے تھی کیونگہ جو چیز رسول انتر صلی کے دُور میں ، حضرت ابو مجدیم کے دُور میں ، حضرت ابو مجدیم کے دُور میں ، حضرت بولی سے دُور میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اس میں میں میں میں ہوئی سے ہوئی سے ہوئی سے ہوں جب اتنی مشہور چیز کا داوی فقط ایک سے تواس سبب سے اس کا بطلان ہونا جائے تھا۔ سے تواس سبب سے اس پر عمل میں توقعت الذم سے ، نعنی کم از کم توقعت ، گواس کا بطلان ہونا جائے تھا۔

پانچواں جواب برکہ اس طلاق کے الغا فاکسی فاص صورت میں وار دمہوتے تھے، ابن کرتے وعیرہ کا قول ہے کہ قول ابن عباس سے کا بہر ہوں کا سے کہ مہلے وقت میں شا پر ہوگ ا بنی ہات کی محفن تاکید کے سیے دو با میں بار:
انت فائق ، انت طا ئق ، انت طائق کہتے ہوں گے ان کے دیوں میں سادگی اور زبان ہر صدافت طائری ہوتی ہیں ۔ طری ق ہو کہتے ہوں گے ان کے دو سرے دوا لفا ظ محفن پیلے لفظ کی تا کہ سے لیے لجے سے سے اوران کی منیک دی اور ملوص سے باعث ان کا دعوی اقبول کر دیا جا تا تھا۔ محفزت عمر فاروق بی کے دورم جب اوران کی منیک دی اور ملوص سے باعث ان کا دعوی اقبول کر دیا جا تا تھا۔ محفزت عمر فاروق بی کے دورم جب لوگوں کی تعداد دہو ہوگئی اور دھوکا فریب مزتری بازیہ کا دعوی اقتواب ہے وقت اور ہے گئی کہ بر بھر بات منہیں ما نی جا کہ اور سے منہ ان کی یہ بات منہیں ما نی جا مسکتی تھی لہذا حصرت عمر رمنی انتظامی انتخاب منہ دورت میں ہوئے تک کہ اور معمول کر نا صروری ہے جا

ا ورفرہا دیاکہ کوئی مبتئی بار طلاق وسے گا وہی شمار ہوگی۔ قرطبی نے اس جواب کونسپندکیا سے اوراسے جناب سحرد سے اس قول سے قوی کیا ہے کہ: جس معاملے میں نوگوں پہرڈ تھیاں تھی اننوں نے اس میں مبلدی نثروع کردی ہے۔ نووی دونے کہا ہے کہ یہ صحیح ترین جواب ہے۔

تی خاب بر سے کہ بن عباس دم کے تفظ واخد ہ کی تا دیل کی مبائے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ پہلے ند مانے میں فقط ایک ملاق دستے تھے اور اس پر اکتفاء کرتے تھے، معذرت عمران کے دُور میں میں طلاقیں دنیا ٹروع کردیں۔مطلب یہ کہ پہلی ایک طلاق ہوتی تھی اب تین ہونے لگیں ٹیلے ایک سے ہی وہ کام لیا جاتا عقا جواب میں اسے دیا جانے عقا جواب میں اسے دیا جانے عقا عس کا ملاق کو کا بی تسمیھتے تھے گر اب مدسے بڑھ کرتم نیمین و نے تکے عس کا ملا باب

تَحْتَهُ مَمْلُوْكَةً فَطَلَّقَهَا التَّطْلِيْبَقَتَبُنِ ثُنَّةَ عُتِقَابَعُنَ ذَلِكَ هَلْ يَصْلُحُ أَمُانُ يَخْطُبُهَا قَالَ نَعَمْ فَصَلَى بِذَٰ لِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

ا بوحسن مولائے بنی نونل نے ابن عہاس دشسے اس غلام کا مسئلہ لو بھاجی کے نکاح میں ایک لونڈی تھی اوراس نے اسے دوطل قبی دسے دیں ، پھراس کے بعدوہ دونوں اُن او ہوگئے تو کیا اب اس سکے لیے درست سے کہ اُس عورت کو بیغیام نکاح دسے ؟ ابن عباس دضنے کہا ہاں! رسول الشرمسلی الشرعلیہ وسلم سنے ہی فیصلہ فرمایا عقا دمسنداح د، منذرتی نے اس کی سندکوشن کہا ہے )

تفہ رحے : خطا بی نے کہ کر مرحے علم کے مطابق علما، میں سے کسی نے پر نہیں کہا، اس کی سندیں کلام ہے۔ ابوداؤد نے احد بن منبوع موبدالرزاق کے حوالے سے آبن المبارک کا یہ تول نقل کیا ہے کہ یہ آبوالیحن کو ن ہے جب استی بڑی جٹا ن اکھا بی ہے ؟ خطا بی نے کہا کہ تمام علماء کا ندمیب ہی ہے کہ صورت ندکورہ میں وہ عورت وطلا قول سے ہی دبور قت طلاق لونڈی ہونے کے باعث، مبدا ہومکی اور اب دوسرے فاوند سے نکاح کئے بغیروہ اس مرد کے بیے موال نہیں رہی ۔ اس مردیٹ کے داوی عربی معتب ہدیمی شدید موثی ہے ۔ مولا ناسے فرطا کی ایور اور کا یہ فول غول المعبود کے نسخے کے سواا ورکسی نہیں مل سکا۔ ہر مال اس مورث مرکسی کا عمل نہیں سے ۔

٨٨ ٢١ - حَتَى ثَنَا مُحَتَدُنُ أَنْمُتَا لَيْ مَا عُنْمَانُ ثُنْ عُمْرُ أَنَا عَلِيٌّ بِإِنْسَادِهِ

وَمَعْنَا هُ بِلَا إِخْبَارِ قَالَ ابْنُ عَبَاسٍ بَقِيَتَ لَكَ وَ إِحِمَا فَا فَطَى بِهِ دَسُولُ اللهِ صَلَّا

اللهُ عَكَيِّدِوَسَلَّمَ ـ

اسی مدین سابق کی دوسری روایت . ابن عباس رخ نے کہا کہ: سرے نے ایک طلاق اور باقی ہے یہ دسول الشرمسلی الشرعلیہ وسلم کا فیصلہ ہے (آبن ما جہا ورنسائی میں ہیں یہ روایت آئی ہے )
میں مدین ہے کہا کہ اس مدین سے بیاستدلال کیا گیا ہے کہ غلام بھی آزاد کی ما ننز بین طلاقوں کا مالک سے رشا فتی نے کہا کہ خلام کی ہوی ہو با آزاد ، دونوں صور تو ہیں اسے صرف دو طلاق کا ختیا رہے ۔ ابومنیفہ اور النا صرف کہا کہ غلام کو بونڈی میں صرف دو طلاق کا اختیا دسے اور آزاد عورت میں نمین کا ۱۰ ور ان کا استدلال ابن مسعود من کی مدیث ہے کہ: اب طلاق کا اختیا دسے اور آزاد عورت میں نمین کا ۱۰ ور عدت کا عور توں سے بہتا ہے دوار فلی بہتی اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ہم وقوت ہے ، وار قطنی نے ابن عباس سے عمی اسی معنی وقوت مدیث اسی معنی کی سے مدین مرفوع دواریت کی ہے کہ: اونڈی کی طلاق دو عدد اوراس کی عدرت دوصین سے و دوسری طرف سے کہا گیا کہ اس کی سند میں عمر بن شبیب اور عطایہ تو تی تھی دولات کی حدد اوراس کی عدرت دوصین سے و دوسری طرف سے کہا گیا کہ اس کی سند میں عمر بن شبیب اور عطایہ تو تی تھی۔

مردورا وی صنعیف ہیں اور دار تعلنی اور بہقی نے کہا کہ صبح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔ چرکنن میں مصنرت عائش ہون کی ایک مرفوع دوایت اسم منمون کی ہے جس کی سند میں مظاہر بن اسلم ہے پتر مذک سے مظاہر کے باعث اس صدیمیٹ کوعزیب کماہیے اور بتا یا ہے کہ اس کی صرف میں ایک دوایت سے جوم فوع نہیں ہے۔ مگر صحابہ کاعمل اسی یہ مقاا ورسفیان ٹوری اور مثنا فعی کا میں ٹول ہے۔

نحق<del>ق ابن الهما</del>م سنے فت<mark>ح القدیمہ</mark> میں کہا ہے کہ علیہی بن ایاب سنے امام نشا فعی سے پو جھیاہ اسے فقیہ! آلا دمر دکو نمن طلاق کا ختیار ہوتو وہ طلاق سنت کیوں کر دیے جش فتی نے کہا کہ طہر میں ایک طلاق دیے، بھرد وسرے طہر میں دومری طلاق دشے ۔ پھرحبب نثاً فعی مسنے ہرکہنا جا پاکہ حبب وہ عورت دوکرسے صین سسے یاک بہوجائے توقیر کری طلاق وسے توعیسی بن ابان بولا: بس س اس کی عدرت توگذر حکی ، مثنا فعی حیران موسکے توکہ کر : اسمی طراقوں میں كوئى مدعت اورمتفرق مي كوئى سكنت نسير سبع مولا نامشن كه كمراه يركى بحث مي جس قدر موقوف مديشي عقیں کہ ان سےاستدلاً ل کیا گیا ہیے وہ مرنو عات کے محکم میں ہم کیونکہ بیسٹلہ داسٹےا وراح ہتا د رہی منہی سہیر ہ لمذاموقو فات سے بھی اس طرح استعدلال کیا جائے گامبیان کم مرفز عات سے کیا مہاتا ہے۔ ا<del>بن اکسام</del> نے <del>نتج القار</del> میں کھا سبے کہ بھا ری ولیل دسکول الشخصلی ا نشرعلیہ وسلم کا یہ قو ل سبے : لونڈی کی طلاق ووعد وسبے اوالس کی عدات ووحیف (ابودا ؤد، <del>تری</del>ذی ، <del>ابن با ت</del>جہ، وارتحظیٰ ) حصرات ما نشره صنے اسسے برنوع میان کیاسیے اور سی لاج ا وہ ٹا بت سیے برخملات <mark>مثا تعی</mark> کی روا بیت سے اگر کھا جائے کہ مظاہ<del>ر بن اسلم</del> کی وجہ سے بقول تر مذی پرمک<sup>ش</sup> صنعیف سید تو ہما را جواب برسیے کرسی شخص کی تصنعیف کا مطلب برہنیں کدوہ مدیث معدوم ہوگئ - دورری بات ببر*کہ ب*رتفنعیف ضعیف سیے کمیو نکہ ا<del>بن عد</del>ی <u>نے مظاہر سے عن القبری، عن ابی ہربر</u>ٹ عن النبی صلی الٹر علیہ وسلم برصد میٹ روامیت کی سے کرحفنورہ میردات کو آل عمران کی آنٹری دس آبات بڑ مستقس تھے اوراس طرح طبراً في من مبي سيد عير بعفن محدثين نے مظامركو فقط ابى عاصم مبيل مي فيعيف قرارد باسم اور ابن حبان نے يسُع ثُقته كهامية - حاكم في كماسيك مهادس متقدمين اساتذ ومين سع كسي في اس مين تررح نهيل كي رئيس یہ حدیث اگر صحیح نہیں تو کم از کم حسن سے ۔اوراس کی صحت کی ایک دئیں علیا، <u>کا</u>اس کے موافق عمل سے بنود تر مذ*ی* نے اس کی تفعیف کے بعد کہا سیے کہ صحابہ وعیریم کاعمل آسی ہے سے ، وارتعلیٰ نے کہا کڑمیا تم آ ور القاسم نے کہا: ا م*ں مدیث پرسب مسلما نوں کاعفل ہے۔ مالک کے کہا سے کہ مذین* میں مدیث کی شہرت اس کی سند کمی صحت سے اسسے بے نہا ڈکر دئتی سیے

٢١٨٩ - حَكَ نَنْ مُحَمَّدُهُ ثُنُ مَسُعُودٍ نَا ٱبُوْعَا صِمِعِنِ ابْنِ جُولِيِجِ عَنْ اللهِ عَنْ ١١٨٩ مَكَ نَنِ جُولِيجِ عَنْ اللهِ عَنِ ١١٨٩ مَكَ نَنِهُ جُولِيجِ عَنْ اللهِ عَنِ ١١٨٩ مَكَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ قَالَ اللهِ عَنِ اللهِ عَنِ اللهِ عَنِ اللهِ عَنِ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ قَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَنْ عَا لَيْهُ عَنْ عَا لَيْهُ عَنْ عَا لَيْهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ مِنْ لَذَ وَ اللهُ عَنْ عَا لَيْهُ عَنْ عَا لَيْهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ مِنْ لَذَ إِلَّ اللهُ قَالَ وَعِمَّ تُهُا اللهُ عَنْ عَا لَيْهِ وَسَلَمَ مِنْ لَذَ إِلَّ اللهُ قَالَ وَعِمَّ تُهَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ مِنْ لَذَ إِلَّ اللهُ قَالَ وَعِمَّ تُهَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ مِنْ لَذَ إِلَّ اللهُ قَالَ وَعِمَ تُهَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ مِنْ لَذَ إِلَّ اللهُ قَالَ وَعِمَ تُهَا اللهُ اللهُ عَنْ عَا لَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَنْ عَا لَيْنَا لَا اللهُ اللهُو

حَيْضَتَانَ قَالَ ٱبُودَاوَدَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَجْهُولُ مَ

محضرت عائشه بعنسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ: لوٹٹری کی طلاق دوعد درسے اوراس کی عارت دورهین،ابوعامتم نے کہاکہ محجرسے منظام رنے مدلیٹ بیان کی اس نے ابناسم کے حوالہ سے اس نے حفر ست عا نشدم سنے انہوں نے نبی صلی الٹرعلیہ وسلم سے مسی روا بیت کی یا تند گمراس پر لفظ میں : ویحک گھا حیفتیال زا *دېرې نتا* : وُ قُرُمُ هـَاحْصِينـتان) الو داؤ د نے کهاکه بير محبول حديث سيے *(لتر مذي ١*١بن ما حيش

نشی خے ؛ اس مدمیٹ پر کھے گفتگوا وہ گزر م کی سے . خطا تی نے کہا سے کہ اس مسئلے میں علماء کا اختلاف سے ا *یک گروہ نے کہاسے کہ* طلاق کا حساب مردوں سے اورعدت کاعور توں کے موافق سنے۔یہ ابن ع<sup>روم</sup> نہیربن ٹا بہتے ا ورابن عباس رہ سے مروی ہے اور عطار، مالکے، شافغیرم، احمداور اسحاق کا بھی فدہب سے یعب، ناد مرد نے نکاح میں ہونڈی مہو تواس کی عدرت وو تر آ اور طبلاق مین عدد ہے۔اگر آ نا دعورت غلام کے نکاح میں ہو تواس کی طلاق دو عددا ورعدت ان حصرات کے نز د یک تین قریرے ۔ الوصنیف<sup>رم</sup>ا دران کے اصحاب اور <del>سفیان توری</del> سنے کہا کہ أنا دعورت من صفى سے عكرت كزارے كى اور اس كى طلاق من عددسے خوا ه آنا دے نكاح ميں مويا غلام ك. ا ور ہونڈی عدیت بہر صال دو قرم سبے اور طولا تی دو عدو سبے خواہ غلام نے لکا ح میں مہو یا اُزا دیکے ۔ <del>خطا ہی ن</del>ے کہ کہ یہ صدیث اگر ثابت ہوتوا ک*ل عراق کیجنت سے مگر می ڈیمن نے اسے صعیع*ت قرار دیا ہے ا وربعض نے اس کی یہ تا ویل کی سیے کہیروہ صورت سیے عب کرخ و ندغلام ہو۔ را وبر بحث موصی سیے ، اور تنہ مذی سنے باوجو د ا*س مدین* کی تصنعیف *کے صحابہ ویخیر صحابہ کاعمل اس بہ* نبتا باسنے او<del>ڈ مالک س</del>ے نزدیک سندسے زیا وہ کسی حدیث کی برتنزمیں مثہرت کا اعتبار سیے )

كَبَابِ فِي الطَّلَاقِ فَتَبِلَ النِّكَارِجِ مرار ملاق تبران الأح كاباب ٢١٩٠ - حَدَّ فَتَنَا مُسْلِمُ بِنُ ابْرَاهِ لَيْدَ حَدَّ أَنَاهِ هَنَامٌ حَوَا ابْنُ الصَّبَاحِ

نَاعَبُدُ الْعَذِيْدِ بُنَّ عَبْدِ الصَّهَدِ قَالَ كَا مَطَوُ الْوَرَّ انْ عَنْ عَنْ عَنْ وَبُنِ شُعَيْبِ عَنْ ٱبْيْدِعَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَالَ لَا كَلَاقَ إِلَّا فِيْبَمَا تَسُكُ وَلَا عِتْنَى الْآفِيْمَا تَنْمِلْكُ وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيْمَا تَمْلِكُ ذَا دَابُنُ الصَّبَّاحِ وَلَا وَفَاءَ نَنْ دِ را لآوفته كما تشيلك ر

عبدالتُّدين عرُّون العاص سيروايت سي كررسول التُّدميلي التُّدعيدوسلم شير وما يا : طلاق صرف

٢١٩٧ - حَكَى فَكَ ابْنُ السَّرُحِ نَا ابْنُ وَهُ بِ عَنْ يَحْبَى بُنِ عَبُ مِ اللهِ بُنِ سَلَاهِ بُنِ سَلَاهِ بُنِ سَلَاهِ بَنِ سَلَاهِ بَنِ سَلَاهِ بَنِ سَلَاهِ عَنْ عَبُرِ وَ بُنِ شُعَيْبٍ عَنْ آبِدُ بِحَنْ صَلَاهِ بَنَ الْهَا مِنْ الْمَكُورُ وَفِي عَنْ عَبُرِ وَ بُنِ شُعَيْبٍ عَنْ آبِدُ بِحَنْ اللهِ عِنْ آبَنُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَ فِي هُ هُ فَا الْحَكَبِرِ ذَا وَ وَ لَا نَذْ مَ لَا كَا فِي مُنْ الْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَ فِي هُ هُ فَا الْحَكَبِرِ ذَا وَ وَ لَا نَذْ مَ لَا كَا فِي مُنْ الْمُعْبَى اللهِ وَكُومُ وَ اللهِ وَيَهُ اللهِ وَكُومُ وَ وَ اللهِ وَاللهِ اللهِ وَاللهِ وَلَا اللهِ وَكُومُ وَ اللهِ وَاللهِ وَاللّهِ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلِمُ اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلِمُ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلِمُ وَاللّهُ وَلِمُ اللّهُ وَلَا مُواللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلِمُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلِمُ الللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلِمُ الللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا الللللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَ

عبعلاسربن عرواب العاص سے روا بہت کے نبی صلی الٹرعلیہ وسلم نے اس مدیث میں فرمایا آنے اوراس میں بہ ا ضافہ ہے کہ نذر صرف اس چیز میں ہے حس سے کہ الٹر تعالیٰ کی دضا دمقصود ہو (ابن ما جہ و تر مذی معاصی کی نزرکا لعثم سے کیونکہ نذر تو ہوتی ہی رصائے اللی کے بیے ہے اور مععبیت سے دصابا الیٰ کا محصول محال ہے۔

## بَابُ فِي إِلطَّلَاقِ عَلَى غَيْظٍ

٣٩١٠ - حَكَ نَكُ اللّهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَن المُحتى عَن اللّهِ اللهُ عَن اللّهِ اللهُ عَن اللّهِ اللهُ عَن اللّهِ عَن اللّهِ اللهُ عَن اللّهِ اللهُ عَن اللهُ عَنْ اللهُ عَن اللهُ عَن اللهُ عَن اللهُ عَن اللهُ عَن اللهُ عَن اللهُ عَلَى اللهُ عَن اللهُ عَن اللهُ عَلَى اللهُ عَن اللهُ عَن اللهُ عَن اللهُ عَن اللهُ عَلَى اللهُ عَلْ اللهُ عَلْمُ عَلْ اللهُ

محدبن عبیدین ابی صالح حوسیت المقدس می دمیتا بقااس نے کہاکہس مدی بن عدی کندی ہے کسا تھ مک پہنیا ، نس سنے مجھے صفیہ بنب<sup>ت</sup> شیب کی طرف بھیجا اور صفیہ سنے حضرت عائشتہ مفسسے کئی ا حا دیث یا دکی تھیں ۔اس نے کہا کہ میں نے عائشہ دمنی انٹرعنہا کو کہتے شناکہ میں نے دسول انٹرصلی الٹرعلیہ وسلم کو فرما تے نشنا کہ مجبوری میں طلاق اورعتاق نهس - ابو داؤ دین کهاکرمیرے نمیال میں غلاق کا معنی سے عفیب لیں دابن ماجم منتسریے: مندری سنے کہا کہ بعض نسخول م<del>یں غلاق ت</del>فظ سیے اور محفوظ اِ غلاق سیے اورانس کی تفسیر اُکراہ سیے کیو مکہ <u>جسے حجبور کیا گیاگویا کہامس کا تفترف بند کر دیا گیا ۔ اعلاق یا غلاق</u> بغول آبی دا وُدغفنیپ کو بھی کھنے ہ*یں کیوں کہوہ* حانت بھی انسان کے امور کو بند کر دیتی ہیے اور ایک قول پہیے کہ مبکیٹ مرتبر تمین طلاقیں دیے کر زوقمیں پر ایک دومرے کی راہ بند کر دینا مرا و ہے کیونکہ اس صورت میں پھرا ورکو ٹی چیز باقی نہیں رہ مباتی بسپ اس سے رد کا گبااورطلاق سنت كا حكم دياگيا . ا <del>من السّيّد سنة ا بودا ق</del>ور كا قول كه غلاق كامعنى غفنىب سير بركه كرردّ كيا سير كه بهرتوكو في طلاق وا قع ہی بزہو گی کیونکہ طلاق تو ہوتی ہےعنیظ وغفنب کی وہ<u>ہ سے ہے</u> ۔ نعیٰخوشی سے تو کو بی اپنا گھر *ب*ر با دہنی*ر کہ* تا

امس حدیث کی بنا دیمه کما گیا ہے کہ مکرہ کی طلاق نہیں ہوتی اور پرعمرت علی تابان عباس منہا ہی عدم ن زہرت میں ت بصری،عطابٌ میا بُدُّ، طا وُسُنُ ،پثر رَبح ؓ اوزاعی بحسن بن صابعت، ما لاک، شَا خیر پیم محروی ہے اور دیگر حضرات سے نقول *ے کہ ممکرُہ کی* طلاق ہو ماتی ہے *اور پہ نخنی مرُ* ابن المسبب*ے ، فوری محربن عبدالعُزُّیز* ، ابو صنیف<sup>رم</sup> اوران کےاصحا<del>ب</del> م وی سیے دستو کا نی مولا نامینے فرمایا کہ ہما رہے نز دیک اکراہ کے یا وجود وممکرہ کی طلاق واقع ہومیا تی ہیے۔ نعىومس كااطلاق وعموم سي تقا منادَكر تأسيران لرتعالے نے فرمایا و خَطَلِقُوْهُ فَیْ لِعِبْ کَرَجُونَ اور حفنو لر السلوة والسلام كا تولي: كُلُّ طَلاَيْ جا بِرِ" الْأَطَلَاتُ الصَّبِي وَالْمُعَنُّومُ لِي بَيْحَ اور فَبُون كَ سوا ہرا کے طلاق کا تمزید رئوم ان ہے ، اکلہ ہ سے آگر کو ٹی تینر فوٹ ہو تی ہے تو وہ فقط طبعی رصاء بيا وروده وتوع طلاق مين سُرط نمين سيخ ليونكه بإزل رصنسي صنتي بني كي طلاق وا قع موجاتي سر اوروه مجي طبعًا اس بدراصنی نهیں بہوتا ، اور بعض ونعہ ۴ دحی صاحب جسن وجال بہوتی کو محفرِ تصنسی نداق میں طلاق دیے بیٹھتے ہے اور در آسے راصی نہیں ہوتا ۔ صدیث کا حہاں ت*ک سوال سے اس سے مراد اِکر آہ علی الکفر* لیا گیا ہے مذکراکرآہ <del>على الطلاق</del>، كييونكه وه لوگ نومسلم تقے اوران و نوں انہيں فتنے میں مبتلاء كيا جًا نا عام كا لهذا خطاء ياسهو سے سے کلمات کفران کی نہ بان ہرمالری موم اتے تھے جنہیں الند نعالی نے معاف فرماد با نقار

بكث في الطَّلاِّق عَلَى ا

٢١٩٣ حَكَ ثَنَكَ الْقَعَنَجِيُّ كَاعَبُدُ الْعَدِيْزِ بَبِعْنِي ابْنَ مُحَمَّة لمِن بُنِ حَبِيْبِ عَنْ عَطَاءَ بُنِ ابَيْ رِبَارِعِنِ أَبِنِ مَا هَاكِ عَنْ آبِيْ هُمْ يُرَةً أَا

رَسُوْلَ اللهِ صَلَى اللهُ عَكَيْمِ وَسَلَّمَ فَالْ ثَلْكُ جِلَّمْ هُنَّ جِنَّهُ وَهَمْ لَهُنَّ جِثْ اللَّهُ

ة التَّطَلَاقُ وَ الرَّحْعَةُ م ا بوبریده دمنسے روایت سے کتمیں حیبزیں جان بوجھ کمرکهی جائیں نوبھی وا نع ہوجاتی ہیں اوراگینسی مزاح مين كهي قبائين متب عبى واقع بهو قباتي بن أنكاح ، طلاق اورر جوع وتريذي إورابن ما جب مثارح: سوكا في نے كها ہے كماس مديث كو حاكم نے روايت كركاس كى تقيم كى سے اوراس قىم كى مدست طرانی مس فصنا لدین عبدر مسے آئی سے کے حلفنور مسنے فرایا ہمین جیزوں میں تھیں جائز نہمیں، طلاق، ن کا ج اور غمتی - ا وراس مدری کا مفا دیہ ہے کہ حس شخص نے مہنسی میں نکاح ، طلاق، رجوع باعتاق دغلام *آندا دکر*نا) بعنظ بول دیا تووه وا قع بروگئی*ر، ط*لاق مس تو<del>حنفید</del>ا ور<del>یشا نعه</del>وعیره وعیریم کاپی نڈمیسے *جماعت کا ہیں مذہب ہے مثلاً صادق ، باقر*ا و*ر نا صر کا ۔ اور*ان کا استدلال اس اُ بیت سے ہے : کہ اِٹ عُنُ مُحُوا الطَّلاَ یُ بیس طلاق کے لیے عزم کی صرورت ہے اور بازل کا عزم نہیں ہوتا۔ ص<del>احب بح</del>رنے آمیت و مدسین کو جمع کر کے اس دلیل کا بیرجواب دیاہے کہ ؛ عزم کا عتبار عیرصر کے میں ہے ، صریح میں اس کا ا عتبا به نهمیں ہوتا۔اور آیت مُوبی لا بلاء کنندہ ) کے متعلق سبے لہذا اس میں یُرمٹ پرسٹے ہی نہیں، تاری نے كهاكه نيكاح ، طِلاق، رجعت، عُمّا ق ّ ، مهبه اور بيع وعنيره نتمام تنصرفات ميّ جترِوبنرل برابرم إلى ورحد ميث ىيى ان تىن كا ذكراس سىئے سے كەربىرىلى تى بىلىرى قېزىس مىں اور ان كاگنا ە زىيا دە سے . قاصنى سے كہا كەلەم كا س براتنا ق مے کہ کسی عاقل وہ با بغ کی زبان برصر یح طلاق کا تفظ مباری مومبائے تووہ لازم موگیا میاہے واہ یہ کھنے کہ میں مزاح نمر تا تھا۔ اگر اس کی یہ بات مان نہیں تو تسا رہے احکام شرع معطل ہو جائیں گے اور ہزشخص ہی

بَاتِ بَقِيَّة عَرْضَ الْمُراجَعَ بَعْنَ التَّطِلْبَقَاتِ الثَّلْثِ

میرباب اس سے قبل گزدی کا سے حب میں ایک مدیث ملاقی ٹلاڈ کے بعدد جوع کے تسخے برد وایت موئی ، لہذا بیاں برلغیۃ کے تفظ کا اصافہ کہ گیا گیا ۔ اس باب میں جوبہلی مدیث آئی ہے یہ اس سے پہلے نمبر العن ۱۱۸۷ میں گزر مینی سے یہ ہے اس کتاب کے اعداد کو درست دیکھنے کے لیے یہ طریقہ انحتیار کیاہے ور نہ بذل لمجہود کے تسخے میں یہ مدیمث بھاں نہیں ملکہ نمبر ۱۸۱۷ برود ج سے ۔ بیاں نمبر ۱۹ ۱۹ جوحمقی نسنے کا سے اسے بذل کے سابھ ملاکر ہم نے جواج اور الگ مدیث کے نمبر کو ۱۹ مکھا ہے ۔

۱۱۹۵ اس کا ترجمہ اورٹرح و کیھٹے نمبرالعت ۱۸۹۱ بہر۔ حس میں والمُسُطَلَّقَاتُ بَاتُوَ تَبْصُنُ الْح کی تفسیر ۱ بن عباس مزیدے۔

٢١٩٥ حك قَرْبَ آحْمَدُ بن صَالِح نَاعَبُدُ الزَّرَّ اقِ نَا ابْنُ جُونِيج أَخْبَرَفِ بَعْضُ َيِيْ ۚ إِنِي دَا يِنِعِ مَوْلَى الِتَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَكَّمَ عَنْعِكُمْ مَةُ مَوْلَى ابْنِ عَتَبَا سِكُنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ عَبْدٌ يَزِيْهَ آكُوْلُكَانَةً وَلِنْحُونِم أُمَّ رُكَانَةً وَتَكَرَا مُواتًا مِّنُ مُّذَ نَيْبَةً فَجَاءَ فِ النَّبِيّ صَّلَاللهُ عَلَيْهِ مِسَلَمُ فَقَالَتُ مَا يُغْنِي عَنِي النَّفَ عَدَةً لِشَعْرَةٍ ٱخَذَنْتُهَا مِنْ دَانْسِهَا فَفَيِّ قُ رَبْيِيْ وَرَبْيَتَهُ فَاخَذَتِ النَّبِيُّ صَلَّى للهُ كَلِبُ وَسَلَّمَ حَمِيتَيَةٌ وَنَكَ عَا بِنُوكَا نَةً وَ إِخُوتِ ثُمَّ فَنَالَ بِجُلَسًا يُمْ اَتَرَوْنَ فُكلًا يَيْتُوبَ هُ مِنْهُ كُنَا وَكُذَا مِنْ عَيْدِ يَرِنْيَ وَ فُلا كَا يَشْبَهُ مُنْهُ كُذَا وَكُنُ أَقَالُمُانَةُ قَالَ النَّبَيُّ صَلَّى اللهُ عَكَيْرِ وَسَلَّمَ يَعَبُدِ يَزِنْكَ طَلِّقْهَا فَقَعَلَ فَالْ رَاجِعُ فَمَاتَكُ ٩ مَّ رُكَانَةِ وَ إِخُوَيْمٍ فَقَالَ إِنِّي ۚ طَلَّقَتُهَا نَكَ ثَا يَارَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ قَدُ عَوِلْمُتَا بِمُهَا وَتَكُرُيَّا بَيُّهَا النَّبَيُّ إِذَا طَكَفُتُهُ النِّسَاءَ فَطَيِّفُو هُنَّ لِعِنَّ تِهِنَّ قَالَ أَجُودَاؤُو حَدِيْثُ نَافِعِ بْنِ عُجَيْدٍ وَعَبْلِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ دُكَانَةَ عَنْ اَمِيْدِعَنْ مُبِيَّا اللهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ دُكَانَةَ طَتَقَ امْرَاتَ وَرَقَهُ هَا إِنَكِرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْدِ وَسَلَّمَ اصَحُّ لِا تَعَامُوكُ لُ الدَّجُلِ وَإَهْلُكُ اَعُلَمُ بِمِ إَنَّ رُكَانَةَ إِنَّكَا طَلَّقَ امْرَا تَثَرَ ٱلْمِنَّنَةَ فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَكَيْرِ وَسَلَّمَ وَ أَحِدَ مُّ ا

ابن عباس مضید روایت ہے کہ عبد تنہ بیے اوجود کا ندا وراس کے دجا بیوں کا باپ بھا ہام رکا نہ کو طلاق دسے وی اور مزینہ کی ایک عود ت سے نکاح کر لیا ۔ پس وہ مُزینہ کی عودت نبی صلی انٹر علیہ وسلم کے پاس آئی اور لینے سرکا ایک بال کہ وہ میرے اشنے کا م بھی نہیں آتا مبتنا یہ بال ہے دینی وہ نامر و سیمی اس آئی اور اس میں تفریق فرماسینے ۔ بس دسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عیرت آگئی اور رکا نہ اور اس کے بھا نیوں کو بلایا ، پھر اس کے بھا نیوں کو بلایا ، پھر اس کے بھا نیوں کو بلایا ، پھر اس کے بھا ور میں مثا بہت سے جا ور فیلال کی فیلاں جیزیں ؛ چھر بنی صلی انٹر علیہ وسلم سنے عبد بند تیرے فرما یا کہ اسے فیل ق دے ووبس اس سے الیسا ہی کیا ۔ آپ سے فرما یا آئی بیوی احم دی تھے دوبس اس سے الیسا ہی کیا ۔ آپ سے فرما یا آئی بیوی احم دی و سے میں وراس نے کہا

بون مولانار منے فروایا ہے کہ اس مدیث کے بارے میں احسن بات ہی ہے کہ عبد رنبرید کی طلاق البتہ تھی جسے مولانار من فروایا ہے کہ اس مدیث کے باب البتہ میں آگے باب البتہ میں آتے ہے اوراس برمزید کلام وہاں موگا ،

، ٢١٩ - حَسَّ الْمُنْ عَنْ عَبْرِ اللهِ عَنْ عَبْرِ اللهِ عَنْ عَبْرِ اللهِ عَنْ عَبْرِ اللهِ

ايْنِ گُونَيْرِعَنُ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَجَاءَ ﴾ رَجُلُ فَقَالَ اِنَّهُ طَلَّقَ الْمُوَاتَةَ قَلَاكَا قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنْتُ آثَهُ رَا لَهُ هَا اِلَيْرِ نُحَدَّ قَالَ يَنْطُنِقُ

ورانٹ رتعالیٰ نے فرمایا ہے: اسے نبی اِ حب ٹم عورتوں کو طلاق دوتوان کی عدت کی ابتداء میں دو۔ ابوداؤ دنے کماکریہ مدیرے حمدیدالاعرج وعنیرہ نے <del>عن مجا مہرعن عب</del>اس دھ روایت کی ہے۔ا ور اسے شعبہ نے <del>عن عمرو بن مرس ۃ عن</del> <del>رَبِ جَرِيطِن ابن</del> عباس من سروايت كيا . اورالوب اور ابن ح<u>ر</u>يج دونو ل <u>نے عن عكر متربن خال عن سعيد بن</u>

ببیرین بی مبال روایت یا اور بی برج سے من حبور مبیات کا در انتیاں بی مبال کا دوایت میا ۔
اور انتمش نے اسے عن مالک بن الحادث عن ابن عباس رہ روایت کیا ۔ اور ابن مجر بج سے مبا برگئی۔ صبیبا کر سلمی عباس مع روایت کیا ۔ اور انتمش سے با ان سب نے کہا کہ ان اور کہا کہ عورت تجہ سے مبا برگئی۔ صبیبا کر سلمی لی مدیث میں عن ابو جس میں میں اور کہا کہ حماد بن زیرنے عن ابو ب عن عکر مرحق ابن عبال کی مدیث میں میں ابوا ہے ۔ ابوداؤ دنے کہا کہ حماد بن زیرنے عن الوب عن عکر مرحق ابن عبال عبال میں ابوا ہیم نے سے روایت کیا بطور قول عکر مربرا ور ابن عباس کا ذکر شہر کیا اور اسے عکر مرکم کا قول بنایا ۔ عب ابوداؤ دن بی میان میں ابوا ہے۔

عن بوب من طرمه روانیت کیا طور فول علم مرا و را ابن عباس کا دگر مهن کیا اورانسے عکر مرکا فول بنا یا . فنعرے : حبیباکه واضح سبے اصل مدیث میں بیونتو کی ابن عباس تفاکل ہے بھر مسی روایت میں بیر عکر مرکا قول بنا یا گیااور زیادہ تر راوی اسے ابن عباس کا فتو کی قرار دیتے ہیں۔مزید و مناحت اگلی روایت میں ہے۔

٢١٩٨ حَتَى نَتَ آحُمَدُ بُنُ صَالِحٍ وَ مُحَتَّدُ بُنُ يَجْلِي وَهَنَا حَدِيثً

٦٠٠ ثَمَا لَا نَاعَبُ ثُلَا لَتَكَنَّمُ الْوَكَنَّ الْوَعَنُ مَّهُ مَرِعِنِ الرَّهِ هِي عَنْ آبِي سَكَمَة بُنِ عَبُ لِالرَّمُ فِن وَ مُحَمَّدُ لِذِنِ عَبُرِ الرَّحُلِنِ بَنِ فَوْبَا نَ عَنْ مُحَمَّدِ بُنِ إِيَّاسِ اَنَّ ابْنُ عَبَآسِ وَ إَبَ هُمَ يُدَ وَعَبُلَ اللهِ بَنَ عَنْ رَوْبِ الْعَاصِ شَيْلُو اعْنِ الْمِنْ وَيُطَلِّمُ كَا اَنْ وَجُهَا اللهِ ا وَكُمُنَّهُ هُمْ قَالَ لَا تَجِلُ لَكَ حَتْنَى مُنْكِرَ وَوَجًا غَنْدَ وَكَا اَنْ بُوْدَا وَدُورُ وَى مَالِكُ عَنْ

يَحْيَى بُنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُكَنُو بُنِ الْاَشَجِ عَنْ مُعَا وَيَةَ بُنِ اَ فِي عَيَّا شِيَ اَنَّهُ شَهِدَ هٰذِهُ القِصَّةَ حِيْنَ جَاءَ مُحَتَّدُ لُكُ أَيَاسِ ابْنِ الْبُكُنْدِ إِلَى ابْنِ الرُّبُنُدِ وَعَاصِدِ نِنِ عُرَّ فَسَا لَهُمَا عَنْ ذِلِكَ فَتَعَالَا اذْهَبُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَ إِنِي هُرَيْرَةً فَا فِي تَدُنُهُمُا عِنْهُ

عَالِمِنْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كُثِّرَ سَاقَ هَٰنَ اللَّخَبَرَ ـ

اس میں جار مذاہب ہیں: بہلا یہ کہ وہ واقع ہوجاتی ہیں۔ یہ ائمہار بعہ، جہورتا بعین اور کشیر صحابہ کا ندہب ہے۔
ووسرایہ کہ وہ واقع نہیں ہوتی بلکھ م برعت ہونے کے باعث اسے رقد کیا مبائے گا کیونکہ صنور نے فرمایہ ہے۔
جس نے کوئی ایسا کام کیا ہو ہم ارسے امر کے موا فق نہیں تو وہ مرد و دسے اس مذہب کو آبن حزم کے متعلق بیان کیا
گیا ہے اورامام احمد سے روایت کیا گیا نگر انہوں نے کہا کہ یہ تو روافعن کا قول سے بہر ایر کہ اس سے ایک رحبی طلاق
واقع ہوگی اور یہ ابن عباس منسے ثابت ہے اور ابو واقور نے ان سے اس کا ذکر کیا ہے۔ اورا مام احمد نے کہا کہ
یہ ابن اسحاق کا مذہب ہے، وہ کہتا ہے کہ اس نے نملا ف سنت کیا پس اسے سنت کی طون بھیا جا جا گا ۔
اور بہ طاقوس اور مکر مرم کا اور اسی کوشیخ الاسلام آبن تیمیر مرفول بھا کو تین اور غیر مدخول بھا کو اس میں اس مسلے میں فرق کیا جائے گا بس مدخول بھا کو تین اور غیر مدخول بھا کو ایک واقع ہوگی۔
اور اصحاب ابن عباس مسلے میں فرق کیا جائے گا میں مدخول بھا کو تین اور غیر مدخول بھا کو تی در اور میں اسے اسکا تی مدنول بھا کہ تا ہے جو اور اسے اور اسی اسے اسے کا مدخول بھا کہ مدنول بھا کہ میں اسے میں اس مسلے میں اس میں کہ مدنول ہو ہو کہ اس اسے اس کا تابہ ہو یہ کا مذہب ہے جبیسا کہ خمد بن اور اسی اسے اختلاف آلیا تا ہو کہ میا ہوں ہو رہ کہ اس میں دور ہو تا ہوں اسے اسے اس کا دور ہو تا کہ اس میں دور ہو تا کہ اس میں دور ہو تا ہوں کو تا ہو تا دور ہو تا ہوں کو تا ہو تا ہو تا ہوں کیا ہو تا ہوں کو تا ہو تا ہوں کو تا ہوں کیا ہو تا ہوں کہ میا ہو تا ہوں کو تا ہوں کو تا ہوں کہ میاں کو تا ہوں کو تا ہوں کو تا ہوں کیا ہو تا ہوں کو تا

مولا نا مُنے فرما یا کہ طاؤس کی مدیث تعبی میں ابوانقہ ہما، کا ابن عباس منسے سوال مذکورسے اس میں نہ با عتبارسنداورن با منتبارمتن کوئی حجت سے .سنڈرکے لحاظ سے یوں کہ طاؤس یہ نہیں بنا تاکہ اَ با وہ ام سوال کے وقت ماصرتفااس سیے وہ ابن عباس شسے روایت کر تا ہے .اگر بہروا یت ابوا تقیمہا ، سے ہے تو نسانی نے ثقہ کہا ہے۔ سی اس کی توثیق می اختلاف بوگیا ان مس گذر سیکا که این عما س رمنانے من کو تین کہاا ورا م وسكتاب كرحن كونشخ نهيل منيجا تقاوه اليباكريت موح ق، تخدِ کو طلاق، تخد کو طلاق، کنینی الفاظ کی تفریق ک ے دی تقی مگراس کی تاکید و توشق کے بیے د وسرا ہاتمیدا نفظ بولا بھا تو ان کی تعد اپتی کردی ماتی گریصنرت عمد منسنے اسنے وقت ہیں حب ہوگوں میں تغیر و تنبدل دیکھا توان ا لغاظ کو تاکبید برخمول کرنے سے روک دیا ا ور تبینوں طلا قیب لازم کر دیں · اور مسلم کی صدیث میں مصرت عمرم کا تو ل اس کی تصدیق کرتا سے کہ : لوگو رہنے

اس کی کشرت ہوگئی توانہوں نے اسے تین قرار دے دیا۔

## بالله في مَا عُنِي بِلَمِ الطَّلَاقُ وَ النِّيَّاتُ

مُحَمَّدًهِ بُنِ إِبْرَاهِ لِيَمَ التَّيْمِيِّ عَنُ عَلْقَكَرَةَ بُنِ وَ قَاصِ اللَّيْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرُبُنَ وَبِي اللَّهِ بُنِ إِبْرَاهِ لِيمَ اللَّهِ عِنْ عَلْقَكَرَةَ بُنِ وَقَاصِ اللَّيْنِيِّةِ قَالَ سَمِعْتُ عُرُبُن

ٱلْتَحَطَّلُابِ يَقُوُلُ قَالُ دَسُوُلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْرُو سَلَّمَ لِ شَمَّا الْرَعْمَالُ بِالنِّبَيْر وَ لِ ثَمَا لِالْمُدِئُ مَا نَوْلَى فَكَنَّ كَانَتُ هِنْجَرَتُ كُولَا اللهِ وَرَسُوْلِهِ وَهِجْرَتُهُ إِلَى ال

وَدَسُوْلِهِ وَ مَنْ كَانَتُ هِي جُوَتُهُ لِنُ نَيَا يُصِينُهُ هَا وِ امْرَا يَا يَتُزُونَكُمُ هَا فِهِ جَرَبُهُ

إلى مَا هَا جَدَ.

محضرت عمر بن الخطاب کتے تھے کہ رسول الٹہ صلی الٹرعلیہ وسلم نے فرمایا۔ بقین اعمال نتیتوں پر ہیں اور اومی کے لیے وہ پچر ہے ہواس نے نمیت کی بس مس کی ہجرت الٹرا ور اس کے دسول کی طرف ہموتواس کی ہجرت الٹرا ور اس کے دسول کی طرف ہے اور حس کی ہجرت دنیا ماصل کرنے کی ہویا کسی عورت سے نکاح کرنے کی موتواس کی ہجرت اسی کی طرف ہے حس کی طرف اس نے ہجرت کی دبخاتری مربکہ مسلم ، مون مذتی ، نسسانی ،

ا نبن ما مبه، احمد، وادفعنی ، ابن حبانی البه علی دمؤ طاامام محد

یں پرقصتہ مذکورسے ۔ کعن بن مالک نے اپنی ہوی کواس سے میکہ بھیجنے کے لیے اِنچھی و پاکھیلیے فر ما یا تھا ۔ یہ لفظ فللاق کے کنا بات میں سے ہے جبکہ برنمیت ِ طلا ق بولا جائے ، تسکین انہوں نے طلاق کی نیت سے نہیں

بو لا بھا بہذا طیلاق واقع نہ مہوئی ۔صر برکحالفاظ کا معاملہ و وسراسیے ۔

بَاكِلِ فِي الْخِيارِ،

٣٠٠٠ - حَكَ نَكَ مُسَلَّدُ ؟ نَأَا كُوْعَوَ التَّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنَ آبِ الصَّلَحَيْنُ اللَّهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ كَا أَبُوْعَ أَنَاهُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْمِ وَسَلَّمَ كَا خُنَاهُ اللهُ عَكَيْمِ وَسَلَّمَ كَا خُنَاهُ اللهُ عَكَيْمِ وَسَلَّمَ كَا خُنَاهُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ كَا خُنَامُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ كَا خُنَاهُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ وَاللهُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ كَا اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ وَاللهُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ عَلَيْمِ وَسَلَمَ وَاللهُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ وَاللهُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ وَاللهُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ وَاللهُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمُ وَاللّهُ عَلَيْمُ وَسَلِي اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ وَاللّهُ عَلَيْمُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْمُ وَسَلّمُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْمُ وَسَلّمُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْمُ وَسَلّمُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْمُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْمُ وَاللّهُ عَلَيْمُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْمُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْمُ وَاللّهُ اللّهُ ال

عائشه رحنى الشدعنهانے فرما یا که دسول الشدصلی الشدعلیہ وسلم سنے ہمیں انعتبیا ردیا تو ہم سنے آھی کواختہا دکر

لیاا وراسے کچر معی (طلاق وعنیرہ میں سے شمار ہز کیا گیا د بخاری ،مسلم، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ) ملکی ہے: خیا رکا معنیٰ یہ ہے کہ مرواپنی بیوی کوا فت یا رو پیسے ہے جب تک بیوی اس اختیا رکواستیمال نہ ے طلاق وا قع نہ ہو گی جھنورمیں الشرعلیہ وسلم نے ازوا ج منکے تجیمطالیات پر بطو را ظہار نا لامنگی پہلے آ ا بک ما ہ بک ان سے علیار گی انمتیا رکی اور ان وانوں میں آپ کوا یک چوٹ بھی لگی ہو ائی تھی لہذامسی بلان میں فروکش رہیے ، پیرآ بیت تخیسراً تمہی تو مصعور نے باری باری سب میروہ پیش کی اورا نہوں نے حصنہ ریکوا ختیاً کیا - اس سے معلوم بواکہ عورت اگر طلاق کو افتیا رنہ کرے تواس تخبیر کی صورت میں طلاق نہیں ہوتی . علام پیٹوکا تی نے کہاہے کہاس مدمث سے ان عملی دنے استدلال کیا سیے میں کے نزومک تخیبہ سے تحیہ واقع نہیں ہو تاحیکہ ہوئی خاوند کوا ختیار کریے جمہور صحابہ د تا بعین اور فغنہائے المصار کا بھی فرسب سے سکے کینی جب وه استے نفس کو اختیا رکھ سے تواس میں اختلاف سے کہ آیا اس صورت میں صرف ایک رحبی یا بائن باتین طلاق وا تع بہوں گی۔ ترنری نے علی من سیے حکا بہت کی سیے کہ عورت حبب اسپنے نفس گوا ختیا رکرے گی توابک بائن ، خا وندکوا ختیا دکرے گی توا یک رحعی لملاق واقع نہو ما سے گی ۔ زیر بن پڑٹا بت سےمروی ہے کراگر وہ اپنے نفس کوا ختیا رکرسے توایک با من لاورایک رمعی کی روایت ہی ہے، اوراگر خا و ندکوا ختیار کرہے تو کھینس ہوگا ا ورحمبور کے تول کی تائید رہے نیکر تی ہے کہ نخیر کا معنی سے دوچیز و ب میں افتیار دینا ، بس اگر خاون کو اختیا ۔ یے کی صورت میں بھی طلاق مہو مبائے تواسینے نفنس کوا ختیار کر نااور خا و ند کوا ختیا رکر نا برابر ہو ما'میں کے ا ور تخییه کامعنی اطل موگا . بس اس سے یہ دلیل نکلی کہ عورت کااپنی مبان کواختیا رکمہ نا بمعنی فراق ہے اور نما و نار کو ا ختیار کرنا اس کے فکاح میں رسنے کامم معنی ہے۔ اورابن آبی شیبہ نے <u>ڈا ذان کے طریق سے روایت بیان</u> کی ہے ،اس نے کہا کہ ہم حصرت علی فکے پاس بیعظے سے کرآپ سے ضیار کے بارے میں سوال کیا گیا تو علی منے کہا برسوال مجرت حفرت المرسّف عبى كيا مقاتو من في كها مقا كواكم عورت الني نفس كوا فتدياد كرب قوا يك بائن طلاق اوراگر ما وندگوا ختیار کمرے توا یک رحبی طلاق، مصرت عرض نے فرمایا تقاکم ہات بوں تقبیں جو تونے کہی علىمالكروه اپنے ما وندكوا فتياركرك توكير كي واقع نبي موتا بي كياس كى متابعت كے بغيرماره رابايا-

مچرحب میں والی ہوا توانبی اُسی بات کی طرف رجوع کر سیا جو مجھے معلوم تقی۔ علی منے کہا کہ عمر صفے زیدیں ثابت کو مل تھسی اور ان سے تھی وہی کچیر ذکر کہا جو ترینری سے بیان کہا سے ۔

ا مام مالک نے زید بن من است کا قول ا مندیار کیا سے اوران کے بعض بپردؤں نے اس کے لیے بردلیل دی سے کہ حب وہ اپنے نفس کوا مندیا رکرے تو تین طلاقیں اس سے واقع ہوتی ہیں

خیار کا معنی بہبے کہ دو طریقوں میں سے ایک کے ساتھ علقہ ہ مہومباً، یا فا وندگوا فتیاد کرے یا اُسے ترک کرکے ۔ اوراگر ہم کمیں کہا سپنے نفس کوا فتیاد کرنے کی صورت میں ایک رعبی طلاق آئے گی تو ہے مقتصنائے نفظ کا لحاظ نہوگا کیونکہ وہ اس سے بعد بھی فاوند کی قید میں رہے گی ۔ اس کی مثال یوں ہوں گی کہ کسی کو دوامور میں

ا ختیار ملامگراس نے تیبالا مراختیا رکسہ دیا۔

آ ما م ابو صنیف سنے حصر کرتے عربی اور ابنی سعود من کے قول کو لیا ہے کہ جب ہوی اپنے نفس کو اختیا رکر ہے توایک بائن طلاق موگی امام شافعی شنے کہا کہ تخیر کنا یئر ہے ، نس جب ناوند عورت کو اختیار دے کہ عورت اس سے آزاد ہوجائے یا اس کے قبطنے میں رہے ، نس اس نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا تواگر اس نے اس سے ماد طلاق لی موقو طلاق واقع مہوگی اور اگروہ کے کہ میں نے اپنے نفس کو اختیا دکر نے میں طلاق کا اوا دہ نہیں کیا تو اس کی تعمید تی کرم اسر کرگی ہ

مولا نائے فرایا کہ است تخیر کا ظاہر تبا تا ہے کہ اپنے نفس کوا ختیا دکرنے کی صورت میں طلاق اور صنورہ کو اختیار کرنے کی صورت آ نجنا ب کے نکاح میں دسنے کے اندر تخیر دہتی ۔ بلکہ اُست تخیر اس سے نازل ہوئی کہ اگرا زواج نونیوی زندگی اور اس کی زمینت کو بپند کمر بن توجنا ب رسول الترصل الترعلیہ وسلم انہیں طلاق دیکر الگ کر دیں اوراگروہ یہ ظاہر کریں کہ وہ التہ ورسول اور آخرت کی فیامتی ہیں تورسول الترصلی الترعلیہ وسلم کی عصرت میں دمیں گی انہیں اس آ بت میں بیرصاحت ہے کہ جب وہ دنیوی زندگی اور اس کی زمیب فرنیت و آدائش کو اختیار دمیتیں تو بھر انہیں رسول الترصلی الترعلیہ وسلم طلاق دے کرتے ہیں اور اس کی زمیب دنیوی ذندگی کواختیا دکر بہتیں تو بھر انہیں دسول الترصلی الترعلیہ وسلم طلاق دے کرتے ہیں اور نہیں اور نہیں اور نہیں اس آب سے یہ استدلال کیا مباسکتا ہے والتا داعلم بالعموا ب

مَاكِلِ فَيْ آمُرِكِ بِيلِكِ كَالِيلِ كَالِيلِ كَالِيلِ كَالِيلِ كَالِيلِ كَالِيلِ كَالِيلِ كَالِيلِ كَالِيلِ ك ابار مركب بيرك كربيان من

م.٧٧. حَكَ نَنَ الْحَسَنُ بَنُ عَلِيّ مَنَاسُكِينُهُ نُ تَحُوبِ عَنْ حَبَّا دِبُولِيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَيْتُوْبَ هَلَ تَعْلَمُ آحَدًا اقَالَ بِفَوْلِ الْحَسَنِ فِي ٱلْمُولِةِ بِيَلِكَ قَالَلَا اِلاَ تَدَى \* حَلَاثَنَا لَا قَنَا دَةٌ عَنْ كَتِيْدٍ مِوْلَى بُنِ سَهُمَ لَا عَنْ إِنِي سَهُمَ عَنْ اَبِيهُ هُمُرُدُةً عَيِن النِّيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَكِينْ رَوَسَكُمْ بِبَنْحُومِ قَالَ آيتُونُ فَعَتَدِمَ عَكَيْنَا كَيْنِيرُ فَسَالْتُ الْقَالَ

مَا حَلَّا ثُنُّ بِهِ مَهَ ا فَكُلُ فَكُ لَوْنَهُ لِقِتَنَادَةً فَقَالَ بَلِي وَلَكِنَّا شِيى ـ

حماوی فریدکا بیان ہے کہ میں نے الیوب سے ہو چیا:کیا آپ کو ٹی شخص جا نتے ہیں جس نے اُمُرُوک ہیدک میں میں اللہ علیہ وسلم سے اس کہا نہیں۔ ہاں ، ، ، ، ، ابوہریہ ہوشنے نبی سلم سے اس طرح کی دوات کی سے ، آیوب نے کہا کہ چھر کھی ہما دے ہا میں آیا تو میں نے اُس سے اس دوا بیت کے متعلق ہو چھا تواس نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ جھی بید دوا بیت نہیں کی ۔ بھر میں نے قتا دہ سے یہ ذکر کیا تواس نے کہا : کیون نہیں ؟ لیکن وہ دلعنی کھی کھی کھی کے دوا بیت کر کے اسے مدیرے عزیب کہا اور بخادی نے نقل کیا کہ یہ مدیرے موقو ون سے مردوع نہیں ؟

تشکرح: اَلَحَسَن کا قول برہے کہ جو مردا پنی ہوی سے کھے: بیرا معا مدترے یا تقریب ہے را مُرکب بدکب، توریہ سمین ملا تعین بیر متحت کے انداز میں ہے کہ اس مسعود کا قول ملا تعین بیر متحت میں ہے۔ اور عثمان بن معان اورا بن مسعود کا قول میں ہے۔ اور عثمان بن معان اوران کے اتباع کا مذہب ہے۔ اور عثمان بن معان اور دیا ہیں اوران کے اتباع کا مذہب ہے۔ اور عثمان بن معان اور دیا ہیں اور اینے آئیو ثابت نے کہا کہ اس صورت میں عورت نے اگر اپنے آئیو شمین طلا قبیں دے دیں مگر فاوند نے کہا کہ میں نے تواسع صرف ایک کا اختیار دیا تھا تو فاوند کے کہا کہ میں نے تواسع صرف ایک کا اختیار دیا تھا تو فاوند کو تھی دیوائمیں گے۔

مین طلا کلیں دیے دئیں مکر فا<u>وند ک</u>ے کہا کہ ہیں گے تواسطے صرف ایک کا حتیار دیا تھا کو فا و ندلو تھے ولوا میں کے اور اس کا قول مقید سوگا ۔ سعنیان توری اور امل کو فہ حصرت *عرضا ورعب* التحدیم، مسعود <sup>مق</sup>لے قول کوا فقت رکر تے میں۔

مالک بن انس نے کہاکہ اس کا تنیسل عورت کے ہاتھ میں ہوگا اور ہی استحد کا فقول ہے۔ مگرا شی ق شے ابن عمر مؤتما قول افتدار کہا ہے۔

مولا نائنے فرما یا کہاس ہا ب ہیں منفیہ کا ہذہب ہے ہے ہوب مردا بنی ہیوی سے کھے: اُمُرک ہیک کُ دتیامعامل شیرے ہا کھ میں سے کھے: اُمُرک ہیک کُ دتیامعامل شیرے ہا کھ میں سے اور نہ فسنح کا ۔ وجہ یہ کہ میں نہ دخوع کا مالک سہے اور نہ فسنح کا ۔ وجہ یہ کہ اس نے عودت کو طلاق کا مالک بنا دیا ہے اور جو تخص کسی اور کو اپنی کسی چنر کا مالک منبا دے اس کی ملکیت کا اقتلام ذائل ہوجہ انہ اس میں اور کو تعلق کے منہ میں موتا سوائے اس معودت کی دہ مخصومت کی حالات سمویا ہو گا ہا اگر ہ کہ للاق کی مالت ہو تا ہوائے اس میورت کے وہ مخصومت کی حالت مہویا ہو گا ہوا گا کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ انہ اور کہ اللاق کی مالت ہوتھ میں موتا سے عدول نہیں کیا مالک اور کا کہ کا کیو نکہ انتوال وقرائ اداد ہ ملاق ہر دلا لت کرتے میں اور پر چیز ظاہر سے جس سے عدول نہیں کیا صاحت ہوئے۔

دورتی مشرط پرسے کہ عورت کواگر وہ نیا مگر ہو، یا ما حزم ہو گرسنتی نہ ہو،اس بات کا علم ہونا حزوری ہے، کاس کے نفس کا معنی رہے اگر سے ماصل نفس کا معنی رہے اور سے معنی رہے ہوا تواس کے نفس کا اختیارا سے حاصل نہ مہولا تواس کے نفس کا اختیارا سے حاصل نہ مہولا حب مک کہ وہ سن ندھے یا اسے خبر مذہبی جہائے ، اور حب یہ اختیار مطلق ہو، عیر معلق ہوا ور شؤ قت دہو داس میں کسی وقت کی تعید نہ ہو، تواس کی شرط مجلس کا باتی رہنا ہے ۔ یعنی تفویین کے بارسے میں عورت کے علم کی مجلس بھی موادت کا مہدے گی عورت کے علم میں مہوگی کہ سے ان مقائم رہے گی عورت کا مہدے گئے ہوگا، بالفاظ دیگر جب بھی وہ اس مجلس تائم رہے گی عورت کا مہد

ا موس کو دیں ہے۔ عوفریا، مصلے ملیات والدر صوبی اسی مرب میر مان کوئ من یو وہ میں پر ہی ہوا ہو اس کی دلیل ہو تو جی افتدیار بالل ہو گہیا۔ مثلاً اس نے کھانے کے لیے کھا نامنگوا لیا یا اپنے وکیل کو کسی بات کا حکم

د سے *دیا وعنیرہ* ز

اورتفولین کی دجہ سے جو حکم نا بت ہے وہ عورت پر لازم نہیں ہونا کیونکہ وہ اسے رقہ کرنے کا اختیار صراحة یا دلالة گرکھتی ہے کیونکہ خیرز دم کے کمنانی ہے اور بیرا ختیار اسے صرف ایک بار ماصل ہوگا کیونکہ مرد کا قول: اُمُرُکِ بِیکِ بُکِ کا تقا مناز نہیں کہ تا . سکن اس تول کے سابھ اگرم دکو تی ایسا لفظ طاویتا ہے جو محکورت ہو ہو تا بت ہوگا وہ کہے : "نو حب کھی چاہیے تیرا معاملہ تیرے اختیار میں ہے ؟ اس صورت میں وہ عودت ہر مجاس میں اسپنے نفس کو ایک طلاق دے سکتی ہے تا کہ تاب طلاق کا اختیار ہے کیونکہ مرد گویا اس مروسے کہ انہوں ہے۔ اس مروسے کی انہوں ہو ہا ہو جائے اور وہ اس مروسے کہ انہوں ہے۔ اس مروسے کی انہوں میں اسپنے ہو کہ ہو تا ہو ہو ہا کہ مرد ہو کہ اختیار ہوتا ہو ہو کہ ہو تا ہو ہو ہو گاہوں ہو ہو ہو تا ہو ہو گاہوں ہو ہو گاہوں ہو ہو ہو تا ہو ہو ہو تا ہو ہو ہو تا ہو تا ہو ہو تا ہو ہو تا ہو ت

ہر جیس میں استے ایک اسلیار وقعے رہائے، ہن جب اس سے نیا طلبیا کرا مشمال مرتبا تواس ملیک کا توہ تعتمد سو گیا ہ

کنائے کے جواب میں ہیں اورکنائے ہما رسے نزویک طلاق بائن کووا نجب کرتے ہیں اگر مردنے کہا : ترا معاملہ ترسے با بقر میں ہے ۔ اور تین کی نبیت کی تو جب عورت اپنے آپ کو تین الملا ق دسے دسے گی **توہ و**اقع ہوجائیں گئ کیونکہ مردیے ائس کا معامل مطلقاً اُس سے با بقرمیں دیا تھا ۔ اس صورت میں ایک کا بھی استمال ہے ، اور تین کا بھی۔ اور حب اس نے تین کی نبیت کر لی توایک ایسے امرکی نبیت کی جسے مطلق امر میں مراد سینے کا احتمال موجود تھا۔ اور اس صورت میں حب وہ دوکی نبیت کرے تو ہم ارسے اصحاب نما انڈ کے نزدیک توایک ہوگی مگراس میں

امام زور كااختلان سے۔

ابس مدمیث کی سنداس قبیل سے ہے جسے کہا ما تاہے کہ: فلاں نے دوایت کی اور بھر ہول گیداس میں مدیث میں مدین میں مدی محدثین کا مدمہب وہ ہے ہوم فظ ابن حجر نے منرح نخبہ میں میان کیا ہے کہ حس استا دسے کسی نے دوا میت کی اور استا داس کا انکار کرے ہیں اگران کا دمجزم وتقین کے الغاظ کے سابھ ہومثلاً: اس نے مجے ہر جھوٹ بولا، یا برکم

حسن بقسري وسيع آمر ك بيدك مي مروى سيد كمه وه تين طلاق بي دگيزشته مديميث مي اس كاذكر گزرا

## بَاكِل فِي الْبِينَامِيُّ الْبِينَامِيُّ الْبِينَامِيِّ الْبِينَامِيِّ الْبِينَامِيِّ الْبِينَامِيِّ

٢٢٠٠٦ - حَكَّ مَنْ الثَّالِسَّرْجِ وَ اِبْرَاهِ يُمُ بَنُ خَالِمِ الكَلِّبِيُّ فِي الْحَرِيْنَ فَالْحَرِيْنَ فَالْخُونِينَ فَالْخُونِينَ الشَّافِعِيُّ حَتَّ ثِنِيَ عَيِّتَى مُحَتَّلُ بُنُ عَلِيّ بْنِ شَافِعِ

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بَنِ عَلِيّ بُنِ السَّائِدِ عَنْ تَنَافِعِ بُنِ عَجَلَيْدِ بُنِ عَبْدِ يَذِيْدَ بُنِ وَكَار عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بَنِ عَلِيّ بُنِ السَّائِدِ عَنْ تَنَافِعِ بُنِ عَجَلَيْدِ بُنِ عَبْدِ يَذِيْدَ بُنِ وَكَار عَنْ عُبِيْدِ مِنْ مِنْ اللهِ عَنْ السَّائِدِ عَنْ تَنَافِعِ بُنِ عَجَلَيْدِ بُنِ عَبْدِ يَذِي بُنِ اللَّهِ عَن

اَنَّ رُكَاكَةَ بُنَ عَبُويَ نِي كَالَّى الْمُرَاكَةُ شُهَايِّمَةً الْبَكَّةُ كَالْحِيرَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللهُ عَكَيْهِ وَسَكَّمَ بِذَالِكَ وَقَالَ وَاللهِ مَا أَرَدُتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَفَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَكَيْرِوسَ لَكُمْرَوَ اللهِ مَا أَرَدُ فَ الْأُوَاحِدَةً فَقَالَ رُكَادَتُهُ وَاللهِ مَا أَرَدُ فَ اللهِ مَا أَرَدُ فَ اللهِ مَا أَرَدُ فَ إِلَا وَاحِدَةً وَاللهِ مَا اللهِ مَا اللهُ اللهُ

رَسُوْنُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَمَيْتِهِ وَسَلُّمَ وَطَلَّهُمَّا النَّا نِيَهُ ۚ فِي ذَمَانِ عُهُ كُلُّ وَالنَّا لَيُرْبَ

فِي رَمَانِ عُشَمَ أَن قَالَ آجُوْدَا وَدَاقَ لَهُ لَفُظُ إِبْرَاهِ لِيَمْرَ وَاخِرُهُ لَفُظُ ابْنِ السَّرْيِ

كتاب بطلاق سنن ا بی داؤد ملدسوم ر کا بزر<sup>ین</sup> ابن عبدریز پیسنے اپنی بیوی صهیمیر کوطلا تی البقه دے دی . بس رسول الشد صلی الشیعلیہ وسلم کو بیر تخبر دى گئى توركا خرشنے كها: والتَّدميرا آلا وه فقط ايك طه كاق كائقا ـ بس دسول التَّدم ملى التَّرع ليه وسلم سنه فرا ما يا والشرترااراده نقط ایک کا تفاج رکاروشنے کها: والشدس نے مرت ایک کا الادِه کیا تقا بس رسول الشام ملی الشدهد وسلم نے وہ عورت اس کی طرف نوٹا دی . بھراس نے دو سری طلا ق *حصنرت عرض کے ذ*مارنہ میں اور تمسیہ ی حضرت عثما رہا کے ڈمانۂ نملا فت میں دی <del>، ابو داؤ د</del>سنے کہاکہاس حدمیث کی ابتداءمی ابراسیم کے اور آ نرمی ابن السرح کے لفاظ ہو مشرح: طلاق البقة كنا بات من سے سے اوركناية سے نيت كے سابقا كيك طلاق بائن واقع ہو تى ہے . بس حنفیہ کے نز دیک رکا ن<sup>رمز</sup> کی ہمی<sup>ق</sup>ی جو واپس بوٹما کی گئی اس کا مطلب یہ شبے کہ نکاح کے مسابھ۔ ایا م نشافع*ن کے* نزد یک یہ طلاق رجعی تھی و میساکہ خطابی نے معالم انسنن می مراحت کی سیے الدار کا ہما کی میوی ان کے نز دیک نکاح کے بغیرلوٹا ڈیگئی تھی . تر مذی نے کہاسیے کہ صفرت عمرفار وی رصنی الٹریونہ نے البیٹہ کوایک طلاق قرار دیا ہے۔ا ورایک روابیت کے مطابق حضرت علی مغنے تین طلاق قرار دیا ہے۔ بعض امل علم نے کہا کہ اِس میں مروکی نبیت کااعتبار ہے، ایک کی نیت کرے توا یک، نبین کی نیت کرے توثمین اور دو کی صور ک میں ہج ا یک طبلا تی ہوگی ،ا وربیاثوری اورفقہا<u>ئے کوف</u>تہ کا مذہب سے ۔ا مام ما لکٹے کے نز دیک اگر مدخول بہا عورت ہو توتین طلاق ہیں اوام مثافعی منے کہا کہ ایک کی نیت کرے توایک رحبی طلاق ہے، دو کی کرے تو دواور تین ٢٧٠. حَكَى ثَنَكُ مُحَكَدُنْ يُوسُى النَّسَارَ فَيُ آنٌ عَبْدَاللهِ بْنَ الزَّبُوْحَانَهُمُ عَنْ مُحَتَّدِ بُنِ الْهُ دِيْسِ حَتَّ تَرَىٰ عَتِي مُحَتَّكُ بُنُ عَلِيٌّ عَنِ أَبِي السَّآبِ عَنْ نَافِعٍ إثْنِ عُجَايِرِعَنُ دُكَانَةَ بُنِ عَبُهِ يَزِيْ كَيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْرٍ وَسَلَمَ بِهٰذَا الْحَدَيْثِ اس مدىيث كى يە دورىرى روايت مىر جوسس سابق سے . ٠٠٠٨ - حَكَّ ثَنَا سُكَيْلِهِ بْنُ دَا دَ دَنَاجِدِ يُونِنُ حَادِ هِرِعَنِ الرَّبُ كِيْدِ بْنِ سَغِيدٍ عَنِ النِّيَى صَلَى اللهُ عَلَيْرِوَسَكُمَ فَقَا لَ مَا أَرَدْتَ فَالَ وَاحِدَةً فَالَ ٱللَّهُ فَالَ ٱللَّهُ قَالَ هُوَعَلَى مَا ٱرَدُتُ قَالَ ٱلبُوْءَ الا وَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْدِ ابْنِ جُرَيْجِ أَنَّ وكَانَةَ طَلْقَ إِمْرَاتَكُ تَلَانًا لِا نَهْمُ آهُلُ بَيْتِهِ وَهُمُ آعُكُمُ بِهِ وَحَدِيبُكُ ابْنِ جُوَيْدِ دَوَا هُ عَنْ بَعْضِ بَيْنُ آبِي دَا فِيرِعَنْ عِكْمِ مَةَ عِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ر کا نہ ہ سے روایت ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق بُتة وسے دی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

مگر الکتے <u>اورازاعی شنے کہاکہ طلاق لکھ کر گواہی ہی</u> ڈال دی حالئے توجیت یک استے ہیجا نہ مبلئے ،حب ہوی کوطلا بھیج دی تو وا قع ہوگئی اگر ہےالاوہ مکھ ڈالی تووا قع نہیں *ہو*ئی ۔ پی**رقو**ل شافعی<sup>وم</sup> کاسبے۔بعض فنلہاءنے کہا*کہ* کتابت

کے سامان منتلا کا غذ وعنرہ پر سکھنے اور زمین بر سکھنے میں فرق سے دندین بر سکھنے سے کچے ہنیں ہوتا ،

مولا نائشنے فرمایا کہ وسوسہ نہ وہ ، سبے عقل اور حجنوں کی طلاق اس مدیث کی گروسنے وا قع نہیں ہوتی ۔امام طحاوی نے جمہور کے حق میں اس مدسیف سے میسٹل نکالا سے کہ اگر کوئی آدمی لفظ صریح سے اپنی بیدی کو کھے : مجھے طلاق ہے ، ا ور دل میں نیت تیں کی کمیرے توصرف ایک واقع مہو گی کمپونکہ صرف نیت کے سابھ طلاق وا فع نہیں ہوتی جب تک اس مطابق نفظ نزبولا مباسيّے۔ اس مديث كي اسانيا ں امّت مسلمہ كَ يدي بس بي يخفس ول سے كن وثرك پرمسربهو وہ تجونكها مت ميں داخل نهيں لهذا أسسے ان آسانيوں سے كوئى فائدہ نهيں تہنج سكتا ·اسى طرح كى گذشتە مُعفىيت كيراصلا ياً أنناره كَ بَيْكِ كُنناً ه كالبخة الاده هي مدسيث النفس اور وسوسي من نهيس تا . بهم پنريس اعمال سيع متعلق بير

## بَاسِ فِي الرَّجْلِ يَفْنُولُ لِإِمْرَاتِم يَا أَخْدِينُ اس شخص کاباب جواینی بیوی کوایے بہن کہ کرر یکارے

٧٧١٠ حَتَّ ثَنْ مُوسَى بُنُ إِسْلِمِيدُلَ نَاحَتًا وَحُودَ وَنَاآبُوكَامِلِ

الْوَاحِدِوَ فَخَالِدٌ الطَّحْقَاقِ الْمُعَنَى كُلُّهُ عُرِّعَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي تَوْيَبَعَةَ المُعْجَبُعِي اَنُّ رَجُلًا قَالَ لِا مُرَاتِح يَا أُخَيِّبَهُ ۖ فَتَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَبْهُ فِسَلَمُ أُخْتُكِ

اهِيَ فَكُومَ ذَلكَ وَ كَهْيَ عَنْهُ رَ

ابونمیمه بمجیمی سے روایت سے کہایک مرد نے اپنی عورت کوکہا :اسے میری میاری ہبن! بیں رسول! لٹوملیالٹا عليه وللم نے ذما يا ، كيا بيرتيري بن سنے ؟ نس آب نے اسے نا بيسند فرما يا اوراس سے منع كيا . نتمرح إيرمكتيف مسل كے بقول منذري ابولتيمه كانام طريف كن خالدىمرى خاجونا بعين كے طبقه ثانيه مي

<u>سے ن</u>غاا ورحیثین کے نز دیک وہ مبلیل الفدر ثعثہ سے <del>خطابی</del> نے کہاکہ دسول انڈیسلی لٹرعلیہ وسلم نےاس میخفر کی بات کو اس سے نابسند فرمایا کراس سے تحریم کا کمان موجود تھا۔ بیراس سیے کراگر کوئی شخص ظہار کے اڑا دے سے ابنی عورت کو بول کہ دسے: نومیرے لیے ہو ل ہے جیسے میری بن سے ایا مشلاً مال، بیٹی ، عبائجی، جینچی جبسی خرمات سے اُسے تنفیبیرو یدے تو ظہار مہومائے گاا ور کفارہ وا حب ہوگا ، عام اہل علم ما ان میں سے اکثراس میہ

مُتَّفَق بِين كريه المهادم ، الولوسف كا قول ہے كم اگر كھنے واسے كى نيت كوئى مذم و تواسَ سے مرا و ترم م موكى اور تحدين المحسن نے اسے بھی فلہار قرار دیا ۔ ابراسیم کا قول برحق عقائمیونکہ سارہ ان کی چیا ڈاد تقیں َ۔ لہذا اس قصتے کو ١١ ٢٧ - حَكَ نَتُكُ مُحَمَّدُ بُنُ إِبْرَاهِ بَهُ الْبَرَّادُ كَا ٱبْوَنِعِيْمِ نَاعِمَهُ السَّلَامِ يَعْنِي إِبْنَ حَدُبِ عَنْ خَالِدٍ الْكَحَكَّةَ آءِ عَنْ إِبَى ْتَكِيدَهُ وَعَنْ رَجُلِ مِنَ فَوْمِ ٱنَّهُ سَمِعَ النَّذِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْرِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَفْوَلُ لِرَمْرَا يَتِهِ يَا الْحَدِّيَّ عُنَهَا هُ فَالَ ٱبْوُدَاوْدَ رُوّا لَهُ عَبُنُ الْعَزِيْرِ بْنُ الْمُنْدَتَا مِ عَنْ خَالِمٍ عَنْ إِنْ عُنْمَانَ عَنْ أَفِ تَبِمِيْمَةَ عِنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَكِيْرِوَسَلَّحَ وَتَرَوَ الْهُ شُعْبَةٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ رَجُلِعَنُ آيَى تَدِيْرَةَ عِنِ النِّبَيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْرِوَ سَكَّمَ ـِ التسى مدریث کی دوسری روامیت میں البختم اپنی قوم کے کسی ادمی سے روا مت کر تا سے کہنی صلی اللہ د ىلىد**وسلىرىن**ە ايك مردكوا بنى عورت كوم اسے ميرى بيارى بىن "كەنتے شنا تواكسىرىنى فر<mark>ما با.ابوداۋ</mark> وسنے كهاكەا بوعثمان لی رواسیت میں ابوتیمیہ خود درسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم سے مرسلاً روامیت کرتا ہے اور فیا لدکی روامیت ہیں ایک دمہم مجہوں ، شخص کے وا<u>سطے سے نبی صلی الترعلیہ و</u>سلم روالیت کرتا سے رصا <u>فظ ابن تجرنے انتقریب</u> میں اس مبہم شخفو کا ں م ابوج مرئی تبایا ہے، ما فظ نے اس روایت کومتصل کہا ہے ۔ ٢٢١٢ - حَسَّ ثَكَا مُهَ حَسِّمُ أَنْ الْمُنَى إِنْ عَبْدُ الْوَقَابِ يَا هِشَامِ عَنْ إِ مُحَتُّرُوعَنُ آِبِي هُمَ يُوكَ ﴾ عَنِ النِّيجِ صَلَّى اللهُ عَكَيْرِوَ سَلَّدَ إِنَّ إِنْهَا هِنْ يَر عَكَيْر السَّلَامُ لَمُ يَكُنِ بُ قَطُّ إِلَّا تُلنَّا يُنْتَانِ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ إِنَّ سَقِينُهُ وَقَوٰلُهُ وَالْ فَعَلَةُ كُبِيُرُهُ مُمَّرِهِ فَا وَ بَيْنَكُما هُوكِيبِيْرٌ فِي ۗ أَدْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ إِذْنَالُ مَنْزِلًا خَالِيَ الْجَبَّارُ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّهُ نَزَلَ هَهُنَا رَجُلِ مَعَهُ امْرَا لَمْ هِيَ حُسَنُ النَّاسِ قَالَ فَأَنْ سَلَ اِلدِّيرِ فَسَمَا لَكُ عَنْهَا فَتَالَ إِنَّهَا أُخْدِئ فَكَمَّا رَجَعَ الدُّهَا قَالَ إِنَّ هَٰذَا سَاكِنِيْ عَنُكِ فَانْبَأْنُيُّهُ ٱنْكِ أُخْرِى وَإِنَّهُ كَيْسَ الْكَوْمَرُمُسُلِمٌ غَيْرِي وَغَيْرِكِ وَ إِنَّكِ لَيْ ٱخُرِنَّ فِي كِتَافِ اللهِ فَكَنَ تَكُنُو بِنَينِي عِنْدَ لَا وَسَاقَ الْحَوِيْنَ فَالْ ٱبْرُدَ اوْدَرَوْى هٰذَالْخَيْر

🛮 كمەدىن تونكاخ مىدانىدىنىس بىلەرا-

كتأ سانطلاق (الف) ٢٢١٢ - حَكَ تَتَنَ مُحَمَّدُ بُنُ إِبُواهِ بُيَدًا لَبُوَّا ذُكَا عَلِيْ يُمْ يَجُولُ لَنَظَانُ نَاهِ أَمَامُ ابْنُ يُوسُنَ عَنُ مَعْكِرِ عَنْ عَنْمِ وَبْنِ مُسْلِمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عِنَ ابْنِ عَبَّكِسِ اَنَّ ا مَرَا لَأ تَنَابِتِ بَينِ فَنَيْسِ إِخْتَنَعَتُ مِنْهُ فَجَعَلَ النِّبَيُّ صَلَّى اللهُ عَكَيْمِ وَسَلَّحَ عِلَّاتَهَا حَبْظَة كَالَ ٱبْوُحَا وَدَ هٰذَا الْحَدِيبِ ثَبِثُ رَوَا لِمُ عَبُلُ الدِّرَّاقِ عِنْ مَّحْتِمِ عَنْ عَنْ ع عِلْمِمَةَ عَنِ النَّبَيِّ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْرِ وَسَلَّكُم مُرْسَلَّهُ ـ ا بن عباس *تنسّیے روایت سیے کہ ثابت بن قبس کی بہو*ی *نے اس سیے ملع ما مسل کی*ا تو *دسو*ل انٹرمسلی النظر عليه وسلم نے اس کی عدّت ایک صیف عظه الی ۔ البو واقر دنے کہا عبدالرزاق نے بہ روابیت عکرمِه سے مُرسلاً بیان کی سے ا بہم دیرٹے جمعی <u>نشخے کے</u> ۲۲۲۹ نمبر ہم ہے اعداد کا حرباب ودیست بر <u>کھنے کی</u> خاطریم نےاس ہے العث ۲۲۱۲ کا عدد کھوا سے اسے ترمذی اورنسائی نے بھی روایت کیا ہے ، ننتريع: نابت بن تدرين بن شماس خطيب الانصارا ورايك عظيم صحابي تقد ان كي اس بيوى كانام جميد تقا اوروه عبدالتَّدين أبيَّ رئيسِ المنافقين كي بين يابعفل كے نزومك اسْ كي بها نجي هي. نسانيَّ اور طَرا تي كي روايت ميں أسم <u>تعبدالتَّدِينَ ٱبِنَ كَي مِبتَى بِتَايِا كُما سِيمِهِ بِيلِياسِ كانكاح تُصنظارُه</u> بن عامرعنسيلِ الملائكيركيميا بقريقاً ،وه *حبنگ آحدم م*ثهي ہوئے تو ٹا بت 'ننےاس سے نکاح کماا وراس کے ہاں محدین ٹابت پیداموا. بھر ثابت پنسے خلع کے بعدانس کا نکاح **مالک<u> بن</u> وخشم سے اور بھراس کے بعد نمبی<del>ب بن اسا</del> ن سے ہوا۔ دار فطنی میں اس کا نام نرینب سبت** <del>عَبدانس</del>َرَبنِ اُبِيُ اَيا سبے دارتطنی کی روا بہت مرسل سبے لہذا میچھ مرّ پہلی بات سبے نووی اور <del>آبن الا ش</del>رکے *ن*ڈیک يله كاعبدالتدين أن كي بس مون معمو ترسي . صَلَعَ میں انتہال منعبلہ سے کہ آیا وہ طلا تی ہے یا فسنے ابوصیفہ ادران کے اسی ب اورا بن ابی سای<sup>رو</sup>ا ورستا فعی سے ا بک قول م*س ب*ه طلاق ہائن <u>سع</u>ے اور بیر حضرت عمر ، عثمان ، علی رمنی الت*ٹرعنہ سے مروی سبے ۔ اور احمد من من*بل ، <del>قائوس</del> انسحاق،الونورا بن المنذرا ور دومرے قول ممَن مثا فعي صحيحة د يك يه ضغ سبے طلاق نه يں ،ا وريدابن عباس م ا ورعکرمہ سے منقول ہے .ان حصارت کااستدلال اِس مدریث سے ہے کرا گریہ طلاق مہوتی تو عدت ایک حیفن نه ہوتی ملکتن جنین ہوتی ایک عبین کی عدت بتاتی سے کہ بہ قسخ تقار بعض علماد نے اس کا جواب بید دیا ہے مقینہ سے مرا دا بک جیمن نہیں بلکہ حبنس عیف ہے ، تعنی اس کی عدت عیمن کے حسا ب سے تھی رہ کہ مہینو رہے نساتی سیمنه واحده کالفظ اس جواب سے فلاف سے مگر کہا گیا سے کرو ہ را وی کا اپنا فنم سے تنح الورودس ے کہ <del>مین قروء</del> کا تفظ نفق قرآنی میں موجود ہے اہذا جو لوگ خلع کو طلاق ک<u>ھتے میں ان کے ن</u>ز دلمک نفش قرآنی کو نحبروا مدے *سکانے ترک نہیں گی*ا ماسکتا ۔ اورابن عباس م<sup>ن</sup> کی مدیث میں موجود <u>سے کہ عنورم نے ثابت کو طُلا</u> قی کا تستحم وبإئتا اور وارقطني ميس يبيح كردنسول الشرصلي الثارعلييه وسلم نيضلع كوا يكب بأئن طملاق قرارويل بگراس دواجة

كتا بالطلاق میںایک لاو**ی ع**تیا دمیر*وک ہے۔ عبدالرذا*ق نے *سعید بن المس*بب سے مرسل *روابیت کیا سے کہ دسو*ل الٹر مسلی السّٰدعلید وسلم نے مملع کو ایک با ملن طلاق تظهر ما تھا، س طرح <del>این ابی ش</del>یبہس تھی ہے ۔ مالکب نے اپنی سندسے تصرت عثمان عملی نتوی اور فیصدر وامیت کیا ہے کہ ضلع ایک بائن طلاق ہے ۔ ا<del>نبن ابی ش</del>یبہ نے ابن مسعور کی اول نقل کیا ہے کہ فتریزیا آیل آمیں طلاق ہائن مثمار مہوتی سے ۱۰ سی طرح کی روامیت حصفرت علی سید کھی سے معافظ نہ میعی نے نصب انرایہ میں این عمرہ کا فتو کی نقل کیا سے کہ خلع کی عدت مطلقہ جیسی سے -مالکٹ نے سعیہ بن ا لمسیدپ، <del>سلیمان</del> بیسا**ر ا و<del>رابن ش</del>کاب سے ہی نقل کی**ا شیے کہ خلع کی عدت طلاق جیسی ۔شعی*د* بن المسیب *ہے* كے مراسيل مي سے كه ضلع ايك بائن طلاق سے -رب، ٢٢١٢ - حَسَّلَ ثَلَثَكُمَا الْقَعَلْزِيقُ عَنْ مَالِإِنْ عُنْ نَافِرِ عِن ابْنِ عُهَمَ "فَالَ عِتَى ةُ المنختلعة حنفنة. مال*ک کی دواست میں ابن ع دم* کا قول *سے کہ ضلع و*الی کی عدیت ایک حیف سے دیا حیف سے ہتمار ہوگی۔ یدروا برت مقسی مسخے میں ،۱۲۲۲ مبر رہے آئی ہے لہذا ہم نے اس رہد عدد درست کے کے سیلے ۲۲۲۲ب کا ىدو لكھاسىيے . بَأَكِ فِي النِّطْهَارِ ٢٢١٣ ركت مَنْ عَنْ مَانُ بِنُ أَنِي شَيْبَةً وَمُحَمَّدُ بِي الْعَلَاءِ الْمَعْلَى كَالَةٍ نَابُنُ إِذْ رِيْسَ عَنَى مُحَمَّدِ بُنِ إِسْحْقَ عَنْ مُحَمِّدِ بْنِ عَنْهِ وَبْنِ عَطاءٍ قَالَ ابْنُ الْمَكَرَةِ أَيْنَ عَلْقَكَمَ أَنِي عَيَّاشِ عَنْ سُكِيْمَانَ أَنِ كِسَايِرِ عَنْ سَكَمَةً أَنِي صَخْيِرِ فَال إِنْ الْعَكَةُ وَالْبَيَاضِيُّ قَالَ كُنْتُ الْمُرِأَ أَصِيْبُ مِنَ النِّسَاءِ مَالَا يُصِيُّبُ عَنْبِي عَلَمًا دَخَلَ سَنَهُمُ رَمَضَانَ خِفْتُ أَنْ أُصِيب مِنِ الْمُواتِي شَيْمًا مُيكا بِمُ إِنْ حَتَّى أُصْبِهُ فَظَاهَمُ تُ مِنْهَا حَثَّى يَنْسَلِحُ شَهْمُ رَمَضًانَ فَبَيْنَكَمَا هِي تَخْدِمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ الْكُشَّفَ لِيْ مِنْهَا لَهُنَّ كَلَرُ ٱلْبَتْ آنَ لَزُوْتُ عَلَيْهَا فَكُمَّا ٱصَيَحْتُ مَكَرَجْتُ اللّ تَدُهِيُ فَأَخْبَرُ تُهُمُّهُ الْنَحْبَرَ وَ قُلْتُ الْمُنْسُوامَعِيْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهَ عَلَيْهِ وَيَسْلَمُ فَالْوُا لَا كَ اللَّهِ فَا نُطَلَقْتُ إِلَى النِّبَيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ فَانْحَبَرُتُهُ فَعَنَالَ انْتَ بِذَاكَ

کتا سا رطلاق إِيَا سَكَمَهُ وَ فَكُنتُ أَنَا بِهِ لِلاَ يَهِ وَلَ اللهِ مَرَّتَنِينِ وَإِنَاصَابِرٌ لِكُمْرِ اللهِ عَدَّ وَجَلَّ فَاحْكُمْ فِيَّ مَا آرَاكَ اللهُ كَالَ حَرِّمْ رَقَبَهُ "قُلْتُ وَالَّذَى بَخَكَ بِالْحَقّ مَا ٱهْلِكُ ا رَقَبَهُ \* عَنْدُهَا وَضَرَبْتُ صَفْحَةً دَقَبَقَ قَالَ فَصُمْرِ شَهْرَيْنِ مُتَنَاّ إِبَعَيْنَ ا 🗟 وَحَكُ اَسَيْتُ الَّذِى اَصَيْتُ إِلَّا مِنَ العِيبَامِ قَالَ فَاطْعِمْ وَسَقَامِنُ نَنْهُ يَيْجُ سِتِّيبُنَ مِسْكِيبًا قَالَ وَالنَّذِي بَعَنَكَ بِالْحَقِّ لَعَنَا وَتُحْشَبُنَ مَاكَنَا طَعَامُ كَالَ فَا نُطَلِقُ إِلَىٰ صَاحِبِ صَكَ فَتَةٍ كَبِنِي ذُكَمَ يُقِ فَلْكِذُ فَعُهَا إِلَيْكَ فَاطْعِمُ اللِّينَ مِسْكِيْنَا وَسَقَامِنَ تَنْبِي وَكُلُ اَنْتَ وَعِيَا لَكَ بَقِيَّتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى قُوْمِي فَقُنْتُ وَ جَهِ لُهُ عَنْكَ كُمْ الضِّيْقَ وَهُوْءَ الرَّايِ وَوَحَهِ لُهُ عُلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَحَسَنَ الرَّايِ وَفَنَلُ آمَرَنِي بِصَدَ قَيْنِكُمُ زَادَ ابْنُ الْعَلَا عِنَالَ إِنْ ١٤ وليسَ دَبِيَاصَهُ يُكِفُنُ مِّنْ بَنِيْ وَمَ يُتِي سلمہ بن صخر منہیا صنی نے کہاکہ میں ایک السیام دی تھا کہ عور توں کی رعنبت اور قوتِ جماع تھ میں اتن تھی حتبی کسی ا ورمین به تقی نسی جَب ماه رمه عنها ن دا خول به وا تو محصے خوف بهواکه میں اپنی بوی کو تھیٹر بلیچ ظو ں اوراس کا نشر مجھے شئے حتی کہ مبہی ہومبائے دہیں ہیں ہنے اس سے ظہا دکریہا ناکہ دمعنا ل نوگذر مائے بیوا کی ماشنیکہ وہمیری خدمت کردیی نتی که آبیا نک اس کاکو تی عفنوکھل گیا تو میں صبر نزکرسکا نورًا اس برکو و پیڑا خب مبیح ہو ئی تومی َ ا بنی قوم کی طرف کلاا وربیہ بات انہیں بتا دی اوران سیے کہا کہمیرسے رہا تھے دسول الٹڑمسلی اٹٹرعلیہ وسلم یا س میلو۱۰ نهوَ ں نے کہا کہنہیں وا نشریم نہیں مبا تے۔ بس میں خود نبی صلی انشرعلیہ وسلم سے باس گیاا ورکہ ففته بتأ ديل آت ني اندرايا: اسطريون في يفعل كيا عس نه كها بارسول النَّد مي نعل كيا. دوم تبريه با ا ورمں النگرتعا کے سکے حکم سکے لیے صابر بہوں نیس حوا نٹرنے آپ کوبہًا یا سے میرا وہ فیصلہ فرما دیجئے۔ آپ سنے فرما یا ا کے گردن آزا دکر بین نے کہا جس نے آپ کو برحق تھیجا اُسی کی قتم میں اس گردن کے سوائسی اور کا مالک ہیں، وركس نے اپنی گرون كے اليك طرف اينا يا عقر ماداء وزما يا بھر دوما و كے مسلس روزے ركھ سالمرنے كها كه حو كچھ جرم رُكُوراً مع وه روزے كے باعث كررانے أب نے زما يا ايك وسق فعجور ساتھ محت جوں ميں تقسيم كمر. ميں نے كما: ائمی ذات کی قسم حس نے آپ کوحق کے ساتھ تھیجا ہے کہ ہم دونوں میاں بیوی دات ہر خالی پیٹے سے ہیں۔

آ پسنے فرما باکہ تو بنی اور تین کے معدقہ کے تحصیلداسے پاس مبادہ تجھے تھے در سے گا تو اُنہیں ساعظ مسکینوں کو کھلادے دم میں اپن تو مہیں والیس آیا در کھا:

کتا *با ب*طلاق میں نے تہادے پاس تنگی اور مُبری لائے پائی تھی اور نبی صلی انٹرعلیہ وسلم کے پاس وسعت اوراجی لائے یا ٹیسے نے محصے مدرقے کا محم دیا ہے۔ ابن العلادے کہا کہ بعولِ ابن اورس بیا منہ بنی ڈکریق کی ایک شاخ مىشىمەسى : نىلمار كامغنى سىئەسىشىخىس كااپنى بيوى سىھەيەكىناڭ، توغمۇ بىرمىرى مال كى ئىشت تصوصی ذکر اس سے سے میں ایشت برسوا دی کی مباتی سے اوراً سے <del>ظہر بھی کتے ہیں۔</del> بیوی کوا تشبیه دی گئی که وه مرد کی بیواری ہے اگر کسی اور عفنوسے تشبیہ دیے مثلاً بیٹ توشا فعہ کی ظاہر تبرین دواہت کے مطابق وہ بھی ظہار ہو گا · اگر مال کے علاوہ کسی اور محرم کا نام لے مثلاً بہن، تومشا نعی مجے قول قدیمے میں ظہار نہ مہو گا نمیو نکہ قرآن نے اسے مال سیر فیفیومس کیا سیے اور نتیجہ آپے ہی صدیمیٹ میں بھی الیساہی ہے ۔ مگر مشا فعی رہے تول ہے۔اور نہی جمہور کا قول سے۔اوران فحرمات میں حوارری نہیں ہیں نشا فع<sup>©</sup> کا قو کھہارنہیں سبے -امام ما لکٹ سسے روا بہت سبے کہ وہ کلہار سبےا ولا مام احمد سسے دو نوں روا نتیمیں ہیں ۔اگر اً بی کھے توجمہورکے نزدیک ظہار نہیں ہوتا مگرا حمریہ کی ایک روایت میں یہ بھی ظہارہے ۔اور احماریہ ہرُوہ سے برحیں سے وطی حرام ہے اس سے تشعبہ دے دینے سے ظہار مہوما تا سیر حتی کہ جسمہ سے بھی ا سخفیہ کے بنزو بک ظہار کی تعربیت یہ سیے کہ زوم کو بااس کے کسی مثنا نع جزد کو، یا اسپیے جزد کو جس سے کل مراد ہوسکے کسی ابدی محرّم سے باائس کے کسی ا کیسے جزو سے تشبیہ دینا حیں کی طرف نظر کمہ نا حیا ٹرنہیں، اگر میریرگ سے اظہارہے ۔اوراس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ عفنوا تینروں <u>سے بہ</u>د تی بھتی: <del>طلاق، کلمار اور آیلا آ</del>۔ بیںالٹیرنعا لی نے طلاق کوڈا کم دکھااور ظہار بلآء ہا ہلیت میں طلاق سنجھے ہی تی تھی نس مرد بولا کہ میرے خیال میں تو محیر برحرام مبھر کیا اورمیری عمرز یا دہ موگئی اورا ب وہ شرمندہ سے سوکیا کوئی اُسی جبرے جوا کسے

ا تَيْقِ اللهَ كَانَّهُ ابْنُ عَبِّكِ فَهَابَرَجِهُ حَتَّى نَوْلَ النَّوُّ إِنْ يَنَ سَبِعَ اللهُ عَوْلَ الْكَ وَعَاوَعَوْمِهُ وَمِعْوَمُوهُ وَمُومُوهُ وَمُومُوهُ وَمُومُومُوهُ وَمُومُومُوهُ وَمُومُومُونُ وَمُومُومُونُ وَ

لَّالِيَّةُ تُنَّجَادِلُكَ فِي دَوْجِهَا إِلَى الْقَرَضِ فَقَالَ يُعْتِقُ رَقَبَهُ ۚ كَالَتُ لَا يَجِدُ كَالَ وَالْيَصُوْمُ شَهْرَيُنِ مُنَّنَا بِعَيْنَ فَاللَّهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ شَيْحٌ كَبِيْرُ مَا بِهِ مِنْ وَمِيَا مِ نَالَ فَلِيُظُعِمْ سِتِّبُنَ مِسْكِينًا كَاللَّهُ مَا عِنْدَ لَا مِنْ شَيْعٌ بِيَتَمِينًا قُهِمُ قالتُ

فَانِّىٰ سَاعَتَئِذِ بِعَرَقٍ مِنْ تَهُمِ قُدُتُ مَا رَسُولَ اللهِ فَانِّى اُعِينُهُ بِعَرَقٍ الْحَرَقَالَ فَك آحُسَنْتِ اَدْ هَيِی فَاطِعِی بِهَا عَنْهُ سِتِیْنَ مِسْکِینگا وَارْجِییْ اِلَى اَبُوعَتِمِكِ قَالَ وَالْهُونُ سِتُّوْنَ صَاعًا فَالَ اَبُودَ الْحَدُهُ مَا اِنْتَمَا كُفَّى مَنْ عَنْدُ مِنْ عَنْدِ اَنْ تَشْتَنَا مِرَهُ .

خوبليط بنت مالك بن تعليه نے كها كرميرے ماو ندا وس بن صامت فير سے ظهاركيا تومن شكايت سن كودسول التدمسلي التدعيليه وسلم كے باس كئ اور رسول التدمسلي التدعيليه وسلم اس مي مجر سے تعبار تے سقے ا ورفرمات عقے بغلاسے طِروہ سراجی الا دے میں برابرشکا یت کرتی رسی حتی کروّان کی آیات نازل ہوئیں : تَنُ سَكِيمَة اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تَجُادِ اللَّكِ فِي ذَوْجِهَا بِهِ السِّي كَرَكُونَادِكَ كَرَكُونادِكَ عَمَ تك يَسِ صَنُورٌ نِهِ فرما ياك وہ ایک گردن از دکرے، خوارم نے کہاکہ اس کے پاس تونسیں سے فرما پامسلسل دوما ہ کے دوزے در کھے۔ وہ بولی پا دسول ایندوه بوزها اَ د می ہے دوزیے نہیں رکھ سکتا ۔ در ما پایڈریا گھ مسکینو ں کو کھا نا کھلائے ، نولہ سے کہا اس کے باس کفارہ ظہاد میں صدقہ کرنے کو کھے نہیں ۔اُسی وقت کھجود کا یک ٹوکرالا یا گیا، وہ لو بی پادسول انٹرمیں لک ا در نؤکر نے سے سابھ اس کی مدد کمروں گی ۔ فر مایا بہت انھیا تو ما اور اس کی طرف سے سابھ مسکینوں کو کھلاد ہے ا ورا پنے چیا ذا درا وس کم کی طرف وانس بروما ۔ تی کی بن آدم نے کہا کہ تکو کما رعری سابھ صاع کا بہو تاہے ابوداؤد نے کہا کہ خوالہ من اللہ اسے مناوند کے او ان کے بغیراس کی طرف سے کفارہ ویا عاد مگر مدیبیٹ میں اس کی کو ٹی ولیل نہیں ۔ وہ دونوں اس وقت حصنو *گرے یا س موجو دستھے ) ابوداؤد* نے کہاکہاوس عبارہ ' بن صامت کابھائی مقا مشی سے :اس مدرث میں اُس عورت کا نام خومڈرہ بنت ما لک بن تعلیہ ہے ۔ بقول <del>مافظ ابن حجرا سے ن</del>ے واپھ بنت تعلبہ بن مال*ک بھی کہا میا تاسیے، لعفن د*وا یا ت میں اسے بنت صامت بتا یا گیاہے (تہذیب امترزیب مختصراً) اس حدیث کا دسیاق دورسری ا میا دریث سے بغلا مرخلا وز سیے اس میں توسے کہ دہ نیا و ندکی مثارت ا ور کھرور ہے ین کی نشائی تھی اور دوسری روایت میں سے کہ نشکا بیت درا میل اس سے ظہار کے بعد والی حالب فاقہ کشی اور تنها ئی کی تقی مولا نادشنے و ما پاکہ دراصل اس مدیث میں اختصار ہواہیے . تمام ا ماد میث کو ملائیں تو نتیجہ رہے نبتاسے کہ اسے دونوں شکا میٹیں کی تقیں۔ پہلے مادند کی شکا بیت کی اور جب معلوم ہوا کہ اب وہ اس ہے حرام ہو حكى سے تو آ ہي بھرنے اور رونے لگي اور تنها في اورعزبت كي شكابت كرتى رہي ۔

الْمِصُدِيّ قُلْتُ لَهُ حَلَّىٰ كُهُ مِنْ الْكُونَ الْوَوْمَا عِيُّ نَاعَطَلاً عَنْ مَنْ الْوَوْمَا عِيُّ نَاعَطَلاً عَنْ مَنْ الْوَوْمَا وَقَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْطَا لُا الْحَلَمَ مَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفَطَا لُا الْمُوْدَا وَدَوْ مَنْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلْمَ اللهُ عَلَى اللهُ

مولا نائنے فرمایا کہ بہ تعدیرہ سلمہ بن مخری کی گذشتہ حدیمیٹ کے خلاف ہے جس میں ساریخ کو بن زُرکیق کے محصیل دار کے باس تقریبًا بہندرہ صاع محورا ٹی اور تحصیل دار کے باس تقریبًا بہندرہ صاع محورا ٹی اور آپ نے اسے علی است نے اسے عطافر مائی ۔ان حدیثوں کو بوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ ساری گی تنگ دستی کی بناد ہرائی نے اسے یہ تکھی دسی عطافر مائی اور کھر تحصیل اور کے باس جا سے کا صحیحہ دیا جدگا تاکہ کنارہ بھی اوا کرے اور گھروالوں کو بھی عطافر مائی اور محدہ کہ اگرائش محص کو صوف بندرہ صاع دسیعے گئے اور صدفہ کرنے اور کھیلنے کا حکم ملاتے والٹ کا برخ اور محدہ کہ اور کھیلنے کا حکم ملا تونشا ید اسے خاص اسوال کی بناء بہتھنوں کی خصوصیت بھی شمار کیا جاسکے ۔ ورد دولائل مشرع سے مساکل میں محدود سے مائی ہیں ہے مقال دیا ہم تھی ۔

عباده بن الصامرين كے بھائی اوس شدوايت ہے كہنى صلى التّدعِليه وسلم نے اسے بندرِه صاع جُو ساظ مسكينوں كاكھانا ديا فقا۔ ابودا وُدنے كم كہ اوس من كے سابھ على آكى طاقات نہيں ہوئی اوس اہل بدرم ہسے بقا اوراس كى موت كہلے ہمو حكى فتى۔ يہ مديث مُرسل ہے (لاويوں نے س كى روايت يوں كى ہے كہ عن الاوزا تى عن علماء آت اُوُسگاالئى اس فقتے ہيں ہمت ان تبلات ہے۔ اُوپر پوسف بن عبدالسّرشن سلام كى روايت ہيں گزرا كہ وہ بندرہ صاع کھجور تقى اور ہماں جُوكا ذركہ ہے ۔

٧٢١٩ رَحَكَ نَكُ مُوْسَى بْنُ اِسْلِمِيْلُ نَاحَتَمَا دُعَنَ هِنَشَامِ بْنِ ٧٢١٩ مِحْلَنَ تَحْتَ أَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ رَجُلًا مِبِهِ

كُنُمُ وَكُانَ إِذَا اشْتَكُ لَمُهُ فَاهَرُمِنِ الْمُرَاتِهِ فَأَنْزِلَ اللهُ عَدَّ وَجُلَّ فِيْرُ

كَقَّارَ لَا النِّظْهَارِ.

مهشام بس غروه سیے دوابیت سے کہ تمیار اوس <sup>مل</sup> بن صامت کی بیوی تقی اوروہ اَدمی کچے ہما رد ذہنی طو*ر رہ تھا* ا ورجب اسے جوش 7 تا تواننی بیوی سے ظہار کرتا توا بٹر تعالیٰ نے اسی کے بار ہے میں کفارہ تنہا رہ تارا • مثنوح : کمکر کامعنیٰ خبل اور خبون سے م<del>عالم انسین</del> م<del>ین خطا تی</del> نے راور ابن الاثیر نے بھی کھھا ہے کہ کمکر سے مرا دیما ں پرلعورت کی مشدید خوامیش اور جاع کی سخت حرص سے ، کیونکراگراسے جنون ہوتا تواس کا ظہار نا قابل ا عتبارموتاا دربیدمیارا جمگرا می کمطانه مهوتا **رمیکن علام پیرخطابی ترم**نے شاپرسهو ونسیان سیے حوالہ حب حدیث کا دیا ہے کہ''بنتی ایک ایسانتخفس مقاحیتے دوسرے سے بہت نہ یا دہ عور تو ں کی خواہش فقی'' یہا و سرپی کا وا قعہ نہیں ملکہ ملمین صخرم کی صدیث میں اُس کا قول سیے!)مولا ٹاٹنے ڈیا پاکہ خطاتی اور ابن الا پشر کی کئم کی تغسیر میتدیہ کیے ما کمیرا ور سىن<del>ى تېرىقى</del> كى *د وا* يات كے ضلاف سىچكىر : حصرت عائىشەرىئىس*ى د داميت سىچ كەجمىل*دىنا دىس بن الصامىت<sup>دىمان</sup> كى لېوي<del>ك</del> ا درا ہے کھ حبنو ن بقیا میں حبب اس کا حبنو ن مثبّہ ت اختیا رکمہ تا توانی بہوی سے ظہارکیہ نا بقا۔ طبیقات آین سعدیں ہے کراسلام میں سب سے مهلا ظهارا ورثن بن صامت نے کیا تقا۔اوراسے جنون بیشا.اور تعجی تعجی ا فاقہ ہو تا تقا۔ایک و فعہ ہویش وحواس کی حالت میں اس نے اپنی مبیوی خوارم مبنت تعلیہ سے حبیکراکیا اور ظہمار کے ایفا ظاہول دیے۔ بعا میں نا وم ہوا ۔ بس ان اصا دیٹ سے بتہ حیلا کہ گئم مراد ہیاں ہر دورسے کی کیفیت سے اور ظہارا فاقہ سکے دقت قاقع ہوا تھ مولًا ناتمے فیے فرما باکرابو وا گرد کی روابت کے الفاظ جب مثیر پدلئم کی حالت ہو تی توظهار کرہ تا ۔ اوپر کی احا دمث کے نملا ف ہیں، نیس ٹمُرد کسے مرادیمال حبنون نہیں عبکہ ہے سوچے سمجھے کام کرنا اور مشدّ ت عفیب میں وہ کام کرنا ہے جو ا ور لوگ ہنیں کرتے ( مشاہ ولیاں شر، اور ع<del>ون المعب</del>ود میں ج<del>و خطا تی</del> کے حوالے سے اس کا معنیٰ مذکور ہے اصر کا ذکر مهو جبکا) وہ درست نهیں ہے ۔اوراس میرا ستلال سلمہ بن صخرکے الفا فلسے کمہ نااور بھی غلط ہے ۔ ا وس ایک ضعیف بوظ صاآ و می تقامیساکداین روایات می آیات ۔

كتأ سانطلاق ىبنى الى دا ۇ دەلدى*موم* ٧٧٧٠ حَكُلُ ثَنَ عَمْدِ اللهِ مَا مُحَمَّدُ ثُنُ عَبُدِ اللهِ مَا مُحَمَّدُ ثُنُ الْعَضْلِ مَا حَبّ بُنُ سَكَمَة عَنْ هِنَامِ بُنِ عُمْءَ لَا عَنُ عُنُو لَا عَنْ عَنْ عَانِ عَانَ عَالِمَةً وَفِي اللهُ عَنْهَا ا دیمه کی صدیت ماکشانش کی دو سری رواست. ا دیمه کی صدیت ماکشانش کی در سری رواست. ٢٢٢١ - حَكَّ ثَنْتُ إِسْلِحَى بَنُ إِسْلِمِعْيِلَ الطَّا لِفَا فِيَّ كَاسُفْيَا نُهَا الْحُكَدُ إِنْ ٱبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ ٱنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاقِهِ ثُعْرَوا فَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكِفّ فَاتَى النَّبَيِّ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْحَابَرَةُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَعَيْ فَالَ دَآيِثُ بَيَاضَ سَاَ قَيْهَا فِي الْفَهَرَ قَالَ فَاعْتَذِ لْهَا حَنَى تُنكُونَ عَنْكَ رَ رلیا بس رسول الد صلی الشر علیه وستم کے پاس کیا آور آگ کو بتایا بعضور شنے فرمایا: اس کام نیس کھے کس حیز رقے آمادہ کیا ؟ اس نے کہا کہ میں نے میا ندلی میں اس کی پنالیوں کی سفیدی دیمیے ، فر مایا جب تک توا نے ظہار کا کفارہ ا دا د کرے اس سے الگے رہ <del>واقبی ما جہ، متر مذ</del>ی ، ننسانی ، متر مذ<sub>ک</sub>ی سنے اسے حسین صحیح کہا ا ورنسیا ٹی سنے شحیے: م<del>شوکاتی نے کہا کہ اس میں یہ</del> ولیل نے کہ کفارہ ظہارا دا کرنے سے پہلے وطی حام ہے۔اوریدا جماعی مسئلہ ہے ورکفارہ وطی سے *ساقط نہیں ہو* تا جس<del>ر بھتر</del>یا و<del>رابرامہم تختی سے سعیدین م</del>نفیورنے روایت کیا ہے کہفارے سے پہلے وظی *کمیرنےوالے پر*تین کفارے واحب ہ<del>ں۔ 'ٹوری سعیدین ج</del>سراویہ ا<del>بولوس</del>ف کا مذہب پیرسے کہ دطی سے کفارہ *سا قطیموجا تاہے*۔مولا نارشنے فرما پاکر<del>ابو توس</del>قٹ کی اس روا بیت سے میں وا قعب ہمیں ،کتب حنفہ میں ہ نہیں اور نہاں کا کو ٹی نام ونشان ہے .عبد الطریش عمر وابن العاص سے مروی ہے کہ اس شخص ریہ ووکفا رہے '' وا حب مو مباتے میں اور توبدالم حمل من مهدی کامیی مذمب سے مجمه وراور الممار بعد کا مذہب یہ ہے کہ کفارہ ا یک بی ہوگا۔ جہاں نک مقدمات و هی کا تعلق ہے ، جہور نے انہیں ہی حدام کہا ہے بدلسیل آب ۔ فُسُلُ اُ کُ كيمًا بنا - وورسى اورس فعى في المروطى حرام سي بذكراس كم مقد مات م ٧٧٧٧ - حَكَ ثَكَ إِن يَادُبِي أَيْثُوكَ مَنَا إِسْلِمِعِيْلُ كَا الْحَكُو بِثُنَّ إِسَانَ عَنُ عِكْرِمَنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَعُ وَلَهُ للي يَن كُرِ السَّاقَ . ویرکی مدیث کی ایک دوابیت ذرا سے تفظی اختلاف کے سابھ دیہ دوابیت عکرمہ عن ابن عباس مغ

كتا ب ا بطلاق مرفوع ہے اور اس میں بنڈلی کا ذکر نہیں . ٧٧٧ رحَكُ نَتُكَ ٱبُوْكَامِلِ آنَّ عَيْدَ الْعَزِيْزِ بْنَ ٱلْمُثْحَتَارِ حَلَّ فَهُ نَا خَالِدٌ حَدَّ ثَنِيْ مُحُدِثٌ عَنْ عِكْرِمَة عَنِ النِّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْمِ وَسَلَّمَ نَحُوَ حَدِيْثِ سُفِّيانَ قَالَ آبُو دَاؤدَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عِبْسِلَى يُحَدِّدُ ثُيم نَا مُعْتَوِرٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَدِينَ آبَانَ بِحَيِّفُ بِهِذَا الْحَدِيثِيثِ وَلَهُ لَلْأُو أَيْنَ عَبَّآسِ فَالَ ٱبْوُدَا وَدَكَتَبُ إِلَى ٱلْحُسَيْنُ أَنَّ حُرَيْثٍ قَالَ أَنَّا الْفَضُلُ جَيْ هُوْ سَى عَنِي مَعْنَى مَنِي الْحَكَمِدِ بِنِ ٱبْمَانِ عَنْ عِكْرِمَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّا سِ بِمُغَنَا<sup>ا</sup> عَنِ النَّكِيِّ صَلَّى اللهُ عَكَيْدَ وَسَلَّمَ ـ اسی مدیث کی عکرمہ سے مرسل روا بہت جومد بیٹ سفیان کی ما نندسے ۔ سیم میں ابان سے وہی اوپر والی مدسیف اور اس میں ابن عباس دم کا ذکر نہیں ہے علم بن ابان سے ہی روایت عب میں ابن عباس رو کا ذکر ہے اور مرفوع ہے۔ كاك في الْخُلَ ٢٢٢٨ - حَكَانَكُ السَّكِيمَانُ أَنْ حَرْبِ نَاحَمَّا دُعَنُ آتِيُوبَ عَنُ إَبَّ خِكَاتِكَ عَنْ رَبِي ٱسْمَاءَ عَنْ نَتُوْبَانَ فَالَ فَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْه سَكْمَ النُّهَا امْرَا يِهِ سَالَتُ زَوْجَهَا لَمَلَا قَافِى غَيْرِمَا بَأْسِ فَحَرَامٌ عَكَيْهَا والتحثأ بطقتن بإن منسنے کھا کہ جنا ب رسول الشرصلی الٹرعلیہ وسلم سنے فرما یا جوعورت بلا وہ اسپنے منا وندسسے طلاق طلب كرے توجئت كى مہواكس بهرام ہے . شكر ح: خلع كامعنى سے اتارنا، الك كرنا، كالن، دُوركم نا مشلاك بطرا اتارنا، جوتا اتار نا ويخيره فحملع كامعنى ہے مال ريم عورت كومُواكم وينا عورت هي مروكالباس مياس يداس سع مدائي افيتياد كرف كوايك في من صورمت میں جملع کہا گیا . خملع میں مال لینا ہی عورت کی حبرانی کاعومن نمیں ہوتا بلکہ کسی قرمن وقعہا می وعیرہ

کی طرف راجع ہے لیکن پہلےعوض کا ذکر رہ ہوا لہ ناان سے بعد عوض کا ذکر آیا۔ پھر تمیسری طلاق کا بیان ہوا۔ اس مدین میں عبی طلاق کے سوال کا ذکر سہے یہ بلاعوض ہی بہوسکتی ہے اور بعوض ہی، دوسری صورت

ىيى خلع موگا .

٢٢٢٥ - كَلَّ نَكُ الْقَعْنَ عَنْ مَالِكِ عَنْ يَحْيَى بَنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَلَى الْكَالِكِ عَنْ يَحْيَى بَنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَلَى الْكَالِكِ عَنْ يَحْدَى بَنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَلَى الْكَالَكَ عَنْ كَالِكَ اللَّهَا الْكَالِكَ عَنْ حَدِيْدِ بَنِ الْكَالِكَ عَنْ حَدِيْدِ بَنِ اللَّهَا الْكَالِكَ عَنْ حَدِيْدِ بَنِ اللَّهَا اللَّهُ اللَّ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْمِ وَسَلَّمَ حَرَجَ إِلَى الصَّبْحِ فَوَجَدَ حَيِيْبَةَ بِنْتَ سَهُلٍ عِنْدَهَ بَابِهِ فِي انْغَكَسِ فَفَالُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهُ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذِهِ

قَالَتُ أَنَّا حَبِيْبَهُ وَبِنْتُ سَهُ لِ قَالَ مَا شَانُكِ قَالَتُ لَا آنَا وَلَا ثَابِثُ بُنُ

قَيْسِ لِزَوْجِهَا قَكُمَّا جَاءَ كَابِكُ بْنُ قَيْسِ كَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْبِ فَالَ لَهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ حَبِيْبَهُ بِنْتُ سَهْلِ فَكَاكَرَتُ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَذُكُو عَلَيْمِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ خَبِيْبَهُ بِنْتُ سَهْلِ فَكَاكَرَتُ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَذُكُو

وَ قَالَتُ حَبِيْبَ اللَّهِ كَالَ اللهِ كُلُّ مَا اَعْطَا فِيْ عِنْدِى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عِنْدَ اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَابِتِ بْنِ قَيْسِ خُنْ مِنْهَا قَالَحَ نَ مِنْهَا وَجَلَسَتُ

فِي آهُلِهَا۔

حبيبة بنت سهل انصاريه سے روايت ہے كہ وہ ثابت بن قلير عن من شماس كے نكاح ميں تقى اور يسول الله

٢٧٢٧- حَكَانُتُ مُحَكَّدُ ثِنُ مَعْمَى الْبُوْعَامِدِ عَبْدًا لْمَلِكِ بْنُ

عَنُهُونَا ٱلْتُوْعَنِي والسَّلُ وُسِئُ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ عَبُدِاللهِ بْنِ اَبِيْ بَكُوبُنِ فُحُمَّدِ إِنْ عَنْ وَبْنِ حَدُمِرِ عَنْ عَنْمَ لَا عَنْ عَالِمَتَنَ ٱلْاَ حَدِيْبَهَ ۚ بِنْتَ سَهُلِ كَانَتُ

عِنْدَ ثَا بِبَ بُنِ قَيْسِ بِنِ شَكَّاسِ فَضَرَبَهَا فَكُسُرَ بَعْضَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صُدًّ

اللهُ عَكَبِيكِرِ وَسَلَمَ بَعُكَ الصَّبُحِ فَاشْتَكَتُهُ النَّهِ فَلَاعَ التَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَكَيْرِ وَسَلَّمَ ثَايِثًا فَقَالَ خُذُ بَعْضَ مَا لِهَا وَفَادِقُهَا فَقَالَ وَيَصْلَحُ ذَلِكَ يَارُسُولُ

كثاب الطلاق بن إلى داؤد دايرو الله كنال تَعَمَّقَالَ فَإِنِي آصْ فَتُهَا حَدِيْقَتَيْنِ وَهُمَا بِيدِهَا فَعَنَالَ النَّيْجَ صَلَّى اللهُ عَكُنْهِ وَسَلَّمَ خُنُّ فَعَامِ فَهَا فَفَعَلَ -حفرت عائش وصی الت عنها سے روا بیت ہے کہ حبیبہ بنت سہل ڈا بریٹے بن قبیس بن شماس کے نکاح میں عقى نابت من في اسم مينا اوراس كاكولى عفىور الكمي توروديا، بن وه مسح كي بعدرسول الشرمسلي الشرعليه وسلم ك پاس آئی اور آٹ سے نشکا ئت کی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ٹا بت <sup>روز</sup> کوبلا یا اور فرمایا کہ اس کا کچھے مال کے بو ا ورا سے جدا کردو اس نے کہا یا دسول انٹرکیا برا تھی ہات سے ؟ آپ نے فرمایا : ہاں ۔ اس نے کہا کہ میں نے اس مهرمین دو باع دسیئے سے بواس کے قبضے میں ہیں ، نس نبی مسلی الشرعلیہ وسلم کنے فر مایا کہ وہ باع سے لواوراس سے انگ مہوما ؤ سواس نے ہی کیا ۔ دروا یا ت اس میں مختلعت میں بیاں توجیدیٹڈ بنٹ سہ ک کا قعتہ سیےا وربعیش اور مدیتیوں میں عورت کا نام جمیلکہ سبت عبداللہ بن اُئی یا اُختِ عَبداللہ آیا ہے معفرت ٹابسیم تیزمزاج مقے مکن بے کہ دونوں واقعات پیش آ تے ہوں) ٢٢٧٤ - حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُهُ بُنُ عَبُوالرَّحِيْمِ الْبَرُّ اينَ ثَنَاعَلِيُّ بُنَ بَعُهِ الْقَطَّانُ نَا حِسَنَا مَرُ بُنَّ يُوسُفَ عَنَّ مَعْنَمِ عَنْ عَمْرِوبُنِ مُسْلِدِعَنْ عِكْدِ مَـٰ عين ابني عَتِبَاسِ أَنَّ آمُرَ أَيُّ ثَامِتِ ابْنِ قَيْسِ الْحَنَكَ عَنْ مِنْمٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَكَيْرِا وَسَكَّمَ عِنَّا تَهَا حَيْصَنَهُ ۚ قَالَ ٱلْبُودَا وْدَوَهَا الْحَكَابُثُ كُودَا لَا عَبْدُ الرَّيْنَ اقِ عَنْ مَّعْمَى عَنْ عَنْ عَنْ عِنْ مُسُلِمٍ عَنْ عِكْدِمَتَ عَنِ النَّبِيّ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْسَلًا م ٢٢٢٨ حَتَى ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ تَافِيهِ عَنِ أَنِ عُمَّ قَالَ ہماں ان کے نمبر دیسئے۔ وكالوتعتق وهي تحت حرر أوعبه حب بونڈی اُزا دمہواوروہ اُزاد باغلام کے نکاح میں ہو،اسکاباب عنوان کابیمطلب سے کہ ایا سے آزا دمونے برنسخ نکاح کا خنبارے یانہیں ؟اگر بونڈی کی آزادی کے وقت اس كا خاو برندام موتوبالا ثغاق است اختيارما صل سيح بسكن حبب تن وند آزا دموتواس ميں اختلاف سيے كه اختيار

الله عَلَيْمَة عَنَاكُ مُوسَى بُنُ الله عِنْكَ الله عَلَى عَبْلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ الله عَنْ عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّا إِنَّ مُغِيْفًا كَانَ عَبْلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ الله عَنْ عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّا إِن مُغِيْفًا كَانَ عَبْلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ الله عَنْ عَبْلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ الله عَلَيْ مَ يَا بَوْدُ وَكُولِهِ فَقَالَتُ يَا رَسُولَ الله اكْتُولُ الله وَاتَامُ وَالله وَالله عَلَيْ مَ وَا بُو وَلَى الله فَقَالَتُ يَا رَسُولُ الله وَاتَامُ وَالله وَاله وَالله و

ا مِن عَبِاسُ صَن وا بِت ہے کہ مُغیت (مربرہ ؓ کا خا دند نلام بنا، پس اس نے کہا یارسول الدئر برہ ؓ سے میری سفارش فرمائیے۔ حضور صلی التُدعلیہ وَسلم نے فرمایا: اسے بربرہ ؓ واللہ سے ڈرکیونکہ وہ نیرا خا وندا ورتیری اولا دکا باب ہے بربرہ ہُننے کہا یادسول التُدکیا ہے کہا یہ میرے لیے آپ کا حکم ہے ؟ حصنورؒ نے کہا یادسول التُدکیا ہے کہا یہ میرے لیے آپ کا حکم ہے ؟ حصنورؒ نے فرمایا، نہیں، میں تو صرف سفار میں کرتے ہوئے۔ نسواس کے رخصا روں پر بہتے تقے، دسول التُدصلی التُدعلیہ وسلم نے وباسُ میں میں میں بہتر افی نہیں کرمغیب کو بربریہ ہے ہے۔ میں عبد اور بربرہ ہوکو اس سے کتنا بغلف ہے ؟

ر بخادی نے کتاب ابطلاق میں اسی معنی کی روایت کی ہے ) مشکرے: خطابی نے امام شافعی گا تول نقل کیا ہے کہ نکاح میں مکا فائت رکفاءت ) کے مستظیمیں مدیث بربرُزہ

التاسم نے مصرت ما نشریخ سے دوایت کی کہ بریرہ مظم کورسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے اختیار دیا تھا ور

القاسم نے حصرت ما کُشرہ سے دوایت کی کہ ہر پر ہما کورسول الٹیصلی الٹی طلبہ والم نے ا اس کا خاوند غلام تھا (مسلم) ورنسائی پٹرح اوپر گزرم کی )

## باب من قال كان حراً ا

٣٧٣٧- حَكَ ثَبُّ الْنُ كَتِيْرِ أَنَا شُفَيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْوَاهِمُ

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَالِمُنْتَانَا أَنَّ زَوْجَ بَوِيْوَةً كَانَ حُدًّا حِبْنَ أَعْنِفَتُ وَإِنَّهَا

محتبرت فَقَالَتُ مَا جَحِبُ آنُ اکْون محکم واین کی گذار اسودسے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی جبریہ حب آزاد ہو کی تواس کا خاذم آزاد عنا ور بریری کو اختیار دیا گیا تواس نے کہا کہ میں سپند نہیں کرتی کہ مجھے فلاں چیز صاصل ہو مبائے اور اس کے ساتھ رہوں ( بجاری ، ابن ما جہ، نسائی )

مشى سع: كذا وكذا بطور محاور وبولاجا تاسيد، بعنى أكركوني بهت براا نعام بهي مل ما في ين تب عبى اس كساعقد رمهواً - بريرةُ الكيحسين وحميل عودت هي اورمُغيث كالاكلوا اوي عقا السمديث كيبرايغ ظكر: جب بريره دخ *ا زا دمهو بی تواس کاخا و تد ازا د* تقاریه ظاه *ریر تب تقے که اس سیقبل وه غلام ره حیکا تقاریب اس طرح سیم*ان *دایات کو* جمع کرنا اس ان سبے کہ وہ پہلے غلام بھا مگر بریرہ میں گا زادی کے وقت اُڈادیقا ،علامہ غیبی نے بخاری کی شرح ہی لكھا ہے كہرجس وقبت بريرتاہ عمى الاادى كا واقعه متيش آيا بھااٹس وقت كےمتعلق بيركهنا كەمغىيث بمبي غلام بقاضجح نكير ہے۔ اسی طرح ابن عباس ملاکا یہ قول کہوہ غلام تقانس ہات کی دیسل نہیں کہ ہریرے کی ازادی کے وقت بھی وہ عظام ہی بقنا مان ما دنیث میں دوآنسبی صفات کا ذکر سے بعنی غلامی اور آزا دئی ہجن کا ایک وقت میں احتماع محال سہے لهذا په کهنانه یا ده صحیح سبے که دونوں تسم کیا حا دسٹ دو مختلف احوال کوظا سر کمہ تی تمبی ۔ جن میں اس کی غلامی کا ذکر ہے ان سے مراد یہ سیے کہ وہ مہلے غلام تھا، ورحب میں اس کی آزادی کا بیان سیمان کا مطلب یہ سیے کہ وہ تربیر ہے گی آندادی کے وقت آذا وتھا۔اس کا سبب بہ سے کہ غلامی کیلے اور آزاوی بعد میں بہوتی سے اب بہ تو ناممکن سے کہ بہلے وہ آنا در بوا ور بھرغلام ہو جائے لہذا مانن بڑے ہے گا کہ غلامی متقدم اور آنا دی متأ خرتھی اگر با نفرض یہ مان میں كم ان سپ روا يات من مَغيتُ كى غلامى كا ذكرِسب توعبى سمير كو ئى نقصان بنيں بنيچتا كيونكه حضورصلى الشرعَليه وسلم كا يه ارتشا و کهين منعتول منسي كرمين نے تربيريون كو إس مبناء پڙ آختيا رو باہے كمراس كا خا و ندغلام سے . اور يہ بات نواسا ہے کہ بریر اُٹ کوا ختیا رد باگیا ، اور اس بناء بر دیا گیا کہ وہ آزاد مہو گئی تقی نیس بیا ہے اس کا خار برغلام موجا ہے اُزا د ا ختیارتو ہرصال اسے مل گیا عتارا ورہم نے تمام روا یا ت کوضیح مبان کمدا نندیں مجع عی کمہ دیا ہے، نترجے کا سوال ان بوگوں سکے نغرد یکٹ پیدائرد گا ہو آ ڈا د شدہ بوٹاری کو صرف اس صورت میں اختیار کے قائل میں حبکہ اس کا خاوند غلام ہو۔

ک سانطلاق رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ نُتُمَّ جَاءَتْ احْرَانُهُ مُسُلِمَكً بَعْكُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا فَكُنَّ كَانْتُ ٱسْلَهَتْ مَعِي فَرَدَّ هَا عَلَيْهِ . يموكم إكني تؤم دينے كها يا يسول النكر: بيرميرسے بسائھ ہي مسلم موسيى ھي -بس رسو ل الشہ صلی التی علیہ وسلم نے وہ تعورت اس کو نوٹا دی (تر مذی نے دوایت کرکے اس کی تعیمے کی سے ، نے معالم انسین میں کہاہے کہ اس حدیث میں یہ ولس موجودسے کہ جب نہ وجس میں نکاح کا ب کریے تواس بار سے میں مرد کا قول معتبر سیے اورا بطال نیکاح میں عورت کا قول عفر معتہ يقابن کی مزاحمت نهیں کرسکتا اور تھے اس مربعی کوٹی اختلا ٹ معلوم نہیں کہ جب دونو ں میاں بیوی ن ببوں تو وہ نیکا ح اول پر ہیں اوراگر عورت مدخول بها بیوا ور عدرت گزر نے سے قبل ہی وہ تھی منا وند ہے آئے ہام دکا اسلام متقلم بخاا وروہ عدت گزرنے سے پہلےا سلام ہے ہی تو وہ ہیلے نکاح بہوں گے، یہ قول زہری *، مثنا فعی، احد آور اسحاق* کا ہے۔ مال*ائن* بن انس نے کہاہے کہ حب مرد پہلے سلمان ہوا ور وه عورت پراسلام میش کرے اوروہ قبول در کرے تو ان میں مبدائی وا نفع ہوگئی-اور <del>میفنیا ن ٹور</del>ی نے کہا کہ حب ی ن بوئی اوراس سنے خاوندیران مام میش کیا تواگر و ہ انسلام سے آیا توان کا پیلان کاح تا کم سیے اورا گھا*س نے* سے انکا رکیا توان میں تفریق کرادی ماسٹے گی اوراسی طرح حنفیہ نے کہا جبکہ مرد وارالا سلام میں ہو-ا ورا گهیورن مسلمان ہوگئی تھیمرد وارا لکعز میں میلا گیا توا فنزا ق دین کے باعث ان میں فرقت واقع ہوگئی۔اگرزومبن لمهان بهوشے اور ورہ دونوں گیا آن میں سے ایک دارالانسلام ٹی طرف بناتا یا تومُرداِس عورتِ کا زیادہ حقالاً لورنے سے پہلےاسل م ہے اسے ملکین اگر عدرت گزرگئی تواب اس مرد کواس عورت پرکوئی با لا دستی باانحتیا رنهیں ابن شهرمه سنے کہا کەعورت مسلمان موتے ہی کافرمنا وزرسے جدام و ماتی ئے تو سننے سرے سے خطعہ اور نکاح کرے۔ بہی قول ابو تور کا سبے اور <del>ح</del> ب*ن عبدالغزیز، عطاءاً ور طاؤس سے بھی ہی مروی سے البودا ق*وریے عنوان باب کامطلب *ی*مع سلام ہے آئے، پیر دومرا بھی مسلم پومائے اور بتہ میں کبا ئے کہ وہ اکتھے ہی اسلام لائے ٢٧٣٠ حَكُ ثَنَا نَصْوَ بُنُ عَلِيّ ٱلْحَكِرَ فِي ٱلْحَدَ الْحُمَدَ عَنْ إِسْرَامِيُهِ عَنْ سِمَا لِدُعَنْ عِكْرُمَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَلَ ٱسْكَمَنْ الْمُرَا يُ عَالَى عَهْدِ ويسولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَتُ فَجَاءَ ذَوْجُهَا إِلَى النَّبِيَّ وَا كَاصَكَى اللهُ عَكَيْرِ وَسَكْمَ افْعَالَ يَارَسُولَ اللهِ اتِّي ْ قَدْكُنْتُ ٱسْكَمْتُ

بنن ابی داوُ دحارسوم فی الشرعلیہ وسلم کے عہد میں ایک عورت اسلام لائی اور اس سنے <u> دىدىن</u>رىس، ئىكاح بمى كرلىيا ، پيراس كابهلا خاوندا يا اورنى طىلى الترعليد وسل<u>م سے ك</u>ها: يا دسول الترمسلى الترعليدوسلم ين سلم بهوچکا تقاا وراست ميرسياسلام کا علم تقا بس رسول الشرصلي الشرع كيه وسلم نيا ـ ح ! عملامنه علی القاری سفے کهاکراس مدیث میں یہ ولیل موجود سے کہ حب زوحییں کے نکاح کا علم مرواورعور<sup>ت</sup> ہوتوخا وزرکے انسکا رکی صورت ہیں اس کا تول معتبر ہوگا اوراس سے متعمر بی حبا سے ڈی میا ہے وہ عورت ن کا ح کرمیکی مہور ماینہ اسی طرح حب قبل از دخول زوجین اسلام ہے انگیں اور تھیران میں اختلا ف مہو لمان ہوئے تقے اور بہوی کیے کہ نہیں تو تھی ان کا نکاح قائم ہے۔اگر عورت پر بکے بعد دیگرےمسلم بھوسٹے تب بھی خا وں کا قول معتبر بہوگا۔اسی طرح بعداز ذنول اگر کھورر مسلم بہوک سلم ہوئی تقی تو بھی مرد کا قول معتبر ہوگا .مولا نام فر ماتے ہیں کماس مسئلہ میں طاہر حدیث سلے بہتر میت سے کہ خاوند خدی ہے کیونکہ بقائے نکاح اور عدم فنے کا وہی مدعی ہے اور بیوی نے انکار کیا اور دوسرانگاح ربیا درنا وه مّدعی علیها بهونی مرد به مدعی کی تعریف کپول بھی صا دق آتی ہے کہ مَدّعی وہ ہے جب میاسط پنا دعویٰ ا ورمطا لبہترک کردے بس جب مرد نے کہ کہ من سکم ہوجیکا تقا اور میرے اسلام کومانتی ہی تونشا پدغورت سنے مھی اس چنر کااعترا ف کمٹرنٹ عقاا وراس کا ایکا رند کیا گھا کہ ذا مرد کا دعولی ٹابت ہوگیا اورعورت کے اعتراف کے با عرشت اس کا بیرلمانکاح فنیخ نربهوا - یا درسول الٹرمسلی الٹرعیلیہ وسلم نے اس کے صدّق کو وحی سے حبان لیا تھا لهذا ہم شپ نے اس عورت کو دوسرے سے تھین کر پہلے کے سپردکر دیا کہ بہجٹ اس سے سپیاہوئی ہے کہ صب قاعدہ ا شرع رسول التارمسلی التارعلیہ وسلم نے دائق ٹائی کا بہان نہیں رشنا نداس سے قسم لی اور نہ اس کا کو ڈلی عذر دریا فت ملاً معلی المقاندی نے منظر کا قول نقل کیا کہ مب عورت کی عدت گزد نے سے قبل میاں ہوی ہردوسلم ہوں توان کا پیلانکاح ثا بت رہے گا جا کے وہ دونوں ایک مذمہب پرستھے ،مشلا ہیو دی یاعیسا ئی ۔یا دونو تنقے، با دونوں کا دین دانسلام کے سول الگ انگ مقا ، تباہیے وہ دارالانسلام میں تنقے با دارا لیحرب میں ہا ایک دارالحرب میں اور دوبرا وارالانسلام میں، 'پرمشا فعی<sup>م</sup> اوراحمگرین منبل کا نذہب سیے ابو منتیف<sup>رد س</sup>نے کہاکہ تیں امور میں سے ایک تخدان میں فرقت وا<sup>ا</sup> قع م**روحا تی ہے** دا، عدت کا گمنررحا نا رہم ووٹرے پرانسلام کا بیش کیاما نا اوراس کا اس بازرمین (۱۷)ان میں سے کسی آیک کا وارالاسکام سے دارا گوب میں اس کے برغکس منتقل نہو جا نا۔اور ابومنیفریک لہ دیکے خوا ہ اسلام ونول سے پہلے ہونوہ بعد میں ا<del>بن اہما</del>م نے کہ کہ اس مسئلہ تیں انتلا ف ہواہے کرحقیقہ گیا حکماً تباین دارین و نعنی ایک کا دارالاسلام س بونا ور دوسرے کا دارا لحرب میں بونا) نرومین کے درمیان ليا فرقت كووًا حبب كمرتا تسبقه بإينهي كمرتا ؟ حنطيَّه كا حواب اشابت مين سبح اورُسْاً فغي مرت كا نفي مين اوراس مي هجا انقلا منسبے کرا یا قبیدی مہوماً نا فرقت کو وا جب کرتا ہے یا نہیں کرتا ؟ سمارا جواب نفی میں سیےاورا مام کتا فعن کا اثبات میں۔اور ہالک اوراحمد کا قول بھی مثنا فعی کی مانند سبے۔

میں یہ احاد کیٹ ہیں اس وقت تک۔ انہی تباین دارین کاسوال پیدانہ ہوا تھا۔
میں یہ احاد کیٹ ہیں اس وقت تک۔ انہی تباین دارین کاسوال پیدانہ ہوا تھا۔
میا کیک الی صفی نسر کے عکیب کے احسرات کے اقدا اسکم یعد کھا۔
بابعب مردبعد میں ملائے توکب تک عورت اسے لڑائی مباسکتی ہے۔

ہے کہ بقو لِ المَامَدَ ہُرَی دارالاسلام اور دارالحرب کا اختیار مرف نتح کہ کے بعد ہیدا ہوا بھا، لہذا حس وقت کے باسے

مرور حكى فك عَبْلُ اللهِ بْنُ مُحَكَّدِ النَّفَيْدِ فَا مُحَكَّدِ النَّفَيْدِ فَيَ نَامُحَكَدُ بُنُ سَلَمَةَ ح ح وَحَدَّثَنَا مُحَكِّدُ بْنُ عَنْمِ و التَّانِ فَي نَاسَلَمَهُ بَعُنِيَ ابْنَ الْفَضُلِح وَ نَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِي الْمُحَدِّ فَي الْمُحَدِّ عَنْ دَاؤُدُ بْنِ الْحُصَيْرِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِي الْمُحَدِّ عَنْ دَاؤُدُ بْنِ الْحُصَيْرِ الْمُحَدِّى عَنْ دَاؤُدُ بْنِ الْحُصَيْرِ اللهِ عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّالِ قَالَ رَدَّ دَسُولُ اللهِ عَنَى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ أَبْنَتُهُ عَنْ عِنِ ابْنِ عَبَالِ قَالَ رَدَّ دَسُولُ اللهِ عَنَى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ أَبْنَتُهُ عَنْ عِنْ ابْنِ عَبَالِ قَالَ رَدَّ دَسُولُ اللهِ عَنْ إِلَى اللهِ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ أَبْنَتُهُ

زَيْنَبَ عَلَى آبِ الْعَاصِ بِالتِّكَامِ الْاَوَّ لِ لَهُ الْيَحَانِ شَيْئًا فَالَ مُحَتَّدُ بُنُ الْمُعَمِّدُ عَهْرِ وِفِيْ حَدِيْنِهِ بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ وَ قَالَ الْحَسَنُ بُنُ عَلِيٍّ بَعْدَ سَكَنَايُنِ .

ابن عباس منے کہاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ببٹی نرٹیٹ کوالوا لعاص من پر بہلے نکام کے سابھ توٹا یا بھا، کوئی نئی بات مدی متی۔ محد بن عمر و نے اپنی مدیث میں چھرسال کے بعد کا نفظ بولا ،اور حسن بن علی نے دوسال کہا در تر بذی اور ابن ما جہنے ہی یہ مدیث روا بیت کی . تر نذی کی روا بیت میں بچھرسال اور ابن ما مہمیں دوسال

مشى ح : حافظ آب تجرف كما بع بعف روايات مين دوسال اور بعديي مين كا ذكر سع بداختلاف اس طرح جمع كيا جا سكتا ہے۔كہچے سال سکے مراد حصرت زیزیٹ کی بجرت ا ورابوالعامن شکے اسلام کا درمیانی فاصلہ سے . اورمغا ذی میں یہ ہات وا ضحے میونکہ ابوا لعامون نجنگ بدرمیں قیدمہوئے بھرا ہوں نے اپنے فدیے میں نہیٹ ک<del>و مکہ سے مدی</del>نہ تھیج دیا. ان کے سیابھ دسول انٹرصلی انٹرعلیہ دسلم کی ہی نشرط ہوئی تھی جسے انہوں نے پوراکیار ا ورجن روا بات میں دویاتم ىسال كا ذكرسىيےان سےمرا داس آ بيت كےنزول': لا هُرَّبَ حيل به الْهُوثُمُ اورالبوالعا من مشكےمسلم مہوكر آنے كا درميا ني فام *سی کیونکه*ان دو نول وا نعات میں دوسال میزره ه کا فاصله کتا اوراس اصل م<u>یشلے میں</u> دومنعی رمن صرف می*ر واد پر* ۔ یہ سے اوراسے ا<del>ح</del>دیث اورا حواہم نن نے دنسائی کے سوا محدین اسحاق تے طریق سے روا بیت کیا سے ۔ نِرُّندَى نِے کہاکہ اسکی سندیں کوئی نقص ہنی<u>ں اور ماکم س</u>نے اس کی تعیم کی سے ( با وجود محدیق اسحاق کے اوراس شکے عنعنہ کے <sub>ن</sub>ے دوسری مدیث *کو تہ مذ*تی ا درا ب<del>ن ما جہ نئے حجاج بن ارطا ۃ عن غمر و بن شعیب عن ابیہ عن مبرّ ہ الخ ردایت</del> کیاسے کہ دسول اکٹٹرمسلی الٹرعلیہ وسلم نے اپنی مبلی زینرج کوشنے نکاح ا ورشئے مہرکے ساتھ وانس کیا تھا ۔ تر مذی نے کماکہ اس کی سندمیں کلام سے پھر مزید ہو، یارون سے دوا بیت کی کہ اس نے یہ دونوں مدمیثیں عین ابن اسحاق عن مجاج من ارطاة روایت کی بی . بھر مز بدَنے کہا کہ مدسیٹ ابن عباس مسندے محاظ سے قوی ترسیے مگرفقہائے عراق کا عل عروبن شعيب كى مديث برسي . تروي ك مديث ابن عباسٌ كم متعلق كهاسي كر: لا نيرُ كُون وجهُ دُأْس سے ترمذی نے بہامِٹارہ کیا ہے کہ دور تین اور چرسال میں تعادمن سے کیونکہ یہ ہات بعید سے کر عورت اتنی مدت تک عترت ہی میں رہبے دگوخ<del>رآتی</del> نے بھی فکھا ہے کوکئسی عار تھنے کے باعث عدبت طوریل مہوگئی تھی ا) اورکسی کا بھی بہرمذریب نہیں ہے کہ مشرک کا اسلام جب بیوی کے اسلام سے متائخہ ہوتو عورت کو اتنی مرت تک مشرک ہی ہے تی ہیں نہے حالاً نکہ عدت بھی گذر میکی موہ اور حق نوگوں نے اس پر احماع نقل کیا ہے ان میں سے مافظ ابن عمبدالبر بھی ہے اور اس طرف امثارہ کیا ہے کہ بعف امل ظاہرنے اس کا جواز بتا یا ہے مگران کا قول اجماع کے باعث مردو دس<mark>ے اس عبدا</mark>

کا تعقّب کیا گیا سے کہاس مسئلہ میں قدیم سے اختلاف موجود ہے۔اور پرعلی منا ورابراہیم بختی سے منقول ہے سیسے

ابن الى شببهد نے روايت كيا سے اوران روا بات كى امنا وقوى ہيں اورا بومندين رم كے استا د حماد تنے ہيى فتوى ديا عار

كتا ب انطلاق سبن الي دا فرد طدسوم علامه خطاتی نے اس اشکال کا پہجوا ب دیا ہے کہ اتنی مدّت ٹک عدت کی بقاء مکن سے اگرچہ خالب عا و ت كريه خلاف سب بالحفدوص اس وقت مكن سيرحبك بترت ووسال چندما ههو دكيونك حين كبجي كبعي فات الا قراء م الفن عور توں سے کسی مار منے باعث سے باعث متأخر ہوم تا سے اور اسی قسم کا جواب بہتی نے دیا ہے اور ا*س براغتما دا د*لی ہے۔ اب<del>ن عبدالبرعمروبن ش</del>عیب کی حدیث کی ترجیح کی طرف ماٹل ہوئے کمیں۔اور کہا ہے کماب عباس ط کی حدیث اس<u>ے نملا</u>ف نہیں ہے اور اس فتم کے معاملات میں تھی حدیث کو بھینک دینے سے انہیں جمع کرنابہۃ ہوتا ہے بس ا<del>بن عبدا آبرے ک</del>ھا کہ حدمیث ابن عماس تھ میں جو <del>بنکا ح</del> اول کا نفظ سیے اس سے مرا دیسینے نکاح کی تشرط م. اور کم پنجرت مشین کا مطلب بیسے که آپ نے اس پیلے نکاح کی شرائط پر اصافہ نہ فرما با: اُ ورغ<u>م و برج</u>عیہ ی مدمین کواصول کی تاشیرمامیل مے اور اس میں بہ صراحت موجود سے کہ مبدید نکاح مہوا اور مبدید ہررکھاگیا، ا و*رصر یُحکوا خذکر با محتمل کواخذکرسنے کی نسسبت* ا و بی شیے ۔اورابن عباس کا اپنا ن*دیمب ج*و با ب *سے شروع* میں بیان بہوا وہ تھی عمروین تشعیب کی حدیث کے مطابق سے۔ علاوہ انس عمر ویں شعیب کی حدیث میں ایک صنافی ہے جوابن عباس م کی مدسیت میں نہیں ۔ اور مشتبت نا نی ہر مقدّم ہو تا ہے۔ سکین انٹر مدسیت سفے مدریث اس عِبا کوسندکے باعث مترجیح دی ہے۔ پھرمدمیٹ ابن عباس <sup>خاک</sup>وایک انبی وجہر محمول کیا ماسکتاہے بومکن ہے اور عدّت کا تنا فروٹل ہو ناکم وہ آبت تحریم کے نزول سے دے رابوانعا من کے اسلام بک محتدر ہے ممکن سے اور یہ میر می گذر حیکا ہے کہ والالا سلام اور دار الکفز کا تعیانہ فتے کہ سے مپدا ہوا مقا جیسا کہ زہری کا تو*ل ہے . والٹاماعلم ب*الصواب. يَا هِكُ فِي مَنْ اَسْلَمُ وَعِنْكَ لَا نِسَاءً النَّكُرُ مِنْ أَنَّ بَيْم توفیخص اسلام لا شےاوراس کے ماس میا سسے زیادہ عورتمی موں یا دوہن مول ٨٣٧٧ حَسَّ مُسَدَّدُ وَاللَّهُ مَسَدِّعَ وَالْ وَهُبُ أَنْ بَقِيْبَةَ مَا هُشَيْمُ عَنْ ا بُنِ آِئِي كَيْ لِمُ يَنْ حُمَيْرَ صَلَى بَنِ الشَّكَرُ مَ لِي عَنِ الْحَارِثِ بَنِ فَنْيِسٍ قَالَ مُسَدًّا إِنْ عُكَنْ يَرَةً وَ قَالَ وَهُبُ الْرَسَدِ تَى قَالَ ٱسْلَمْتُ وَعِنْدِى كَيَاكُ لِنْسُوَةً وَالْ كَنَاكُرْتُ دُيِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَكَيْرِ وَسَلَّمَ فَقَتَالَ الْحَنَارُ مِنْهُنَّ أَرْبُعُا وَّحَدَّنَّنَا بِم آحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِ بْبَعَرَ نَاهُ شَكْيَرٌ بِلْهَذَا الْحَدِيثِيثِ فَفَا لَ قَيْسُ ابْنُ الْحَادِثِ مَكَانَ الكويتِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ٱحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْدَ هٰذَا هُوَالْصَّوَا بُ يَعْنِي قَيْسَ بُ الكحايث

حا رکٹے بن قبیں ابن عمرہ الاسری نے کہا کہ میں اسلام لایا توسیرے پاس اکٹر عورتیں تقییں ۔ اس نے کہا کہیں نے اس ک ذکر نبی صلی الٹرعلیہ وسلم سے کیا تو اس سے فرمایا ان میں سے میار کور کھ تو (آبن ما میہ ، تر مذی ، ام حد ، ) ابو واؤو سے کہا کہ

ا مرد بن ابا ہم نے ہم سے یہ مدیث بیاں کی تو مارٹ بن قلیس کے بجائے قلیس بن الحارث کماا دراس کو درست

بتايا بيتا .

تسريح: حميهند بن شمرول راوئ مدريث كا نام ابن مار مي حميهند بنت شمرول آيا ہے - يرمنكم فيدراوى سے ـ ا <del>بن القطا</del>ن نے اسے حجہ و کہا ہے۔ ابن المسکن اس کی حدثیث کوضعیف بتاً پاہے بعقیلی اور ابن الجارود نے اسے منعفاء میں مثمار کیا ہے۔ رفخاری نے کہاہے کہ اس کی حدیث میں کلام سے . علامہ شوکا نی کہتے ہیں کہ اس مدیت حمور نے میار بیو بول کیدا مندھنے کی حرمت نہدا ستدلال کیا سے ۔ نظا<del>بر</del> بیٹے نویک کو ملال کہاسیے اورشایداس کی ومهآيت وأنى مُسَنَّلَى وَ ثُلَاثُ وَرُبَاعَ سِيركمان كالمجموع رنوسيه (تومنِ علف سي شايرانهون نے برسجها) ا ورفتس بن الحارث، عنيلال ثقفي اور حسب روايت مثا فعي نوفل بن معاويه كي مديث كا جواب انهول نے بيريا ہے لهان ا ما دبیث میں کلام ہے'.ا وردسول انٹرمسلی انٹرملیہ وسلم نے نوخواتین کوسک و قت دکھا عدّا ورانٹرتعانے کا قدل سے الفَّكُ كَانَ مُكْثُرُ فِي رَسُو لِ اللَّهِ أُسُوكَا يُحْسُدُه فَ الروعوائة الْحَقْدَاص يه كو في دس قائم نهي سوني علاَّ مرب کھاکہ اس کا جواب یہ دیا میاسکتا ہے کہ ان ایوا دسٹ کا مجھوعہ انہیں حس<del>ن نغیرہ</del> کے درجے *تاک ہین*ی دیتا ہے اگر میدان میں سے ہر سر صد میٹ میں کل م سے . اوراس کی تانیداس بات سے بھی ہوتی ہے کہ فرو وج میں اصل محرمت ہے اور ان میں سے کسی میں بلاکسی مختہ دلیل کے اقدام جائز نہیں ، نیز ظاہر ریہ کے اختلاف سے قبل ہی حیار سے نداید كى حريب بيراج ع منعقد مرويكا بناميساكم البح من سبر واور ما فظ لي فتح البادى من كه سن كرما وعورتول ز بلاه توسیک وقت نکاح نیں رکھنا رسول التکرمیلی الکرعلیہ وسلم کے خصباً ٹیفن میں سبے عتباا وراس مسللے پر علماء كا اتفاق ہے ۔علامہ نے كہاكہ صحابہ مں دسول التُدصلي الشُّرع ليہ وسلم كاا نتاع شديد تعد تك بقاء ان كى قوت كُشر ھی اور عورتوں میں ان کی رعنبت قوی تھی مگران میں معے کسی نے مبلی جا دسے ذائد کو جمع نہیں کیا۔ بس ہے بات یااس بات کی تصریح سے کرفیا رہسے زائد ہیو یاں دکھنیا رسول! پشرمینی! پشرعلیہ وسلم کی خصبومیت تقی پھرنٹو کا فی نے کہاکہ جب کوئی کا فرمسلمان مہوا وراس کے نکاح میں دوہمنیں ہوں توا سے ایک کی طاد ق برجیورکیا ماسٹے گا ۔ اس سے بیرنہ بو جمیاً مہا تاکہ پہلے کس سے نکاح کیا تقاراس بات کی دلیل ہے کہ کفار کے عقود مجالتِ کفزہما رہے فا نول میں ملجھے جاتے ہی (ورمنداس کا دو *بر*ی سے نکاح میرے سے منعقد منہو سکتا ہقا!) ہا کہ جب وہ کمان مہوں گے تو سم ان ہرانسلامی نکاح وطلاق کے قوانین حباری کمریں گے۔اورمالک،نٹ نغی، احمداور داؤد کا یپی مذمهب ہے۔ اور الم<del>زعرت</del> ، الو حنیفہ الولوسف، ثوری ، اوزاعی ، زہری اور ایک قول میں مثا وہی کا پیرسلک یے کہ کفا دسکے نکاح صرف وَسی مَا نُمذہ ہِں جوموا فق اصلام ہوں ۔ بس اس بنا دہرا نہوں سنے کہا کہ دوہبنوں *سے* نكاح والاحب ابرلام لأسف توحس كالعقدبعدس ميوا كتااسے الگ كرنا وا حب عهرے گا۔اس طرح جراس س یاس یا بچےسے نا تد ہول تو آخری نکاح والی عورت کوالگ کردے گا اور پہلی مار کور کھے گا۔ مولا نامشنه فرما باكم البدآ نعج مس بيري كه مبرعقد يحومسلما نول مس مبا ثمه سير يعني جس مس حواز كي نشرعي مشرائط مول

وہ اہل زمیر کے درمیان تھی جا گزیہے۔ا ورُسلمانوں کےاندرِ جونکاح فاسد میںوہ کفارے حق' (۱) وه حوصحے بس دی وہ جو فانس میں باور پہنم لمانوں میں فانسدتے وہ بلا تفریق امل قدمہ میں بھی فاسد سے سے نكاح كرين كيے تو ان براغتراص كما جائے گا اور انسي اسلامي احكام برعمل كر-ياس بذلامكس-اڭروه زومين دحو بلاشهود مالت كغرميس زكاح ربق نہیں کی صافے کی اور ڈرز کے نز دیک انہیں میڈا کردیں یس مبوا اگر چه بی کا در مهو تو اس کا عقد تقبی فاسد ہے تیونکه فاسد قرار دسیا يومدانهيں گرتی ۔ اوراگرنسی کا فرنے ہا نج عور توں سے نکاخ کيا يا دوہ مے تقے تو ان سب کو الگ کر دیں گے اور اگر منفرق عقا ت عقااور یا نجوی کا ہا طل. اسی طرح دو مہنوں کا معاملہ تھی ہے کہ ملل سے ۔اوربہ تول ا<del>لومنی</del>فرہ اورا <del>آبو ہو</del>سف کا سے اور آحمد یم نے کہا کہ وہ یا نخ میں چار کوئی سے اور دوہو<sup>ں</sup> ے ایک کور کھریے ۔ نتواہ اس نے یہ نیکاح بعنی یا پنج یا دو والا ایک عقد میں بادو عقد و ن میں کیا تھا .اور ہی قول کی دلسل عنبلان تفقنی والی *میدث سیے کوحب و*ہ ركينے كا حكم ديا عقاءا ورمروى -ب کسی کا فرنے ایکہ بمي عقدمس يالحنج عورتول سے نكا کو دوسری برتر جنح دینا ممکن نهیں اور جمع کرنا سرام کے سابھ اعرا من نافن مربہ و گیا ہے۔اوراس طرح جب بہوتو ان میں سے ایک کو دو سری بریز بینے ماصل نہیں ہوتی اوراں ب بدنیا تغریق کر وی میائے گئے۔ لیکن حب ان کا نکاح تر تیب کے سابھ متفرق

ئ سانطلاق بالبُ إِذَا ٱسْلَمَ احَدًا إِلَا يُويُنِ لِمَنْ يَكُونُ لَهُ الْوَكَ لُهُ باب بجب والدين ميست ايك اسلام الم المي تواولا وكس كى مروكى ؟ ٧٧٧٠ حَتَّ ثَنَّ أَبْرَاهِ لَيْمُ بْنُ مُوْسَى الْوَّارِنِيُّ أَنَاعِبْلِي نَنَاعَبْدُ أَلِي إنن جَعْفَرِ، أَنْحَكَبَرِنِيْ أَبِي عَنْ جَدِّي فَى دَافِعِ يُنِ سِنَارِنَ أَتَّكُ ٱسْكَمَ وَ ٱبْتِ الْمُرَاثُكُمُ أَنُ أَنْسُلِمَ فَأَتَتِ النَّبَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْرِوَ سَلَّمَ فَقَالَتِ ابْنَتِيٌّ وَهِيَ فَطِيْمَ أَوْشِهُ وَقَالَ رَافِعُ إِبْنَتِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْرِ وَسَلَّمَ افْعُدُ نَاحِبَهُ وَقَالَ لَهَا اقْعُدِى نَاحِبِكَ ۗ وَ ٱقْعَدَ الصِّيبَيَةَ بَيْنَهُمَا نُتَّوَقَالَ ادُعُواهَا فَمَالَتِ الصِّبَّةُ إِلِي أُمِيِّهَا فَغَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ ٱللَّهُ تَدَاهُ وِهَا حَمَالَتُ إِلَى أَبُهَا ئے اپنے ہاپ را فع منبی سنان کے متعلق بتایا کہ وہ مسلم ہو گیا تواس کی بیوی نے اسلام لانے سے انکا رکر دیا . بس وہ نبی صلی انظرع لیہ وسلم کے بایس آئی اور بولی کہ بیمیری مبیع سیے میں کا دود صرحیرا و باگیا ہے باجیڑا ہے، اور را فعرن نے کہ کریر میری امیٹی ہے ۔ پس نبی مسلی الله علیہ وسلم سے فرمایا : تو ایک طرف ببیط حاا ورغورت سے قرما یا تو دوسری طرف پیچٹری اور بچی کوان دوبؤں کے درمیان ببٹا دیا، پھرفراً یا بتم دوبؤں اسسے بلا وَ، بس مجي اپني ال ی طرف مائل مہد کی تو بنی صلی الٹدعلیہ وسلم نے فرمایا :اسے الٹیرا سے ہدایت دیے، بس وہ اپنے باپ کی طرف مائل مہوکئی ں بہت انتلاب ہے،کہیں توعید الحبیدین سلم<sup>ع</sup>ن اہی<sup>ع</sup>ن مدہ آتا ہے،کہی<del>ں عمالم</del> بدىن جعفرعن آبيعن مدة . دارقطنى نے كهاسے كه عبدالحبيد، اس كاباب اداس ہے تووہ اس کا نا نا تھا۔ نسا <u>ن</u> کے نے اس روا بیت کو ما ان کساسے تو ان کی *لا*ئی کا ذکر ہمیں کیا بلکہ ایک نابا ل مرکها ہے۔ ما نظ زنگیجی نے نعدےا لاہیر میں کہا سے کہاس مدیث کوابو وا ڈر کی سند کے بسابھ ما کم سن رکس میں روانیت کمرے صبحے فزار دیا ہے۔ وار قطنی نے بیرروامیت کی توامسی تھیو ٹی نظر کی کا نام عمیرہ بتایا کیروا رہت میں وُلکُرُ معنیم مُ کا لفظ سے ۔ا<del>ین انقطا آ</del>ن نے اسے روا بیت کیا تو دووا قعا ت قرار دیٹے مرایک میں *بڑ* کا بھا اور ووسرہے واقع میں بڑکی ۔ بھ<del>رابن القطان</del> نےان روا بات کوعنیر صحیح قرار دیا ہے کیوں کہ عبدا لحميد اس كا باپ اور دا دا عنير معروف بن و تنفيه نه انتيار كامسله با تغ كے متعلق بناً باسپے اوالس كي دليا

اسی مدیث کی وہ روایت ہے جو صاحب الب<u>دائع نے ن</u>فقل کی ہے کہ حضور صلی الٹدعلیہ وسلم نے ماں سے فرما یا کرمبتک تونکاح نزمرے یہ بچریتر سے پاس رہے گا · اور <del>کار ہ بن رہ</del>ید کی مدیث میں حضرت علی شکافیت کہ انہول نے بالغ بچے کواختیار کاحق ویا اور اس کے بھوٹے عبائی کے کے متعلق فرما یا کہ اگریہ با بغ ہوا تواسے ہی افتہار دیا جائیگا اور حضرت عمر منی التاریخنہ نے اپنے میٹے ماضم کی ماں کو طلاق وی تھی تو حضرت ابو بکر صدر بی دسنے بچے کواس کی مال کے میپروکیا بھا اور بہ فیصلہ معابر کی موجودگی میں مواعقا .

باب في اللِّعان

٣٢٧٦ حَكُ ثَنَ عُبَيْدُ اللهِ بُنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَيِيُّ عَنُ مَالِكِ عِن ابْنِ شِهَارِبَ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعُهِالسَّاعِدِ يَ ٱلْحَبَرَةُ أَنَّ عُوَبْهَمَ بْنَ ٱلْسُقَارَالْعَجُلَافِ جَآءَ إِلَى عَاصِدِ بَنِ عَدِيٌّ فَقَالَ يَا عَاصِمُ آدَا يَنْ رَجُلًا وَجَدَ مُعَامُراً يَمْ رَجُلًا يَّقْتُلُهُ فَتَقَتْلُوْنَهُ ٢ مُ كَيْفَ بِعْنَكُ سُلْ فِي يَأْعَاصِمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْرِ وَسَكُمَ عَنْ لَاكَ وَسَكَالَ عَاصِهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَمُ وَ سَلَّهُ فَكُولَا دَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَبِيرِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ وَعَا بَهَا حَتَّى كُبُرَعَا عَاصِيرِ مَاسَيِعَ مِنْ لاَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْبِرِ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمُ إلى الهله بَكَاءَ كَاعُوبِينَ فَقَالَ يَاعَاصِهُ مَا ذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَيْرً الله عكير وسكَّد فَعَالَ عَاصِحُ كَمُ نَا يَتِيْ بِخَيْرِقَ لُكُوءَ دَسُولُ الْهِصَلَّ الله عَكَيْرِ وَسَكَّمَ الْمَسْآكَةَ الَّذِي سَٱلْتُكَ، عَنْهَأَ فَعَالَ عُوَلَيْرٌ وَ اللهِ لَا انْتَهِي حَتَّى ٱشْأَلَهُ عَنْهَا فَا قُبِلَ عُونِبِ كَعَتَّى ٱ نَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَبْ لِهِ وَسَلَّعَ وَهُووَسُط النَّاسِ فَعَالَ يَارَسُولِ اللَّهِ أَنَ أَيْتَ رَجُلًا وَجَكَامَعُ إِمْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقُتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْرِكُمِفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَبْ مِ وَسَكُوعَهُ أُنْزِلَ زِبْكَ وَ فِي صَاحِبَتِكَ قُولُ كَا ذَهَبُ فَا نُتِ بِهَا فَالْ سَهُلُ فَتَلاَعَنَا وَآنَا مَع السَّاسِ

عِنْلَا رَشُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْمُ وَسَنَّعُ فَكَمَّا فَرَغَا قَالَ عُونِيرُ كَلَّا بْتُ عَلَيْهَا بَا مَ سُولَ الله إنْ آمُسَكُنَّهُ افْطَلَقَهَا عُونِيرُ تَلْتُ قَبُلَ آنَ بَا مُرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّعَ مَا اللهِ إِنْ آمُسَكُنَّهُ افْطَلَقَهَا عُونِيرُ تَلْتُ قَبُلَ آنَ بَا مُرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّعَ

کے کہار عومربن اسقر تحلائی عاصم ہن بدی کے پاس آیا اور لولا، ورمُردكو ماسٹے' تو ار ران دونوں نے معان کیا اور میں لوگو ئكه المكين أكمه وه سجا عقا

کہ وکہ حنور میں کو حود تکہ واقعہ کا علم نہ تھا نہ ذااک ہے سنے سنجوں کہ یہ سوال ہرائے سوال ہے واقعہ نہیں۔ عویمر کی کہوی حس سے ساتھاس کا لعان ہوا تھا اس کا نام خوار منبت قیس تھا یا خوار بنت عاصم بن عدی یا وہ عاصر کی کھیتھی تھی۔ ابن شہاب کے قول کا مطلب یہ ہے کہ لعان کہ نے والوں کے درمیان فرقت یا خاوند کی طرف سے

بیوی کو طلاق بیراهم آننده کو مباری بوکئی ـ

لعان کے حکم میں اختا دن نے۔ ائم فوا شرح نفیہ کا قول ہے کہ اس سے دہو ہاتھ لق ہو جاتی ہے اور ہو حال العان کے باعث ہے بذکہ نفس لعان سے اور تفریق کے سیے حاکم کا حکم لا زم ہے یا زوج کی طلاق ۔ وہ اس حال میں اس سے فاہد وایل بھی کرسکا ہے اور تفریق سے قبل اگر کوئی مرجائے تو دور اوارث ہو گا۔ اہم زور اس اور نثا نعنی کے نزدیک نفول کے لعان سے تفریق واقع ہو جاتی ہے۔ زور کے نزدیک دونوں کے لعال کے بعدا در من افعی کے نزدیک نفا والے میں تعربی السامی ہے ۔ اور زور کے نزدیک دونوں کے لعال کے بعدا ور حب کا نعلی خواں سے میں نبی السامی ہے ۔ اور زور کے نزدیک دونوں کے لعال سے المام نول سے حب کو تعدی خواں اللہ علی میں اللہ علیہ وسلم ہے۔ المر نظا فرٹ نے کہ اکر ناح کا اور اس کے بچے کی نفی کر دی الیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے میں اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ابنی عود سے دوا بن عود ایس میں اللہ علیہ وسلم کے میں اللہ علیہ وسلم کے دول میں اللہ علیہ وسلم کے دول کی اور اس کے بچے کی نفی کر دی الیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دول میں تفریق کروں کیا کہ اللہ علیہ وسلم کے دول میں تفریق کی دی ۔ اور اس کی عود سے دول میں اللہ علیہ وسلم کے دول میں تفریق کردی ۔ اور دول میں تفریق کردی اور میں کا دول کی تو تو میں ہوتے میں کردی ہوتے کہ میں سے ایک جموٹا ہے ہوئے تو حضور سے ان میں تفریق کردی ۔ اور دی بھرسول اللہ وسلم کے تو دول کی کہ دول کی کردی ۔ اور دی بھرسول اللہ وسلم کے دول کی کہ دول کردی ۔ اور دی بھرسول اللہ وسلم کے دولوں کی کہ دو

سبب ہور بیٹ دلالت کمرتی ہیں کہ مرد کے لعان ہا عورت کے لعان کے سبسے فرقت واقع نہیں ہوتی۔ اگراسا ہوتا تورسول الشمسلی الشدعلیہ وسلم سے ہے احتمال نہ تقا کہ فرقت واقع ہوجا نے کے بعد بھی دونوں میں سے سی کو تو ہری دعوت دیتے ۔ بھرالبدائع کے مصنف نے کہا ہے کہ اس مسئد میں علماء کا بھی اختلاف ہے۔ ابوحنیفر جو اور فحد رحمہ السد نے کہا کہ لغاق کے ساتھ فرقت ہے بس ملک نکا ح ذائل ہوجاتا اور فحد رحمہ السد نے کہا کہ لغاق کے ساتھ فرقت ہے بس ملک نکا ح ذائل ہوجاتا ہے ، حرمت اجتماع نا ابنی کہ لغاق ہے ، حرمت اجتماع نا ابنی ہوجاتی ہے جب بک وہ دونوں لغان کی حالت میں دہیں گے۔ بھراگر مرد اپنے نفس کی تعلیم مناوند کی تصدیق کو دیت اپنی نکذیب کر دیے ، لینی خاوند کی تصدیق کر دیے توان کا نکاح حالات میں میں نماز با ویک کہ ابو اوسے نہیں کہ دونے کہا کہ یہ بلا طلاق فرقت ہے اور اس کے ہاعث حرمت ابنی قائم ہوجاتی ہے جب کہ: لغان کرنے واسے معمل جب نہیں ہوسکتے اور یہ دونوں سے سے کہ: لغان کرنے واسے میں جب نہیں ہوسکتے اور یہ میں بار میں ہوسکتے اور یہ میں بار بستوں ہو سے کہ: لغان کرنے واسے میں جب نہیں ہوسکتے اور یہ میں بنوسکتے اور یہ ہم کہ اس قول سے سے کہ: لغان کرنے واسے میں جب نہیں ہوسکتے اور یہ میں بار بار ہیں دوائی میں دوائیت میں میں بھر سے اور اس کے بار میں ہوسکتے اور اس بار بی نفق ہے ، اور یہ میں بار بار ہم میں بوسکتے اور اس بار ہم ہو باتی ہے ہو کہ بار بار ہم ہوں ہو گئے کا میا ہو سے کہ: لغان کرنے واسے میں جب میں میں بنوت ہے ۔ اور یہ میں بار بار ہم ہو باتی ہو کہ بار بار ہم ہو باتی ہو ہو تھیں ہو سکتے اور بار ہم ہو باتی ہو ہو تھیں ہو سکتے اور بار ہم ہو باتی ہو ہو تھیں ہو سکتے اور ہو ہو ہو تھیں ہو سکتے ہو ہو تھیں ہو ہو تھی ہو تھیں ہو سکتے اور ہو ہو تھیں ہو سکتے ہو ہو تھیں ہو سکتے ہو ہو تھیں ہو سکتے ہو تھیں ہو سکتے ہو تھیں ہوتھیں ہوتھ

. منهم كم متلاع بنان تمهى جمع نتهير بهوسكتي الوحنه في اور محراً كي دنيل حضور صلى الله عليه وسلم كا وه ارشاد سيم جوآپ نے عود پرظ عجلان اوراس کی عورت کے درمیان نعان کے بعد ادرشا دہوا تقاکم عوم پرشنے کہا پارسول الشر گریں اسب اسے رکھ ہوں توگویا میں نے اس پر جھوٹ باند صابحا، بس اسے بین طلاق سے ۔ اور نعبض روا یا ت بس ہے کہ: اگر میں اسے مبلانہ کر دول تو میں نے اس پر جھوٹ ہولا، بس اسے بین طلاق میں ہیں، بس مردکی طلاق نعان کے بعد اپنی ہیوی کو طلاق تولا نہ وی تھی اور السلا معمد معان کے بعد اپنی ہیوی کو طلاق تولا نہ وی تھی اور السلا کے مسامنے ہیں ہوگا، اگر وہ نہ دے توقاضی سی کا مقام ہوگا وروہ انہیں تعربی کردے گا جوا کے طلاق ہوگی، مبساکہ نامرد کے معل ملے ہیں ہوتا ہے ۔ اور پر سبب قائم مقام ہوگا وروہ انہیں تعربی کرد تا ہے جو لعان کو وا جب کرتا ہے اور لعان ذفت کو رہنے بی قامنی واجب کردیا ہے ، بس فرفت کا سبب مرد کا قذف کی طرف ہی منسوب ہوگی۔ اور آبل دو تیزہ میں ہوتا ہے ۔ ہی قول سے ہویا خاود کا میں ہوتا ہے ۔ ہی قول سے مویا خاود کو اور آبل دو تیزہ میں ہوتا ہے ۔ ہی قول سامن کا سبب ہے وہ طلاق ہے میساکہ عندی ہوئے۔

٢٢ ٢٢ - اَ خُهُرُكُ الْعَرْدُرِينُ يَجُيلُ حَدَّا تَنَا الْحَكَدُ الْكَاعِمُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ

أَمْسِكِ الْمَرْزَةَ عِنْدًا لَا كَتَّنِي تُلِدً -

سہل طبعے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی سے فر فایا کہ عورت کو بچہ سجننے تک اسینے ہاس رکھ۔

مشرح: عاصم من عدى قبيله كي مردار تقياور وه عورت ان كي بين يا التي تقى اس بنا ، براسي يحكم ديا كيا-

١٣٢٠ حكا فَكَا آحُكُمُ بِنُ صَالِحٍ فَا أَبُنُ وَهُبِ آخُبُرُ فِي بُونِسُ عَنِ ابْنِ

شِهَا بِعَنُ سَهُلِ بْنِ سَعُدِ السَّاعِدِي فَالَ حَضَرُتَ لِعَا نَهُمَا عِنْمَا رَسُولِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ حَدِّلَى اللهُ عَلَيْدِ، وَسَـنَّحَ وَإِنَا أَبْنُ خَمْسَ عَشَمَةَ سَنَةً وَسَاقَ الْحَدِيثِ فَالَ فِيهُ

ثُمَّ خَرَجَتْ حَامِلًا فَكَانَ أَلُولَكُ يُكُا عَي إِلَى أَيِّهِ-

سہل بن سعد شبا عدی سے کہا کہ میں ان دونوں کے بعان کے وقت رسول الطرصلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود مقااور اس وقت میں بیندرہ مسال کا عقا-اور اس نے ساری مدیث بیان کی عسم میں کہا کہ چھروہ عورت محل کی حالت میں چلی گئی اور اس کا بجیرائسی سے منسوب ہوتا ھتا۔

٢٢٣٨ - حَمَّاتُكَا مُحَمَّدُانُ جَعُفِرِ الوَرْكَانِيُّ أَنَا إِبْرَاهِ بَهُم بَعُنِي أَبَنَ سَعْلِا

**TOTO OR THE PROPERTY OF THE P** 

عَن الزَّهْ إِي عَنْ سَهُلِ بُنِ سَعْدِ فِي خَبَرِ ٱلْمُتَلَاعِنَهُنَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ حَسَلًى اللهُ عَبَرُ النَّهُ عَبَرُ اللهُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ ال

كَاذِبًا فَأَلَ فَجَاءَت بِهِ عَلَى الِنَعْتِ إِلْسَكُرُولُهِ.

سه ل بن سعی دونعان کرنے والوں کے قصر میں روایت ہے، اس نے کہاکہ رسول النہ صلی النہ و علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس ملاعن عورت کو عور سسے دیکھنا اگر یہ ایسا بچہ جینے جس کی آنکھیں سیاہ ہوں، سری بنے موں تومیہ سے خیال میں عوم تر نے سیج کہا ہے۔ اور اگر وہ الیسا بچہ جینے جوم شرخی مائل ہوگو اکہ وہ ممرخ گرگٹ موتومیر سے خیال میں وہ محبوٹا ہموگا بسہ ل شانے کہا کہ اس عورت نے نا لیسندیدہ صفات کا بچہ جبا (یعنی جس سے عومیر شکے بیان کی تا ئید موتی تھی اور وہ بچہ جا ٹندند تھا)

٩٣٧٠ حَتَّا تَنَامُ حُمُوُدُ بُنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْرَا فِيُّ عَنِ الْاَوْمَ الْحَيْ عَنِ الْكَوْمَ اعِي عَنِ اللَّهُ مِن اللَّهُ عَن اللَّهُ عَن اللَّهُ عَن اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عِلى اللَّهُ عَلَى اللْمُعَلِّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْمُعَلِّى اللَّهُ عَلَى الْمُعَالِمُ عَلَى الْمُعْمَا اللَّهُ عَلَى اللْمُعَلِّمُ عَلَى الْمُعَالِمُ عَلَى اللْمُعَالِمُ عَلَى اللْمُعَالِمُ عَلَى اللْمُعَالِمُ عَلَى اللْمُعَالِمُ عَلَى الْمُعَالِمُ عَلَى الْمُعْمَا ال

الُوَلُكُ كُلِّ مِنْهُ .

زہری نے برمدیث سہل من سعد سا عدی سے روا بیت کی ہے۔ اس میں زہری سنے کہا کہ وہ بچہ مال کی سند سے دروا بیت کی ہے۔ اس میں زہری سنے کہا کہ وہ بچہ مال کی

شی سے: ابدائع بیں ہے کہ وہ حکم جو لعان کا اصلی حکم نہیں (بلکہ اس کی فرع اور تیجہ ہے) تو وہ یہ ہے کہ قذون کی دوسہ وں بیس سے ایک بین قطع نسب وا جب ہوجا تا ہے اور وہ قذ ف اولاد سے ساتھ ہے۔ کیونکہ دوایت میں ہے کہ درسول اللہ ملیہ دسلم نے جب بلال بڑنا ہم تیہ اور اس کی بھوی کے درمیان بعان کم ایا تو دونوں یں تعزیق کر دی اور اس کو عورت سے ملی تی کہ دریا، بس بعان سے دو حکموں ہی سے ایک یہ ہوا کہ بچے کی والد سے نفی ہوگئی ۔ اور اس بناء بریم سے بی کہ جب قذ ف بعان کا موجب بذہ نے یا وجب کے بعد بعان ساقط ہوجائے۔ اور حدوا جب ہویا بنہو، یا بعان ساقط تو بنہو گرزومین بعان بن کہ ہی تو اس سے بعد بعد بعان ساقط ایس بچے کا قول ہے کہ مرت بعد بعان سے ہم کا تو اس سے بھر کے اور اس میں کا م ہے کہ وہ بعد بعان سے کہ مرت کے دواس کی مدوور ہوجائی ہے۔ اور میں مان کا اس بے کیونکہ بعد بی دور ہوجاتی ہے اور اس میں کا اس بے کیونکہ اگر مرد بی کے والد سے تعرف کی حددور ہوجاتی ہے وہ اس میں میں میں دور ہوجاتی ہے۔ اور اس کے دوال سے کہ مرد سے قذف کی حددور ہوجاتی ہے وہ بی دونوں سے دور سے قذف کی حددور ہوجاتی ہے۔ اس میں کا اللہ یہ صرور سے قذف کی حددور ہوجاتی ہے۔ اس میں کا اللہ یہ صرور سے قذف کی حددور ہوجاتی ہے۔ اور سے دونوں سے دول سے کہ مرد سے قذف کی حددور ہوجاتی ہے۔ اور اس میں اس کا میں عور سے تدف کی حددور ہوجاتی ہے۔ اور سے دونوں سے دول سے کیور دولوں سے دول سے کور دولوں کے با عدن عور دت سے تعربی میں دور ہوجاتی ہے۔

امام سٹافعی کا قول بیسے کواگر مردنے معان میں بچے مےنسب کی نغی کی تووہ منفی ہوما تاہے اوراگراس نے اس

ایک اورسندسے زہری نے سمل بن سعد سے بدروایت کی ،اس میں کہا کہ ہبراس نے رسول الشرصلی الشد علیہ وسلم کے پاس میں طلاقیں دیں ۔ تورسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے اسے نا فذکر دیا سوجو کچھ رسول الشرصلی الشد علیہ وسلم کے پاس ماضر تھا ہیں علیہ وسلم کے مسامنے کیا گیا وہ سنت ہوگی ۔ سمل شنے کہا کہ میں دسول الشرصلی الشد علیہ وسلم کے پاس ماضر تھا ہی اس کے بعد نعان کرنے والوں میں بعط نقی حل برا اوبراس اس کے بعد نعان کر حب بھی جع نہ ہول وا دبراس مسئلے بر بجسٹ ہو حکی ہے کہ حب بھی کہ سال کر اس مان بھی اسکونی المیں اجتماع نہیں ہوسکتا ۔اگران میں سے کوئی ہے کہ حب بھی دے دے تو حسب توا عد شرعیہ ان میں اجتماع میوسکتا ہے ۔

سهارم بن سعد نے کہا کہ میں رسول الله معلی الله علیہ وسلم کے ناما نے میں تعان کرنے والوں کے پاس موجودی ا

**ãguacoscapacon do proposo do porta do** 

ا ورمیری عراس وقت پندره سال همی بس رسول الته صلی الته علیه وسلم نے جب وه لعان کر میکے تو،ان میں تفریق کر دی۔ پرمسدّو کی روایت میں ہے۔ دوسرول نے کہا کہ:سہال میں کے سامنے رسول الته صلی الته علیه وسلم نے لعان کر سنے والوں میں تفریق کی بسی مرد بولا: با رسول التدا کر میں اس کو روک کر رکھوں تو میں نے اس پر جھوٹ بولا۔ بعض نے عکیٰ کا کا لفظ نمیں بولا۔ ابو واور سنے کہا کر ابن عیبینہ کی اس لفظ میرکسی نے متا بعت نہیں کی کم حصنور اسے لعال کرنے الول میں تفریق کردی ،

٢٢٥٢ حَتَّا نَتَا اللَّهُمَا كُ أَنْ دَاوَدَ الْعَتَكِيُّ مَا فَكُمْ عَنِ الزَّهُمِ قِ عَنْ سَهُلِ بْنِ سَعْدِ فِي هٰذَا الْحَدِيْ بَثِ وَكَانَتُ كَامِلًا فَانْكَرَ حَمْلُهَا فَكَانَ إِبْنُهَا يُهُالِمُي إِيَهُا ثُمَّ جَرَتِ السَّنَةُ فِي الْمِيرَاثِ آنَ يَرِثْهَا وَتَرِثَ مِنْدُمَا فَرَضَ اللَّهُ عَذَو جَلَ لَهَا .

یکی سهل بن سعندگی مدیری ایک اورسندسے اور وہ عورت ما مادھی توائس شخص نے اس حمل کا انکا دکیا لہوں س) مثبا اُس کے نام سے (عورت کے نام سے) بکا لاجا تا مقا۔ بھر مریاٹ میں سنت جاری ہوگئی کہ وہ نظر کا اس عورت کا واڈ سنے اور وہ عورت اس نٹر کے کی وارث التار تعالیٰ کے مقرر کر دہ حصتے سے مطابق ہو۔

فتی سے: ہداریس ہے کہ جب باوند ہیوی سے کئے: تیرا حمل مجہ سے نہیں ہے تو اس ہیں بعان نہ ہوگا کیونکہ تیا م حمل کا مقبی نہیں ہوسکتا لہذا وہ قاف نہ ہوا۔ یہ ابو صنبی ہٹا ورزور می کا قول ہے ۔ ابونوسف اور قریم ہے کہا کہ حمل کی نفی سے انعان وا جب ہے جبکہ بچہ چھ ماہ سے کم عرصہ ہیں مہا ہم وکئو اس صورت میں بھیں بقین ہوگا کہ حمل اس کے ہاس تفہر مقالہذا یہ قافرف ہے ۔ ہم کتے ہیں کہ جب یہ فی انحال قذف نہیں تو یہ یوں ہوگیا جیسے کسی مشرط سے معلق ہو، تو گویا اس کی عبارت یوں ہوگی کہ اس نے کہا :اگر بھے حمل ہے تو یہ میرانہ ہیں ہے۔ اور قذف کو کسی شرط کے مما تھ معلق کرنا معموم نہیں اس مدیث میں لعان صرف حمل کی نفی سے نہ نفا مبلکہ قذف کے باعث نفا مبیا کہ دور مری دوایا ہ

وسلم کا قول ہے: اولادائس کی سم جس کے بستر رہوئی ۔ نہذا باتی احکام میں میراث والاحتم نہیں ملتا۔

سه ٢٧٠ حَسَّ تُمَّا عُتُمَانُ بُنِّ إِنِّي شَبْبَنَهُ لَا جَرِيْزُعَنِ الْكَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَلُقَمَةً عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِنَّا لَبُكَتَ جُمَّعِير فِي الْسَبِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْانْصَايِ فِي الْمَسْجِيِ فَقَالَ لَوْاَتَّ دَجُلًا وَجَمَّا مَعَ إِمْرَأَ يَبِهِ دَجُلًا فَتَكَلَّعَ بِهِجَلَهُ يُمُوثُهُ ٱوْقَتَكَ فَتُلْتُنُهُوٰهُ فَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَىٰ غَيْظٍ وَاللَّهِ لِٱسْأَلَٰنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكِيبُ وصَلَّمَ وَكَتَمَا كَانَ مِنَ الْغَوِ آنَىٰ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْرِ وَسَلَّوَ فَسَأَلَمُ فَقَالَ لُواتَ رَجُلُا وَجُهُا مَعَ إِمُرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ مِم جَلَكُ تُمُولُهُ أُوفَتَلَ فَتُلْتَمُوهُ ٱوۡسَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَبْظِ فَقَالَ ٱللَّهُ تَم الْفَكْخُ وَجَعَلَ يَلُاعُوْفَ أَزَلَتُ أَيُمُ اللِّعَاكِ وَالَّذِيْنَ يُومُونَ أَنْ وَاجْهُم وَكُو بَكُنْ تَهُمْ شَكْلًا مُ هٰذِهِ ٱلْأَيْنَا فَا بُتُولَى بِم ذُلِكَ الرَّجُلُ مِنُ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَهُوَوامْرَأُ ثَنَهُ إِلىٰ دَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَبُ لم وَسَد ْ فَنَلَاعَنَا فَشَهِمَ الدَّبُحُلُ ٱدْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّاحِزِفِينَ تُتَولِكَنَ الخَامِسَةَ عَكِيْهِ إِنْ كَانَ مِرْلِنَكَا فِينَى فَالَ فَنَ هَبَتْ لِتَلْتَعِنَ فَعَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْرُوسَتُمُ مَتْ فَابِتُ فَفَعَلَتُ فَلَمَّا أَدُبُرا قَالَ لَعَلَّهَا آنُ تَبِي إِمْ أَسُودَ جَعْلَا لَجَاءَتُ بِمُ أَسُودَ

**ئ س**ائطلاق مهلی التُّدعلیه وسلم نے اس سے فرما یا ؛ عظهر حا۔ مگراس نے انکار کیا اور بعان کمہ ڈالا بھر حب وہ واپس گئے تو 🖥 رسول الشيصلي الشرعليه وسلم نے فر مايا: مشا يربه عورت كا ہے رنگ كا گھنگر باسے ما يوں وَا لا بجير جنے گي يس اس گھنگر یا سے بالوں کا سجے بینا (مسلم اورابن ما حدے بخا ری کی مدیریٹ کے مطابق ا برآءة كانام سورة وبرهمي سيع مافظ ابن تجرّن كها ہے كرمثا يرسوال كرنے والے يہ مہوں، اور یہا حتمال تھبی سیے کہ پہلے سوال عاصم بن عدی سنے کیا میرملال نظامس کے بعد '' مااوراس نے بھی پو ا در تھرعویمرٹنان کے بعد آیا۔ نہی سبب سبے کرائیت کا ننہ ول مجھی ایک سے اور مجھی کسی اور سے منسوب ہوا 🗜 م ٢٢٥ حَتَّ أَنَّنَا مُحَدَّدُهُ بُنُّ بَشَّامِ نَا أَبُنَ أَنِي عَتِيرِيَّ أَنْبَأَنَا حِشَامُ بُنُ حَسَّاتَ حَكَا ثَنِي عِمْرِمَنَّ عَنِ إِنْ عَبَاسٍ أَنَّ هِلَالَ بُنَ أَمَّتِنَا فَذَكَ الْمَرَأَتَ لَهُ عِنْهَ النَّبِي حَكَى اللهُ عَكَبُ لِ وَمَسَلَّمَ بِنَيْرِيُكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَكِبُ وصَلَّوَ أَلِيبَنَا وُحُنَّا فِي كَلْهُولِكَ فَقَالَ بَا رَسُولِ اللهِ إِذَا مَالى أَحُكُا نَا رَجُلًا عَلَى الْمَرَأَتِ اللهِ إِذَا مَالى أَحُكُا نَا رَجُلًا عَلَى الْمَرَأَتِ اللهِ إِذَا مَالِي (بَيْنَنَ فَجُعَلَ النَّبِيُ مَهِ لَى اللهُ عَلَيْسِ وَسَكَّرَ يَقُولُ ٱلْبَيْنَةُ وَاكَّ نَصَمَّ فَي كَلُهُ عِلَكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِى إِنِّي لَصَادِنٌ وَكَبُنِزِكَنَّ اللَّهُ فِي اَ مُدِئ مَا يُمِرِئُ ظَهْرِى مِنَ الْحَتِّ فَنَزَلَتْ وَا تَّذِيْنَ يَنْمُونَ ٱ زُوَاجَهُ وَكُوْ مَكُنُ نَهُو شُهَّكُ الْحَالَا أَنْفُسُهُ مُو قَدَاً كَتَّنى بَلَغَ مِنَ الصَّادِ قِبْنَ فَانْعَرَفَ النَّبَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّحِ فَارَسُلَ إِكَبِهُمَا نَجُكَاءَ (فَقَامَ هِلَالُ بُنُ أُمَيَّتَ فَتَيهِ لَكُواالنَّبَى صَلَّى اللَّهُ عَكِبُ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَعْكُوُ أَنَّ آحَكُ كُمَا كَا دِبَّ فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ ثَايِبِ ثَوَّوْ كَا مَتْ فَتَهِمَا تُ فَكُمَّا كَاك عِنْهَ الْخِامَسَةِ أَنَّ عَضَبَ اللَّهِ عَلِيهُا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ وَقَالُوا لَهَا ۚ إِنَّهَا مُوجِبَةُ فَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتُ وَنَكَصَتُ حَنَّى ظَنَنَّا ٱنَّهَا سَتَرْجِعُ فَقَالَتُ كَا أَفْضَحُ قُوْمِيْ سَائِمُوا لَيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْمِ وَسَكَّوَ ٱلْبِعِرُوهَا فَإِنْ

<u>຺ໟຎຎຨຨຨຒຎຎຨຨຨຓຨຎຎຎຎຨຨຨຎຎ</u>ຨຨຨ

جَاءَتْ بِهِ ٱلْحُكَ الْعَبْنَيُنِ سَنابِعَ الْالْبَنَيْنِ حَدَثَةِ السَّافَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَأَكَرَتُ بِهِ كَاللَّا فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَأَكَرَتُ بِهِ كَاللَّا فَهُ كَاللَّا فَعَالَ النَّبِيُّ مَلَى اللهُ كَاكَ وَسَلَّحَ لَوْلاَ مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ كَكَانَ بِهِ كَاللَّا اللهِ كَكَانَ لِهُ وَلَكَ اللهِ اللهِ كَكَانَ لِهُ وَلَكَا اللهِ اللهِ كَانَ اللهِ كَانَ اللهِ اللهِ كَانَ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ ا

كَبُشَّايِر حَدِيثِيثُ مِعْلَالِ ـ

ابن عباس منسبے روایت ہے کہ ملال بن ائمتہ سنے رسول انٹرمسلی الٹرعلیہ وسلم کے پاس اپنی بیوی <del>پر ترکیب</del> بن سحاء کے بارے میں زناکا ابزام رنگایا تورسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے فرمایا: باگواہی لاؤ یا مہاری شک یے میں گئے۔ اس نے کہا پارسو ل اللہ ا کرکو ئی اُ د می اپنی ہوی ریکو ٹی مرد دیکھ کمہ گوا ہی تلا مٹر کہ تا بھر نسکا نموت دو ما متهاری بیشت بر کو ژبے بیٹ میں گے . لپن بلال<sup>م،</sup> بولا : حس ندا گا بس به آمیات اُ نتری را منور ۲): اور جو لوگ اینی بیو یو ں بیرالزام نگانیں اوراسینے ىس يسولانسمىلى لىندعلىدوسلى فى سخى تىرىك درمى المطياد قيين تك بيرايت ريفى ىتلىرىملىدوسلى سنے مندىھىرا وران زومىن كوملايا - وہ آئے تو بلال َ مَنْ الْمَيْدَا عُلَّا وَ اس نے شہاری ہے ہو ملى الله وللم فرماتے مائے ہے : اللّٰد ما نتا ہے كرم ميں سنے ايک مجبولا ہے ، كيام ميں سے كوئى كو بر روه عورت اعلی وراس نے مشہا دت دی بیس حبب وہ پاننچویں شہادت کے قریب حتی کہ: اگر وہ سیامیے التار کا تفعند بہو!ا ور لوگوں نے اس سے کہا کہ یہ قسم فنیسلہ کن ہوگی ابن عباس خنے کہا کہ وہ جمج) اور پنتھے ر ہے۔ لو سطی حیٰ کہ تم نے جا ناکرا ب وہ رجو ع کمہ ہے گی، وہ کہنے نگی: میں دن عبراتنی قوم کوٹرسوا نہروں گی، نیس اس نے ىعان بوراكر ديا. هېرنبى صلى التلاعليه وسلم سنے فز ما يا: اسسے غور سسے دىكيھنا كەاگرىي<sup>ع</sup>ورت بمرمكين انكھوں والا ے نگرینوں وال ، موٹی میڈ بیوں والا بجہ سجنے تووہ مشر ک<del>ک بن س</del>حا کا ہموگا۔ بس مس نے اس طرح کا بجیجنا تو نبی صلی التکریملید وسلم نے فزماً پاکراگرایٹار کا منحرنہ آ حیکا ہو: نا تَوْ بھراس عورت کے سابھ میزا کا سلوک ہا کہ بیرہ دمیث جو ملال شکے قصتے میں اس مبتثا کہ سے آئی ہے اس میں اہل مدینہ منتفر دہم (نجاری تر مذی ابن مام ب علامہ خ<u>طا تی</u> نے کہاکہا*س مدیث سے جو* فالو نی مسائل نکلتے ہیںان میں سے ایک بیہ۔ اپنی عورت ریکسی معیق مرو کے سابھ زنا کا ازام رنگائے، پھرانہیں بعان ہوتوں ترساقیط سے۔اور اُس مرد (زانی) په جوالاام تنگام و گاوه تبعًا موگااوراس کا حکم معتبرند مو گا کیونگه حب تک بعان سرموا حفنور سنے ہی فر ما یا کہ گوا ہ لاؤیا امتہ س ملز قذف ملکے کی مگر بعان اے بعد حضور سے بلال شکو کو کی سنرا مندی اور نہسی روایت س آیا ہے کہ شرکی بن سحماء نے اسے معاف کیا تقا۔اس سے معلوم ہوگیا کہ قذف کے باعث مال کھا پر حوم مر س تی حتی وہ ابعان کے باعث *ساقط ہوگئی۔ کیو نکہ اس صورت میں قاذ*ف اپنا بچا ؤ*کر نے کی خاطر مقذو* ف کا ذکر كر في برجبور مقاللذايه منسمجاكياكراس في قذف سي أس بركوني صرر نازل كياسيم - مثا فعي مصني كهاكرير

مد صرف اس صورت میں ساقط ہوگی جبکہ وہ لعان میں اُس کملزم کا نام ہے، ورند اُسے مدّر لگا نی جائے گی۔ اَبومنیفهُ نے کہا کہ حد لازم ہے اور وہ کمزم اس کا مطالبہ کرسکتا ہے ۔ مالک نے کہا کہ زوجہ کے ساتھ تو لعال ہوگا مگر کمزم سے باعث مدّر لگے گی ۔ اور حضور ؓ نے یہ جو فرما یا کہ: شہما دت لا فریا تم کو مزاسطے گی رظا ہرہے کہ یہ آیت لعان کے نزول سے پہلے فرما یا عقا) اس سے معلوم ہوا کہ اگر خاوندر ٹرکوا ہی لائے اور نہ لعان کرے تو اس پر چرکہ اُسے فی ۔ اَبو حذیفہ نے کہا کہ لعان نزکر نے کی صورت میں مبی خاوند میہ حد نہیں ہے رکبوں کہ یہ فرمان نزول آیت سے فیا کا سے با

ابن عباس فنسے روایت سپے کہ جب حفنور سنے نعان کرنے والوں کونعال کا میم دیا تو ایک شخص کو میم دیا تو ایک شخص کو میم دیا کہ پانچویں بٹھا د ست کے وقت وہ خاوند سے ممذاب ہا تقدر کھے اور سکے: بقیم فنیمیں کہ دیا کہ باتھ کی میں اسے نویہ سمجھ ہے ! )
اس بیا ہے کھاکہ اگروہ حجو ٹا سپے نویہ سم منذا ب اور نعنت کو واجب کردسے گی بہذا سوچ سمجھ ہے ! )
اس بیا ہے کھاکہ اگر وہ حجو ٹا سپے نویہ سم منذا ب اور نعنت کو واجب کردسے گی بہذا سوچ سمجھ ہے ! )
اس بیا ہے کہ ان کے دیا ہے گئی گا بنویہ بات دیں کا بنویہ بات کے دیا ہے اور ایک میں کہ بنویہ بات کے ایک کا بنویہ بات کی بنا کے دیا ہے اور ایک کا بنویہ بات کے دیا ہے گئی کا بنویہ بات کے دیا ہے گئی کا بنویہ بات کی بنویہ بات کے دیا ہے گئی کا بنویہ بات کی بنویہ بات کے دیا ہے گئی کا بنویہ بات کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کا بنویہ بات کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کا بنویہ بات کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کہ بنویہ بات کے دیا ہے گئی کی کہ بات کا بنویہ بات کی کہ بنویہ بات کے دیا ہے گئی کی بنویہ بات کے دیا ہے گئی کا بنویہ بات کے دیا ہے گئی کا بنویہ باتھ کے دیا ہے گئی کا بنویہ ہے گئی کے دیا ہے گئی کر کے دیا ہے گئی کر کے دیا ہے گئی کی کر کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کی کر کے دیا ہے گئی کر کے دیا ہے گئی کی کر کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کر کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کی کر کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کر کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کی کر کے دیا ہے گئی کر کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کے دیا ہے گئی کر کے دیا ہے گئی کر کر کے دیا ہے گئی کر کر کر کے دیا ہے گئی کر ک

مَنْ عُنُومِ، عَنْ عِكُومِتَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ هِلَالُ ابْنُ اُمَبَّةَ وَهُواَحُكَ التَّلاَثَةِ
الكَذِينَ تَابِ اللهُ عَكِيمِمُ فَجَاءَمِنُ اَرْضِهِ عِشَاءً فَوَجَكَ عِنْمَا اَهْلِهِ رَجُلًا فَرَأَى بِيَبْنِيهِ
وَسَمِمَ بِالْوُنَ يَابُ اللهُ عَكُومِهُ فَجَاءَمِنُ اَرْضِهِ عِشَاءً فَوَجَكَا عِنْمَا اَهْلِهِ وَجُلًا فَرَأَى بِيَبْنِيهِ
وَسَمِمَ بِالْوُنَ يَكُومِهُ فَكُومِهُ فَيَ اَصْعَبَهُ فَوَجَلُا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَنْمَا هُلُ وَلَيْ يَعْفَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَنْمَا عَلَى اللهُ عَنْمَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَنْمَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ فَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

اللهِ مَنكَى اللَّهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَّرَهُمَا وَأَخْبَرُهُمَا أَنَّ عَنَابَ الْأَخِرَةِ آشَكَّ مِنْ عَنَابِ الثُّونَيَا فَقَالَ هِلَالٌ وَاللَّهِ لَقَلْ صَمَا قَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتُ قَلُ كَنَابَ فَعَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّرَ لَاعِنُوْ إِبِيْنَهُمُ اَفَقِيْلَ لِهِلَالِ مِ شَهَىٰ فَشَهِمَ اَمُ بَعَ شَهَادَ إِنِّ بِاللَّهِ إِنَّهُ كَمِنَ الصَّادِ فِهِنَ فَكَتَا كَانَتِ الْخَامَسَةِ خِيلَ يَا هِلَالٌ إِنَّتِ اللَّهَ فَإِنَّ عِقَابَ اللَّهُ نَياً أَهُونُ مِنْ عَمَابِ اللَّهِ فِي إِنَّ هٰذِيهِ الْمُوْجِبَةَ الَّذِي تُوْجِبُ عَلَيْكَ الْعَنَالَ فَعَالَ وَاللَّهِ لَا يُعَلِّمُ بَي اللهُ عَلِيْهَا كُمَّ اللَّهِ يُجُلِدُ فِي عَلَيْهَا فَشَهِمَا أَنْعَامِسَةُ أَنَّ لَعُنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَانِدِ بِنِنَ تُتَعَرِّقِبُ لَهَا إِشْهَدِ فَ فَتَهِمَاتُ الْمُرَاتِ مَا مُعَادَ إِنِ بِاللهِ إِنْكُمِنَ الْكَانِدِ بِيْنَ فَكَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ فِينُ لَهَا إِنَّفِي اللَّهُ فَانَّ عَذَابَ الكُّنْبَا آهُرَنَ مِنْ عَنَابِ الْاَحِرَةِ وَإِنَّ هَٰذِهِ الْمُوجِبَدُ الَّتِي تُوجِبُ عَلَيْكَ الْعَذَابَ فَتَلَّكَّأْتُ سَاعَتُهُ ثُنَّرُقَالَتَ وَاللَّهِ كَا أَفُظَهُ قَوْمِيُ فَشَهِمَا شِ أَلِخَامِسَتَهُ أَنَّ غَضَبَ اللهُ عَلَيْهَا إِنْ كَا نَ مِنَ الصَّادِ زِفِيْنَ فَفَرَّقَ مَا سُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَ تَصْلَى أَنُ لَا يُبِدُ عَيْ وَلَدُهُ هَالِابِ وَلَا تُتُرْفِي وَلَا يُرْفِي وَلَكُمْ هَا وَمَنْ رَمَاهَا أَوْمَافِي وَلَنَا هَا فَعَكَيْدِ الْحَثَّا وَقَصْلَى آنُ لَا بَيْتَ لَهَا عَيَيْدِ وَكَا تُونِتَ مِنْ آجِلِ آتَهُمَّا بَنَفَرَّفَاكِ مِنْ غَبْرِ طَلَاتٍ وَكَمْ مُنْوَتَى عَنْهَا وَقَالَ أَنْ جَاءَتْ بِهِ أُصَبِيهِبُ أَمَامِيمَ ٱنَّيْجَ حُمُّشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ بِهِ لَالِ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ ٱوْرَنَ جَعُلَّا اجْمَالِبَّا خَلَاكِ السَّاقَبُنِ سَابِعَ الْالْبَنَيْنِ فَهُوَ لِلَّذِى تُومِيَتْ بِهِ فَجَاءَتْ بِهِ أَوْرَقَ جَعْمًا الْجَمَالِيَّا خَمَا بَكِمَ السَّافَيْنِ سَابِغَ أَلِالْيَتَيْنَ فَقَالَ رَسُنُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْسِ وَسَكَّوَلُوكَ الْأَيْمَا نُ لَكَانَ لِيُ وَلَهَا شَانٌ قَالَ عِكْرِمَنْهُ فَكَانَ بَعْمَا خُلِكَ آمِبُيرًا عَلَى مُضرَوَمَا يَهُ عَيْ لِأَبِ.

<u>GOGG</u> ا بن عباس مُ نے کہا ہلال بن اسمیّہ ۴ یا اور وہ ان میں جس سے ایک تقاجن کی نوبرا نشدتعا۔ ینی زمین سیے آیا تواس بنے اپنی گھروالی کے ماس ایک مرد دیکھا۔ ا نتي كه رمبح بهو في تووه رسو سسے کھھ رنہ کھا ا میں بحشا ، کو اسنے گھر والوں میں آیا توان کیے ما می ایک إت شاق گزرى ديس برآيت ُ ارْي: وَالْكُوْ مُنْ يُحُدُمُوُكَ ٱلْدُوا ا ىتول ئىك-ئىس رسول الشرص لى الله عليه وسلمسهوه نذول وحى كى لل مو ئی تو فر ما یا : ایسے بلال این انتوش ہوہا کیو بکہ اللہ تعا لیے نے سر سیسے سہا نی اوژ ش مجعر ابنے رب سیے نہی امید تقی میں ریسو نٹیر منبلی انٹر علیہ وسلم سنے دو نوں<sup>،</sup> بوی مروه آ ی<sup>ت</sup> کا عذاب دینا کم*ے عذا*ب۔ تے مجبوٹ کہا۔ یشهرا دت دیسے توا بالخوس كاوقت آيا لهماکیا: اسے ہلال مغ الاسٹرسے ڈرکھونکہ دل ناکی ہ بله کن سبے تو تحدیمیدعذاب کوواح ن محصے اس بر کوڑے نہیں لگوا۔ ت ہو ۔ بھیراس عورت سے کہا گیا کہ تو ت نبصله كن سبع حو تحديم عذار س سنے یا تخویں منہاوت خاو ندنُوت گا ۔اوراگراس کا بجہ گندم گون الاسوا ، بڑے بڑے بٹرین والاسوا تو وہ ایس کا ہو گاج سبع دلیں اس کا بچہ سپدا ہوا تو وہ گندم ہوں، بھرسے بھرسے اعفہاء سرینوں والا بھتا بس رسول الٹدمىلى الله عليه وسلم سنے فرما يا: اگر لعال:

نے ذیایا: تیراکوئی مال نہیں۔ اگر تونے اس کے خلاف سیج بولا مے توٹیرا مال اس کے عوض گیا جو تونے اس کی شرم گاہ کو ملال کیا تقا اور اگر تونے اس بہ جبوٹ بولا ہے تو مال کامطالبہ تیرے سے بہت ہی بعید ہے۔ (بخا ری پیمسلمه، ننسانی ، احمله)

٨٥٧٠ حَمَّا ثَنَا ٱحْمَدُهُ بَنُ مُحَمَّدِهِ بُنِ حَنْبَلِ نَا الْسَمِعِيُلُ مَا ٱيُّوبُ عَنْ سَعِيْدِ بُنِ جُبُيرِ قَالَ فُلُتُ لِابْنِ عُمَرَ رُجُلُ قَنَا مَن إَمْرَأَتَنَا فَالَ فَتَرْفَ مَاسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ بَيْنَ أَخَوَى بَنِي الْعِجْلَانِ وَفَالَ اللهُ يُعْلَمُ إِنَّ آحَكُمُكُمَا كَادِمِ فَهُلُ مِنْكُمُا تَامِثُ مُرَدِّدُهُمَا تَلَاثَ مَثَرَابِ فَأَبَيًا فَغَرَّقَ بَلْبَنُهُا -

سعید بن جبیرے کہاکہ میں سنے ابن عرصے ہو تھیا:اگر کوئی مردا بنی بیوی پرزنا کا الزام لگائے د**تو**کیا ہوگا؟) ا بن عمر سنے کہا کہ رسول اسٹر صلی اسٹر علیہ وسلم نے بنی ع<u>جلا آ</u> سے دو میاں بیوی کے درمیان تفریق کرادی متی ا ور فرما یا بھاکہ انشد جا نتاہے، تم میں سے ایک جمو ٹاہیے، بس کیا تم میں سے کو بی تا ئب ہو تاہیے ؛ تمین مُرتبہ یہ دُمرا یا • توان دنوں نے انکار کیا اور مصنور ' نے ان میں نفرنق کر دی • دمن دا حمد <sub>)</sub>

و ٢٢٥ - حَكَّا ثَنَا الْقُعْنَبِيُّ عَنُ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُسَرَاتَ مَاجِلًا لَا عَنَ إِمْرَأُتَهُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ انْنَفَى مِنْ وَك بِاهَا فَقَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْنِ وَسَكُو بَنِينَهُمَا وَأَلَحَقَ أَنُولُ كُمِّ بِالْمُرْاعِ ـ

ا بن *عمرما ہے دو*ا بیت سے کما یک مرد نے رسول انٹرمسلی ا نشرعِلیہ وسلم کے دقت میں اپنی عور ت سے لعان کیا وراس کے بیٹے کی نفی کردی تورسول الٹد صلی الٹد علیہ وسلم نے ان کے درمیان تفریق کر دی اور بیجے کے نسب کو عورت کے معالمق حول دیا (بخاری مسلم، نسانی الله مذی ، ابن مام ، امو طابه سندا حمد) مشی ح: سنن آلی داؤد کے محقی نسخے میں اس مدیث کے بعد ہے عبارت ہے: ابو داؤد نے کہا کہ اس مدیث 🕏 میں وَالحُتَىٰ الْوَلْدَ بِا لَہِمُ اُکَةِ کے الغاظ کی روا بہت میں مالک متفرد میں .اور یو نس نے زہری سے سہ ہن سع پک حواسے سے معان کی مدیث میں یہ لفظر واست کئے کہ: اوراس کے حمل کا انکارکیا بس اس کا بیااسی کے نام سے دیکا طاح تا تھا .

> كاحيد إذا شَكَّ فِي ٱلْوَلَي باب بجب بحے میں شک کرے

به ۱۲۹۰ حک تَنَ ابُن ابُن ابِی خَلَفِ نَا سُفَبَانُ عَنِ النَّرُهُمِ جِي عَنُ سَعِبَدِ عَنَ ابْنُ هُمَ يُكِ عَنَ ابِي هَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ مِنْ بَعِثِ عَنَ ابِي هَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ مِنْ بَعِثِ عَنَ ابِي هَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ مِنْ بَعِثِ عَنَ ابْنُ هَنَ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ ا

كَيْكُونَ نَزَعَهُ عِزْقٌ .

نشی ت : کتے ہیں کہ اس شخص کا نام صمصتم بن قتادہ تقاجیسا کہ کتاب ا بغوامفن میں عبد ا لغنی بن سعید نے بیان کیا ہے ۔ اور وہاں یہ بھی ہے کہ اس شخص کے باس کچے ہوئی پوڑھیاں آئیں اور بتا یا کہ اس شخص کی ایک نانی یا دادی یا ہا متی مولا ناسٹے فوایا کہ دنگ روپ کی مانند بعض دفعہ امراض بھی مور وٹی ہوتے ہیں۔ اس شخص نے صرف شک ظام کئی معلی نمائی نے انسانے فوایا کہ دنگ مختلف ہونے کی طاہر کیا تقالہ نمائی نا جائز ہے ۔ مرف دنگ مختلف مونے کے سابھ زنا کا الزام سگانے کا نام ہے ۔ مرف دنگ مختلف ہونے کی بنا، پر اولاد کی نفی نا جائز ہے ، قر طبی اور ابن رنت کہ نے اس میں اختلاف کے سابھ آگر ذنا کا کوئی قرینہ پایا اس مسئلہ میں اختلاف موجود سے ، جنہوں سے ہے کہ کہ سبے کہ رنگ کے اختلاف کے سابھ آگر ذنا کا کوئی قرینہ پایا مسلم میں اختلاف موجود سے ، جنہوں قرینہ کی وجہ سے نفی جائز سے ، دنگ مختلف ہویا ہے ہو یا نہ مہو ۔

٢٢٦١. كَتَّ نَكَ الْحَسَنُ بَنُ عَلِيٍّ نَاعَبْدُ الرَّبِيَ انَا مَعْمُرُعَنِ الزُّهْرِيِ الْمُسْتَادِةِ وَمَعْنَا ﴾ فَكُنُ وَهُرَجِيَنِيْنِ يُعَرِّضُ بَانَ بَبْغِيتَهُ .

اسی حدیث کوعبدالرزاق نے معیر سے اور اس نے زہری سے اسی سندا ورمعنیٰ کے سابھ روایت کیاہے۔ اس حدیث میں معمر نے یہ اصافہ کیا کہ ؛ وہ خص اس وقت تعریفی واشارہ کے سابھ بچے کی نفی کرنامیا ہمتا تھا ۔ مثامر حے ؛ اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ محض تعریف کے سابھ قذف نہیں مہوتا اور نداس سے لعان واجب ہموتا ہے۔

اگر که اجائے کہ یہ تعربیف نہ تفی بلکہ تصریح تھی کیونکہ اگلی مدیث میں ہے: وَ اِنْ ۖ اَئْكُورُ ثُلِطُ - تو ہم کہتے ہیں کہ ریقسر َ کُو نہیں بلکہ تعربیف ہی ہے ۔ اس کے قول کا معنیٰ یہ ہوسکتا ہے کہ: میں نے اس کو ایک ناپسند امر سجا ہے۔ <del>ما فظ نے اس کا</del> معنیٰ یہ نکھا ہے کہ: میرا دل نہیں ما نتا کہ یہ بجہ میرا ہے، گو یاز بان سے اس نے نفی نہیں کی صرف دل میں شک تھا۔

٢٢٦٢ - كَتَّا نَثَنَا أَحْمَدُ بَنْ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبِ آخُبَرُفِ يُونَسُ عَنِ ابْنِ فِهَا بَحْنُ أَفِي الْمَنْ عَنْ أَبِي فَهَا بِكُمْ اللَّهِ عَنْ أَبِي اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ الْمُرَا قِنْ وَلَكَ تَ عَلَا لَمُ السَّكُوعَ وَإِنِّي الْكِرُودُ فَلَا كُرَمَعُنَا لُهُ - وَسَنَّمَ وَقَالَ إِنَّ الْمُرَا قِنْ وَلَكَ تَ عَلَا لَمُ السَّوَدَ وَإِنِي الْكِرُودُ فَلَا كُرَمَعُنَا لُهُ -

البوسرريرة سے روابیت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باس آ کہ کہا کہ میری عورت سفایک کالالر کا جنا ہے اور میں نے اس کا انکار کیا ہے دیعنی اس معاطے کو ول سے مشکوک اور بُرا ما نتا ہوں)

## بَا دَّ التَّغُلِيْظِ فِي ٱلْانْتِفَاءِ بِحِي نَنْ يَ سَلَّينَ كَابِ

٣٢٦٣ - حَكَّا نَكَ آخَمَكُ بُنُ صَالِح نَا ابْنُ وَهُب آخُبَر فِي عَمُرُوبُ الْحَارِثِ
عَن ابْنِ الْهَادِ عَن عَبْدِ اللهِ بْنِ بُونسُ عَن سَعِبْدٍ الْمَقُبُرِي عَن آبِي هَن رَبِي هَ رَبُو اللهِ عَن عَبْدِ اللهِ بَنِ بُونسُ عَن سَعِبْدٍ الْمَقُبُرِي عَن آبِي هَن رَبِي هَ مَن رَبِي هَ مَن رَبِي هَ مَن اللهِ عَن اللهِ فِي اللهِ عَن اللهِ فِي اللهِ عَلَيْ وَسَلَّم مَنْ لَيْسَ مِنْهُمُ وَلَا يَسْ مِنْ اللهِ فِي اللهِ عَلَى اللهِ فِي اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ الله

ابوہ رہیہ ہے روا بیت ہے کہ اُس نے دسول انڈ مسلی انٹریلیہ وسلم کو ذوائے شنا جبکہ بعان کی آبیت انڈی خی: حب عورت نے کئی قوم میں ایسی اولا دوا نمل کی جوان کی نہیں ہے تواس کا انٹری دحمت سے کوئی تعلق نہیں اور الٹہ اسے اپنی جنت میں ہرگز دا فمل نہ کرے گا۔ اور عبم درنے اپنے بچے سے انکار کیا اور کچہ اس کی طون (رخم طلب نظرول سے، دیکھیتا کا توالٹ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیے گا اور اگلوں بچپلوں سے ساحنے اسے دسور کر دے گا دنسانی اور آبن ما حمہ )

## بانت في الحِعاء ولي النِّدناً ولالذناك دعوات كاباب

وكا يُؤرِث -

ا بن عباس منے کہاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں کوئی زنانہ بی ہے۔ عبس نے مبا ملیت بی زناکیا ہو تولاکا اپنے عصر ہسے ملحق ہوگا اور حبس نے مبائز طریقے کے علاوہ سی بچے کا دعولی کیا بس وہ والداس بچے کا وارٹ ناموگا اور نہ وہ بچہ اپنے والدکا وارث مہوگا (مسندا حمد اس میں ایک جمول داوی ہے)

شهرح: معالم السنن مين خطابي نے كهاكه مُسانيا و كامعنى نه ناہے، زمان جا بليت ميں كونڈيال اپنے مالكول كيان الله كسات الله كماتى تقين كيونكه أن پر كچررة مقررى جاتى تقى جو انهيں كماكم دينا پرلاتى اسلام نے سے باطل علم پاكلاس نسب نا بت نهيں موتا . دعوى كمرنے والا اس كا باپ اور وہ بجر اس كا بيٹا نهيں ہوسكتا - بجر بہر حال اپنے رستہ وا رول سے ملحق ہوگا .

مهر ۱۲۲۸ م کتما کتکا شیبکان بن فکرون زا میکنگرای کرایشوس و کنا الحسن بن بن عملی بن کا بنون کرایشوس و کنا الحسن بن بن کرایشوس و همو که نشیع عن مسکمان بن موالی ما مین مین مین مین مین مین مین کرایشوس مین کرایش مین کرایش مین کرایش مین کرایش مین کرایش مین کرایش کرایش مین کرایش مین کرایش کرای

وَسَلَّوَ فَضَى إِنَّ كُلَّ مُسْتَلْحِقِ السُّتُلْحِقَ بَعْمَ ابِيْدِ الَّالِي يُهُاعَى لَمَا إِذَعَاهُ وَرَفَتَهُ فَقَضَى آتَ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ امْتِ يَمُلِكُهَا يَوْمَ احَمَابَهَا فَقَدُ لَحِنَ بِمَنْ اِسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِثَاقَيْمِ وَقَبْلَهُ مِنَ الْمِيْرَاتِ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاتِ سُحُو يُقْسَمُ فَلَهُ نَصِيْبُهُ وَلَا يَدُحُقَ إِذَا كَانَ ابُوهُ الّذِي يُهَاعَى لَذَا انْكُرَةٌ وَإِنْ كَانَ

مِنْ أَمَاهُ كُوْ يَمُلِكُهُا أُوْمِنُ كُرَّةٍ عَا هَرَبِهَا فَائِنَّهُ لَا يَكُنُّ بِهِ وَلَا يَوِنْ قَ إِنْ كَانَ الَّذِي يُدُعِي لَهُ هُوَ إِذَّ عَاهُ فَهُو وَلَكُ فِنْ نَيْزِمِنْ تُحَرَّةٍ كَانَ أَوْ آمَةٍ عبدا لٹدبن عمروین العاص مسنے کہ اکہ نمی صلی الٹرعلید وسلم نے فیصلہ فرما یا کرہروہ بچہ حبر کو وار ٹوپ نے اسپنےنس سے ملا یا بہو ،اس شخص کی موت کے بعد حس کی طرف وہ منسوب بھتا اور اس کے دار تُو رہنے اس کا درعو یٰ کیا تھا، سرحہ ماہا کہ حواولا دکسی بو بلزی <u>سرب</u>وعبو <u>رک</u>ے مالک<u>ٹ نے ملکت کے بعداس سیے حما</u>ع کمیا تقانیں وہ ائس <u>سے مل سکتا</u> نے اپنی نزندگی مں اسے ملالدا بھا دیعنی ما لکسنے ا نکارند کہا بھا، وہ اسے اینا ہی سمچیتا بھا) اوراس یجاس تیں سے اُسے کو بی حصہ نہیں مل سکتا اور حومیراٹ اُس نے بیے تقسیم یائی تو اس میں سے اس کا حصہ بیے۔ اور یجے لحق پنہلیں نبوسکتا جبکہاس کے باب نے دحواس کی مال کا مالک عقا اور بیا*ٹس کی طرف بنسوب عقای اس کا اپنی اول* دم *و نے س*تے ا نکارکیا تنا ۔اوراگروہ کسیالیی نونڈ ی سے ہوجیں کا یہ مالک نہ کتا برکسی آزا دعورت سے حب سے اس نے زنا کیا تنا، پس وہ اس سے ملح نہیں موسکتا اور دراس کا وارث موسکتا سے اوراگر ریس کا پکا را ماتا سے اس کا صرف دعوی سی کیا تھا بس وہ زناکی اولا و سے میاسیے آزا دعورت سے ہو یا لونڈی سے مو۔ متنسے <del>سے ملامہ خطابی کا قول ہے کہ یہ احکا م شرع کے</del>ا وائ<del>ل کے بقے</del>اوراس مدسب میں بنلاسرا کمجھن وراشکال سے ت كى دنڙيا ل كرائے رضيتی نقيس ا وروه و م يغاً يا تقيل جن كافركرسوره نور ميں ہيے ؛ وَ لَا شَكْرِهُ وُافنَدًا حِكُمُ عُلیٰ الْبُغَاءِ ہُ ٰ اپنی وَ نڈ لوں کو بدکاری میر مجبود مست کمبرہ۔ اس سے مالک بھی ان سے جماع کرتے سختے اوران سے بد کا ری هبی گمراتے تھے۔ حبب اولا دہموتی تھی تو مالکٹ مُدعی مہو تا کہ رہ میری ہیے اور زانی دعو پاکمہ تا کہ یہ میری اولاد ہے۔ نسیں نبی صلی ایٹ علیہ وسلمنے نبصلہ فر ما د ماکہاولاد مالک کی سیے کمیونکہ تو نڈی اُس کی مُوطوُّرہ نہو تی تھی اور زا بی سے آپ نے اس کی نفی کردی' بس اگروہ بچرزا نی کی طرف ایک مدت تک بنسوب رہا ہماں تک

سوده بنت زمعه کواس سے برده کرنے کا حکم دیا ۔ برمد بیٹ آگے آئے گیا نشاء الٹرتعا لیٰ۔ خلا مسریر کم بجر<del>ز</del>اش سے کمی بهؤااورزا نی کا دعویٰ خارج کیا گیا ۔ مگر دیگرا حکام اوران کی تفاصیل حجوڑ دی گئیں کسو نکہ واقعہ مجاملیت کا تقاء والٹلاعلم ۔

٢٢٦٦ - كَتَّ نُكَا كَحُمُودُ مُن خَالِمِ نَا أَنِي عَن كُحَمَّدِ مِن كَا شِمِ إِسْنَادِهِ وَمَعْنَا ﴾ وَالله عَلَى الشِمَا الله عَلَى الله عَل

بی مدیر فی محد بن را مشد سے آئی سے اس ہیں یہ اصافہ سے کہ: وہ زناکی اولا و تقاا ورامس کی ال سے گھروا ہوں کا متاخواہ وہ کوئی بھی بھے، اور برعورت آزاد تقی یا غلام ، اور بدفی مداس بچے کا ہے ہوا بترائے اسلام میں نکمتی کیا گیا، مگر اسلام سے پہلے جو مال تقسیم ہوا وہ مہا تا رہا داس ہیں اس کا کو ٹی معقد ندھا۔ تحمد میں اس کم کا تقد ہے گو قدری متا - بخاری نے تاریخ کبیر ہیں اس کے مالات ملحظے ہیں اور کو ٹی جرح نہیں کی۔ عمرو بن شعیب میں الدیو سے میں اور کو ٹی جرح نہیں کی۔ عمرو بن شعیب میں الدیوں سے الدید میٹ ہے، اس کی سند درست سیدے

## باً سب في القافتو قياندسناسون كاباب

٢٢٧٤ - كَكَّ نَكَ الْمُسَكَّدُ وَعُمَّانُ بِنُ اَبِى نَتَبَبَ الْمَعْنَى وَابْنُ التَّمْرِجِ فَالُوْ نَاسُفَبَانُ عَنِ الْنُوهِ فِي عَنْ عُرُونَ عَنْ عَالِمُشَرَّ فَالَثُ دَخَلَ عَلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْ مِ وَسَلَّحَ فَالَ مُسَكَّدُ وَ ابْنُ السَّرْجِ يَوْمًا مَسْرُورً اوَ قَالَ هُنْمَا ثُنْ نُعُنَّ الله عَلَيْ مُونِهُ فَالَ اَیْ عَالِمُشَرَّ اَلَهُ فَرَى اَنَّ مُحَزِّزً اللَّهُ لَئِیَّ رَای دَبُهُ اوَاسَامَتُ قَلْ عَظَيْهِ رُوسُهُ مَا بِغَطِبْ فَيْرِ وَبَهَ ثَ اَنْهَ الْمُؤْمَا فَعَالَ اِنَ هٰذِهِ الْاَقْلَامُ بَعُضْهَا مِنْ بَعْضِ فَالَ اَبُودُ وَوَ كَانَ اُسَامُنُ السُّودَ وَكَانَ اَنْهُ المُثَودَ وَكَانَ دَنْهُ اَبْعَضَهُا

سونرت عائشہ رصنی النّدعنها نے فرمایا کہ ایک دن رسول النّرصلی النّدعلیہ وسلم خوش خوش میرے کھرتشریب لائے ، بغوار اوی عنمان: آپ کے چہرے پر مسرت کی علامتیں ہجا نی جاتی فقیں ۔ بس فر مایا: اسے عائشہ اکیا تھے معلوم نہیں کہ مجزز ممد کچی نے زید اور مسامرہ کو دیکھا کہ انہوں سنے اپنے مرایک منقش جا درمیں لپیٹے ہوئے ہے اور ان کے بیر ننگے تھے . تو اس نے کہا: یہ قدم ایک دو سرے میں سے ہیں۔ البودا وَدَنْنے کہا کہ مسامہ سیاہ فام تھا اور

زیرہ سفیدرنگ کا کقا (تجاری مسلم، تر ندی کسائی، آبن ما مہ، احمد)
شرح: علامہ خطابی نے کہاکہ لوگوں کوزئی اور اسامیر کے متعلق شک تقا اوروہ بعض بُری ہاتمیں کیا کرتے تھے
جورسول الٹرصلی الشرعلیہ وسلم کو تکلیف دہتی تنس ۔ فجرز ند کجی ایک قبا فہ شناس تقا۔ جب اس نے باپ بیلے
کے باؤں دیکھ کر کہا کہ بیر باپ بیلے کے باؤں میں تورسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کو ایک طبعی سرور ہوا۔ بتول
نووی میں توریک کے دواج کے دیگر کی اسب ہونے کے باوجود لوگ میا ملبت کے دواج کے مطابق اس کے نسب

تووی مجونلہ اسامیر سے تقرعا میں است ہو کے لیے باوبود تورٹ ہا تلہب کے لاوان کے سے مقابق اس کے سب میں ہامی بنا نے کئے اور زیانۂ جا ہلیت میں قیافہ شناسوں ہر بہت اعتما دکیا جاتا تقا، لہذارسول النُرصلی اللّٰہ ملیہ دسلم کو مجرز نہ مُدلمی کی بات انجی ملگی کیونکہ اس میں لوگوں کے لیے زجر وتو بیخ یا ٹی جاتی تھی۔ اُسامیرمنی ماں ایک سیاہ فام صبشی عورت برکت نا می تھی جس کی کئینے اُمم ایمن تھی۔ فقہا رمیں اختلاف سے کرایا نسب کے الحاق

آ کیے مسیاہ فالم مبنئی عورت برکت تا می تقی میں کی کلایت الم الیمن عمد کوفہار کمیں احتلاف ہے کہ ایا نسب کے الحاق میں قبیا فہ شناس کی ہات کا اعتبار ہے یا نہیں ۔جولوگ اس کے قائل میں دہ بیر شرط رکاتے میں کہ فا لف عادل میں قبیا فہ شناس کی میں در کر ہے تا ہو ہو کہ انہ میں انہ کہ کر تر اللہ کا کہ اس فرانسان کا میں انہ کے اس کا می

ہوا ور آس حدیث کی مروسےا یک ہی تا نفٹ کا فی ہے۔انہوں نے کہاکہ فائفٹ کے قول پر فیصلہ جا ٹنہ ہے اور انٹہ ٹلاڈ کا بھی مذمہب ہے۔ا بوحنیفہ ٹے اس میں ان سے اختلاف کیا ہے ۔

مولا نائٹ نے فرمایا کہ اس حدمیث میں علم قیا نہ کے ذریعے سے ٹبوت نسب کی کوئی د کسی نہیں ہے . تیا نے سے صرف تقو میت ہو سکتی ہے اور ایک باطل دیم ڈور ہو سکتا ہے ، تیمت کی رجو بلا دلیل ہو ) نفی ہوسکتی ہے گراسے شرعی پیم قرار نہیں دسے سکتے ۔ اس کی مثال ہے ہے کہ ایک عادل شخص سی دوریت ہلال کی شہادت تو مقبول ہے گرا کی میٹرا کی نے قائمت کی بات کو شرعی دلیل مان سے اور کہاہے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو رسوال سے میں بنا اثرا ہیں اندیو تاتوں وال سے اور کا میٹرا کی میٹرا کی بات کو شرعی دلیل مان سے اور کہا ہے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تورسوال سے میٹرا کی میٹرا کی بات کو شرعی دلیل مان سے اور کہا ہے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تورسوال سے کہ اگر ایسا نہ نواز ایسا نہ ہوتا تورسوال سے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تورسوال سے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تورسوال سے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تورسوال سے کہ ایسا نہ کو نہ کی بات کو نہ کی بات کو نہ کی بات کو نہ کو نہ کی بات کو نہ کر بات کو نہ کی بات کی بات کر بات کو نہ کی بات کی بات کی بات کو نہ کی بات کو نہ کی بات کو نہ کی بات کی بات

ٔ صلی الله علیه وسلم اس بیر فرحت ومرور کا اظهار نه فریاتے- انہو ک نے یہ بھی کہاہے کہ صی بہمیں سے مصرت عمر رہ ، ابن عباس بٹاور انس دہ وغیرہ کاہی مذہب تھا۔ عطار، مالک ،اوز اعتی ہنتا فعی، احمد اور عام یومی ثبین کاہی مسلک

بی بہاں میں میں میں میں میں میں ہے۔ اور ایک میں ہوت کی ہوئی اس میں میں ہوئی ہے۔ ابو مندور کی میں ہوتا ہے۔ ہے۔ ابو منیفہ موا<u>ن کے اموما</u>ب نے قائف کے قول کا بطور دلیل شرعی کو پی اعتبار نہیں کیا ۔

بی بی صب اور المدن میں صب میں ہوئیا دری مدیت کو تربی کری ہے۔ یہ کام کے دا کر فیار دست کا مدینے والی میں مقبل ک قول برعمل کیا مبائے گا، اور مثا فعی رحمہ التٰہ نے کہا کہ قیار نہ شناس اگر مذیلے تو لاکے کی بلوعنت بہ وقفہ کریں گے۔ لڑکا با بغ ہو کر جے جہا ہے اپنا باپ قرار درے ہے . اور اگر ان دونوں میں سے کسی کی طرف منسوب نہ ہو تو اس کانسب

مونون ہوگا جو صرف ماں سے جیلے گا۔

تَنْبَرَقُ أَسَارِ يُرُونِجُهِهِ.

لیٹ سے بہ مدیث نہری سے اس کی سندسے روایت کی اس میں یہ لفظ ہیں جعنور کے چہرے کی علامات چمک رہی تقبیں بسنن ابی واؤد کے نومطبوعہ معی نننے میں بیرعبارت زائد ہے کہ: اس ریروجہ کا لفظ ابن عیبیتہ نے محفوظ نہیں رکھا۔ آبو واؤد نے کہا کہ اس ربر وجہ کا لفظ آبن عیبینہ کی تدلیس ہے، یہ لفظ اس نے ابن شہاب زہری سے نہیں کشنا بلکہ اوروں سے مشنا ہے ۔ اور بیلفظ لیٹ وعنیرہ کی مدیث میں ہے ۔ آبو واؤد نے کہاکہ میں سنے احمد بن صالح سے دسنا، وہ کہتا تھا کہ ممسام دم بہت سیاہ ، دوعن تازکی مانند کھا اور زیاد میں سکی مانند سفید تھا۔

باس من فال بالقرعة الذا تنازعوا في الوكيا باب بلاكمين تنازع كوتت جنون في زعماندان كالحكم يا-

٢٢٦٩ ـ كَنَّ كَنْ مُسَكَّدُ ثَنَا بَجْهَى عَنِ الْاَجْلَيرِ عَنِ الشُّعُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بَنِ

(كُوَلِيُلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْفَكَرِ فَالكُنْتُ جَالِسًا عِنْكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيَهُ وَسَلَّمَ فَجَارَجُلُ مِنَ الْهَرِنِ فَعَالَ إِنَّ تَلْفَتَ نَفِرِمِنَ اَهْلِ الْهَرِنِ اَتَّوْا عِلِبًّا بَغْتَعِمُونَ إِلَيْهِ فِي وَكِيرِ وَ

وَى وَفَعُوا عَلَى امْرَا يَهْ فِي كُلُهُ رِوَاحِيهِ فَقَالَ لِا شَيْنِ مِنْهُ تُوطِيبًا بِالْوَلَى لِهُ لَا

فَعَلَيَا ثُوَّرِيَالًا ثُنَيِّ لِإِثْنَا بِإِلَيْ إِلَيْهَا إِلَّهُ لَكِ لِهِ فَا لَا نَعْلُولَ الْمُعْلِكَ الْمُعْلِكِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللّلَهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّاللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّلَّ اللَّهُ اللَّلَّا اللَّهُ اللَّاللَّا اللَّهُ ال

إِنِّي مُفْرِعٌ كَمُ يُنكُونُ فَكُنَّ قِرْءً فَكُذَّ الْوَكَدَّ وَعَلَيْهِ لِصَاحِبَيْهِ ثُلْثَ الدِّينِ فَأَقُرَع

بَنْبُهُ فُو فَجُعْلَةً لِمُنْ قَرْعَ فَضَعِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْرُ وَسَلَّمَ حَنَّى بَكَانَ أَضَرَاسُ

﴿ أَوْ نَوْ إِجِنَّا لَهُ .

علی بن اتحسین اورحسین بن علی من اورالوسفیان اورا<del>بو انتر</del>ببرمَن اتنیا نه نه کرتا کقا ۱ سی طرح **امن** سمے لاوی عبلات

٢٢٠٠. حَتَّا نَتُنَا خَشِيْشُ مُنْ أَصْرَصَ نَا عَبْدُ الدِّزْأَقِ آنَا النَّوْرِ فِي عَنْ صَالِمٍ

الُهَهُمَا اِنِيَّ عَنِ الشَّعُبِي عَنَ عَبُ لِا حَارِعَنَ زَيْلِ بَنِ اَرُفَكُمْ أَنِيَ عَلِيَّ رَخِي اللَّهُ عَنْدُ بِخُلَاثَةٍ وَهُمُوبِالْبُمُنِ وَفَعُوا عَلَى إِمْرَاً إِنْهِ فِي الْمُهُمِ وَاحِيدٍ فَسَالُ اثْنَابُنِ اَتُعِرَانِ يَهْنَ ا بِالْوَلَ لِا فَالَا لَا حَثْنَى سَاكَهُ مُوجَبِيْعًا فَجُعَلَ كُلِّمَا سَأَلَ اثْنَابُنِ فَالَا لَا فَاتَوْعَ بَيْنِهُمُ وَالْحَقَ الْوَلَكِ بِالَّذِي فَى صَادَتْ عَلَيْمِ الْقُرْعَةِ وَجَعَلَ عَلَيْمِ ثُنَالَةٍ اللّهِ بَيْرَقَالَ

فَكُن كِرَ ذَٰ لِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَكِينِهِ وَمَسَّكَمَ فَضَحِكَ حَنَّى بَدَتَ نَوَا جِنُدَاهِ \_

نہ پر بن ارتم طسے روایت ہے کہ علی رصی الشرع نہ جب بین میں مقے توان کے پاس تمین آ و ٹی لائے گئے جنوں سنے ایک طہر میں ایک طہر میں ایک طہر میں ایک طہر میں ایک علی متی۔ علی شنے دوسے بوجھے تو وہ انکار کر ہے ہے کا اقرار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہ بیں ۔ حتی کہ ان سب سے بوجھ سے بوجھے تو وہ انکار کر ہے ۔ بس انہوں نے ان میں قرعہ اندازی کی اور حس کے نام کا قرعہ نکل مجھ اس کو دے دیا اور اس دیت سے دو ندٹ ڈال دیئے۔ زیر از نے کہا کہ یہ بات رسول انٹر حسلی انٹر میں میں میں ہوئے ہے تھی کہ آپ کی کہلیاں کا ہر بہوگئیں دنسائی ماہر، و مشرحے ؛ منذری نے کہا کہاں حدیث کا ارب ال معجم ہے ،۔

١٢٢١ ـ حَسَّ ثَنَا عُبَبُ لَهُ اللهِ إِنْ مُعَاذِنَا آبِى نَا شُعُبَدُ عَنْ سَلَمَرَ سَمِعَ الشَّعِبَى عَنِ الْكَيْبُ لِ الْمُعَانِدِ نَا آبِى نَا شُعُبَى عَنْ سَلَمَرَ سَمِعَ الشَّعِبَى عَنِ الْكِيبُ لِ الْمُعَنِدُ لِي عَلِي بَنْ الْمُعَنَ وَلَا النَّبِي مَعْنَى اللهُ عَلَيْ لِي وَصَلَى اللهُ عَلَيْ لِي وَصَلَى اللهُ عَلَيْ لِي وَسَلَمَ وَ لَا النَّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْ لِي وَسَلَمَ وَلَا النَّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْ لِي وَسَلَمَ وَلَا النَّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْ لِي وَسَلَمَ وَلَا اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ لِي وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُل

شعبی نے صلیل یا ابن الخلیل سے روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالب رمنی الٹدعنہ کے پاس بین کے میں شخص لائے گئے ایک عورمت کے متعلق جس نے ان ہمینوں سے بچہ جبنا تقا الح نمین کا ذکر نہیں کیا ، نہ نبی صلی الشرعلیہ وسلم روزن سے سریت سے بریت سے بریہ

ا اور بنه علیما کا پہقول کہ: تم دو کخوشی براٹ کا اُسیے دے دو۔

بَاسِّتِ فِي وَجُوْدِ النِّكَاجِ النَّيْ كَانَ بَنَنَاكُمُ بِهَا أَهُلُ الْجَاهِلِيَّةِ - بَاسِّتِ فَي وَجُودِ النِّكَاجِ النِّي كَانَ بَنَنَاكُمُ بِهَا أَهُلُ الْجَاهِلِيَّةِ - بَاسَ عَلَى وَهُ سُوتِينَ جُوبَالْبِينِينِينِ

١٢٠٢ - حسل المن المحمد الله على المؤلف المؤلف المن المن المن المؤلف الم

يُعْهَمُ عُواعِنْهُ هَا فَتَقُولُ لَهُمُ فَهُمُ فَهُمُ الْمَنْ الْمِرْكُمُ وَفَهُ وَلَهُ مَنْ وَهُو وَابْنَكَ يَا فَكُلُ نُ فَتُسَكِّى مَنْ الْحَبْثُ مِنْهُو بِالْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَهُ هَا وَبِكَاحُ مَا إِلَى عَلَى الْمَنْ الْمَنْ الْمَنْ الْمَنْ عَلَى الْمَنْ الْمَنْ الْمَنْ اللَّهُ الْمَنْ عَلَى الْمَنْ اللَّهُ الل

نبی *صلی انشدعلیه وسلم* کی *زومهٔ م*علهره عا کش*ندرصی ا نشرعنها <u>نے عروه بن ز</u>بر کو بتا باکه نکاح ز ما نه ما بلیت می جار* لرح بپرېو تا نقا۔ايك نكاح تووىپى جو احبكل بوگوں ميں ہو تاسبے كەايك شخص د وسرَسے سے اُس كى ويتر دبيني بهن دعنيرہ حِس كَا وه شخص ولي موتا) كا نكاح مانكتا ،است حق حهر دنيا أور نكاح كرتينا ، ايك اور نكاح يه تفاكر جب كسي كي بيوي حيين سے پاکے ہوتی تو وہ اس سے کہتا کہ فلاپ شخص کو کہلاتوا ورائس سے جائے کراؤ ، اور اس کا خاوندا س سے مبدا رہتا اور مبتک عورت كاحمل وا منع نديمو جاتا، أس شخص سي حب سي كم سن جماع كروا يا عقاء بس جب عل ظاهر بوعبا تا تواكر ما بت اس سے مبا شرت کرتا۔ اور یہ کام وہ اس سید کر نا تاکہ بچے ہیں نجابت وشرافت بیدا ہوم اے۔ اور اس نکاح کا نام نكارِح استبعناع عَناءا ورايك ورنكاح مخا، وه يه كه وس سے كم اشخاص جمع بهوكر ايك عورت كے پاس مباتے اور سب كسب اس سعمبا شرت كرت عقد بس جب وه ما مد بهوم آى اور بحير بديا بهوم تا وربيدائش بركيد دن گزرتے تو وہ انہیں بلا جیجتی اورکوئی عبی آنے سے انکار نہرسکتا، وہسباس کے باس جمع ہوتے۔ وہ ان سے کہتی کہ تہمیں یا دسیے جومعا ملہ ہوانقا اوریں نے بجہ جنا ہے اوروہ اسے فلاں شرا بحیّر ہے ۔ وہ جس کا نام میامتی لیتی لیس اس سے ملحق ہمو مہا تا ۔اور حیو بھا نکاح یہ عقاکہ بہت سے بوگ مجمع بہوتے اور عورت کے پاس مباتے اور وہ ان میں سے کسی کو نہروکتی ا وروہ عورتیں بقایا رکنچیناں ہموتی تقیں حواینے دروا زوں پر تھبنڈے گاڑ دیتی تقیں حوان کی علامت موتی تقی تبو*حیا بہتا جا* تااوران سے قبماع کرتا ۔جب وہ حاملہ ہوتیں اور و منع حمل کرتیں تو بوگ اس کے پاس حمع ہم<sup>ہ و</sup> پیشے ا ورقبا فرشناس کومجلاتے اور (اس کے فیصلے رہے وہ کسی ایک کے ذمروہ بجہ ڈال ڈیتے، وہ بیچے کواپنی طروع میں اوروہ اس کا بیٹا کہ کر بکالا جا تا کھا ، بس جب آنٹ دنے محد صلی انٹر علیہ وسلم کو مبغوث کیا تو آپ نے ال بعدام سے موتودہ نكاح كے علاوہ برنكاح كوكا لعدم كرديا - رتخارى

باست أنوكه للفراش

جربترواكا به المستوالية المستوالية المستوالية المستوالية المستوالية المستوالية المستوالية المستوالية المستورية المس

ہی ہمہ ہے۔ شہرے ؛ یہ ہے وہ شرعی اصول جس کے سامنے قیانے ، مشابہت اور قرندا نلازی وغیرہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے ۔ نبی صلی الشرعلیہ وسلم نے نمتیہ کے سابھ اس بچے کی واضح مشابہت کے باوجود نیسلہ اس اصول ہرکیا کہ: اُلوکٹ گرانواش وَ اللّٰ کِیٰاهِمِ الْجُورِیُ اور حضرت سود کُٹ کو ہر دے کا حکم اس لیے دیا کہ فیصلہ گو اس اصول ہر ہوا بھا مگر معلی ہوتا ہو تا مقاکہ وہ نمتیہ کا نطفہ ہم وگا کہ ویا ہر دے کا حکم بطور تقوی واستحباب عقادا نرواج مطہات کو تو اور بھی استماط کی ضرورت عتی اور ان کی ذمہ داری بحث ہیت آتھا تسا کمؤ منین ہونے کے زیاوہ تھی۔ یہ نمتیہ وہ شخص متا ہی سفے ۔ جنگ آسم میں رسول انٹر صلی الشدعلیہ وسلم کا وائن تورا عال عبار من زمقہ شریف ہر دارا ورعظیم محالی تھے۔ شختہ کی وصیت رسم ما کمیت کے مطابق تھی مگر اسلام نے اسے باطل قرار دے دیا۔

ب: الى وا قرو ملاسوم

م ٢٧٧ - كُنَّا نُزُهُ يُرُبُّ حَرُب نَا يَزِيْكُ أَنُ هَا رُوْنَ أَنَا حُسُايِكُ ٱلْمُعَلِّعُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْيَيْ عَنْ رَبِيهِ عَنْ كَبِيهِ عَنْ كَبِيهِ فَالَ فَامُ رَجُلٌ فَفَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَكَدَّنَا ابْنِيْ عَاهُمْ ثُ بِأُمِّيمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَكُولَادِعُونَة فِي الْكُسُلَامِ ذَكَابَ امْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَكُلَّ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِمِ الْحَكَجُرُ-عبدالتدب عروب العاص مشنے کہا کہ ایک آدمی اعلاور کنے لگا پارسول التد فلاں شخص میرا بیٹا ہے ہیں نے حا بلبیت ہیںاس کی ما*ں کسے ز ناکیا تھا۔ پس دسو ک* انٹرصلیا کٹرعلیہ دسلم سنے فرما یا: اصلام کی کو بی دِعوت (زناکی اولاو کا دعویٰ کرنا بنہیں۔ مبا ہلیت کا معاملہ مہا تار ہا ۔ بچر مبتروا سے کا ہے اور زانی کے بیے پھر ہیں زید لفظ وعوُت ہے دعوت ہنیں،اس کامعنیٰ دوسرا ہے ربیہ جو فرما یا کرزانی کے سیے بھرہے بیہ محاور سے کی ہات سے جیسے کہتے ہیں۔اس کے منہ میں فاک بعنی زا نی کوسوائے محروحی کے کچھ حاً صل نہیں ۔ اور بعض زا نی سنگ سار بھی ہوتے ہیں توان سے سیے ما دی طور پ

۵ > ۲۷ - حسَّ نَنْتُ مُوْسَى بُنُ إِسْمِعِبُلَ ثَامَهُ مِاتَّى بُنُ مَبْمُونِ ٱ بُو بَحِيٰى نَا مُحَكَّدُ بُنُ عَبُوا لِلهِ ابْنِ اَبِى كَعُقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بَنِ سَعْدِهِ صَوْلَى الْحُسَنِ بُنِ عَلَىٰ بُنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رِمَاجٍ فَأَلَ زَوَّجَنِي أَهُلِي آمَنَّهُ لَهُمْ رُومِيَّةٌ فَوَ فَعَثُ مِهِيَهُا فَوُلِدَاتُ غُلامًا أَسُوك مِثْنِي فَسَمَيْنَ عَبْثَ اللهِ تُحَرَّوَفَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَ مَتْ غُلاَمًا أَسُورُ مِنْ لِي فَسَمْنِنَهُ عُبَيْكَ اللهِ تُعَرَّطُهَن نَهَا غُلاَمٌ لِأَهْلِي مُرُومِي بِقَالُ لَمَ يُوْحَنَّةُ فَكَا كِنَهَا بِلِسَا بِهِ فَوَلِدَ تَ غُلَامًا كَانَّةَ وَزَغَتُ مِنَ الْوَنَاعَاتِ فَقُلْت تَهَامَا لَهُ ذَا لَنُ هُ ذَا رِبُوْحَتُهُ فَرُفَعُنَا إِلَى عُثْمَانَ ٱحْسِبُهُ فَالَ مَهْدِ فَي قَالَ فَسَالَهُمَا فَا عَتَرَفَا فَقَالَ لَهُمَا النَّرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِى بَيْنَكُمَّا بِنَفَضَاءِ وَسُولِ اللهِ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْءٍ وَسَلَّوَ إَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْدٍ وَسَنَّوَ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَنَّوَ فَصَلَّى اللَّهُ عَكَيْدٍ وَسَنَّوَ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاشِّ وَٱخْسِينَهُ قَالَ نَعَلَمُا هَا وَجَلَمُا لَا وَكَانَا مَمْكُوْكِينِ.

ر بآح دکونی سے روایت ہے کہمیرے گھر والول نے ایک روحی لونڈی سے میرانکاح کیا، میں اس سے مقانیت کی واس نے میری مانندا یک نسیاہ فام نظر کا جناحی کا تام میں نے عبدانشدر کھا۔ بھر میں نے اس سے جماع کیا تواس نے

میری طرح کا ایک سیاہ فام دلاکا جناجس کا نام ہیں نے عبید النّہ درکھا ، پھرا سےمیرسے خاندان کے ایک دو می غلام نے بگا ڑ دیاجس کا نام پوستنانقا، بس اس نے اس کے ساتھ آئین زبان میں بات جیت کی داور اسے اپنی طرف ماٹل کیا ؟ تو ا مں نے ایک لا کا بنا گو ہاکہ وہ ایک جھیدیلی کی ما نند تھا میں نے اس سے کہا کہ بیر کیا ہے ؟ اس نے کہا کہ بیرلٹر کا پوختا کا ہے۔ بس مہم بیمقد مرحصرت عمل اور کے پاس مے منے میرے نیال میں یہ بات را وی ممدی نے کہی مصرت عمان مناف سے یو جہاتوانہوں نے اعتراف کرایا بس حضرت عثمان مٹنے ذما یا کیاتم اس پر را منی بہو کہ میں تهارا فیصل رسول الشرصلی مشرعلید وسلم کے فیصلے کے مطابق کروک ، رسول الشر صلی الدعلیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ اس کا سیے جس سکے بستر سے ہموا -ا ورمیرے نویال میں دا وی مہدّی نے کہاکہ حضرت عثما ن د شنے اُن دونوں کو لوڑنے نگوا ہےا وروہ دونوں مملوک <u>تھے دمسند آحمر</u>ے

شرح: اس لاوی را ج کو تقریب میں مجہول کہا گیا ہے۔ اس کا بترنشا ن اورنسب و غیرہ نامعلوم سے گوابن حبان نے اسے ثقات میں شمار کیا ہے اور خطابی ومنذری عبی ابوداؤر کی ماننداس کے متعلق ضاموش میں۔

با هر من اکتی بالولیا باب بے کازیادہ مقدار گؤن ہے ک ۲۲۷۷ رکٹ انٹ کنٹو کو بن خالد السّلیق ناالولیٹ عن کافی عشرویعنی

ٱلْأُوْمَ اعِيَّا حَكَّاثُنِّي عَمُولُو بُنَّ شُعَيْبِ عَنْ رَبِّيرِ عَنْ جَبِّهِ بِعَبْدِ اللَّهِ بُنِ عَمُرِو

أَتَّ امْكَرَّأَةٌ فَالْتُ يَامَ سُولَ اللهِ إِنَّ ابْنِي هٰذَا كَانَ بَطْنِي لَنَ وِعَامٌ وَخَدْيِ لَكَ

سِفَاءٌ وَتَجُدِىٰ لَهُ حِمَاءٌ وَإِنَّ آبَاهُ طَلَّفَنِي وَأَمَ ( دَانَ يُنْتَزِعَمُ مِتِّي فَقَالَ بَهَارَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّرَ ٱنْتِ آحَتُّ بِهِ مَا لَحُ تَنْكِئِ.

عبداللدمن عمرون سے روایت سے کہ ایک عورت نے کہا یا دمول اللہ میرایہ جو بجہ سے ،میراپیٹ اس کا غلاف را، میرالستان اس کے پینے کی چیز علی اور میری تود اس کی حفاظت کرتی تھی ۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق وسے دی سبحا وراس کو مجھ سے بھیننا ما بتا ہے۔ رسول الدرصلی الشرعلیہ وسلم نے فرمایا : عبب کک تو نکاح مذکر الدوہی اسکی

منتی ح<sup>ق</sup> نطابی ئے کہا ہے کہاس *مینلے میں کو*ئی اختلاف نہیں، طلاق کی صورت میں ماں ہی بیچے کی مقداد سے إلّا يہ له وه ا ور نکاح کرے ۔ اُس معورت میں اس کی نانی زیادہ مقداد ہے۔ یہ بچہ بقول مدا حب المجمع المجی سس تمیز کورہ مہنجا تا س کیے حصنانت کے لیے مال کومقدم فرمایا۔ اور ابوہر ریرہ دم کی آئنگہ صدیث میں جس بیجے کا ذکر ہے وہ بالغ تقالمذا اسے ختیار دیا گیا اس مدیث سے معلوم ہوا کہ مال جب نکاح کمرے تواس کا حق حضائنت ساقط ہوما تا ہے۔ ا<del>بن المنذ</del>ر نے کہا سی*ے کہ حسن بھت*ری کے سوااس مسئلے ہرسب اہل علم کا اتفاق سے او<del>را حمد سے بھی ایک</del> دوایت ہی سیے کہ

جد بدنکاح سے مال کا حق مراقط نہیں ہوتا۔ بعول ہوگا فی حصرت عثمان طسع بھی بدمروی ہے اور آب تہ م کا بھی یہی تول سے دان کی دلیل حضرت ام سادہ کا لکاح سے کہ حضور مسادہ لکا اولادائی کے باس رہی در بیا ۔ اس کا جواب یہ سے کہ کسی اور سنے دعولی نزگیا تواولا دحضرت ام سارٹ کے باس رہی اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں در بیات کی در کیا تواولا دحضرت ام سارٹ کے کسی دعویلار کی موجودگی میں بھی ماں کا ہی حق قائق ہوگا یہ تھوکا فی سنے کہ کسی دعویلار کی موجودگی میں بھی ماں کا ہی حق قائق ہوگا یہ تھوکا فی سنے کہ کسی دعویلار کی موجودگی میں بھی ماں کا ہی حق کو رہ کا تھوکا فی سنے کہ کورت اگر سبح کہ کسی واجو ہوگی ہوئی ہوئی ہوگا ۔ اس میں کہ کورت اگر سبح کے کسی موم سے نکاح کر سے تو عورت کا حق مصنور کا اور مار میں میں ہوتا۔

ابوداؤد کی کتاب الذکاح میں یہ قصدگر دو کیا ہے۔ کہ می خرم قابت دار متی کہونکہ ابوسلر من معدور کا کہ میں اور اس میں ہوتا ہوئی کہ کہ کہ کہ میرے باجب نے میں ان میں ہوتا کہ دی سے میں نہیں جوتا ہوئی ہوتا اور اس نے میر اور اس نے میری اولاد سے جہا کو اللہ کیا والد اس کی ہوئی اور اس نے میری اولاد سے جہا کہ میرے باجب اور اس نے میری اولاد سے جہا ور اس میں اور اس میں ایک جہول داوی بھی ہے، اور اس میں یور احت نہیں سے کہ اس عورت کا می میں در اور اس میں یورا حت نہیں سے کہ اس عورت کا می در اس کی اولاد کا موم ھیں ۔ در اس کی اور اس میں یورا حت نہیں سے کہ اس عورت کا خاور در اس کی اور ادر اس کی اور اس کی اور اس میں اور اس کی اور اس میں اور اس کی اور اس میں یورا حت نہیں سے کہ اس عورت کا خاور در اس کی اور اس کی اور اس کی اور ادر اس کی اور اس میں یورا حت نہیں سے کہ اس عورت نہیں ہوئی میں در اس کی اور اور اس کی اور اس میں ایک جمہول دا وی بھی ہے، اور اس میں یورا حت نہیں سے کہ اس عورت نہیں ہوئی میں در اس کی اور اس کی اور اس کی در اس کی اور اس کی اور اس کی در اس کی در اس کی اور اس کی اور اس کی در ا

مولا نار نے فرمایا کہ مُرسل روایت ہم اد سے نزدیک حجئت سبے لہذااس کا ادسال ہمیں معنر نہیں ہے۔ دادی کی ہما است کا جہال تک سوال ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بعف دفعہ داوی ایک کے نزدیک جبول ہوتا ہے گردوسرول کے نزدیک معروف ہوتا ہے۔ تعمیری بات کا جواب یہ ہے کہ اس عورت نے دو باتوں کا دعوی کیا تھا، ایک یہ کمیرے باپ نے میرا نکاح میرے باپ نے میرا نکاح اس ہوگیا کہ بھی کہ دوسرایہ کہ میرے باپ نے میرا نکاح میرے بیج کے چچا سے نہیں کیا اس سے معلوم ہوگیا کہ بھی کا باپ اس وقت ہو بودنہ تھا اگر وہ موجود ہوتا تو بھی کا باپ اس وقت ہو بودنہ تھا اگر وہ موجود ہوتا تو بھی کا جیا اس کا نکاح باطل کر دیا کیو نکہ وہ عودت کونا پہند چچا اسے ناحق نہ ہے کہ جے کے جیا سے نکاح کرے اور دوسرے دعوی کے فیصلہ سے سکوت فرمایا اور سکوت اس کیات کی دلیل نہیں کہ حضورہ نے بیچے کے متعلق اس کا حق ساقط فرما دیا تھا۔ اور صدیف میں بہ دلیل تھی ہے کہ بچے بات کی دلیل نہیں کہ حضورہ نے بیچے کے متعلق اس کا حق حفایات ساقط ہے۔

١٤٧ - ٢٥ و ٢٥ و المحسَّى الْكُسَنُ الْكُسَنُ الْكُمَا اللَّهُمَا اللَّهُمَا اللَّهُمَا الْكُمَّا الْكُمَّا الْكُمَّا الْكُمَّا اللَّهُمُ الْكُمَّا اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ الْكُمْ الْمُعْمَا اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمَا اللَّهُمَا اللَّهُمُ اللَّهُمَا اللَّهُمُ اللَّهُمَا اللَّهُمَا اللَّهُمُ اللَّهُمَا اللَّهُمَا اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمَا اللَّهُمُ اللَّهُمَا اللَّهُمَا اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمَا اللَّهُمُ اللَّهُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللْلِمُ اللَّهُمُ اللْمُعُمُا اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللْمُعُمِّلُولُ اللْمُعُمُا اللْمُعُمُا اللْمُعُمُا اللْمُعُمُا اللْمُعُمُا اللْمُعُمُا اللْمُعُمُا اللْمُعُمُ اللْمُعُمُولُ اللْمُعُمُا اللْمُعُمُونُ اللْمُعُمُا اللْمُعُمُ اللْمُعُمُ اللْمُعُمُولُ اللْمُعُمُ اللْمُعُمُولُ اللْمُعُمُولُ اللْمُعُمُولُ اللْمُعُمُ اللْمُعُمُولُ اللْمُعُمُولُ اللْمُعُمُ اللْمُعُمُولُ اللْمُعُمُ اللْمُعُمُ اللْمُعُمُولُ اللْمُعُمُولُ الْمُعُمُولُ اللْمُعُمُ الْمُعُمُ الْمُعُمُ اللْمُعُمُ اللْمُعُمُ اللْمُعُمُ

رَطنَتْ بِالْفَارِسِبَّةِ رَوْجِ بُرِبُ اَنُ يَنْهَبِ بِابْنِ فَقَالَ اَبُوهُ مَرَيُرَةً اِسْبَهِ مَا عَلَيْهِ وَرَطنَ لَهَا بِلْالِكَ فَبَاءَ دَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُحَاقُنِي فَيْ وَكِيلِ فَى فَقَالَ اَبُو عَلَيْهِ وَرَطنَ لَهَا بِلْالِكَ فَبَاءَ ذَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُحَاقُ اللهِ وَكُولِ فَي فَقَالَ اللهِ وَكُولِ اللهِ مِسْ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ وَكُولُ اللهِ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ وَقَالَتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَتَ ذَوْجِي بُرِيْهِ اللهِ مَنْ يَعْدَى اللهِ وَتَ ذَوْجِي بُرِيْهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَقَالَ اللهِ وَلَا اللهِ وَكَالَ اللهِ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهِ مَنْ اللهُ عَلَيْهُ وَقَالَ اللهُ عَلَيْهُ وَقَالَ اللهُ عَلَيْهُ وَقَالَ اللهُ عَلَيْهُ وَقَالَ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَقَالَ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَقَالَ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ فَى وَلَا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُو

بی میں ہوئی ہے۔ نے اپنی مال کا ہاتھ مکر طرک اور وہ اسے سے کئی رئس کی، ابن ما مہر، تر مذی م نے اپنے مال کا ہاتھ مکر طرک اور وہ اسے سے کئی رئس کی، ابن ما مہر، تر مذی م

مشر ح : نحطا بی سنے کہا ہے کہ اس عورت نے اپنے کلام سے نکام کردیا تھا کہ بچہ بڑا ہوگیا تھا اور ماں کی خدمت کہ تا تھا ، اسلے بچے کو اختیار دیا جا تا ہے اور حضور کے جو استمام (قرعداندازی) کا ذکر فر ما یا تھا اس سے خالئا ہی کہ تا تھا ، اسلے بچے کو اختیار دیا جا تا ہے اور حضور کو استمام کہ تا تھا ہو تھا ہوں میں معنی قطع نزاع سے سے ہو تی ہے ۔ یا مثاید اس وقت تک حضور کو کے میا دی ہونے تھا ہم منا کہ بچہ اتنا ممیز بہو چکا ہے کہ وہ مال کی خدمت کے قابل ہے یا پہلا حکم مثایدا جہتا دکی بناء ہر تھا اور دوساو حی کی بناء ہر بہر ممال ہی دور شاید ابو ہر نے اس میں اختیار ہوگا ہے ورزش بدانو ہر نے اسے کہ اور دوساو حی کی بناء ہر بہ مال ہوں گے۔ جنا بچہ مافظ زیلتی نے ابن حباں کی حدیث کا موالہ دے کر بنایا ہے کہ انے بھی یہ دوہی فیصلے بتا سے ہوں گے۔ جنا بچہ مافظ زیلتی نے ابن حباں کی حدیث کا موالہ دے کر بنایا ہے کہ

ا بوم برئے نے اس لڑکے واختیار و یا تھا۔ ابو مکر صدیق رمنی انٹر عنہ نے مصنرت عرص کے خرد سال بیے کا فیصلاس کی ما ں کے مق میں کیا تھا ورصحابہ کی موجودگی میں کیا تھا، کسی نے اعترامن نہیں کیا۔ بس معلوم ہواکہ اختیار بڑے بیچے کو ملتا ہے نزکہ صغیر اسسن کو۔

٢٢٧٨ حَكَ نَنَا الْعَبَاسُ بَنَ عَبُوالْعَظِيمُ نَاعَبُكَ الْمَلِكِ بَنُ عَبُود سَا
عَبُكَ الْمَوْنِ نِنْ مُحَكَّدُ لِاعْنَ بَرْئِيكَ بُنِ الْهَادِعَنْ مُحَكَّدِ بَنِ إِبْرَاهِ بَحَى عَنْ نَا فِعِ
ابْنِ مُحَجُدِعِنَ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيَ رَضِى اللّهُ عَنْ لَهُ قَالَ خَرَجَ زَيْكًا بُنُ حَامِ فَتَ اللّهُ عَنْ لَا اللّهُ عَنْ هَا لَ خَرَجَ زَيْكًا بُنُ حَامِ فَتَ اللّهُ عَنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْ اللّهُ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَلَى عَلْ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ ال

منه فعلام بابسه حماره فقال جعفران احلاها الما حق بها ابنه عيى وعِلاى خالتها وابنه عيى وعِلاى خالتها والله خالتها والمناف المناف المناف المناف المناف والمناف المناف والمناف و

حَمِلَى اللَّهُ عَكِينِهِ وَسَلَّوَ وَهِي (حَقَّ بِهَا فَفَالَ رَبُكُ مَا أَنَا خَرَجْتُ (كَيْهَا

وَسَا فَرُتُ وَ فَهِا مُتَ بِهَا فَخُرُجُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَتَّوَ فَلَا كَرَحَدِهِ بُثَّا فَالَ

وَاتَّمَا الْجَادِيدُ فَا قُضِي بِهَا لِجَعْفَرَ نَكُونُ مَعَ خَالِتِهَا وَإِنَّهَا الْخَالَدُ أُنَّمَ

علی رصی اقط معنہ سنے کہا کرزید بن مار فرم مگرگیا ورحصرت بمز ہوئی میٹی کو لایا ۔ بس حجفر من نے کہا کہ اسے میں لیتا موں ، میں اس کا زیادہ حقدار بہوں ۔ بیمیر سے چچا کی میٹی سے اور میر سے گھر میں ارسول انشد میلی مانند محوتی سے ا علی شنے کہا کہ میں اس کا زیادہ حقدار بہوں ، بیمیر سے چچا کی میٹی سے اور میر سے گھر میں رسول انشد میلی اسٹہ ملیوسلم کی میٹی سے بواس کی زیادہ حق دار سے ۔ زیر من بولاکہ میں اس کا زیادہ حقدار بول ، میں کمہ گیا، سفر کیا اور اسے سے کر آیا۔ بیس نبی صلی الشد علیہ وسلم باہر تشریف لاسٹے تو علی من نے یا کسی اور سنے یہ واقعہ بیان کیا ۔ حصنور سنے فرای کہ لاکی کا نیعملہ

تو میں بیکرتا مہوں کہ وہ حبط دختکے ہاک اپنی خالہ کے بانس رہے گیا ورخالہ بھی تو ال مہی ہے در تر مکنے عن البرادين عازئے تبخاری ایفنگاعن البرادرمزی

نشی سے : بروا قدیم قالففنا، کاہے جبکہ حضور مرا لظہ آن باہل یا جج میں فردکش سخے۔ حمز ہ دینے کی میٹی کا نام عُمارہ مشہودتہ ہے اسے فاطمہ، اُمامہ، امدالتہ سلی بھی کہاگیاہے۔ اس حدیث میں زید بن مار فرد سے اُسے لانے کا ذکر سے اور اگلی حدیث میں اُ تاہے کہائے کپڑنے واسے علی مستھے مزید بجٹ آ گے آتی ہے ۔ سفر سے مراد بھاں سفر شرعی نہیں جکہ مکہ سے مرانظہ ان تک کا سفر ہے حافظ نے کہا کہان تمینوں حدیرات کا مجاکڑا مرانظہ اُن میں بیش آیا بھا۔اور حضور کے

سا صفے یہ مقدمہ مکر تیجہ میں میٹی ہوا عقا جیسا کہ <del>مسندا حرد مستدر کہ</del> حاکم ا<u>ور مغازی</u> اکی الاسود سے ثابت ہے بعلوم ہو تا ہے کہ پہلا چھکڑا تومرا نظار ن میں ہوا۔ بھر را ستے میں آکہ علی مٹنے وہ لڑکی حضرت نا طری<sup>ن</sup> کے میپرد کردی اور

فيصله كن اختلاف مدىينه مي مواجس كافيصله حفنور النف واياعا .

٢٢٧٥ - حَكَّا ثَنَكَا مُحَكَّدُهُ بَنُ عِبْسَلَى مَا سُفَهَا نُ عَنْ آبِى فَرُوَةَ عَلْعَبُوا لَرَّمُونَ أَبْنِ آبِى لَيُكَلَى عِبْلَا الْمُحَبِّرِولَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ وَقَصْلَى بِمَالِحَعْفَورِلِاَتَّ خَالَتَهَا

عبد الرحن بن ابی میلی نے بیر مدیث ناتمام روایت کی ہے۔ داوی نے کہاک مفنور منے اس کا فیصلہ جعفر کے سن میں کیا تھاکہ والم کا فیصلہ جعفر کے سن میں کیا تھاکہ ونکہ در میں گئی ۔

م ٢٢٨ - حَكَمُ ثَنَا عَبَا دُ بُنُ مُوسِى اَنَّ اِسْمِعِيْلَ بُن جَعْفَرِحَكَا تَهُمُ عَنَ اِسْرَا مِیْلَ عَن اَفِی اِسْمَانَ عَن هَا فِی وَهُبُکِرَةَ عَن عَلِی قال لَمَا حَرَجُنَا مِن مَکَمَّ اَسْرَا مِیْلُ عَن اَفِی اِسْمَانَ عَن هَا فِی وَهُبُکِرَةَ عَن عَلِی قال لَمَا حَرَجُنَا مِن مَکَمَّ تَعْفَدُ اِسْمَا وَ فَالَ مَعْمَدُ اللّهُ عَمْدُ اللّهُ عَمْدُ اللّهُ عَمْدُ اللّهُ عَمْدُ اللّهُ عَمْدُ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلْكُولُ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلْكُولُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ ا

علی دم سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: حب ہم ملکہ سے نکلے تو حمزہ دم کی بیٹی: اے میرے چپا، اے میرے جپا، پکارتی ہوئی ہم رہ پیچھے بھاگ آئی، پس علی منے اسے پکٹر لیا اور اس کا ہا تھ فا طریع کو تھما دیا اور کہا: برلوا پنے جپاکی بیٹی بیں فاطمہ دشنے اسے سواد کرالیا۔ بھر الواسی ق راوی نے بیرصدیث بیان کی، کہا کہ جعفر مشنے کہا: بہ میرے چپاکی بیٹی ہے اور اس کی فالہ میرے نکاح میں ہے، لیس نبی صلی الشرعلیہ وسلم نے اس فیصلہ فالہ کے حق میں فرمایا اور

فر مایاکہ: مالہ مال کی مانند موتی ہے۔

مشی سے: حضرت علی ماس مدیث کے دوراوی ہیں، ایک ہانی دورام رہی ہی این بیریم مثیبانی ، دونوں کو بعض مخدش نے جو چھا کہ کہ اسبے ۔ حمزہ دس کے جہول کہا ہے اور ہیں وکو توابن فرائل نے صنعیعت بھی کہا ہے ۔ حمزہ دس کے بیچے کہ کہ سیا اسے لا ایر سول الشر صلی دستا ہے تھا ۔ حصنورہ حمزہ ہم کے در صناعی بھیا ئی تھے یہلی دوایت کے مطابق کم سے اسے لا نے والا زیر بن مار فتر من تھا۔ حصنورہ کو اس کا علم مدینہ ہنچ کر ہوا تھا حب کہ سلیمان تمہی کی مغازی سے مافظ نے نقل کیا ہے۔ بھر حب وہ فرودگاہ میں ہنچی تو یا عم ہم ، یا عم کیار تی د ہی ۔ حصرت علی منے اسے مکو کر کروا جب سے اسے کر کے موالے کر دیا جب ایک ابن سید کی ایک مرسل دوایت میں ہے جو کہ فرد الباقر سے آئی ہے ۔ وا ضع د ہے کہ عوز میں یا ہی کے صلح مدید ہیں۔

رے میں مرکور منطق جا کہ سی فی عِثّاق الْمطلقة

مطلّقه کی عدت کا باب

١٢٨١ حكا فك الكيم الكيم

اسماً بنت بند بدبن السكن الفعارب سے دوایت ہے کہ اُسے رسول الند صلی التٰدعلیہ وسلم کے عہد میں طلاق موگئی اوراس وقت مک طلاق کی عدّت منه متی، بس حب اسماء کو طلاق طی توانشد تعالیٰ نے عدت کا حکم میں بہلے ہیل اسی کے متعلق اتالائقا .

تشی ی: مندری نے کہا ہے کہ اسمائر مہا بعات میں سے تقی، معا ذر من جبل کی چانا دہن تقی اور عور توں کے مسائل معنور ملی کی خدار دہن تھی اور عور توں کے مسائل معنور ملی خدار میں خیسے کی بیوب کے ساتھ نور وحی کا ذرق کے شقے۔ مدیث کی سند میں سلیمان بن عبد البہرانی جوالوداؤد کا شخ بھی ہے، مختلف فیہ ہے ۔ نسانی نے اسے کذاب شک کہا ہے اور اس کی ثقامیت کی نفی کی ہے مابن عبان اسے ثقہ بتا تاہد گرماعت ہی اسے نامبی عظراتا ہے۔

بائب في نسيزما السنتين بامن على المطلقات مطلقات كاعدت من ننخ وأستشاء كاباب

٢٢٨٢ حَكَّ أَنْ الْمَدُورِيُّ كَتَلَا تَكُورُ مُكَنَّدُ الْمَرُورِيُّ كَتَلَا تَانِي عَلِيُّ بُنُ مُحَدُينِ عَن عِنْ عِنْ عَن عِنْ عَنْ عِنْ الْمَرُورِيُّ كَتَلَا تَانِي عَبَاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَ الْتُ عَن عَنْ عِنْ عِنْ عِنْ عِن ابْنِ عَبَاسٍ قَالَ وَالْمُطَلَّقَ الْتُ عَنْ عَنْ عِنْ الْمَرْعَ مِن الْمَرْعِينَ مِن الْمَرْعِينَ مِن الْمَرْعِينَ مِن الْمَرْعِينَ مِن الْمَرْعِينَ مِن الْمَرْعِينَ مِن اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ مَن اللَّهُ مُن اللَّهُ اللَّهُ مُن اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مُن اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مُن اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُن اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُن اللْمُن اللَّهُ مُن اللْمُنْ اللَّهُ مُن اللْمُنْ اللَّهُ مُن اللْمُنْ اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللْمُن الْ

ابن عباس مِسْنے کہاکہ: وَالْمُسُطِلُقَا صُ آئِهُ طلاق دی گئی مورّمیں اپنے آپ کوّمین قرود رحیف، تک روکے دھیں، اور کہاکہ: وَاللَّا نِیْ یَکُسُنَ مِنَ الْمُهَجِیْضِ آئِج "اور بہاری عور لوّں میں سے جوضیض سے مایوس ہو گئی ہوں، اگر تہمیں شک بہوتوان کی مُدّت مین ما ہ سیے ہم بس وہ ہیلی آئیت اس دوسری کے ساتھ منسوخ ہوئی۔ اور ابن عباس رسے نے

کھاکہ: وان طلقہ کھڑے گئی من قبل ان میسٹر کھئی آئے "اورا گرتم انہیں چونے سے قبل طلاق دو توان کے ذرمہ ہمارے یہ کو کئی مذربی سے اس کے داوی حسین بی واقد کو صعیف بنا یا ہے یا مندر سے بیا کہ شرح: جیسا کہ شاہ ولیا لڈرٹنے ا تعوز آئم ہیں کھا ہے نسخ کا لفظ وضاحت، کسی شبے کو دور کر نے ہسی صحم کے ایک جذب کو بدلنے یا ابہام کو دور کرنے پر بھی لو لاجا تا ہے۔ اس صریب میں پہلی آئیت سور ڈالبقرہ کی ہے (نہر ۱۷) دوسری سور ڈ طلاق کی دغربی تعمیری سور ڈ احزاب کی نہراہ ، پہلی آئیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم مطلقہ عورت کی معدت تیں جین ہے گئر وسری نے وصاحت کی دی کہ جنہ ہیں سے میں نہ آئے ، یا بوجہ نا یا لغی اجمی حیون کی عمر کو لا پہنچی ہوں ان کی عدت نمین ماہ ہے ۔ اسے ابن عباس من نے نسخ کے لفظ سے ظاہر کیا ۔ اسی طرح تیسری آئیت میں ان مطلقہ عور توں کا حکم سے جنہ میں خلوت سے بہلے طلاق دی گئی ہمو کہ ان کی کوئی میرت نہیں کیونکہ خاو نہ نے انہیں مطلقہ عور توں کا حکم سے جنہ میں خلوت سے بہلے طلاق دی گئی ہمو کہ ان کی کوئی میرت نہیں کیونکہ خاو نہ نے انہیں میں ان کی میں تا ہم کی میں ہوگہ ان کی کوئی میرت نہیں کیونکہ خاو نہ نے انہیں میں ان کام مستنگی ہو گئے ہیں ۔

بَا شِعْت كاب بِ الْمُعَلَّا جَعَةِ الْمُعَلِّابِ مِن الْمِعْتِ كَابِابِ مِنْ الْمُعْتِدِي الْمُعْتِدِي الْمُعْتِ

سر۲۲۸ حَلَّ فَنَا سَهُلُ بُنُ مُحَكَّدِبِ الْتُنْ بَيْرِ الْحَسْكُوبِّ نَا يَجْبَى بُنُ زَكِرِيًا ابْنِ رَبِی زَائِکَ لَا عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَة بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَجِبُهِ بَنِ مُجَبُبِهٍ عَنِ إِنْنِ عَتَاسٍ عَنْ عُمْرَاتَ التَّبِثَى صَلَّى اللهُ عَكَيْرُوسَ تَوْ طَلَّقَ حَفْصَة لُحُرَّ الجَعْهَا-

ابن عباس *دمنا نے عمر دمن*ی الشدعنہ سعے مروا بیت کی *کہ دسو*ل الشد صلی الشدعلیہ وسلم نے حفصہ پرف<sup>ن</sup> کوطلاق **د**ی تھیر مرید عکر این دنی آت ہوئی ہیں :

شرحے: نسانی کی دوامیت میں آبق قرش کا لفظ ہے بمولا نائنے فوا ایک اس میں ابن کا نفظ غلط ہے ، کا تب کی غلطی ہے بمولا نا شاہ عبدا لغنی مهاجہ مد بی نے انجاح آلی جہ ہیں کہا ہے کہ فیخ عبدا لحق عجی رف د بلوی نے مدادج آلنبوۃ میں کہا سے کردسول الڈصلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ یہ کو ایک طلاق دی ۔ عبب حضرت عمرین کو بہتہ چلاتو انہیں بہت عم مہوا ہم جائ علیہ دسلم کو بذریعۂ وحی کہاگیا کر حفصہ یہ نسے درج کی ہے کہ حبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ من کو طلاق دی بیوی ہوگی ۔ مالم نے مست درک میں انس پھی دوامیت درج کی ہے کہ حبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ می کھوالاق دی تو آپ کو دموع کاحکم ملا اور آپ نے دموع کم دیا ۔ حاکم نے اسے صبحے قرار دیا ہے کہ برنجا دی وسلم کی شرح پرسے۔

كَا فِكِ فِي نَفْقَدِ الْمُبْتُوتَةِ الْمُبْتُوتَةِ الْمُبِتُوتَةِ الْمُبِتُوتَةِ الْمُبِتُوتَةِ الْمُ

م ٢٠٨٠ حَلَّا ثَنَا الْقَعْمَرِيُ عَنْ مَالِكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بَنِ بَرِيْ مَا وَلَى الْكُولَ الْكُولُو بَنِ سُفَيَانَ عَنَ اِفِى سَلَمَدُ بَنِ عَبْدِ الرَّحُمْنِ عَنْ فَاطِمَة بِنْتِ فَيْسِ اَتُ اَبَا عَمْرِ وَ ابْنَ حَفْرِ مَلَا قَهَا الْبَنَةَ وَهُوعَا بِنِ فَا مُرْسَلَ اللهِ فَا كَبُلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخَطَتُهُ فَقَالَ لَهَا اللهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِن شَمْ فَي فَكَاءَتُ وَسُولَ اللهِ فَا كَرَتُ لَا لِكَ كَمْ فَقَالَ لَهَا وَلِللّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِن شَمْ فَي فَكَاءَتُ وَسُولَ اللهِ فَا كَرَتُ لَا لِكَ كَمْ فَقَالَ لَهَا لَكُ مَا لَكُ عَلَيْنَا مِن شَمْ فَي فَكَاءَتُ وَسُولَ اللهِ فَا كَرَتُ لَا لِكَ كَمْ فَقَالَ لَهُا لَكُ مَا كُولُ وَلَا اللهِ فَا كَرَتُ لَا لِكَ كَمْ فَقَالَ لَهُا لَكُ وَلَا اللهِ مَا لَكُ عَلَيْكُ اللّهُ فَا كَرَتُ لَا لِكَ كَمْ فَقَالَ لَهُا لَيْكُ وَلَا عَلَيْكُ وَاللّهُ مَا كُولُ وَلَا مَن مَا عُلَى اللّهُ فَا كَرَتُ اللّهُ مَا كُولُ وَلَا مَا مُعَالِي وَا فَا حَلَقِ قَالَ اللّهُ فَا لَكُ مَا عُلَلْ اللّهُ فَا لَكُ وَاللّهُ مَا عُلَلْ اللّهُ فَالَتُ اللّهُ فَا لَكُ مَا عَلَيْ مَا عُلَالُ اللّهُ وَالْمُعَالِ اللّهُ فَا لَكُ مَا عُلَالًا مَا مُعَالَى فَا اللّهُ مَا كُولُ اللّهُ عَلَى اللّهُ فَاللّهُ الْمُعَلِّ فَا لَهُ اللّهُ الْمُعَلِّ فَا لَا مُعَلَّى مُلْكُولُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ مَا عُلَالًا مَا عَلَيْكُ وَاللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مَا مُعْلَى اللّهُ مَا مُلْكُولُ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

اَتَّ مُعَاوِيَنَهُ بَنَ اَبِي سُنْيَانَ وَاَبَاجَهُ حِطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ اَبُوجَهُ وِ فَلَا يَضَعُ عَصَاءٌ عَنَ عَاتِقِهُ وَاتَمَا مُعَاوِيتُهُ فَصُعُلُولِكُ لَا مَالَ لَهُ إِنْكَى اسْامَنَ بَنَ نَرْيُهِ فَالْتُ فَكِرِهُتُهُ ثُوَّ قَالَ إِنْكَ فِي أَسَامَةَ بُنَ رَيْهِ فَنَكَحُنَهُ فَجُعَلَ اللهُ تَعَالَى فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتُهُ طِنْكَ .

فاطمہ بنت تیس منے دوا میت ہے کہ الوعم دون بن مفعی سنے اسے طلاق بنۃ دے دی جبکہ وہ گھرسے خائب تھا۔ اس کے وکہ بل نے فاطمہ بن کو کو بھیج تو فاطر بن سخت ناراض ہوئی، وکیل نے کہا والٹہ میرے ؤم ٹر متما الکیج نہیں تا ہیں وہ رسول الٹہ میل اللہ علیہ وسلم کے باس آئی اور آئی سے یہ بیان کیا تو آئی نے اس سے فرما با کہ اس کے ذمہ تیرا کوئی ففق نہیں تو آئی نے اسے ام شرکیے ہوئے میں عدت گزارے، وہ ایک ایسی عورت ہے جس کے گھر میں عدت گزارے، وہ ایک ایسی عورت ہے جس کے گھر میں عدت گزارے، وہ ایک ایسی عورت ہے جس کے گھر میں عدت گزارے، وہ ایک ایسی عورت ہے تو و بال مرب اللہ اللہ میں میری عدت گزار می کی کھر میں عدت گزارے و بال کی ہوئے اللہ کو جب میری عدت گزار میں کہ ہوئے و بال کی ہوئے اللہ میں خور در کرت دی اور جو پر در شک کیا گیا ۔ کے ما کھ اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں خور در کرت دی اور جو پر دائی کہ اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ اللہ کے دو بارہ و میا ہوئی اللہ میں اللہ میں اللہ میں خور در کرت دی اور جو پر دائیک کیا گیا ۔ کو مسلم اور نسا فی نے بھی اسے دو ایت کہ ہوئی ہوئی اسے دو ایت کہ ہوئی اسے دو ایت کہ ہوئی اسے دو ایت کہ ہوئی اسے دو ایس کیا ہوئی اللہ کے دو ایک ہوئی اسے دو ایس کہ ہوئی اسے دو ایس کے دو ایک ہوئی اسے دو ایس کے دو ایس کے دو ایک ہوئی اسے دو ایس کے دو

شہر کے : مبتوتہ کا نفط بت سے نسکل سے ، تعنی جسے طلاق البتّہ ہوجا ئے ۔ اور یہ طلاق بائن اور ٹلاٹ ہر دوکومشنمل

کندھے سے ندا تارینے کے دونوں مغنے ہوسکتے ہیں۔ فاطر پہت صاحب عقل وجمال بھی اورائسا در مسیا ہ فام تھا۔ لہذا پہلے اس نے طبعگا سے نا بین کی اور پھر حفنور ص کے حکم سے نکاح کر دیا ۔

فاطہ بنت تعین کی مدمیث سے استدلال کا جواب بہ ہے کہ مصرت عمر صنی التکر تعالی عنہ نے اسے روّ کر دیا ہما اور کہا تھاکہ بم اپنے التکہ کی کتاب کو اور اپنے نبی می کم منت کو ایک عورت کے قول بہنہ یس محبور ٹرتے، کیا بتداسے بات یاد

بائن طلاق والی خا وند کے سبب سے مجبوس سبے ۔ا ورجنہوں نے کہاکہ رہائش واحب نہیں ال کی دلیل ہے آمیت سبے وَاَ سُکِدُ حِنْ حَدُّنْ صَلَىٰ شَکَتُ ہُمُ مَالِحُ اص میں اس عور ت کا ویا ں دمہنا واحب سبے جہاں خا و نام فوریہ بائن الما ق

ری یا عبول گئی اوراُسامر "بن زبیر نے بھی اس کا انکار کیا تھاجب فاطمہ "بربات بیان کرتی تو دہ ہو کچے ہا تھ میں ہوتا ہی بہتر بھینک دیتا تھا۔ اوراسی طرح مصرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا انکار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ: فاطرہ کے سیے بہتر ہے کہ رہے دیت بیان نہ کیا کہ سے کہ رہے دیت بیان نہ کیا کہ میں ہوتا ہوئے اس کا بیر فول کہ میتبوت کے سلیے نفقہ اور رہائش نہیں ۔ طیا وی نے بیراقوال نقل سے کہ بیروایت کیا کہ الرحل نے کہا : لوگ فاطرہ کہ اس مدیث کی روایت کے باعث مکم کرے تے سے میں نہ کہا اس مدیث کی روایت کے باعث میں المنظاب دھنی النہ عنہ سے میں نہ کہا ، اس سے معلوم ہوا کہ اس معاسلے میں سب نے میں بہر کہا ، اس سے معلوم ہوا کہ اس معاسلے میں سب

ا مىجاب كايبى مذَّرْميب تقا.

عَلَىٰ النَّهُولُولِ لُّهُ رِنْ قُهَى فَالْمُحُمْ وَتِ مَهَاكُما مِهِ كَمَاسَ مِلَا مَرَاوِر نَعْقَد مِهِ

E DAR DO DO DO DO DE CONTROLO DE

اس نفقہ کے وجوب کے مبہ میں علماء کا اختلاف سے۔ ہمارے علمائے منفیہ کا قول ہے کہ نکاح کے باعث خاوند کی طرف سے عورت برجو حسس ثابت ہجا ہے یہ نفقہ اس کے باعث سے امام شا فعی دختے اس کا باعث ندو جیت نو وجدیت کو و آردیا ۔اور علماء نے یہ بھی کہا کہ جو نکہ خاوند کا ملک نکاح اس برٹا بت ہے لہذا یہ نفقہ واحب سے ۔اور بعن نے کہا کہ اس کا سبب مردکی تو امیت ہے ۔اکو کہاں قو امین کا لینسا ہما آئے اس میں مرد کے قو ام اور گھر بار کا منتظم ہونے کے باعث اس کے ذمہ نفقہ واحب کیا گیا ہے ۔اور توامیت نکاح سے نابت ہوتی ہے ہہذا وجوب نفقہ کا باعث نکاح ہوا۔ مملوک پر مالک کا جومی بلک سے اس کے باعث مملوک کی اصلاح وانتظام مالک کے ذمہ واجب ہوجا تا ہے۔ بس خاوند کے لیے عورت پر جوحی صب ثابت مملوک کی اصلاح وانتظام مالک کے ذمہ واجب ہوجا تا ہے۔ بس خاوند کے لیے عورت پر جوحی صب ثابت

سے نفقہ کا وحوباس کے باعضیسے۔

یہ آبات وا تا ویٹ گوزوجہ کے متعلق ہیں مگر مطلقہ معتدہ ہی اسی حکم میں واضل ہے۔ وہ جب ہے۔ اس کی عدت میں ہے من وجراس کے تق میں ہے لہذا جس طرح اس سے تبل نفقہ در ہائش کی حقدار تھی اب جی ہے۔ بلکہ عدت میں ہے من وجراس کے تق میں ہے لیونکہ شرع نے اس کا حق جب میں مدت سے ذر سیعے سے لازم عظما و با سے بہیں درجی طلاق کی صور ست میں تواسے نفقہ وسکٹی کا حق مات ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ دہوئ کے حق کے حق کے باعث احمی نکاح قائم ہے۔ بہی قبل الطلاق والا حال تائم ہے۔ اگر طلاق نما خرا ہے وار کوئی ہے۔ کوئی کئی کوئی اور کوئی کے حق بالا جماع نا بہت ہے اور اس کی دلیل آبت قرائی ہے : کوئی کئی اور کوئی اور کوئی کوئی کوئی کوئی کے کہا کہ نہ نفقہ وا حب رہا نہ سکٹی کیونکہ آبت نے نفقہ کا وجوب اور اس کی دلیل آب ہے۔ اور عقلی دلیل ہے کہا کہ نہ نفقہ وا حب رہا نہ سکٹی کیونکہ آبت نے نفقہ کا وجوب میں است دلال کیا ہے ۔ اور عقلی دلیل ہے دی ہے کہ نفقہ وا عب رہا نہ سکٹی کیونکہ آبت قیس کی صور سے میں است دلال کیا ہے ۔ اور عقلی دلیل ہے دی ہے کہ نفقہ وا عب رہا نہ وں نے والے کہا کہ ما ماہ کی صور سے میں است دلال کیا ہے ۔ اور عقلی دلیل ہے دی ہے کہ نفقہ وانیرہ والی کی باعث ہے ، حب بیک مذر الیا سے جو بیا تھی ہی میں میں نہ کے باعث ہے واس کی فرع بھی باطل ہوئی ۔ نگر منا نعی نے کہا کہ حاملہ کی صور سے میں است دلال کیا وجوب نفق سے جا تا ہے جو بیا تائی کی صور سے میں میں سے درائش نامی ہوئی۔ نگر میں نوی نوی سے کہا تائی میں سے درائش تائے کہا کہ حاملہ کی صور سے میں باطل ہوئی ۔ نگر منا نعی نے درائش کا وجو ب نفق سے جا تا ہے جو بیائی کی صور سے میں است دو بیائی کی صور سے میں کہ دو بیائی کی صور سے کہ دو بیائی کی صور سے میں کی سے دو بیائی کی صور سے کی سے دو بی سے کہ دو بیائی کی سے دو بیائی کی سے کہ دو بیائی کی صور سے کی سے دو بیائی کی کوئی کی کوئی کی کی کی سے کی سے کی کوئی کی کوئی کی کی کوئی کی کوئی کی کی کوئی کی کوئی کی کوئی کی کوئی کی کوئی کی کوئی کی کی کوئی کی کوئی کی کوئی کی کوئی کی کوئی کی کی کوئی کی کوئی

صفیدی دسیل قرآنی آیت ہے؛ واسٹکنو کھی من کیک مسکن کی منی کی منی کی منی کی جوب کرکے اور عبدالشر
بن مسعود کی قرآت میں ہے: اسٹکنو کھی منی کی کئی سکنت و کا نفیقو اعکی ہی وجب کرکے وونوں
قرآنوں میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ دوسری قرآت بہلی کی تفسید میساکہ: کو اسٹار ی والشاد شک کا قطعوم المدین کھی اختلاف قرات نہیں بلکواس کی قرات میں وائل المدین کے قاطعو کا المدین کا منی وائل المدین تا میں میں مند ہوگی انہ کا مند ویا تو نفقہ نحود اس می ہے ۔ اور جب المند تعالی نفقہ کمانے کی قدرت ندر کے گی تواس کا مند کی نفتہ کی تفایل کا مند کی تواس کا تا گا اللہ کی تواس کی تواس کی تواس کا مند کی تواس کی

اللهُ عَلَيْهُ وَسَنَّوَ لَبُسَتُ لَهَا نَفَقَدٌ وَلَا مَسْكَنْ فَالَ فِيهُ وَآمَ سَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَنَّوَ أَنَ لَا تَسْبِيْفِيْنِي بِنَفْسِكِ -

وہی حدمیث ابوسلمہ سے دوسری سندسے مردی سے کہ ابوعمروب حفق کی نیخز و می نے فاطمہ نبت قلیں ہی کو طلاق ٹلا شہ دی الخ اس میں سے کہ خالد بن الولیڈٹنے کہ اکر نبی صلی الٹرعلیہ وسلم نے فرایا : اس سے لیے کوئی نفتہ اورمسکن نہیں ۔ اس میں بہ بھی سے کہ دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے اسسے پیغام جیجا کہ اپنا فیصلہ کمرنے میں مجھ سے حباری نہ کہ نا دلینی عدّت کے بعد مشورہ کر دبینا )

١٢٨٧- كَكَ اَتُكَ الْكَيْدَةُ اَنْ سَعِيْدِهُ اَنَّ الْحَكَمَةُ الْمُحَكَمَّا الْكَاكُ الْمُحَكَمَّا الْمُكَمَّةُ اللهُ الْمُكَمَّةُ اللهُ الله

ابوسلمہ نے فاطمہ نبت ندین سے دواہت کی اس نے کہ اکر ہیں ایک مخروبی کے نکاح میں تھی اوراس نے مجھے کملاق البتہ دے دی ۔ پھرلا دی محمد بن عمر و نے مالک کی صدیت کی مانند بیان کی اس میں حضورہ کا یہ قول نقل کیا کہ اسٹے تعلق مجھے سے بالابالا فیصلہ کر لینا ۔ ابو واؤ دینے کہا کہ اس کا طرح منعبی اور بھی اور عطا ، نے عبد الرحمان بن عاصم سے روایت کی اور ابو بکر بن ابی الجم نے بھی کہ انہوں نے فاطمہ منبت تعییر دین سے نقل کیا کہ اس کے خاوند نے اسے تین کھلا تیں دے دی تھیں ۔

٢٢٨٨ حَكَ ثَنَا خُحَدَّكُ بُنُ كَثِيرٍ نَا سُفَيَاكُ نَا سَلَمُدُّ بُنُ كُهَبُلِ عَنِ الشَّغِيمِ عَنُ فَاطِمَتَر بِنُتِ فَبُسُ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَقَهَا ثَلَاثًا فَكُو يَجُعُلُ لَهَا النَّبِيُّ صَلَى اللهُ عَكِبُهِ وَسَلَّوَ نَفَقَةً وَكَاسُكُنِي

شعبی سنے فاطمہ بنت تیس بشسے روا بیت کی کہ اس سے خا وند سنے اسے تین طلاق وسے دی تھیں لیں نبی صالی لند ملیہ وسلم سنے اس کے سلیے نہ نفقہ کا محتم دیا نہ مسکن کا ۔

مهر۲۰ حسم المناه المناه المناه المنه المن

مروان كانكار كا باعث يه آيت ہے الانتخر جُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْ بَهِنَّ وَلاَ يَحْرُجُنَى

مَن عُبَيْ اللهِ قَالَ ارْسُلَ مَرُواتُ إِلَى فَاطِمَةُ فَسَالَهَا فَا خَبَرُتُهُ النَّهُمِ قِي النَّهُمِ قِي عَن عُبَيْ وَاللهِ قَالَ اللهِ فَاطِمَةُ فَسَالَهَا فَا خَبَرُتُهُ انَّهَا كَانَتُ عَن عُبَيْ وَاللهِ قَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوْ اَقِرَعُلِى أَنْ اَنِي كَالِبٍ يَعْنِى عِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوْ اَقِرَعُلِى أَنْ اَنِي كَالِبٍ يَعْنِى عِنْ اللهُ عَلَيْ بَعْضِ الْبَهُ وَ فَكَارَةُ مَعَ لَهُ رَوْجُهَا فَبَعَث إِلَيْهَا بِتَطْلِيلُ قَدْ كَانَت بَقِيتُ لَهَا وَاحْر عَيْ اللهُ اللهُ

نَفَقَتُ إِلَّا أَنُ كَكُونَ حَامِلًا فَا تَتِ التِّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ فَقَالَ لَانَفَقَرَ لَكِ عِلَّا أَنُ تَكُونِيَ حَامِلًا وَاسْتَا ذَنْتُهُ فِي الْإِنْشِقَالِ فَآذِنَ لَهَا فَقَالَتُ آيُنَ آنُنَفِ لُ يَا رَسُولَ اللهِ فَعَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْسِ وَسَلَّمَ عِنْهَ ا بَنِ أَيِّم مَكُنُّومٍ وَكَانَ اَعْمَى نَضُعُ ثِيبًا بَهَا عِنْكَاهُ وَلَا يُبْجِيرُهَا فَكُو تَنْزُلُ هُنَاكَ حَتَّى مَضَتْ عِنَّا تُهَا فَأَنْكُعُهَا النَّابُّي صَلَّى اللهُ عَكَيْبِ وَسَلَّوَ اسْالَمَةَ فَرَجَعَ قِبْيِصَنَّهُ إِلَى مَرُواكَ فَأَخْبَرُكَ ذلك فَقَالَ مَرُواكُ مَهُم نَسْمَعُ هُنَا الْكِيابِكَ إِلَّامِنَ إِمْرَأَةٍ فَسَنَاخُنُّوا لِعِصْمَة ا كَنِيُ وَجَهُ ثَاالتَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتُ فَا طِمَدُ حِيْنَ بَلَغَهَا لَالِكَ بَيْنِي وَ بَيْنَكُمُ كِنَا بِ اللَّهِ فَطَلَّقُوهُ مَّنَ بِحِيدِ يَهِ نَ حَتَّى لَا تَهُ رِئَى لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِيثُ بَعْمَا لَح إِلَى أَمْرًا نَالَتُ فَاقًى آمْرِ يُحْدِياتُ بَعْنَا النَّكَلَاتِ فَالَ ٱبُودَاوُدَ وَكَنَا لِكَ مَا وَاهْ كُونِكُ عَنِ الزَّمْهُمِ فِي وَامَّا النُّرَبِي فَي فَرَوْي الحَدِيْسَ بَنِي جَنِيعًا حَدِانِكَ عُبَهِ اللهِ بِمَعْنِي مَعْمَرٍ وَحَدِيثِ كَابِي سَلَمَةً بِمَعْنَى عُقَيْلِ وَدَوَاكُمْ مُحْمَدُنُ إِسْحَا فَ عَرِب النَّاهُمُ يِّ أَنَّ قَبِيجَمَدُ بَنَ ذُوكِيبِ حَتَّ ثُهُ بِمَعْلَى دَلَّ عَلَى خَبِرِعُبَيْدِ اللهِ بُمِن عَبُواللهِ حِينَ عَالَ فَرَجَعَ فَبِيصَةُ إِلَىٰ مَرْوَاتَ فَاخْبَرَهُ بِنَالِكَ -

مروان چونکہ جا نتا کا کریہ قفتہ کئی ہوگوں کے ساھنے گذرائھ انگراش کی روا بیت صرف ایک عورت کرتی ہے مال انکہ بہت سوں نے دسول الترمیل الترمیلی وسلم کے دہمن مبا رکسسے شنا ہوگا۔ پھراس نے دبکھا کہ سب ہوگا و کاعمل اس حدیث کے خلاف سبے تواس نے نیبال کیا کہ ہہ میجا ہے اجماع کے نے فلاف ہے اس لیے اس نے پہکنے کی جرات کی کہ ایک سنت متواترہ کو سم ایک عورت کے قول سے نہیں بھوٹ سکتے ۔ اوپر معنرت عمر فاروق امنی لنٹر

ی برات کی تریب کسی کو ایران کورم ایک کورت کے کون کے این پارٹر کا کسی کا رک کا کا کار کا کا کار کا کا کار کا کا عنه کا کھی اسی تسم کا ایک قول گزار حکام کے .

بَانِ مَنَ أَنْكُرَ دُلِكَ عَلَى فَى طَمَلَةَ مِن وَوَسِ نَهِ اللّهِ اللّهِ عَنْ كَيْ ١٢٩١ - كُلّ اَنْكُ اَنْكُورُ ثُنْ عَلِيّ اَخْبَرُ فِي أَبُوا حُمَدًا نَاعَمَا رُبُنُ دُذُيْنِ عَنْ اَقِي رِسُحَاقَ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِيا أَتْجَامِمِ مَعَ الْاَسُودِ فَقَالَ اَتَتْ فَاطِمَةُ بِنُتُ بَيْسٍ ومد دير بُريّ من المَسْجِيا أَنْجَامِمِ مَعَ الْاَسُودِ فَقَالَ اَتَتْ فَاطِمَةُ بِنُتُ بَيْسٍ

عُسُرِيْنَ الْخُطَّابِ رَضِى اللَّهُ عُنُهُ فَعَنَالَ مَا كُنَّالِامَ وَكُنَا بَرَتِبَنَا وَسُنَّهُ نَبِيِتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْبِ وَسَلَّو لِقَوْلِ إِمْرَأَةٍ لاَنَهُ دِى آحَفِظُتْ اَمْرِلاً -

eorgonano an ambandan da antico de la compansión de la compand de la compansión de la compa

مسکن کامسٹلہ کتاب الٹدا ورسذت رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم سے نابت تقااس لیےوہ اس کے ضلاف کوئی ہات کسی سے شنننے کو تیار نہ ہوئے ۔

١٢٩٢- كَلَّ نَكَ الْمُكَاكُ بَنُ كَا وَدَ نَا بَنُ وَهَبِ اَ خَبَرُفِ عَبُكُا الرَّحُملِنَ الْمُنْ وَهَبِ اَ خَبَرُفِ عَبُكُا الرَّحُملِنَ الْمِنْ الْمِنْ وَهَبِ اَ خَبَرُفِ عَبُكُا الرَّحُملِنَ الْمُنْ الْمِنْ الْمِنْ الْمِنْ الْمَنْ الْمُنْ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّه

فِي مَكَانِ وَحِيْنِ فَجَيْنُفُ عَلَىٰ مَا حِبَتْهَا فَلِنْ لِكَ رَحْكُم لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهُ وَسَلَّمَ عروه كابيان سے كه عالثه مديقة من فاطر بنت قين كي مديث بر شديد عيب سكابا اور فر ما ياكه فاطرة ايك

عروه کابیان ہے کہ عالثہ میدلیور سے قاطمہ بنت کلیسی کی حدیث پریت میا بیا اور قربا ہا کہ فاظمیری ایک خالی خولی عنیر مسکون مبکہ میں رمہتی هتی اس وجہ سے خطرہ کتا، اس بنا، بپدر سولی انٹر مسلی انٹر علیہ وسلم نے اسے مکان مجھول نے کی رخصیت وی راتین ماہم اور بخارش تعلیقاً ) ایک سبب بدیعی پیچھے گزرا کہوہ ذرا تیز زبان عور ت

تقى. دونول أسباب مى كونى اختلاف نهير.

٣٩٩٠ حَكَّا ثَنَا عُحَمَّدُهُ ثُنَ كَتِهُ إِنَا سُفْيَاكُ عَنْ عَبْدِ الرَّحُمْنِ بَنِ الْفَسِوعَنَ الْمُسَوِعَنَ عَبْدِ الرَّحُمْنِ بَنِ الْفَسِوعَنَ الْمُسَادِةِ وَالْمُسَادِةِ وَالْمُسَادُةُ وَالْمُسْدُونِ وَالْمُسْتُونُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُسْتُونُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُسْتُونُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلَّا لَهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالَّةُ وَاللَّهُ وَلَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِمُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُعِلِّمُ وَاللَّهُ وَالْمُعْلِمُ وَاللَّهُ وَالْمُعِلِّمُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ ولَالِمُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ ولِلَّاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِمُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَّاللَّا اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّلَّالِمُ اللَّالِمُ اللّ

إِنَّ الْأَخْبُرُلَهَا فِي وَكُرِدُولِكَ.

عودہ بن ذہریع سے روایت ہے کہ مصنرت عائشہ سے کہا گیا نہ کیا آپ کو فاطمہ ہن کا قول معلوم نہیں ہوا ؛ معنرت عائشہ منے فرما یا کہ بہتر ہیہ ہے کہ وہ اس کا ذکر دنکیا کرسے ،اس کے ذکر میں کوئی معبلائی نہیں دنجاری وسلم ، لینی مباوا لوگ اس کے باعث غلطی میں بڑ ماہمیں اور مطلّقات گھروں سے نکل کھڑی ہوں ؟

٢٢٩٠- حَمَّا ثَنَا هُرُونُ بُنُ زَيْدٍ إِنَا أَنِي عَنْ سُفِيا نَعَنْ يَعِيْدِ عَنْ سُغِيدٍ عَنْ

سکیماک بین بسایرا فی محروج خاطمتر قال اِ شکا کان الح بلک مِن هنویوالخیکن -سیمان آن بسارسے خروج فاظمیم سکے بارے میں مروی ہے کہ بدا جازت صرف سوئے مکنی در بان درازی کے باعث عنی دمنزری نے سعید بن المسیب سے ہی ہی سبب نقل کیا ہے کہ وہ اپنے سربرا بی دشتہ دادوں سے

نه بان درازی سے بیش آتی تھی لہذا اسے رسول اللہ ملی اللہ علیہ وسلم نے شتقل مہونے کی امبازت دیے دی تھی

٢٢٩٥ حَمَّا نَكُنَا الْقَعْنَدِيُّ عَنْ مَالِكِ عَنْ يَجْلِى ابْنِ سَعِبْدِا عَنِ الْفَاسِمِ

بُنِ مُحَتَّدِهِ وَسُلَبُمَانَ بْنِ بَيْسَامِهِ أَتَّنَّهُ سَمِعَهُمَا يَنْ كُرُانِ أَنَّ يَحَبَّى بْنَ سَبِعِبْ لِأَبْنِ

٢٢٩٧ - حَكَّ نَكَا آخَمَكُ بُنُ بُونُسَ نَادُهَيُرُنَا جَعَفُرُ بُنُ بُرَقَا نَ نَا مَبُمُونَ بُنُ مَهُ رَانَ فَالَ فَكِمْتُ ٱلْمَرِيْبَ فَ فَكَ فَعُتُ إِلَى سَجِبْ اِبْنِ الْمُسَيَّبِ فَقُلُتُ فَاطِمَنْ بِنُتُ فَيْسِ كُلِّيَاتَ فَخُرَجَتُ مِنْ بَيْتِهَا فَعَالَ سَعِيْنَ تِلْكَ الْمَرَاقَ فَتَنَتِ النَّاسَ إِنَّهَا كَانَتُ لَسِنَةً فَوُخِيعَتْ عَلَى يَكَانَى الْبُرَاتِمَ مَكُتُومِ الْاَعُلَى.

میمون بن مہان نے کہا کہ میں مدتن گیا توسعید بن المسیب کے ہاں پنجا اور کہا کہ فاطر میں بنت قیس کوطلان ملی تو وہ اپنے گھرسے نکل کئی رئیں اسسے اس امر کا ہوا نہ معلوم ہوا ، نوسعدنے کہا کہ اس عورت نے لوگوں کودانی مدریت سے بنتنہ میں ڈال و یا ہے وہ ایک تیزنہ بان عوریت بھی اس سیے اسے ابن ام مکتوم دم نا مین کے گھر میں جمیج ویا گیا۔

ياً راس في الكريموت ترتخر مع بالنهار مبتورة دن كو كرس تك سكتي سي

٢٢٩٤ حَكَا ثَنَا آحُمَدُ اللهِ عَنْ كَنْهِ لِ نَا يَجْبَى اللهُ عَنِهِ عِنِهِ عَنِهِ الْجُرَبِ اَخُبَرَنِ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ الله

نَهَا أُ نُحُرِي فِي يَجُرِّنِي نَخُلِكِ تَعَلَّكِ إِنْ تَصَنَّا فِي مِنْدُ أُوْتَفْعِلِي خَيْرًا -

مجابر تو نی که که میری خاله کو طَلا قِ ثلاثه موگئی ۔ بس وہ اینے ایک تھجور ٹے درخت کا بھل توڑنے ہا ہر نسلی تو ا تو ایک ادمی اس سے ملا اور اسے منع کیا ۔ بس وہ رسو ل اسٹر میلی السّاء علیہ وسلم کے پاس گئی اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا تورسول السّار صلی السّاء علیہ وسلم نے فرما یا کہ تو نکل کرائی تھجور کا عمِل توڑن یہ تواس میں سے صد قدر کرے یا کوئی مسادئی کر سے دمسلم، نسبانی عارب مارسی حدد قریب مرم اور جدر واحد اور بخیر سرم اور عوال جور قریبا فارا و

تعبلائی *کرسے (مُسلّم، نسا*تی ا<del>بن ما</del> آب) صد قہ سے مراد صدقۂ وا جبدا در خیرسے مراد بھا ں صدقہ نا فلہا ور رپہ دغیرہ سے۔

متنمرے: نتوکائی کے کہا ہے کہ ظاہر حدیث مبتوتہ کے لیے گھرے خروج کا ہواز بتاتا ہے اور نہی مذہب علی الوحنیائی ا القائم اور المنصور بالتلد کا ہے۔ اور کسی خالص دین یا دنیوی عزض کے اعتبار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشا و بطور تعلیل ولالت کرتا ہے۔ اور اس مدسی میں اور اللہ تعلیے کے تول: وَلاَ شَخِرْ جُورُ هُونَ مِنْ بُرِيُو تِهِ بِي وَكَا یَکُنُ جُنَ مِن کو فی تعارض نہیں، مطلب یہ ہے کہ کسی جائز عز من اور حاجت کے بیے وہ گھرسے نی سکی سے توری م

لیٹ ، مالک ، شانعی امدا میشو عنے ہم ون کے وقت مطلق خروج کے جواز کے قائل ہیں۔ با میک نسٹیخ منکاع المتنوفی عنها بما فیرض کھا میک اُرکم ہوائی۔ باب میراٹ کے تعبن کے باعث ہوہ کے متاع کا بنیخ

ابن عباس دو سے دوایت ہے کہ: وَالَّن مُنَ كُنُو فَوْنَ مِنْكُو الْحُرَّالِمُ " تَمْ بِسِ سے جولوگ دنیاسے گزر جائیں اور بویال حجوڑ جائیں تو بہولول کے لیے وصیت کر جائیں کہ انہیں ایک سال کا نحرج دیا جائے اور گھروں سے دن لکا لاجائے " بس یہ آیت میراٹ کی آیت سے منسوخ مردیا دنسا فی صدیث کا داوی واقد مشکم فید ہے ۔ مہارماہ دس دن کی عدت کے سم نے منسوخ کر دیا دنسا فی صدیث کا داوی واقد مشکم فید ہے ۔

بالسِّلُ إِخْدَادِ الْمُتُوفِّى عَنْهَا زُوجِهَا بالسِّلُ إِخْدَادِ الْمُتُوفِّى عَنْهَا زُوجِها بوه كُسُوكُ 4 اب

٢٢٩٩- حَكَّا نَنْنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ عَنْ عَبُدِ اللَّهِ بْنِ آبِيْ بَكْيُرِعَنْ حُمَيْر ا بُنِ نَافِعِ عَنَ زَبُنْبَ بِنُتِ إِنْ سَكَمَنَدُ آتَهَا أَخْبَرَتُمُ عِلْا فِي الْأَحَادِ بُبِثِ الثَّلاَثةِ فَالَتُ ذَيْنَابُ دَخُلُتُ عَلَىٰ أُمِّرِ جَيْبَةَ حِيْنَ ثُوُيِّي أَكُوهَا ٱبُؤْسُفْيَانَ فَكَاعَتْ بطنب ونشرصُفَنَاةً خَكُونِ ٱوْغَيْرِهِ فِكَ هَنَتُ مِنْدِ جَارِينًا تُتَعْمَسَتُ بِعَارِضَيْهَا ثُكُّونَكَ كُتُ وَاللَّهِ مَا لِيُ إِللِّهِ بِينِ عَاجَةٍ غَيْرًا فِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْرٍ وَسَلَّكُمْ يَهُولُ كَا يَجِلُّ لِامْسَراَّةٍ تُومِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ ٱلْاخِرِاكُ يُحِلَّا عَلَى مَيِّبَنِّ فَوْنَى تُلْتِ لَيَالِ إِلَّاعَلَىٰ زُوْجِ ٱرْبَعَتَ ٱشْهُيْرِ وَعَنْمُوا فَالَتْ زَيْنَبُ وَد خَلْتُ عَلَىٰ زُينَبُ بِنُتِ جَحْشِ حِبُنَ ثُوْتِي ٱخُوهَا فَكَاعَتُ بِطِبْبِ فَسَسَتُ مِنْكُمْ ثُكُّو نْفَاكَتُ وَاللَّهِ مَالِيُ بِالرِّطِينِ مِنْ حَاجَةٍ غَبُرُاً فِي سَمِعُتُ رَسُول اللهِ صَالَى اللهُ عُكِيبُ وَسَلَّوَ يَقُولُ وَهُوَعَكَى الْمِنْ بَرِلَا يَجِلُّ بِإِصْرَأَ إِذْ تُوْمِنُ مِا لِلْهِ وَالْبَوْمِ الْلِخِر ٱنْ تُحِدًّا عَلَىٰ مَبِّتِ فَوْقَ ثَكَانِ لَبَالِ إِلَّاعَلَىٰ زُوجٍ أَمْ بَعَدُ ٱللَّهُ رِقَعَتُ رًا فَالْتُ زُيْنِكِ وَسَمِعْتُ أَيْنَ أَبَّ سَكَمَتَ نَغُولُ جَارَتُ إِمْرَا تَهُ إِلَى مَ سُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْنِ وَسَنَّكُرُ فَقَالَتْ يَا دُسُولَ اللهِ إِنَّ أَبْنَتِي نُوفِي زُوجِهَا عَنْهَا وَقَدِ ا شُتَكَتْ عَبْنُهَا فَنَكُعَلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْسِ وَسَلَّوَ لَامَرَّتَيْنِ أَوْ تَبَلَاتًا كُلَّ لَا لِكَ يَقُولُ كَا تُتَكَّرُفَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَيَيْسٍ وَسَتَحَرِ إِنَّمَا هِي ٱرْبَعَنُهُ

إِ وَخَلَىٰ كَانَتُ إِخْدَالِكُنَّ فِي الْجَاحِلِيَّةِ وَتُرَيْ بِالْبَعْرَةِ عَلَىٰ وَأَسِ الْكُولِ قَالَ حُمَيْثَا فَقُلْتُ لِنَرْبَيْبَ وَمَا تَرْمِيُ بِالْبِعَرُةِ عَلَى دَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتُ مَا يُعْبُ كَانَتِ الْكُزُرِ فَي إِذَا ثُوتِي عَنْهَا زَوْجِهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَكِيسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَكُو ، طنتًا وَلاَ شُكًّا حَتَّى نَمُرَّبِهَا سَنَةً ثُرَّرُتُنَى بِهَا آبَيْرِ حِمَايِهَ أَوْشَارَةٍ ٱوْطَائِرِ فَتَفْنَضَّ بِهِ فَقَلَمَّا لِمَنْفُتَضَّ بِشَيْ إِلَّامَاتَ تُتَكَّرَ نَخُرُجُ فَتُعْطِى بَعُرَةً فَ تُرْمِي بهت تَوَرُّتُرُاجِمُ بَعْنَامَا شَاءَتُ مِنْ طِيْبِ أَوْغَبْرِهِ فَالْ أَبُوْدَاؤُدَ الْحِفْشَ بَيْتُ كَيغَيْرُ حمیدین نافع نے روایت کی کرزئیب بنت ال سلمانے اسے پہنس مدنٹس بٹائیں بہلی ہے کہ زیزبے سنے حبيبه تشركے ماس كئى حبكہ ان كا ما ب الوسفيان فوت بہوا تقابيس اننوںنے نوشبومنگا ئی خلوق بقیا *اکودا در بین انهول نیےاس میں سے ایک بیٹر*ی دیا بونڈی کوتسل ملا بھراہنے رخسا *ر*ول میں تے رسول الشرمیلی التکرعلیہ دسلم سے مشنا بھاکہ ہ ب فر مانے ن دسکھنے والی عورت کے لیے یہ صلال نہیں ہے کہ کسی مرتبے والے برنین دن کسے نہ ن کے باس گئی حبکہ ان کا بھانی نو ت بہوا ،نس انہو ں نے خویشو منگا ئی ا وراس میں سے کچھ لگا بدو کم کے باس آئی اور بولی: بارسول الشدمیری منط کا خاوندگ ول التُدصلي الشُّرعليبه وُسلمهنے فر ما يا كه به نوحيار ما ه دس دن كي مّدت سُب اور تم ميں سے كو ئي زما مَهُ حا بلبت مي سيدبن نا فع سنے کھا کہ میں نے زبنیٹے سے بو تھا : بیرکہا ہان ہے کہ سا نکتی تھتی!" توزسنٹ نے کہاکہ حب عورت کا خا و ندفوت ہوما تا تووہ ایک جیو کی سی کٹیا ہیں دا متی اورا پنے خماب بترین کیڑے میں بعنی تقی اور نبوشنبو و مونیرہ یندلگا تی تقی حتی کہاسی طرح ایک بسال گذرہا 'نا، بھرکسی مبانور بكمري كوياكسي بهذيدسے كولا يا جاتا ہا تو وہ اس كے سابھ اپناجىم رگھرتى ھى اور جس بينرسے وہ جسم كورگھرتى تقى مشكل مى بجيتا تقا بھروہ با ہرنطتی تواُسےا یک مینگنی دی حاتی اوروہ اسے تعینیکتی تقی بھراس کے بعد خوشبود نیرم

میں ہے کہ: لات کو سمرم دگا ہوا وردن کو بی نجھ ڈالو مطلب یہ ہوا کہ سرم دلگا ناہر جال اچھانہ میں مگر ہوقت ما جت رات کولگا یا مبلے تاکہ نربنت ظاہر نہ ہو۔ آحداً دکا معنیٰ ہے ترک نربنت اور اظہار دیجے وغم اسی صورت میں کم معولی کچے بینے ، ہو ک دارلباس اور نوشیو ومغیرہ سے ہر ہم نے کہ سے بیان کی وفات مدینہ میں ہوئی تقی لیکن بخاری کی رواہت میں مثام کا ذکر ہے۔ یہ صرف سفیان بن عمید بنہ کی روا بہت میں ہے جو لقول مافظ وہم ہے۔ ترویج علا وہ کسی اور کی ہوت میر جو احداد سے اس میں اور ما وند سے اصلاد میں فرق ہے ۔ پہلی صورت میں فقط اظہار عم وحزن کا تبواز ہے اور وہ مری میں ترک زینیت وا جب ہے۔

بَا سِيْ فِي الْمِتُوفِي عَنْهَا تَنْقَلُ باب كيابيوه المرس منتقل موسكتي ب

. سرم كَتْ اَنْكَا عَبْدُا اللهِ بَنُ مَسَلَمَة الْقَدْنَبِيُ عَنْ مَالِكِ عَنْ سَعْدَا اللهِ بَنِ عَجْرَة اَنَّ الْفُرنَعِنَمُ اللهِ بَنِ عَجْرَة اَنَّ الْفُرنَعِنَمُ اللهِ بَنِ عَجْرَة اَنَّ الْفُرنَعِنَمُ اللهِ بَنِ سِنَانِ وَهِى المُحْتَ اَنِى سَعِيْدِ اللهُ كُلُانِ كَالْمُ اللهِ عَلَيْ اللهُ ا

زینب بنت کعب بن عُرور سے روایت ہے کہ فریور من بنت مالک بن سنان نے ، جوالوسعید خدری من کی مبن مقی اسے ہوئی کہ ب تقی اسے بیزخبردی کہ وہ رسول انٹر صلی الٹر علیہ وسلم کے باس گئی اور آئپ کو بتمایا کہ اس کا خاوی را بینے عما سے ہوئے

فلاموں کے پیچیے مقام قدوم کی طون گیا درا نہیں مبالیا ، بس انہوں نے اسے نتل کرڈالا ۔ فریعی مشام قدوم کی طون گیا درا نہیں مبالیا ، بس انہوں نے اسے نتل کرڈالا ۔ فریعی مراہ کے مہاکہ میں نے مہاکہ رسول الشرصلی الشرعلیہ سنے فرمایا ، بال ایس میں ماہر شکل آگی ہے جس کا مالکہ میں ایسی میں ماہر شکل آگی حتی کہ میں ہے جس کا مالکہ میں نے جس کا میں میں ماہر شکل آگی کہ ماکہ میں نے قعد بھر دہرا دیا جبومیں نے اپنے شاوند کے بار سے میں بتایا تھا ، فریعی مقام دمین کے ماکہ میں نے مذت مبار ماہ دمیں نے مذت مبار ماہ دمیں نے اپنے میں نے اپنے میں اور اس کے مبارک کہ کہ میں نے مذت مبار ماہ دمیں ہوئے اس کے مہاکہ میں نے مذت مبار ماہ دمیں نے اپنے میں نے اپنے میں ہے کہ مجھے سے بہ قصتہ لو تھا میں نے انہیں فریعی میں نے میں نے میں نے میں نے اپنے میں نے انہیں کے مہاکہ میں نے میں نے میں نے میں نے میں نے میں نے انہیں کے میں نے میں نے

مشی سے :ابوسعید خدری حکی بین فریع در بیعت رصوان میں ما صر تھیں: قدوم تحقیف ولنشد پروال سے ساتھ، مدینہ سے چھ میل دورا کہ مقام کا نام تھا۔ بعض نے اسے ایک پہاڑکا نام برایا ہے ۔اس مدیث سے معلوم ہوا کہ بیوی کی عمّرت اُمسی تھریں گذرہے کی جہال وہ خاون رکی موت کی خبر شنے ہیں میحابہ و تا بعین کی ایک جماعت اور مالک، الوصنیف پشان نعی ا اوزاعی، اسحاق اورابوعبید کا نذہب سبے ۔ ما نظاب<del>ن عبدالبر</del>نے کہ اسبے کہ فریعہ کی مدیث بہ کو ٹی طعن نہیں کیا گیا اور

ا و المراق المراق المراق المراق المرام المراق المرام المراق المراق المراق المراق المراق المراق المراق المراق ا المراق ال

میں فرق سے خروج تواس وقت می مقاجبکہ فریع در اور ابی مسئور کیری یہ یا و در میں کا اجاز ت نہیں صب صرورت میں فرق سے خروج تواس وقت می مقاجبکہ فریع در نیور نیو مسئلہ بو چھنے آئی تقی ۔ نیس انتقال کی اجاز ت نہیں صب صرورت

خروج کی جازت ہے اور ہے ا جازے صحابہ منسے تھی نابت ہے۔

كاعب من أي كالتّحول

شِبُكُ عَنِ ابْنِ أَبِى نَجِيْجِ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتُ هٰنِهِ أَلْآيَةُ عِنَا تَهَاعِنُكَ أَهْلِهَا فَتَغُتُكُ حَيْثُ شَاءَتُ وَهُوَ قُولُ اللهِ عَنَّوَجَلَّ غَيْرًا خُرَاجٍ قَالَ

عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتُ إِ عُتَنَّا تُ عِنْدًا كُولِهِ وَسَكَنَتُ فِي وَحِيَّنِهَا وَإِنْ شَاءَتُ خَرَجَتُ لِعَاء لِقَوْلِ اللهِ عَزْوَجَلَ فَإِنْ خَرَجَىٰ فَلاجُنَاحَ عَلَيْكُو فِيهُمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءَ ثُتَمَّ جَاءَ

الْمِيْرَاتُ فَنَسْمَخُ السُكُمَىٰ تَعْتَكُ جَيْتُ شَاءَتُ

ابن عباس مغنے کہاکہ اس آیت نے ہو ہ کی عدرت اس کے گھروالوں کے پاس نسوخ کردی ہے، بس وہ بہاں ہ جہاں چا ہے عدّت گزارے ۔ اور و والطرنعانی کا بہ قول ہے : غیر انٹر اچ ۔ عطاء نے کہاکہ اگر ماہے توناوند

إِلَّا ثُونَبَ عَصْبِ وَلَا تَكْتَعِلُ وَلَا تَكْتُسُ طِئِبًا إِلَّا أَدُ فَى طُهْرَتِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ مَحِيْضِهَا بِنُبُنَا فِي مِنْ قُسْطِ وَٱنْطَفَارِ قَالَ يَعْقُونُكُ مَكَانَ عَصْبِ إِلَّا مَغْسُولًا وَنَهُ ادَ

يُعَقُّوُبُ وَلَا تَخْتَضِبُ.

ام عطیع سے دوایت کے کہ نبی صلی التہ علیہ وسلم نے فرما با بعورت میں دن سے زیادہ خاوند کے سواکسی اور پرسوگ نزمین کرسے ، خاوند کروہ جارماہ دس ون سوگ کرسے اور دنگ ادکیڑا نہ پہنے سوائے عصد بسے کپڑے کے ۔ دوھار پرادکپڑا) اور ندر مرم دلگائے اور ندخو شہولگائے مگر حیف سے پاگیزی کے وقت محتوٹرا ساقسط دعود مندی ، اور اظفار دیقوب نے عصب کی مبگر مغسول ( وھو یا ہوا ) کا لفظ بولا اس نے مهندی نہ لگائے کا لفظ بھی بڑھا یا ہر دخوار کی مسلم ، نساتی ایس ماری میں ہے ۔

شی سے: احداد کا ملی معنی تذک زینت ہے۔ ہرزینت کے کپڑے وعیرہ سے پر بہنے لازم ہے۔ اگر مرف دنگداد کپڑا سلے توصب صرورت مبائزہے، رنگدار کپڑا سلے توصب صرورت مبائزہے، رنگدار کپڑا سے سے مراو وہ کپڑا سے سے بننے کے بعد رنگاگیا ہو۔ اگر مُبنائی پ الیبی ہے کہ اس سے قبل سوت کو دنگاگیا تھا مثلاً وصادی وارکپڑا تو وہ مبائزہے۔ اگر آئکھیں مباتی دہنے کا خوف ہے تودگرا وویزکی انزم مرمر بھی مبائزہے۔ . . فا وندیر سوگ فی الجملد ایک اجماعی مسئلہ ہے افتلان

محفن تفاصیل وفروع میں ہوسکتا ہے۔ کونی فقہا ورحنفیہ کے ننددیک اصداد کا حکم مسلم عورت کے سا عقفاص سبے شاخی اوردیگر علماد کے میں ہوسکتا ہے۔ کونی فقہا اور دنفیہ کے ننددیک اوردیگر علماد کے نزدیک اس حکم میں جھو گئ بھی ، مدنولہ وغیر مدخولہ، ٹیب وکنواری ، مسلم وکتا بیہ سب عورت میں وافعل میں ۔ حنفیہ نے کہا کہ مثارع کا خطاب صرف مومنول کے سیے ہے " نمدا وقیا مت برایمان دکھنے والی عورت کے ملاوہ سوگ حلال نہیں ہوا مام ابوصنیفہ مسے کے ننددیک نا ہا بع نشکی اورلونٹی برسوگ نہیں۔ منا و تدکے علاوہ کسی کے سیے سوگ کا نہون اغیرا ختل فی مشلہ ہے، بعنی تینول دن کی اورلونٹی برسوگ نہیں۔ منا و تدکے علاوہ کسی کے سیے سوگ کا نہون اغیرا ختل فی مشلہ ہے، بعنی تینول دن کی

مدّت سے زائد جبیباکہ حدمث میں استثناءمو تبور ہے۔ اور وہ سوگ بھی احکام میں مہوہ کے احکام سے مختلف سے

س٠٣٠٠ حَلَّى تَنْكَأَهُمُ وَنُ بَنُ عَبْلِ اللّٰهِ وَ مَالِكُ بَنُ عَبْلِ الْوَاحِلِ الْمِسْمَعِيُّ ا قَالَانَا يَزِيْكُ بَنُ هَا رُوْنَ عَنْ هِ شَامٍ عَنْ حَفْصَتَمَ عَنْ أَمِّ عَطِيَّتَ عَنِ النَّبِي صَلَّى ا اللهُ عَلَيْسُ وَسَلَّكُو يَهُ لَكَ الْحَدِيْنِ وَكِيْسَ فِي تَمَامٍ حَلِي يَثْمِكَا قَالَ الْمِسْمَعِيُّ فَالَ مَذِيْبُ لَا وَلَا اَعْكَمَدُ اللَّهِ فِيلُهِ وَلَا تَخْتَخِبُ وَنَ اوَ فِيلُ هَا رُوُنَ وَلا تَنْبُسُ تَوْمًا مَصْبُوْعًا اللهِ مَا وَلِي تَلْمَسُ تَوْمًا مَصْبُوعًا اللهِ اللّٰهِ اللَّهُ مَنْ الْمَالَى اللَّهِ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّ

إِلَّا نُوْبُ عَصَيِبٍ مِ

ام عطید منسے گزشتہ مدسیث کی ایک اور رواست ذرا لفظی انتلات کے ماعقر

 $\widetilde{\mathbb{Q}}$  DESCRIPTION OF THE PROPERTY OF THE PROPERTY OF THE PROPERTY OF  $\widetilde{\mathbb{Q}}$ 

٧٠٠٧٠ حَكَ نَنْ أَدُهُ يُرْنُ حَرْبِ نَا يَحْبُى بَنُ اَ بِي مُكَيْرِنَا إِبْرَاهِ يُحْرِبُ كَا يَحْبُى بُنُ اَ بِي مُكَيْرِنَا إِبْرَاهِ يُحْرِبُ كَا يَكُونَ الْحَبَيْنِ اللهُ عَنْ الْحَبَيْنِ اللهُ عَنْ الْحَبَيْنِ مُسُلِمٍ عَنْ صَيفِيّة إِنْتِ شَيْبَنَ عَنُ الْمَرْسَلَمَة وَسَلَمَ عَنْ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ عَنْ النَّا عَنْ النَّا عَنْ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَاللّهُ عَلَيْهُ فَالَ النّهُ مَا ذَوْجُهَا لَا تَنْكِبُسُ اللّهُ عَصْفَرَمِنَ النّبِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا الْمُمَثِيّقَةَ وَلَا الْمُمَثِيّقَةَ وَلَا الْمُمَثِيّقَةً وَلَا الْمُمَثِيّقَةَ وَلَا الْمُمَثِيّقَةَ وَلَا الْمُمَثِينَ وَكُولُ الْمُعَلِمُ فَرَمِنَ النّبِيلِ وَلَا المُمَثِيّقَةَ وَلَا الْحُرَاقَ وَكُولُ الْمُمْتُونَ وَلَا الْمُمُرِقِيلُ وَلَا الْمُمُرِقَةَ وَلَا الْمُمْتَلِقَةَ وَلَا الْحُرَاقِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَالْعَالِمُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللللللّهُ اللّهُ الللللللّهُ الللللّهُ الللّ

ہوتا ہو ممنوع ہے۔

٢٣٠٥ عَنَ الْمُخْدُرَةُ بَنَ الْحَمُلُ بَنْ عَمَالِحُ فَا ابْنُ وَهُبِ اَخْبَرَ فِيْ عَنْدُمَتُ عَنْ اَيْبِهِ قال سَمِعْتُ الْمُخْدُرة بَنَ الْعَتَقَاكِ بَقُولُ أَخْبَرَتْ فِي الْمُحَدِيمُ بِنَتُ اسِيْهِ عَنْ الْمَهَا اَنَ ذَوَجَهَا تُوقِيَ وَكَانَتُ سَشُنَكِ عَيْبَهُا فَتَكْتَحِلُ بِالْجَلَاءِ قَالَ اَحْمَلُ الصَّوَا بُ مِكْحُلِ الْجَلَاءِ فَالسَّلَتُ مَوْلَاةً لَهَا الْحَامِينَةُ فَسَالَكُمْ فَسَالًا لَيْهَا عَنْ كُولِ الْجَلاءِ فَقَالَتُ مِكْحُلِ الْجَلَاءِ فَالسَّلَا وَمُسَكِّمَة وَقَلَ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ ال

نے اپنی ایک لونڈی کو ام سلام کے ہاس مبلاء کا سُرمرلو چھنے کے ہے جہیا ۔ ام سلر ہونے و ہایا کہ بغیرت دیرہ جب کے سر مرمت سکا وُ اس مبورت میں جبی وات کو لگا وُ اور دن کو پنچے وُ الو ۔ پھر اُس وقت ام سارہ نے کہا کہ ابوسرہ کی وفات کے وقت رسول التہ مبلی الشرعلیہ وسلم میرے ہاں تشریعت لائے اور میں نے اپنی آئکھوں بر محصد ملک میں اُسے مون وفات کے وقت رسول التحرب مرحت مصبر ہے اس میں نوش ہو اس میں نوش ہو مصنور و نے فر ما یا کہ ہی ہورے کو رنگ وار اور اُ مبلاکر تا ہے ، صرف وات کو سگا واور دن کو اسے ا تار دواور نوش ہو کے ساتھ کنگھی میں کہ واور نوش میں کے ساتھ کنگھی میں کہ واور نوش کی ساتھ کنگھی کہ وں؟ آب نے والی بری کے تپول سے ، اسے لیب کر کے سر بر رنگ او ۔ یا دسول التہ بھر کا ہے کے کہا کہ میں نے ہو تھی ۔ اس محد یہ کی سند میں اُم محملی ہو وار اُس کی مال بھی) اُم عوایتہ کی مدیث میں مرم ساتھ کی مطلق میں نوس کو ایسے اور اس میں وات کو ساتھ کا وکر ہے ۔ او الی تو ہی ہے کہ اس کا استعال میں نوس کی موال ہو کہ اور استعمال کرنا جا گزری ہے ۔ او الی تو ہی ہے کہ اس کا استعال میں سے نکیا مبلے ، سکن ہو فت مندر درت شدید و رات کو استعمال کرنا جا گزرے ۔

## بَا بِي فِي عِلَّا فِهِ الْحَاصِلِ . مامدي مدت كاباب

٧٣٠٠ كَنَّ أَنْ الْكِنْ اللهُ اللهُ

تِنكِ إِن مَسَيْتُ فَا نَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالًا تَعْنَ عَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ عَنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَرَفِي بِالتَّرُويْجِ إِنْ بَهَ اللهُ عَنْ وَمَعَتْ حَمْلِي وَاسْتَرِفِي بِالتَّرُويْجِ إِنْ بَهَ اللهِ خَلِكَ فَا كُورُ وَالْمَالِي اللهُ عَلَيْهُ وَمَعَتْ وَإِنْ كَانَتُ فِي حَمْلًا اللهُ عَلَيْهُ وَمَعَتْ وَإِنْ كَانَتُ فِي حَمْلًا اللهُ عَلَيْهُ وَمِهَا مِنْ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَمِهَا وَلَيْ كَانَتُ فِي حَمْلًا اللهُ عَلَيْ فَا مَنْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ

غَيْراً نَتَهُ كَا يَقْرُبُهُا ذُوْجُهَا حَتَّى تُطْهُرَ.

عبدات بن متبدن عبرات بن متبدن من برعب الشرق الارم زیری کولکها که شبیعه بنت حارث اسلمیه کے پاس حاکہ و ه مدین دریا فت کرے جورسول التہ صلی التہ علیہ وسلم نے اس کے سوال پرارشا دفر مائی کھی ، پس جواب میں حمر بن عبر آل نے عبرات میں عبر اللہ علیہ وسلم نے اس عبرات دفر مائی کھی ، پس جواب میں حمر اللہ عبرات کے عبر اللہ حمل کے بالم بن عقب کو مکھ المور بن عالم بن کور کہ میں سے بدری صحابی ها بس حجہ الوداع میں وہ فوت ہوگیا اور بہ حاملہ هی اولاس کی وفات کے بعد حملہ میں ہوئی تواس نے بیام نکاح لانے والول سے حملہ میں ہوں، میں بر بالد اللہ بن عبدالدار میں سے ایک شخص آیا اور بولا ؛ کیا بات ہے کہ میں تھے زئیت کے ہوئے دکیے دیا ہوں، مثابہ کھے نکاح کی ارزوج ، واللہ تو جار ماہ دس ون گذرے بغیر نکاح نہیں کرستی میں میں ہوئے دکیے دیا ہوئے دکھ دیا ہوئے دیا ہے دیا ہوئے دیا ہمیں سے جو جا تھا تو وہ میں ہوئے دیا ہوئے

ں شرکے: علام <del>منطآ بی</del> نے کہاہے کہ اس مسلد میں علمہ، کااختلا ن سے۔ علی اور ابن عباس بننے کہا کہ وہ عورت دویں سے طویل تر مترت انتظار کرے گی دینی وضع حمل اور جا رہا ہ دس دن میں سے جو مترت زیا وہ طویل ہے وہ اس کی عدّت ہے، جہور علمہا، کا مذہب ہیر سے کہ وضع حمل کے سابھ ہی اس کی عدّت حتم ہوگئی۔ اور پر عمر منہ، ابن مسعود بن ابن عرض ابوہر رہے ہ خوعنیر ہم صحابہ کا، اور الک ، گوری، اور اور اور اعتقاد ورشافتی کا مسلک ہے ۔

مع بدالتّد بن عتب بن مسعود حدرت عبدالتّ بن مسعوة كالهيم الله وسلم كالمديم الله وسلم كعهدين المست جبوط الله من عتب بن مسعود حدرت عبدالتّ بن مسعوة كالهيم الله وسلم كالم عهدين المست جبوط الله المن عتب البرخ كها كر عقيلي نه است جبوط الله الله من عالم البرخ كها كر عقيلي نه السرى كرويت نابت كي سع مروايت بن الرق على الله على الله والله على الله والله الله والله وا

سوکا نی نے مکھ ہے کہ اس مسلے میں ابن عباس ما اورالوا لسنابل کارجوع ثابت ہو چکا ہے۔ اوراس مسلے ہر اجماع منعفد ہوگیا ہے کہ حاملہ کی عدت و منع حمل ہے۔ اجماع کے بعد اگر کو ٹی اس کے خلاف کیے تواس کا قول بقولِ ما نظابن مجر مردود ہے۔ ابن ابی لیلی سے اس کے خلاف منقول سے ۔

2. سرم ركتما نَكُنا عُنْمَاتُ بُنُ أَيِّى شَبْبَتَهُ وَمُحَمَّمُ الْهُ الْعَكَاءِ قَالَ مُحْتَمَاتُ كَا اللهِ كَا تَكَا فَكَا فَكَا اللهِ كَا اللهِ كَا اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ مُسْلِمِ عَنْ عَبُلا اللهِ قَالَ مَنْ شَاءَ لاَ عَنْدُا لُكُومُ عَادِينَا فَا اللهُ عَمَثُ الْاَدْبَعَةِ الْكَاثُمُ مُرَوعَ اللهِ قَالَ مَنْ شَاءَ لاَ عَنْدُا لُكُنْ الْمُدْبَعَةِ الْكَاثُمُ مُرَوعَ اللهِ عَنْدا لاَ مَنْ اللهُ اللهِ عَنْدُا لَا لَهُ اللهِ عَنْدُا لَا لَهُ اللهِ عَنْدَا لَا لَهُ اللهِ اللهِ عَنْدَا لَا لَهُ اللهُ اللهُولِ اللهُ ا

عبدالتد بن مسعود سنے کہا کہ جو حیاہے ہیں اس کے سابق مبا بارکرسکتا ہوں کہ سورہ طلاق جارہا ہ دس دن کی آبت کے بعد اُرتری متی رئیسائی مطلب عبدالترکابہ نفاکہ سورہ بقرہ کی آبت جس میں عدت میار ماہ دس د ن فد کور ہے پہلے ناز ل ہو ڈی آبیت ہم ۲۰۷ سورہ طلاق عبس میں ما ملہ کی عدّت و منبع حل آئی ہے، بعد میں التری متی گویا سورہ لقرہ میں عنیرما ملہ عور توں کی عدت سے اور سورہ کم طلاق میں ما ملہ عور توں کی عدت میے۔

بأبي في عِلَّاةِ أُمِرِ الْوَكْبِ

٨٠٠٨ حَدِّمُ تَنْهُ عَنْهُمُ الولدى مدت كاباب ٨٠٠٨ حَدِّمُ تَنْهُ عَنْهُمُ بِنُ سَمِعِيْهِ أَنَّ مُحْمَّمُ بَنُ جَعْفَدِ حَمَّا تُهُوْمِ وَنَا

الْنُ الْمُثَنِّى نَاعَبُكُمُ الْكَعْلَىٰ عَنْ سَعِيلًا عُنْ مُطَرِعَنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةً عَنْ فَبِيصَة بنِ

ذُوَّ يُرِبِ عَنْ عَمْرِو بُنِ الْعَاصِ قَالَ لَا تُلَبِّسُوا عَلَيْنًا سُنَّتَهُ فَالَ ابْنُ الْمُتَى سُنَّةَ فِيتِهَذَا

حَسلَى اللَّهُ عَكَيْسِ وَسَلَّمَ عِمَّاةٌ الْمُنْوَقَى عَنْهَا اُدُبَعَنُ اُنْهُمِ وَعَنْسَرًا يَعُنِى أُمَّ الْوَكْبِ -عمو بن العامن نفط كماكنتم من سنت من مِرْبِرُمِت كرو، لا دى بن المنبيٰ نفد <u>نفط كمح : بمارسے ن</u>ي سليات

علیہ دیم کی منتن ہیں گٹر بڑمت کرو یہ بحق کا خاوند مرگیاس کی عدت جادیا ہ دس دن ہے، تینی آم الولد ۔ شحد سے: مولا ناائشاہ عبدانغئی شنے انجاح آئی جمیں کہا ہے کہ یہ ہمار سے نز دیک اس وقت ہے کہ اسسس کا مالک بھی مرگیا اور خاوند بھی، اور بیمعلوم نہ ہوکہ پہلے کو ن مرا ، کیونکہ مالک اگر پہلے مرافقا اور بھیر خاوند مرا سبکہ یہ لونڈی اسبب آم البولد ہونے کے آزاد تھی ۔ لیس مالک کی موت پر اس سے لیے کوئی عدت نہیں اور وہ تدتِ و فات آزاد توزنوں کی مانند جار ماہ دس دن گزار ہے گی۔ اورا گراس کا خاون ہر پہلے مرافقا تو لونڈی کی عدت دو حاہ یا بچ دن تھی اور مالک کی موت بہاس برکوئی عدت نہیں آئے گی کیونکہ وہ خاوند کی عدت میں ہیں، لیس ایک صورت میں اس کی عدت جا دارہ دس ون سب اور ایک صورت میں وو ماہ یا بیچ دن ، گرام صورت میں تھی احتماط اُسے جار ماہ دس ون کی عدت گزارتی ہے

مولا ناستنے فرمایا کہ ہی ملکم اس وفت سے جبکہ معلوم مبوکہ مالک پہلے مرا تفااور بھر نما و ندمر گیا تو اس کی عدّ ت

چاد ماه دس دن سیم بید فا وندگی موت کی عترت بے خرکہ مالک کی ما لک کی خاطرکو ٹی عدت نمیں اوراسی طرح حکم اس وقت بھی سیے جبکہ مالک اپنی اُم ولدکو آنا و کر سے اس سے نکاح کرے بھروہ مرجائے تو وہ اُس کا خاو در بھی ہونکہ تقالہ ناع کرت بھی ہونکہ مان دس دن ہوئی ۔ بیر ہنری صورت علاَم خطابی نے بھی تکھی ہے یمولا نانے فرما یا کہ اس مسئلہ می حقالہ منا میں علماء کا کو ٹی اختلاف یسکی عام اُم ولد کی عدت اس مار بیٹ کی گروسے اوز اعمی اور اسحاق کے نزدیک چار ماہ دس دن سیے ابن المسبب، ابن جبر اور ابن سیرین کا بھی ہی مذہب ہے ۔ تو ری اور صفیہ نے کہا کہ اُس کی عدت ہمین حیف سے اور ہی تول ابن عم عور وہ اُسی عدل اور شعبی کا ہے ۔ اور احمد نے کہا کہ اس کی عدت ایک صفی سے اور ہی تول ابن عم عور ہو اُسی اُنقاسم ، نہری اور شعبی کا ہے ۔

بَاكِنِ الْمُنْتُونَةِ لاَ يُرْجِعُ إِلَيْهَا زُوجَهَا كُنِّي نَنْكُحُ زَوْجًا غَنْبَرُكُ

باب مبنوتها بنے ماوند کی طون نهیں آسکتی جبت کسی اور فا وندسے نکاح ذکرے

و ١٣٠٠ حَكَ ثَنَا مُسَدَّدُ دُنَا اَبُومُعَا وِيَهُ عَنِ الْكَعُمُشِ عَنُ إِبُرَاهِ بَهُمَ عَنِ الْكَسْوَدُ أَ عَنْ عَالِمِشْةَ قَالَتُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَعَنُ رَجُلٍ طَلَّنَ إِمَ أَتَهُ يَعُنِى تَلَاثًا فَنَرَوَّجَتُ زَوُجًا غَبُرَهُ فَكَا خَلَى عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ لَهُ لَكُ اَن يُواقِعَهَا اَتَحِلُ لِرَوْجِهَا الْلَاقَ لِ قَالَتُ قَالَ النَّبِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ لَا تَحِلُ لَلِاقَالِ حَتَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ لَا تَحِلُ لَلِاقَالِ حَتَّى

تُنْ وُنْ عُسَنیکَ اُلاٰ کھروکینُاوُ قُ عُسَنیکُرُکا۔ مائشہ رمنی التّرعنہانے کہا کہ رسول التّرصلی التّرمیلی اللّہ مسے لوجھا گیا کہا یک مردنے اپنی عورت کو لمالا قِ ٹلاٹہ دے دی اور اس نے کسی اور شخص سے نکاح کمرنیا اور اس نے اس کے سابقہ خلوت کر ہی کئی جماع کرنے سے قبل ہی اسے طلاق دے دی، کہا وہ اپنے پہلے خاون کرکے لیے ملال سے ؟ نبی صلی التّرعلیہ وسلم نے فرما یا کہوہ پہلے کے لیے اس وقت تک ملال نہیں جب تک کہ وہ دوسرے کامزہ ترکیکہ سے اور وہ مرداس کا مزہ نہ جکھ سے ایک تاری

سای، سیم برد پری، ان ماجیک مشیرے: کنولما بی نے کہا کہ عشید کا تفظ عسل سے نکالہے لینیاس کی تصفیرہے اوراس بی کا گذت کی نیت ہر وا ممل ہو ڈئی ہے ۔ عسل دشہد ہی مذکر ومؤنٹ دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ مطلب برسے کہ دونوں فریق جماع کر بی تو یریوونٹ پہلے کے لیے حسب ٹرائیل شرع صلال ہوگی ۔ اس مسئلہ میں کسی کا افتالا ن نہیں سوائے سعید من المسیب کے حبی نے حتی ٹی کیکے تا ذر گا حتی ہی کا کو نکا سر رہے دکھ کمر مرون دوں رہے کے مساتھ نکاح کو کا نی کہا ہے مگر جمہور کے نذریک آبیت میں نکاح سے مراد حماع ہے میو اس کا اصلی گنوی معنی ہے۔

## بَابِ فِي تَعْظِيْمِ الرِّنَا

یہ باب زناکی سنگینی وسلدت میں ہے۔

١٣١٠ - حَكَّا نَنَا مُحَكَّدُ لُكُ كَثِيرِا نَا سُعْيَاتُ عَنْ مَنْصُوْرِا عَنْ اَ فِي وَائِلِ عَنَ اَ عُمَامُورِا عَنْ اَ فِي وَائِلِ عَنَ عَمُرُوبِي شَرَخِبِيلِ عَنْ عَبُواللهِ قَالَ فُكْتُ يَا مَسُولَ اللهِ اَ كُانُوبِ اَ عُظَمُ قَالَ اللهِ اَ كُلُتُ يَا مَسُولَ اللهِ اَكُ اللهُ اَلْ اللهُ اَ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ الْحَرُولُ اللهُ اللهُ الْحَرُولُ اللهُ اللهُ

النبِي صَلَى الله عليه مِن وسَلَمُ واللهِ يَنْ لا يَهُ عَنِ مَمَ اللهِ إِنْهَا الْحَ النَّفُسُ الَّتِي حَرَّمُ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَكَا يُزِنُونَ الْايَتُ .

نشی ہے: اولا دکا قنل ہر صورت حلم کے مگر نجو ف مناسی اس کے قتل میں مندّت اور مبرّ حرماتی ہے ۔ زنا ویسے ہی حرام ہے مگر مہسائے کے گھریں یہ نعل زیا وہ سنگین ہو جاتا ہے کہ التّٰد کا حکم ہمی توڑاا ورہمسائے کہ منہ تاریخ

کی حق تلفی تھی کی۔

١٣١١. كَنَّا أَكْمَدُ بُنُ إِبُواهِيمَ عَنْ حَجَّابِحَ عِنِ ابْنِ جُرَيْجِ قَسَالٌ وَ الْحَبَرُ بُكُ وَ الْمُو اَخْبَرُ فِي اَبُوا لِزُّرِبُ بُرِاكُنْ سَمِعَ جَابِرُ ثُنَ عَبْدِاللّهِ يَقُولُ جَاءَتُ مُسَيْكَةً لِبَعُضِ أَلاَنُصَارِ فَنَاكُ فِي لَا يَكُوهُوا فَتَيَاتِكُمُ عَلَى الْبُغَاءِ فَظَالَتُ إِنَّ سَبِيلٍ فَى ثَبَرُهُ وَلَا تُنْكُرِهُوا فَتَيَاتِكُمُ عَلَى الْبُغَاءِ فَظَالَتُ إِنَّ سَبِيلٍ فَى ثَبَرِهُ وَلَا تُنْكُرِهُوا فَتَيَاتِكُمُ عَلَى الْبُغَاءِ فَالْالْتُ مِنَ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَلْكُ وَلَا تُنْكُرُهُولُولُ فَى خَدِلُ لَا مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مُنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ ال

مهيا مالک مجر کوبد کاری پر محبور کرتا ہے: بس اس بارے میں بد آیت انری: اور بم اپنی لونڈ لیول کو بد کاری ہے

مجبور نه کمه و زعبدالتٰرین اُبیّ رئیس المنافقین کی حجولونڈیا <u>ں تقیں وہ اُس</u>بدکاری کردوا نااورزنا کی اجمہت حاصل کرتا تھا۔ مندری نے ان کے نام یہ لکھے ہیں: معافرہ ،مسیکہ، اروی کی، قنیلہ، عمرہ اور متنجہ۔ یہ لونڈی جس کا ذکر اس مریب میں ہے انہی میں سے ایک تھی ۔

٢٣١٢ - حَتَّ نَنَا عُبَيْدُهُ اللهِ بَنُ مُعَاذِنَا مُعْتَمِدُ عَنْ آبِيهِ وَمَنَ يُكِرِهُهُ قَ عَاتَ اللهُ مِنْ بَعْهِ إِكْرَاهِهِ مِنَ عَفُورُ رَّحَيْدُ قَالَ سَعِيْدُ الْنَهُ مِنْ أَبِي الْحُسَنِ عَفُورُ لَهُ ثَنَ الْمُكُرَهَا تِ الْحَرَيْتَ إِنَا الطَّلَاقِ -

معتر نے اپنے باب سیمان تھی سے دوایت کی کہ: اور جوانہیں مجبور کرے گا توالٹر تعالیٰ ان کی مجبوری کے باعث عفور تھ باعث عفور دحیم ہے دمور ہوں سی سعید بن ابی الحس نے کہا کہ اُن مجبور کی جانے والی عور توں کے بیے عفور تیم ہے دمندری نے کہا کہ حس بھتری کا قول ہے کہ اُن کے بیے اور التادان کے بیے عفور درجیم ہے، انہیں مجبور کرنے دانوں کے بیے نہیں ) والد تعالیٰ المام بالصواب م

بِسَهِ اللهِ الرَّحلين الرَّحِيْدِ

ا قرام هم من المنظام المنظم المنظم المنظم المنظم المنظم المنظم المنطم ا

مَبْ مَا أُفْرِضِ الصِّبَامِر يه ۱۸ - ابواب اور ايك سوچونسط اصاديث پيمشنل ہے .

سور ۱۳۰۱ حكى النكوري مُحكى مُحكى مُحكى الني مَنْ الله وَ الله الله وَ الله وَالله وَ الله وَالله وَالله

عَهُ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْ وَسَلَّوْ إِذَا صَلُّوا الْعَتَمَةَ حَرْمَ عَلَيْهِ وَالطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَالنَّسَرَابُ وَالنَّسَرَابُ وَالنَّسَرَابُ وَالنَّسَرَابُ وَالنَّسَرَابُ وَالنَّسَرَابُ وَالنَّسَرَابُ وَالنَّسَرَابُ وَالنَّسَرَابُ وَالنَّهُ الْمَا اللهُ عَذَوْجَلَّ اَنْ يَجْعَلَ ذَٰ لِكَ يُسْتَرَا لِمَنْ وَفَالَ عَلِمَ اللهُ عَزَّوجَلَّ اَنْ يَجْعَلَ ذَٰ لِكَ يُسْتَرَا لِمَنْ اللهُ عَزَّوجَلَّ اَنْ يَجْعَلَ ذَٰ لِكَ يُسْتَرَا لِمَنْ اللهُ عَزَّوجَلًا اَنْ يَجْعَلَ ذَٰ لِكَ يُسْتَرَا لِمَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ الله

ابن عباس رمز سے روا بت ہے کہ: یَا بُیگا اگر بنی آئی کی گئی کا کی بیٹ کا کی کی کی کی کھر القیمیًا م آئو اس ایمان والو
تم پر روز ٥ رکھنا فرض ہوا جس طرح تم سے بہلوں پر فرنس ہوا تھا "پس لوگ نبی صلی الشرعلبہ وسلم کے عہد میں جب
عسنا ، کی نماز برٹر ہولیتے تو ان پر کھا تا بینا اور عور تہیں ہوا تھا "پس اور آئندہ رات تک روز ہ رکھتے۔ بس ایک
آو می نے اپنے آپ سے نمیا نت کی اور اپنی عورت سے جماع کیا مالا نکہ وہ نماز عشاء ہو ھ جبکا تھا اور اس نے
انطار ندکیا تھا ۔ بس الشرقعالی کا الادہ ہوا کہ اس معلطے کو دومروں کے لیے آسمان کہ دے اور رخصت ومنفعت
بنا دے ، بس الشرقعالی سے قاکم جن سے مائز الشرقعالی سے کہ تم اپنے آپ سے نمیا نت کرتے تھے ۔ اور
بر مسملم بھی ان احکام میں سے تھا کہ جن سے ممائے الشرقعالی سے نوگوں کو فائد ہ دیا ور انہیں رخصت دی اور
آسمانی بداؤ مائی دمنڈری نے کہا ہے کہ اس بورین کی سند میں علی برجسین بن وا قد صنعیف راوی ہے ۔

علاً مر على القارى نے كهامي كه صوم كى فرفتيت بجرت كے الحقادہ ماہ بعد تحويل نبلد كے وافعہ سے متأخر بوئى

طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کے دل میں عزباء ومساکین کے لیے دعت دشفقت اور ممدر دی کے حیذ ہات

لِلنَّبِي صَلَّى اللهُ عَكَيْبِ وَسَلَّوَ فَنَزَلَتُ أُحِلَّ نَكُولِينَا } الرَّفَتُ إلى فِسَائِكُمُ قَرَّالِكَ قُولِهِ مِنَ ٱلْفَجْرِ.

برا دمنسه روابت به كم آ دمی حب روزه دار بوتا ورافطار سے تبل لعدا و مغرب سوچا تا تو وه آئنده دات 🖺 تک بنر کھا تا . البوحر مرشانصاری روزہ واربھا ، وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا کہ کیا تیرے یا س رکھانے کی کھیے ؟

النَّحُوى عَنْ عِكْرِمَنَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِينَ بُطِيْنَعُونَنَهُ فِسُابَةٌ وَطَعَكَ المُر مِسْكِيْنِ فَكَانَ مَنْ شَاءَمِنْهُمُواَنُ كَيْفَتَدِى بِطَعَامٍ مِسْكِيْنِ افْتَكَاى وَنَحَرَكَهُ حَرْمُهُ فَقَالَ فَكُنْ تُطُوَّعُ خُيْرًا فَهُوَ خُيْرًا فَهُ وَكُنْ تَصُوْمُوا خُيْرًىكُمْ وَقَالَ فَكُنْ شَهِكَا مِنكُمْ الشَّهُرُ فَلْيُصُمُّهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا أَوْعَلَى سَفِي فَعِثَانٌ مِنْ أَيَّامٍ أَخَرَ -ابن عباس بن سے دوایت ہے کہ: وَعَلَیٰ الْکَرِینُ مُن مُعِیْفَتُو دَیٰ فِیلْ یُکَ طُعُکامٌ مِسْکِینِ ۔ بس ان سے حس کا جی جا ہتا کہ ایک مسکیں کوروز ہے کا فدیہ دسے دسے تو وہ فدیہ دسے دیتا اوراس کا روزہ را دائے فرمس کے عاظ سے) بورا ہو مہاتا تقا۔ بیراللہ تعالیٰ نے زمایا: فَمَنْ تَطَوَّ عَ خَيْرًا فَهُوَ حَيْرٌ لَـٰهُ وَ اَن نَصُرُومُ وَا حَايُرُتُكُمُ مِ سوسو بخوشی نیکی کرسے تو وہ اس کے سیے بہتر کے اور تہا رہے لیے روزہ رکھناہی بہتر ہے !! اور فرما یا: فکم ک الله كَ مِنْكُمُ وَالشَّهُ وَ مُنْ كُانَ هُرَ نَفِنُا اوْ عَلَى سَفِي فَعِدٌ وَ مُنْ أَبَامِ مُخَدَّدِيس مِعِم مَن سے اس ماه می*ں ماضر بہووہ اس کاروزہ رکھے اور حوبہ*یار بہویا مسافر ہو تواور دنوں سے بی<sup>م</sup>نتی بوری کمرے م<sup>ر</sup>بخاری، سلمه، نسانی، ته مذی ما فظابن حجر نے فنح الباری میں کہا سیے کہ ہیرا **ما** دیٹ ا**س ب**رمتفق ہیں کہ ہر آیت ننسوخ ہے اور اس میں ابن عباس ش كااختلاف بي كيونكرانهو ل ني اسع محكم برا يا ب سي است بوار سي تخف وعيره سي مخف وص ما ناسع اس ا شکال کا مجواب یہ سے کہ: () یا تو یہ کہا مبا لئے کہ ابن عباس مہمی قرأت وَعَلیٰ الَّبَ بِنَ بُطِحَةَ فَحُوْ مَنْ سِرِیعِی مِن اوگ ومشکل یہ لها قت ہے، اور بیر بخا دی میں عطاء عَ<del>ن ابن عبا</del>س مُ اَ باہے: وَعَلَى الْکَوْ مِنْ يُعْطَوَ فَوْ کَهُ فَدِکْ يَدَّ طُعُامُ مِسُكَايْنِ ۔ ابن عباس بِعنے كها كہ يہ نسوخ نهيں ملك إس بوالے عرد يا بولاً هي *عورت كے ليے سے بن كوهوم كى استطاعت* نہیں مُو تُی ایس وہ ہرروزے کے بی ئے ایک مسکین کو کھا ناکھلا دیں ۔ حا فظ ابن تجرنے کہاکہ بیرا بن عباس مناکا ندمب ہے وراكٹرنے اس كى فنالفت كى ہے ، اور البوداؤ دكى دوابت ميں جو ديطيث فُؤ منه أياسے به دراصل فيطيع كُو لَهُ ہے ميساكم وطی نے الدّرا لمنتورس ابن الا نباری سے ابن عباس صلی روایت نقل کی سے کریں نفائیکٹیٹو کڈھے ، نعنی وہ تبكلّف روزه ركه سكته مين و ٧٧) يا جريول كها حبائ كه ابن عباس مشك نندويك بداً بت عام متكلّفين كيتق مي موخ ہے مگربوڑھوں کے حق میں نہیں، جن مخد اس ہد بھی الترا منتور کی ایک روایت ولالت کر تی ہے کہ یہ آیت

سطف دورہ دی صفتے ہیں۔ دہم کا بھریوں کہ جائے کہ ابن عہاس سے کہ دیک ہدا ہے۔ ماہم مسلملی سے کہ ہدا ہت منسوخ نے بے گربوڑھوں کے حق میں نہیں ، چنا کچہ اس ہد بھی الدّرا لمنشور کی ایک دوایت دلالت کر دہ تول کی خلاجر شیخ نا نی کے حق ہیں بنسوخ نہیں ہے باتی توگوں کے حق میں نسسوخ ہے ، بس یہ ہمارسے او پر بیان کر دہ تول کی ظاہر د لیل ہے۔ اور اس بنا پر ابن عباس دخ کا تول بھی جمہور ہے موافق ہے ۔ اور شاید آلوداؤ دنے یہ حد دیشا س با ب ہیں اسی لیے دکھی ہے ۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ابن عباس دخ کا قول پہلے نسخ کا بھواور بھرانہوں نے رجوع کر دلیا ہو۔ اس جد دیش میں ابن عباس سے کہ ابن عباس دواً یات کا ذکر لیا ہے ان کا حاصل یہ ہے کہ آئیت ؛ کہ علی الگذی نیک فیلی ہے گئی ہے۔

ى توشخص صرف بتكلف و تحمّل مى روزه ركوسكتاسيد، وريد طا قت اس مين بني . کھا ناکھلائے گو ہا پہلے لوگوں کوفدیہا ورمعوم میں اختنیا ر افطار کی دخفیت اس آست سے مام ت میں کو نئی معین م ہے۔گو پاکەرمن کا ذکراس امر کا کفایۂ ہے کہو نی ایساامرجس ً ضربهنها ئے اور می بداور مرصنعہ کے معاصلے ہیں وہ امر یا باجا تا ہے لمذا وہ رخصست کے حکم سے روزہ اوران بہر قفناً ، توسے مگر فکریہ نہیں . ا مام مٹنا نعی سے مُزد یک وعنا ، اور ندیے دونوں ما ملہ اورم صنعہ پنرصحاب و نا بعین میں بھی مختلف فیپر رٰ با تقا ۔ علی اور حسن بھری مسعے مروی سے کران ہرقفا ہ ہے ندید نہیں اور حنفیدنے اس کوا ختیار کیا ہے۔ اور ابن عرض اور عبا مرضعے مروی ہے کہ وہ دونوں قصناء بھی ِن*دیع بھی دیں اوراس قول کومشافی ٹینے اختیا رکیا ہے ۔ان کی دلیل پر آیت سے ، وَعَلی*َ النَّن بُنَ بُطِیفُوْدَهُ غیّ میدا منیا فیرکیا اور میرکسی دلیل کے بغیر ما ٹنے نہیں ۔اور رہی' ق كهاكيا سي كهاس مين لا مُصنهر سي اور ير تعنت من حما نفر سب منتلاً : يُسُبيِّنُ ١ ملكُ من قرآ توں میں لُک کا ت سے بیرانشد لاً ل ہو تھی' رخ ہو کئی لى نے ئوسىي آپر ہے روزہ کی تفنا دھی وا حبب کی اور ندیہ تھی ۔ا درع فیل تھی بہ نلط کیے شرہ چیزکے نقصان کو ہورا کرنے کے سیے واجد تاہے، پھرفدیۂ کی اس میں کیا گنجا نٹش زہی ؛ میں سببہ ہے مربینی ا وردسیا فر برَرہی س لفدنير مُكرَّشْيخِ فا نى تْبِي سِيمِ مباح سُهِ كه روزه ندر كھے كيونكه وہ روزه ركھنے سے ما بياس بيه تصناء منهين ملك پندیہ واحب سے۔ا ورا جماعِ سلن کے بدندلاف امام مال*ک نے* 

كهاكماس بو فدريرهى نهيس . مالا نكدا محاب رسول صلى التلد عليدوسلم في شيخ فا فى بر فديد واجب قرار دياسي اوراس بمان کا اجاع سے آمام مالکٹ کی دلیل بیرے کہ الطریق الی نے فدیڈائس بروا سجب کیا سے سے دوزکے کی ما قت ہو ا ورستیخ نانی کو طاقت نهیں لہذا اس بیر فدریۂ واحب نہیں دا بیدا بعُ والفینا بُع 🗝

# بَأْتِ مَنْ قَالَ هِي مُنْبَتَةٌ لِلشَّيْخِ وَالْحُبُلِي

ان کا باب مبنوں نے اس آبت کو لوٹر سے اور ما ملہ کے لیے محکم ما نا

٢٣١٤ كَتْكَا نَتُنَا مُوسِى بْنُ إِسْمِعِيْلَ نَا آبَانٌ نَا قَتَادَتُهُ أَنَّ عِكْرِمَتَ حَتَاتَهُ أَنَّ

ابْنَ عَبَّاسٍ فَالَ أَ يَبْنَتُ لِلحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ . ابن عباسُ فَكُمَاكُم يه آيت ما مله اودمُر منعه تَح بِلِج نِنابِت دِعْير مِنسوخ ، ہے دِمنفیہ ہے نز دیک بِہ ا بیت ہمارے اور مثنا نعیہ کے ا**تنا** ق سے عنیر منسوخ ہے ۔ ما ملہ کے سیے شا نعی <sup>ہ</sup> کے لنہ دیک عنیر منسوخ ہے کہو کا وہ اس بہ تفنا ، اور فدریۂ دو نوں وا حب عظہراتے ہیں مگہ عنفیہ کے ننہ دیک اس بہ صرف نفنا رہے فدریؤسسے

١٣١٨ حكَّا نَنْنَا ابْنُ الْمُثَنِّي نَا ابْنُ عَلِي عَنْ سَغِيدٍا عَنْ فَتَادَةً عَنْ عَنْ عَزَرَةً عَنْ سَعِيْدِ، بْنِ مُجَنْبِرِعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى ا تَذِينَ كُيطِيْقُونَهُ فِلْ يَنْ طَعَامُ مِسْكِبْنِ

تَالَكَا نَتُ دُخْصَةَ لِلشَّيْخِ الْكِيْرِوَالْمَوْأَةِ الْكِيْرَةِ وَهُمَا يُطِبُقَانِ العِتيَامَ آَفَ يُفُطِراً ويُطعِمَامَكَانُ كُلِّ بَوْمٍ مِسْكِبُنَّا وَالْحَبْلَى وَالْمُرُضِعِ آذَ اخَانَتَا فَالَ ٱبُودَاؤَدَ يَعْنِي عَلَىٰ ٱوْلاَدِهِمَا ٱفْطَرْتِا وَٱطْعَبْتَا.

ابن عباس دنسے دوامیت ہے کرآیت : وَعَلَى ا لَكُ بُن كُيطِيْقُوْ نَكَ فِلْ يَتُ كُو طُعَامٌ مِسْكِينِ - برزيا وہ پوٹر سے مرد عورت کے لئے رتحصت سے ممالا نکہ وہ روزے کی طا قت ریکھتے ہو ل، وہ رُوزہ نہ رکھیں اور *بردوا* ا پیسسکین کو کھانا کھلادیں ۔اور ماملہ اور مُرعنعہ عورتیں حبب انہیں خوف ہو۔ابو حافر دنے کہاکہ ابن عباس کا مراديرسي كرانيي اولاد پرخوف مورتوا نطار كمري اور كها ناكمل دس

لتسميح: علام خطابي اس مدين كي شرح مي معالم السنن مي رقط از بي كر: اس باب بي ابن عباس رم كا ندمهب يهسي كدننفست ما ملدا ورمرمنعه كميسي فحكم اوريخير منسو خ سبحا وراس بوالبيه كيحتي بين سجي روزم کی طا قت سبے، منسوخ سبے۔ وہ روزہ بزر کھ کر فدیہ نہیں وے سکتا ۔ لیکن حا ملہ اور مُرصَعْد کے سیے گودخصیت قائمُ

سنن ابی دا ؤدجلدسوم ر نسکین انہیں فدیہ سکے بسابھ مسابھ تقنار بھی وا حبب ہے . دونو ل چیزوں کا وجوب اس لیے سے کہ ان کا افطا<sup>ر</sup> عنیر کے بیے سمے کیونکہ وہ بیچے پر شفقت ورحمت کے باعث افطال کرتی میں اله لاحب بنے نانی پر فدریاس لیے وا حبب ہواکہ وہ افطارائی زات کے باعث کرتا ہے تواس سے عقالاً یہ نکانکہ ہو عیرکے لیے افطا دکرے اس ہے۔ فدیئر بدرمبراولی واحب بوگارا ورسی مذمهب شافعی اور احماری کا سبے اور مجا پرمسے بھی مروی ہے۔ گروہ میٹنے کبیرجے *روزے* کی طاقت نہیں وہ صرف فدیۂ دے گا بزکہ تفغاد کیو نکہ وہ <u>روزے سے عا</u>یجہ ہے۔ا وربیرانس' سے مروی سیے کہ حبب وہ زیا دہ عمر کے مہو گئے توابسا ہی کمرینے ہتے۔ا وربہ قو<del>ل مختفیہ انشا نق</del>ی *او*ر <u>ا وزای</u>قی کا سبے۔ا و<u>را وزا</u>قی، <del>گوری</del> او<del>رمنفہ</del>نے کہا کہ ما مارعورت اور فرصنعہ دوزہ قصعادکرس گی اور فدرپرنددنیگی بھین کا بھی ہیں حکم ہے ۔اور ریو<del>سن ب</del>ھری ، <del>عطاء ، تخ</del>قی ا ور <del>زیر</del>تی سے مروی ہے۔امام <del>مالک</del> نے کہاکہ ما ما بن جیسی سی که قفنا و کرے اور فار کیے بنہ دے سیکن مرضعہ فقنا و بھی کرے اور فار رہے ہی دے۔ مولا نادشنے ذما باکہ ما ملہ اورمُرضعہ کے متعلق روا یا ت مختلف ہیں ۔ ابن عماس سے کہ ایک روابیت میں سیے کہ حبب انہیں خویت تہوتوا فطا ربھی کریںاور فدریہھی دیں .ا وران کے ذمیرقفناءوا جب نہیں ۔ لیکن ابن عباس ط دور مرى روايت ميں سيے كروه اس ايت كو: وعلى الك فِي بُن بُطِئ اَوْ كلط يَرِّ سِلْتِ سَقِي مِعِي ان مِي طاقت نهي

نے کہا کہ ریہ آ بت منسوخ نہیں نبے اور اس بس نہا بت بوِّر صا مرداورنہا یّت لورا هی عورت مرا دسیے که ده فدیه رس اور قص*نه ب*ر زکرس به اورایک روایت میں سے که بیرآب بنسوخ بهنیں وراس کی دخصدت صرف ان بور صول کے لیے مے منہیں دوزے کی طاقت نہیں یا اس مرتفیں کے لیے سجے پا بی کیا میدنهیں ۔ اور ایک اور رو ایت میں نے کہ تجو بڑی مشقت کے بغیر روزے کی طاقت مذر کھے تو وہ افطاً دگرسکتا سبے اور فڈریرا دکرسے ۔ا ور ما ملہ غورت ا ور دووص پلانے واکی ا ورشیخ کم سے۔ا ورابن عباس سے یہ بھی مروی سے کہا نہول نے اپنی ایک ماملہ نونڈی سے کہا: تو اُ اُن جنهس روزے کی طاقت نہیں، توفدر رادا کر اور ترہے نے اس قشم کی روا بیت کی سبے کہ انہوں نے اپنی جا ما بیچی کے سوال بر کہا کہا فطا دکرا ور فدیبا دا کرتے۔ *یں ۔ مجا پر سعے ایک فنو کی عنتمان ب*ن الامور س ا در فدر بدا دا کمه س ا در آن میه تبغنار دا لدا فطارگرسے اور فدیہ دیے گرمیحت کی حالت ہیں تعناء حی کرے <del>جس بھری سے من</del>قول ہے نووب بهوتوا نطادكرسےا ورفدبہاداكرسےا ورما لمكوجب آئي جان كانوف ہوً توا فطاركرسے یف کے علم میں ہے۔ اور تحس سے ما ملہ اور مرضعہ دولؤں کے سیعے افطار اور قضاء کا نتو کی مردی بم مخعی سے بھی حاملہ اور مرفنعہ دونوں کے لیے اَ فطار اور قضاء کا فنوی مردی سے بیسب روایات را كمنتورس درج كي بيدان سيمعلوم بوكياكه ما ملها ودم ضعه كامستُل خناف نيه سيداور ابن عباس من کی روا بات عب طرح ما مله اورمرصعه کے متعلق و سبوب فدریرس حنفید کے خلاف بیں اسی طرح و حبوب قصنا میں سٹا فعیبر کے بھی خولات ہیں اوران روا یا ت کا ملاد فحض احتہا دیرسے لہذا ان ہی کوئی مشرعی

فیسلہ نہیں ہے۔

ا بن *دیشند* نے بدایۃ المجتہدیں کہاہیے کہ : مرضعہ ، حاملہ اورشنے کبیر کے بارسے ہیں دومشہور <u>مسٹے ہیں بہ</u>لاہ کہ حا ملدا ورمُرمنعہ حب روزہ مزرکھیں توان مرکیا وا جب سیے ؟ اس مسئلہ مس علماء کے جارمذاہب ہیں ۔ پہلا میرکہ وہ فدیہ دیںا دران کے ذمتہ قصنا نہیںاوریہ ابن عرم اور ابن عباس منسسے مروی ہے۔ **دومرا قول پ**ر سے کہوہ فقط قضا *دکمرس*ان *پرفدیہنمیں سے اور بہ* قول <u>پیلے کے ہ</u>ا کمقابل سے اور ا<mark>بو حنیف</mark> اور ان کے اصحاک اور ا <del>بوعل</del> براو ا بولور کا نہی مذہب ہے ۔ بیسا قول بہ کہ وہ قصناءاور ندیہ رونوں دیں اور بیرشا نعی مے کاقول سے بیویھا قول بہ کہ **ما** ملہ قینیا، کمہے اور فیڈبپرینہ وئے اورمرہ تعیم قضیا <sub>ک</sub>ھی کرہے ا**ور فیڈ**پر بھی ا داکمہے۔ اوران کے انوثلات کاسیب به سے کہ حا بلہ اورم منعہ بیک وقت مربین اور شخ کبیرا عوروزہ بہمشقت رکھ سکے ہردوسے مشاہت ر کھتے ہیں .سوحس نے انہیں مربین کے مشابر قرار دیا اس نے کہاکہ ان پرصرف قضا ، واسبب ہے اور عب نے اُنہیں شخ کبسرسےنشبیبہ دی اس نےان بیہ فقط ند کیہ واحب کیا ،اوراس کی دلسل لُطُوَّ قُرْ لَکُر کی قراُت ہے۔ اور عبى سنّے ان يَد دُونوں اموركوجع كيا تو يوسكتاسے كهاس كا باعث يہ پوكہ انديں مربعنی اور شیخ نا نی بَر د وكي مشابهت یا بی ما تی ہے۔ اسی سبب سے انہوں نے کہا کہ ان ریہ فدربرا ور قصنا ء وونوں ہیں۔ یعنی مرتیق کے ساکھ مشابہت کے یا عث تفغالاورشخ نانی کےساتھ مشابہت کی و صریعے فدریہ ۔ اور چنہوں نے حاملہاورم منعبر کے حکم میں ا ختیار کیا ا نہوں نے حا ملہ کومریفیں ہے ملایا اور مرہنعہ کے حکم کو دونوں کا فجمویہ بہرینے دیا۔ علا<del>مہاین ر</del> حا ملدا ورم ضعیمی ملااختیا رتضاد کا حکمه دیا وه ان سے اولی بس حنهو رینے صرف فدیٹے کا حکم دیا کیونکر ثیطَیّ تُخ کی قرأ**ت عنیرمتوا نزے۔ اور شخ فانی او**ار بیٹرمعیا **جوروز ہے گی طا نت ٌنررکھیں ان کے لیےا نُطار کے حواز بیر تو** جمائح ہے مگراس میں اختلا ب ہے کیران کے ذمیر کیاوا جب سے 9 کچد بوگوں نے کہاکیان ہمرہہ ب فدریہ ہے س نے کہاکدان کے ذمتہ کوئی فدر نہیں ۔ پہلا قول الومنیفہ اور شافعی کا ہے اور دوسرا مالک کا .اوران کے ا ختلاف کا نسبب قرأت کاا ختلا ف ہے بعنی کیطئے 'فئو' کھ کی قرأت کا بس میں کے نزردیک غیر ثابت منید ہ قرأت بريقيعل واحبب بهوسكتا سع دنعني حوقرأت متعجف من ثابت نهين حبكه وه نعبر واحد بحطور برعادل را وَبِوِ لَ سِينًا ہِت ہُو،انہوں نے کہاکہ شیخ نا نی ان لوگوں میں شے ہے جن کا ذُکّر اِس قر اُت میں ہے .اور حس نے بر ثابت قرأت برعمل واحب نهیں،اس نے مریف کا حکم، عب کی بیماری دائمی ہمو اورموت نک

اس مکریٹ نمبر ۱۳۱۱ میں ابن عباس سے اقول بظاہر آئیت کے فلاف سے ، کیو نکہ آئیت تواس پر دلالت کہ تی سے کردوز سے کی طافت رکھنے والے حب روزہ نہ رکھیں توان کے ذرمسکین کا کھا نابطور فدیرا حب سے، لپ اس میں شیخ کبراور بڑھیا داخل نہیں سے اب ابن عباس سے تول کی دو توجیہیں ہوسکتی ہیں۔ یا تو یہ کہا جائے کہ آئیت میں نیکٹینی نُون کُر ہاب افعال سے نہیں ہے بلکہ قسع کہ جاب سے سے بمطابق قرأت ابن عباس نیکٹی مو نیکٹی نے مون نگر ہے۔ لپ اس تاویل کی صورت میں ابن عباس رہ کا یہ تول کہ: بیٹ بے کبراور بڑی عمر کی عورت رُخصت تھی ۔ تھیک ہوجا تا ہے۔ یعنی آن کو کمشقت و جہدر وزہ رکھنے کی طافت سے۔ دو مرس کی توجیہ یہ بہوسکتی ہے

SILLINGSI DELILAH DILUKTUKAN MESILLINGSI KANTANTAN MENANTAN MENANTAN MENANTAN MENANTAN MENANTAN MENANTAN MENAN

کرگیلیفوننگی با برافعال سے ہے، تواس صورت میں کہا جائے گا کہ ابن عباس سے اپنے پہلے تول سے رجوع کر لبا تقا ورجہور کا قول مان لیا تقا . تعنی پہلے یہ حکم مروز ہے کی ما فت رکھنے والوں کے لیے تھا کہ انہیں افتہار ہے کہ فدیہ دیں یاروزہ رکھیں ایر بروایت ، عکرمہ عن ابن عباس سی پہلے گزر دیکا ہے ، پھریہ حکم منسوخ ہوگی جیسا کہ سیوطی نے در منٹور میں ابن سیرین کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ابن عباس منظہ دے دسے ہے جسے بیان اور نے رہ آبیت ہو تھی ، وَعَلَیٰ الْکَوْبِنُ کُیطِیْقَدُ کُٹُ آلِ فِر مَا یا کہ یہ آبیت منسوخ ہوگئی ہے ، ابن آبی ما تم ، کی اس اور

ابن مردویہ نے ابن عبا س من کی روایت نقل کی سپے کہ یہ آیت نا ز ل ہوئی، مئی شہدک مذکری و الشہوَّرُ فَلَیْکُمُکے تو بہلی آیت منسوخ ہوگئی۔لیکی شیخ فانی اگر مہاہے توا فطا دکرے اور ہرروزایک مسکیس کو کھلاد ہاکرے۔

وَحَمُهُ الْيُطِيْقَانِ الحَمِيا مَ كَالْفَظَالِةِ وَاقْدُوكُ مِسِ الْمَحُولِ مِن الْمَى طُرِح لَآكِ لِغِيرِ اللهِ الْوُدَا اِنْ عَبِاسُ عَلَى اللهِ الْمُورِ الْعَبِينِ مَنْ اللهِ الْوُدَا اللهُ ال

كَا بِهِ النَّهُ فُرِيكُ وَنُ نِسْمًا وَعِشْرِ نُبَ

اب اسمعنمون كاكه صينه ٢٥ ون كالجي موتاسب

و ۱۹۳۱ حمّل تَنْ سُلِما ثُن الله الله عَرْب مَا شُعْبَ أَيْ عَن الْاَسُودِ بَن قَبَسٍ عَن سَمِيْهِ الْمَن عَمْر فَال الله عَن الْاَسُودِ بَن قَبَسٍ عَن سَمِيْهِ الله عَمْر وَ يَعْنِى الله عَلَى الله عَن الْمَن عَمَر فَال اَلله عَلَى الله صَلّى الله عَمْر فَال الله عَلَى الله عَمْر فَا الله عَلَى الله عَل الله عَلَى ا

عَنِ أَبْنِ عُمَرَ فَكَالَ نَكَالُ رَسُولُ اللَّهِ مَهِ لَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ ٱلثَّنَّهُ رُوسُكُ وَعِنْهُ رُونَ

فلاتَصُومُوا حَتَى تَرُوهُ وَلا تُفْطِرُوا حَتَى تَرُوهُ فَإِنْ عُتَرَعَكِيكُونَ فَكُورُوا كَ فَلاتَصُومُوا حَتَى تَرُوهُ فَإِنْ عُتَرَعَكِيكُونَ فَكُورُ وَلا تُفْطِرُوا كَانَ شَعْبَاكَ نِسْعًا وَعِشْرِيْنَ نَظَرَكَ فَإِنْ دُونَ فَكُورُ كَانَ شَعْبَاكَ نِسْعًا وَعِشْرِيْنَ نَظَرَكَ فَإِنْ دُونَ مَنْظِيرِهِ سَحَابٌ وَلا تَنْ عُمْتَمَ مُفْطِرًا فَإِنْ خَنَاكَ وَلا تَنْ عُمْتَرَيْ يُفْطِرُ افَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظِيرِهِ سَعَابٌ أُوفَتْرَةً أَصْبَعَ صَائِمًا فَال وَكَانَ ابْنُ عُمْتَر يُفْطِرُ مَعَ النَّاسِ وَلَا يَا نُحْ عُمْتَر يُفْطِرُ مَنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْمُنْ عُمْتَر يُفْطِرُ مَنْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ ال

ابن عرم نے کہا کہ رسول الٹی صلی الٹی علیہ وسلم نے فر مایا: قہینہ ہو دن کا بھی ہو تاہے بس تم حیا ند دیکھے بغیر
دوزہ ندر کھواور چیا ند دیکھے بغیر روزہ رکھناں کی نکر و، چر اگر ہادل وسنیرہ کے باعث میا ند نظار آسٹے تواس کے
لیے رسیں ون کا رحساب کر ہو۔ نا فع نے کہا کہ جب شعبان کی ہو ویں تا ر بخ ہوتی توابن عرم کے لیے جا ند دیکھاجاتا
دوہ خود آخر میں نا بینا ہم و گئے تھے بس اگر وہ نظراً مہا تا تو بہتر ور داگر جاند کے سامنے بادل باگردو مغبار مائل موتا تو روزہ رکھ لیستے نا فع نے کہا کہ ابن عرم اوگول سے مسابح من اور میں کہ سلم انسانی آب ماجہ)
می افظا رکھ تے تھے اور اس صاب کو فقیار مندیں کر تھو بھو تھی آب ماجہ)

مشی سے: علام خطابی نے معالم استن میں کہاہے کہ فی فدرولہ جو فر مایگیا اس کامطلب ہر ہے کہیں دن کی گئتی ہوری کمرلو . فکر آور تقد تیر دونوں کامعیٰ شاد کرنا ، اندازہ کرنا اور تکمیل کرنا ہے : فقک کرنا فؤنیخ انقادِرُون دا لمرسلات ۲۲ بعض اہل علم نے اس سے مراد منازل قر کا حساب کرنا لیا ہے لیکن بہلا قول درست ہے کیونکہ دوسری دوایت ہی سوایت کو علا مخطابی دوسری دوایت ہی ہا س روایت کو علا مخطابی نے اپنی سندسے درج کی ہے جس میں بدلفظ نے اپنی سندسے درج کی ہے جس میں بدلفظ ہے ۔ فیان عثم عکی کو شک والیت اپنی سندسے درج کی ہے جس میں بدلفظ ہے ، فیان عثم عکی کو شک والیت اپنی سندسے درج کی ہے جس میں بدلفظ ہے ، فیان عثم عکی کو شک ہے ، اور مشک کے دواسے کی مما نعست فرما ٹی سبے وہ اس کی تا ٹیر کر تی ہے ۔ دسول انظر ملی انظر علیہ وسلم نے جو یوم شک کے دونسے کی مما نعست فرما ٹی سبے وہ اس کی تا ٹیر کر تی ہے ۔ اس عرص کا مذہر ب شعبیان کے بار سے میں وہ سے جو اس مدریث میں کا نع نے نقل کیا ہے اور اسی کواحمد ابن عزیر من کا مذہر ب شعبیان کے بار سے میں مقابی وہ اصلی کیا ہے ۔ اور اسی کواحمد من مغبل شنیار کیا ہے ۔ دیکن یہ نعل صوف شعبیان کے بار سے میں مقابی وہ اصلی کا خود مقبل کیا ہے ۔ اور اسی کواحمد من مغبل شی نا فئیار کیا ہے ۔ دیکن یہ نعل صوف شعبیان کے بار سے میں مقابی وہ اصل کیا گا گھوں دند عید میں مغبل شاہ کو دن مناب سے ۔ دیکن یہ نعل صوف شعبیان کے بار سے میں مقابی وہ اصلی کیا گھوں دند عید اور اسی کواحمد میں مقابی وہ اس کی تا مذہر ہے ہوں میں ہوں میں مقابی وہ اس کیا کہ کو دور اس کیا ہوں میں مقابی کے دور اس کیا کی دور اس کیا کہ کو دیور میں مقابی کی میں مقابی کی دور اس کیا کیا گھوں کو دیور میں مقابی کی دور اس کی تا کی دور کی دور کی میں مقابی کو دور اس کی تا کی دور کی

سے ڈہ روا بیت نہیں کیا ۔ اس مدییٹ میں بویدفر ما یا ہے کہ: مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے ۔ اس سے مرادیہ ہے کہ کھی کھی الیسا مجی ہوتا ہے مبیسا کہ دوسری دوا یا ت میں ہے اورمشا ہرہ مجی ۔اس مضمون کی مدیث آبودا فردا ورتز مذی نے ابن مسعود دما سے

کے بارسے میں وہ عام ہوگول کے دسائے دستے تھے۔امام احدام نے ابن ٹارم کے اتباع میں کہاہے کہ اگرکسی عکت سماوی کے با عدث ۲۹ ویں شعبان کو جا ندنظرنہ آسٹے تولوگ انگے دن روزہ دکھیں اوراگرمطیع معاف ہوتو روزہ درکھیں۔ مسلم نے یہ دوایت فقط مستدکی مد ٹک روایت کی ہے۔ یعنی آ گے جو ناضع کا قول ابن عمرم کے فعل کے متعلق

روا بہت کی ہے جو آگے آئے گی۔ اورمسندا حمد میں حضرت عائشہ منسے بھی یہ مروی ہے۔ اور یہ جو فر مایا کہ، جاند دیکھے ابخیر دوزہ نہ رکھو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر ہرشخص جاند کوخود دیکھے تو روزہ دیکھے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن اوگوں کے دیکھنے سے دوئیت کا نبوت ہو جائے نتواہ وہ ایک ہی ہومبیسا کہ کسی علّت کے باعث مرایک کونظرند آسکے تو بھی حکم روئیت نابت ہوگا۔ ہاں اگر کوئی گھر دو عنبار یا بادل و عنیرہ نہ ہوں تو دیکھنے والاایک فجع ہونا جا ہے۔

ر آئی بیر بات کمہ آیا سرشہروالوں کے بیےاپنی رویزے یا تھے ادر بسواس با ب ہیں جا را قو ال بنیں (۱) بہلا یہ کہ پڑھ کے سیے اس کے باشندوں کی دُوسٹ ہی معتبرے ا در میجے مسلم کی حدیث ابن عباس <sup>ہو</sup> اس کی مثا برسے <del>ابن المن</del>ذر سے نقل کیا ہے اور ٹر مذی نے نقط یہ کہ اکر نیرامل علم کا تول مكه مبرد القاسم إنها لم ،اسجاق ل نہیں بتا گئ، ما <del>در دی</del> لنے کہ کم مشا نعیہ کا ایک قول بی سے ۲۷) دومرا قول ا ۔ شہروا بول نے حاند دیکھ لیا تو تمام ملک سے **دگو**ں کے بیلے وہ روسٹ لازم ہوگئی او ۔ سے مگرین عبدالبرنے اس ہے فیلاف میرا حماع کا ذکر کیا ہے ،اور کہا ہے کہ علماء ؟ <del>عمراما آ</del>ن ا ورا <del>ندنس</del> کے علاقوں میں ایک دومرسے کی رو لهاہے کہ ہما رہے اسا تذہ نے کہا کہ عب ملال کی روٹیت ظاہرا ورقطعی ہو توا مکہ ے علاقوں مں اسسے ماکرنقل کریں تو ان پر بھی صوم وا جرہے ، <del>ابن اما ج</del> ا دت سے سوم کا لزوم صرف آس شہریں ہوگا جہاں سے نوگوں کوروئت ہوئی سے۔لین کے بخکرونزدم سے سب شہردں میں روزہ وا جب ہو مبا نے گا دحبیسا کہ آج کل ہمارے ہاں ورت میں فرمبر داری ارباب اقتدار کی مہو گی مگرسب لوگوں کو یا بندی لازم طور ریان کے فیصلے میں کسی عرص سے ملطی نظر آتی ہو، اور ا ے) کیو نکہ حاکم اعلیٰ کا حکم تمیام بلا وہیں نا فنزمو تا ہے۔ بعفی شا فعیہ کے کہاہے کہ اگرعلاقے قریب ، بهرِل آو ان کامنم ایک بهوگا . اگر بعید بهو**ں تواکٹر کے نن**ردیک واجب نہیں اوراً ل<del>وا تعلیب</del> اورشوا فع گردہ نے وجو ب کوا خدیا رکیا ہے۔ اور تغوی نے بھی اما م سنا تعی رقسے نقل کیا ہے۔ سکن تعد کے ضبط میں کئی وجوہ ہیں۔ ایک توانتا و ب مطالع ہے حس کا حکم عراقیوں (عراقی شانعیوں) اور صید لانی نے القطع بیان کیلے ا ورنو ہی نے رومندمیں اور شرح آلہذب میں اس کی تقیمے کی ہے ۔ بیُعدے ضبط کی دوسری وجہ قصرِ صلا ۃ کی م مے ،ایسے امام نتا فعی اور لغوی نے تطعی طور ہیر ذکر ک سے اور را نعی نے الصغیر میں اور نووی کے مشرح ، اس کی تقیمے کی سے تسیسری وجدا ختلاتِ اقالیم سے دا تا تیم سے مراد غالبًا وہ اقالیم ہیں جو قدیم ہیئت اور حغرانیہ م فی کار ہے۔ اور این ملدون نے مقدمرین ان کا ذکر کیا ہے، چوھی وجہسر خسی لیے بیان کی ہے اور وا نول نے مقرر کی تھیں اور ابن ملدون نے مقدمرین ان کا ذکر کیا ہے، چوھی وجہسر خسی لیے بیان کی ہے اور ا وروہ برکہ ایک حبگہ کی روئٹت ہر اُس بلد یا علاقے کے لیے لازم ہے جن سے بہاند تحفی سینے کا تقبورنہ ہوسکے ہشرطیا کوئی رکا وسط نہ بھہ اوروں کے لیے لازم نہیں۔ پانچویں وجہ ابن ا کما جبٹیون کا گذشتہ تو ل سے اوراس نے اس سے

ے کی تحریم پراستدرلال کیا گیا سے کیونکہ <del>معابی اس قسم کی با</del> ت اپنی را ئے سے نہیں کہ اکمہ ناآ وربیم نوع کی اند پن عبدالبر نے اس حدیث کومسند عندا کمی ثمین قرار دیا ہے۔ یہ نفظاً موقوف اور حکما مرفوع ہے۔

ا ختلا فِ مطابع کاحنفی نقهاد نے اعتبار نہیں کیا جبکہ ال<u>دّرا کمختا</u>ریس ہے اور نہی ظاہر مذہب ہے اور اسی پہ اکٹر مشائخ ہیں اور اسی پیرفتو کی ہے ، پس اگر کسی مِوجب طریقے سے اہل مشرق ہے ٹا بت ہوجائے کہ اہل مغرب نے

حاند دیکھ دیا سے تومشرق وا بوں پرھی صوم لاذم ہوگیا ( فتح المنکھ ﷺ) میں یہ گذادش کرنے کی مسارت کروں گاگہ موجب طریقے"کی مشرح پر ہی ہیاں اس مسئلے کا ملاد ہے ۔ وا مداعلم ۔

١٣٢١ - حَمَّا نَنَا حُمَيْهُ بُنُ مَسْعَهَا لَا نَاعُبُهُ الُوَهَابِ حَمَّا شِنَى اَيُّوبُ فَالَ كَتَبَ عُمُونُ وَمُنُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوْ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّوْ زَادُو إِنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوْ زَادُو إِنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوْ زَادُو إِنَّ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّوْ زَادُو إِنَّ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّوْ رَائُو اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّوْ رَائُو اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّوْ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ ا

ایوب نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز نے اہل بھرہ کو خط نکھا کہ ہم کودسول الٹدمسلی الٹرملیہ وسلم سے نبر بنچی ہے، اسی طرح جیسے ابن عمر دمننے نبی صلی الٹرعلیہ وسلم سے روا بہت کی ہے ۔ ادر ہلال سکے بیے حساب کرنے کا بہترین طریقہ بیر سبے کہ جب ہم نے شعبان کا ہلال فلاں فلاں ون درکیھا تھا تو دوزہ انشاء الٹر فلاں فلاں دن ہوگا، مگر ہے کہ تم ہلال کو اس سے نبل دمکیے لور تواگر منتلاً 14 شعبان کو بہا تارنظر آیا تواگلادن رم عنیان کا ہوگا ک

١٣٢٢ - كَتَّا ثَنَا اَحُمَدُهُ بُنُ مَنِيْعِ عَنِ ابْنِ اَ فِي زَائِهُ ةَعَنُ عِبْسَى بُنِ وَيُنَ ابْنِ مَنْ فَكُ عَنْ عَبْسِى بُنِ الْحَامِ فِ ابْنِ اَ فِي فَائِيهُ عَنْ عَبْسِو فِي الْمُعَامِ فِي ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَبُنَا مِنْ مُنْ مَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْ مِن اللهُ عَلَيْ مَن اللهُ عَلَيْ مِن اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلَيْ مِنْ اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلَيْ مِنْ اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلَيْ مِن اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلَيْ مِن اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلَيْ مِن اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مِن اللهُ عَلَيْ مِنْ اللهُ عَلَيْ مِنْ اللهُ عَلْمُ مِنْ اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلْمُ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ

ابن مسعود منے کہاکہ م نے دسول الشرصلی الشرعلیہ دسلم کے ساتھ ۲۹ ون کے روزے۔ ۳ ون کی نسبت ا دہ مرتبرد کھے تھے دمتر ندی امسنداحمد) اس مدسیٹ سے گذیشتہ اصا دبیث کی تا ٹید بہوئی کہ مہینہ مجھی ۲۹ زریسی و

رَا اللهِ اللهِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَنَّوْ فَالَ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ

فورًا بعد اورمُتعمل مون كي العن ويرانهار دوايا كي ب.

<u>ฐนัดนักของออก และ และ และ เสียง เลี้ยง เล้ายง เล้า</u>

#### باج ( ذا اخطأ القوم الهلاك باب عب يوكون كومها ل نظر نآئے

مرم رحل النكام حمد النكام عَبَهُ الله المحمد الله الله عَن عَن الله الله عَن مَحَدَد الله الله عَن الله عَن الله الله عَن الله ع

مِنی مُنْکُرُوکُل فِجاج مَکَدٌ مَنْکُرُوکُل کَبُمِ مُوفِف ۔ ابوہ ریرہ تضدر دوانت ہے کہ رسول ایٹ مسلی الٹی علیہ دسلم نے فرمایا: تھاری عیدالفط اس دل ہے جبکہ تم اسے اداکروا ورقر بانی کی عیدوہ ہے جس دن تم قربانیاں کہ وا درسار عرفہ موقف ہے اور سارا میدان منی نحر کی جگہ ہے اور کہ کے تمام محصے راستے نحری جگہ ہیں اور سارا مزدلفہ بائے وقوف ہے در تر مذتی ہے اسے روایت کہ کے حسی عزیب کہا ، ابن ما تھے نے ذرا نفطی انتہا وں کے ساتھ روایت کی

کام کرے اکیلا دو کیلا ایسا کرتا ہے تو درست نہ ہوگا۔ مولا نائشنے فر مایا کہ اس مسئلہ کی فقی تفاصیل کا بہر قام نسی ہے نگراس حدیث کی روسے اخریت کی با زئیس اس مذکورہ صورت میں دہوگی۔ داوئ حدیث محرب المنڈر کی ملاقات ابو ہر برہ دمن سے محدثین کے ہال ثابت نہیں سے لہذا یہ روامیت مرسل سے۔ ابو زرعہ، البزار اور

ا بن معین نے اس کی ملاقات کا انکار کیا ہے۔

بانب إذا اعْجِى الشَّهُوَ باب بب سينه منى رہے

۵۲۳۲ مَكُلُ نَكُ اَ حَمَدُ اَنُ كَنْبُلِ حَتَا نَكِي عَبُلَ الرَّحِلِنِ اَنُ مَهُ لِا تِي حَدَّا ثَنِي عَبُلَ الرَّحِلِنِ اَنْ مَهُ لِا تِي حَدَّا ثَنِي مَهُ الرَّحِلَى اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنِ اَ فِي فَيْسٍ فَال سَمِعْتُ عَا لِشَرَّفِي اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ بَنَعَ فَظُومِنُ شَعْبُ اَنْ مَا اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ بَنَعَ فَظُومِنُ شَعْبُ اَنْ مَا اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ بَنَعَ فَظُومِنُ شَعْبُ اَنْ مَا لَكُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَعَ فَلَا مِنْ اللهِ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَعَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَعَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللللهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللللللللللللللللللللللللللللللللللل

ما کشہ صدیقیہ دصی الٹیونہا فریاتی تھیں کہ درسول الٹی صلی الٹی علیہ وسلم حب قدر ماہ وشعبان کا تحفظ ونگل نی فرماتے کسی اور جیسنے کی مذکر نے تھے۔ بھر درمفنان کا جائد دیکھے کہ دوزہ دکھتے اوراگر جائد نظر ندا تا توشعبان کے نیس دن پورے کرستے اور بھر دوزہ نشروع فرماتے تھے دوار قطنی نے اس مندکو صحیح بتایا اور منذری نے کہا کہ اس حدیث کی سند کے نتام را ولول سے بخاری و مسلم نے اجتماعی و انفرادی طور پر حجنت بکیٹری سہے۔ بعفن لوگوں نے معاویہ بن صالح معنر می صفی قاصی اندلس نے کلام کیا سے نگر مسلم نے مسجح میں اس سے دوایت کی ہے اورا حمدا ور ابوزر عہ نے اس کی توثیق کی ہے ۔

٢٣٢٧ كَيْ نَكُ كُونَ الْكَلَّا الْكَلَّاجِ الْكَلَّالُ كَا كَلَّوَ الْكَلَّوَ الْكَلَّوَ الْكَلَّوَ الْكَلِّوَ الْكَلِّوَ الْكَلِوَ الْكَلِوَ الْكَلَّوَ الْكَلَّوَ الْكَلِوَ الْكَلِوَ الْكَلَّوَ اللهِ الْكَلِوْكُ اللهُ ال

حذلفة نئے کہاکہ جناب رسول الشرصلی الترعلیہ وسلم نے فرما پاکہ ماہ دمضان کی ابتدا ہیں مبدی مہت کہ وجبتک کہ مہلال کونہ دیکھویا شعب ان کا شما ر بورانہ کر ہو۔ بھر رونہ ہر کھو حتی کہ اگلا جاند دیکھ لو پاگنتی پوری کمر بود نسانی ابوداؤر نے کہاکہ اس مردیث کو سفیان وعنیرہ نے: عن منصور عن ربعی عن رحل من اسی بالنبی مسلی انٹرعلیہ وسلم روایت کیا ہے اور حذیفیہ کا نام نمیں لیا دیگہ اس سے یہ مدریث مرسل نہیں ہوجاتی نداس میں کوئی قدح لازم آتی ہے، کیونکہ اول تواس مردسیٹ میں حذیفہ دھ کا نام ٹا بت ہے، بالفرض اگر ندیہ وتو صحابی کا ابہام یا نام نہ لیا میا نا (دروئے

> بَابِ مَنْ فَالَ فَإِنْ غُمِّ عَلَيْكُمْ فِصُومُوا تَلْقِينَ ان كاباب مبنول نے كه كرياد نظرة آئے تو تيس دن يورے كرو

<del>Topogo a con a contrata a contra</del>

١٣١٧ - حَسَّ الْنَا الْحَسَنُ مُنُ عَلِي نَا هُسَيْنَ عَنْ زَائِمَ الْاَعْنُ مِمَاكِ عَنْ عِلَى اللهُ عَنْ رَائِمَ اللهُ عَنْ رَائِم اللهُ عَنْ رَائِم اللهُ عَنْ رَائِم اللهُ عَنْ رَائِم اللهُ عَنْ اللهُ عُنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ

ابن عباس من نے کہاکہ جناب رسول الطرصلی التطرعليہ وسلم نے فر ما يا کہ ماه رمفنا ن پر ايک يا دودن کے دونے مقدّم مت کرو، گرروزه مت رکھو، پوجبتک مقدّم مت کرو، گرروزه مت رکھو، پوجبتک اسے دیکھرنہ لوروزه سرکھتے جائز- بس اگراس سے ورسے بادل مائل ہو جائے تو نيس دن کا شمار پورا کرو اور پھرروزه محبوط دو-اور مهينہ ١٥ اس کا بھی ہو تاہے ، ابووا وُر نے کہاکہ اسے حاتم بن آبی صغیرہ اور شعبہ اور شیس من کہا کہ اسکا میں کہا دہ سے اور انہوں نے : شعر کے فیلو وا نہیں کہا دہ سلم ، تردندی من ما کے سنے سماک سے اسی معنی میں روابیت کیا ہے اور انہوں نے : شعر کے فیلو وا نہیں کہا دہ سلم ، تردندی

نسبائی این ما جبه

مثلی سے: بیماں پر لا تُفکِّ مُٹُواکا لفظ ہے گر بخاری مِی لاینتِظَکُ مَنَیٰ کَٹُوکے کُٹُر کے الفاظ میں۔ ما فظ اہن ہجر کہا سے کہ علماء کے نفر کی خاط اس سے قبل روز ہ ندا کھو۔ تر مَذَی سنے کہا سے کہا اس بے کہا اس کے دخول سے بھلی رفط ورا متنا کی خاط اس کے دخول سے بھلی رفط واست تقبال رمضان کی خاط اس کے دخول سے بھلی ربط وراست قبالی رمضان کے روز ہے رکھنے کی قوت ونشاط باقی رہے، مگراس معنی میں کلام سے کیونکہ حدیث کا مطلب بظاہر یہ ہے کہا بہت موروز سے پہلے مت دکھو۔ بس اگوئی اس سے زیا دہ رکھے تو بطا ہر جائزہ ہوگا۔ اس بنا پر کہا گیا ہے کہ کہا ہمت اس سبب سے سے کہ نفل اور و حس میں اختلاط نہ ہونے یا ئے کیونکہ یہ محمد مقاصد پشرع میں سے ہے کہ ہر چیزا پنی اصل حیثیت پر نبعینہ قائم رکھی جائے۔ اختلاط نہ ہونے کا بائے کیونکہ یہ محمد میں اس سے کہا ہے کہ کہا ہے۔ گراس معنی میں کور دونل ہے۔ کہا ہے کہ کہا ہے۔ کہا ہے۔ کہا ہے۔ اور وہ دوزے ان بھی کہوں کو جائز ہیں کیونکہ وہ استقبال رمضان کے بیے ایسا نہیں کہ تا ۔ ابوداؤ د سنے ۔ بہوا وروہ دوزے ایسا نہیں کہ تا ۔ ابوداؤ د سنے ۔ بہوا وروہ دوزے ایسا نہیں کہ تا ۔ ابوداؤ د سنے ۔ بہوا وروہ دوزے ایسا نہیں کہ تا ۔ ابوداؤ د سنے ۔ بہوا وروہ دوزے ایسا نہیں کہ تا ۔ ابوداؤ د سنے ۔ بہوا وروہ دوزے ایسا نہیں کہ تا ۔ ابوداؤ د سنے ۔ بہوا وروہ دوزے ایسا نہیں کہ تا ۔ ابوداؤ د سنے ۔ بہوا وروہ دوزے ایسا نہیں کہ تا ۔ ابوداؤ د سنے ۔ بہوا وروہ دوزے ایسا نہیں کہ تا ۔ ابوداؤ د د تھا۔

### بَابِ فِي التَّقَتُّامِ

دیہ باب تفکرم کے ہارے میں سبے ہی بعن بعن خاص صورتول میں رمفنان پر روز سے کا تفکر م کا کو بھی سے ، مطلقاً وعن بنیں سے۔

عمان بن صبین مشسے دوایت ہے کہ درسول الطارصلی الطرعلیہ وسلم نے ایک آد ٹی سے فر مایا: کیا تونے شعبان کے اواخر میں روز ہ رکھاہے؟اس نے کہا کہ نہیں ۔ فر ما یاجب رمضان گزرجائے توایک دوروزے رکھ لینا ریخاری شلم فنا کئر

شی ج : مندی و پاکستانی نسخوں میں من مئر رشعبان کا نفظ ہے بعنی شعبان کا آخری مقد جمقی نسخ میں : مین شائو مشعر باری سے اس بناد براس مدیث کا تعلق اواخر رشعبان سے نہیں رہتا۔ نیکن بحث جو کی جاتی ہے وہ مئر کہ کے نفظ پر ہے ۔ مئر دا ور سرار دونوں کا معنی اواخر ہے ۔ علامہ خطابی نے کہا کہ یہ صدیث بظاہر بھیلی مدیث کے خلاف ہے ۔ انہیں جمع یوں کیا جاسکتا ہے کہ عس معدیث میں اجازت باتر غیب ہے اس سے مراد تندروغیرہ کا دوزہ ہے یاکسی کی عادت ہواور وہ ان ایام میں واقع ہوجائے توروزہ ادا نور شعبان کا بھی جائنہ ہے

کیونکہ اس میں استقبالی رمعنان کی علّت بنہ ہوگی۔ اور حس مدیث میں نبی سے وہاں پینیتت استقبال رمعنان روث کرمد در بر بر سر بڑے کرمہ میں اردادہ ویورات کے جند

رکھنامراد ہے ورنداگر کسی کاور دہویا عادت ہوتو حرج نہیں۔ گذشتہ بحث اس وقت ہے جبکہ مدیث میں مُرَر کا نفظ ما ناجائے اوراس کا معنیا واخر کیا جائے جیسا کا اوقی ہے۔ اور جہورنے کہا ہے۔ لیکن آبو واقو نے اور آخی اور سعید بن عبدالعزیز سے نقل کیا ہے کہ مُرَر کا معنیٰ اوائل ہے۔ اور الو واقور نے ہی اس کا معنیٰ ومط بھی نقل کیا ہے۔ اگر یہ معنیٰ ہوتو پھر اس حدیث کا تعلق تقدّم سے نہس رہتا گوابودا و دنیاس پر باب کا عنوان تقدم ہی نگایا ہے۔ اس مدیث کے ہنے میں تو بوم یا یومین کے لفظ میں راوادا کا اختلاف ندکور ہے مگر فی آوی نے جوروایات درج کی ہیں ان میں یومین کا لفظ ہی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں بھی صوف ہو میں کا لفظ آیا ہے۔

٢٣٢٩ - حَكَّ ثَنَا أَبُرَاهِ بِيُونِيُ الْعَكْدِ النَّرُبَيْدِي مُن كِتَابِ مَا الْوَلِي لُوا ابْنُ صُسْلِيمِ نَاعَبُكُااللَّهِ بُنُ الْعَلَاءِعَنَ إِلِى الْاَذْهَرِ الْمُبْغِيَرَةِ بْنِ فَرُوَةَ فَالُ قَامَر مُعَاوِيَنُرُقِ التَّاسِ بِمَا يُرِمِسْ حَلِ الْكَنِي عَلَىٰ بَابِ حِمْصَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا قُدُهُ رَأَيْنَا الْيِهِلاَلَ يُوْمَرَكَ مَا ٱوْكَ مَا أَوْلِنَّا مَّنَفَتِهِ أَمْ بِالصِّيَامِ فَكُنْ ٱحَبَّ ٱنْ يَّفَعَكُهُ فَلْيَفْعَلُهُ قَالَ فَقَامَ (كَيْهُ مَالِكُ بْنُ هُبُيرِةَ السَّيَا فِيُّ فَقَالَ يَا مُعَا وَيَدُّ ٱ شَكُلُ سَمِمُتَنَا وَمِنْ رُسُولِ ( مِنْدِ صَلَى اللهُ عَلَيْءِ وَسَلَّوُ الْمُ شَكَّ مِنْ مَا إِبِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَمْيُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْمِ فِي وَسَلَّكُو بَيْفُولُ حَيْوُمُوا النَّهُ هُرَوَمِيَّرَ لا \_ <del>ا بوالازہر</del> بن مغیرہ بن فروۃ نے کہاکہ معاوی<sup>رہ</sup> دیر<del>ہ س</del>حل کے مقام پر <del>جو مقس</del> کے باہر سے بوگو ں میں خطیبہ ینے اعظے اور کہاکہ اسے لوگو اہم نے فلا<u>ں فلاں د</u>ن ملال دیجھا تقا اور میں درمنیاتی سے قبل روزیرہ برکھوں گا۔ 🛢 جوالیباکر نا جاہیے وہ کریے۔ را وی کنے کہاکہ مالک فنس بہیرہ سباتی اعظیمر کھنے تکا کہ اےمعادیہ! کیا یہ جیزو محرسول الشوسالیّ عليه وسلم سے سنی عتی باتيري اپني لا سے سے ؟ معاويرن نے كهاكه سي نے رسول الله صلى الله عليه وسلم كوفر ماتے سنا كفتا کہ ماہ شعبان اوراس کے اواخر میں روزہ رکھو ( مالاکٹے بن بہیرہ مسائی صحابی ہتھے ) مشہرے : یہ حدیث بھی بظاہرگزیرشتہ ا ما دیٹ کے نمالات سبے مگراس کے معنیٰ برگفتگوگزرمکی سبے اگر صُومُواا لیشہر سے مرا درمصنان لیا جائے اور ریٹر کا سے مرا داس سے پہلے ہو تو تھی حمہ ج نہیں مگہ خطابی نے یہ معنیٰ ر و کیا سے مبساکا . ٣٣٣ حَيِّى نَنَا سُلِماً ثُ بُنُ عَبُهِ الرَّحُمٰنِ الدَّ مَشَعِيُّ فِي هٰذَا الْحَكِابُثِ فَالَ خَالَ الْوَلِيكُ اللَّهِ عُتُ ٱبَاعَمُ رِو يَعْنِى الْأَوْنَ الْحِيَّ يَقُولُ سِمَّوْ أَوَّلُهُ. ا وہے کی صدیث کے مراوی ولید کا بیان ہے کہ می سنے ابوعمروا لا وزاعتی کوبیہ کتے میںا کہ میڑہ کا معنیٰ اؤلہ سے۔ مشمحہ جے :امس معنیٰ کی روسے <del>صُمومُواا سَ</del>ہر کا معنیٰ سے کہ شعبان کا روزہ سکھوا وراس کی ابتداء کا بھی۔ علامہ <del>زطا ب</del>ی نے كها بيك كديس اس تفسيركا الكاركمة تا بهول اورسمجه تا بول كديه نا قل كى غلطى بدء ور تغت ميس اس كى كو ئى وجد مجه نظر نہیں آتی - صحیح ہی سے کہ سمترہ کامعنیٰ آخرہ سے ۔ بھرعلامہ نے اپنی سند سے اوزاعی کی روایت نقل کی کہ اس بفظ کا معنی این سبے اور اس میں کئی اُن ت ہیں: ہر، مرر را وربرار - اور مہینہ کے آخر کو مرزاس سیے کہا گیا کہ اس میں عاند بونشيده مهو ناسم -اورصوم والنهر كامعنى يهسيك كهامل عَرب ملال كوهبى شهر كلته ميك - بي معنى يهب كمرشعبان کے اوا کل اور آ وانحمہ کا اندازہ درکھو ۔

١٣٣١ - حَكَّا ثَنَا آحُمَّ بَنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَا ٱبُوْمِتُهُ مِنْ كَانَ سَعِبَ ثَايَعُنِي الْعَانَ سَعِبَ ثَايَعُنِي الْعَانَ الْعَبْدُ مِنْ اللَّهُ الْعَلْمُ الْعَلَى الْعَبْدُ مِنْ الْعَانَ الْعَبْدُ مِنْ الْعُنْ مِنْ الْعُنْ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْ

ابومسر فے کہاکہ سعید بن عبدالعزیز کہنا تھا بسرہ کامعنی ہے اوّائد دگفتگوا ورگزرمکی ہے ۔ ما جب إذاراً می الْهلال فِی بلکیا فبل الْاخیر بن بلکیا فبل الْاخیر بن بلکیا ہے ۔

باب جب ایک شہر میں دوسرے سے ایک دن پہلے پاندنظرائے

٢٣٣٧ - كَمَّا أَنْنَا مُوْسَى بُنُ إِنْهُ عِيْلُ اَلْمُعِينُ لَ الْمُعِينُ لَكُو بَنَ جَعُعَرُ الْخُبَرَ فِي لَا يَعْبُ اللهُ الْفَضْلِ الْبُنَةُ الْحَامِينِ بَعَثَنُهُ إِلَى مُعَاوِينَةً بِالشَّامِ فَالَ فَقَلِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَ رَمَضَانُ وَانَا مُعَاوِينَةً بِالشَّامِ فَالَ فَقَلِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَ رَمَضَانُ وَانَا بِالشَّامِ فَرَأَ بِنَا الْهِلَالَ لَيُلَةَ الْجُهُمَعِيزِ ثُو قَلِمْتُ الْمَلِيئِنَة فِي الْجِدِ الشَّهُ فِي الْمُولِينَةُ الْمُعْمِولِكُ اللهُ اللهُ

کرسیب نے بتا یا کہ م العفعل میں بنت الحادث نے اسکوٹ میں معادید منے کیا ورہم نے ہلال جمعہ کی ات کو دیمیں۔
میں گیا ورام الففسل خاکام کیا، بھر رمفنان مجھے دہیں شام ہیں بٹر وع ہوگیا اورہم نے ہلال جمعہ کی ات کو دیمیں ۔
عجر میں مدینہ میں رمفغان کے اواخر میں آیا تواہن عباس دمنے مجھے سے سوال کئے، بھر مبلال کا ذکر کیا تو کہا کہ تم نے
ہمانے کہا کہ بال کرمیا عقا ہوں نے ہما کہ میں نے جمعہ کی دات کو دیکھا تھا۔ ابن عباس مشنے کہا، تو نے تو دد کھی تھا! میں نے
ہمانے ہفتہ کی شام کو چاند دیکھا تقا اور ہم برا بر روزہ رکھیں گے جبتک کہ میں دن پور سے مذکریں یا جاند دیکھا تھا۔ اس طرح میں میں نے کہا کہ کہا ایس میا ورث کی دیا تھا اور ہم برا بر روزہ رکھیں گے جبتک کہ میں دن پور سے مذکریں یا جاند دیکھا تھا۔ اس طرح میں میں نے کہا کہ نہیں ۔ اس طرح میں روسول انٹر میلی الشرعلیہ وسلم نے حکم دیا تھا (مسلم ، تر مذکری ، نسا تی ، من احمد)

ioaronaarenaarenaarenaarenaarenaanaanaanaanaarenaarenai

مشی سے : خطابی نے کہا کہ حبب مختلف علاقوں کے لوگوں کی دو سُت میں اختلات ہوتواس مسُلے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ابن عباس میں کی حدیث کے ظاہر کے مطابق القاسم ، مسالم ، عکر مداور اسی ق کا قول ہے کہ ہڑ ہر والوں کی اپنی ابنی رو سُبت سبے ۔اورا بن المنذر سنے کہا کہ اگر فقہاء کا مذہب یہ سبے کہ شرعی توا عدسے تا بہت ہوجا سے کہ فلاں شہر والوں نے ہم سے پہلے جاند و کیھے لیا تھا توان کا جوروزہ رہ گیا تھا اس کی فقنا وا عبب سے اور ہی تول حنفیہ

اور مالک کا ہے اور مثا فعی اور احمد نے بھی بھی کہا ہے۔

م<del>ولا نا</del> نے فرما پاکریہ مدیبٹ ان لوگوں کی دلیل ہیں جوانعتلا یہ مطالع کے قائ*ل ہیں۔*انہوں نے کہا *کہ ہرشہ* کے دوزے سے دوسروں بیروا حب نہیں ہوتا پیٹو کانی نے اس کا ئى حجت نہیں ہے، ہاں ان سے اگر مدیث مر فوع آئے تو وہ چھت ہے۔اور ے کے قول میں ھلکن ۱۱ مکر گار سول الترصلی التٰدعلیہ وسلم . مشارٌ الیہ یہ سیے کہ ، ہم میں روزے لچر *رے کرنے* ره رکھیں گے۔ اوررسول الشرصلي الشرعليه وسلم كاامروه سي جو بخارى وسلم وغير بممانے روايت كيام كر: احَتَىٰ تَرُوُا لَهِلالَ وَلاَ تَغَطُّمُ وَاحْتَىٰ الْوَوْهُ فَانُ عَنْمَ عَلَيُكُمْ فَا كُلِهِ ثُوا كُعِدَا ةَ لَكَ قِبْنَ - اورب تخفیومی علاقے کے لیےنہیں ہے بیکہ ہرمسلما ن کے لیے سے جس کوخطاب کی صلاحیت ہو۔ بس اس۔ مرناکہ ہر ملاقے کی روئیّت اسی شیے مخصوص سبے درست نہیں بلکہ اس سے ظاہرتراستلہ لا ل بہرسیے کہ نما م لمین کوا یک ہی روئیت لازم ہوجائے۔سبب یہ سے کہ جب ایک علاقے والول نے ماند دیکھ لیا توسلمانو سنے د كيمدايا لهذا جواتمراً ن بهرلازم أكي وه اور وه بيرهي لازم أكيا واكربا بغرمن مم مان لي كرا بن عباس من ك قول كا اشاره اسی طرف بیم که برعلاقے اور شهروا بول کی روئت صرف انہی کو لازم کے دوسروں کونہیں تواس وقت بھی عقلا ا ان علاقوں میں اتنی دُوری مہونی لازم ہے جب سے اختلاف مطالع کااعتبار کیا جا سکے۔ اور ابن عباس شکاعمل کیر استعملاقوں میں اتنی دُوری مہونی لازم ہے جس سے اختلاف مطالع کااعتبار کیا جا سکے۔ اور ابن عباس شکاعمل کیر ا نهوں نےاہل مشام کی روئیت کومعتبرنہ جا تا حالانکہ اس تُعدمیں اختلاب مطابع کااعتبار نہیں تقا،یہ عمل احتہا دیر تقالہذا ی اور کے سیے ختت نہیں ہے ۔اگر ہم اس معاملے میں عقلی دنسیل کو کا م میں نہ لائمیں نب بھی دلائل شرع کا فیصلہ ہے تلف میلا قول کے لوگ تمام اسکا م شرعیہ میں ایک دوسرسے کی خبراورشھا دت پرعمل کرستے میں اور دوئت ے حکم نشرعی سے ۔ بس میا سبے اختال و خوان مطابع کا عتبار کیا کہا سے یا نڈکیا مبائے اور میا سے اس آعتبار ہے ۔ علا قوں کے درمیان کا فی فاصلہ ہو مارہ مہو، دسل شرعی کے بغیراس حکمرٹر عی کی تخصیص ما کر نہیں لیاس مدیث کوشخصیص کی دلسل گر وا نا جا ئے تو اگر گو ٹئ نفس معلوم ہوا تو گھ سی کے فحل برا ختصار بہوگا اورائرتھ معلوم نہ ہوتواس کے مغہوم ہرانعتصار کیا جائے گا کیونکہ وہ خٰلا نب قیاس وار دمہو ئی سے۔ اورابن ی<sup>من</sup>نے اس مدسیت میں مزتور رسول اطار صلی استرع آیہ وسلم کے تفظ بیان کٹے ہیں ندان کے معانی ۔ اگر ایسا ہوتا تو مومس باعموم م*س غۇركمىرىتى ا*نهول نے فقط ايك مجمل حمل مولا سے دگو با آنهوں نے كسى صديث كايەمعنىٰ محما ہے جیسےان الفاظ میں بیان کردیا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ ا<del>ہل م</del>دینہ پر ام<del>ل مثنات</del>م کی روئیت عمل وا جینیاں لر أي ما ور مكن ب كراس مي كوئي البي حكمت بوجعهم نهيل سميعة، شايد انهو ل في الله مدينه اور الم سنام كدرميا في فا صلے کو بدنظر کھا ہواوراس کا مطلب یہ ہو کہ اس قدر فا مسلہ جب دوشہروں میں ہوتو سرایک کی دوئیت اپنی اپنی ہوگی

enggari kanang kana

وراس سے کم ہوتوالیدا نہ ہوگا ۔مولانا نے فر ما یا کہ ممکن سے کہ ابن عباس شما دے کو کا نی یا معتبر نہ سمجھا ہو – اس مسئلے برگفتگوا ور گندر میکی ہے۔ ٣٣٣٠ حَكَّا نَنَا عُبُيُكُ اللهِ بْنُ مُعَادِ حَكَّا ثَنِي أَبِي حَكَّا ثَنَا الْأَشْعَتُ عَنِ الْحَسَنِ فِي مَا يُجِلِ كَانَ بِعِصْبِرِ مِنَ الْكَمْصَامِ فَصَامَ يَوْمَر الْإِنْسَنَابُنِ وَشَهِمَا رَجُلًا نِ أَنَّهُمُا مَ أَيَا الْهِلَالَ لَيُلَدُّ الْآحَمِ فَقَالَ لَا يَقْضِى دُيكَ الْبَوْمَ الدَّجُلُ وَلَا اَهُلُ مِصْرِةٍ إِلَّا اَنَ يَعْلَمُوُّا اَتَّ اَهُلَ مِصْرِمِنْ اَمْصَامِ الْمُسْلِمِينَ قَنُا صَامُو إِيْوَمَ الْاَحَى فَيَقَمُونَهُ. اشعنٹ نے ح<del>سن بھیری</del> سےامک ایسے اُد می کے متعلق روا بیٹ کی جوکسی شہریس بھاا در اُس نے سوموار کاروزہ ر کھا تھا وردو آ دمیول نے سی اور وی کہ انہول نے جاندانوار کی رات کودیکھا تقادا وراس حساب سے اتوار کاروزہ ہجا) نس حسن نے کہاکہ رنہ تووہ آ د می وہ روزہ قصنا کمہ ہے اور نہ اس کے شہر والے کریں ۔ مگر بیرکہ انہیں علم ہوجانے کہ مسلمانول کے کسی شہروالوں نے اتوار کاروزہ رکھا بتا، پس اس صورت میں وہ قفاء کریں گے ۔ مشحرے : حسن کے قول کا مغادیی سے کہوب تک ان دوآ دمیوں کی شہادت ہر پر ٹا بت نہ ہوم ا ئے کہ فلاں شہر یا علاقے کے لوگوں نے روزہ فلال دن سے تشروع کیا بھا اس وقت تک اس پرعمل نہیں ہوسکتا۔ خلاصہ پیکہ وقت گزرجا نے کے بعداس قیم کی بعدانہ وقت اور نا مکمل سی شہادت کے باعث مسلمانوں کوالیجن میں ڈال دنیا درست نہیں ہے یعن کے قول سے بھی <sup>ن</sup>ا ب*ت ہواکہ ایک علاقے کی روٹٹ جب شرعی* دلائل سے نابت ہو تو دوسروں بیاس کا لز دم ہوجا ٹیگا كَانِكُرُاهِيترِصُومَ يُومِ الشَّكِ. یوم سٹک کے روزے کی کراہت کاباب م وور حكى نَنَا عُكَدُّ بُنُ عَبُوا لِللهِ بْنِ نَمَيْرِنَا ٱبُوْخَا لِلِالْكَحْمَرُ عَنْ عَهُرِو بُنِ بَبْسِ عَنُ إَبِي إِسْعَاقَ عَنْ صِلَةَ فَالكُنَّاعِنْمَا عَمَّامٍ فِي الْيَوْمِ الْكَانِي يْشَكِّ فِيهُ وَكُاتِي بِشَاةٍ فَتَكَيِّ بَعُضُ ٱلْغَوْمِ فَغَالَ عَمَّامٌ مَنْ صَامَرِهُ لَا ٱلْبَسُومَ فَظَنُهِ عَصٰى ٱبَّا الْقَاسِوصَ لَى اللَّهُ عَكَيْمِ وَسَكَّى

صلدنے کہاکہ ہم ایک ہوم اشک سی میں درمائے پاس تھے ، توا یک بکری (مفہنی ہوئی بکری) لائی گئی اور کچھ لوگ ایک طون توہو گئے دیعنی وہ روزہ وار تھے، پس عمّا رمانے کہاکہ حس نے اِس دن کا روزہ رکھا اس نے الوالقام مسال طلع علیہ وسلم کی :افرمانی کی دِیْر فدی، نسانی ،ابن ما جہ، تر فذی نے اسے حسن صحیح کہا سیے

بنتیرے: اس مسئلہ بہاس سے پہلے تھے گفتگو ہوجگی ہے اسے دیکھ لیجئے۔ صحابی جب اس تنم کی بات کے تواپی لا سے سے نہیں کہنا رجب ٹک کہ دلائل سے پہلے تھے گفتگو ہوجگی ہے اجتما دسے کہی ہے، گو با پیم فوع حدیث کے حکم میں ہے۔ ابن عبد آلبر نے اس نہا جہا ع نقل کیا ہے اور خوہری ما ملی کا اس میں اختلات ہے۔ اس نے کہا کہ یہ مدیث کے حکم میں ہے۔ ابن المجوز تن نے اس مسئلہ کی تحقیق میں امام احمد سے نقل کیا ہے کہ بہا اس وقت ہے جبکہ 24 سعباں کو آسمان پہر گر دو عنبار ہو یا مطلع ابرآلود مو۔ اس مسئلے میں میں تول میں دانا اس دن کاروز ہو سمغان کا جان کردکھنا وا جب ہے۔ گر دو عنبار ہو یا مطلع ابرآلود مو۔ اس مسئلے میں میں تول میں دانا ہو کہ نے گئی اس میں میں تول میں دانا ہو منبار کی اس تعنبان کی نیت سے جائز نہیں آگراس آ ہڑے ہے تو جائز سے دیوان خول ہے۔ مالک اور ابو صنبی ہے کہا کہ ذمن رمضان کی نیت سے جائز نہیں دائل کی دور علی میں اور ابو صنبی ہو کہا کہ ذمن رمضان کی نیت سے جائز نہیں دور اس میں میں اور ابو صنبی ہوئی اس کر رعما میں گ

نہیں اورسب طرح جائز ہے۔ زمیں انطار اور صوم میں امام ارح کم اعلیٰ کی دائے پرعمل ہوگا۔ نخطاتی نے اس مسٹد پر یوں کلام کیا ہے کہ: یوم الشک، کے دوزے کی نہی کے سبب کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہنمی کا ہاعث یہ ہے کہ جب آد می رمعنان کے روز سے کی نیت کرے تو یہ ممنوع ہے کہونکہ ہا بیقین تووہ رمعنمان نہیں ۔اگر کو بی کٹھاں کے کسی دن کی نیت کرے تو نا میائز نہیں، بالک بن انس،اوزاعی، حنفیہ کی ہی رائے سے اور

آحمدآویا سی آن سین سی میں میں میں میں میں ہے۔ کچھ اور لوگوں کا قول ہے کہ اس دن فرض یا نفل وغیرہ کوئی دونرہ بھی اس نبی سکے باعث نہیں۔کھا جاسکتا۔ شعبان اور رمینیان میں فاصلہ لازم سبے۔ بیہ عکدمہ ،ا بوسر رئیے اور ابن

عباس من کا قول سید.ا ور دحنرت ابو بکرتن کی صاحبزاد یاں عائشدام المؤمنین اور اسمادُتیْرروزه رکھتی تقیں - اور ا حسرت عائشہ شکا نول سے کہ شعبان کاروزہ مجھے اس سے زیادہ محبوب سے کہ ایک دمینان کا ایک روزہ بھوڑدوں۔

عبدالتُّد بن عُرِیز کا بہی مٰد بہ ، تقا بشر طیک دات کو آسمان بہ بادل پاگر دوعنبار م و، اوراگر دوعنبا ریز م و بلکہ مطلع صاف موتو پا ندنظر نِداَ نے کی صورت میں ہوگوں کے سا عقر وزہ بذر کھنے تقے۔ اور سی احمد بن منبل کا مٰد مہب ہے۔ شا فعی نے کہا کہ ہوم انشک کاروزہ اس صورت میں جائز ہے حبکہ یہ ور د و طیفے یا عا دت کے دن میں آپٹر سے مثلاً ایک شخص

ک مادت صوم دافرہ کی مواور یہ دن روزہ کی باری میں ا مبائے .

كاك في من يصل مشعبان برمضاك بار مضاك برمضاك بار موضيان كورمينان كرسانة ملائد

٥ ٣ ٣٠٠ صَحَّلَا ثَنَا مُسُلِحُ بُنُ إِبْدَاهِ بَيْو نَا هِشَامٌ عَنْ يَعِيَى بْنِ إِنِي كَيْبِرِعَنْ

رَبِي سَكَنَةَ عَنْ اَ فِي هُدُيرَةَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْ وَسَلَّوَ لَا تُفَدِّمُوا صَوْمَ ا رَمَطِنَاتَ بَيُومٍ وَلاَ يُومَنْ بِنِ إِلَّا اَنْ بَيْنُونَ صَوْمٌ يَصُوْمُ ﴾ رَجُلَ فَلِيُصَمُّمُ ذٰلِكَ الصَّوْمَ

ابوم ریژه سے دوایت سیے کہ نبی صلی انٹرعلیہ وسلم نے فرما یا ؛ رمعنیان کے دوزے پر ایک دودن مت بڑھ ھاؤ ۔ ﴿ مگریہ کہ کوئی ُ دوزہ میو بیسے کوئی شخص رکھتا ہے تو وہ روزہ دکھ ہے د نجاری، مسلم، نتر مذری

تشمر سے: یہ حدیث پہلے بھی گذری ہے اوراس پر کلام کیا جا چکا ہے۔ استقبال رمینا اُن کے لیے روزہ رکھنا نمنوٹ ہے۔ سبے ۱۰ وربہ ہی لفنل کے بیے ہے۔ قضاد اور نذر کی مما نعت نہیں کیونکہ وہ فرض ہیں اوران کی تاخیر نالپندیدہ ہے۔ اور مہاں تک ورد کا تعلق ہے اس کا تذک احمیانہیں کیونکہ اففنل عبادت وہ ہے جودا کمی ہو،اور موہ و می عادی و

اور حبال کا ولاد و المعلق ہے اس کا تمدل افیا ہمیں میونکہ انتقال عبا دت وہ ہے جو دا ہمی ہو، اور نبو ہو وی عادی و وہ ور در کورتر کے ہمیں کمرسکتا، اصل علّت فیا ور سول سسے آگے بیٹر نفنا سے، کیونکہ الٹید کے حکم میں شہر رمینان کا روز ہ فرض ہے اور رمصنان کی ابتدار دورئتِ ملال میہ یا تیجھلے ماہ کے تمیس دن تمل کرنے پر مہو گی۔ جس نے اس سے پہلے

یوم کسٹک کاروز ہ رکھ لیا گویا اس نے اِس سبب بیں طعن کیا ۔ نعوذ بالتُدمند

٢٣٣٦- حَكَّا تَنَا ٱخْمَدُ بَنُ حَنْبَلِ نَا مُحَمَّدُ بُنُ جَعْفَرِ نَا شُعْبَدُ عَنَ الْعَنْبَرِي عَنْ جَعْفَرِ نَا شُعْبَدُ عَنْ الْعَنْبَرِي عَنْ مُحَمَّدِ بَنِ الْبَرَاهِ يُحَرَّعَنْ أَنِى سَلَمَذَ عَنْ الْمَرْسَلَمَةَ عَنِ التَّبِي عَنْ مُحْمَدُ الْمَرْسَدِ مَنْ السَّنَةِ شَهْرًا ثَامَّا لِ اللهُ مُعْبَانَ عَسَلَى اللهُ عَنْبَانَ مَنْ السَّنَةِ شَهْرًا ثَامَّا لِ لَا شَعْبَانَ عَسَلَى اللهُ عَنْبَانِ اللهُ عَنْبَانِ اللهُ اللهُ عَنْبَانِ اللهُ اللهُ عَنْ السَّنَةِ شَهْرًا ثَامَّا لِ لَا شَعْبَانَ مَا مَنْ السَّنَةِ شَهْرًا ثَامَّا لِ لَا شَعْبَانَ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ الل

يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ .

زیادہ روز کے شعبا ن میں رکھنے تھے ایک روایت میں ہے: میں نے آپ کوشعبان کے سواکسی ماہ میں زیادہ تفظی روز سے رخھتے نہیں دیکھا، آپ شعبان کے صرف بیند ون ہی محیول تے سے تھے .

ان مختف روا یات کوتوں جمع کی جاسکتا سے کہ گل سے مرا واکٹر سے اور وسل سے مرا و قرب دمعنا ن ہے۔ تر مذی نے اس مدمیث کی دوا بہت سے بعد عبدا مٹربن المبادک کا قول نقل کیا کہ کلام عرب ہیں یہ جائز سے کہ عبب اکثر ما ہ کا دوزہ در کھیں تو کہتے ہیں : سالہ سے ماہ کا روزہ دکھا ۔ابن المبادک شنے ان دونوں صری ہول کو متعنق سمجا سے اور کل سے مراد اکثر لیا ہے ۔

#### بَائِكِ فِي كَرَاهِ يَهْ ذُلِكَ

با ب اس کی کرام بیت میں

٢٣٣٧ - كَتَّا ثَنَا فَتَنْدَنَهُ بَنُ سَعِيْدٍ نَاعَبُكُ أَنَعُ بَغُرَبُرُ بُنُ مُحَكَّدٍ بَا عَبُكُ أَنعَ نِرْبُرِ بُنُ مُحَكَّدٍ فَا كَانَهُمْ قَلَا كَانَهُمْ قَلَا اللهُ عَبُولِ الْعَلَامِ فَا خَلَامِ فَا خَلَامُ كُلُمُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى الله

عباد بن کثیر مدتید کا اتوا تعلاء کی مجلس میں گیا۔ اس کا با تھ بکڑ کر اُسے کھوا کیا، چرکہا: اسے التلہ ہے اپنے باپ وہ الوہر ریرہ دمنسے حدیث روایت کر تا ہے کہ درسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے فر مایا: حبب شعبان کا نصف ہوجائے توروزہ مست دکھو. بہن العلاء بن عبدالرحل نے کہا: اے الشرمجہ سے میرسے باپ نے ، اس سے ابوہ بریر فی نے ادا بوہری فی نے نبی صلی الٹرعلیہ وسلم کی طرف سے بیر دوایت کی می رقز مذکی آبی آب، نسم، نسانی تر مذی نے اس کی تعیین ونصیحے کی ہے ، میں منسی سے زام م خطابی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو عبدالرحن بن جہدی نے العقل سے مگرام سلمہ دوائی مدیث کو میں المی سے میں المین میں منسل سے کہ اور کہا کہ العقل کی مدیث میں کو درسے سے اس کے بوخط کی مدیث میں المین سے کہ دو تر سے دار کو بقیہ لیوم الشک کے دوزے کی کرام ہت کی بھی وہ درک ہو بقیہ سے میان کے دوزہ کو بائے جیسا کہ لوم عرفہ میں جائے ہیں المین میں منظر ہے ۔ اس سے دوزہ کو نا پہند فر مایا گیا ہے تاکہ دعا، وعبادت کی قو سے مامسل رہے ۔

مولا نائنے فرمایا ہے کہ اس حدیث کی صحت دصفت میں علما، کا اختلاف ہے ۔ ترزی کے اسے صن معجے کہا اور بتایا کہ یہ ہماری وانست میں صوف اسی طریق سے مروی ہے ۔ ممافظ نے فتح البادی میں کہاہیے کہ نصعب شعبان کے بعدجہ درعلماء نے نفلی روزہ جائز دکھ اسے اور اس میں واد و حدیث کو ضعیف کہا ہے ۔ احمد وابن معین نے کہا کہ

سنن ابی دا فرد حلد سوم يه مُنكر مديث سے داور مهتی نے : لا بیتف من احک کھر و منطان بھنوم کؤم اوبو مان کی مدیث

اس زیر بحث مدین کونعف براستدلال کیا ہے،اور کہا ہے کہ منحصت والی مدیث العلاء کی مدیث سے صحیح تر ہے۔ اس سے قبل <del>طی وی</del> نے بھی الیساہی کہا ہے اوراس کے خلا ف انس منکی مرفوع مدیث بیش کی سے: اَفْضُرُلُ اَلْقِیْرا بَعِنْ د مِنْ ان دشعَبُان ، مگراس کی سند منعیف سے - اور عمران بن الحصین کی سررمضان والی دیواس سے بہلے گررمیکی سے مدیریٹ سے استدلال کیا ہے بھردونو ں مدنیمیں ہو تہمع کی ہیں کہ ابعلاء کی مدیث اس شخص کے بارسے ہیں ہے سور وزے کے باعث ضعیف مرو جائے اور عمران روزی حدیث اس محت طاقتھیں کے لیے سے ہورمفنان سکے سلے ا حتیا ط کرے۔ <del>علی القاری نے شعبان کے</del> نصف ثانی میں صوم کی ممانعت کی مدسٹ کا ٹیرمطلب بنا یا سے کراتھ نصف اول مے بعقن روزوں کے نمای مل و بااسباب مذکورہ کمس سے سی سبب کے بغیرا گرنصف نانی کا روزہ ر کھوتو نا بسندیدہ ہے۔ا ور رہنی تنزیر ہر مجمول ہے تاکہ دمینان سے پہلے ہی امت کے توگ منعف ہیں مبتل نہ ہو ماہیں، گوبا با عدث کا دحمت ہے۔ مگر بوکسا دسے شعبا ن کا دوزہ دیکھے گا وہ روزے کا عادی ہوجائے گا اولاس کی كُنْت دُور سُومائے گیاسی لیے اُس ہی کو نصعت نتعبان سے مقید کیا ہے۔

> كَارِسِكُ شُهَاكَة فِي رَجُلُيْنِ عَلَى رُونِي فِي هِلَالِ شَوَّالِ. بلال شوال بر دو آ دمیوں کی شہا دے کا باب

٨٣٣٧. كَنْ الْمُحَكِّدُهُ مُنْ عَبْدِ الدَّحِبْدِ أَبُوْ يَخِيلِ الْهَزَّانُ إِنَّا سَعِبْ مَا مُنْ صَلَيْمَانَ نَاعَتَا ذُعُنُ كَإِنْ مَلِكِ الْاشْجَعِيّ نَا مُصَنِينٌ اثْحَامِ مِثِ الْجَهُ لِيُّ جُهِ بُلَةَ قَيْسٍ أَنَّ اَمِبُرَمَكُنْهُ حَطَبَ ثُنَّعَ فَالَ عَهَا إِكِنْنَا دَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوا كُ تَتْسُكَ لِلْرُّوْتِيَةِ فَاكْ كَوْنَرَةَ وَشِيهِ لَا شَاهِدَاعَكُ لِ نَسَكُنَا لِبِثْهَا وَتِهِمَا فَسَأَلُثُ الْحُسَيْنَ بُنَ الْحَايِدِ حِنْ اَمِبْرُ مَكَّدٌ فَعَالَ كَا دُدِى تُدَّ كِفْيَنِى بَعُنَا فَقَالَ هُـو الْكَايِ تُ بُنُ حَاطِيب اَنُحُو مَحْكَمَ مِن حَاطِيب ثُنَّرَفَ الْاَمِيْرُ إِنَّ فِيكُو مَنْ هُوَ ٱعُكُو بِاللَّهِ وَدَسُولِهِ مِسِّى وَشَهِ مَا هُذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَكِيْسَهِ وَسَكَوَ وَأَوَ مَسَأَ بِيهِ إِلَىٰ رُجِيلِ قَالَ إِلْحُسَبُن فَقُلْتُ لِشَيْرِ إِلَىٰ جَنِبَى مَنْ هٰذَا الَّذِي أَوَمَا كَابَرِا لُأَمِيرُ فَالَ هٰذَا عَبْدُا اللَّهِ بْنُ عُمَرَوَحَدَاقَ كَاكَ آعُكُو بِاللَّهِ مِنْ رُفَقَالَ بِلْالِكَ آمَرُنَادَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْنِهِ وَيَسَلَّمُ .

حسین بن صادمی جد بی سنے بیان کیا کہ ام<del>یر مکتر</del>نے نے خطعہ ویا ، بھر کہا کہ درسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے بم سسے عهدلیایتا که بم میا تدکی دوئیت کے مراکت مناسک حج کاامتمام کریں. بس اگریم نو دمیا ندکونہ دکھیں تو دو عاول گوا مول کی مشهرا دت برمنا سک ادا کرس . را وی الو ما لک ا شجعی بینے کہا کہ میں حسین بن حارث سے بع تھا کہ بدا میر مکہ کون تھا ؟ اس نے کہا مجھے نہیں معلوم ۔ کھروہ اس کے بعد مجھ سے ملا تو کہاکہ وہ ا<del>کمار ت</del> بن حاطب سے بین<del>ی تحم</del>ر بن حاطب بھائی۔ بھرامیرنے کہاکہ متر میں تعیمن اسیسے ہوگ ہیں جو مجھ سے زیادہ الٹداور اس کے دسول کا علم دیکھتے ہیں،ا وراُس نے یا تھ کے اشارے سے ایک شخص کے متعلق کہا کہ یہ صی رسول التدصلی الترعیلیہ وسلم کی اس بات کا گواہ سے بحسین نے کہا میں نے اپنے پہلومیں بسیطے ہوئے ایک بوٹرھے سے یو تھیا کہ یہ شخص کون سے حب کی طرف امیرسفے امثارہ کیا ہے ؟ اس نے لم*ماکہ بہ عبدا نسدبن عربط ہیں* ۔ا درامیرنے سیج کہ کہ ابن عربط اس سے الٹرکا زیادہ علم رکھتا تھا۔ پس عبدالٹربن عم<sup>رہ</sup> نے کس کہ ل الطرصل الطرعكية وسلم نے مہيں ہي حكم ديا تھا دوار قطنی نے اس حديث كى سندكومتفسل ا ورصيح كها سے ، مشرح: خطابی نے معالم انسان میں کہا ہے کہ محصاس مسلے میں علماء کا کو ٹی اختلاف معلوم نہیں کہ دو عاد ل مردوں کی مشہادت ہلال بشوال کی روئٹ میں مقبول ہے۔ا ختالاف اگرہیے توانک کی شہادت میں ہے۔اکثر علماد کا یہی مذہب ہے کہ دو سے کم کی شہادت مقبول نہیں یعب الرحمٰن بن ابی لیا کے طریق سے حضرت عمر بن الخطائع سے مروی ہے کہ ں نے عبدالاصنحی باعیدا لفطر میں ایک مردکی گواہی حائز قرار دی ۔ بعض محدّمین اس قول کی طوب مائل ہوئے ہیں ۔ ل انحمار کے قبیل سے معے نہ کہ شہا وات کے قبیل سے۔ اوراس کی دلیل میر بھی ہے کہ ملال یں فقط ایک ما دل مرد کی گواہی معتبر ہے۔ یس اسی طرح شوال کے میا ندمیں ہی مقبول مہونی چاہیے۔ علاَ منرحلا بی ریها خبار کے باب سے ہے تواس میں تھے ریوں کہنا گہا تر ہوگا: فلاں نے مجھے خبردی کہاس نے بلال دیکھا ہیب ی تومعلوم ہواکبرروٹرت بلال ہا ہا اخسار سے نہیں ہے۔اوراس کی دلیل پر ہے کہ وہ کہتا ہے، میں گوامی دیتا ہموں میں نے ملال دیکھا ہے ۔اوراسی طرح تمام شہا دات میں ہوتا ہے ۔سکی بعض فقہا داس طرف گئے میں کہ ملال رمضان کی ت باب ا حبار سے ہے اور بیاس کی خصوصیت سے ہے ریہ اس لیے کہاس میں ایک عاد کشخص علماء کی مجماعت کے نزدیک فی سیے۔ اوراس کی دلیل صدیت ابن مراض سے کہ: میں نے رسول الٹر صلی الٹر علیہ دسلم کو خبردی کہ میں نے ہلال دیکھا سے م ئیں آپ نے توگوں کوروز ہ ر <u>کھنے</u> کا حکم دیا راس مدریٹ سے بہتہ میلا کہ بیرسٹلہ با ب المبتہا د<u>سے ن</u>سکل کر با ب نف وص مس جا دا ضل بہوا میں معقلِ محض نہیں ملتی۔ ٹیل مہ خطا تی نے کہا کہ سو ہوگ اس طرف گئے میں انہوں نے اس باب میں توریخ ودغلام کی گواہی کو بھی حجبّت ما نا سیے ٣٩ ٣٩ - حَكَّا ثَنَا مُسَكَّدُ وَخَلَفُ بُنُ هِشَامِرا لُمُقُرِئُ فَالْاَمَا ٱبُوعُوا خَمَّا عَنْ مَنْهُ صُوبِ عَنْ مَا بُعِيّ بْنِ حِرَا شِ عَنْ دَحْجِلِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِتِي صَلَّى اللَّهُ عَأَبُ رِ وَسَلَّعَ

خَالَ انْحَتَكَفَ النَّاسُ فِي الْحِرِكِيْمِ مِنْ دَمَضَانَ فَفَومَ اَعْدَا بِيَّانِ فَشَهِ كَاعِنْكَ النَّبِي صَكَى اللَّهُ عَكَبْ مِ وَسَتَّحَ مِا لِلَّهِ لَاَهَكَا الْيِهِ لَالْهِ لَكَانَ مُسِ عَيْنِيَّنَذُ فَامَرُ دَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَكِبُهِ وَسَلَّكُوالتَّاسُ أَنْ كَهُ فُطِرُوْ إِنَهُ الْمُخْلَفُ فِي حَمِي يُشِهِ وَإِنْ يَعْكُمُ وَاللَّ

ربعی بن ترایش نے دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم سکے اصحا بہیں سے ایک مردسے روایت کی کہاس نے کہا، ومقنا آن کے آخری ون میں توگوں کا ختلاف بوگیا تو دوصوائی کشخص آئے اور انہوں نے الٹدکی قیم کھا کرنبی صلی الٹرعلیہ وسلم کے گواہی دی کہانہوں نے گزشتہ شام کو میاند دیکھا تھا۔ پس نبی صلی الٹرعلیہ وسلم نے لوگوں کو افعا دکا سحم دے دیا ۔ نعلف کی رواییت میں یہ امنا فہ ہے کہ: اور برسحتم بھی دیا کہ میلے پہرعیدگاہ کومیلیں دہیم تھی کا قول سے کہ دسول انٹر صلی الٹرعلیہ سلم کے سب اصحاب ثقریس خواہ ان کا نام آئے یا نہ آئے ۔

تشرح: رحمنهان کے آغری دن میں افتالات کامطلب برسے کہاں کے حساب سے وہ دمینان کا آخری تسیواں دن مقااور بعض کے نز دیک وہ شوال کا پہلا دن مقادر بھی اور بعض کے نز دیک وہ شوال کا پہلا دن مقادر بعض کے نز دیک وہ شوال کا پہلا دن مقادر بعض عیدالفطر کا دن تقابر حضرت الاستا ذرشیخ الاسلام دحمہ الشرنے فریا یا سے دفتے الملہم م سال کہ ابن عباس م سنے کو سیم موم کا وجو کر سیم کا وجو کر سیم کا در سیم میں اور سیم کا در سیم کا میں میں اور سیم کا در سیم کا در سیم کی المعنی میں اور سیم کی المعنی میں ایسے الاستا ذرحمہ اللہ سے در ہوا ہوں ہے اور سیم اور کر اور میں اور گذر در ہی ہے ہونے الاستا ذرحمہ اللہ سے درجواب شنا تھا وہ اب ابن قدامہ منبی کی المعنی میں بعینہ ہی تقریر ملی ہے متد مذرک کے درس میں اپنے استا ذرحمہ اللہ سے درجواب شنا تھا وہ اب ابن قدامہ منبی کی المعنی میں بعینہ ہی تقریر ملی ہے متد مذرک کے درس میں اپنے استا ذرحمہ اللہ سے درجواب شنا تھا وہ اب ابن قدامہ منبی کی المعنی میں بعینہ ہی تقریر ملی ہے

ا ہن تدآمہ نے مکھا ہے کہ مدیث کریب نے یہ دلیل مہیا کی ہے کہ لوگ صرف ایک کریب کی شہادت پر عیدا لفطر نہ ہمریں ا ورہما را بھی ہی مسلک ہے رہ گیا پہلے روزے کی قضاء کا وجوب ہو صدیث کریب ہیں اس کا کوئی ذکرنہ ہیں ہے ۔

بَأْسِكِ فِي اللهُ الْوَاحِدِ عَلَى مُ وَبَيْرِهِ لَا لِي مَا مَاكُ مَا وَكِيْرِهِ لَا لِي مَا مَضَاكَ مَا وَي بلال رمينان رويت يرايك فيض كي شهادت كاباب

ابن عباس منے کہا کہ ایک اعرابی رسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم کے پاس آیا ورکھا کہ میں نے چا ند دیکھا ہے ' حسن نے اپنی مردیث میں کہا : بعنی دمضان کا چا ندیس دسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلم نے فرما یا : کیا توگواہی دیتا ہے کہا لٹرکے سواکوئی اِ لہنمیں ؟ اس نے کہا ہاں۔ فرایا کیا توگواہی دیتاہے کہ فحرہ انٹرکا دسول ہے ؟ اس نے کہا ہال چھنوٹ نے فرما یا سے بلال می ! لوگول میں اعلان کر دوکروہ کل دوزہ دکھیں و نسائی ، ترندی . ترمذی نے اس پر کلام کرے نہوئے کہا کہ مدیب ابن عباس مزم کے اسناد وارسال میں اعتبالا دن ہے۔ سماک کے اکثرا صحاب نے اسے عن عکرم عن النبی صلی الٹرعلیہ وسلم مرسلاً دوایت کہا ہے

تنبی سے ، نحطانی نے کہاکہ تبولوگ رونٹ ملال کی خبر کو بمنہ لئر شہا دت نہیں بلک بمنز لڈا خبار قرار دیتے ہیں انہوں نے اس مدیث سے استدلال کیا ہے۔ اور اس سے بہتھی ثابت کیا گیا ہے کہ اہل اسلام میں اصل چنرعدا لت ہے دحبتک کو ٹئ جرح ٹا بت نہ بہو جائے ہر مسلمان کوعادل کہیں گے، اس کا سبب یہ ہے کہ حضور مسلی الطرعلیہ وسلم نے اس بدو اسلام کی شہرا دت کے سواکو ٹئ چیز طلب نہیں کی اور اس کے صدق وعدالت کی جھان بین نہیں کی تھی۔

مولا نائے فرما یا گاہ البدائع کے بیان کے مطابق مطلع صاف ہونے کی صورت نیں بہت سے آدمیوں کی شہادت در کار ہوگی اور عبب سمان ابر آبود ہو یا کوئی اور علّت ہوتو ایک عادل کی شہادت مقبول ہے۔ پہلی صورت میں ہی ابو صنیف ہُر سے الحسن بن زیاد کی دوایت کے مطابق ایک عادل کی شہادت کی قبولیت کی دوایت موجود ہے کیونکہ یہ از قبیل اخیار ہے دنر کا دوایت اور ہی ایک روایت نشا نعی کی ہی ہے۔ اس کی مثال بانی کی طہارت و نجاست کی خبر ہے ۔ اگر صفایہ کی ظامر دوایت اس کے مطابق مطلع صاف ہونے کی صورت میں بہت سے کی خبر ہے ۔ اگر صفایہ کی ظامر دوایت اس کے صلاف ہے ۔ اس کے مطابق مطلع صاف ہونے کی صورت میں بہت سے لوگوں کی شہادت صفروری ہے۔ ابر آبود ہونے کی صورت میں ایک شخص کی شہادت کا مقبول ہونا نقت سے ثابت ہے جون ملا دن قیاس سے لہذا اس بیر کسی اور چیز کو قیاس نہیں کیا جاسکتا ۔ مسئلہ کی بعض تفاصیل گذر میکیں۔

ام ۱۹ ۱ - حسل النّامُوسَى بُنُ السّطِبُلَ الْحَمَّادُ عَنُ سِمَاكِ بُنِ حُدْبِ عَنُ عِكُرِمَةٌ الْمَهُمُ شَكُوا فِي هِلَالِ مَا مَضَانَ مَرَّةٌ فَا مَا أَدُوا آنُ لا بَعْوَمُوا وَلا بَصُومُولُ وَ حَبَاءَ اللّهُ مَنَ الْحَدَة فَيْ فَلَ مَا مَضَانَ مَرَّةٌ فَا مَا أَدُوا آنُ لا بَعْوُمُوا وَلا بَصُومُوا وَ لَا يَصُومُوا وَ لَا يَصُومُ وَ اللّهُ عَبَيْهِ اللّهُ عَبَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَى اللهُ عَبَيْهِ اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَبَيْهِ وَسَلّمُ وَ اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّه

عكر تمرر سے روا بیت ہے كہ ایک بار نوگوں نے ملال رمصنان كے متعلق شك كياا ور حايا كاكرن نزاو يح بيُر صيں ن

سنن ابي دا وُ دجد سوم منبح کا دوزہ رکھیں نیں ہوتہ ہے ایک اعرابی آیا وراس نے شہا دت دی کہ اس نے ماند دیکھا ہے ۔ بس بوگ ایسے نبی صلی التُرملیہ وسلم نے باس سے محمئے تو آئی نے فرما یا بی توشہادت دیتا ہے کہ الٹار کے سواکوئی الدنہیں اور میرکہ من دخود حفیوژ کی زات گرا حی>الٹر کا دیسول ہوں؟ اس َ نے کہا کہ ہاں ۔ اوراس نے گواہی دی کہاس نے ہلال دیکھا سے بس مصنورٌ نے بلال منکو حکم دیا اور اس نے منا دی کی کہ ہوگ تراد ہے پیڑھیں اور روزہ رکھیں۔ البوداؤ و نے کہا کہ مجاعب نے بہروایت مکرمہعن النبی صلی الٹرعلیہ وسلم مرسلاً بیا ن کی سبے۔ اور <del>حمادین س</del>لمہ کےسواکسی اورنے فیام کا ذکر نهیں کیا دہترمذی نے اسے مسندا ورمرسل دونوں طرح روایت کیا سیےاور نسیا تی اور ابن ماحیہ نے ہی۔ اور تیر بذتی نے کہا ہے کہاس میں اسناد وا رسال کا اختلاف ہے۔ نساتی نے کہاکہ اس مدیث کامرسل ہونا زیادہ درست ہے سماك عب كسى مديث من منفرد مهو توجهت نهيس ب كيونكه وه لوگول كي تلقين قبول كريتا كقار منذري م به سور حسَّكَ مَنْنَا تَحْمُوُ دُبُنُ خَالِبٍ وَعَبْثُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْلِ السَّمَوَّنُهِ أَى وَآنَا لِحَينُ بِينِهِ أَنْقُنَ فَالْأَنَا مَرُوانُ هُوَ ابْنُ مُحَتَّم يَاعَنُ عَبُواللهِ بْنِ وَهُيب عَنْ بَهُ بَى ثَنِ عَهُدِ اللَّهِ بُنِ سَالِحِرِعَنُ أَبَى كَبُوبُنِ نَافِعٍ عَنُ ٱبِہُرِعَنِ أَبِنَ عُمَرً نَىٰ كَ تَرَاءُى النِّيْ سُ الْهِلَالَ فَاخْتُرُتُ مَ سُنُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْتِ وَسَلَّوَ أَنِّي رُأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرُ التَّاسَ بِصِيَامِهِ -اب*ن بورمننے کہا کہ ہوگوں نے بلال دیکھنے کی کوشش*ش کی، بیں ہیں نے دسول انٹرمسلی انٹرعلیہ وسلم کونعبروی کہ میں نے یہاند دیکھا ہے اُس بیرحفنور سنے نو دھی دوزہ دکھا اورلوگوں کوھی روزے کا حکم دیا د<del>منڈری نے کہاہے کہ ب</del>قول واقطنی مروان بن محداس کی روایت میں متفرد سے اوروہ تقدیے مشرے: مولا نائشنے فرمایا کہ ایک شخص کی خبر ہلال رمضا ن ہمی اس وقت مفہول ہے جبکہ مطلع صاف مذہو ۔ معالم انستن ہ <del>خطا تی نے کہا ہے کہاس مدیث کی رُو سے ایک عاد ل مرد کی شہا دت رویت ہلال رمفیا ن میں مقبول ہے۔ بنتا فعی کا اُیک</del> قول ہی سے اور ہی ا<del>حمد بن</del> منبل کا مذہب ہے ا<del>بومنیف</del> ہ<sup>ر</sup>ا ور<del>ابو یوسف</del> ملال دمفنان پرایک آد می کی شہادت کو حاکز ر کھتے بیچے گووہ غلام ہو ۔ اوراسی طرح ایک عورت ،اگرچہ وہ لونڈی ہو۔ اور بلالِ فطریس ان کے نز دیک دومردوں یا ایک مردا *در دوعور* توں کی مٹھاوت مقبول کیے۔اور<del>یشا فع</del>ی اس مشکہ می عور تو ں کی شہادت کے جواز کے قائل نہیں- مالک ،اوزاعی ا *ور اسحا*قی بن راہو یہ مالمال دمفعال وفط سردومیں دوعا دل مردول کی شہادت قبول کرتے تھے۔اودا بن عم<sup>روز</sup> کے قول میں خبروا درکے مقبول بہوئنے کی دلیل ہے . گگر عب مطلع صاحب بہوتوجہا عت کی شہادت مقبول بہوگی نزکہ خبروا صدر لیکن خطاتی نے اس انتمری مات کا رو ک مے اور کہا ہے کرسب لوگوں کی نظر میں برابر نہیں ہو تیں۔

# بَأَدِ فِي تَوْكِيبِ السُّحُورِ

سحور کی تاکید کا باب۔

عجواب العاص نے کہ کردسول التار صلی التار علیہ وسلم نے فرما پاکہ ممارے دوزے میں اورامل کتاب کے دوزے میں بیر فرق ہے کہ مہم سحری کھلتے میں مسلم ، نسائی ، تر ندی )

نیس نے : خطابی کے کہاکہ اس کلام میں سوکی کھانے کی ترغیب سے اور پر بتایا گیا ہے کہ پر دین اُسانی پر مبنی ہے ، اس میں کوئی تنگی نہیں ہے ، اس میں کوئی تنگی نہیں۔ اہل کتاب جب سوجاتے کوئی تنگی نہیں۔ اہل کتاب جب سوجاتے کوئی تنگی نہیں۔ اہل کتاب جب سوجاتے کا ورا بندائے اسلام میں اسی پرغل تھا ۔ بچرالٹ تعالی نے اسے منسوخ کیا ؛ وَکُلُوا وَاسْتُوبُو اُحَدِیٰ یَدُّبُ یُکُرُو اُ اِسْتَ بُوکُ اِنْ نَے کہا ہے کہ ابن المنترسے نے کہا ہے کہ ابن المنترسے نہیں ، بلکہ حضور سے اور آپ کے اصحاب سے بعض دفعہ وصال ثابت ہے ۔ البدائع میں ہے کہ بھری میں تاخیر سنون سے دالبدائع میں ہے کہ بھری میں تاخیر سنون سے میساکہ حدیث میں سے کہ بھر سامین کی سنت ہے۔

# بأبيامن ستى السَّحُور الْغَكَارَ

باب جهنو ل نفسحور كوغلاء كانام ديار

٣٣٨٠ حَكَّا ثَنَاعَهُ وُ بُنُ مُحَكَّمِ النَّاقِكَ ثَنَا حَكَادُ بُنُ خَالِمٍ الْخَيَّاطُ الْحَيَّاطُ الْحَيَّاطُ الْحَيَّاطُ الْحَيَّارُ بَنُ خَالِمٍ الْحَيَّاطُ الْحَيَّارُ فَكَامِ ثِنَ مَا الْحِيَّارُ وَمُنْ أَنِي الْمُحَارِقِ الْحَيَّارُ فَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُسَلِّمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُسَلِّمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُسَلِّمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُسَلِّمُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْحُلُوا اللَّهُ الْمُلْكُمُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ الْمُلْكُمُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ الْمُلْكُمُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ اللِمُ اللَّهُ اللَّهُ ال

عرباصن میں سازیر نے کہاکہ رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے مجھے دمصنان میں سحری کھانے کی دعوت دی اور فر ما یا کہ مبادک غداد کی طرف اً ۰ ( نسباتی ۔ ابورم ہم کا نام اسخداب بن ) ہسید ہمعی تھا )

شی ح: سحور اس کی نے کو کہتے ہیں جو بوقت سحر کی یا جا ہے اور پر لفظ اسم فعل بھی ہے۔ اسی طرح فطوراس چیز کا نام ہے حس سے روزہ افطار کر ہیں۔ آج کل صبح کے ناشتے کو فطور کہتے ہیں۔ فدا دراصل دن کا کھا ناہے۔ سحری کوغلاء اس لیے فرمایا کہ بیدوں کے روز سے پر تقویت کا سبب ہے ۔ وقت سحرسے بے کہ طلوع مشمس تک کسی کام کوجائیں تو کھا جاتا ہے : غدًا فلان الی ماجتہ ۔ معنور آنے اسے غدائے مبا رک فرما یا اور اس کی ترغیب دی کیو تکہ بیموم کو آسان بنا دیں ہے ۔

٢٣٢٥ - حَكَّ نَنَاعُمُونُ الْحُسَنِ ابْنِ إِبْدَا هِنِهُ حَكَّ ثَنَا مُحَكَّمُنَا بُنِ إِبْدَا هِنِهُ حَكَّ ثَنَا مُحَكَّمُنَا بُنِ إِبْدَا هِنِهُ حَكَّ ثَنَا مُحَكَّمُنَا بُنِ إِبْدَا

ٱلوَرِيْرِ ٱبُو ٱلْمُطَرِّفِ حَلَّا ثَنَا كُعُتَكُ ابْنُ مُوْسِىٰ عَنْ سَعِيْدِ الْمُقَابِرِيِّ عَنْ الْوَرِيْرِ آبُو الْمُعَانِينَ الْمُعَلِينَ الْمُعَانِينَ الْمُعَلِينَ الْمُعَانِينَ الْمُعَلِينَ الْمُعَلِينَ الْمُعَلِينَ الْمُعَلِينَ الْمُعَلِينَ الْمُعَلِينَ الْمُعَلِينَ اللَّهُ الْمُعَلِينَ الْمُعَلِّينَ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعَلِينَ اللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللّهُ

ابوہریرہ دمز نے نبی مسلی التّدعلیہ وسلم سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا؛ مومن کابہت انجیاسےور کھجورہے۔

بانك وَفُتِ السَّحُوْرِ. .

محدر کے وقت کا باب

٧٩٣٧ - كَتَّا نَنْنَا مُسَتَّادُ نَا كَتَّمَا دُنْنَا مَسَتَادُ اللهِ سَوَا دَةَ الْفَشْيَرِيّ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ سَوَا دَةَ الْفَشْيَرِيّ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ مِ وَسَلَّو لَا يَنْنَعَنَّ احَدُّ كُوْمِنَ سَحُورِ مُحُوا فَالَ لَكُ اللهُ عَلَيْ مِ وَسَلَّو لَا يَنْنَعَنَّ احَدُّ كُوْمِنَ سَحُورِ مُحُوا فَذَا كُ رَسُولُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ مِ وَسَلَّو لَا يَنْنَعَنَ احَدُّ كُوْمِنَ سَحُورِ مُحُوا فَذَا كَ اللهُ وَلَا بَيَاضُ اللهُ فَنِي هَلَكُ احْتُى يُسْتَوَ لَا يَنْنَعَى احْدُلُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهِ وَلا بَيَاضُ اللهُ فَنِي هَلَكُ احْتُى يُسْتَوَ لِي يَنْ اللهِ وَلا بَيَاضُ اللهُ اللهِ وَلا بَيَاضُ اللهُ ال

مِ ئے درمسلم، نساتی اور تر ندی مشیرے :خطابی نے کہاکہ مستطرکا معنی ہے متنشر، تھیلنے والی اُ فق کے عرض پر جھانے والی بہلی سفیدی مسیح کا ذب کی ہے جو سیدھی آسمان کو حراصتی نظرا تی ہے۔ دورمری تھیلنے والی سفیدی صبح صادق کی ہے۔ بلال کی اذان رمفنی نیس سحری کے بیے مہوتی تھی اور عبدالتکرین اُم مکتوم کی فجر کے لیے مبیسا کہ صحاح میں موجود سے اور ا کلی

نہیں آتا را جہتا دیے باعث مولانا تفر ما یا کرشا تی میں ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ تب یں فجر سے مراداً بالحلوع

کا وقت ہے یا روشنی بھیل جانے کا اول میں احتیاط ہے اور دوسرے تول میں وسعت ہے۔ اور تفقیلی بحث ابن رستند نے بدایۃ المجتہدمیں کی ہے،

٨٨ سر١٠ حَتَّى نَنْنَا هُحَدَّى أَنْنَا عُبِسَى مَا مُلازِمُ ابْنُ عَبْرِوعَنَ عَبْدِاللهِ بْنِ اللهِ بْنِ اللهِ بْنِ اللهِ بْنَ عَبْرِوعَنَ عَبْدِاللهِ بْنِ اللهِ بْنَ عَلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ الل

طلق بن علی سنده که که رسول الشرصلی الشرعلیه وسلم نے فرما یا؛ کھا فر اور بچاور تهیں سیدھی او برکوا تھنے والی سندی برلیشان بذکر ہے، لیس کھا فر بہوسی کہ بچوڑا ئی کے ڈخ بر مرخ رنگ نہ جیل جائے۔ البوداؤد نے کہا کہ بدروا یت ان میں سے ہے جن کو صرف اہل کیا تمہ نے بیان کیا ہے در ترقدی نے دوا بیت کر کے استوس غریب کہا ہے احتیان کیا ہے در ترقدی کے ملبق دنگ سے نشیدہ دیتے میں کیونکہ اس میں سفیدی مشہر سے نوراً بعد مرخی آجاتی ہے۔ اور احر سے مراداس مدیث میں وہ عبیلی ہوئی سفیدی ہے جس کے بعد مرخی آجاتی ہے۔ درجات میں ہے کہ جب سفیدی کا طلوع تا م ہو جائے توٹر خی کیا بتدا امہوجا تی ہے۔ مولا نائنے فرمایا کہ آجاتی ہے۔ درجات میں ہے کہ جب سفیدی کا طلوع تا م ہو جائے توٹر خی کیا بتدا امہوجا تی ہے۔ مولا نائنے فرمایا کہ تارم ہو نام ہو جائے توٹر خی کیا بتدا امہوجا تی ہے۔ مولا نائنے فرمایا کہ تو سے درجات میں دوند میں شامل ہے اور یہ و تت دن میں شامل ہے اور اس صورت میں مدیث اور آبیت میں تعارض نہیں رمیتا ۔

٧٣٨٩ - حكا تَنْ الْمُسَكَّدُ نَاحُصَيْنَ بُنُ بُهُيْرِح وَنَاعُهُمَا كُبُنَ اَبِي شَيْبَهُ فَا الْمُنَا وَرِيْسَ الْمَعُنَى عَنْ حَصَيْبِ عَنِ الشَّعْبِيّ عَنْ عَلِي بُنِ حَاتِمِ قَالَ اللَّهُ عَنْ عَلِي الْمَنْ وَقَالَ اللَّهُ عَنْ عَلِي الْمُنْ وَقَالَ اللَّهُ عَنْ عَلِي اللَّهُ عَنْ عَلَى اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ عَلَى اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللل

عدى رمز بن حائم نے كهاكر وب يه آيت نازل ہوئى ، حتى يُكبَيْنَ كُكُّمُ لَخُيُنُطُ الْاَ بُيُصَنَّى مِنَ الْخَيْطِالُا سُؤ ﴿ تومِي نے ايک مفيد ڈورى اورايک سياه ڈورى لی اورا نہيں اپنے تنکيے کے بيجے رکھ ليا۔ بھر میں نے ان کی طرف نظر کی توان میں استیاز نہ ہوا . نہن میں نے یہ بات رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کے سامنے بيان کی تو آپ مہنس پڑسے اور فرما يا کہ شرائکيہ تو بھر برااطومل و عربین ہے، اس سے تو دن وردات مراد ہے۔ عثم ان نے کہاکہ : وہ تورات کی

سیابی اوردن کی سفیدسیے د<del>نخاری</del>،مسلم، <del>نزمذ</del>ی،

اس نے صرف آ بت کوس کروہ معی دیا جس کی اصلاح رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ئی۔

یک میک الرجی کی کہا کہ کہا گئے گئے گئے کا کہا کا والد نکاع عملی کہا کا

اس شخص کا باب جوا ذان مستے اور برتن اس کے ماتھ میں ہو

٠٧٣٥٠ كَتُكَ نَنْنَاعَبُكُ الْاَعُلَىٰ بُنُ حَمَّمَا دِنَاحَمَّا ذُعَنْ مُحَمَّمَا بِنِ عَمْرِوَنَ وَ فَى سَكَمَتَمَ عَنْ اَ فِى هُمَ يُهِ فَالَ ضَالَ مَاسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْمِ وَسَلَّوَ إِذَا سَمِمَ اَحُكُما كُمُّ الْتِكَاعَ وَ الْإِنَاءُ عَلَىٰ بَهِمْ فَلَا يَضِعُهُ حَتَىٰ يَفْضِى حَاجَتَهُ مِنْهُ .

ابوبرير ه منف كهاكه دسول الشرصلي التدمليه وسلم ف فرمايا بعب تم ميس سے كوئى إذان مصف ورائخاليكه برين اس کے باعد میں موتوسب مک اس سے اپنی ما جات بوری نذکرنے امسے تیجے ندر کھے (ممنداحمد) تے کو حیگا نے اور بنازی کوسحری کھانے کا پیغام دینے کے لیے ہو تی تھی اور ظاہر ہے کہ وہ طلوع فیج تی تھی لہذااس کے متعلق توکو بی شکب ویشیہ نہ بھا کہ یہ کلوع نجر کی اذان نہیں ہے مولا نام نے فرما ملەمۇذن كيا ذان كے بسائقہ وابسته نهيں سبے بلكہ طلوع فخرے بسا گھے ہے۔مؤذن كَسى وقت غلطى مى لىےسىر و طلوع فخ كونودىيجان يسكتے ہى كەوە مؤذن كى ا ذان يرا نخصارىزكرىي بلكنود ہے یا نئمیں ٔ لیکن غوام کواس معاملے ہیں احتیاط لازم ہے کیو نکہ وہ بالعموم ا ذان پرسی اسخصعادر تھتے ہیں ۔مولا نارم نے فرمایا کہ بھیر میں کہتا ہول کہ ہیرمد بیث ان لوگوں سے قول پر فجمول ہے حویه کھتے ہیں کمرا کل وشرب میں فجر کے اچھی طرح واضح مو چکنے کا اعتبار سے صرف طلوع فجر کا نہیں <sup>ہ</sup> تو لملوع فجرکی ابتداءمیں مشروع ہوتی ہے اور ان کے نز دیک اذان ما نع نہیں ملکہ فجر کا تبیتن دومناحت انع حصرت گنگوسی رحمہ ابتار نے فرما یا کہ نداءسے مراداگرا ذانِ مغرب سے تومعنیٰ واضح ہے کہ عزوب شمس ہو عیکنے کے بعداس چنر کا منظار مذکیا ماسئے کما فان تحتم ہو سے تو پھرا فطا رکمریں گے ۔ بلک جیسا کہ دوسری صحاح میں اس کاسے غروب مے بعدا فطارس مبدی کرنا واحبے عداور اگر زباء سے مرا دا ذان فوسے تومطلب یہ سے کہ اذان میردا رو ملار نہیں بلکه طلوع فخر بریرے کس مؤذن اذان د پدےاور روز ہ دارکومعلی شیے کہ بمی فخر کھلو*ع نہیں ہونی تواُس کے لیے مروی* نہیں کہ مُعُفن ا ذَان کی ومبرسے کھانا ہینا چھولاً د ہے، بلکہ اپنی صاحبت بوری کریے اور پھر ختم کمرے۔اوراس مدیث سے اور ہیت کے نفظ <del>نیکبی سے معلق مہوتا ہے</del> کہ مراد فیر کی ومناحت سے پذکہ محص طلوع فیر اسٹیرع کی آسانیوں *کے بیش نظر* يمطلب بوام كى ما ىت كے زيا وہ مناسب مال سے مالت تويہ سے كم اكثر نوا مس بھى اس كى حقيقت سے او لاك

کو ناحرج اور تکلیف سے خالی نہیں اور حرج اور تکلیف بالأبطاق کی اس دین حق میں گمنی کش نہیں۔ اور اس مدیث کو حالت صوم پر ہی نہیں ملک علی اس دین حق میں گمنی کش نہیں ۔ اور اس مدیث کو حالت صوم پر ہی نہیں ملک عالم وٹرب اور افطالہ کا تھی سوال نہ دسے گا ، بلکہ بوں کھئے کہ یہ حدیث امر صلوۃ میں وار دسے جیسے کہ یہ حدیث برات کا کھی نا اور نما ذری تھے ہے ہیں تاکہ الحق او ان دونوں حدیثوں سے مراد درامس نمازی کے دل کو تشویش اور استخال بغیرالصلاۃ ہے جا کی کا کہ المہینا ن قلب کے ساتھ نمازی ہے والٹراعلم با بھیواب ۔

بالبك وَثُتِ فِطُرالصّائِمِ

روزه دار كو قتِ انطار كا باب.

ا ۱ مسرد كَلَّا نَكَا احْمَدُ بُنُ حَنْبَلِ نَاوَكِيْعٌ نَاهِئُنَامٌ وَنَا مُسَدَّدٌ قَاعَبُكُ اللهِ ابْنُ دَاوَدَ عَنْ هِشَامٍ الْمُعَنَىٰ فَالَ هِشَامُ بُنُ عُمْ وَلَا عَنْ آبِيْهِ عَنْ عَاصِرِهِ بَنِ عُمْدَ عَنْ آبِيْدِ قَالَ النَّهِى صَلَى اللهُ عَكَيْبِ وَسَلَّو إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُ سَاوَ خَدْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللهُ عَلَيْبِ وَسَلَّو إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُ سَاوَ خَدْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ الصَّائِرُةُ وَغَابِتِ الشَّهُ مُنْ فَقَلُ الْفَلَائِمُ وَ

عمربن الخطائب نے کہاکہ نبی صلی الٹدعلیہ وسلم نے فر ما یا : حبب دات اِ دہرسے دمشرق سے ، آ جائے اورون ا**دہرسے** دمغرب سے ہما تا رہا ، مسکرونے اصافہ کیا : اورسورج غائب ہوجائے توروزہ وادروزہ افطاد کمہ ہے رہن یہ مسارق نہرسان :

ربخادی،مسلم، تر مذی،نسیانی

مشمرے: فکٹ کا فنطر العثرادی کا تفظی عنی ہے کہ: "پس روزہ دارنے روزہ افطار کرلیا ؟ علا مہن طاتی نے کہ ہے کہ:
اس کا مطلب یہ ہے کہ روزہ داراس وقت مفطرے حکم میں ہو گیا نوا ہ افطار کرے دہ کہ ہے۔ اور دور امعنی یہ ہے کہ:
وہ افطار کے وقت میں داخل ہوگیا اور وفت آگیا کہ وہ روزہ کھول نے بھیے کہ صبح کے وقت میں داخل ہونے کو کہتے
ہیں: فک اضبہ یَج الوّج کہ اور ہی عال ظہرا ورعنا، وغیرہ کا بھی ہے۔ اور اس مدیث میں صوم وصال کے باطل ہوئی و دیس موجود ہے کیو نکہ ہونی میں موجود اللہ ہوئی کہ اس میں ہوئی الشاء سے بہ دائی المستر منظام ہوئی انساء سے بہ مراد لیا جائے کہ وہ منظر موگیا د دسیسا کہ خطا آبی اور ما نظر نے کہا ہے ، تو من مروزوں
المستر کا المدیل ۔ اگر اس سے یہ مراد لیا جائے کہ وہ منظر موگیا د دسیسا کہ خطا آبی اور می نظر نے کہا ہے ، تو من مروزوں
کا افطار ابک ہی ہوگا اور تعجی افطار کی تو علی افعار کہ دو کہ منظر ہو چکے بگر اس میں شک نہیں کہ پہلامعنی سے کہ اس سے مراد یہ سے کہ حتی طور مرب فعل افطار کہ دو کہ معنی امری بیشمار موالی کہ وہ دیں ۔

٢٣٥٢ - حَكَّا نَتُنَا مُسَكَّدُ فَاعَبُ مُا الْوَاحِدِنَا سُكِمًا فَ الشَّيْبَا فِي سُمِعْتُ

عَبْدَادِيلُهِ بِنَ اَفِي اَوْ فَى يَقُولُ سِرْنَا مَعَ مَ سُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمُ فَلَا عُرَبَتِ التَّهُسُ فَالَ يَا بِلَالُ الْمُزِلُ فَا جُمَّ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَوْ الْمُسَيِّبُ فَسَال الْمُزِلُ فَاجُدَا حُ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عِلَى عَيْنِكَ نَهَا مَّا إِقَالَ الْمُزِلُ فَاجُدَا حُلَا فَجُدَا حَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَ يُنْ وَاللَّهِ لَكَ فَ اقْبُلَ مِنْ هُمُنَا فَقَدُا افْطَرَ الصَّائِمُ وَاشَامَ المِاصِّعِمْ قِبَلَ الْمَثْمِرِقِ.

شی بی الست من کو کی ایک کرمکن سے بلال سنے آجی عزوب شمس دہ سمجھا ہو یا استے میں کوئی پہاٹہ وعیرہ ما مُل ہو یا مطلع صاف ند ہو، اس صورت میں ما ننا پڑے گاکہ: وَعَدَر بَتِ الشّمَنْ مُل وَی کے اپنے علم یا ممان بد بولائیا سے۔ بہر مال بلال شاید سمجھتے تھے کہ اس کو اور کی طرح عزوب نہیں ہوایا اس وقت نک ان کے خیال می عروب کے بعد بھی ذرا دیمہ کی صفورت تھی۔ لیس ان کا توقت از را ہ کا فرانی نہ تھا بلکہ حقیقت مال کی وضاحت یا احتیاط کی بنادید تھا۔

بأنت ماكين نح يمن بنجيل الفيظر

تعجيلِ افطاد كے استحباب كا باب.

٣٥٣٥ - ٢٣٥٣ نَكَ أَوَهُبُ بُنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَدَّدٍ يَعُنِى ابْنَ عَدُرِو عَنْ اَبِى سَكَمَةَ عَنْ اَبِى هُمَا بَرَةَ عَنِ التَّبِى صَلَى اللَّهُ عَلَيْدٍ وَسَلَّوَفَ لَ كَيَزَلُ الدِّبْنُ ظَاحِهُ المَاعَجَلُ التَّاسُ الْفِطُرِلِاَتَ الْيَهُ وُدَوَ النَّصَائِ ى يُؤَيِّحُرُونَ -

ابوہریرہ دمننے دسول الٹرعلیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ سنے وزیا یا : دین برابر غالب دسیے گا جب تک کہ لوگ مہلدی افطا دکر سنے دمیں سکے کیوز کم ہودونصاری افطار 'ین ٹانویر کرتے میں رابن ما جہ اورنسائی اورسہ ل سات بن سعدسے سبخا دی مسلم، نشائی ، تریدی اورا بن ما جہ نے اسی طرح کی دوایت کی ہے

شرحے:اہ*ل کتا ب ستا دیے حیط حصنے تک*ا فطارمیں <sup>ب</sup>نا خیر*کر تے تقے۔*ان دشمنا نِ دمین کی فخا لفت بھی اسلام میں ایک مقصود سے بعب تک نوگ فدا ورسول کے دھمنوں کی منالغت کرتے دہیں گے اس وقت تک دین زندہ اور چ*کدارر شیعے گا*،اس می امیزیش مز ہونے یا ہے گی اور عنہوں کی سازشیں کا میا ب زہوں گی۔اوداس کی حکمت بقول حانظ ابن حجریہ ہے کہ دین اور رأت کا امتیاز نبر قرار رہے۔اگرافطار کا وقت مہو مبانے کے با وحود کو ئی روز ہ نہ کھو ہے نواس نے گویاً داشت کا کھے حصتہ دن میں واضل کہ ویا۔الٹہ تعالی نے فرما یاسیے : ٹھُمُ اُ تِمْعُوا لِنصِیَامَ إلی الکَیْسِلِ۔ بوشخص رات ہ میکنے بر منی افطار نہیں تمہ نا وہ دین میں اپنی رائے کودا مل مرینے کا ارتکاب کمہ نا سے رنفق کے مقابلے میں اجتماد باطل ہے بس پیرمسئلہ اجتمادی ھی نہیں روزہ وفت برکھو لنامسی طرح صروری سے جیسے وقت ہدر کھنا ۔اس سے عبا دت ہر قوت بھی صاصل ہو تی سے احکام ضلاُوندی کی ا طاعت فرص ہے نہ کہ نفنر کو مشقت بس والناء صحت وتوت كو مجال ركهنالازم بع وريز جهاد، امر بالمعروف اور نهي المنكر جَيس منوري فرا کُفن کی اَ دائیگی مکن نہیں رمتی ،عزوب شمس حبب غوٰد دئیمہ کریا دوعا دل مسلماً نول کی خبرسے متحقق ہو ہائے تو فطار وا حب موجواتا ہے . بلکاس مسلے میں تواک عادل کی خبر کا فی ہے . دمضان میں طلوع فخرسے بہلے ہی یا عروب آنتا ب کے کھے دیر بعد ا ذال دینا اوراسے احتیاط کا نام دینا برعات میں سے سے حبی کی اسلام میں کوئی گنجا نش نهیں ،ان بدعات سے سحور میں بعجیل لانہ م آئی اور افطار میں تاخیر <sub>ا</sub>اور بیہ دونوں خیلات سنت ہیں ۔ حافظا بن عبدالبرنے کہا ہے کہ تا خیر سحورا ور تعجیں ٰ فطار کی امادیث صحاح میں اور در وبُر تو ایر تک ہنچ گئی ہیں عبدالرذاق نے سندصیح کے مسابق عمر و بن مبہون الدودی سے روا بیت کی سیے کہ دسول الٹدہ ملی الٹرعلیہ وسل کے اصحاب سحور میں تاخیرا درا فطار میں تعمل کرتے ہے۔

م ٥ ١٩٠ حمَّ الْمُنَامَسَكَ كَا الْهُ مُكَاوِيَنَاعِنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَامَاةً بُنِ عُمَيْدٍ عَنْ الْمُعَلِمُ الْمُحُونِينَ عَنْ الْمُعَلِمُ الْمُحُونِينَ عَنْ الْمُعَلِمُ الْمُحُونِينَ عَنْ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ الل

الْافِطَارَوَ بُعَجِّلُ الصَّلَاةَ فُلْكَ عَبْدُ اللهِ فَالنَّكَ كَنْ اللهِ كَانَ يَصْنَعُ مَ سُولُ اللهِ صَلّى اللهِ صَلّى اللهِ صَلّى اللهُ عَكْنَ وَسَلَّةَ .

ابوعطتیہ نے کہاکہ میں اور مسروق دونوں مصرت عائشہ ن کی فدمت میں ما صریح سے اور کہاکا ہے ام المؤمنین محدد سول اندمسلی الٹرعلیہ وسلم کے اصحاب میں سے دوشخص ہیں ۔ ان میں ایک افطار اور نما زیپر صفے میں تعجیل کرتا ہے اور دوسرا افطار میں بھی تاخیر کرتا ہے اور نما زمیں بھی ، مصرت عائش دن نے پوچھپاکہ افطار اور نما زمیں مبادی

کہ نے والاکو نسا ہے؛ ہم نے کہا عبدالٹرین مسعودی واور دومرا ابوموسی اضری تھا) محفرت عائشہ شنے فرط یا کہر دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے دمستم، نسائی اور تر بذی کا مشکرے : مستم کی روابیت میں دومرے شخص کا نام ابوہوسی اشعری یا جائے۔ مولا ن و نے فرط یا کہ نما ذسے مراد خالا با نما نرمغرب ہے۔ کیو نکا فطار کے مائے ذکر کی مناسبت اسی میں پائی جاتی ہے، بغول علامہ لمیں عبدالٹرنے عزیمت میں اندر میر اس وقت ہے جبکہ اس اختلاف کو فقط فعلی دیا جائے۔ اگریہ تولی اختلاف ہے تو بھرع بدالٹرن کا قول معبال سے بہر میں ہوگا اور ابوموسی شکا عدم م مبالغہ ہے۔ ورند دخصت ہے توسب کا انفاق ہے۔ اور احس یہ ہے کہ عبدالٹرن کے عمل کو صفت ہے اور ابوموسی شکا عدم میں انفر ہے۔ ورند دخصت ہے توسب کا انفاق ہے۔ اور احس یہ ہے کہ عبدالٹرن کے عمل کو صفت ہے اور ابوموسی شکرے میں کو ہوا زیر جمول کیا جائے۔

## بالب ما يُفطرع كينه

باب کس چنرسے روزہ کھونے۔

٥٥٥٠ حَكَّا ثَنَا مُسَكَّادُ نَاعَبُ كَا الْوَاحِدِ ابْنُ ضِ بَادٍ عَنْ عَسَاصِيعِ

الكَفُولِعَنْ حَفْصَة بِنْتِ سِبْرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلَمَانَ بَنِ عَامَرِ عَبِهَا عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلِيهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّكُو إِذَا كَانَ احَدُ صَاحِبُهُا عَلَيْ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّكُو إِذَا كَانَ احَدُ صَاحِبُهُا حَدُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّكُو إِذَا كَانَ احَدُ مَ صَاحِبُهُا عَلَيْهُا اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّكُو إِذَا كَانَ احَدُ مُ حَدُمُ صَاحِبُهُا

فَلْيُفُطِرُ عَكَى النَّهُ رِفَاكِ كُورَيجِدِ النَّهُ رُفِعَلَى الْمَاءِ فَإِنَّ الْمُاءَ طَهُورًا -

سلمان بن عامر نے کہاکہ رسول التگر صلی الشرعلیہ وسلم نے فر مایا : حب ہم میں سے کسی کاروزہ ہوتو کھجو رسے فطا دکر ہے اور کھجو رہے فطا دکر ہے اور کھجو رہے افطا دکر ہے اور کھجو رہے اور کھجو رہے اور کھجو رہے اور کھجو کہا ہے ، یہ امرا سخبا بی ہے ۔ اور بانی تواسے شمار نوائد کھے ہیں۔ یہ مقوّی معدہ بھی ہے ۔ اور بانی توا کہ تاگذ ہر صنورت ہے۔

٢٣٥٩ حَكَا ثَكَ اَحْمَلُ اَنْ كَا مُكَ مُنْ كَنْ كَا لَكُ مُنَا الرَّنَّ اَنِ نَاجَعُ عَمْرُ اَبِنُ سُلِمُنَ اَنَا ثَابِتُ إِلْهُ نَا فِيُ اَتَّمَا سَمِعَ اَنْسَ بَنَ مَالِكِ بَعُولُ كَانَ مَا سُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَدَّوْ يُغْطِرُ عَلَى مُرَكِبًا بِ فَبُلَ اَنْ يُصَرِّى خَانِ كَنُونَكُنْ فَعَلَى تَمَوَاتِ فَا لِنَ كَثُو

كَنُّنْ حَسَاحَكُواتٍ مِنْ مِاءِ -

ٹا بت بنانی نے اُنس بن ماکٹ کو کھتے سُناکہ رسول اللہ مسلی اللہ علیہ وسلم نما زسے قبل چند ترکھجوروں سے افطان فرماتے عقے اگر تر ند ہو ہیں تو نوشک تھجوروں سے ،اگروہ بھی نہو ہیں تو پانی کے چند گھو نٹوں سے روزہ افطان فرماتے عقے دائر منری لیے اسے دوا بیت کر حس غریب کہا ہے )

بَاسِّ الْقُوْلِ عِنْكَ الْإِفْطَارِ،

افطار سے وقت دیماد کا باب

٢٣٥٤ - حَكَّا نَنْ عَبْدًا للّهِ بْنُ مُحَكَّمِدِ بْنِ يَحْبِى نَاعَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ آنَا الْحُسَابُ

انْ كُواقِينِ كَا مَرْوَاكَ يَعْنِى ابْنَ سَالِيمِ الْمُفَقَّعَ فَالْ مَا أَيْثُ ابْنَ عُمَّرَ يَقْبِضُ

سالم المقفع نے کہا کہ میں نے ابن عمرہ کو د بکھا کہ وہ اپنی ڈاڑھی کو بکٹر تے اور جوم تھی کی سے زا نُد ہو تی لسے کا ط دینے اور ابن عمرہ نے کہا کہ نبی صلی الشرعلیہ وسلم جب افطا رکرتے تھے تو کتے: پیاس جاتی دہی اور کئیں ترموکئیں اور خدا نے چاہا تو ابر نابت ہوگیادانسائی، اصل مقصود تو روایت سے یہ افطار کی دعاء کا بیان تھا گھر پیملا حصتہ اس لیے دوا بیت کیا گیا تاکہ سالم کی ابن عمرہ سے ملا قات اور سماع ثابت ہو۔

١٣٥٨ - حَمَّا نَكَ الْمُسَكَّادٌ نَاهُ لَلْهُمْ عَنْ حُصَيْنِ عَنْ مُعَادِيْنِ نَاهُمَ لَا اَتَّهُ اللَّهُ عَنَ حُصَيْنِ عَنْ مُعَادِيْنِ نَاهُمَ لَا اللَّهُ عَرَبُ وَسَاتُو كَانَ إِذَا أَفْطَرِفَ اللَّهُ مَرْنَكَ اللَّهُ مَرْنَكَ اللَّهُ مَرْنَكَ وَسَلَّا وَكَانَ إِذَا أَفْطَرِفَ اللَّهُ مَرْنَكَ اللَّهُ مَرْنَكَ اللَّهُ مَرْنَكَ اللَّهُ مَرْنَ فِكَ الْفُكُرُتُ .

معاذین زہرہ سے دوایت سے کہ اسے خبر پہنی سے کہ نبی صلحا کٹرعلیہ وسلم حببا فطار کرتے تولول دعا کرتے تولول دعا کرتے ہے ۔ اسٹرمیں نے بیڑے ہے کہ اسے خبر پہنی سے کہ نبی صلحا کی ضاطری روزہ رکھا اور تیرے دزق ہم افسار کیا در سے اور معا قربی نے ہما ہے کہ کک کا تعظا اور سے افطار کیا در معلی ہے کہ مکک کا تعظا اور سے افلار کیا ہے کہ ایک کا تعظا اور معلی ہے ۔ اور افطار معلی دوزہ فقط الٹرکے لیے ہے اور افطار کھی اُسی کے رزق ہدسے ۔ گویا عب دت اور شکر دونوں اسی سے خاص ہمیں ،

بَاسِ الْفِطِي فَبُلَ عُمُّوْبِ الشَّمُسِ

عزوب م نتا ب سے سہے افطار کا باب -

٢٣٥٩ - كَتَّا ثَنَاهُ وَنُ نُنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَتَّكُ أَنُ الْعَكَارِ ٱلْمَعْنَىٰ قَالَانَا

اَبُوُ اُسَامَةَ نَاهِشَامُ بَنُ عُمَّاوَةً عَنْ فَاطِمَةً مِنْتِ الْمُنْنِورِعَنَ اَسُمَاءَ مِنْتِ اَنِي بَكِ قَالَتُ اَفُطُمْ نَا يُومًا فِي مَهَ صَانَ فِي عَنْ فَالِهِمَ فِي عَهْ مِا رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْكِ وَسَلَّمَ فَا لَتُكَامَ اللّهُ مُسَاقًا فَا كَا يُواكُسُا مَنْ قُلْتُ لِهِ شَامِ الْمِرُو البالقَضَاءِ قَالَ وَ مُثَا مِنْ لَالِكَ -

اسما، بنت ابی بھڑ نے کہا کہ دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم کے عہد میں ہم نے ایک ہا دل واسے دن میں ہاہ دمضان میں روزہ افطاد کیا بھرسورج ظاہر ہوگیا۔ ابو م سامہ کا بیان سے کہ میں نے مہنام سے کہا: کیالوگول کو قضا، کا حکم دیا گیا؟ تواس نے کہا : اس کے بغیر کو ڈی میارہ مھی عقا؟ در بجارتی اورا بن ما جبی نئے ہے۔ بن مرک سامی میں میں میں میں است میں ایک میں کا تعریب کے عابی کریا ہے۔

مع کرائم اربعه کائیی ندیہب مبی کہ قضاء وا حیب ہے۔

**بائبت ہی الوصا**لِ یہ ہب وسال کے متعنق ہے۔

٠٠٧٩٠ حَتَّى نَنْنَا عَبُدُ اللهِ بَنُ مَسُلَمَةُ الْقَعْنَجُى عَنْ مَالِدِ عَنْ نَافِعِ عَنِدَ الْفَعْنَجُى عَنْ مَالِدِ عَنْ نَافِعِ عَنِدَ ابْنِ عُمَرَانَ رُسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ نَهَى عَن الْوصَالِ فَالُوفَ إِنَّكَ ابْنِ عُمَرَانَ رُسُولَ اللهِ قَالُوفَ إِنِّي المُسُتُ كَهَيْئَتِ كُوْ إِنِّي أَطْعَمُ وَالسَّفَى .

ثُوا صِلْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّ لَمَسُتُ كَهَيْئَتِ كُوْ إِنِّي أَطْعَمُ وَالسَّفَى .

ابن عمرض سے روایت ہے کہ دسول انٹرمسلی انٹرعلیہ وسلم نے ص<del>وم و صا</del>ل سے منع فر ما یا تھا۔ لوگوں نے کہا : با دسول انٹر آمیے لگا تا رروزہ رکھتے ہیں ؟ فر ما یا ہیں تھا دی ما نند نہیں، مجھے کھ لایا اور بلایا جا تا ہے <del>انجادی،</del> مسلم، مسندا حمد

مشی ہے جیس مدیب میں خود محصنور کی صراحت ہوجو دسے کہ صوم وصال آپ کی خصوصیت ہے اور دو سرول کے بیے آبائز نہیں۔ اس نبی کا سبب شایدوہ صَنعف بیے سؤھوم وُلمال سے لَاحق ہوجا تاہیے،اس صورت میں وہ شخص جواس کا تکلف کرسے فرض کی اوائیگی سے بھی عاجز رئیے گا۔ یہ بھی احتمال ہے کہ آ<sup>و ف</sup>ی اس ق*در تعک ج*ابیے ا ور ما جزیہو جائے کہ باقی تمام فرانفن کی ا واٹیگی کے قابل بھی مذرئیے ۔اسلام توازن وا عتدال کا دین سیاد رسالنا اس میں ممنوع ہے۔اور مدیث کے تنحری نظرے کا مطلب یہ بھی ٹہوسکتا سے کہ حتیٰ قوت تہیں اکل ویشرب پرمتی سے مجھے با ذ<sub>ن ا</sub>الی ویسے ہی صاصل ہو جاتی ہے لہذا اُس معاملے میں ممبار صال تم سے بختلف ہے۔ اور یہ بھی ممکن *ہے کہ آپ* ايك رواً بيت ميں ہے ، إِنِيْ أَبِيْنَ يُطْبُعِمُ فِي رَبِي فَيْسَقِين فِي قَرْمُ وعَبَا وت الأنكه كي غذا مے اور يعَقلا عبن كم ہے کہ حبی تخص کو ملائکہ سے مشابہت مہوم کے وہ اکسان مہونے تے با وجو دنعفن خاص ایوال میں اکل وشرب سے بے نیاز ہوکر چھنی ذکر وفکر اور عباوت واطاعت برقا نع ہوسکے۔

١٣٣١ - كَلَّا نَتُنَا فَتَيْبُ أَنْ مُعِيْدٍ أَنَّ بَكُرٌ بُنَ مُضَرَحَكًا ثَهُ مُوْعَنِ ابْنِ الهَادِ عَنْ عَبُدِ اللهِ بْنِ حَبَّا بِبِ عَنْ أَبِي سَعِبْدِ إِلْخُنُادِيِّ ٱتَّةَ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْدِ وَسَلَّوَ يَقُولُ كَا تُوَاحِدُوا فَأَيُّكُمْ اَرَادَ ان يُوَاحِلُ فَيْرُاحِدُ حَتَّى السَّحَر قَانُوا فَانَّكُ ثُوَاصِلُ قَالَ إِنَّ لَسُتُ كَهَيْئَتِكُوْ إِنَّ لِي مُطْعِمًا يُطْعِمُنِي وَسَانِيًا

ئسقيني

ابوسعيد ندري لاست روايت سبے كہاس نے دسول انٹرمسلی انٹرمِلیدوسلم كوفر ماتے مُسنا۔ معوم وصال مت در کھو۔ا ورتغ میں سے جومنوم وصالِ صرور رکھنا چاہیے وہ سحری سے سحری تک ملا کے . لوگوں نے کہا کہ : پھ آپ کیوں صوم وصال رکھتے ہیں'؛ فرمایا کہیں تھا دے مبیسا نہیں ہوں۔ <u>مجھے ایک</u> کھلا نے والا کھ لا ٹاسبے اور ایک پلانے والا بلا تاسے دمسلم۔ بخاری

نشمرنے: مافظانین جو سکھتے ہیں کہ معجے ابن تحقیمیں ابوسریہ ہونے کی ایک مدیرے سے کہ رسول الٹرصلی الشرعاليہ ا تحرسے سح تک وصال فرماتے تھے۔ بعض اصحاب نے ایساکیا توحضور نے اس سے منع فرمایا تھا ۔ بیرمد بہٹ بہلا سر حدم ا بی سعیدی<sup>ن</sup> کے *ف*لامنسیے حَس میں اصحاب کو سحرسے سے کک وصال کی اجازت دی گئی ۔ اور ا<del>کو صالح عن الی</del> ہریہ ہ<sup>ون</sup> کی محفوظ دوابت مطلق وصال کوبیان کرتی ہے، پس مبکب پرہے کہ ابوہ رہیرہ دسے روایت کرنے واسے میب اس پرہنفق محرث بي، بس وه روايت عب بي صفور كي سخرس سحر نك ومعال كا ذكر ب شا ذهب ا بومعاويه بواعمش كابست منابط مثا گردسے اس نے اس میں یہ بیان نہیں کیا ۔ اگر بیر روایت سٹاذ نہ سمجھی مباسے تو ا<del>بن خزیم</del>ر نے اس کا بواب بر ریا ہے کہ سہلے حفنور سنے مطلقاً وصال سے منع فر ما ایہوگا اور مھراستشنا، فرما دیا یہوگا۔ یا بھر نہی کو تنزیہ بہمول کریں گے۔

# باهت الغيبة للصائير

روزه دارکے لیے غیبت کا باب

٢٣٩٢ حَلَّ نَنَ احْمَدُ اللهُ عَنَ ابْ عَن الْمُعَلَّ اللهُ عَن الْمُعَلِّ اللهُ عَن الْمُعَلِّ عِ عَن الْمُعَلِي وَلَهُ عَن الْمُعَلِي اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ مَن كُمُ يَكُمُ عَن اللهُ عَن اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ مَن كُمُ يَكُمُ عَن اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ مَن كُمُ يَكُمُ عَن اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ مَن كُمُ يَكُمُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ مَن اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ ا

سے سمجھااوراس کے پہلو میں ایک آد می نے مجھے سمجھا یا جومبرے خیال میں اس کا تھیتیا تھار بخاری ، تبریڈی،ا بن ماجہ، زود دئر

تشریخ:"الله کوهاجت نهیں" بیدا یک اظهار نادافتگی وی م تبولیت کا عنوان ہے ورنداللہ کو توکسی جیزی کمبی ماجت نهیں میوضی مارت کا بھی نهیں، گراسے نفنل و میں میں میونی میں ان کہا ٹرسے بہتا ہے اللہ تعالی ممتاج تواس کے دوزے کا بھی نهیں، گراسے نفنل و دحمت اور قبولیت ورمنا ماصل ہوتی ہے جس سے دور الشخص محوم رہتا ہے۔ قول الزور سے مراد جودٹ، بہتان طرازی، فلیبت وافتراد، قذف، سب وضم اور لعنت وغیرہ سب کھے ہے۔ واقعل ہے سے مراد نواحش کا ارتکاب ہے ابن بطال سنے کہا کہ اس کا مطلب بینہیں کہ ایسے شخص کو تدکی مقدر سے مراد مون یہ ہے کہ ان نواحش سے اسے خبر داد کیا مجارف کی مقدر سے خل مان میں ۔ مقدر صوم مصول تقوی سے اور یہ نواحش اس کے معارف ہیں ۔

سرس حكى نَنْكَ عَبُك اللهِ بَنُ مَسُلَمَة الْقَعْنِي عَنْ مَالِكِ عَنْ اَلِي الرِنَادِ عَن اَلِي الرِنَادِ عَن اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَى اللهُ عَنْ اللهُ الل

ا بوسر میره دین سے روایت سے کہ نبی ملی انٹرعلیہ وسلم نے فربایا رصوم ڈھال ہے، جب تم میں سے کوئی روزہ دارہو توفخش گوئی نز کر سے اور حبالت کا کام مزکر ہے ۔اگر کوئی آو می اس سے نظائی کرے یا گائی گلوچ کرے تو کیے ، میں روزہ دار سہوں ربخاری مسلم، نسائی ،

میں ان کا مول کی شترت اور برائی بہت بڑھو جاتی ہے۔ ما نظابن جرنے کہا کہ سب دوا بات اس پر مطلب ہے کہ روز سے یہ میں ان کا مول کی شترت اور برائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ ما نظابی جرنے کہا کہ سب دوا بات اس پر متفق ہیں کہ اسے یہ کہنا جا ہیں ۔ ہیں روزہ دار ہول ۔ بعض میں اس کا ذکر دوم رتبہ آیا ہے اور بعض میں ایک مرتبہ ۔ اود کہنا یا تو ل قبول علامہ نطابی ، ذبان سے ہوگا تا کہ دوسر اشخص مرشر م وحیاہ کر سے بہت مہائے اور تعرض نہ کر رہے ، باروزہ دار بول اور صوم کا تقاصانا ، یہ ہے کہ اس کی ففنول بات کا جو اب مذوول مبادا میا تو اب کم بھوجا ہے ۔ ما نظ ابن مجر نے کہ اسے کہ کا کہن تو اب کہ تو اب من عرب کہ تا تھا منا یہ ہے کہ یہ نعل دونوں جا نب سے واقع ہو، حالا نکہ ما م سے بہافعال کو شکل میں ہوسکتے با مخصوص مقاتلہ ۔ اس کا جو اب یہ ہے کہ دوسرے کی گائی و عنیرہ دونرہ وادکو ہی کم اذکم دفاع مہا ور نہ میں ہوسکتے با مخصوص مقاتلہ ۔ اس کا جو اب یہ ہے کہ دوسرے کی گائی و عنیرہ دونرہ وادکو ہی کم اذکم دفاع بہتے ادر نہ دوسرے کے گائی و عنیرہ دونرہ وادکو ہی کم اذکم دفاع بہتے ادر نہ دسے ہو اس کا جو اب یہ ہے کہ دوسرے کی گائی و عنیرہ دونرہ وادکو ہی کم اذکم دفاع بہتے ادر نہ بہتے کہ واب یہ ہے کہ دوسرے کی گائی و عنیرہ دونرہ وادکو ہی کم اذکم دفاع بہتے دوسرے کے گائی و عنیرہ دونرہ وادکو ہی کم اذکم دفاع بہتے دیں ہوگر اسے کرگزرہے اس سے یہ باب استعمال فرما باگیا .

باً من السّوالة للصّائر م روزه دارك يدمواك كاب

مهرس حسى النا محكمة من التحكية والتحريك و والمستفائد ما يبيع عن المريك م والمستفائد ما يبيع عن الميد الله عن عن عاصر بن وبيعة عن ابيه الله عن عن عاصر بن وبيعة عن ابيه الله عن عنوالله عن عنوالله عن عنوالله عن الله عن الله عنه الله عنه وسقر الله وسقر

عام بن ربید مننے کہا کہ میں نے رسول الشرم الی الشرعلیہ وسلم کوروزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ،مسدّ و نے اتنااصا فہ کیا کہ ، بے حدّ و بے مثمار مرتبہ (تر مذکی ) مجاری تعلیقاً ، تر مذکی نے اسے حدیثِ حسن کہا مگر ،خاری نے اس کے داوی عاصم بن عببہ الٹرکو مُنکرا کی ربیٹ رصنعیف ، قرار دیا ہے

شہرے؛ عامر بن رہبودہ قدیم الاسلام صحابی تقے۔ نسبًا عندی تقے اور محصنت عمران کے والد کے خاندان کے صلیف تقے۔ انسگا عندی تقے افر محصنت عمران کے ماندان کے صلیف تقے۔ انہوں نے بہوی شہرے والد خطاب نے عامران کو متبئی بنا لیف اندو ہور ہے۔ اندو کا مران کو متبئی بنا لیفا اور حب بہا کہ مانعت نہیں آئی وہ عامران بن الخطاب کہ لاتے دسے۔ تردتی نے کہا کہ اہل علم روزہ والہ کے لیا تحاور بیس کوئی حرج نہیں جائے۔ بعض نے ترمسواک کو بالخصوص ون کے آخری حصد میں اچھانہ یں مجھا، الیے مسواک بیس کوئی حرج نہیں جائے۔ تعمل الحقائی میں الحیانہ یں مجھا،

الله عكيث و ومستكور بالنم في الإشتِنْ الله الله والله والله والله والمان المستنث والله ما مداد

لقیط بن صبرہ نے کہا کہ رسول الٹرصلی التہ علیہ وسلم نے فریایا: استنشاق ہیں مبا لفہ کوسوائے اس حالت کے کہ تو روزہ وار بہو۔ (تریزی نسانی ۔ اس سے قبل سنن التی واقویس کتاب الطہارۃ کے اندرہ ہا ہم بہا ہم اس معدیث میں فقتی مسئد سے کہ پائی اگر ہو منبع دباع تک جا بہتے تو روزہ فلسمہ جو جا تا سے بحبکہ یہ اس کے دروزہ دار کے) اپنے فعل سے ہو۔ اور اسی طرح ہروہ چہز جو محقنہ وغیرہ سے موضع طعام وغذا ، میں بہنے جائے اس کا مبی ہی عظم سے اور اس حدیث سے ان لوگوں نے است کال کیا ہے جو طہارت ووضود میں استنشاق تی کے وجو ہ کے فائل ہیں۔ وجہ است کال ہرسے کہ اگر ہم وا جب منہو تا تو معالم سے احتیاطاً اسے ہا مکی موقون کر دیا جا تا ہیہ اسحاق بی لا ہو یہ کا ندرہب ہے داگر نقی نقط نظر سے یہ است کال تا مہنس ہے ۔ اسے فقط اسے ہا میں ہو گیا ۔ اس خوالی تا ہم میں میں ہو گیا ہے اس کو ناب کرنے کہ اسے کہ اگر ہا کہ کی داہ سے لی جو اس کر ناب کرنا ہم میں ہو گیا ہے ہو الی ہے دول کہ : سوار میں ناب کہ اسے کہ اگر ہا کہ کی داہ سے لی جا ب کرنا ہم کی میں ہو گیا ہے ہو الی ہے دہ خوالی ہے دول کہ : سوار میں ناب کہ اسے کہ اگر ناک کی داہ سے لی جا نے والی ہے دہ فوالی ہو تا ہے کہ دوزہ اس و تست کہ اگر ناک کی داہ سے لی جا نے والی ہے دول کو بہا تا ہے کہ دوزہ اس و تست کہ نا مدن ہوگا جبتک کہ بانی یا دہ چہز ہے ناک اس میں ہو گیا ہو ہو کہ تا ہو کہ ہو تا ہے کہ دوزہ اس و تست کہ فار میں میں بی خوالی ہو کہ ہو تا ہے کہ دوزہ اس و تست کہ فار میں بی بینے بنا کہ یہ والطاعلم میں برائے ہو کہ کہ ایک کی والے ہو کہ کہ ہو کہ ایس ہو نہ ہو کہ کہ کہ کہ ہو کہ کہ ہو کہ اس کہ کہ اور کہ ملق میں نہ کہا کہ والطاعلم

باب في الصّاريو يَحْتَجِمُ

روزہ دارکے سینگی نگوانے کا باب.

١٣٩٧ - حكَ أَنْ الْمُسَلَادُ نَا يَجْبِى عَنْ هِشَامِ ﴿ وَنَا اَحْمَدُ اِنْ كَانُكُ كَانُكُ كَانُكُ كَانُكُ كَانُكُ وَلَا الْمُحَدُّى اللهُ عَنْ اَبِي وَلَا اللهُ عَنْ اَبِي وَلَا اللهُ عَنْ اَبِي وَلَا اللهُ عَنْ اَبِي وَلَا اللهُ عَنْ اَبْ وَلَا اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَ

اورانلها رمکم افطار ۔ اُ مِنْنُحُ اور اُمنیٰ کا معنیٰ ہو تا ہے کہ فلان تخص مبیح بانثام کے وقت میں داخل ہوگیا ہے۔ بعض کے ننہ دیک اس حدیث میں یہ الغاظ حاجم وججوم کے لیے اُسی طرح بطور بدعاد آئے ہیں جیسے فر ما یا ہے کرجش نےصوم الدّہر ریکھا اس نے دروزہ رکھا نہ افطار کیا۔ بعنی وہ تو ایک عادی شخص سے اس کاکوئی روزہ نہیں ۔

اسی طرح گویا ان دونوں کے حقیقی باحیتی روزے کی تفی فرمائی گئی ہے ۔ محلانات نے اس معربٹ کی تقریر میں فرما یا ہے کہ حمہود علی، کا مذہر ہی ہے کہ جی

سکن بعض شوافع نے اس بارے میں امام آخمہ کا قول اضیار کردے کہ روزہ فاسد ہوہ تاہے۔ بیر صفرات یہ بین بعض شوافع نے اس بارے میں امام آخمہ کا قول امین دکرے کے دائر نوعزانی امام شافعی کا قول بین : آبن خونمیر، ابن المنذر، الوالولید نمیشا کوری، ابن حبال اور تر مذری کے کوالڈ نوعزانی ، امام شافعی کا قول یہ نقل کیا ہے کہ الگریہ میر میٹ فیرے میں وقو میں ضا دصوم کا قائل ہوں ور نہنیں ۔ مالکیہ میں سے داؤدی کا ہی ذہب ہے۔ ملاحدابن در خدری کا میں اس باب میں میں مذاب نقل کئے ہیں را، روزہ لؤٹ ما تاہے۔ یہ آخمہ میں مذاب در احمہ

واؤد، افذاعی اور اسحاق بن لاہویہ کا مذہب ہے۔ ۲) مجامت صائے کے لیے کمروہ ہے گرمفطر نہیں ۔ یہ مالک، مثا فنی اورتوری کا ندم ب سیے۔ رس جا م<del>ت رخروہ س</del>ے ندمُفط صوم ایر قول ابومنیفہ اوران کے اصیاب کا ہے۔ ا ورا نحتلا ف کا با عث یہ سیے کہاس باب میں مختاعت متعارض آثار اسٹے ہیں۔اس مضمون میں روما ما دیث آئی ہیں۔ مہلی وہ سیے جو ٹو بان م<sup>ن</sup>کے طریق سے اور رافع بن فرد ب*ے دہ کے طر*یق سے مروی سے کہ صفور علیہ الص نے ذمایا: اخطرُ) نحاجِدُ کُرا لیرکنچوُ مُ اورثوبان حکی مدئیٹ کو احمدبن منبل ٹیے مسجے کہاہے۔ دوسری معدیث عمرمز نے ابن عیاس منسے دوایت کی ہے کہ رسول انٹرمسلیا لٹرعلیہ دسلمہ نے بجا کت صوم نحامت کروائی تھی ،اوراہن عیاس منکی یہ مدیث صحیح ہے ۔لیں ان مدیثوں میں تعارض کے باعد کی علماہ کے میں مسلک مہو گئے ۔ ب ترجیح کا مذہب ،کہ ان میں سے کسی ایک مدیث کو کسی دلیل سے ترجیح دی میا ہے۔ دوسرا محمعہ کا مذہب رکے اسے دوسری کےمطابق کیا جائے ۔اورتیسرا پر کہ تعا رض کے با عث اُنہیں ساقط کیا حا سے اور نا سخ و منشوح کاعلم مزہو نے کے باعث انہیں مو قوٹ کیا جائے۔ بیں جس نے ترجیح کا مذہب اختی<del>ا</del> ا اُس نے تُو ہان میں مدسیث کوئتہ جیح دی کیونکہ وہ ایک حکمہ کی موجب ہے اور مدسیث ابن عمّا ہر ت سے علما رکے ننہ دیک مؤتجب کورا فع پر نتہ جنے ما صل ہوتی ہے۔ کیو لسے طریقےسے ٹابت ہو جوعمل کو وا جب کرے توصرفت اسی طریقے سے دفع ہوگا جواس کے ت نو با ن<sup>هز</sup>یرعمل واحبب *یک ده موجب سد ، در از کا لیکه حدی*یث وخ مهونيه كلاحتمال موحو دسيرا وربيراحتمال شك سيا ورمزشك كسيعمل كووا حبد فع کرتا سیے یہو لوگ عمل میں شک کومؤٹر نہیں مبا سنتے ان کاعمل اس طریقے پر سے ،ا ورجن لوگوں نے ان دونوں ین و رکوم عرک اداره کیااس نے نبی کی مدیث کو کرا سبت میر محمول کیاا ور حجا مت کرانے کی مدیث کو حرمت ر فع کمرسنے پر محمول کیا ( یعنی حجامست حمام تونہیں مکروہ صرورسیے ا ورحن نوگوں نے ان دونوں حدیثیوں کوتعاہض ٹ ساقط کیا ہے انہوں سنے اصل براء ت کا حکم قائم ر مھتے ہوئے مدائم کے سیے میں مت کومہاح قرارہ <sub>ما</sub> ہے اُفُطُرًا لحاجم وا کیجوم کی تاویل کی ہے کہ اس سے مراد ماک ونتیجہ سے کہ وہ عنقریب افطار کریں گے جیسے گرتول الہی جو مَصَرَىَ مِنا فَي مِنَا هِ كُے قُول كَى حَكَا بِيْت ہے كہ: إِنْيُ ٱلَافِي ۗ مُعْهِمُ خَهُدًا۔ اسى طرح بَغُوتى سنے مثرح السنّديس كها ہے , وه دونول نینیِ ماجم و محجِوم ا فطاد سے عنقریب واقع ہونے وا لاکام کردیئے ہیں۔پہلااس لیے کہ جب وہ محجوم اِن اوہرکو کھینچے گا تو کچھ نون کے اس کے پیٹ میں چلے ہا نے کا اندیشہ سے۔ کیونکہ نون کوزورسے بچُوسنے کا جہ بہوسکتا ہے : مجوم انس لیے کہ وہ صعفت کے باغریث ا فطا در چجبور ہوگا۔اس کا یہ معنیٰ تھی کیا گیا ہے کہ اُفطُ سيے مكروہ كام كيا تعنی حجامت .گوياانهوں نے ايك مكروہ فعل كيا . يہ بھي كھاگيا ہے كہوہ دونوں سي كی غيبت عُ اس يع حفنول في از را و تشديد و تشييع به فرمايا -ابن حذم كا قول بي كدا نظر الى جم والمجوم والى حد ميث ميح سي مكر بم في الوسعيد من كى مديث كواس سير متعارض بإيااوراس كى مندصى مع يس اس كولين واحب بهواكيونكه اس بي رخصت سيع جوعزيت كع بعد موق

 $\widetilde{\mathbb{R}}$  and a superconduction of the condition of the condition of the condition of  $\widetilde{\mathbb{R}}$ 

ٱنُّفَطَراكْ الْحَاجِهُ وَالْمَهُ حُجُومُ وَالْ الْبُوْدَا وَدَى وَاللَّهِ إِلْكَالِيَ الْمَعَنَ اَبِي قِلْ الْ بإسْنَادِ أَيُّوب مِثْلَةً.

ىنىدادىن دىس ئىسىسے روا بېت سے كەرسول الشەصلى الشەملە دوسلى بقىع مقام بىرا ىك آ دىمى كے ماس پىنىچا ور د 🖒 حجامت کرار ہاتھا،اس وقت حصنور میرا ہاتھ بیٹرے ترکے تھے اور رمفنان کی ۱۸ تاریخ تھی بس آپ نے فرمایا حاجم ا ورمحجوم وولول مُفطربهوسكُنے داس صدیث برمنذری نے لکھاسے کہا حمدبن منبل سنے کہا: اَ فنظرُ الحسُا حِجُدُ كُ النَّهُ الْجُبُوُ مَمْ كَي مِدِيثِينَ أور لانكِاحَ إلاَّ بِوَ لِيّ كِي مِدِيثِينِ إِلَى ورسري كو تقويت ببنياتي بِس اور بي ميارند مِه

ہے۔ میں گذادش کرتا ہوں کہ اگران میں سے کوئی حدیث واقعی در میں صحت تک پنچتی تو آخمہ میر دنہ فرواتے ان کے قول کا مطلب یہ ہے کہ گوا نفرادی طور پر یہ معیجے نہیں مگر ایک دوسری کی تقویت کرتی ہیں ۔ بحث اوپر گزر دم کی ہے ابودا تو رہے کہا ہے کہ اس حدیث کو خالد آئی اء نے تھی ابودا تو رہے اسی طرح دوایت کیا ہے ، خالدا تھ اوایت کو احمد کے کہا ہے کہ اس مدین کو خالدا کی دوایت میں وافود آبی مہند کا واقعہ ہے کہ دہ جامت کہ واریت میں واریت کی سنداور میں کیجہ اختلاف ہے۔ ایک روایت میں وافود آبی مہند کا واقعہ ہے کہ دہ جامت کہ واریت کی سے مقول بخارتی نے اٹھا نہی کے مشاف کی سے مگراض مطراب میں افول بخارتی نے اٹھا نہی کو شعش کی سے مگراض مطراب میں اسے اس

٠٧٣٠٠ كَانَ الْمُوعَلَىٰ الْحُمَدُ الْنُ كَانُكُ الْمُعَمَّدُ اللهُ الْعُكَمُدُ اللهُ الل

ثو بائ مولائے رسول الله صلى الله وسلم كى صديث اخطك الحاجية وَالمنتخبة ومم ايك دوسرى سند ك ساكة سيم الك في مدائكة المسلم الله المنتخبة والمنتخبة و

١٣٤١ - حَكَّا ثَنَا مَحْمُودُ بَنْ خَالِمِ نَا مَرُوانَ نَا الْهُيتُمُونُ كَتَبَيْرِهِ نَا الْعَلَامُ بَنُ الْهُيتُمُونُ كَتَبَيْرِهِ نَا الْعَلَامُ بَنُ الْعَامِ فَعَنَ مَكُمُ وَلِعَنَ آ فِي اَسْمَاءَا لَرَّحِبِيْ عَنْ تَوْبَانَ عَنِ النَّيْبِي الْعَلَامُ بَنُ الْمُحْمُولُ عِنْ النَّيْبِي وَسَلَّو فَالْ الْمُودُولُ وَلَا لَكَا جِمُولُ الْمَحْمُ وَمُرْفَالُ الْمُودُولُ وَلَا لَكُولُ مِثْلَةً مِا السَّنَا وَمِ اللَّهُ عَنْ مَكُمُ وَلِ مِثْلَةً مِا السَّنَا وِمَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ مَكُمُ وَلِ مِثْلَةً مِا السَّنَا وِمَ اللَّهُ الْمُعْلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلَى اللَّهُ الْمُلْعِلَمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْكِلِي الللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُلْكُولُ الْمُلْكُولُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْلِمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ الْمُلْكُولُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ الْمُلْكُولُ الْمُلْكُولُ الْمُلْكُلِي الْمُلْكُولُ الْمُلْكُلِلْمُ الْمُلْكُلُولُ الْمُلْكُلِمُ الْمُلْكُلُولُ اللَّهُ الْمُلْكُولُ الْمُلْلِمُ الْمُ

تعدیث و بان دم ایک اورسندسے الو واؤدنے کہا کہ ابن تو بان نے اپ سے اوراس نے کمحول سے اس کا کوئی انہ بہتہ نہیں اسکا کی دوایت کی ہے دیہ ابن تو ہان، محد بن عبدالرحمان مدنی ہے ۔ مولا نافر ماتے ہیں کہ نجھے اس کا کوئی انہ بہتہ نہیں اسکا اور صاحب عون المعبود سے اس کے بیان میں علملی کی ہے )

بأربي في الرُّخصَة

اس میں رخصت کا باب

٢٣٠٢ - حكاننا أبو معتبر عبن الله بن عنيرو ناعب الواديث عن الله عن عيرو ناعب الواديث عن الله عن عيرو ابن عباس ات دست الله عن عيرو الله عن الله

شی حے: مافظ آبن عبد آبر نے اس مدیث سے اس ال کیا ہے کہ مدیث ٹو بان م نسوخ ہے کیونکہ اس کے لعف ط ق میں ہے کہ یہ واقعہ حجہ الوواع کا ہے۔ ابن خزیمیہ نے اس کی عجیب نا دیل کی ہے ہوعفل ونکر میں کم آتی ہے کہ حقنور م اس وقت مسافر تقے اور آپ کا روزہ حجامت سے فاصد ہوگیا تقا جو مالت سفر میں جائز ہے۔ لیکن اس مدیث میں اس تاویل کاکوئی انہ مبتہ نہیں ملتا لہذا تا وہل غلط ہے۔ نقطا تی نے بھی اسے روسی ہے۔

س ٢٣٧٦ حكى تَكَا حَفْصُ بُنْ عَهُ كَنَ اللهُ عَنْ يَزِيْكَ بَنِ إِنِي إِيَا دِعَنَ مِعْمَدَ اللهُ عَنْ يَزِيْك بَنِ آئِي زِيَا دِعَنَ مِعْمَدِم عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْبِ وَسَلَمَ وَهُوَ وَهُوَ عَلَيْهِ عَنِ ابْرُهُ مُنْحِرم مَ .

ابن عباس دخسے دوایت سے (عن مقسم) کے حضورہ نے ما دت احرام وصیام میں حجا مت کروائی تھی در رندی، ابن میر، نسانی

عبدالرحل بن ابى سيلى ف كهاكه مجهدرسول التدملي الشدعليه وسلم كا يك صحابى ف حديث تسنا في كررسول الله

م افظ نہ تی نے نصب الآیہ ہم مسند ہزار کی حدیث ہشام ہن معدعن نہ برہی اسلم عن عطاء ہن لیسادعن ا بن عباس م مرفوع گروائیت کی ہے جس کے الغاظ یہ ہیں: ٹمین مچنریں روزہ والہ کا روزہ نہیں تولا تمیں ، قے، استال ماورجی مت بیرسند صبح ہے ۔ طبرانی نے یہ روایت ٹو بال میں شیرا پنی سندسے نقل کی ہے اور کہا ہے اس مدیث کی ٹو با ہا تھا سے نقط مہی روایت ہے۔ خطابی نے اس مدیث پر لکھا ہے کہ اگر یہ صبح ہے توقے سے مراد وہ ہے جواز ٹو واکے۔ عبال لوج کرین کی جائے ، مزید ہمٹ کے آتی ہے ۔

بالبس في ألكُّخلِ عِنْ كَالنَّوْمِرِ سوسة وقت ئرم لكانے كاباعث

النَّعُهُانِ بَنِ مَعْدِدِ بَنِ هَوْدَةَ عَنْ اَبِدِ عَنْ جَبِّهِ عَنِ النَّبِي عَبْ كَا الدَّحَلُنِ بَنُ اَللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْمُلْعَلِي الْعَلَى اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللللْعُلِمُ اللللَّهُ الْعَلَى الللللّهُ الْعَلَى الللّهُ الْعَلَى اللللّهُ الللّهُ اللَّهُ الْعَلَى الللللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللّهُ

معبد بن بهوذه <sup>دم</sup>ا نصاری نے نبی کریم صلیا لٹرعلیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضورٌ مسلیا لٹرعلیہ وسلم نے سوتے وقت نحوشبو وارٹرمہ دگا نے کا سمیم وہا اور فرما یا کہ صائم اس سے برہر کرے۔ ا<mark>بو واق</mark> دنے کہا کہ مجہ سے کیئی بن معین سنے کہا، ہرٹر ہے والی حدیث مشکر سے ۔

شہرے: اس مدینے کی سندم <u>س عبدالرحمان</u> بن نعمان داوی کو بحیٰ بن معین نے صنعیف اور علی بن المد بی نے قداد ویا ہے۔ قواد دیا ہے ۔ <u>عن ابی عن عبد ول میں عبی محدث ین کو کلام ہے کہ ان سے مرا</u>د کون سے اشخاص ہیں۔ <del>مہر ہم سے مراد کون سے اشخاص ہیں۔ مہر و</del> سے مراد بعض نے مہدور میں ورسرول نے کہا کہ صحابی تو معبد ہے ہواس کی سیمن نعمان بن معبد بن مہوزہ اور نسبت میں بعض سے عبدالرحمان بن معبد بن مہوزہ اور بعض نے عبدالرحمان بن معبد بن مہوزہ ۔

سنی الاوطا دسی شوکانی نے کہاہے کہ اس شرمہ اورا بن آبی کبل نے اس مدسٹ کی بنا، پر کہاہے کہ مثرمہ مفسد صوم ہیں ہے۔ مہرمہ مفسد صوم ہیں ہے۔ مہرش مہم مفسد صوم ہیں ہے۔ مہرش مہم مفسد صوم ہیں ہے۔ مہرش کا جواب ہے کہ مشرمہ مفسد صوم ہیں ہے۔ مہرش کا جواب ہے کہ مشرمہ مفسد صوم ہیں ہے۔ مہرش کا جواب ہے کہ مند علی ایک معلق روا بت سے معلق روا بت سے معلق رات ہے موسول بیان کیا ہے، بھی استدلال کیا ہے کہ ، افطار ان چیزوں سے سے جو دا فول ہوں ، اوراس کی سند میں افسنسل بن مختا رہمت ضعیف ہے اوراس کی سند میں افسنسل بن مختا رہمت ضعیف ہے اوراب عدی نے کہا کہ دراصل یہ مدین موقو و سے۔ سے اور شعبہ مولا نے ابن عباس من بھی صنعیف ہے ، اوراب عدی نے کہا کہ دراصل یہ مدین موقو و سے۔

جمهور کی دلسل ابن ماحہ کی مدریث عائشتہ ہے کہ بنی صلی الشرعلیہ وسلم نے دمصنا ن میں میا لت صوم مُرمِر کایا س كى سندس بقيد سے جو بقول بہقى مجهول اور بقو ل نووى منعبق سے بہقی نے اسے ايك اور طريق سے دوايت كياسيركم ابورا فع من كے بقول دسول الله صلى الله عليه وسلم دوزے كى جانت ميں شرمه لگاتے عقم ابو ماتم نے اس مديث كومُنكركماكيونكه البورا فعره كا يوتا دامس حديث كا راوى محمد منكرالحديث سيّع اوراسى طرح بخادى نے بھى کھاہے۔ <del>ابن مبا</del>ن نے اس مدیث کو ابن عم<sup>ین</sup> سے روابیت کیاسیےا وراس کی سنداچھی سے۔اورابی <del>ابی عام</del>تم نے ا پنی کتا<u> ب العبیا</u>م میں ابن عرصے ان الفاظ کے مساتھ روایت کی ہے کہ مسول انظر ملی اللہ علیہ وسلم بھا رہے یاس تشریف لائے اور ایسے کی آنکھیں ٹرمے سے ٹیر تھیں اور پر دم ضان کا واقعہ ہے ۔ اور <del>تقریدی</del> نے مادیث انس م بیان کی س*یے کہ جس کی آ نکھیں خواب بہوں اُسکے شر*ھے کی اجازت سبے ۔ متر مذی سے کہا سے کہ اس کی سندقو کہ ہیں ا وراس باب من می صلی التارعلیه وسلم سے کو ائی چیز صحیح طور رپہ ثابت نہیں. ابو داؤ دیے اُسے انس بوم کا فعل بنایا ہے اورما فطابی مجرفے اس کی سندکولا ہائی بر کہا ہے۔ مافظ نے کہاکہ اس باب ہیں طراتی نے مصرت ماکشرون کی

اندادكرده نوندى بريره در مسعروايت كيديد اور بهنقى في من الايمان من ابن عباس دنكى دوايت درج كيد مولانان نے فرمایا کہ البدا نع میں سے کہ صائم کے سے ایٹ وعیرہ کا شرمہ لگا نے میں کو ٹی حرج نہیں اوراس سے سونه هندن لؤلتا وأكد حيراس كا المرملق مين محسوس كيا جائے۔ عاممهُ علما، كالهي مذرب ہے ؟ ككھ كا كوئي منفند

بیٹ کی طرف نہیں ہے۔ ٨ ٢٣٧ - كَتَّا ثَنَا وَهُبُ بُنُ بَقِيْنَهُ أَنَا أَبُومُ عَاوِينَةً عَنْ عَثْبَذَ أَبُى مُعَاذِعَن عُبَبْ إِللَّهُ بُنِ إَفِى كَبْرِ بْنِ الْسَي عَنْ اَسِ بْنِ مَالِكِ ٱنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَا يُعَرّ انس بن مالک سے روایت ہے کہ روزے کی مالت میں مُرم دلگاتے تھے۔

و ٤ سرار كَمَّا ثَنَا مُحْمَّدُهُ بُنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُنَتَّدِ مِنَّ وَبَحْلِيَ بُنُ مُوْسَى الْبَلْخِيْ فَالْاَمَا يَخِيَى بُنُ عِيشِلَى عَنِ الْاَعْمَشِ فَالْمَامَا بُنُكُ اَحَدُامِنُ أَصْعَابِنَا يَكْرُهُ الْكُحْلَ لِلصَّائِيرِ وَكَانَ إِبْرَاهِ بِيُمُ مِي نَجِّصُ أَنْ تَكُننَ حِلَ الصَّائِمُ بِالصَّيرِ

اعش نے کہاکہ میں نے اپنے دوستوں (محدثمن وفقهای میں سے کسی کو بھی دوزہ دار کے سیے شرم ساگا نے کو مکروہ حبا نتے نہیں دیکھا اور ارا<del>لہ ہم تختی صائم</del> کومصہ برگا مرمہ لگانے کی رفعدت دیتے تھے (مثنا ید ریھی مگر سے کی کو ٹی شم ہو یا آنکھ کی دوائی ہو)

بالسالصّائم يُسْتَقِينُ عَامِلُ

دوزہ وار کے عمدٌا نے کمسنے کا بار

. ١٧٧٨ حَتْلَ تَنْنَا مُسَيَّدُ ذُنَاعِيسَى بُنُ يُونِسَ نَا هِشَامُ بُنُ حَسَّا بِعَنْ تَحَمَّدِ

ا بنُ سِيُرِيْنَ عَنَ أَنِي هُمُ يُرِهُ قَالَ فَالَ دَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْنِ وَسَلَّمُ مَنْ ذَرَعَهُ

فَيُ وَهُوَمُ اللَّهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءً وَإِنِ السَّتَقَاءَ فَلَيْقُضِ -

ا بوہر رہے ہ نظ نے کہا کہ رسول التحر مسلی التّرعلیہ وسلم نے فرمایا بجبر منعفس کی تے نو دیخود نکل آ گے اور وہ دوزہ دارم ہوتواس برقفنا، نہیں اور اگر عمد گا تے کرے تو دوزہ قفناء کمرے (تر فدی ، نساتی اور آبن ما تھی جھتی نسخے میں بہر ا منا فدعی ہے کہ: الووا فردنے کہا کہ اس محدیث کو حفص بن عنیا شدنے بھی بہشا م سے اسی طرح دوایت کیا ہے۔ خطابی کے نسخے میں بیرا منا فرہے کہ: الو داؤد نے کہا: میں نے احمد بن صنبل کو کہتے مُن کہاس سے کچھے مندیں موتا۔

تواس سے مراد نور بخور آنے والی تے ہے میسا کہ ہبتی آنے کہا۔ اصادیب کو بلیج اسی طرح کیا مباسکتا ہے۔
۱۳۸۱۔ حکی تک انگا اَبُوم عُنہ سِرعَبْ کَا اللّٰهِ بُنْ عَهْرِ وَنَا عَبْلُ الْوَائِ بِنِ مَا لَحُبَبُنُ عَهْرِ وَالْاوَنَ الْحِبُنُ الْوَائِ بِنَ مَا لَحُبَبُنُ اللّٰهِ بُنْ عَهْرِ وَ الْاوَنَ الْحِبُنُ الْوَائِ بِنَ الْحَبُنُ الْحَبُنُ اللّٰهِ بُنُ عَهْرِ وَ الْاوَنَ الْحِبُ عَنْ تَعِبُسُ بُنِ الْحَبُنُ اللّٰهِ مَنْ كَا اللّٰهُ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهُ مَا اللّٰهُ مَا اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ مَا اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ مَا اللّٰهُ مَالْمُ اللّٰهُ اللّٰلِي اللّٰهُ اللللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللللّٰ الللللّٰ اللللللّٰ اللللللّٰ الللّٰهُ الللللّٰ الللللّٰ اللللللللللّٰ اللللللّٰ ال

مدیث میں کلام سے جوگزر چیکا لهذااس سے استدلال نهیں ہوسکتا ۔اگر تسلیم کریس کہ اس سے استدلال مہوسکتا ہے

مولا نائے فرما با کہ مبائرت کا معتی ہے۔ اِ معناق الْبِسْرة با لَبِسْرة وَ مِنْم کے ساتھ جم ملانا ، مس کرنا ، بغل گرہونا۔
ام المؤمنین کے قول کا مطلب یہ ہے کہ حضور معلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواس ش پرغلبہ حاصل مقا، لوسے اور بغل گیری کے باوجو داکپ اس بات پر پوری طرح قا در تھے کہ بہیں پر ڈک جائیں ، آگے نہ بڑھیں یے حضور کو ہا دی اور اسوہ ہونکی بنا ، بیہ حکمت و عرصت اور ابا حت و استحباب کے معاملات میں ہر چیر کے اندرا مت کے بیے نموند قائم کر مانا تھا۔
اس بی ظرے آپ کے فرائفنی ریسالت نہائٹ دقیق اور نا ذک سے اگر اس نئم کی اما دیث کو بہا نہ بنا کرانکار مدیث مطلب ہے جدیا کہ دور جدید کے ملی دین کا شاہوہ سے تو وہ اپنے گریا ان میں مند ڈال کر سوچیں کہ کیسا ایک ایسے خوال کر سوچیں کہ کیسا ایک ایک ایسے خوال کر سوچیں کہ کیسا کے ساتھ یہ تعلقات نہیں ہو ہے ؟ کیا تم لوگ اسٹے گروں میں ہی کھے نہیں کرتے ؟ ایک ایسے گھروں میں ہی کھے نہیں کرتے ؟

اہیں اسپھ کا وندھے اپی بیوی سے من تھ میں منتقات ہیں ہو سے با بیا مہوں اسپے تھروں بن بی جہدی سرسے ا اگر دیا نت و میاد موجو دہو تو اس تسم کے واقعات کو تو رسول اکرم صلی الٹد علیہ وسلم کی عظمت ورفعت بہر محمول کیاجا ئیگا اور یہ مقام ہڑا ہی نازک ہے کہ ایک شخص اپنی زندگی کے نازک ترین لیوشیدہ کمحات کی ربورٹ بھی امت تک بنیج ہے

رویہ ما کہ ہو ہی کا کوئی کوشہ بھی لوگوں کی نگامہوں سے او جبل مذرہ مِائے۔ نصلی الشرعلیہ وسلم-

حافظ ابن مجرنے فرایا کہ صائم کے بیے بوس وکنادکو کچے لوگوں نے مکروہ جانا ہے۔ ماکمیہ کامشہور مذہب ہی سے اورابن ابی شیبہ کی روایت کے مطابق ابن عمر خاصا کے کھے ایس المن کے دابن المن کہ وعیرہ نے اس کی تخریم ایک قوم سے نقل کی ہے اور دلیل اس کی آیت بیان کی ہے۔ اور کہا ہے صائم کے بیے ون کو اس آیت میں مبافرت سے دوکا گیا ہے۔ جو اب اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالی کی شریعت کو بیان کرنے والے محدد سول الدصلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حب آئی نے دن کو مبافرت یعنی بوس و کنا کہ کو مباح عظہ وایا تو معلوم ہوگیا کہ آیت میں مبافرت سے جماع مراد ہے اور اس سے کمتر افعال کی تحرمت بیان نہیں ہوئی۔ درا صل مبافرت کا کنوی معنی تو فقط جم سے جماع مراد ہے اور اس سے کمتر افعال کی تحرمت بیان نہیں ہوئی۔ درا صل مبافرت کا کنوی معنی تو فقط جم سے جم میں کہ نا ہے اور اس سے کہ وا وا دیوں۔ ایک جماع اور دو مراصرت بوس و کنا لا۔

اب يه رسول الشرصلي الشرعليه وسلم كي تون و فعل سے واضح بهو گاند كها آن بيداس لفظ سے كيام او سے .

بوسے سے روزہ فا سد بہوما نے کا فتولے ایک کوئی نقیدا بن شبر آن کا سیما در طیا وی نے نام لیے بغیراسے ایک جاعت کا مذہب قرار دیا ہے۔ کچھ لوگوں نے بوسر مطلقاً مها نئر کے لیے مائن دکھا ہے اور یہ مصح طور پرالوہ رُزُوْ سعد بن ابی وقاص منا اور سعید منقول ہے۔ بلکہ بعن اہل ظاہر نے از را ہمبا لغداسے ستحب مظہرایا ہے۔ ابن عباس منانے جوان اور بوڑھے میں فرق بتا یا اور کچھ لوگوں نے کہا کہ جن لوگوں کو اپنی خواہش پر غلبہ و توت ماصل ہو وہ ایسا کر سکتے ہیں اور اس مسئلہ میں اختلاف سے کہا گر اس فعل سے یا صرف نگاہ فرا سے سے اندال ہوم باسے وہ ایسا کر سکتے ہیں اور اس مسئلہ میں اختلاف سے کہا گر اس فعل سے یا صرف نگاہ فرا سے سے اندال ہوم باسے

یا بذی ہد نکلے توکیا یم سے ۔ فق<u>ہائے ک</u>و فہ اورشافتی سنے کہا کہ دوزہ باطل ہے ، قفاہ کرسے حبکہ انزال ہو جائے ، مذی میں کچڑنہیں ہوتا ۔ ہا تک اوراسی تق نے دونوں صورتوں میں قضاء کا حکم دیا ہے اور کفارے کا بھی سوائے مذی کے ۔ اس میں فقط فقغا ، سے بمولا نا *ربنے* ذما یا کہ اس مسئلہ میں صفیہ کا غرب ہیہ ہے کہ صرف مجھونے اور ہوس و کنارسے انزال کی صورت میں قفنا ، سبے ۔ صرف ہوسہ میں انزال مو ، یاصرف نگاہ ڈالنے سے انزال ہو جائے یا سوچنے سے انزال ہوج سے میں سببلیس داگئے پچھپے داستے کے ملاوہ اگر جماع کمہ بیچھے مگر انزال مذہوتو قفاء نہیں ہے ۔ باتی صورتوں میں ففنا ، اور کفارہ دونوں مول گے ۔

٣٨٨ حكماً ثَنَا ٱبُونَوْبَدُ الرَّبِيعُ بُنُ نَافِعِ ثَنَا ٱبُواُلاَحُوَصِ عَنُ زِمَا دِ بُنِ عَلاَّفَةَ عَنْ عَلْمِونِي مَبُعُونِ عَنْ كَالِمِشَةَ دَخِى اللهُ عَنْ كَالْكُ كَانَ النَّبِيِّ صَلَّى لِللهُ عَكَيْرِ، وَمَسَكَّ كُيْقِبِّلُ فِى شَهْوِالصَّوْمِ .

ام المؤمنين عائشدسلام المندعليها نے فرما يا كرنبي صلى الله عليه وسلم ما وصيام ميں بوسه لينے بھے دلعنی ون كو كالتِ صوم- مسلم بمته مندى، أبن مام به، نسانی

م ٨ سرر كل نك محتمد الله عَدَّمَ لَهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ سَعُوابِ إِبَرَاهِ يُمَرِعَنَ طَلْكُ حَدَّ الْمِنْ عَبْدِ اللهِ يَجْنِي اللهِ يَجْنِي الْمُنْ عُنْمَانَ الْفُرَاشِيَّ عَنْ عَائِشَةَ فَالَثَ كَانَ مَ سُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكِيْدِ، وَسَلَّمَ مُنِفَتِهُ لَئِيْ وَهُوصًا يُحَدِّوا اللهِ عَلَيْهِ مَا يَعْدَدُ

حصرت عائشہ رمنی الله عنهانے فرما یا کررسول الله صلی الله علیه وسلم میر بوسر لیتے ہتے درائنا لیکہ آپ اورمیں وولو روزے سے ہموتے بتے رئسانی

۵۸ ۱ ۱ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّه

مبابر بن عبدالشنے کہاکہ میں نے خوش ہوکہ مجالت صوم (اپنی زوم کا) بوسر ہے لیا. بھر میں نے حفنوں صلی الشہ ملیہ وسلم سے کہا: یا در سول الشرآج مجھ سے ایک بڑا کام مرز د ہوگیا ہے کہ میں نے دوز سے میں بوسر ہے لیا ہے جفنور نے ادان وفر ما یا کہ آگر تم حالت صوم میں بانی سے گئی کر ہوتو (کی حرج مہوگا) داوی عیسلی بن حماد کی حدیث میں ہے کہ میں نے دحف ووسے نے دونوں نے وحف ووسے فرمایا: پھر اس سے کیا ہوگی ؟ دمسند احمد ، میں نے دحف ووسے نے میں ہوتا ۔ تو حف ووسے فرمایا: پھر اس سے کیا ہوگی ؟ دمسند احمد ، اسانی ، ماکم اور فر آبی دونوں نے اسے صوم علی شرط الشیخی کہا ہے ۔ اور لبخول شوکا نی : ابن نیز کی مار اس بھر ان کہا ہے ۔ اور لبخول شوکا نی : ابن نیز کی داور ابن جاتی )

مشی سے بخطابی نے کہا ہے کہ اس مدین بن قیاس کا فہوت ہے کہ ایک چیز کو دوسری کے ساتھ جمع کریں اور دونوں
کا حکم ایک ظہر انیں مبکد ایک کا حکم پہلے سے معلوم ہمو۔ اور یہ اسی طرح ہے کہ یائی سے گلی کہ ناملق تک یا آتر نے اور
بیٹ میں چلے جانے کا سبب ہموسکتا ہے، لیکن مب احتیاط کی جائے اور پائی صرف منہ کے اندر دسے تو دوزہ متاکثر
نہیں ہموتا ، اسی طرح بوس و کنار گو جماع کا مقدّ مرونہ ہید ہے مگر جب آگے ندبیا صاب نے اور معاملہ ہیں ہر در کو ان ماموں میں مشابہت بائی جاتی ہے، بس جب ایک سے دوزہ فاسد نہیں
تو کو ائی حمرج نہیں ہموگا۔ فرکم میں مرز تنبیہ کا حکم ہے جسے کسی حیزی طرف متوجہ کرنے یا بازر کھنے کے لیے
ہموتا تو دوسری سے جسی مدموگا۔ فرکم میں مز تنبیہ کا حکم ہے جسے کسی حیزی طرف متوجہ کرنے یا بازر کھنے کے لیے
لو لئے ہمی ۔

بَاسِّكِ الصَّارِّ عِينَكُمُ الثَّرُنِيَ

روزه دارك مقوك نطف كاباب ـ

٢٣٨٩ - حَكَّا نَنْنَا مُحَمَّدُهُ بُنْ عِيْسِلَى نَا مُحَكَّمُ مُنْ دِيْنَايِ نَا سَعْ كُنْ بُنُ آوُسِ الْعَبُ لِي عَنْ مَصْلَاعِ آ فِي يَجْبِلُ عَنْ عَايِشَةَ لَاَنَّ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ كَانَ يُقِبِّلُهَا وَهُرَصَا بِمُو وَيَهُصِّ لِسَانَهَا ـ

عائشہ رضی الشعنها سے دو ایت سے کہ دسول الشرصلی الشعلیہ وسلم ہجا است صوم ان کا بوسہ کیتے اور زبان ہو سے بیتے دابن الاعراقی ۔ دا وی البوداؤد نے کہا کہ مجھے ابوداؤد سے سیر بہنی ہے کہ اس نے کہا: یہ اسنا دھیج نہیں ہے ، مقدسے : محد بن دین ادر ویں بربوی تنقید مہوئی ہے ۔ بعض نے اسے متوک الحد دیث اور منعیف کہا ہے مقل ابن معتین اور دار فقتی ۔ نساتی نے کہا کہ مدیث کا آخری لفظ صوت اس محد بن دینار کی دوایت میں ہے ۔ اس کا شیخ سعد بن اوس العبدی میں متعلم فیہ ہے اور کئی غلط دوایات کا داوی ہے ، ابن معتبی نے اسے ضعیف کہا ہے ۔ بون مجھ است بی اور کئی علما دوایات کا داوی ہے ، ابن معتبی نے اسے ضعیف کہا ہے ۔ دوسرے کے ظامر قاری نے میرک سے یہ سب کچے نقل کیا ہے ۔ دوسرے کے ظوک کو نگلنے سے بالاجمائی مدیدہ برکا م کہ تے ہوئے علم اس مدیرہ کے الغاظ میں ومناصت بھی بنیس کہ دبا لفرض اگر اس کا اعتبار کیا جائے تق آبا اس دستے میں انہیں اس اس متمال کی وجہ سے اس میں وسیسے بھی دسول اسٹر صلی اسٹر مسلی اسٹر میں اس میں اس دیتے سے یا نہیں اس اسمال کی وجہ سے اس میں وسیسے بھی کو بی است دال نہیں ہے ۔ منفید سے زند دیک ذوصین میں اگر یہ معا ملہ میش آسے تو تفاء اور کفا رہ دونوں وا جب ہونے ہیں کہ دیا تات تو تفاء اور کفا رہ دونوں وا جب ہونے ہی

# ه ٣ كراه تُ النَّمَاتِ

جوان کے لیے اس کی کرا میت کاباب .

٢٣٨٤ حَلَّا نَنَا نَصُرُ بُنُ عَلِيّا أَنَا اَبُواَ حُمَا يَغِي الزُّبَيْرِيِّ نَا إِسْرَائِيلُ عَنَ وَ إِنَّ اللهُ عَلَى اللهُ الل

ابوہ رمیرہ وسنسے رواہت ہے کہ ایک مرد نے درسول اکٹر صلی اکٹر علیہ وسلم سے معام کے سلیے بغل گیری کے متعلق سوال کیا تو آپ نے اسے رخصت دی ہی متعلق سوال کیا تو آپ نے اسے رخصت دی ہی متعلق سوال کیا تو آپ نے اسے رخصت دی ہی وہ بوڑھا تھا اور جھے رخصت دی ہی کا توف وہ بوڑھا تھا اور جھے منع فر ما یا تھا وہ جوان تھا کیو نکہ بوٹر صول برعم وٹا شہوت کا سکون خالب ہوتا ہے اور خوان کو اس لیے روکا کہ وفور شہوت کے باعث نتنہ کا خوف تھا ۔ بوس وکسنا رفی نفسہ نا جا کئر نہ تھا اسے احتیا ماکم منع فر ما یا گیا ۔ بہت سے مہا مات حرام کا مقدم مربن جاتے ہیں لہذا ان سے رکنا اور روکنا ہی بہتر ہے ۔ اسے احتیا ماکم منع فر ما یا گیا ۔ بہت سے مہا مات حرام کا مقدم مربن جاتے ہیں لہذا ان سے رکنا اور روکنا ہی بہتر ہے ۔

## ٢٩ مَنُ أَصُبَحَ جُنْبًا فِي نَنْهُمِ رَمُضًا كَ

ما ورمصنان میں بحالت ِ جنا بت صبح کرنے کا باب

٨٨٣٧ . كَ كَ نَكُ الْكُ خُنَبِي عَنُ مَا لِكِ حَنَ مَا لِكِ حَنَ عَبْدُ اللهِ الْ كُحَتَمِ الْبُنِ مُعَلَيْ عَنْ عَبْدُ الدَّرِ مِنْ الْكَامِ مَنْ عَلَيْ اللهِ مَنْ عَلَيْهِ اللهِ مَنْ عَبْدُ اللهِ مَنْ عَلَيْهِ مَلَى اللهُ اللهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ مَنْ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ا

نبی صلی الشرعلیه وسلم کی دواز واج مقلرات عائشه م وائم سلمیش نے فرما یا که درسول الشرصلی الشرعلیه وسلم ہوقت مسے مالت جنابت میں بھبی موتے ہتے رعبدالشداؤر می نے اپنی مدریث میں کہا کہ: درمضان میں جماع کے باعث نہ کڑھ تا ا کے سبب سے ۔ بھر آئپ دوزہ رکھ لیتے د کمجا کری مسلم نسائی آ نشر سے : عادم نوطانی نے معالمہ السن میں فر ماماکی علم ان کااس براحاع یہ سرک حدر کہ کوشخص مرصفان صبح کہ کالے ت

مشريع : علام نطا في نف معالم السنن مي واياكه علماد كالسرية اجماع مي كرجب كو في شخص دمفنان صبح كو بحالت جن بت بوتووه روزه بوداكرسا وريه جائز سي. گرابراسيم تخفي نے فرض اور نفل روز سيمين فرق كيا سي ـ إس نے كماكه نغلى دُوذَ سے ميں تو يَدِم؛ مُرْدَسِع مُكْرُومُن ميں قفنا وا حبب سبے ١٠ ورَي لفظ جوا دَرَ حى نے دوا بيت كيا سبے اگرية ثابت سے توبطور نصق ا ب<del>رآیم ع</del>یمی کے ضلاف دلیل ہے ورنہ ہاتی تا م روایات بطور عموم اس کے خلا ف حجت میں اورابوئر ہو کا فتوی به تقاکرچوصیح کومَنبی میواس کاکوئی روزه نهیں اوربیرپیز وه دسول انٹرمسلی انٹرملیددسلم سے روابیت کمہ تا بخار مگر حب عائشین اورام سارین کی حدیث بنجی توکها: وه اس مسئله سے زیاده واقعت میں . مجمے توریفنل بن عبارش نے رسول الشرصلي الشدعليدوسلم كے توا لے سے بتا ياعقا. نوگوں نے اس ميں كلام كيا سے مگر بہترين تاويل وہى سے جو ابوہ بریہ دمننے تو داس میں روایت کی، بس وہ پہلی مدیث نسخ ہر محمو ل ہوگی ۔اور اس کا باعث پیرہے کہ ابتد لیٹے اسلام میں نمینڈ کے بعدمیا نم میر عماع حرام تھا <u>میں کہ کھا</u> نا پینا بھی نہیں جب الٹے تعاسے سے جماع کوطلوع فجر تک مباح تقهرا دیا تومبنی کے بیے مبائز ہوگیا کہ عنسل سے مبل ہی روزہ رکھ ہے کیونکہ سابق عمر مست توا ب اُ کھ مکی ہے۔ بس اس مدسيَّ : من اصبح جُنْدًا فَلَا يَصُومُ إلى موميح كومِّني بووه روزه بنديط كامطلب مير مي كرس شخص في نيند ہے بعد درمضان میں جماع کیا اس کے لیے دوسرے دن کا روزہ حائز ہوا کیونکہ جنا بت تواسی صورت میں ہوسکتی سے کہ وہ طلوع فجرسے ذرا پہلے جماع کرسے ۔ لپس ابوہ رہے ہ دین کا فتو کی اسی مدسیٹ ہد تھ جواس نے اکتفنیل بن عباس م شے كنى على اوريه ننخ سے بيلے كي بات تقى اور اسے نسخ معلوم بنہ مقا، سوحب اس نے حصرت عائشہ ما ورام سلرون كى حدثیث مئن کی تواسے ختیا رکر ہیا۔ <del>ابن السیب</del> سے بھی مروی ہے کہ ابوہ رہر ہ<sup>رما</sup> نے اس فتو ہے سے رہوع کرلیا عا . خطا بى كمة بى كرأس مدسيث كاايك اورمعنى كبي سي حس سن نسخ لازم نسس تا ما دروه بدكر" جوشع ملوع بچرے وقت جماع تمدر ہا ہو اس کا کوئی روزہ نہیں ہے؛ گو یا جماع کو جنا بت سے تعبیر کیا گیا کیونکہ اس کا منیجہ اور ر ما ل حبنا بهت معنی.

مولاً نائنے فرما یا کم سلم کی دواہت میں فی دم کھنان کا ذکر نہیں ہے۔ اور ابوہ رمیدہ سنے حس مدہب کی بناء پرعام ا موم کا فتویٰ دیا تھا۔ اسے طحا وی نے محد بن خزیمہ کے طریق سے دواہت کیا ہے۔ اور بخا ری نے یقینُ اس کا ذکر کیا ہے۔ قرطبی نے بغول مافظ ابن مجرنے کہ اس مدیث سے دومسئے نظے ایک ہے کہ آپ بیان جواڈ کے لیے عسل جنا بت کومؤخر فرماتے تھے۔ دومرایہ کہ رہے غسل جماع کے باعث مقائز کہ احتلام سے معنور کو احتلام نہیں من ابی داؤد جلرسوم کتاب العبیام من ابی در است معموم کتاب من العبیام من العبیام

ہوتاکیونکہ احتام مشیطانی وسوسے ہوتا ہے اور آپ اس سے معصوم نفے۔ قرطی کے علا وہ بعض اور علمارنے کہا سے کہ انہا مشیط کا بدورات کا بروسات المؤمنین کا یہ قول کہ، من جماع عنی احتال میں کا بدورات کا مہوسکتا تھا اور اس کا دورہ ہوگئی ہے کہ معنوا احتلام سے پاک نے کیونکہ وہ معنیانی وہوسے وردہ اس استثناد کا کوئی معنی نہیں۔ اور اس کا دورہ ہوگئی ہے کہ احتلام سے مراد انزال ہے جونواب میں کچھ کا اخرے اور آپ اس سے معصوم تھے۔ اس کا یہ جواب و یا گیا ہے کہ احتلام سے مراد انزال ہے جونواب میں کچھ و کی اخرے میں ہو سے اور از وائع مطہرات نے یہ لفظ اس سے بونو ورد یا کہ رصفنا ان کی دا توں میں اور اس کا باعث احتلام کھا، کوئیا انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ رصفنا ان کی دا توں میں اس بنا برجماع مقا اور اس کا باعث احتلام کی انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ رصفنا ان کی دا توں میں اس بنا برجماع میں اس کا دورہ میں معلوم ہوگیا کہ میں اس کا دورہ میں ہوگیا کہ میں اس کا دورہ میں معلوم ہوگیا کہ میں اس کا دورہ میں معنوم ہوگیا کہ میں اس کا دورہ میں میں تو اورہ میں اس کوئی در ایک تا میں کوئی سے دورہ کوئی ہوئی اس کا دورہ میں مولی کا جواز نکات ہے اور میہ دورہ کا میں میں مولی کا جواز نکات ہے اور در ایس کا میت فرائی ہے دورہ میں ہوگیا کہ عزائی ہے دورہ میں اس میں بھی وطی جائز ہوگیا ہوت ہول کا تورہ میں ہوگیا کہ میں اورہ میں میں میں میں میں میں دورہ کا میں ہوگیا کہ میں اس میں بھی وطی جائز ہوئی کا جواز نکات ہے اور دراس کا نبوت بھی تو تا ہو ہوئی ہو۔ اور اس کا لا وقت میں جو تا ہو ہوئی ہو۔ ابوہ ہر یہ دورہ کا کہ دورہ سے اور اس کا لا وقت میں جو تا ہے دوراس کا نبوت براہ کا در ہوع کوئی کوئی ہے۔ اس میں دورہ کا دراس کا نبوت بھی کا دورات کا دراس کا نبوت بھی کا دورات کا دراس کا نبوت بھی کا دراس کا نبوت بھی کا دراس کا نبوت بھی کا دراس کی دورہ کوئی کوئی کے دوراس کا نبوت بھی کا دراس کا نبوت بھی کا دراس کا دراس کا نبوت بھی کا دراس کی دورات کوئی کی دورات کا دراس کا دورات کا دراس کی دورات کا دراس کا دورات کا دراس کی دورات کا دراس کی دورات کا دورات کا دراس کا دورات کا دورات کا دراس کی دورات کی دورات کا دراس کی دورات کی دورات کی دورات کی دورات کی دورات کی دورات کا دورات کی دورات کوئی کر

ا دران میں آذر حی کا کوئی انتہ پہر نہیں ہے۔

٣٨٩٩. كَا ثَنَا عَبُهُ اللهِ بَنَ مَسُلَمَة بَعَنِ الْقَعْنِيَ عَنْ مَالِكِ عَنْ اللهِ بَنِ عَبْ اللهِ بَنِ عَلَى الْانْصَامِ يَ عَنْ اَ فِي بُونُسَ مَوْلَى عَائِشَة عَبْ اللهُ عَنْ عَنْ اللهُ عَنْ عَلَى اللهُ عَنْ عَلَى اللهُ عَنْ عَلَى اللهُ عَلَيْتُهِ وَسَلَّواتَ رَجُلًا فَالَ لِمَسُولِ اللهُ عَنْهَ اللهُ عَلَيْتُهِ وَسَلَّواتَ رَجُلًا فَالَ لِمَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّو وَهُو وَاقِفَ عَلَى الْبَابِ بَا مَسُولَ اللهِ إِنْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّو اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ الله

اِنَّكَ لَسُتَ مِثْلُنَا قَدْ عَفَرَا للهُ لَكَ مَا نَقَلَامَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَا تَحَرَفَعُضِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَكَيْبِ وَسَلَّوَ وَقَالَ وَاللهِ إِنِّ لَادُجُواَ نَ اكْوَنَ انْعَشَا كُوْ وِللهِ وَاعْلَمُكُومًا أَنَّبِعُ.

رسول الشرصلى الشرعليه وسلم كى ذوج بم مله و ما نشون سے دوا يت سے كه ايك آ د فى جبكہ وہ در وا ذہ بهر كھوا الشرصلى الشرعليہ وسلم سے كها: يارسول الشرميں مسح كو خبنى بهو تا بهوں اور دوذہ كا ارادہ بهو تا ہے ، تو رسول الشرصلى الشرعليہ وسلم نے فر ما باكہ ميں هى مسح كو هم نبى بهو تا بهوں اور دوذے كا ارادہ ركھتا بهوں ، پس غسل كرك رسول الشرف اس سخص نے كها كہ بارسول الشرا آ پ بهما دے جیسے نہیں ہیں ، الشرتعائے نے آ پ سے اسكا معاون كرد ديئے ہيں ۔ پس دسول الشرصلى الشرعليہ وسلم كو عقد آگيا اور فرط يا ، والشر تھے اميد سے كہميں كم مسب سے زيادہ و ما بنے والا بهوں اور جو اعمال كرتا بهوں ان كانم سب سے زيادہ و ما بنے والا بهوں اور جو اعمال كرتا بهوں ان كانم سب سے زيادہ و ما بنے والا بهوں اور حو اعمال كرتا بهوں ان كانم سب سے زيادہ و ما بنے والا بهوں اور حو اعمال كرتا بهوں ان كانم سب سے زيادہ و ما بنے والا بهوں اور حو اعمال كرتا بهوں ان كانم سب سے زيادہ و ما بنے والا بهوں اور حو اعمال كرتا بهوں ان كانم سب سے زيادہ و ما بنے والا بھوں اور حو اعمال كرتا بهوں ان كانم سب سے زيادہ و ما بنے والا بھوں اور حو اعمال كرتا بهوں ان كانم سب سے زيادہ و ما بنے والا بهوں اور حو اعمال كرتا بهوں ان كانم سب سے زيادہ و كل ما بھوں اور حو اعمال كرتا بهوں ان كانم سب سے زيادہ و كانہ و كرتا ہوں اور حو اعمال كرتا بهوں اور حو اعمال كرتا بهوں اور كو كو كرتا ہوں كركا كرتا ہوں كرتا ہوں كانم كرتا ہوں كو كو كو كركا كرتا ہوں كرتا ہوں كے كو كو كرتا ہوں كو كو كو كرتا ہوں كرتا ہوں كرتا ہوں كے كرتا ہوں كرتا ہوں كرتا ہوں كرتا ہوں كے كو كو كرتا ہوں كرتا ہ

مشی تا به مدین سے یہ ثابت ہوگیا کہ صیام کی فجر کے وقت جنا بت کا ہوناکسی کے دوز ہے کو مُقنر نہیں، درسوال مسلی اللہ علیہ وسلم کے بیے مذا سب کے لیے۔ اس سے یہ ہی پہتم بل گیا کہ نمدا کی خشیدت نو در اختہ با بند ایوں بن منہیں بلکہ انتباع رسول ہیں ہے۔ بعض نام نها دصوفیوں نے جو ابنی الگ ٹریعت ایجا دکر در کسی ہے اور بعض لوگوں کے متعلق جو مشہور ہے کہ انہوں نے ایک ٹانگ برکھڑے ہوکر در با میں اسنے مراب عبادت کی یا کمنویں میں استی در یہ مسلم اسلے میں میں میں میں استی در یہ میں میں میں میں استی در یہ میں میں میں استی در یہ میں میں میں اسلم کی میں اسلم میں بندوں خدا والا ہونا ثابت میں دھی خشیدت اللی کی کھی اللہ کونا ثابت میں دھی خشیدت اللی کی کھی در بیں ہے۔

٥٠ كَفَّارَةُ مَنْ أَنْ آهُلَهُ فِي رَمَّضَانَ

دمفنان میں بیوی سے جماع کرنے والے کے کفّا درے کا باب

آَنَ تَصُنُومُ شَهُمُ أَيْنِ مُنْتَ الِحَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلُ تَسْتَطِبُعُ آَنُ تُعْلِمِ سِنِيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لا قَالَ الْجِلِسْ فَأْتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَكَيْنِ وَسَتَّحَ بِعَرَفٍ فِيهِ تَمُرُّ فَقَالَ نَصَدَّ فَي بِم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكَيْنِ وَسَاتَمَ مَا بَيْنَ لا بَنَيْهَا اهْلُ بَيْنٍ اَ فَقَرُمِنَا قَالَ فَضَعِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْمُ وَسَلَّمَ

حَتَّى بَكَ تُ نَنَايَاهُ فَالَ فَاطْعِمْهُ إِيَّاهُمُ وَقَالَ صَسَّكُ دُفِي مُوضِعُ آخَرا نَيَابُهُ -

الجوہر میں وضف کہ اکرا کی۔ آدمی نبی صلی الشدعلیہ وسلم سے پاس آیا اور کہ اکر میں ہلاکہ ہوگیا۔ حعنو وسے فر وایا ہیں جہرے ہوں ہے۔ اس سے ہاں میں اپنی ہوی سے جماع کر لیا ہے۔ حفود ترف وایا ہیں جاس نے کہا نہیں ، آ ہے نے فرمایا تو متواتر دو ماہ کے دوز سے دکھ سکتا ہے ہاں نے کہا کہ نہیں . آ ہیں نے و مایا ہیں ہیں ہی ہور ہی تو متواتر دو ماہ کے دوز سے دکھ سکتا ہے ہاں کہا کہ نہیں . قرمایا کہ نہیں فرمایا کے مسلی الشد علیہ وسلم کے پاس ایک لوگوا لما یا گیا جس میں مجبوری تعییں . آ ہے نے فرمایا انہیں صدقہ کر دو۔ اس نے کہ اس نے کہ اس نے کہ اس نے کہا کہ نہیں ۔ آ ہے نے فرمایا انہیں صدقہ کر دو۔ اس نے کہ اس نے کہا اس نے کہا کہا ۔ آ ہے کہ کہا میں فلا اس نے کہا کہ ہور ہیں ہیں ہوگئیں رہنو گئے ، فرمایا ، بی تو ہے ہور دیں اس نے کہا کہا ۔ آ ہے کہ کہا یا فلا ہوگئیں رہنو گئے ، فرمایا ، بی تو ہے ہور دیں اس نے کہا کہا ہوگئیں رہنو گئے ، فرمایا ، بی تو ہے ہور دین اس نے کہا ہوگئیں رہنو گئے ، فرمایا ، بی تو ہے کہ در مینان انہیں ہی کہا ہوگئیں رہنو گئی ہو تاہے وہ یہ ہے کہ در مینان کہا ہوگئیں دینو کہا ہوگئیں رہنو گئی ہو تاہے وہ ہے کہ در مینان کہر میں ہوگئیں ہوگئیں ہوگئیں ہوگئیں ہوگئیں ہوگئیں ہوگئیں ہوگئیں ہوگئے ، فرمایا ہی ہوگئیں ہوگئی ہو

اً ور بالک شیر کایت کی گئی سے کہ؛ کھا نا کھلانا میرے نزدیک عتق سے زیا وہ ہمتر ہے۔ اور اس میں بظا سریہ دلا لت بھی سے کہا طعام کا کفارہ ہر مسکین کے لیے ایک مدّ سے کیونکہ ہا صاع جب سابط پر تقسیم ہوں تو ہمسکین کو ایک گڈسے زیا وہ نہیں سلے گا اور مالک وشافعی کا ہی مذہب ہے چنفیہ نے کہا ہے کہ ہمسکین کو نصعف صاع کھ لاگھ اور حضور کا بہ تول کہ ایک دن کا دوزہ رکھ اور انظر سے استغفار کر، یہ بیان سے کہ تعنا ہ کے دن والا روزہ

دوماہ کے کفارے واسے صیام میں داخل نہیں ہوگا۔اور عاتمۂ امل علم کا ہی مذہب ہے ۔مگراوز اعمی نے کہا کہ تفناء کاروزہ انہی سامٹے دنوں میں داخل سے ۔ مگراوز اعمی نے کہا کہ اگروہ غلام آزاد کرے یا مساکین کو کھانا کھلائے تو قضاء کاروزہ الگرکھنا ہوگا .

خطابی نے کہا کہ پر لازم نہیں آتا کہ و نکہ برخ اص حال کی حکا بت سے جس میں عموم نہیں ۔ مکن سے عودت دوزہ وار نہ ہو یا مختلاً مرض یا سفر وغیرہ کے کسی عذر میں ہو ، یا مجبود ہو ، یا اُسے نسیان ہو گیا ہم ، عزمن کئی وجو یا ت ہو سکتی ہیں ۔ اور جب بات یہ ہے تو ان حضرات کی دنسل میں کوئی مجت نہیں جس پر فیصلہ ہو سکے ۔ اور ان حضرات کے اون ان حضرات کے اون خصرت نہیں دوا بت نر تے سنا کرتا ہوں ۔ وہ یہ کہ اس خص نے کہا : میں ہلاک ہوا اور میں نے ہلاک کیا ۔ بس اس کا یہ تول : اُھکا کہ اس بات کی دنسل ہے کہ وہ عورت بنا بت میں سامل معی کیونکہ ام ہلاک کے لیے ہلاک لازم ہے مبیا کہ قطع کے بیے انقطاع لازم ہے ۔ خطابی نے نے بیاکہ میں کہا ہوں یہ لفظ اس کہ دیث کہ کے لیے ہلاک لازم ہے مبیا کہ قطع کے بیے انقطاع لازم ہے ۔ خطابی نے نے اس کوروایت نہیں کیا، بلکہ اس شخص کا قول ھیک گئی ہی دو ایت کیا ہے ۔ اور سفیان کے مشاگر دول نے اُس سے اس کوروایت نہیں کیا، بلکہ اس شخص کا قول ہیک گئی ہی دو ایت کیا ہے ۔ امی مرب بعض دوستوں نے مجھے تا یا اس کوروایت نہیں کیا، بلکہ اس شخص کا قول ہیک گئی ہی دو ایت کیا ہے ۔ امی مرب بعد میں مرب بوروایت کی سے اصراس میں یہ لفظ موری ہے ۔ مگر یہ غیر محفوظ سے کہونی کے مفل کا حفظ وا تقان میں کو فئ مقام نہیں ۔ آبو وا قود نے اسی قصے میں جھنرت عائش رہ سے جوروایت کی سے اس میں ایک کہ میں موجود ہے جو بہا دے قول کی صحت ہر دلالت کرتا ہے ۔

مولا نائمنے فرط یا کہ صنور کی خدمت میں بنیٹی ہونے والا پر شخص لقول ما فظ آبن تجرسکٹر بن صنم رہا من تھا، مگر یہ مسمح نہیں سے دسلیم بن صمر کا واقعہ ہو فت شب بیٹی آیا تھا، نیزاس نے ظہا رکیا تھا جس کے باعث اس ہے کفارہ واحب ہموا، یہ قصتہ اور پہ باب اللعان سے قبل گذر سچاسہے مولانا کے فرط یا کہ عنقریب یہ آئے گا۔ مافظ نے ایک

ກອກັດຄືດຄົນນັ້ນຄົນຄົນຄົນຄອດຄົນຄົນຄົນຄອນຄອນຄອນຄອນ ຄົນຄອດຄອນ ຄົນຄອນຄອນຄອນຄົນຄົນຄອນຄອນຄອນຄອນຄອນຄອດ ورمقام براکس اسے کہ مجھاس شفس کا نام معلوم نہیں گر عبدانتی نے مبہات میں اوراس کی متا بعت میں ابن بشکوال نے لمان باسليم بن صمر بيا صى عقاءان كى دليل ابن الى شيب وعيره كى روايت سے د حوسن الى داؤ دس جي یمزین ضمرنے رمفنا ن مں اپنی ہوی سے ظہا رکیا ا ور بھراس سے وطی کمہ یے کہ جماع کرنے والا دوزہ دار تقاا ورسازخ بن صنر کا واقعددا کے بعین وا قعات واسوال کا ایک جیسا ہوناءمثلاً دونوں بنی <del>مبیات میں ہی</del>ں آئے ، س*ے م*یا کھ بیان ہوا، دونوں می صاحب قعتہ نے ا کہ لوکھلا ؤ، وعنیرہ وعنیرہ *، بیراس بات کی دلیل نہیں سیے کہ قع*تہ ا*لک ہو* ہے متغا *ئےریقے حب*ن کی واضح ولیل ہ<sup>ا</sup> گئے آتی ہے۔ اب<del>ن عبدالب</del>رنے تہید میں سعیہ عنا ن میں جماً ع کرنے والے کا نام ملما اُٹابی ضمر مقا ا ور بھ<del>را بن عبدالب</del>رنے کہاہے کہ قول وہم سے کیونکر مفوظ رُمْ بن صَمر یا سلما ن نے اپنی بیوی سے فلمارکیا تھا اوردات کوبیوی سے جماع کر لیا تھا اور ہے موجودہ واقعہ ون کا ہے بحالمتِ صوم سٹرح ابن الحاجب میں سے کریے تحفی الوبر وج بن لیسار بھا ، مگریہ بھی وہم سے مبیسا کراہن العاجب كاباتى كلام دلاكت كرتا

رن از کرنے کا سکم دیاکیو تکہ وہ معصیت کے مسا تھا بنی مبان کو بلاک کردیا تھا اس صروری موا لہ مبان کا فدیہ مبان سے دسےا ورصحے مدمیٹ ہیں آ جیکا سے کہ آ زا دستٰدہ غلام کے ہرعفوے بدرے آزاد کم بہنم سے دبائی مکتی ہے۔ روزے کا تحکم اس کیے ہے کہ فقعا ص جنس کا جنس سے لیا جائے۔ اوروہ ماہ سے روزے اس کے روزے ا اس بے کہ مسلم کورِد فنا ن کے ہرون کا احترام کرنے کا حکم ویا گیا ہے ، جب نے ایک دِن کی عرمت کوعمدٌ اتوِلّا اگویاکہ ور ی س ایک ماہ کے بریے ایک ماہ نہیں بلکواس سے دگنی سزادی گئی ۔سابھ مسکینوں ہت ما صل سے ، ہر دوزے کو ایک مسکین کے کھائے کے ساتھ.

*بو*لا نا *یشنے ف*ما باکرا*س مدیث کی رُوسے یا جماع علما، قفنا، وکفار*ہ دونوں وا جد الثا ذہبے مبنوں نے اس کے فلاف کہا ہے یا توانہ میں مدریت نہیں پنجی یا انہوں نے اس میم کوا سخباب پر محمول کر لیا۔ نے کہاکہ اگر بیرمکم وجو بی ہوتا تو نالا م آ زا در نر کر <u>سکنے</u> کی صورت میں اورا طعام کی استطاعت نرسکھنے سے اس بردوماه کاروزه فرفش مقااور وه کوئی مربق بھی نہ کتا بلکہ صحت مند تقا۔ پھر عب اس نے اپنی اور ا ہل خا نہ کی محتاجی کا ذکر کیا تو تصنّورہ نے وہ کھیجوری انہیں نو دکھا بینے کا حکم دیا۔ پہتمام علا مات اس امرکی ہیں کہ یہ ويجدبى نرمخياء انهول ننے يرحي كها كہ مرديث ميں صرف كفا رہ بذكورسىمے قعناً ، كا ذكرنيميل لهذا سيسے شخص كر قعن ا كى نهيراً تى- فتضا كامكم قرآن ميں ان لوگوں كے ليے بيے جنهيں روزه نه ركھنا حبائز مهومثلاً مسافر بامرمين وغيره-بچراس امربیں بھی علماد کا اختلاف سے کہ جس طرح عمدًا جماع سے قصاد وکفارہ واجب بہوتا کہے آیا اکل و المرب كا بعى ميى حكم سے يا نهيں؛ نيز اگركو في سهوسے جماع كرسے تواس كاحكم كيا ہے ؟ نيزعورت كاحكم كيا ہے؟ آ يا حب وه مجبور رزم او تواس برهي قضا وكفاره سے بانسي؛ نيز كفاره آيا اس ترشيب سے سے جو مدب ميں موجود

ہے یا اس میں ا داکمہ نے واسے کواختیا رہے؟ پھراس میں اختلاف ہے کہرمسکین کے ملعام کی مقدارکیا ہے؟ ایک اختلافی مسلد بیمبی ہے کہ اً بااگر حماع بار ہار ہوا تو کفارہ متکر سر ہوگا باایک میں بار پنیزیہ کراگر وہ شخص مغلس سے طعام کی طاقت

نهين ركعتا توكياوه طعام كوملتوى كرسكتاب كرجب استطاعت بوتو كملادي

مولا ناتشنے فرما ماک کہ بہلامسٹلہ اکل ویشرب کا سبے،اس میں مالک اوران کے ساتھی،ابد حنیفہ اوران کے ساتھی، توری ا ورایک جماعت اس کرف می کرم بی محص نے عمرًا روز ق تور ڈالا خوا ہ اکل ومشرب سے میو،اس پر قصنا، اور کفارہ وونوں وا حبب ہیں ۔مثنافعًی، احمدا ورامل ظاہر کایہ مذہب سیے *کہ ک*فارہ صرف جماع کیصورت میں وانعب ہوتا ہے۔ ان کی دمسل یہ سے کہ کفارہ بظام رضلانِ قباس واحب ہواہے کیونکہ اس کا وجوب کفارہ کودود کرنے کے بیے ہواہے مالا نکر گناہ دور نے کے سیے فقط توبیر کا نی تھی ۔ نیز کفارہ مقادیر کے باب سے ہے اور قیاس مقداروں کی تعیین سے قاصر ہے۔ ان کا وجب نعی سے بھوا ہے اورنفت صرف حماع میں وار دمہو ٹی سیے۔اکل وشرب جماع کی مانند بندس ہر کہونکہ حماع کی حرمت ان سیے شہ پرتہ ہے ۔ بہی سبب سے کماس میں دنہ ناکی صورت میں، صدّ وا جب ہو ٹی ہے۔ اور نفت جو حماع کے بارے من آ ٹی سے اس سے اکل ویٹرب کا حکم نہیں نکا لامبا سکتا، پس کفارہ صرف وہیں آئے گا جہاں نفق موجود سے ۔ ا بومنیفہ، مالک اوران کے اصحاب وعنیریم کی دلیل ہے سے کرنبی صلی الٹرعلیہ وسلم سعے حدمیث مروی سیے کہ دمعنیا ن میں عمدٌا د وز ہ توڑنے والبے ہروسی کفارہ سیے سجوظهاً *دکرسنے والے ہری*وٹا سے اودکتا بالٹرنے ظہاروا ہے پرکھارہ مقردکیا ہے لہذا وہی دوہرے طریقوں سے عمدًا ' دوزہ باطل کمرنے واسے پرمہوگا۔ اور فیاس کا تقامنا دھی ہی سے کیونکہ جوشمص دمعنا ن میں عدّا جماع سے دوزہ توڑسے اس کوئی عذرنہیں سے ،اسی طرح بلاعذراکل ونٹرب کاہی ہی صکم ہوگا۔ دونوں مگہ ا فساد صوم بلاعذر دمرص وسقری وجود ہے ا میں جب ایک صورت میں اس نعل قبیح کے گناہ کو رفع کر نے کے لیے کفارہ ہے تو دوسری مگر بھی اسی تتم کے اور اشنی می سنگین گناه کا کفاره ہوگا تاکدگناه کورقع گرہے۔ بریختم صرف تعلیل سے نہیں بلکہ نفق سے نہی نابٹ سمجیا مبائے گا ۔ امام خسی نے مبسوط میں کہا سے کہابو داؤ ونے ذکر کیا ہے کہ استخف نے کہا تھا : میں نے رمعنان میں یا نی بی دیا ہے۔ اورعلی خرک قول سے کہ کفارہ اکل دیشرب اور جماع میں ہے دروزہ تھی بظاہرا پنی میں چیزوں سے کامل پر مہز کا نام سے ! جب ایک ہی كفاره سے تودوسرى دوسى كيون ير بوگا؟ عجر بم كفارة قياس سے واحب نيس علماتے بلكه نفق سے استدلال كرك واجب قرارد سيت بس (قياس اوراستدلال بالنفس مين فرقسي!)

پس اس میں کفارہ وا جب کرنا جماع سے بھی اولی ہے۔ جیساکہ اللہ تعالی نے والدین کو اُف کنے سے منع فرمایا ہے اور تا نبعت (اُف کہنا) کی حرمت سے گالی گلوچ کی حرمت شدید تر ہے۔ پھر پرجی ہے کہ جماع اور اکل و شرب کی حرمت عبادت سے سلیے مساوی ہے۔ گمریہ معا ملہ بوی تک ہے۔ اگر یؤپر مملوک فرج میں وطی کرے گاتواس سے جماع کی حرمت اوربط ہائے گی مبکہ وہ کھانے بینے کی حرمت سے غلیظ تربو جائے گی.

عنفیہ کا استدلال نفق سے یہ بھی ہے کہ صوم سے مہاع کی قابلیت کم ہوتی ہے مگراس کے با وجود شرع نے جاع کی صورت میں کفارہ وا جب کیا ہے تواکل و شرب کے لیے زجر و تو پہنچ کی صورت نہ یا دہ رہی کیو نکہ صوم سے طبع ٹا کھانے چینے کی رغبت اس طرح کم نہیں ہوتی جس طرح جماع کی شہوت کم ہوتی ہے، پس زجر کی حاجت اکل و شرب میں

ور رامسند بھول کرجاع کرنے کا ہے۔ اگر کسی نے دوز ہے سے نسبان کے باعث جماع کیا تو س فی اورا ہو منیف اسے نزدیک اس پر نہ قضاء ہے داکہ اس پر قضاء ہے کہا کہ اس پر قضاء ہے کہا کہ اس پر قضاء ہے کہا کہ اس پر قضاء اور نا ہر یہ ابو صنیف اور نا ہو کہا کہ اس پر قضاء اور نظارہ دونوں واحب ہیں ابو صنیف اور دن فی کہ دلیل وہ حدیث ہے جسے بخاری وسلم نے ابو ہر ریرہ صنے دوایت کیا ہے کہ رسول الشد صلی الشرعلیہ وسلم نے فرا ہا ، حق صف نے معمول کرر وزید میں کھالیا تو وہ اپنا روزہ بو راکر ہے، کہا سے الشرنے ہی کھلایا پلایا ہے ۔ اور حصنور علیہ الصلوق والسلام کے اس ادشاد کا عموم معمی اس کا شاہد ہے کہ ، میری امست سے خطاء اور نسیان ان اللے الیا گیا ہے دلینی اس پر کوئی حکم متر تب ہمیں تموتا۔)

تمیسا مسئلہ عورت پر وجوب کفارہ کا ہے۔ اس میں فقہاہ کا اختلاف ہے دیداختلاف جبر کی صورت ہیں نہیں بلکہ د صناء کی صورت ہیں سے مورت ہیں نہیں بلکہ د صناء کی صورت ہیں ہے۔ اس میں البوصنیفہ اوران کے اصحاب نے اور مالک اوران کے اصحاب نے عورت بپر کفارہ وا جب کیا ہے۔ مثنا نعی اور وا و و و اور نے کہا کہ عورت پر کو ائی کنارہ نہیں یہ دولا ایر نے فر ما یا کہ اس مسئلہ میں مثنا و نعی کے دوقول ہیں ؛ ایک ہیں کہ عورت پر کفارہ وا جب نہیں دولارا ہیں کہ کفارہ وا تو بست کی مرد اشت اس کی طرف سے مرد کمہ ہے گا و خطابی نے ہی مذم ب افتار کیا ہے اور اس کے ولائل و بیئے ہیں ، اور ماتر علماء کے گذر دیک کفارہ جب موجوع کا ور خاتمی کا قول سے کہ کفارہ واجب ہے دیر مسئلہ بھی او پر خطابی سے نقل ہوج کا ہے ، اوز الحقی کا قول ہے کہ کفارہ وجب موم کی حالت ہیں اوا موقوق اور اس میں واضل ہوجہ تا ہے۔ مگران دونوں کا وجوب اور مشروعیت الگ الگ سے کہ کفارہ کے کہ اندا تداخل کا سوال کیونکم ہیدا ہوگا ؟

YANTARANATANARANGONIANGONIANGONIANGONIANGONIANGONIANGONIANGONIANGONIANGONIANGONIANGONIANGONIANGONIANGONIANGONI

حدیث کے باوجودا مام مالک نے یہ کیسے کہ و با ؟ مگر تبعض مالکی محققین اس کامطلب پر لیستے میں کہ امام مالک کامطلب سے ب سے، لینی اطعام لیسند مدہ ترہے ۔

پانچوان سنگیمقد ارطعام کامید. مالک اور شافعی اور ان کے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ طعام ہر مسکین کے سیے
ایک کہ تھ سے اور خطابی نے عرق رزنبیں، ٹوکرا) کی مقدار پندرہ صاح مان کراسے مدیث سے نابت کرنے کی کوشش
کی ہے ۔ حالانکہ عرق کی مقدار مختلف ہوسکتی ہے۔ اس سے قبل کفارہ کا ظہار کے باب میں ہم اس پر بجث کرچکے ہیں آبوسکی اوران کے اصحاب نے معدقہ فطر مرد قیاس کمر کے ہم مسکین کے لیے نصف صاع کی مقدار بتا ائی ہے۔ سنن ابی واؤد کی
اوران کے اصحاب نے معدقہ فطر مرد قیاس کمر کے ہم مسکین کے لیے نصف صاع کی مقدار بتا ائی ہے۔ سنن ابی واؤد کی
بعفن اصادیث اس کی تائید میں بیں جنہ میں ہم اور پر بیان کر چکے ہیں۔

جھٹامسٹاریہ سے کہ آیا تکرار افطار کے تکراد کفارہ لازم آتا سے پانہیں ؛ علی اکاس پراجماع ہے کہ حس نے رمضان کاروز ہ توڑا اور اس کا کفارہ اواکر دیا ،اس کے بعد بھر توڑا تواس بہد دوسرا کفارہ وا جب ہوگا،اور ۔۔ : ر

جس نے ایک و ن میں کئی بار بعل افطار کیا تواس بر ایک ہی کفارہ ہے۔

بعديس وفي وينا والتراعلم العنواب

١٣٩١ - كَتْكَ ثَنَكَ الْحَسَنُ بُنُ عَنِيّ نَاعَبُكُ الْرَبْ آنِ اَنَامَعُ مَرُّعَنِ الزَّهُ مِيّ بِهٰ نَا الْحَدِيْنِةِ بِمَعْنَاه مَا دَالِّرُهُمْ فَى وَإِنتَّمَا كَانَ هٰ نَا ارْخُصَتَّا لَمَا خَاصَّتُ فَكُواَتَّ رَجُلًا فِعَلَ ذَٰلِكَ الْبَيْمَ مَوْرَكِينُ كَمْ بُتُا مِنَ التَّنْكِفِيرِ فَالَ اَبُوْدَاؤَدَ دَوُاهُ

اللَّيُثُ بُنُ سَعُمِ وَالْاَوْنَ الْحَيُّ وَمَنْصُومُ بُنُ الْمُعْتَمِرِ وَعِزَاكُ بُنُ مَالِكِ عَلَى مَعْنَى الْدُونَ الْمُعْتَمِرِ وَعِزَاكُ بُنُ مَالِكِ عَلَى مَعْنَى ابْنِ عُينَيْنَ مَا الْحَوْنَ الْحَقُ وَاسْتِغُولِ اللّهَ -

یی حدیث مقرعن الزہرتی کے طریق سے اس میں <del>ذہری</del> نے یہ ا منا ذہری کہ یہ دخصدت اس می شخص کے ساتھ مخصوص تقی اگر کو دئی اب ایسا کہ سے توکفارہ ناگذ ہر سے الو داؤد نے کہا کہ اس صدیف کو لیٹ بن معد، ا وزاعی استحصور بن معتر اور عراک بن مالک نے ابن عمید نے سے معنی کے مطابق ر وا بت کیا ہے اور اوزاعی نے یہ اصاف فہ کیا سے کہ: ا ورا نظرسے مغغرت طلب کر دمنذری سنے آدری کے اس تول کو ہے دلیل قرار دیا ہے اور معنی نے استحکہ: منسوخ کہا ہے۔ مانظ زیلی نے نے کہا کہ نوو مرد وجود ہے مگر منذری کا قول ہی ہے دلیل ہے ۔ زہری کے تول کی لووہ موجود ہے مگر منذری کا قول ہی ہے دلیل ہے ۔ زہری کے تول کی لووہ موجود ہے مگر منذری کا قول ہی ہے دلیل ہے ۔ زہری کے تول کی لووہ موجود ہے مگر منذری ہے۔

۱۹۳۱ - حَلَّا ثَمُنَا عَبُهُ اللهِ بَنُ مَسُلَمَة عَنْ مَالِهِ عَنْ ابْنِ شِهَا بِعَنْ حُمْدُهِ بَنِ عَبُهِ الرَّصُمِن عَنْ ا بِي هُمَ إِبَرَةَ اَنَ رَجُلًا اَفُطَر فِي رَمَضَا فَ فَاسَرَة كَمُنُهِ اللهِ عَبُهِ الرَّصُمِن عَنْ ا بِي هُمَ إِبَرَة اَنَ رَجُلًا اَفُطَر فِي رَمَضَا فَ فَاسَرَة اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اله

ابوہریہ وہ مسیروایت ہے کہ ایک مرد نے رمعنان میں افطار کیا تورسول الندصلی السّرعلیہ وسلم نے اسے مکم دیا کہ ایک غلام آذا دکر سے یا دوماہ کے مسلسل روز سے رکھے اور سابھ مساکین کو کھا نا کھلائے۔ اس نے کہا میرے پاس کچھنیں تو دسول السّرصلی السّدعلیہ وسلم نے فرمایا بیعظ جا۔ پھر دسول السّرصلی السّرعلیہ وسلم نے پاس ایک نہنیں کی جب میں اسے کہا: پارسول السّرو کہا : یہ سے سے اور صدقہ کر دسے بس اس نے کہا: پارسول السّرو کہا ہے۔ اور صدقہ کر دسے بس اس نے کہا: پارسول السّرو کہا ہے۔ اور صدقہ کر دسے بس اس نے کہا: پارسول السّرو السّرو کہا کہ اسے ابن جر تج نے نہ ایک سے دالک کے الفاظ کے مطابق دوایت اور میں خوایا: اسے کھاؤ۔ ابو داؤد نے کہا کہ اسے ابن جر تج نے نہ ایک سے مالک کے الفاظ کے مطابق دوایت

کیا کہ ایک آدمی نے روزہ توڑا۔ اور اس میں بیر کہا کہ: یا تو تو ای*ک گرد*ن آزاد کرے یا مسلسل دوما ہ کے روزے رکھے ماں عظمسا کیں، کو کھا ائے۔

شمرے: اس مدسیت میں صرف افطاً دکا ذکر ہے جماع کا نہیں، افطار میں طرح جماع سے ہوسکتا ہے اسی طرح اکل اوٹھر ب سے ہوسکتا ہے ۔ مالک نے اس مدسیت کے سباق سے تخیر کوفارہ پراست دلال کیا ہے مگر جمہور ترتیب کے قائل ہیں مبیسا کہ گذشتہ مدسیت ہیں اس ترتیب کا نود حضود سنے فرمایا کہ پہلے غلام کی آزادی، بھرصیا م اود پھر اطعام کا ذکر فرمایا : دوایا ت میں مترتیب کی دوایت الفاظ موجو دہیں گھر بقول علامتر شوکا نی ترتیب کی دوایت فرمایا دی ترمی مقدمے کہ واقعات متعدد ہے۔ فرما دوایا ہوگا اس طرح جمع کیا ہے کہ واقعات متعدد ہے۔ ممان فلا نے کہا کہ یہ بعید ہے کہ واقعات متعدد ہے۔ ممان فلا نے کہا کہ یہ بعید ہے کہود لانے والا آدمی صدر ایت وارفلنی ایک ثقفی تا۔

سه سه سه حكا تَنَاجَعُهُ رُبُنُ مُسَافِرنَا اُبُنَ دَفِي فَكَ يُلِفِ نَاهِ شَا مُرَا بُنُ الْمُنْ دَفِي فَكَ يُلِفِ نَاهِ شَا مُرَا بُنُ اللهِ سَعْدِ عَنِ ابْنِ فِيهَا بِعَنْ اَفِي سَلَمَذَ بْنِ عَبُوا لِتَرْحُلُنِ عَنْ اَفِي هَمَا يُرَقَّ فَالَ مَعَلَ اللهُ هَا يُرَقَّ فَالَ فَا لَكُونُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ اَفْطَرُ فِي دَمَضَا كَ مِهُ لَهُ الْحَيِا يُثِلُ

د یا سے وہ مسلم میں مروی سے ۔

EUALIGELLIARIA LIARIA ERRIGARIO ERRIGARIO ERRIGARIO ERRIGARIO ERRIGARIO ERRIGARIO ERRIGARIO ERRIGARIO ERRIGARI

٥٩٥٨ حَكَّا تَنَا مُحَمَّدًا بُنُ عَوْنِ آنَاسِعِهُ لُهُ بُنُ أَنِي مَرْبِبَرِ ثِنَا أَبُنُ آبِ الزِّفَا وَ عَنْ عَهُ مِا الرَّحْلِين بُنِ الْحَامِ شِ عَنْ مُحَكَمَّدِ بْنِ جَعْفِرا بُنِ الزَّبَ بُرِعِنُ عَبَّادِ بُنِ عَهُ مِا اللَّهِ عَنْ عَالِمُتَ لَهُ بِهُ لِمِا وَ الْقِيصَّنِرِ فَا لَ قُانِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ عِشْرُونَ حَمَاعًا -

دوسری سند سے بہی حدیث ما کشفرہ نا۔ اس میں کہا ہے کہ اپس ایک نبیبل لائی گئی جس میں بہیں صاع مقے و بختاری اسلم ، نسائی مگر نسائی مگر نسائی مگر نسائی مگر نسائی مگر نسائی مگر نسائی میں مباع کی مقدار کا ذکر نہیں۔ اور مسلم کی صدیث میں ہے کہ اس شخص نے کہا : میں نے دمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے وطی کی ہے ۔ مولا نارشنے فر مایا ہے کہ عبدالرجمان بن الحارث راوی منظم فیرسے ،

بَأَبِّ الْتَغْلِبْظِ فِيمُنُ افْطَرَعَمَ اللهِ

عمدًا افطار كرنے واسے برتشدید كاباب

١٣٩٩ - حَمَّا مَنْ اَسْبَهُ مَانُ مُنْ حَوْدٍ قَالَ نَا شَعْبَرُ حَ وَحَمَّا شَنَا مُحَمَّدُ اَلَى كَثَيْرِ اَ نَا شُعْبَنَهُ عَنُ جَبِيْرِ أَنِ أَنِي أَلِي ثَابِتٍ عَنْ عَمَّامَ لَا بَنِ عَنَ اَبِيهِ قَالَ (بُنُ كَثِيْرِعِنَ اَبِي الْهُ عَلِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هَمُ يُرِثَةَ قَالَ قَالَ وَمُسُولُ اللهِ مَسَكَى اللهُ عَبْدِهِ وَسَسَاحُ مَنُ افْطَرَيُومًا مِنْ دَمُضَانَ فِي غَبْرِدُ خُصَةٍ رَحْصَهَا اللهُ مَدْ تَمْ دَيْقَضِ عَنْ هُ صِيَامُ اللَّهُ هِم .

ابوہ رہے ہ دسننے کہا کہ رسول الٹرصلی الشرعلیہ وسلم نے فرما یا بجس شخص نے دمضان سے السّٰد تعالیٰ کی دی ہوئی رخصست کے بغیر ایک دن کاروزہ افطار کیا ہمیشہ کا روزہ تھی اس کی قصاء نہیں بن سکے گا دسترندی، نسانی ،ابن ماجے، سخاری تعلیقاً)

١٣٩٤ - كلَّا نَتُنَا اَحُمَدُ اَنُكُ اَحُمَدُ اَنُكُ اَحُمَدُ اَنُكُ اَحُمَدُ اَنُكُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

كى روايت جوالوالمطوس كهابيان نهي كى ر

ا بوہر میر ہ دمنسے دوایت ہے کہ نبی صلی الٹرعلیہ وسلم نے ادشا دفر ما یا آنج اوپری حدمیث کی طرح - ا<mark>بو دا ک</mark>و سنے کہا کرسفیا ن اورشعبہ کے نشاگر دول نے ان سے روامیت میں انتظا ن کیا سے کہ یہ ابن المطوس سے، یا ابوالسطوس - سیے شعبہ کے نشاگر دول کا ختلا من تومعسنعند نے اوپرکی روامیت میں خود ظاہر کیا سے مگر سغیان کے مشاگر دوں کا اختلاف واضح نہیں کیا ۔ احمد میں منتبل کی روامیت بعنی ہی جواس وقت زیرنظر سے اس اف<mark>ن المطوس</mark> کا لفظ سے اورسفیان کے کسی شاگر د

# باعصمن أكل ناسيا

تعبول كركعا ليين والسي كاباب

۸۹۸، كَتَّا تَكَا مُوسَى بُنُ إِسْمِ فِيلَ نَاحَتَا دُعَنَ آيُّوبُ وَجِيْبِ وَهِ الْمِ الْمُعَلَّمِ اللهُ عَنَ اللهُ عَنَ اللهُ عَنَ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ إِنِي اللهُ إِنِي اللهُ إِنِي اللهُ إِنِي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ إِنْ اللهُ اللهُلمُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُل

ابوہر ریدہ دختے کہ کہ ایک مرد منی مسلی الطرعلیہ وسلم سے پاس آیا اور کہا: یا رسول انتاریس نے بھول کر کھائی لیا ہے درا نخالیکہ میں روزہ سے مقابس مصنور سنے فرمایا: سجھے التاریخ کھلایا اور بلایاد بخاری ،مسلم، نتریذی، ابن ماجہ اور نسہ ایم

ہےفعل سے نہیں اورمدریث میں بچونکہ فعل کی حکا بیت اور ذکر آیا سے ہدا وہ عمدونسیان دونوں پر واقع نہیں ہوسکت

**00000000000000000** لهذاعموم باطل ہے۔ د ومسری طرف ابو<del>عبدا الل</del>ے (احمد بن منبل ) کا خرم ب پرسیے کہ جب کو ٹی بھول *کر* کھا ہے توا<del>ش گا</del> روزه فانبدینهین بوتاکیونکه به فعل اس سے بطورمعصیت واقع نہیں بھا پسواسی *طرح ج*اع میں نسیان کا بھی سے ماں جس نے عمدًا یہ نعل سکٹے اسے یہ کام بطور معقبیت واقع ہوئے اسی سیے کفارہ واحب ہوا۔ حاً <del>فظائن ج</del>جر کابیان ہے کہاس مدیث میں حب<sup>ہ خ</sup>فس کے آکرمسند ہو چھنے کا ذکر ہ**ے وہ** تو 'ابو ہر ریہ' 'راویُ مدیث تھے <del>نٹنو کا تی</del> نے کہاہے کہ جمہورکے بذہب می بھول *کر کھانے پینے سے روز*ہ فاسیدنہیں ہوتاا وراس میرنہ قضاء ہے نہکفالڈ مالك اورابن ابى تى الى كاروزه باطل با ورقفا الذم بوگئى - بعض ما كىيد نے اس مديث كے متعلق يه عذرميش كياسيه كديه خبر واحدسم حوفها ف قاعده وشرعيبي سميه . مگريه عذر باطل سيرا ورصوم كرباب ميري ٹ ایک تمستفتل قا عُدُه سے ،اور بعض نے بہرجواب دُیاسے گرمدیث میں صوم رمفہان کی ت بہذایہ نفلی روزہ تقااور بیرجواب مجی عنیر میر محرصے ۔ دار قطنی کی مروایت کے الفاظ: جور مفنان میں مجول کر افطاد کرے اس بريد قفنا رسيع يدكفاره ، يه الفاظ مالكيه كاش عدريًا في كورة كريت مي . وارتعلني في كها سيع كهاس مديث كي روایت میں ابن <u>مرزوق</u> متفرد سے جوانصاری ریحی من سعید) کے نز دیک **تق**ریبے - ابن دفیق آ تعبد نے بیعدر پیش کیا ہے کہ اس صورت میں صوم کا رُکن فوت ہوگیا تھاا ورموم ما مورات میں سے سیے اور قا عدہ بیرہے کہ مامورات میں نسیان کا کوئی انڈ نہیں ہوتا۔ اس کا ہواب بہ ہے کہ حس قا عدے کا دعویٰ کیا گیا ہے اُس کی غایت بہ ہے کہ برہنز ولیل سیے اور پیرِمدیث اس کی مخصتص سے اور حصنور کا بیرار شا دکہ ، تجھے الشدنے ہی کھلایا پلایا ، بیراس بات کا لفا یہ ہے *کہ تھے گن*ا ہنہیں ہوا کیونکرفعل حبب التّٰہ کا ہے تو گناہ منفی ہوگیا ۔ا <del>ورفقہا</del>، کا ٹجماع نمرنے والے *کے متع*لق باب نسائن من اختلاف سنے معین نے اسے اکل وٹرب سے ملحق کیا ہے ا ود بعفی نے کہاکہ اس کا حال اکل وٹرب والبے جیسائنیں ہے اور بعض نے اکل وٹٹرب میں قلیل وکٹیر کا فرق کیا ہے تمالا نکہ ظاہر معدیث سے ریز ق معلوم نىسى بوتا اوراس كى تائىد مسندا حمدى أس مكريث ست معى بوقى سے كدر سول الله ملى الله عليه وسلم ك كُفريس كسى عورت نے اثر ید کھایا اور بھراسے یا د آبا کہ وہ توروزے سے تھی۔ ذوا لیدین نے کہاکہ اب سے بھونے کے بعد روزه یا داگیا ؟ معنور سنے فرما یا کہ بنا روندہ پولا کرسے یہ رزق مجھے الٹرنے کھلا باہے۔ مولا نادشنے فرمایا کہ اس با بِسمی منغیبرکا نریہب بہ سے کہ اصل یہ سے کہ دوزہ نام سے اکل وشرب ا ور جماع ہے رُ کے دسینے گا،پس حب کسی طرح سے ان تمین چیز وں میں سے روزے کا رکن فوت ہو ہائے توروز ہ فوت موكيا، كيونككس بيزك أكن كے فوت ميو مبانے سے اس كا لوٹ مانا صرورى امرے، عذر سے ہويا بلاعذ م وخطائه، طوعاً ہو یا کریاً بشرطیکہ اُسے اپنا صوم یا دہو، شاکسے نسیان ہوا ورنہ وہ ناسی کے علم میں ہور قبل س پہھا کہ ناسی مہونے کے با وجود روزہ فا مدم ومبا تا کیونکرٹکن کی صند پائی گئی۔ ا وربیہ مالک کا قول ہے ۔ دئیں ہم نے نفش کے بلے میں قیا مس کونندک کر دیا ہے ۔ کمیونکہ حدیث ابی سریرہ در میں نسیان کی صورت میں نع کی طرف کی گئی ہے کیونکہ اس شخف کے قصدوالا دے سے ایسا نہیں بہوا۔ اورا مام الومنیفہ مسے مروی ہے کہ ناسی ہے قى مرقعنا دىنى ئېچى كىونكداسى مى رسول الشرصلى الشرعليه دسلى سے مدين مروى ئے . قياس يە ھاكە قضا، لاندم ہو گەنفتى كا تباع اولى ہے . اور حس مديث كوا بومنيف شف مىچى كهاكوئى اوراس مى تنقيد كى جە أت نىس كريسكتا \_

کیو نکہان کی ٹرا ٹیلے صح<del>ت ہرت سخت ہیں</del>) اورا <del>توہوست</del> نے کہاہے کہ یہ کو ٹی مثنا ذصربیٹ نہیں جس *پر*یم ردّ کی عرات كرسكين - اورابويوسف مديث كے صرافو مي سے تقے اور علي ابن عرام اور ابو سريره رمني الله عنهم سے مبی ہیں منقول سے ۔صوم کے باب میں نسیان اکثر بہوما تا ہے جس کا دفع کرنا مکن نہیں کہذا دفع تحرج کی ضاطراسے عذر شمارکیاگیا ہے۔عطاءا ور ثوری نے اکل وشرب ا درجما ع ہس فرق کیا ہے ا ورکھا ہے کہنسبان سے جماع ہو تو روزه فاسدسيع كمراكل وشرب بهوتوفا سدنسي سيد إنهول نے كها تم نے نفق كى خاطر قياس كوئرك كمدد باسے جو حیا ہتا تھاکہ اکل ومٹرب میں تھی روزہ فا سے ہو مبائے کیونکہ روزے کا رکن فوت ہوگیا ۔ اورنسیان کے ہا ب می حاح کے متعلق کو ٹی نفق نہیں لہذا وہ اصلِ قباس ہر باقی ہے ۔ ہم کہتے میں کہ بے شک مدبث اکل وٹرب کے متعلق ہے گراس میں بیان مشدہ مکتب جماع کی صورت میں ہی یا تی جا تہ ہے ، وہ بہ کراس فعل کو دسول التکرمسلی الشدع لمیہ وسلم ننے انٹادکی طرف منسوب فرما یا اوراس کی ا صنا فت کو بندوں سے قطع کر دیا کیونکہ اس میں اس کا قعدروالادہ دہقا ا وریہ معنیٰ ان سب تمیں با یا مبا تا ہے۔ ا وراصول کا قاعدہ سبے کہ حبب علّت نفق میں آ مبائے تواس کا یحم ہی منفوص سہوتا ہے۔ اسی طرح حمدج کا معنیٰ بھی سب میں موجود سے رانبدائعی كاك تاجة رفضاء رمضاك قفنائے دمھنان میں تانویرکا باب . ٢٣٩٩- حَكًّا ثَنَا عَبُنُ اللَّهِ بَنُ مَسْلَمَةُ الْقَعْنِينَ عَنْ مَالِكِ عَنْ يَعِيلى بنِ سَعِبْدِاعَنَ أَبِي سَكَمَةُ بْنِ عَبْدِ الرَّحْدِن آنَّمَا سَمِعَ عَائِسَتَةَ نَقُولُ نَكَانَ لَيَكُونُ عَلَيّ الصَّنُومُ مِنْ رَمُضَانَ فَمَا أَسْنَطِيبُمُ أَنْ أَقْضِيَهُ كَتَّى يَأْتِي شَعْبَانُ. عا نشہ دمنی اللہ عہٰن فرما تی تحتیں کہ میرے ذمہ دمغیان کے دوزے ہوتے تھے مگر دو سرانتعیان آنے تک مس قفناه رزگرسکتی متی د<del>سخارتی،مسلم،این ماحد، لنسانی</del>، مقهم حے : حضرت ما کشهرمنی اللیدتعا بی عنها ، بقول امام خطابی ، ان روزوں کی قعناء اس لیے مذکرسکتیں کہوہ رسوالت صلى الشدعليه وسلم كي حتى كى ادعيكى من مصروت موتى تقيل به خطابي اس مدسيف سيريداستدلال تعي كمست مبس كرتمام مهينول سي سيدام المؤمنين مرف شعبان كاذكر فرماتي مي، اس سي بطور ولا ية النفق ثابت بمواكم الركوري شخص الكادمينان <u>دا مَل ہو نے تک</u> فقنا ءنہ کرے تواس برکفارہ آئے گا۔ پرا<del>آ دہر ری</del>ے ہن ابن عباس مین ، عملی ، فاسم بن محکہ مذہری ، مالک، سفیان لوری،شا فتی، احمدبن منبل اور اسحاق بن دایمویه کا قول ہے۔ اور حسن بقتری اور ابراہیم مختی نے کہا کہ اس صورت میں فقط قفناء سے کفارہ نہیں اور ہی <del>حنفی</del>ہ کامذ مہب ہے۔ <del>سعید بن جبیر اور قتا ہ</del> کے نمز دیک کفارہ بعبورت اطعام موگا مگرقفنا ،منررسی .

مولا نائٹنے فرما یکواس حدیث سے است دلال کیا گیا ہے کہ مصرت عائشہ دہ تغلی روزہ نہیں رکھتی تغییں۔ مزعشرۃ وکا کجم میں نہ عاشودا دعیرہ میں ۔ کیو تکہ قضائے دمضان جو واجب علی جب انہوں نے انگے شعبان تک نہ کی تو نفلی دوزہ کا ترک تواس سے اولی تھا۔ اور بیر دسول الٹہ صلی الطرع لیہ وسلم کے سی کے باعث تھا۔ بھاری کا نفظ ہے ، انشغی با ننبی صلی الشرعلیہ وسلم - اور مسلم میں ہے : لمکا ک درسول الٹہ صلی النشرعلیہ وسلم - اوراس مدین و دسیل ہے کہ قصنائے دمضان میں عذر سے یا بلا عذر تا نحیر مبائز ہے کہو نکہ صدیث میں ہیر اصنا فہ ، لمرک ک درسول الٹہ صلی الشر علیہ وسلم ، نحفاظ مدین کی ایک جماعت کے جزم سے مطابق محروج ہے۔ سی بظام رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہونا با محصوص اس سے کہ اندواج مطہرا ت معنور سے اکثر و بدیشتر سٹر عی مسائل دریا فت کم نی تھیں ، یہ بتا یا سے کہ رہر تا نحیر عذر مشرعی کی بناء ہو تھی۔

قفنادتیں انتلاف ہے کہ آیا اُسی طَرح ترتیب سے جیسے کہمہیام کی فرمنیت ہے ۔ اورقیاس کا تقا منا ہی ہے ۔ گرحہورنے متواتر قبغناء کو وا حب نہیں ما ناکیو کہ آیت : فعِرَّ کا مِنْ آئیم اُنٹوئیں فقط شمار پولاکرنے کا حکم ہے ۔ اور عائشہ رمنی الطرع نما سے روایت ہے کہ اصل آیت ہیں مُنٹنا بِجانِ کا لفظ بھی تفاجو نمسوخ ہوگیا ۔ اور کو طامیں ہے کہ یہ اُن کن بن کعب کی قرارت ہے ۔ اس سے معلوم ہو تا ہے کہ کیہے متوا تر قفناء کا حکم تفا بھر منسوخ ہوگیا ۔ گر تنا بع ہرصورت او لی صرور ہے ۔

باك فيمن مات وعكير صيام

باب بومرمائے اوراس کے دمرروزے ہول ۔

٠٠٠١. كُلَّا ثَنَا آحُمَدُ بُنَّ صَالِمٍ مَا أَبْنُ وَهُيِبِ آخُبُرَ فِي عُمُرُوبُ الْحَاياتِ

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِى جَعُفِرِعَنْ مُحَتَّدِهِ بْنِ جَعْفِرِبْنِ الذُّبَيْدِعَنُ عُرُوةَ عَنْ عَا مُشَنَدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْسُ وسَلَّوْفَالُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْسِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيَّةً .

معفرت عائشہ دضی النّدعنها سے دوایت ہے کہ نمی صلی النّدعلیہ وسلم ننے فرّیا یا جوشخص مرمبا سے اوراس سے ذمہ دوز سے ہول تو اُس کا ولی اس کی طوف سے روزہ دیکھے دستخاری ومسلم ، ابو واؤ و ننے کہا کہ یہ نذرمیں ہے اور یہ احمد بن حنبل کا قول ہے ۔

شیرے : طبی نے اس مدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اس مدیث کا معنی یہ ہے کہ اس کا ولی کھلاکراس کا تدارک کسے ، گویا یہ اس می طوف سے روزہ ہوگا ۔ علی القاری نے کہا ہے کہ علماء نے اس مسئلہ میں اختلا ن کیا ہے کہ مرنے وا سے سے زمتراگہ صبام ہول تو اس کی تلا نی و تدارک کیونکر ہوسکتا ہے اس میں جہوں کا فرمہ بیسے کہ اس کی طوف سے روزہ نہیں رکھا جا سکتا، الوصنیف، شافتی (ایک قول میں) کا ہی ندیہ ہے ۔ اورا نہوں سنے اس کی طوف سے روزہ نہیں رکھا جا سکتا، الوصنیف، شافتی (ایک قول میں) کا ہی ندیہ ہے ۔ اورا نہوں سنے اس مدیث کی تا ویل کی ہے کیوں کہ صحابہ کے فتا وی اور قیاس اس کے ضلاف ہیں ۔ اور اسی طرح آئیدہ مدیث ہی

جواگرجہ موقون نے مگر مرفوع کے حکم میں ہے۔ ما فظ آبن مجر نے فتح الباری میں مکھ ہے کہ شا فعی م کے قول مبدید کے مطابق اس مدمیث کا معنی بیہ ہے کہ مرنے والے کا ولی کوئی ایساکام کرہے جو صوم کے قائم مقام ہواور وہ إطعام ہے۔ اور اس کی نظیر رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کا بہ قول سے کہ: مثل مومن کا ومنو، ہے، بعنی ومنوا کا قائم مقام ہے دور اس کی نظیر رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کا بہ قول سے کہ: مثل مومن کا ومنو، ہے، بین اس مدریث میں بدل کومبدل کا نام دیا گیا ہے ، اس طرح بیاں بھی ہے کہ ایسافعل سے صوم کا نام دیا گیا ہے۔

حنفیہ نے ان دونوں مدینوں کے متعلق یہ عذر بیان کیا ہے کہ حفرت عائشہ صدیقہ منے ایک برنے والی عورت کے متعلق سوال کیا گیا تھا جس کے ذمتہ دوز سے سے ، انہوں نے قرمایا کہ اس کی طوف سے کھا نا کھلایا جائے اور شمن بہتی ہیں حضرت عائشہ دمنی الشرعنیا کا قول مروی ہے کہ اپنے مردوں کی طرف سے دوزہ مت رکھو بلکہ کھا نا کھلایا جائے مصنف عبد الرزاق میں حصرت ابن عباس معالی کو کھا نا کھلایا جائے ۔ اور نسانی نے نے ہوم گیا تھا ور اس کے ذمر وزیت کے متعلق مروی ہے جو مرکیا تھا ور اس کے ذمر وزیت کی سے دوایت کی سے دوایت کی سے دوایت کی سے کہ کوئی کسی کی طرف سے دوزہ نہیں دکھ سکتا ۔ اور تر ندی میں ابن عمر دہ کی مرفوع حدیث ہے کہ جو شخص مرکیا ہواور اس کے ذمر مرصفان کے دوزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر دوزے کے عوض ایک مسکیں کو کھا یا جا با عنی اس کے ذمر مرصفان کے دوزے ہوں تو اس کی طرف سے دورہ کی مرفوع حدیث کھا یا جا باغی دوایت کی ہے کہ این عمر میں اس عرب نا کہ این عمر میں اس عرب نا کہ ہو تھی ہو کہ اپنی عرب ابنی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ مسکتا ہے ۔ راوی جب ابنی روایت کی ہے کہ این عرب ابنی عرب ابنی کے دول سے کہ این عرب ابنی کی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ مسکتا ہے ۔ راوی جب ابنی روایت کے خملا ف فتو کی دے تو از روئے اس حدیث وہ اس حدیدے کو منسوخ جانن ہے ۔ راوی جب ابنی یہ میں اس کے خملا ف فتو کی دے تو از روئے اس کے دربے کی متعلق بر نہیں سے کہ مالک نے نے فرایا دیمیں نے مدید کی ایک دلیل ہے کہ مالک نے نے فرایا دیمیں نے مدید کی ایک دلیل ہے کہ مالک نے نے فرایا دیمیں نے مدید کی دیمی ہے کہ مالک نے نے فرایا دیمیں نے مدید میں کے دربے کے دربے کے مالک نے دورہ اس حدید کی دوسرے کی طرف سے کہ مالک نے دورہ اس خورہ کی متعلق بر نہیں سے کہ مالک نے دورہ کی سے کہ مالک نے دورہ کی دورہ کی متعلق بر نہیں سے کہ مالک نے دورہ کے دورہ کی صفحا کی یا تا بعی کے متعلق بر نہیں سے ناکہ اس کے دورہ کے کے دورہ کے دورہ کی سے کہ مالک نے دورہ کی سے دورہ کی سے دورہ کی متعلق بر نہیں سے دورہ کی سے دورہ کی متعلق بر نہ کی سے دورہ کی متعلق بر نہ کے دورہ کی سے دورہ کی متعلق بر نہ کی سے دورہ کی سے دورہ کی متعلق بر نہ کی سے دورہ کی سے دو

ا اس مدسیت کے راوی عبید اللّرین ابی جعفر کوامام احمد نے غیر قوی قرار دیا ہے۔

موم کا بانمازے بدیے نماز کا حکم دیا ہو۔

ا بن عباس سنے کہا کہ جب کوئی آدمی در مضان میں بہیار ہو کرمرگیا اور تندرست بنہوا تواس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے اور اس بے کوئی قضاء مہیں اور اگر اس نے نذر کی بھی تواس کا ولی اس نے نذر کی بھی تواس کا ولی اس نے نذر کی بھی تواس کا ولی اس کی طرف سے نذر پوری کرے در حقی سنے میں کم کی کھی ہے کہا ہے وکہ ' لیکھم' کا لفظ ہے، بعنی "وہ دوزے کی کھی افتح میں گئی ہے۔ کہا ہے وکہ افتح میں کہا ہے در حقی سنے میں کم افتح میں کہا ہے در حقی سنے میں کم افتح میں کہا ہے۔ اور میں کہا ہے کہا کہا ہے کہا ہے

منتی ہے بخطابی نے معالم انسن میں اور کی مرفوع مدیث کے متعلق لکھاسے کرید اس شخص کے تعلق سے حس کے درمضان کا یا ندر کاروزہ ہومثلا وہ مسافر کتا تو گھر لوٹ آیا اور قعنا کریکتا تھا مگرازراہ تعزیط قضاء نرکی حتی کہ نوت

موگیا . یا وہ مربین بھا اور تندرست ہوگیا مگراس کے با وجود روزہ نہ رکھا . پ<u>س احمد اور اسحاقی اس مدین کے ظاہری</u> طرف گئے ہیں اور انہوں نے کہا سے کہ اس کا ولی اسکا ولی روزہ درکھے اور ہی اہل ظاہر کا ند سہب ہے ۔ اور بعین اہل علم نے اس کا یہ معنیٰ بتایا ہے کہ اس کا ولی اسکی طرف سے کھانا کھلائے ہوجب اس نے الیباکیا تو گویا اس کی طوف سے اسے روزہ رکھا ، اور می دیٹ میں اطعام مو تو ہے ، مشل سور کہ المائدہ مرہیں ارشادِ خدا وندی ہے ، او عند کی کو فو سے کھی نائب اور قائم مقام ہوتا ہے ، مشل سور کہ المائدہ مرہیں اور شاکت اور شائدی کا خرہب یہ ہے کہ کسی کا دوسے اس آ بیت سے بتہ چلاکہ یہ دونوں ایک دوسرے کے نائب ہیں ۔ اور مالک اور شائدی کا خرہب یہ ہے کہ کسی کا دوسے کی طوف سے بتہ چلاکہ یہ دونوں ایک دوسرے کے نائب ہیں ۔ اور مالک آور شائدی کا خرہب یہ ہے کہ کسی کا دوسے کی طوف سے دونوں ایک ویشی کی طرف سے دونوں ایک ویلی و خوا نہ ہیں ہوتا ۔ اور عاقد اہل علم اس مسئلے پرمتفق ہیں کہ جب کوئی شخص مرصن یا سفر ہیں دونرہ نزد کھے بھر تھنا ، ہیں تفریط نہ کہرے اور مر جائے تو اس کے ذمر کچھ نہ ہیں اور اس کی طرف سے مرصن یا سفر ہیں دونرہ نزد کھے بھر تھنا ، ہیں تفریط نہ کہرے اور مر جائے تو اس کے ذمر کچھ نہ ہیں اور اس کی طرف سے ہی کھانا کھلایا جائے ۔ اور می مسلک طاؤس مینی سے بھی کھانا کھلایا جائے ۔ اور میں مسلک طاؤس مینی سے بھی موری ہے ۔

مولا نارشنظرها یاکه مهندی نسخو رس که بیقتی کا لفظ سے اور درست وہ سے جوم صری نسخے میں سے بینی کم نیقتی اور مہندی نسخوں میں سے بینی کا نیقتی کا لفظ سے اور اس بر بد بات بھی دلا است کرتی ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بر مدین منتقی الا نحبار میں دوایت کی سے اور اس بی بھی کم کیفٹے۔ اور کم لیفتی کا لفظ معنی بھی درست نہیں ہے کیونکہ جب کوئی آدمی درمان ان میں بھی ارم بی جا دور من سے تندرست منہ ہوا ہو، اور اس نے جگ اور مرمن است نہ ہوا ہو، اور اس نے جگ اور مرمن سے تندرست منہ ہوا ہو، اور اس نے جگ اور اس نے جگ اور مرمن کے درست نہیں ہے کہ عب کوئی آدمی درمان میں بھی ارم بیار ہوا ور میما دری کے باعث روزہ نہ رکھ سکے، مجر جب رمان ان میں بھی اور ہوا کہ اس کے درست نہ ہوا ہو، اور اس نے جگ اور اس نا در کھا ہے اور اس بنا ورس سے نفا کا میں میں اس کا ولی اس کی طرف سے بی دونہ ہور تف اور کوئی اور اسے اور کا تو اس کی طرف سے بطور قضاء دونہ ہور کھا اور میں اور اس اس کی طرف سے بطور قضاء دونہ ہور کھا ہور کھا اور میں اور اس کی طرف سے بی دونہ ہور کی تفاء کا دونہ در کھی ہور کہا ہوگ کا دونہ در کھی ہور کہا تھا کہ دونہ درکھا تھا ہور کہا تھا ہور کھا تھا ہور کھا تو درکھا تو کہا ہور کی اس کی طرف سے بی دونہ ہور کا اور کہا تھا وردہ درکھے بہی دونہ ہور کھا اور بے داور کا تو کا دونہ درکھی ہور کہا کہ دونہ ہور کہا ہور کہا تھا ہور کہا تھا ہور کھی اور کھی اسے میں دونہ ہور کھا اور ہے دونہ درکھی تھا ہور کھی اس کی طرف سے دونہ ہور کھی تھا ہور کھی اس کی طرف سے دونہ ہور کھی اسے کہا کہ دونہ درکھی تھا ہور کھی اس کی طرف سے دونہ ہور کھی اس کی طرف سے دونہ ہور کہا ہور کہا تھا کہا ہور کہا تھا کہا ہور کہا تھا کہا ہور کھی اس کی طرف سے دونہ کہا کہ دونہ کے تو دونہ کہا کہ دونہ کے تو درکھی تو درکھی کہا کہ دونہ کے تو درکھی کہا کہ دونہ کے تو درکھی کہا کہ دونہ کے تو درکھی تو درکھی تو درکھی تو درکھی کہا کہ کوئی اس کی دونہ کے تو درکھی تو درکھی

بَأَكِنِكَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ.

مفریس روزے کا باب.

٢٣٠٢ - حَكَّا نَنْنَا سُلَيْمَا ثُنَ حُرْبِ وَمُسَدَّدٌ فَالاَنَا حَمَّا لَا عَنْ هِ شَامِ نِنِ عُوْدَةً عَنْ اللهُ عَلَيْمِ وَسُلَمَ سَالًا النَّبِي صَالًا اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ عُودَةً عَنْ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ مُعُودَةً عَنْ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ مُعُودَةً عَنْ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ مَعْدُونَا اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ مَاللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ مَا اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْمُ وَاللَّهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمُ اللّهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمُ اللهُ عَلَيْمُ الللهُ عَلَيْمُ اللّهُ عَلَيْمُ اللّهُ عَلَيْمُ اللّهُ عَلَيْمُ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمُ اللّهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمُ اللّهُ عَلَيْمُ وَاللّهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمُ الللهُ عَلَيْمُ وَاللّهُ عَلَيْمُ عَلَيْمُ وَاللّهُ عَلَيْمِ عَلَى اللّهُ عَلَيْمُ وَاللّهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمُ عَلَيْمِ عَلَيْمُ وَاللّهُ عَلَيْمُ عَلَيْمِ وَاللّهُ عَلَيْمِ عَلْمَ عَلَيْمِ وَسَلَّمُ عَلَيْمِ عَلَيْمُ عَلَيْمِ عَلْمُ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَيْمِ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَيْمِ عِلْمُ عَلَيْمِ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَيْمِ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَّهُ عَلَيْمُ عَلَّهُ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَّمُ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَّمُ عَلَيْمُ عَلَّا عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَّمُ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَّا عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَيْمُ عَلَّا عَلَ

عَنُ جَيّهِ قَالَ قُلُتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّى صَاحِبُ طَهْ رِلَ عَالِمِهُ السَّافِرُ عَلَيْهُ وَاكْرِنِير وَلِنَّهُ رُبَّهُ اصَادَ فَنِي هُ فَهُ الشَّهُ لُو يَغِنِي رَمَضَانَ وَإِنَّا آجِلُهُ الْفُوّةَ وَإِنَا شَابَّ فَاجِكُ بِإِنْ أَصُومُ يَا رَسُولَ اللهِ آهُونُ عَلَى مِنْ آنَ أَكْ يَجِدُونَ فَيَكُونَ دَبْنَ اَفَا صُعْمُ يَا رَسُولَ اللهِ اَعْظُمُ لِلَّجْرِى آوا فُطِرُقَ اللهَ فَاللهَ فَي لِكَ شِنْتُ يَا حَمْزُةً .

حمزه اسلی من نے کہا کہ میں نے کہا یا دسول اللہ میں سوار ایوں والا ہوں، انہیں مبلاتا ہوں، ان ہرسفر کہتا اور کرائے بر حبلاتا ہوں اور باریا ایسا ہوتا ہے کہ ہر مہینہ ( لینی دمضان ) آ جا تا ہے اور میں توت یا تا ہوں، تو ان آدمی ہوں، یا رسول اللہ مجھے روزہ در کھنے میں زیاوہ اجمد ہوگا یا نہ دیکھنے ہیں ؟ حضولا سنے فرمایا: اسے حمزہ ان میں سسے جومورت مجمی تو جا ہے دکر ہے وہی انفسل ہوگی بسلم اور نسانی آ

م. ١٩٠٠ حمّا فَكَ مُسَدَّدُ كَا الْهُوْعَوَا نَدَى عَنَى مَنْصُورِعَنَ عُجَاهِدِهِ عَنَ طَاوَسِ عَنِ الْمِنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجِ النَّبِيُ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَتَّوَمِنَ الْمَكِينَةِ إِلَى مَكَّدَةَ حَتَّى بَلَغَ عُسُفَانَ ثُنَّ وَعَابِا نَاجِ فَرَفَعَذَ إِلَى فِيْدِ لِيُرِيهُ النَّاسَ وَ لَا لِيَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ الْنُ عَبَاسٍ يَقُولُ فَى مَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ وَاقْطَرَفَمَنَ

سایه کیا مباریا تھا، آپ نے فرما یا اسفرس دوزہ رکھناکوئی ٹیکی نہیں، بینی اس قسم کاروزہ جس کا متیجہ بہ ہو۔

شًاءُ حَدَامٌ وَمَنْ شَاءً ا فُطُرَ.

ا بن عباس منے کہاکہ بی مسی الٹرعلیہ دسلم مدینہ سے کرکو مبلے د نیخ کہ کے سال ہیاں ٹک کوٹسفاں پنچے تودیا ہی کا ) برتن منگوایا اوراسے اپنے منہ کی طرف انٹمایا تاکہ لوگ د کھ دیں اوریہ درمضان کا وا تعہدے۔ بس ابن عباس دخکتے تقے کہ درسول انٹر صلی انٹرعلیہ وسلمنے روزہ بھی درکھا اور افطار بھی کیا، پس حوجیا ہے روزہ رسکھے جو بہاہے نہ رکھے۔

بخادی مسلم، نسبا فی

نشرے: عشفان کہ سے دو مرصلے دام میں ہرواقع ہے، جن لوگول نے کھاکہ وہ مدینے کے قریب ہے سہ قلم سے
یا غلطی سے الساکیا ہے ۔ اس مدین ہیں ابن عباس ہن کا قول صوم وا قطار میں تخییر کا ہے مگراو ہر علامتہ قطابی سے
منعول ہواکہ ان کے نزدیک سفر میں روزہ مرسے سے حہائنہ نہیں ۔ اور طلا تاری نے مشرح اکسنت سے نقل کیا ہے ،
مثا ید دو تول ہوں یا ایک سے رجوع کر لیا ہو، مگر قوی ہی نظر آتا ہے ہواس مدیث کے آخر ہیں ہے کہونکہ یہ
اس مدیث کی روایت کے دیا تھی آیا ہے اور داوی خود ابن عباس منہیں ۔

۵۰۸۲ کی نشکا آخمک بُن گُونس نَا مَا احْرَی نُونس نَا مَا احْرَی اَ اَعْرِی التَّلِو ُبِلِ عَنْ اَشِی قال سَا فَرْیَا مَعَ دَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْ ہِ وَسَسَّکَو فِی دَمَعَانَ فَصَامَ بَعُضْنُنَا کَ اَفْطُرُ دَعُضَنَا فَکَوْرَ یَعِبِ الصَّا بِحُوعِ کَی الْمُغْطِرِ وَ لَا الْمُفْطِرُ عَکَی الصَّا يُورِ

انس سننے کہا کہ ہم نے رمعنا ن میں رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا ہم میں سے بعض کا دوزہ نھا اور بعض کا نہ تھا ۔ بس روزہ وار نے مُعظر می اور مُعظر نے روزہ وار مرکوئی عیب نه رکھاد بخاری مسلم ، مسلم میں ابوسعیوش کی اسی مفہمون کی مدیرے با فتالات الفاظ آئی ہے ، جس سے نا بت بہوتا ہے کہ جوتوت پائے وہ روزہ دکھ سے بہ بھی اچھا ہے اور جومنعف یا سے وہ در دکھے وہ بھی ٹھیک ہے ۔ اس نفس سے اس بارے میں نذاع کا فیصلہ ہوجا تاہے۔

٧٠٠٧ حكًّا ثَنَّا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهُبُ بْنُ بَيَانٍ ٱلْمَعْنَى فَالْاَنَا ا بْنُ

وَهُرِب كُلُّ قَانَ مُعُاوِيَنُهُ عَنُ رَبِيعَ ثَرَ بَنِ يَنِ لَكَا أَنَّهُ حَلَّا ثَهُ عَنَ فَزَعَةَ قَالَ ا تَبُتُ اَبَاسَعِيْ الْنُحُكُّارِيَّ وَهُوكُفْتِي النَّاسَ وهُمُ مُكِبُّونَ عَلَيْ لِمَ فَانْتَظُرُتُ حَلُوتَهُ فَلَمَا خلاساً لُنُهُ عَنُ صِمَام مَعَمَان فِي السَّفَرِ فَقَال حَرْجَنَا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْ مِ وَسَلَمَ فِي رَمَ ضَانَ عَامَ الْفَنْ فِي السَّفَرِ فَقَال اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْ لِهِ وَسَلَّو رَعُنُومُ وَنَعُنُومُ وَسَلَمَ فِي رَمُضَانَ عَامَ الْفَنْ فِي السَّفَارِ فَقَالَ إِنَّ مَنُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْ لِهِ وَسَلَّو رَعُنُ وَمَعَى اللهُ عَلَيْ اللهِ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ الْحَلَى اللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

<u>Egrandannonnonnennenneeddooddooddoo</u>grandannoodele

عَىٰ وَكُمْ وَالْفِطْرَا قُوٰى مَكُمْ فَا فُطِرُوا فَكَانَتْ عَزِيْمَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلِيُر وَسَكَوَ فَالَ الْبُوْسِيْدِ الْمُوْكَالُوا كُنُوكُمْ الْمُعْرِينِ مَعَ النَّبِي صَلَى اللهُ عَكِيْ وَسَلَّحَ فَهُلَ لَحْ لِكَ وَبُعُنَا لَا لِكَ -

قرعہ نے کہاکہ میں ابوسعیدا لخدری ہن کے پاس گیا وروہ لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے سقےا ور لوگ ان پر محکیکے م و نے تقے ۔ نس میں نے ان کی ضلوت کا انتظار کیا ، پس حبب وہ تنہام و سے تو میں نے اُن سے دم عنیان کے دوزے کے سفريس ر كھنے ہزر كھنے كاسوال كيا. ابوسعيدرم نے كهاكہ ہم نتح كة كيرسال رسول التلرصلي التله عليه وسلم كيرسا عقد مدتنة سے نتكے ،كيں دسول التّرصلی التّرعلیہ وسلم دوزہ د کھتے ستے اور سم مَبی د کھتے ہتے ۔ یب منزلوں میں سے ا کیٹ منزل ہے ہیتے تو فر مایاکہ تم اپنے دشمن سے قریب آ گئے ہوا ورروزہ ہردھنا تمہادے سیے نہ یادہ قوت کا باعث ہے ۔ بس مسح کو تم مس سے تَعِفْنُ كَا دُورْہ مُقَاا وربعفنَ كا نهيں ها.ابوسعيد منے كها كە بھرىم جيكے اورا يك منز ل بېر پہنچے تو حفنو درنے فر ما ياكہ کل مسیح تہما دا دشمن سیے آمنامیا میں اور اس دوزہ نہر کھنا تہما دسے لیے زیادہ قوت کا باعث سیے لہذا دوزہ مُست ر کھو۔ بس پردسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم کی طرف سے تاکسیدیتی ۔ الوسعیدرم نے کہاکہ بھریں نے اس سے تبل تھی اور بعد میں بھی اپنے آپ کودسول الٹرمسلی الٹرعلیہ وسلم کے ساتھ روزہ ریمنے ہوئے دیکھا ہے د<del>مسلم، نسائی، ترمذی</del>ی، مترح، اس مديث سيمعلوم بواكرسفر مي محن تلف احوال بوتے ميں، تعصن ميں صوم وا فطار دونوں كا اختيار موتا سے، بعصن میں افطار انفنل ہے اور تحبب دخمن روبر و ایجائے توعزیمت وایجا ب یہ سے کہ روزہ مزر کھا جائے اش مدئیث سے کئی فتہی اختلات کا تطعی فیصلہ ہومیا تاہے۔ بلکہ حصرین کھی جب جہا دوقتال کامو قع ہوتوبعض ایوال سی دوزہ ندر کھنا افضل ملکہ بعین خاص احوال میں واحب مہوجا ہے گا حکیبا کرفقہ کی کا بول میں تفعیبل موجود سے بنطلتی سنے کہا سے کہ بعض اہل علم نے کہا ہے : حبب دمعنیا ن میں سفر شروع کر سے تو روز ہ توڑنا ما ٹئرنہ ہو گا کیونکہ الٹرتعالی نے فرمایا: فکھن شہدک مِلْکُمُوالشَّهُ کُو فَلْکِیکُ مُمُدُّہُ ۔ نگراس شَهُ وسے مراد میارے فیلنے کا شہود تبہ میں ہو تاہے۔ ا وراس کی دلیل به کوریف سیے که حفنور سفے برمبر عام روزه بو قت بنار رمعنان میں بحالت مفرانطار خر مایا اور لوگول کود کھا کہ الساکیا تھا ۔

### باسیس نوک اختارالغظر نوک متیاری اب

2. ٣٨. كَمَّ نَكَ الْبُواْنُولِيْ وَالطَّهَ الطَّهَ السَّهُ كَا شُعُتَ يُحَنَّ مُحَمَّدُ فِي عَبُوا لَرَّحْسِن يَعْنِى ابْنَ سَعُوبْنِ ذُمَ ا رَنَهُ عَنْ مُحَمَّدُ بْنِ عَبُوو بْنِ حَيْنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِا لِللَّهِ

وَضَعَ شَكُرًا لصَّلُوٰ فِإِ أُوْنِصُفَ العَمَّا وَهِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسْكَا فِيرَوَعَنِ الْمُرُضِعِ أَوِالْحُبُلَىٰ

وَاللهُ لَقُنُ اَنَا لَهُمَا جَمِيْهِ عَا اَوْ اَحَدَاهُمَا فَالَ فَتَلَمَّفَتْ نَفْسِيُ اَنَ لَا أَكُونَ اكلت مِنَ طَعَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَكِينِ وَسَتَّوَد

انس بن مالک فتشیری دانصاری نہیں سنے کہا کہ دسول الشرصلی التُرعلیہ وسلم کے ایک درسا ہے نے ہم ہم ہر غارت ڈالی-اس نے کہا کہ میں دسول صلی الشہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حبکہ آپ کھا نا کھاد ہے مقے آپ نے فرمایا بیچھ جا دُاور ہما دسے مسامحہ کھا نا کھاؤ، میں نے کہا کہ میں توروز سے سے ہوں جعنور نے فرمایا : بیچھ جا دُمیں تہیں نما ذاور روزے کے متعلق تباتا ہوں ، الشرتعالی نے مسافر سے نصف نما زاور پوداروز ہ

سا قط کرد یا ہے اور دود صربل نے والی سے یا صاحلہ سے ۔ والشرحضور سے دونوں یا ایک کانام لیا، پس تجھے دل میں ہست افسانی دل میں ہست انسانی الشرون میں سے کیوں نہ کھالیا (تر مذی انسانی ا

آبن ما جه - تر مذی سنے اسے مدیث حس کہا)

نثیم ح : تشه ندی نے کہا کہ اِس انس بن مالک قشیری سے صرف ہیں ایک حدیث مروی ہے۔ مندری ہے کہاہے کہائے کہائے کہائے کہ انس بن مالک پانچ ہیں ، دومسحا بی میں ایک برانس بن قشیری اور دومرا ابو حزہ انس بن مالک انصاری ایسوال شر صلی الشرعلیہ وسلم کا خادم : ہمیراانس بن مالک ا مام مالک کا والدہ ہے جس سے ایک حدیث مروی ہے۔ چوتھا انس بن مالک جمھی کا باشندہ کھا۔ بانچوال انس بن مالک کو نی تھا جس نے حماد بن ابی سلیمان اور اعمش دعیرہ سے دواست کی سے

تعطابی نے اس مدیث کے تحت میں مکھا ہے کہ مبی کسمی سلسلٹ کلام میں چند مختلف الاحکام چیزوں کو بھی جمعے کر دیا جا تا ہے۔ اب ہماں پر بنا نہ کے نصف کی معانی کا ذکر ہے جو باسکل معان ہے اوراس کی قفاء نہیں حبکہ سفریس وزہ نہ رکھنے کی دخصت دی گئی ہے مگراس کا سفوط عارضی ہے اور قفناء وا جب ۔ ما ماری ورت ا اور مرضعہ ہے کی خاطر روزہ ا نطا در کریں گی اور بھر قفاء کر ہیں گی، سٹوا فع سے نز دیک کفارہ بھی دیں گی کیونکہ ان کی اور بھر تفناء وا جب ہے قفناء اور کفارے کا وجوب کیونکہ ان کی مرت قفناء وا جب ہے قفناء اور کفارے کا وجوب سنا فتی ، جہا مہدا ورا حمد کے نز دیک ہے۔ مالک نے کہا؛ حاملہ قضاء کرے گیا ورکفارہ نہ دے گی کیونکہ میں کہ اور اس میں کے کہا جو اس میں کہ اور کفارہ نہ دے گی کیونکہ میں کہا۔

حال*ت مربعین جیبی ہے ۔مرمنعہ قصنا و کے ساتھ کفارہ بھی دسے گی بحسن بھری اورع <mark>طاء بن ابی ر</mark>باح کے نزد کیسان پر قضاء سے کفارہ نہیں ۔ ہی قول <del>صنفیہ، اوزاع</del>ی ا<del>ور تو ر</del>ی کا ہے ۔* 

اس مدین کے راوی ابو ہلال را سبی میں کلام کیا گیاہے۔ بخاری نے اسے منعفاء میں شماد کیاہے۔ نسانی نے اسے عیر قوی ابن سعائے نے اسے عیر قوی ، ابن سعائے نے صعیف الج واقی و نے ثقہ کہا ہے۔ انس بن مالکٹ قشیری مسلم تھے مگران کی قوم اجبی مشرک محتی حبر پیمسلمانوں نے ممل کیا تھا۔ نساتی کی روایت سے مطابق ان کے اون شا اور مسند اسمہ کے مطابق ان کے مسلمے میں یہ بادگا ہ نبوی میں ما صربوٹ تھے۔ یہ انس بن مالکٹ اس وقت سفریں سے اسی سیے معنور نے ان کے درامنے معوم کے بارسے میں مسافر کا مسلم میان فرمایا۔

## باس في من اختارً الحِسامر

باب ال لوگو س كيال مي حبنو سفر وزع كوافتهادكيا

٥٠٧١. حكاً ثَكُا مُعَوِيلًا ثُكُا مُعَوِيلًا بُنُ الْعَصْلِ لَا الْولِبِثُلَا نَا سَعِيلًا بُنُ عَبُوا لَعَسَ زِبْنِهِ حَلَّا ثَنِي الْعَصْلِ الْمَادُواءِ عَنْ أَقِى النَّادُواءِ قَالَ حَرُجُنَا مَعَ وَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْ مِن اللهُ عَلَيْ مُعَلِى اللهُ عَلَيْ مَعَ وَسُلُو فِي الْمَعْلِ عَنْ وَاحِبَ فِي حَتِي اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ مَا اللهُ عَلَى مَا مِن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ مَن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ مَن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ مِن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ مَن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ مَن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ عَلَى مُن اللهُ عَلَى مَا مُن اللهُ عَلَى مُن مُن مُن اللهُ عَلَى مُن اللهُ عَلَى مُن اللهُ عَلْمُ عَلَى مُن اللهُ عَلَى مُنْ مُن اللهُ عَلَى مُن اللهُ عَلَى مُن مُن اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى مُن اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ ع

ا بوالدر دا درمننے کہا کہ ہم رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کے ایک عز وسے ہیں آپ کے مدا تھ گئے ،گر حی مشرید تھی حتی کہ ہم میں سے کوئی اپنا ہا تھ یاا پنی ہتھیلی مشرت گر ما کے باعث رکھ لیتا تھا۔ ہم میں دسول الشرصلی الشرعلیشم ا ورعبد الشرب روا صرکے ماسوا کوئی ہمی روزہ وار در تھا دبخا ری مسلم ، آبن ما جر، مسلم کی بعفی روایا ت ہیں فی دُکھنا ک ہمی آیا ہے ۔اس سے ابن حمد م کے اس بیان کا رق ہو تا ہے کرٹ یدیر روزہ نغلی ہوگا۔

١٨١٠ - ١٨١٠ تَكُنَّا حَامِدُ بُنُ يَخِيى لَا حَاشِحُ بُنُ القَاسِوح وَنَا عُقَبَلَهُ بُنُ مُكَرِّمُ لَا اللهِ اللهِ الْكَلْوَيِّ فَسَالًا اللهِ اللهِ الْكَلْوِيِّ فَسَالًا اللهِ اللهِ الْكَلْوِيِّ فَسَالًا اللهِ اللهُ عَلَى اللهُ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ ال

كاوِنى إلى شِبَعِ فَلْبِيصُهُم دَمُعَنَاكَ جَبِيْتُ ٱدُرَكَهُ ۔ مور سور الله الله من كار مور نار بر مار اللہ اللہ

ر ما جائے آسائش بہر پہنچ ما تا ہوئس رمضان کو وہ مہماں بالنے اس کا روزہ در کھے۔

مشی ہے؛ منذری نے کہا ہے کہ اس صریف کی سند میں <del>عبد آکھ</del> مدبن حبیب ازوی بھری سے جس پر محدثین نے تنقید کی سے <del>۔ آحمد</del> نے اسے منعیف اور مجا دی نے اسے مشکرا کے دیٹ ، ذاہب الحدیث کہا ہے اوراس کے باعث اس مدیرے کولائشی کہا ہے۔ وہ صرف اسی مدیث سے باعث ہچ**پ** ناجا تا ہے ورن جھول ہے۔ یہ مریث منعیف

7379079791991149379079079079099090<del>084</del>90**09**09090808080808088

تھری مگرسی درجیمیں اگراس کا عتبار کیا جائے تو یہ امراستحہا ب سے لیے ہے ور مزحفنور اور آپ سے ساتھیوں نے اثنا و پیفر میں روز ہ افطار کیا ہے ۔

٢٣١١ ـ حَكَّ نَكَانُصُرُ بِنُ الْمُهَاجِرِنَاعَ بُهُ الطَّمَدِ بَعْنِى ابْنَ عَبُدِ الْوَامِ ثِ نَاعَ بُهُ الصَّنَمَدِ بُنُ جَبِيبِ حَتَى ثَنِي أَنِى عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَتَ عَنْ سَلَمَتَ بْنِ الْمُحَيِّ قَالَ فَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَمِنَ اَدُرَكَ مَ دَمَعَانُ فِي السَّفَرِ فَلَاكَ مَنْ مَعْذَا هُدُ

و در مری سندسی سلمت بن الممبق کی وہی حد میٹ جوا دہر گزری۔اس میں بدلفظ ہے : جس شخص کو دمفنان معفر میں آجا ئے الحا ور شیجے وہی دادی عبدا تصمیسیے جوشعیف ہے ۔

### با هِ مَنْى يَفْطِلْ لَمْسَافِ رَلْدُا خَرَجَ باب مسازجب نَكَ وَكَبِ اظْلَارُمِ عَـ

٢١٨٧ - حكّا نَكُ عَبَهُ اللهِ بَنُ عَهُمَرَ حَكَا تَكُ عَبُكَ اللهِ بَنُ اللهِ بَنُ عَهُمَا اللهِ بَنُ اللهِ بَنُ اللهِ بَنُ يَجِيلَ المُعَنَى حَكَا تَكِي عَبُكَ اللهِ بَنَ اللهِ بَنَ يَجِيلَ اللهِ بَنَ يَجِيلَ المُعَنَى حَكَا تَكِي سَعِيكًا يَعْنِى ابْنَ الْمَا الْمَصْرِيّ اللهِ مَنْ اللهُ عَنْ عَبَيْلًا اللهُ عَلَا المَصْرِيّ اللهِ مَنْ اللهُ عَنْ عَبَيْلًا قَلَ اللهُ عَلَوْ اللهُ عَنْ عَبَيْلًا قَلْ اللهِ مَنْ اللهُ عَنْ عَبَيْلًا قَلْ اللهِ مَنْ اللهُ ا

عُنبیدنے کہ اکہ میں دسول التٰدصلی التٰدعلیہ وسلم کے سابھی ابوبصرہ عفادی کے سابھ تھا ایک شتی میں فسطاط سے دسکن دریہ کو ہمفر مرپہ تھا اور ہدرمفنان کے دن سکھے۔ پس جہاز کا نسگرا ٹھا یا گیا، کھراس کا ناشتہ لایا گیا، دومری دوامیت میں ہے کہ اانجی مثہرکے گھرگز دسے ہی سے کہ دسترخوان طلب کیا اورکھا کہ آؤ (کھانا کھاؤی میں سے کہا کہ کیا تو

گعرول کونہیں دیکھ دیا ۶ ابو بھرہ دمننے کہا کہ کیا تو رسو ل الٹرصلی الطرعلیہ وسلم کی شنت سے منہ بھیرتا۔ نے اپنی حدیث میں کہاکہ: لیس اس نے کھا نا کھایا.

نشی سے ، ابوبصرہ منعفن دی کا نام محبیل بن و قاص مقد خطا تی نے کہ اسے کہ اس مدیث میں یہ دلیل ہے کروزہ واد قیم حب سفر *ربی جائے توا فطار کر سکتا ہے اور پیشعبی اور احمد کا* قول ہے۔ <del>مسن بقبری نے ک</del>ما کہ جب سفر کا ارادہ ہو تو نبے شک، مخر مرسی روزه افطار کرے - اسی ق بن را مویہ کا قول ہے کہ سفر شروع کرتے ہی افطار کرسکتا ہے ۔ ا وربہ توانس بن مالکنٹ سے موی ہے۔ ان معنزات نے اسے ہمار پود با نے وائے مربین سے تشبیہ دی ہے کہ وہ بھی حسب منرورت روزہ کھول سکتاہے۔ سفرا ورمض رخصت میں مسا وی ہیں: خطابی نے کہاکہ سفراورمض میں فرق ہے کمونکہ سغرتو آمر می سے فعل وافتیا را ورا را د سے ہرموقوف ہے مگرم حض کا یہ حال نہیں ۔ پس روزہ وارم حض میں تو معذورسیے گرسفرکا بہ مال نہیں ۔اگر کو کی نماز میں ہما رموم! نے تو مبیط کر بیٹھ سکتا ہے لیکن مفرنشروع کردے ا ورا مجى بائرىدنكل بو تو نماز قفرنىس كرسكتا عنفيد نے كهاكه مالت صوم مي سفر شروع كرد سے توروزه ما توقيے ا ورہبی قول مانگ را وزاعی ، مثنا فعی ، مکحول ، تخعی اورزسری کا سے ۔ نحط بی نے کہا کہ اس میں زیادہ امتیا طسمے کیونک حب اق مت اورسفر مخلوط موم اليس تواقا مت كامكام غالب بول ك. منذرى نے كها تشطاط سے مراد بها لممقركا فسطاط مي وريذكوندا وربصره كي اجتماع گابول كانام بعي نسطاط مقار

مولان*ادمنے فر*ما پایکہ معترا ور *اسکندر آیہ کے درمی*ا ن طویل مسا گنت ہے ۔سفرکا ارادہ اگردات سے ہوجکا ہو ا ورروزے کی نیت بھی گیرلی اور رکھے بھی لیا ؟ تو حمبور ہے تند دیک مسافرا ثنائے راہ میں روزہ کھول سکتاہے مگر حنفيه نے اس سے منع کیا ہے۔ لیکن اگرسفر کی نیت نہ تقی اور روزہ رکھ لیا پھرسفر کی نوبت آگئی توجہور کے نزدیک ا ثناسے نهادس افطا مرد کر سے مگر آحمدا وراسحاق کے نند یک اس صورت میں جی افطا رما نزے بعنفیہ نے اس مىورىت ميں بھي افطا د كومبا ثنه نهيں كها اور بير مديث حنفيہ كے خلاف سيے خوا ہ الوبصرہ فسطاط ميں متيم تفايا ثمساذ اس كا حواب بير سي كرنشا يدبيه الوسريرية من كا مذسب على ريااس كاسنت مونا توره بشايداس نے احتما وسي مجعا موگا ور نداس میں رسول الٹرمسلی الٹر علیہ وسلم کی گوٹی نفق نہیں سے دفتح مکہ کے مقرمیں عبی نہیں ہے کیو نکہ مثنا پر معنور نے لات سے روز سے کی نیت نہ کی تھی اور مدروزہ رکھا تھا گر ہو کول کو نہی دکھا نے کی منا طربر سرعام باپی ن بیا تھا) میر بھی مکن سے کہ الوسرىيده دم مصري مقيم ہو بھر صبح سے قسل برنيت سفرنكل كھوا ہوا موا ورروزے كى نمیت نہ کی ہو۔ پھرشہریے مکان یا دکمہ سکے گو وہ اتھی نظراً تے بھے ، نا شتہ کیا ہوَ۔ یا بٹا یہ الوبصرہ منا فسطاط مصرم

مسا فرہی تقاا ورلاک سے دوزے کی نیت نڈکی تھی لہذا مکیح کے بعد نا شتہ کرلیا۔

مايك مَيسْبُرُةُ مَا يُغْطِرُ فِيْ وَالصَّارُحُ

ا فطا در کے لیے مسانت کی مقداد کا باب ۔

دسید بن منیغ منی کمی ایک مرتبر دمشق کی سی سی سے نسطاط سے عقبہ نا می سبی تک کی مسافت کے برابر رمفنان میں گئے اور وہ تمین میں بہر نتی ، بھرا نهوں نے اور ان کے کھیے سا تقیول نے افطاد کر لیا گر بعف نے اسے نالیسند کیا ۔ بھر حبب ابنی بستی میں والس آئے توکہا : والشد آج میں نے ایک الیسا امر دیکھا ہے کہ میں برگمان منہ کہ تا تعاکہ اسے دیکھوں گا ، اور میر کہ ایک قوم نے رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم اور ان کے املی ب کے طریقے سے اعراض کیا ، بر انہوں نے روز ہ داروں کے حق میں کہا . پھر انہوں نے اس وقت کہا : اے الشر جھے اپنی طرف کہا ہے۔ ایک طریق کی میں کہا ۔ بھر انہوں نے اس وقت کہا : اے الشر جھے اپنی طرف کہا ہے۔

میں ان دوگوں کے لیے دلیل سے جو کھتے ہیں کہ صوم کے بارے میں کوئی معین مقدارِ سفر نہیں ۔ خطابی نے کہاکائی مدیث میں ان دوگوں کے لیے دلیل سے جو کھتے ہیں کہ صوم کے بارے میں کوئی معین مقدارِ سفر نہیں سے، بلکہ صون سفر کے نام اور میں ایک نام بریا عیما دکیا جو اسیعے ۔ مگر فقہاء کے نز دیک صوم کی رخصت کے لیے بھی مسا فت صے اوا ہل صوم کی رخصت کے لیے بھی مسا فت صے اوا ہل صوم کی رخصت کے دودن کی ۔ اور برمدیث قوی نہیں ۔ اس میں ایک زاوی عنیر معروف ہے ۔ پھر دسیر مناف ان کی مسافت سے اوا ہل کی روسے برجی نہیں بیان کیا کہ رسول اسلام میں ایک زاوی عنیر معروف سے ۔ پھر دسیر مناف ان کہ اور پالوسعید شامی کی مدیث میں سفر کے اندر درمفنا ان میں حصنور کا روزہ درکھنا ٹا بہت مہو کی سفر میں افطار کیا عنا دحال انکا وی الجو سعید شامی کی مدیث میں سفر کے اندر درمفنا ان میں حصنور کا روزہ درکھنا ٹا بہت مہوج کا ہے دویوں نے سفر میں رخصت کا با منکل انکا دکھ کے درسول اسلام میں ہے کہ دھید شام کے مردن ان م کے سفر میں تھی وافطار کیا گزرے ۔ ان کی منا انکا دکھ دیا ہوگا ۔ یہ احتمال تھی ہے کہ دھید شام اور فقارت کے دیا وہ کو اور دورن وہ میا سے تا بہت ہے کہ وہ کہ اور اور این عباس میں جار درمنزل سے کم میں قصر وافطار کے تائل رخصے اور وہ دونوں وحد یون سے بوٹے ہے اس کی منافر اور این عباس میں جارہ وہ میا سنے والے سے کہ میں تصرون فلار کے تائل رخصے اور وہ دونوں وحد یون سے بوٹے ہے کہ میں تصرون کا میں میں اور فقار کے تائل درسف اور وہ وہ وہ وہ وہ اسے دوران وحد یون سے بوٹے ہے کہ میں تھی دوران وحد یون سے بوٹے ہے مام اور فقیہ تر اور اور سام کے دیا وہ جارت کے دیا ہوگا ہے کہ اور کی میں اور کیا ہوگا ہے کا میں اور کیا ہوگا ہے کہ اس کی میں اور کیا ہوگا ہے کہ کا ہو کہ کیا ہوگا ہے کہ کا ہو کہ کیا ہوگا ہے کہ کیا ہوگی کیا ہوگا ہے کہ کی کو کیا ہوگی کیا ہوگا ہوگا ہوگا ہوگا ہوگا ہوگا ہے کا ہوگی کیا ہوگی کیا ہوگا ہوگا ہوگا ہوگا ہوگا ہوگا ہوگی کیا ہوگی کی کو کو کو کو کی کو کورن کی کو کو کو کو کیا ہوگا ہوگا ہوگا ہوگی کیا ہوگی کی کو کو کو کورن کی کورک کی کورک کی کورک کیا ہوگی کی کورک کی کورک کی کورک کی کورک کی کورک کیا ہوگی کی کورک کی کورک کیا ہوگی کی کورک کو

مولا نائشف فرمایا ہے کہ اگر یہ مدیث تابت مانی مبائے تو دحیہ سٹے سائقد روزہ رکھنے والوں نے مٹا پر زمست

**الا د**د سے اعراص کے طور پر ایسا کیا ہونہ کہ عزیمت برعمل کے طور ریہ یعنفیہ کے ننہ دیک مسافت افطار با سکل مسافت قصر کی مانند<u>سے بعنی تمین مراحل ۔ شافعی ، مالک ، لیث</u> اور <u>اوزاعی کے نز دیک دومرصلے</u> کی مساف*ت ہے جس* کی مقدار ۸ م ہاشمی میل منبتی ہے ۔ انس منا کے نزر دیک، اور میں او زاعی سے بھی منقو آ ہے ، ایک رات دن کا سفر گو یا جمہور نقهار کے نز دیک مسافت افطار مسافت قصری مانند سے دعلی اختلاف تولیم نی المقداد، م<del>افظے نے فتح الباد</del>ی م<u>ی بخاری کا</u> ا ختمار ایک ون رات کی مسافت نقل کیا ہے۔ اہل ظانبر کے نز دیک کم اذکم مقدار ایک میل ہے ، اور برابن آبی تشیب کی صعى سندسے مروى دوايت ابن عمرسے ہے كہ: كر افتا ختر نباخر في الأكر طن كي آيت ميں كو في معين منداد بيا نأنيس ہم تی ، بذالٹ رتعا سے نے مذاس کے رسول اورمسلمانول نے سفرم کوئی تخصیص بیان کی ہے۔ بھرا یک مسیل کے لیے ان کا *استد*لال *یہ سے کہ حفنورٌ د* فن اموات <u>کے لیے بقیع</u> کیطرف نگتےا ور دفع حاحبت کے لیے باہرتشریف سے گئے ا ورلوگ آپ کے ساتھ تھے لیں اُتنی مقدار ہر کئی ۔ قی تھر نہائی کیا۔ راس کا مطلب یہ ہموا کہ اگر کوئی رفع حاجت کے سیے مثلاً دومیل باہر میلا مبائے یا صبح وشام کی سیر کے لیے اتنی تھی وورمبا نکھے تو ان حضرات کے ننز دیک وہ مسا فرہے ، ب**تو اِسم ب**ی را وی صربت من<del>صور ک</del>لبی ثقہ سیے گوا بن <u>المدینی</u> نے اسے جمول کہا ہے۔ اگر عجلی کا تو انسلم کریں تو جہور کے قول پراس مدیث کا جواب مشکل بنتا ہے۔ م رم م حكم ننكا مُسكَّادً ننكا الْمُعُمِّرُعَنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ كَافِعِ أَنَّ ا بُنَ عُمْرُكَانَ يَخُرُجُ إِلَى الْعَابَةِ فَلَا يُفَعِرُ وَلَا يُفَعِّرُ نا فع نے روایت کی کہ امن عور من غاتبہ کی طاف حاسے تھے تو ندا فطا د کرتے نہ قفر کرتے تھے (غالبر بقو ل واقدی مدینہ سے ایک بریدے فاصلے پرشام کی راہ پروا قعہ، كاك من يَقُولُ صَمْتُ رَمُضَاكُ كُلُّهُ ماب.اس شخص كے متعلق حو كيے: بيں نے سالارمفنان روزہ ركھا۔ ١٨٦٥. حَكَّا ثِنَا مُسَكًّا ذُنَا يَجَبُىٰ عَنِ ٱلْمُهَلَّبِ بْنِ آفِ جِبْبَتْهُ ثَا الْحَسَّتُ عَنْ ﴾ بِي بَكَرَةَ فَالَ فَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْسِ وَسَلَّوُ لَا يُقُولَنَّ أَحُكِمُ كُو إِنِّي ْصُمُتُ رَمُضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ كُلَّهُ فَلَا أَدْرِى ٱكْرِهُ التَّنْزِكِينَا ٱوْقَالَ كَابُعَا مِن نوُمِت أَوْرَتُكَ ة آ بو كميره دين في كهاكدرسول التدصلي التدعليه وسلم في فرما يا : تم مين سع كو في بيرن كه كدمي في ساط ومعنا ان ر کھا اور سالار مضان فنام کیا ۔ را وی حسن نے کہا: میں نہیں ً مبا نتا کر حضولۂ نے آیا نحود ستا نی کو نا پہند فرمایا یا یہ طلب تناكر كجرنه كجوسونا اورآدام وعنيره تولابدى امرسيط لنسائى

باب فی صور العیث آین میدن مے دوزے کے باب

٢٣١٧ . كَلَّانَكُ التُبَابُ ثُنَ سَعِيْهِا وَزُهَيْرُ بُنُ حَرْبِ وَهِنَا حَدِيْ الْكَا اللهَ اللهَ اللهُ عَنِي اللهُ اللهُ عَنِي اللهُ اللهُ عَنِي اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ ا

ا بوعبیہ سنے کہاکہ میں عید میں حضرت عمران کے باس موجو دیتا ، آپ نے خطبہ سے سیلے نماز بڑھائی پھر ذرمایا کم رسول التّرصلی التّرعلیہ وسلم نے ان دو نوں رعید بن کے دوزے سے منع فرمایا ہے۔ جہاں تک عبدالامنیٰ کا تعلق ہے تم اس میں اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو اور عیدالفطر کا دن تمہارے دوزوں کے بعدا فطار کا داد میں سنزوں مسلم رہنے ترین از دائی ہیں آ

کا دن ہے *ربنجاری مسلم ، شہزی ، نسانی ، ابن ماحبہ )* انٹسرے : خطا بی نے کہا کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہیے کہ جوشخص عیدالفط کے دوز سے کی نذر مانے اس کی نذرلازم نہیں ، نہ اس پر دوزہ سیے نہاس کی قضا ، کیونکہ اس دن دوزہ رندر کھنا واجب سے حبس کی علّت

حصنور نے یہ بیان فرمائی کہ: اُمّا کیؤہ المفظر فَفَطِی کُنُمُ مِنِی حَدَیا مِکُرُ اوراس کانام یو م الفطر ہے۔ یہ نام ی صوم کے منافی ہے۔ اگر اس کے صوم کی اجازت دی جاتی تو یہ بات اس کے نام کے ہی خلاف ہوتی - اورعام المائلم کاہی مذہب ہے کہ عیدین کاروزہ جافیز نہیں - ہاں فقہائے عاق کھتے ہیں کہ اگر کوئی اس کی نذر مانے تو قفاء لازم ہوگی حمال کی نذر معمدیت میں جائز نہیں ہوتی اور اُن دولوں کا دوزہ حضور کے ادمثا وکی خلاف ورزی کے باعث معمدیت ہے۔ بس اس کی نذر منعقد نہیں ہوتی اور نہ صحے ہے جیسے کہ حال مند عورت ایام صفن کے دوزوں کی دوا کہ دے تو حال نہ ندم گی۔

مدوت کو ہا کہ ہم ہوئی۔ مولا نامشنے فر فایا کہ پیمسٹلہ اجماعی ہے کہ عبیدین کے دن نذر ، کفارہ یا نفل کاروزہ حرام ہے۔ اگر کسی سنے مثلاً ایک ون کے روزے کی نذر مانی اور اس دن عید آبڑے تواجا عگاروزہ حرام ہے بعنفیہ کے نے جونذر کی مورت میں قضاء کا حکم دیاہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نی نفسہ نذر معصیت نہیں ملکہ طاعت ہے۔

١٣١٤ - كتك نكنا مُوسَى بُن السِمِعِيْل نَا وُهِيْبُ نَاعَمُ وُبُن بَخِيلَ عَنْ آبِيمِ عَنْ آبِى سَعِيْدِإِلِ نَحْدُوتِ قَالَ مَلَى رَسُولُ اللّهِ صَلَى اللهُ عَلَىٰ وَسَلَمَ عَنْ عِبَيامٍ يَوْمَ بُينِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيُومِ الْاَضْعَى وَعَنْ لِبُسَنَيْنِ الصَّاءِ وَإَنْ بَحْنَبِمَ وسِيَامٍ يَوْمَ بُينِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيُومِ الْاَضْعَى وَعَنْ لِبُسَنَيْنِ الصَّاءِ وَإَنْ بَحْنَبِمِ وَمَعَ الدَّجُلُ فِي النَّوْبِ الْوَاحِدِا وَعَنِ الصَّلُوةِ فِي سَاعَنَيْنِ بَعْمَا الصَّهُمِ وَبَعْمَا الْعَصْدِ الدَّحَبُلُ فِي النَّوْبِ الْوَاحِدِا وَعَنِ الصَّلَوَةِ فِي سَاعَنَيْنِ بَعْمَا الصَّامِ وَهُولِ الْعَمَالُوة الدِم اللهُ اللهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّ

گر کو ای میں نماز سے منع فر مایا: مسبح کے بعدا درع صرکے بعد و رنسائی، تبخاری ہستم ، منٹی ح جتماء کامعنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ جسم پر ایک ہی کپڑا پیٹناا درا سے ایک جانب سے اٹھا دیناا در کشر سے پر کھ لینا جس سے ہے پر دگی ہوجائے۔ استباء کامعنی یہ ہے کہ دو نوں ٹرین کھڑ ہے کہ لینا اور گھٹنوں کو کپڑے ہا ندھ دینا ، اس صورت میں بھی جب کپڑاا کیہ ہی ہوگا تو مثر م گاہ ننگی ہو مباسے گی ۔ مثا، کا معنی پر بھی کیا گیا ہے کہ ایک کپڑا سارے حبم براس طرح کپیٹنا کہ ہا تھ بھی اسی میں بندھ جائیں۔ گویا کہ ایک گرفت می بھر بن مبانا کہ ہوئکہ گئت میں مندھ جائیں۔ گویا کہ ایک گرفت میں منا کہ میں گئے میں گئے میں گئے ہوئے ۔

> باُ هِي صِيَامِ أَيَّامِ الْنَسْشُرِيْنِ أَيْمَ تَشْرِقِيْنَ مِسَارِهِ وَرَحْهَاب

١١٨٠ حَكُ تَنْ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ مُسْلَدٌ الْقَعْنَ بِي عَن مَالِكٍ عَن يَزِيدًا بِن الْهَادِعَ لَ فِي

مُرَّتَى مَوُلُ الْمَ هَا فِئَا كَنَى دَ خَلَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بُنِ عَبْرِ وَعَلَى ابِنْ عَمْرِ وَبُنِ الْعَاصِ فَقَرَّبَ إِلَهُ مِمَا طَعَامًا فَقَالَ كُلُ فَالَ إِنِّى صَائِرٌ فَقَالَ عَمُرُ وَكُلُ فَهٰذِهِ الْحَبَّامُ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْسِ وَسَكَو بُهُمُ وَكَا إِفْطَارِهَا وَيَهْلَى عَنْ حِمَيَامِهَا

فَالَ مُلِكُ وَهِيَ أَيَّاهُمَ التَّكْثِرُينِ.

الومُرَّه مولائے اُمَ بَا نی سے روایت ہے کہ وہ عبدالتّد بن عروائے سائقان کے با بعروا بن العاصُ کے پاپ گیا تواننوں نے دونوں کے سامنے کھا ناپیش کیا اور کہا، کھا ڈ۔عبدالتّٰد مننے کہا کہ میں رونہ سے سے مہوں ۔ لپ حصرت عمرومنے کہا کہ کھا ڈ، کیو نکہ ہیوہ دن میں کہ رسول التّٰد صلی التّٰدعلیہ وسلم ہمیں ان میں رونہ ہ رسکھنے کا حکم دیتے اوران میں روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔ الک مشنے کہا کہ ہرایا م التشریق تھے۔

متسرح: خطاتی نے معالم السن میں کہا ہے کہ ایام الشریق تمین میں اور وہ آیوم النخرکے بعد ہیں۔ کہاگیا ہے ان کا بہ نام اس سے ہوا کہ ذرائی کا گوشت، ان میں ٹکٹرے وصوب میں شکھایا جا تا تھا۔ شرقہ کا معنی دصوب ہے ، اور پر ہمی کہا گیا ہے کہ تشریق کا معنی ہے بھیلا نا اور ٹکڑے گراہے کرنا والمعسباح ، خطابی نے کہا کر پر بی گویا ان ونوں ہیں روزہ نزر کھنے کی تعلیل کے طور پر بیان ہو اسے ، اور بیر دن اس معنیٰ کے مستحق میں ۔ ان کا دوزہ رکھنا بطور نزر یا نغل جائز نہیں سے ۔ اور حب ممتنق نے نے ذی الحجہ کے عشرے کے آخری دنوں میں تین روزے در کھے ہوں اس کے سیے جبی ان دنوں میں روزہ رکھنا جا کہ نالب مذہب ہے ۔ اور بیر علی ن کا تول ہے اور حسن بھرتی اور عطا ، اور منافعی کا غالب مذہب ہے ۔

ما ککت، اوزاعی ا وراسی ق لے کہا ہے کہ مترتع ایام امتیثر متی میں دوز ہ رکھ سکتا ہے جب کہ اس نے اس سے قتبل عُمشرہ میں روزہ مزرکھ امیو۔ عاکشدہ نا ابن عمران اورع وہ بن زبران سے ہی مروی ہے ۔

مؤطّاس بدروا بت الومر ه عبداً مترس عمروم سے كرتا سيے اور بيان سنن ابی واؤ دميں وہ بلا و ماست حصرت عمروم سے كرر ما ہے۔ دونوں كاسياق مختلف ہے گوحديث ايك ہي ہے۔ مسئلے پرمزيدگفتگوا بھى آتی ہے۔

٩١٩٩ - كَتَّا نَكَا الْحَسَنُ بُنْ عَلِيْ نَا وَهِبُ نَا هُوُسَى بُنْ عَلِيِّهِ وَنَا عُنْمَانُ بُنُ اَ فِفَ مَثَابُهُ مَا وَكُلُهُ مُنَا وَهُبُ نَا هُوسَى بُنْ عَلِيِّهِ وَنَا عُنْمَانُ بُنُ اَ فِفَ مَنْ مُوسَى بُن عَلِيٍّ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيْنِ وَهُيِب فَالَ سَمِعُتُ اَفِى اللهُ عَلَيْتُ وَهُي اللهُ عَلَيْتُ وَهُو مَعْرُفَتَ اللهُ عَلَيْتُ وَسَلَّو مَسَلَّى اللهُ عَلَيْتُ وَسَلَّى وَسَلَّى اللهُ عَلَيْتُ وَسَلَّى وَسُولُ اللهِ مَا يَاللهُ عَلَيْتُ وَسَلَّى وَهُى اللهُ عَلَيْتُ وَسَلَّى وَسَلَّى اللهُ عَلَيْتُ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْتُ وَسُلَّى وَهُى اللهُ عَلَيْتُ وَسُلَّى وَسُلَّى وَسُلَّى اللهُ عَلَيْ وَسُلَّى وَسُلَّى اللهُ عَلَيْكُ وَاللهُ وَهُى اللهُ عَلَيْتُ وَلَا مَا مَا اللهُ اللهُ عَلَيْلُ وَشَلَّى اللهُ عَلَيْكُ وَلَا اللهُ اللهُ

علی بن رباح نے عقبہ بن عامرُ الو کھتے شنا کہ رسول استد صلی التلہ علیہ وسلم نے فر مایا : یوم عرفہ اور ایوم النحر اور ایام تشریق ہم امل اسلام کی عبید کے دن ہیں اور رہر کھانے بیٹنے کے دن میں (تر مذی ونسانی ۔ تر مذی سنے اسے صن میر سے

کہا ہے۔ سلم نے یہ حدیث کعب بن مالک انصاری سے اور بہینتہ النے سے بھی روایت کی ہے ،
مشکر حے : مولا ناشنے فر مایا کہ اس مدمیث میں ان پانچ ایام کے روزے سے منع کیا گیا ہے ۔ عیدبن کے روزے کی حرمت بہتوا جہاع ہے۔ جہاں تک ایام تشریق کا سوال ہے یوم النحر کے بعد ان کے دویا ہمیں بہونے میں اختلات عجم اور حنفید کے نزویک بیت میں ہمی ایام اس اور کی الحجہ اس نام کی ایک وجہ تو حافظ نے وہی تکھی سے جوا و پر خطابی کے حوالے سے گذری، دوسری و حبر ہیں ہے کہ بدتی کو بوقت انٹراق شمس مخرک جا تا ہے اور بعض نے وجہ تسمید پر بتائی کہ میں تو یوم اس خوری مان خوری مان نہ ہوتی ہے۔ بدایام قربانی میں تو یوم اسٹور کے ساتھ ملحق ہیں اور دیگر اعمال میں بھی، مگران میں بھی یوم النخری مانند روز ہ ترک ہوگا یا نہیں ؛ اور آیا کہ میں تو یوم اسٹور کے ساتھ ملحق ہیں اور دیگر اعمال میں بھی، مگران میں بھی یوم النخری مانند روز ہ ترک ہوگا یا نہیں ؛ اور آیا کہ اس کا روزہ مہتمتا کے لیے ان دنوں میں روزہ حائزت کی امن المن دسنے رہی النوام شاور الوطاح رہ اس مطلق جواز نقل کیا دیوم النوری میں دوزہ حائزت کی اور علی شاور عبدال میں عمل کی دور کی محدیث کے لیے ان دنوں میں روزہ حائزت کی اور علی شاور عبدال میں میں النوری میں دنوں میں دوزہ حائزت کی المن المن میں النے ہی المور کی النوری میں دوزہ حائزت کی النوری میں النوری میں دوزہ حائزت کی النوری میں دوزہ حائزت کی النوری میں النوری میں دوزہ حائزت کی النوری میں دوزہ حائزت کی دور کی النوری میں دوزہ حائزت کی النوری میں دوزہ حائزت کی النوری میں دوزہ حائزت کی دور کی میں دوزہ حائزت کی دور کی میں دور کی حائزت کی دور کی النوری کی دور ک

بیٹے دونوں سے سے طلقاً منع منقول ہے ۔ اور شافعیہ کامشہور مذہب ہی ہے ۔ مولا ناٹنے فرما یاکہ ہی تعنفیہ کا قول منی ہے۔ ابن عرض عضرت مائشہ اور عبید بن عروعنیر م سنے متنع سے دیے جوازر کھا ہے اوروں کے سیے نہیں ۔ ہی مالک اور شانعی کا قول قدیم ہے اور اور احتاعی وغیرہ سے منقول ہے ۔ منع کرنے والوں کی دلی نبیٹہ مذلی کی مدیث ، کعب

بن مالک کی صدیق دونون سلم می بین) ورغروب العاص نئی پر مدیث ہے جوا و پرگزدی .

یوم عرفہ کے روزے کی کر است بعض اہل علم سے آئی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے ججۃ الوار میں اس دن روزہ نہیں رکھا تھا کیو نکہ اس مدیث میں اس دن روزہ نہیں رکھا تھا کیو نکہ الور سے بھی ہوئی ہے ہے اوراس کی تا نمیداس مدیث عقبہ بن عامر شرسے ہوتی ہے ۔ اوراس کی تا نمیداس مدیث سے بھی ہوتی ہے ہیں الورا و اور نساتی ، ابن خرتم یا اور ماکم سے مقبہ بن عامر شرح ہوتی ہے ہے ۔ اوراس کی تا نمیداس مدین کے فات میں ایک روایت کیا ہے اور اس مدیث کے فات میں ایک مواید و اور کا میں مدیث کے فات میں کو دیا ہے کہ دونوں مدیث کے فات کے کہ مارے کہ بھوٹی میں مدیث کے فات کے کہ بات کہ بعض مدیث کے فات کے کہ بات کے کہ بات کہ بعض مدیث کے فات کے کہ بات کہ بات کے کہ بات کی کہ بات کے کہ بات

و بی ہے۔ یہی بن معنیا و تعالی کے نزدیک اس دن کاروزہ مستحب ہے اگرچہ ماجی ہو۔ ہاں جسے صنعف کے باعث مولا نارونے فر ما یا کہ مہور کے نزدیک اس دن کاروزہ مستحب ہے اگرچہ ماجی ہو۔ ہاں جسے صنعف کے باعث عرفہ کے وقوت میں تکلیف ہواس کے بیے مستحب بنہیں کیونکہ یہ روزہ وقوت اور دعاہیں عن ہوگا ، مسلم نے اپنی میجے میں مدیث روایت کی ہے کہ ، یوم عرفہ کاروزہ بغضل خدا ایک سمال قبل اور ایک سال بعد کا کفارہ ہے عقبہ ان کی مدیث میں یوم عرفہ کاروزہ بغضل ضدا ایک سمال قبل اور ایک سال بعد کا کفارہ ہے عقبہ اور دونہ کے منا فی نہیں ، اور بظاہر آیام اکل ویشرب ہونا یوم النے اور ایام تشریق کی طون را جع ہے یہ شوکا تی نے نیل الا وطا رمیں کھا ہے کہ حدیث ابی تناوہ سم مطلق کوم عرفہ کے روزے کے استحباب بہدولات کرتی ہے ۔ عقبہ بن عامر سم کی مدیث ابی ہو سے دونہ ہونہ کہ مدیث ابی ہونہ کہ مدیث ابی ہونہ کا دونہ میرایک کے لیے مستحب ہے۔ ماجی کیسلے عرفات میں مکہ وہ ہے ابیس ان کو یوں جمع کیا عباسکتا ہے کہ اس دن کا روزہ میرایک کے لیے مستحب ہے۔ ماجی کیسلے عرفات میں مکہ وہ ہے ابیس ان کو یوں جمع کیا عباسکتا ہے کہ اس دن کا روزہ میرایک کے لیے مستحب ہے۔ ماجی کیسلے عرفات میں مکہ وہ ہے ابیس ان کو یوں جمع کیا عباسکتا ہے کہ اس دن کا روزہ میرایک کے لیے مستحب ہے ۔ ماجی کیسلے عرفات میں مکہ وہ ہے کہ استحب ہے۔ ماجی کیسلے عرفات میں مکہ وہ ہے ۔

کیونکداس سے ضعف پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

### بَانِ النَّهِ اَنْ يَجْتُ يُومُ الْجَمْعَنِ بِصَوْمِ الْجَمْعَنِ بِصَوْمِ الْجَمْعَنِ بِصَوْمِ الْجَمْعَنِ بِصَوْمِ يومُ بَعْمَ كِرُونِ حَصْلِي تَصْلِي كَيْ كَابِ .

٠٩٣٠ - كَتْكَانْكَامُسُكَّادُ نَا اَبُومُعَا وَيَنَاعِنِ الْاعْمَشِ عَنُ آبِى صَالِحِ عَنْ آبِى هُمَايُرَةَ فَالَ قَالَ دَسُولُ اللّهِ صَلّى اللهُ عَكَبْ وَسَلَّوَ لَا يَصُورُ اَحَدُ كُورُ كَوْمَ الْجُمْعَيْ إِلَّا اَنْ يَصُومُ أَفِيلَةَ بَيْوِمِ اَوْبَعْدَانَهُ.

تشرح: مافظ کے کہا ہے کہ اس مدیث سے صرف یوم تمعہ کاروزہ کھنے کی نما نعت پر است لال کیا گیا ہے۔ ہی مسلک اسمد، ابن المندر اور شافتی کا ہے اور ابو جعفر طبری نے کہا کہ عید اور جمعہ میں یہ فرق ہے کہ عید کے روزے کی تحریم پرا جماع ہے گواس سے پہلے یا بعد میں روزہ رکھاجی جائے جملاف کو تجمعہ کے ، اس پرا جماع ہے کہاں سے تب کہ یا بعد میں روزہ رکھاجی جائے کہاں افرا بی ترقیم سے کوئی ان کا مخالفت معلوم نہیں۔ ابو سر میرہ والی مذہب یہ ہے کہ پہنی تنزیع سے ابن حزیم ہے۔ ابن حزیم سے کوئی ان کا مخالفت معلوم نہیں۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ پہنی تنزیع سے بی جو ترجیم سے سے کوئی ان کا مخالفت معلوم نہیں۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ پہنی تنزیع سے بی جو ترجیم سے بین میں سے کوئی ان کا مخالفت معلوم نہیں۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ پہنی تنزیع سے بی جو ترجیم سے منوب سے کہ مناف اور ابو صنیفہ سے عدم کو اس سے منوبی سے دالا الی ہے۔ اور جمود کا مذہب ہے کہ اسم کہ اور ابو مندوب ہے گومنفر دیم و منافی ہے اور جمعہ کے دن کم بھا فطار کرتے ہے۔ البحر میں ہے کہ اسم منافی کہا تھا گئے ہے ان کا روزہ مندوب ہے گومنفر دیم و منافی ہے اور بعض نے ان سے میں کہا مندوب ہے کومنفر دیم و منافی کہا ہے۔ اور بعض نے ان سب کو اسم کی ہنا دیم کہا ہے کہ اصلاح کی بنا دیم کہا ہے کہ امرہ کی است ایک دن قبل یا بعد سے وا یا جائے۔ مکروہ کہا ہے کہ اسے کہ وہ کہا ہے کہ اسے کہا ہے کہ اسے کہا ہے دن قبل یا بعد سے وا یا جائے۔ مکروہ کہا ہے کہ خوال ہے۔ الدرا ہے کہ وہ کہا ہے۔ الدرا ہے کہ وہ کہا ہے۔ البی ہیں ہے کہ اسے کہا دن قبل یا بعد سے وا یا جائے۔ مکروہ کہا ہے۔ البی ہیں ہے کہ اسے کہا ہے۔ البی ہیں ہے کہا سے کہ وہ کہا ہے۔ البی ہیں ہے کہا سے کہا ہے۔ البی ہیں ہے کہا ہے۔ البی ہے۔ البی ہی ہے۔ البی ہے۔ البی ہیں ہے کہا ہے کہا ہے۔ البی ہیں ہے کہا سے کہا ہے۔ البی ہیں کہا ہے۔ البی ہیں ہے کہا ہے کہا ہے۔ البی ہیں ہے کہا ہے کہا ہے۔ البی ہیں ہے کہا ہے کہا ہے۔ البی ہی ہے کہا ہے کہا ہے۔ البی ہی ہے کہا ہے کہا ہے۔ البی ہے کہا ہے کہا ہے کہا ہے کہا ہے کہا ہے۔ البی ہی ہے کہا ہے کہا ہے کہا ہے۔ البی ہی ہے کہا ہے

بَابِ النَّهُيُ إِنْ يَجْكُمَّ بُومُ السَّبُنِ بِصَوْمِ

یوم السبت کوروزے کے سابھ مخصوص کرنے کی نبی کا باب

١٢٣٢ - حَكَّا ثَنَّا حُمُيُكُ بِى مَسْعَكَا ةَ نَاسُفَبَانُ بَى جَبِيْبِ ﴿ وَحَلَا ثَنَا يَزِيُكًا ابْنُ قَبَيْسٍ مِنْ اَهْلِ جَبَلَةَ نَا الْوَلِبُ كَاجِيْبِعًا عَنْ تَوْرِبُنِ يَزِيْكَ عَنْ خَالِمِ اَسِ مَعَداك

عَنْ عَبْدِ اللهِ أِنِ بُسُرِ السُّكِمِي عَنْ أُخْتِهِ وَفَالَ يَزِبُ لَا الصَّمَاءُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْر وَسَلَّوْفَالَ لَا تَصُوْمُوا يَوْمَ السَّبُنِ إِلَّانِهُمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمُ وَإِنْ نَمُ يَجِلُ الْحُمْاكُمُ إِلَّا بِحَاءَ عِنَيِبَ اوْعُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمُ خَنْفُرُ فَالْ الْبُوْدَاؤِدَ هَٰذَا الْحَلِيبُ مُنْوُخُ

مُعْنَا دبنت بَرُیْرُ ما زنیہ سے روا بہت ہے کہ بی صلی الٹرعلیہ وسلم نے فرمایا : یوم انسبت کاروزہ مت رکھو گمری وفرض ہو اوراگرخم میں سے کوئی انگور کے چھکے یا درضت کی مکڑی کے سوانچے نہ پائے تواسی کو یہا ہے دلیتی چہا کرنگل ہے ، ابوداؤ د نے کہا کہ یہ مدیث منسوخ ہے دفتر مذتی ، ابن ما آب ، نسائی انٹر مذتی نے اسے مدیث حسن کہا اوراس کی علّت بہ بتائی کہ یہ مہو وکا تعظیمی و ن سے لہذا منفر گرااس کا روزہ مگروہ ہے۔ منڈری نے کہ اسے کہ یہ حدیث عبدالٹ دبن کہ سے می نہ صلی الٹرعلیہ وسلم سے روا بیت کی ہے اور حتما ہونے اسے صفور کی ذوجۂ مکترمہ عائشہ دم کی دوا بیت سے مرفوعًا بیان کیا ہے۔
سے اللہ کی نے ان ایما دیث کو مفی طرب قرار و یا ہے )

مشیرح: عمر آبی نب آبی شید نے اس مریٹ کے دادی سفیان بن صبیب کے متعلق کہا ہے کہ اس کی کی منکرا ما دست ہی ہی ہیں یہ وہ کا بی نب نفی نے دوا بیت کیاا و دا بن آسکن نے اسے صبح کہا ہے۔ ابودا وُدنے سُنن میں کہا ہے کہ بقول الک یہ مدیش کذب ہے۔ اسے مضاطب بھی کہا گیا ہے گر میں الشرین بسرخود صعابی ہے بہ الماوہ مرسل صعابرا صبرا و داست بھی دوایت کر مکتا ہے، اسی طرح معمائی بھی صحابیہ ہے، وہ کبھی صفرت سے بہ اس کا مخرج ایک ہو ہی تھا ہے کہ ایک ہی دوایت میں جبکہ اس کا مخرج ایک ہو ہی تھا ہے کہ ایک ہی دوایت میں جبکہ اس کا مخرج ایک ہو ہی تھا وہ میں بہا وہ داست صفور سے بہانا یہ اس بناوی بہا منہ وہ کہا ہے کہ اور آب میں منظوب شرع ہے۔ ویگوا ما دیث میں توج السبت کے علاوہ یوم الا محد کا منہ وردہ میں منظول ہے اور اس میں ہی منظوب شرع ہے۔ ویگوا ما دیث میں توج است کے علاوہ یوم الا مدکا میں منظول ہے اور اس میں ہی منظوب شرع ہے۔ ویگوا ما دیث میں توج است کے علاوہ یوم الا میں کہ ذا میں منظول ہے اور اس میں ہی منظوب شرع ہے کہ ہے دو دن میں کہذا میں منظوب ہے کہ حضور میں منظوب میں منظوب میں منظوب میں منظوب میں منظوب ہے کہ اس موج کے منہ ہے کہ ان اماد دیشیں ہے کہ حضور میں منظوب میں من

كاميك الترخصنز في ذيك

٢٣٢٢ حَتَّكَ نَنْنَا مُحَمَّدُ بُنُ كَثِيْرِ إِنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةً ح وَحَتَّ ثَنَا حَفْصُ

ا بَنُ عُمَرَنَا هَتَمَامُ ثَنَا قَتَادَةُ عَنَ إِنِي آَيُوبَ فَالَ حَفْصُ الْعَتَكِيُّ عَنُ مُجَوَيْرِيَتَهَ بِنْتِ الْحَامِ ثِ أَنَّ التَّكِيُّ مَكَ لَى اللهُ عَلَبُ مِ وَسَلَّوَ دَخَلَ عَكِبُهَا يَوْمَ الْجَمْعَةِ

وَهِىَ صَائِمُنَّ فَالَ اَصُمُّتِ اَمْسِ فَالَتْ لَاقَالَ تَرِيْدِائِنَ آنْ نَصُومِي عَسَالًا قَالَتْ لَاقَالَ فَافُطِرِى ـ

حفزت جویر برخ بنت الحادث سے دوایت ہے کہ رسول الطرصلی الطرعلیہ وسلم ان کے ہال جمعہ کے ون تشریف لا شے اوروہ روزہ دار تھیں جھنورؓ نے فرمایا ؛ کیا تو نے کل روزہ رکھا تھا، اس نے کہا نہیں، فرمایکیا تراکل روزہ رکھنے کا دادہ سے ہاس نے کہانہیں ۔ فرمایا ؛ کھرا فطار کر ہے (بخوارک ، نسائی اور سلم نے اسے ابو ہریرہ کا سے اسی مفنمون کے رہا تھ ملتے جلتے مفنمون سے روایت کیا ہے ، وروہ مدیث نسانی میں بھی ہے ، یہ مدیث اس باب میں نہیں بلک صوم بوم الجمعہ میں مونی جا ہے تھی نشاید کا تبوں نے علمی سے بھال درج کی ہو۔

سرم مرد كَتَّانْكَاعَبُكُالْمَلِكِ بُنُ شُعَيْبُ نَالْبُنُ وَهُبِ فَالَ سَمِعْتُ اللَّهُ وَهُبِ فَالَ سَمِعْتُ اللَّهُ فَكَ مِنَا اللَّهُ فَكَ مَنَ اللَّهُ فَكَ عَن الْمُنَا عَلَى الْمُنَا عَلَى الْمُنَا عَلَى الْمُنَا عَلَى الْمُنَا عَلَى اللَّهُ مَا اللَّهُ مِن اللَّهُ مَا اللَّهُ مِن اللَّهُ مَا اللَّهُ مِن اللَّهُ مِن اللَّهُ مَن اللَّهُ مِن اللَّهُ مَن اللَّهُ مِن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَن اللَّهُ مِن اللَّهُ مِن اللَّهُ مِن اللَّهُ مَن اللَّهُ مِن اللَّهُ مِن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَن اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ الللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ الْمُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ الْمُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ مِنْ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّ

ابن وہب نے دیت کو ابن شہاب سے ذکرکہ تے ہوئے سُنا کہ حبب ان کے سامنے یوم السبت کے دونیے کی نئی کی حدیث بیان ہوتی تووہ کھنے: ہم صی حدیث ہے دینی صنعیف ہے۔ مالک نے اسے کذب کہا بر مذی نے حدیث حسن کہا، بعض نے منسوخ کہا اور بعض نے ضعیف کہا . فتح الودود میں ہے کہ اس حدیث کامعنی واضح نہونے کے ماعیث اسے مصی یعنی صنعیف کہا گیاہے

معهم حكانك محكم الكَكَ عَلَى المَكَتَاج أَنِ سُفَهَانَ الكَولِبُهُ عَنِ الْاَوَلَاقِيَ الْاَوَلَاقِيَ الْاَوَلَاقِيَ الْاَوْلَاقِيَ الْاَوْلَاقِيَ الْاَوْلَاقِيَ الْاَوْلَاقِيَ الْاَوْلَاقِي الْاَوْلَاقِي الْمُوْدِمِينَ الْمُولِدُونِ اللّهُ اللّه

ا وزاعی نے کماکہ میں برابراسے چھپائے رہاحتی کہ میں نے دیکھا یہ کھیں ہی گئی تعنی توم السبت کے متعلق ابن اسر کی یہ مدین کہ ابو واؤد نے کماکہ مالک لے اسے کذب کہاسپے دلیس ان دلائل سے بوم السبت کے روز سے کی خصت ٹا بت ہوگئی ہواس باب کے عنوان سے ابو واؤد کا مقعد ہے

# بَاسِِّفِ فِي صَوْمِ اللَّهُ هُمِ تَطَوُّعَا `

بلويه نغل صوم الدسركا باب

٢٣٢٥ ـ كَتَّا ثَنَّا سُكِيمًا كُ بُن حَرب وَصُسَكَاكَ قَالَانا حَتَّا دُبْن مَ يُهِا عَنْ غَيْلاَنُ بُنِ جَرِيْدِعَنُ عَبْدِاللَّهِ بَنِ مَعْبَدِ الزَّمَا فِي عَنُ إَنْ نَتَادَةُ اَنَّ مَ حُجَّلااً فَ النَّبِيُّ حَهِلَى اللهُ عَكِيبُ وَسَلَّوَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَبِفَ انْصُومُ فَعَضِبَ مَ سُولُ اللهُ حَسَى اللهُ عَبَهُ مِ وَسَتَعَرِّمِنْ فَولِمِ فَلَمَّامَ أَى دُلِكَ عُمَرُفَا لَ مَ خِبْنَا بِاللهِ وَتَأ وبالإشلام دبتنا وبتمحتميا نبتتا نعوذ بالله من غضب الله وغضب رشوليم فاكم يَزُلْ عُمَّرُ يُرَدِّدُ هَاحَتَى سَكَن غَضَبُ النَّبِيّ صَنّى اللهُ عَلَبُ مِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيُسُولَ اللهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُنُومُ النَّاهُمُ كُلَّهُ قَالَ لاَصَامَ وَلاَافُطَرَفَالَ مُسَنَّا ذَّ كَرُبَيْمُ مُر وَتَوْكِيهُ طِرُا وَمَا حَدَامٌ وَلَا أَفُطُرِشَكَّ غَيْلانُ فَالْ يَا دُسُولَ اللهِ كَيْفَ بِمَنْ يَعْرُمُ يَوْمَنُ إِن وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ آوَيُطِينَ ذَلِكَ آحَكُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ بِمَن يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَٰ لِكَ صَوْمٌ دَاؤَدَ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصْنُومُ يَوْمًا وَيُفَطِرُ يَوْمَيُنِ قَالَ وَدِدَتُ } فِي ُ طُوِّقَتُ لَولِكَ نُتَّرُفَالَ مَا شُولُ اللهِ حَهِلَى اللَّهُ عَكَيْدِ، وَسَلَّوَ ثُلُثُ مِنْ كُلِّ شَهْرِوَدَهَ خَاكُ إِلَى دَمَعْنَاكَ فَهُذَا حِسَيَامُ الكَ ُهِمْ كُلِّهِ وَحِيمًا مُ عَرْفَتَهَ ٱ نِي ٱحْتَسِبُ عَلَى اللهِ ٱنْ يُكَفِّرَا لِسَّنَدَ الَّذِي قَبُلَهُ وَالسَّنَدَ الَّنِيُ بَعُكَاةً وَحَنُوكُم يُوْمِرِعَا شُّؤْمَ إِمَاكَنْ ٱحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكَفِّرُ السَّنَرَ الَّنِحُ تَبُلُهُ ابوقتاد ہ منسے روابیت سے کہا یک مرد نبی صلی الشدعلیہ وسلم کے یا س آیا ور بولا یا رسول الشد آپ کے بیں ارسول الٹد صلی الٹدعلیہ دسلمرانس کی بات بیہ ناراض ہوئے۔ بس حیب عمریصنی الشدعینہ نے بیرو ہم اللہ پر آرامنی موے ئے کہ و ہم مارا رب سیلے اور اسلام پرنج نبیت دین دامنی موسے اور محمدٌ بربحی نبیت نبی رامنی ت**مو** ہے جم ا ملک ناراهنگی سے اوراس کے رسول کی ناراضگی سے الٹارگی بنا ہ مانگتے ہیں ۔ بھرحضرت عرض اس قول کو برابر دم راتے رسے حتیٰ کہ نبی صلی التٰ علیہ دسلم کا عضتہ بطن ڈا ہو گیا۔ پس عمررہ نے کہا یا رسول التٰد چوشخص سمیشہروزہ رسکھےوہ کیسا ہے

نے فرمایا : نراس نے دوز ہ دکھا ٹرا فطار کہا ۔ عندلان داوی کوشک سے کرمسترو نے : کر یقٹم يا, مَا حُها مَ وَلاً) نُطُرٌ كَا لفظ بولاتقا .عَرْمُ نَهِ كَها ما رسول التُّدحِوْسُخْص دودن روْزه ر یے وہ کیسا ہے؛ حضور ؓ نے ذیا ہا؛ کیا گو بی الیبا گرسکتا ہے ؛ حضرت عریض نے کہا یارسو کھےاورا بکب دن افطار کمہے کوہ کبیبا ہے؟ حقنور نے فرما ماہیر دافرہ کا روزرہ سیے بحصارت عمر منے تھے کہا نخص ایک دن روزہ رسکھےاور دود ن افطارکریے وہ کسیا ہے ہ<sup>ی</sup> پچردمینان تک، نس بہمیشہ کا روز ہ سے اورعرفہ کاروزہ میرسے کھیال میں بغفنل مٰداایک سال ہیلے اورا کہ بعد كاكفاره بهوجا تاسيراور يوم عاشوراء كي متعلق مياز صال سي كريففل خدااس سع بيليسال كاكفاره بهوجا تاس ط نقا-استے یہ بی بچھنا جا جیسے تھا کہ یا رسول ایٹرس نفلی مدوزہ کیونکررکھا کرول لەمى اس طرح يا اس ق*در دوزىسے دكھ*تا ميوںان *سے متعلق ادشا دفرماسئے ·اپنے دوز*ہ – ار شا دمعلوم ہی ہے کہ:اُ نیکھی مثلہ کی جس سے لوگوں کومعلوم ہوجیکا بھاکہ صوم وصال رکھنا حصنورؓ کی خصوصیت ہے ہیں نے اس کے سوال کا جواب نہ دیا مہا داوہ صوم وصال رکھنے لگے، یا آپ کے صوم کی کثرت کا تبا ا وربير ريديثان وملول بهواوراس كاحق ادانه كرسكے في خطابي نے كها دے كرحف ورا بعض دفعه اس خيال سے نوافل تقے کہامتت ہیرفر حن ندیمو رہائیس اور لوگ ان کاحق ادائر کرسکیں میسا کہ قیام رمصنان کواسی خیال مایا دیا نقد آود به بی و فرمایگ که صوم الدّبروا سے نے دروزہ رکھا ندا فطار کیا، پربطور زیج وِتو پیخ صن شرع مس لوگول كى مشقت تهيس بلكه اساني ملح ظاہے . ويسے جي جو شخص منشد وزرے كا عا دى کھے گااورر وزے میں درانسل یا بندی ملحہ ظ ہے کہ وقت پر رکھواوروتت ہے ا فطا *دکمرو، روزه هی د کھو*اورکیجی نه تھی رکھو بعیا دت مس لذت نفس با محفن عا دت مطلوب نہیں بلکہ خولوص و ہے کہ صوم الدّھر کی مما نعت اس لیے کی گئی کہ میا دایشخص ممنوع ایام میں ۔ بلكه ميدان قتال ميں الساكر ما واجب موجاتا ہے اورصوم لدھر والا إن مناہى كو محوظ نه ريڪھے گا توا شا گنه گا رہو گا. اگرشرعی یا بند بوں کو ملحوظ رکھ کرکو کی صوم الدہرر کھے تو بغو ل خطابی وہ گینہ گار رزم ہو گا۔ بعض بوگ جسم وجان کے سفرومضریکس روزہ رکھتے تھنے مگر مفتویے منع نہیر سانی اسے نجا سکتے تقے۔عبدالتٰدی عمروبڑھ**یا ہ**یں کہاکریتے تھے کہ کاش میں دسول التُدمسلی التُدعلیہ وس کی دی ہوئی رخصت بیر قانع بہو جا تااورا ب اس بُرای عمریں تکلیف نہرہو تی۔ اور میرجوار شا د فرما باکہ: کاش میں رسکتا ،اس کامطلب ریہ سے کہ زوم ا ت من مکرمات کے حقوق کی ادائیگی ہی لا زم بھی جس کے باُعث ایسا رزگر سكتے تھے، يەمطلب نهىين كرتحبما في طور مير آئي ميں ايسا كمدنے كى توت نه تقى -مولا ناتشنه فزما ياسبيركه حنورصلى الشعيليه وسلم معيا لحامّت كى خاطر عمورًا روزه مبرميا لغرنهي فرما تتسطيم ا وراً ب كاروزه ايك بكي طرح كا منه موتا مقابكرا ختلات اسوال سے مختلف موتا تقاد تعبى كم، كبي زياره اورسال

ہواب میں پر مختلف اسحالی مذنظر نہیں دکھے مہاسکتے سختے اس سے اس کے غلط طریقۂ سوال سے آپ نارا من ہوئے بعفن د فعہ توگوں نے آپ کی نغل عبا دت کو کم بھی نویال کیا بھا اور آپ نے ان کے اس نیبال کی اصلاح فرا ٹئ می ۔ اس مدیث سے معلوم ہوا کہ یوم عرفہ کاروزہ درا صل ممنوع نہیں ملکہ افضل ہے۔ نہی اگر ہوئی توتنزیہ کے نویال سے۔

٣٢٧ . حَثَّانُكَا مُوْسَى بُنُ اِسْمِعِبُلُ مَامَهُ مِا ثُنَّ مَا غَبُلَاكُ عَنْ عَبُدِ اللهِ بُنِ مَعْبَدِ الزَّمَا قِيَّ عَنْ اَ فِي فَنَا حَدَّى بِهُ ذَا الْحَدِيثِ ثَا اَحْفَالَ يَارَسُولَ اللهِ اَرَاكُتَ مَوْمَ يَوْمِ الْاِلْمُنَبُنِ وَيُومِ الْنَحْمِيْسِ قَالَ نِهُ مِ وَلِلْ تُسَوَيَ مَنْ مِ اَنْزِلَ عَنَّ الْقُرُلُ ق

وہی مدیث دوسری سند کے سابھ ابوقنا دسے ، اس میں یہ ا منا فہ ہے کہ جنا ب عرب نے کہا یا دسول الٹلد سوموار ا درخمیس کے روزے کے بارے میں فرفا سیٹے ۔ حضور انے فرمایا کہ، میں اُسی دن پیدا ہواا وراسی میں مجر پہ قرآن اُمِتّا کھا دمسلم ، ترمذی ، نسانی اور ابن ماہم ،

مشکی سے : مسلم نے اس مدیت کی جور وابیت شعبہ سے کہ ہے اس میں شعبہ نے خمیس کے ذکر کو وہم بتا یا ہے اوراپی روا بیت میں اس کا ذکر نہیں کیا ۔ ممکن ہے کہ سوال کا مندائیہ ہو کہ حفوق ان دودنوں میں نہ یا دہ دوزہ کیوں رکھتے ہیں ۔ توحف ورس نے اس کا پر سبب بیان فرما یا ہو کہ میری ولاوت اور نز ول قرآن برونر سوم ہوا تھا لہذا ان انعا مات کے شکر کے میں حفنور شخو دروزہ رکھا جائے ۔ یا درہے کہ کسی ون کا بطونر میں حفنور شخود دوزہ رکھتے تھے، یا تر عنیہ ایر فایا ہو کہ ان ونوں میں دوزہ رکھا جائے ۔ یا درہے کہ کسی ون کا بطونر عبا دت تقرر و تعین صرف خلاور سول کی ماف سے ہوں کہ تا ورکسی کا یہ کام نہیں . ورنہ ہفتہ بھر کے سات و نوں میں کوئی نہ کوئی نہ کوئی منہ کوئی منہ کے اسلام میں صرور ہوا ہے ۔

عن المن المُسكة وَ إِن سَلَمَة عَنْ عَبْ اللهِ اللهِ اللهِ النّه المَاسكة عَن الرّهُورِي الْعَاصِ قَالَ لَوْ يَكُ وَ اللّهُ اللهُ عَبْرِو الْعَاصِ قَالَ لَوْ يَكُ عَن عَبْ اللّهِ اللّه اللّهُ الْعَاصِ قَالَ لَوْ يَكُ اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ

### صَلَّى (للهُ عَلَيْ مِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ.

عبدالتدین عمروی العاص نے کہا کہ دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم مجرسے طبے توفر مایا: کیا تھے ہتا یا نہیں گیا کہ تم کفتے ہم کہ کہ بین دات بھر نما زبر موں گا اور دن کوروز ہ رکھوں گا؟ را وی حدیث نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ عبد التّدر من کہ اور روزہ مبی رکھ اور دبی بی اور موں کہا ور دوزہ مبی رکھ اور دبی بی کھا۔ اور میر ماہ میں تمین دن کا روزہ رکھ لیا کرواور بیر صبیام الدہر کی ما نندہے ۔ عبدالتّدین عمرون نے کہا کہ میں نے کہا یا دسوالت میں سے دبیا وہ میں اس سے ذیا وہ کی طاقت ہے ۔ معمدالت کر عبدالتّد میں اس سے دبیا وہ کی طاقت ہے ۔ معمدالت دوزہ رکھ اور ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر اور پر سب سے متوازن دا فضل ، دوزہ سے اور پر سب سے متوازن دا فضل ، دوزہ سے اور پر سب سے متوازن دا فضل ، دوزہ سے اور پر میں اس سے دیا وہ طاقت ہے ۔ میں دیو ہم میں اس سے دیا وہ طاقت ہے ۔ میں دیول اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: اس سے افضل کو ٹی روزہ نہیں دیجاری ، مسلم نسانی ، اس روزے کی با بندی بڑی شکل میں اس معومت ہوتی ہے اور پینس ہے کیونکہ اس صورت میں مدورت میں مدورت میں مدورت میں مدورت میں مدورت میں مدورت میں معومت ہوتی ہوتی ہوتی ہے در افطار کی ۔ دیدا اس میں صعومت ہوتی ہوتی ہے اور پینس ہرین قات گزرتا ہے ۔

كاكب في صُوم أشهر المحرم

بالمرمت مهينول كےدوزے كاباب

١٣٢٨ ـ ڪڏانٽ اُمُوسَى بُنُ إِنْمِينُ اَنْ اَمْهُ مِنَ اَلْهُ عَنْ سَعِيْدِا اُلْجُرَيْرِيَّ عَنْ اَبِهُ السَّدِينِ عَنْ عِيْبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ اَبِهُ هَا اَدْهَ اَنْهُ اَلْهُ مَكُولُ اللهِ عَنْ عِيْبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ اَبِهُ هَا اَدْهُ اَلْهُ اَلْهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ ا

مجُیبہ با بہیدنے اپنے باپ یا جیا سے روایت کی کہ وہ رسول الٹرصلی التُرعلیہ دسلم کے پاس آیا۔ پھرمپلا لًا اورا بکے ممال کے بعد آیا جبکہ اس کی مالت اور مہینت بدل حکی تھی۔ بس اس نے کھا یارسول الشرکیا آ پھ محے نہیں بچانے؛ حفنور نے ذایا: اور توکون ے! اس نے کماکہ میں وہ با ہلی مول جو کھلے سال آپ سے یاس آ باعقا ، معنوز بنے فرما یا کہ تو تو ا حجی مهیئت میں تقا، کھے کس چیز پنے بدل ڈالا ؟میں نے کہا کہ میں حب ہے آپ مباہوا ہوں صرف ماکت کو کھانا کھا تارہا ہوں ہیں دسول الٹرنسلی الٹرعلیہ وسلم نے فرما یا : توشے اپنی مبا ل کوکیول عذاب دياة بيرفرما ياكرمبركا روزه ركدا وربرماه سايك دن كاراس في كها المحدز باده فراسيت كيونك تحديين توت سے ۔ فرمایا وَوروز سے دکھ لیا کر۔ اس نے کہا : زیا وہ فر ماسئے کیونکہ ٹھرمیں قوت سے، فرمایاتین ون کاروزہ لپاکر۔ اس کے کہا: زیا وہ فر ماسیے: فر مایا: با حرمت میپینے سے روزہ رکھا ور پھرتھیوڑوسے، اح سے روزہ رکھا وربھ چھوڑ دے، باحرمت <u>میسنے سے روز</u>ہ رکھا دربھ چھوٹر دے، اور آ پ نے اپنی میں انگلیول سے امشارہ فرمایا ۔ اُ بیسنے انہیں ملایا پیر حجولا و ک<u>ا (نسائی اورا بن ما ت</u>ہہ ۔ نسائی میں مجیبہ ما ملی دبھینغۂ ن*دگرے کی دوایت* سنے چا<u>سے کیے۔ ابن ما</u> جہ<u>ں الوجی</u> بہ با ہی کی دوا یت اسنے باپ یا چچا سے ہے ۔ ا<del>بوا لقاسم بغوی سے معم ا</del>لفیحاب میں ، مجدید البابلید قانت صرفتی آبی او عمی کی سید عبدید کے باپ کا نام عبداللد بن الحادث منا مندری مشيح: خطابي سنے كها سے كرشهرا تصبرا ورمضان سے حبيها كردوسرى احادث سي اس كايمي نام وارد مواسے -صبر کا اصلی معنی سے ما زر مہنا ، ٹرکنا، اس ما دمبارک میں چونکہ بہت سی یا بندیا ں ہں اور ثمبا حات سے بھی با ز لهذا يه شهرالصّبه بيوا. باحرمت ميين قرآن من ما رأئي بين. مِنْهُا أنْ بَعَدَه مُحَوَّمٌ والتوبري، يعنَ رجب، ذوا تقعده ذوا لجراور محم بحصنور سفاس شخص كولتول مولانانها ورمعنان كدد ذري كالحكم ديا- بسراته رحمم ميس برمين ے رکھ کرتین دن محکے افطار کا حکم دیاحتی کروہ میپینے حتم ہوجائیں .بس رمضان کے علادہ پربورے دوما ہ کا روزہ ہوگیا حُرُم جاربي . باقى تىن ماەرە گئے توان میں سے ہر مینے مین ماەره گئے توان میں سے ہر میلنے مین من دن کے روزے کا سکم دیا ۔اس طرح رمضان تو خیر فرمن ہی ہے ۔اس کے نفلی روزے۔ ۴۱ ۱۱ء ۸۱ ہو ئے۔اور یہ احتمال ے کہ آئی نے اُسے جا را شہر حرام میں سے ہرا یک میں مین روزے رکھنے کا حکم دیا اور بھر ہر ماہ کے میں *دوزے* چھوڑ دئینے کا ٹی کھ دیا۔اس صورت میں اس کے نفلی دوّزے صرف سا بھم ہوئے ۔ بہمدمیٹ ابن ماجہ میں مروی ہے مگر باحرُمِت مهینوں کے صیام کی تفعیل و ہاں نہیں آئی ۔مسند احمد میں مہی مدیث ایک اورسندسے وار دیموئی ہے مضان کے علاوہ بورے گیارہ میں میں میں دوزوں کا حکم ایا ہے۔ والتُداعلم

باق في صنوم النه حرّم

محرم محدوزسه كاباب

٢٣٢٩ ـ حَكَّا ثَنَا مُسَكَّدً وَقُتَبَ فَهُنُ سَعِبُ إِفَالاَنَا اَ بُوعُوانَدَ عَنَ اَفِي بِشَرِرِ عَنُ حُبَبُ لِابْنِ عَبْ لِالدَّحْلَنِ عَنُ اَفِي هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْرِ

وَسَلَوَا فَضَلُ الصِّبَاعِ بَعْدَ شَهْرِرَهَ ضَانَ شَهُرُ اللّهِ الْمُحَرَّمُ وَإِنَّ اَفْضَلَ الصَّلَاةِ
بَعُدَ المَفْرُوْخَذِ صَلَانًا مِنَ اللَّهُ لِ كَوْيَهُ لَ قُنْيُبَ أَنْهُ شَهُ كُونَا لَ دَمَّضَانَ .

ابوہ ریرہ دسنے کہاکہ جناب رسول التہ صلی التہ علیہ وسلم نے ادر شاوفر مایا؛ ما ورمضان کے بعد افضل دوزہ اللہ کے دبینے مورم کا روزہ سے۔ اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تنج کی سہے۔ قتیبہ داوی نے صرف دم هنان کا ذکر کیا، ماہ کا فظر نہیں لولا (مسلم، تسدندی، ابن ماجہ اور نسانی)

مقتم ہے، جیسم کوازدا ہوتشریف شہرانٹ فرمایا ہے کیونکہ اس کی حرمت من ہانب اللہ ہے۔ یاایک قول کے مطابق یوم عات تور آئی کی روایت جوعلی شعیم نوعگا ہی ہے اس سے بتہ چلتا ہے کہ شہراللہ سے مراد پورا حمید نہ ہے اس سے بتہ چلتا ہے کہ شہراللہ سے مراد پورا حمید نہ ہے اس میں جدیث ہے اور جمین میں صراحہ اُئی ہے اور یوم عرفہ کا بہت زیادہ تو اب نابت ہے مگراففنلیت کی صراحت نہیں ہے۔ علاوہ اذیں یوم عاشوراء کاروز ہ نفی علیہ ہے اور یوم عرفہ میں مختلف امادیث کے باعث روزہ کے لی ظرسے اختلات وارد ہے ۔ آئے نے نوداس میں روزہ نہیں رکھا تقامیدا کو صواح کی روایت میں ام الفضل منابنت الحادث سے نابت ہے۔ بہی سبب ہے کہ ماجیوں کے ایم روزہ میں میں میں میں جونف یا تی ہے کہ ماجیوں کے سے روزہ در کھنا اور عزیر ماجی کے لیے روزہ مستحب کہاگیا ہے۔ نما ذرکے بار سے میں جونف یا تی ہے کہ تہجد سبب سے افضل ہے اس کا تعلق نوافل سے ہے بشن فرائفن ہی کے رمائۃ ملحق میں بہذا وہ اس سے فادج میں علاوہ اذبی فرکی دور کھا ت اور ورتر کی نماز بھی اس حساب سے باہر ہے ۔

كَاكِ فِي صُوْمِ مِن جَب

٠٣٣٠ - كَلَّا ثَنَا إِبْرَاهِ بُهُ مُنْ مُوْسَى ٱنَاعِيْسَى نَاعُتْمَانُ يَعْنِى ابْنَ حَكِيْمٍ فَالْ سَاكُتُ سَعِيْكَ أَنْ الْبُرَاهِ بَهُمُ مُنْ مُوْسَى ٱنَاعِيْسَى نَاعُتُمُ الْنَاعُ مَا اللّهِ مَا لَكُ سُلُولَ اللّهِ مَا تَكُولُ اللّهُ اللّهِ مَا اللّهِ مَا اللّهِ مَا اللّهُ مَا اللّهِ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهِ مَا اللّهِ مَا اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ م

لاکیطنومی . ۱ بن عباس رمز نے سعید بن جبیر کو بتایا کہ رحب کے متعلق رسول الٹد مسلی الٹدعلیہ وسلم روزہ رکھتے تھے تی کہ م کہتے کہ افطار رنہ کر بیں گے اور فریاتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے اب روزہ پنرکھیں گے دبخاری جمعلی ابن آب سا کی گئر نہ تی ر

ساقی استه میں کا تعلق بظاہر عنوان باب سے کوئی نہیں ہے۔ الآبد کہ ابن عباس کی مرادیہ ہو کہ اس روزے سے مندر کا اس مدیث کا تعلق بطاہر عنوان باب سے کوئی نہیں ہے۔ الآبد کہ ابن عباس کی مرادیا ہو کہ ماہر حب میں کوئی خاص مراد یا ورجب کا روز ہ منقول نہیں بلکہ عام مہدنوں کی با ننداس میں صفور کا بلا تعیین روز ہ رکھتے تھے۔ ہاں روجب جونکہ باحرت جہیتہ م مہینوں کے روزے کی فضیلت وارد سے لہذار جب کا روزہ بھی فضیلت رکھتا ہے۔

## بَإِبِ فِي صَنُومِ شَعْبُ انَ

ىتعىان ك*ا دوز* ه

عبدالٹرینا بی قلیں نے تصنرت عائشہ کوؤ واتے سُناکہ دوزہ دیکھنے کے لحاظ سے دسول الٹرصلی الٹرعیا ہے کہا محبوب ترین مہینہ شعبان بھا، پھرآپ اسے دمعنان کے قریب تک ہے مبا نے سقے دنسانی ،

تشی سے :اس مفتمون میں اولی ترقول وہ ہے جوایک صیحے مدیث میں آ جوکا کہ دنسائی، ابوداؤد ابن نوزیمہ اسائٹر ب زید نے جناب رسول الٹرصلی اللہ علیہ وسلم سے مثعبان کے صوم کی کثرت کا باعث بوجیا توجواب ارشاد ہوا کہ :اس میسنے سے دوگ فافل ہیں ، یہ دجب اور رم مفان کے درمیان واقع ہے اوراس میں اعمال رب ا تعالمین کی طرف اعلیٰ ہے جاتے ہیں بس میں جا ہتا ہوں کرمیرے اعمال بحیثیت مسائم اعقائے جائیں شعبان اور درمفان میں فعل کرنے کے احکام پیچے امادیث میں میں ذرجے ہیں اور اسی سے یوم انشاک کا موزہ مکر وہ ہے، بس شعبان کو رمفان کے ساتھ روزے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اوا خرمیں زیادہ دوزہ دکھتے تھے۔ زین بن المنیر نے کہا ہے کہ حضرت ما منا کہ شدون میں المنیر المنیر نے کہا ہے کہ حضرت میں عائشہ دم کا دیوں مبا بھے پرمنی ہے اوراس سے مراد صیام کی کثرت ہے۔

صوم متوال كا بإب

بذل المجہودکے نشخے میں اس باب کا عنوان ما شیر پر درج ہے۔ دو سرے سخوں میں حقی سمیت متن میں آیا سے ہذا ہم نے اسے تن میں رکھا ۔

٢٣٣٢ - كَلَّ ثَنَا كُمُ مَّكُ الْنُ عُنَمُكَانَ الْعَجَلِيُّ نَا عُبَيْدُا اللهِ يَعُنِى ابْتَ مُولِى عَنُ الْمَ عَنُ الْمَالِيَ عَنْ اللهِ يَعْنِى اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّا وَسَلَّا عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّا وَسَلَّا عَنْ صِبَامِ اللهَ هُو فَظَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّا وَسَلَّا مَا اللهُ هُو فَظَالَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّا وَسَلَّا مَا اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّا وَسَلَّا مَا اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّا مِلْ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّا مِ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّا مُعَالِمُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّا اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ مَا اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ مَا اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللللّهُ اللّهُ اللّهُ

رِقَ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَنَّاً صُمْ رَمَّضَانَ وَالَّنِ فَيَلِيْمِ وَكُلَّ اَرْبَعَاءَوَ خَمِيْسِ فَاذَا اَنْتَ قَالُ صُمُّتَ اللَّهُ هُمَ .

بَا هِ فِي مَوْمِ سِتَّةً أَبَّا مِ مِنُ شَوَّالِ

سوال کے چدروزوں کا باب

سر ۱۹۳۳ حتى نَنَا النُونِيِقُ نَاعَبُهُ الْعَزِيْرِ بَنُ مُحَتَّى عَنْ مَعُواْنَ بُو سَكَبُم وَسَعُو بُنِ سَعِبُ لِاعَنْ عُمَرُ بُنِ ثَامِتٍ الْانْصَامِ يَّ عَنُ اَفِي اَبَّوْبَ مَا حِبِ النَّبِي صَلَى اللَّهُ عَلَيْ مِ وَسَلَّوَعَنِ النَّبِي صَلَى اللَّهُ عَلَيْم وَسَلَّوَ فَالَ مَنْ صَاحَ رَمَ ضَمَا نَ ثُمَّ اَنْبَعَرُ بِسِيتٍ مِنْ شَوَّالٍ فَكَانَمَا صَمامَ اللَّهُ هُمَ اللَّهُ اللَّهُ هُمَ اللَّهُ هُمَاءَ اللَّهُ هُمَاءَ اللَّهُ هُمَ اللَّهُ هُمَاءً اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ هُمَاءً اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ الْمُعْمَامُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُؤْمِنِ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنِ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنِ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْم

دسول انشرسلی انشرعلیہ وسلم کے ساتھی ابوا یوب دم نے نبی صلی انشدعلیہ وسلم سے روایت کی کرحضور ؓ سنے ارتبا و فرمایا : حبس نے دمعنیان کا روزہ و رکھا، بھراس کے بعد شوال کے بچھ دوز سے رکھے توگویا اس نے ممیشہ دوزہ رکھا دمسلم ، ترمذی ، ابن ما جہ، نسائی

تشرح: منذرتی نے کماکہ برنیکی کا جروس گنادکم از کم بہتا ہے، اس صاب سے رمفنان۔ شوال کے چوروزہ۔ ۲۷ کے برابر بو گئے بس گویا اس نے پورے سال کا روزہ رکھ لیا۔ اور یہ تفسیر بعینہ تو بان سے کی مدیث میں مرفوعًا آگئی ہے اور نسائی سنے اسے روا بیت کیا ہے۔ نووی شنے بڑے نے دور شور سے ساتھ اس مدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ ہمارے اصحاب شافعیہ، احمد اور داور دکا مذہب اس باب میں اس مدین صریح وضیحے کے عین مطابق ہے جبکہ مالک اور آبو منیفہ نے اس شوال کے روز سے کی کما بہت بتائی ہے ، مالک کا قول مو طابی ہے کہ بیں نے اہل علم میں سے

کسی کوشوال کے چے دوزے رکھتے نہیں دیمیا۔ نثاید انہوں نے پرسوال اس سے کہا کہ مباوا کو داکوئی انہیں وا جب
مبان ہے۔ اور پوم عرفہ و عاشوراء و بحنہ ہما کے روزے کی فضیلت سے برحساب نوط جا تاہے۔ نووی نے کہا
ہے کہ متوال کے چے روزے عید الفطرے مصل متواتر رکھنے افضل ہیں۔ مولا ناھنے فرما یا کہ اس باب ہیں حنفیہ کا مذہب
نور الابعثما ہے اور اس کی شرح مرافی الفلاح و عنہ ہیں یہ لکھا ہے کہ مستحب روزے بیمیں: ہرواہ سے تین روزے جو بہتر ہے کہ آیا مہم بھول کے دوزے بیمی اور دیاہ وراہ ہول کے دوزے بوص یہ بہتر ہے کہ آیا مہم بھول کے دوزے بیمی عید الفطر کے بعد متواتر دکھا جائے۔ امام حنیف دوسے ہو کہ اس میں وار دیں۔ اور بہتر ہے کہ انہیں عید الفطر کے بعد متواتر دکھا جائے۔ امام حنیف دوسے ہو کہ اس میں وار دیں۔ اور بہتر ہے کہ انہیں عید الفطر کے بعد متواتر دکھا جائے۔ امام حنیف دوسے ہو کہ اس میں میں کو نہیں ہے۔

بَا وَفِي كَبُفَ كَانَ يَصُومُ النَّهِ فِي صَلَّى اللهُ عَكِيرُوسَكُمُ

باب د نبی صلی الشرعلیه وسلم کے روزے کی کیفیت کراھی۔

مسمم حَثَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنْ مَسْلَمَ مَنْ مَالِكِ عَنْ رَفِ النَّهُمِ مُولَى عُمْرَنِ عَنْ مَالِكِ عَنْ رَفِ النَّهِ مُولَى عُمْرَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكِ عَنْ رَفِح النَّبِيّ عُمْرَنِ عَبْدِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا يَصُولُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا يَعْمُولُ وَمَا مَا أَيْتُ مَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا يَعْمُولُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا يَعْمُولُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا يَعْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا يَعْمُ وَاللَّهُ وَلَا لَا يَعْمُ وَمَا مَا أَيْنَ مَن اللَّهُ عَلَيْهُ مِن اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْلُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللَّهُ الللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

نیکی میلی الترعلیہ وسلم کی زوم و موالی دور میں التی دور سے کہا کہ رسول التارسلی التارعلیہ وسلم روزہ رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کھتے کہ آپ روزہ سکے اور میں نے آپ کو رم کھتے کہ آپ اب روزہ در کھتے ہی جا اور میں نے آپ کو رمفنان کے علاوہ کسی پورے ماہ کا روزہ رکھتے نہیں دیکھا، اور اس کے بعد شعبان سے زیادہ میں نے آپ کوکسی ماہ میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا، اور اس کے بعد شعبان کورمفنان سے ملانے کا مطلب میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا رہی مسلم انسانی اس حدیث سے بہتہ وہلا کر شعبان کورمفنان سے ملانے کا مطلب اس میں اکثر دوزہ رکھتا ہے۔

٢٣٣٥ - حَمَّا ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْلِينَ لَ نَاحَهَا دُعَنَ سُحَمَّدِ بِهِ بَنِ عَنْ رِوعَنَ اَ فِي اللهُ عَلَيْ مِن اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلَيْ مِن اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلَيْ مِن اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُن اللهُ عَلْمُ مُن اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلْمُ مِنْ اللهُ عَلْمُ مِنْ اللهُ عَلْمُ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ عَلْمُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلِي مُن اللهُ عَلَيْ مُنْ اللهُ عَلَيْ مُنْ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْ مُن اللّهُ عَلَيْ مُنْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ ع

ا بوہریہ ہ دم نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی معنی کی حدیث روایت کی ہے، اس میں یہ لفظ زاید ہیں کہ آپ شعبان کے اکثر میسنے بلکہ بورے کاروزہ رکھتے تھے رید اصنا فر سنجادی ، مسلم میں بھی مروہے ۔ مولا نا در نے فرمایا کہ البوسلم عن ابی ہرریش کی رواست سے یہ اصن فرحدیث کی کسی کتا ب میں نہیں ملا ببلکہ ابوسلمہ کے علاوہ کسی اور نے بھی اسے البوم ریدہ دواست نہیں کیا ۔ ہل ارتر مذی نے حدیث عائشہ دم کی مخز ہے ہے بعد کہا سے کہ اس باب میں انس مناور ابن عباس دواست بھی دواست ہے کہ اس باب میں انس مناور ابن عباس دواست بھی دواست ہے ۔ ابن عباس دھ کی دواست سن ابی واؤ دس محتقہ گائم ہوں ہم ہم ہم کہ گذری ہے ۔

كابن في صور الإننابن والخويس

سومواراور شمیس کے روزے کا باب۔

٢٣٩٨ - حكّ اثناً مُوسى بُنُ إِسْمِ فِي لَ مَا أَبَانُ نَا يَحْبِى عَنْ عُمَرَ بَنِ إِنْ الْحَكِمِ الْمَعْ وَالْمَا مَذَ بَنِ وَيُومَ الْمَا مَذَ بَنِ وَيُومَ الْمَعْ وَلَى السَامَة إِلَى وَيُ مَوْلِ الْمَامَة بِنَ وَيُهِ الْمَاكَة بِنَا وَيُومَ الْمَعْ وَمَ لَكُ اللّهُ مَوْلِ اللّهُ اللّهُ مَوْلِ اللّهُ عَنْ مَوْلِ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى

مولاً سے اسامیر اور نمیس کا روزہ رکھتے مقے ،ان کے علام نے ان سے کہا کہ آپ سوموار اور نمیس کا روزہ کھتے مقے ،ان کے علام نے ان سے کہا کہ آپ سوموار اور نمیس کا روزہ رکھتے مقے ،ان کے علام نے ان سے کہا کہ آپ سوموار اور نمیس کا روزہ کیوں رکھتے ہیں ؟ حالا نکہ آپ بہت بوٹر سے بزرگ ہیں ، پس اس مرائز نے کہا کہ نبی ملی اللہ علیہ کم اور فرس کا روزہ رکھتے مقتے اور آپ سے اس کے متعلق بو جھاگیا تو آپ نے فرا یا کہ بندو ل کے اعمال سوموار اور خمیس کو ہیں گئے ما سے میں ۔ ابو واؤ دنے کہا کہ مہن ابی الحکم (بن آئی ،اور نسائی الی من کے اس اور وہ مدیث بقول منڈر کی حس سے ۔ تر ندی سے حضرت ما شنہ کو سے رکھتے تھے ۔ عاشہ کے معنور سوموار اور خمیس کے دوزے کو مشائی سے رکھتے تھے ۔ عاشد کی سے مدین عزیب کہا ۔

شرح: اس مدیت کی سندمیں نمچر کر بڑ سیے جس کی طرف ابوداؤر نے هجی ایثارہ کیا ہے۔ دار می مسندا حمد اور

مستدا بی دافرد طیامی می عمرین ۱ محکم بن توبان آباسے۔ابو دا وُدسنے ابوا تحکم بن تُو بان کہاسیے مبالانکرابوا تحکم نود تُو بان ہے اس کا مبیا نہیں ۔ بھرمولا کے اُ سامر من زید کا انتہ پتہ بفول مولاً ناکت رہ جال میں کہیں نہیں متا کہ اس کا نام ومقام کیاہے ۔ اعمال کے بھنور خداوندی پیش ہونے کا ذکر کسی مدیث میں روزاندا تاہے ،اس مدیث میں ہمفتہ کے دودن میں سبے، بعض میں <del>ما و شعب</del>ان کا ذکر سبے۔ شاید میٹی میں اجمال وتفصیل کا فرق ہموتا ہمو ہ بالبافئ صورالعشر عشرهٔ ذی الجه کے دوزے کا باب ٢٣٣٠ حَكَّا ثَنَا مُسَتَكَاكُ نَا أَبُوْعَوا نَنَهُ عَنِ الْحُرِّبْنِ القَبَبَاجِ عَنْ هُنَيْسُكَانَهُ بْنِ حَالِيهِ عَنِ امْرَأْتِهِ، عَنُ بَعُضِ أَنْ وَاجِ (لنَّيتِي مَه لَى اللهُ عَكَيْثِ مِ وَسَلَّوَ فَالنُّ كَانَ دَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْسُ وَسَكَرَ بَصُومُ نِسْعَ ذِى الْحَبَجَيْ وَيُوْمَعَا شُوْلِاعَ وَتُلَاثُنَّةُ (تَبَاجٍ مِنْ كُلِّ شَهْرِ اَقُلُ اثْنَبْسِ مِنَ الشَّهُووَ الْخَبْسُ -سبنيده ابن خالدنے اپنی بیوی سے اس نے رسول انٹرصلی انٹرعلیہ دسلم کی بعین از واج مکر مات سے روا پت کی،انہوں نے **کہا**کہ ریسول الٹرمسلی انٹرعلیہ وسلم <del>ڈی الح</del>جہ کے پہلے نوروز سے ہوئم عائثوراء کا روزہ ،اور ہین دن کے روزے براہ کے ابتدائی ونوں کے اور جیسے کے پہلے سوم وار اور خمیں کاروزہ ریکھتے ستھے دنسائی شہرے <del>بمنڈری</del> نے کہا ہے کہا اس سندس <del>ہنید</del>ہ نے ابو داؤر کی *دوایت کے علاوہ ایک دوایت میں : ہنیدہ عن* حفقه تام المؤمنين هم اورا يك روابيت بي . صغيره عن أمترعن الم سلمُ ذوح النبى بهي روا بيت كي سب*ے . گو* با بالفاظ ومگراس سند کومقنطرب کهاجا سکتاہے۔ابوداور کی روایٹ میں طنیدہ اپنی ہیوی سے روایت کر تا ہے جس کے متعلق حافظ نے کہاہے کہمیں اس کے نام کا بیتہ نہیں ۔ نسکین اس کی بیوی تھی صحابیہ تقی اور ماں تھی چوحصرت *عرب کے نکاح میں تقی* اس کامطلب بہ مہواکہ صدیبیٹ مضعطرب نہیں، لیعنی حب حب سندمس صنیدہ کی دوا بیٹ اپنی بھوی سے یا آپنی مال سے ہے وہ سندیں اصطراب سے خارج میں کیونکہ صی ایم کا بہام از روئے اصول مفرنسیں ہے۔ ابو داور کی سند میں حس زوجة النبي صلى التدعليه وسلم سقيد وابيت ب يرحضرت ام سلريزيس - اورحس سندمس صنيده كي روا بيست ام المؤمنين حفصه من سي مراه راست بياس مي هي كو ئي اشكال نبي موسكتا. ٨٣٨م حكَّ انْكَاعُمْمَاكُ ابْنُ أَبِي شَيْبَتَ نَا وَكِيْعٌ نَا الْاعْمَشُ عَنَ إِنِي صَالِحٍ وَهُجَاهِدٍ وَمُسُلِحِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيْدِ بَنِ جُبُيْرِعَنِ ابْنِ عَبَاسٍ قَالَ قَالَ دَسُولًا للهِ لَى اللَّهُ عَلَيْءٍ، وَسَاتَحَ مَامِنُ اَ يَامٍ اَلْعَمَلُ الصَّمَا لِحُ فِيْهَا اَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هٰذَا بِ

اُلِاً يَامِرَيُعُنِيُ اَيَّامَ الْعَشْرِظَاكُوا بَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا ٱلْحِجَاكُ فِي سَبِبُلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا إَجْجَاكُ

نِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ قَالَ إِلَّا مَ جُلُ حَرَجَ بِنَفْسِمِ وَمَالِمٍ فَكُوْ بَيْجِهُ مِنْ ذُلِكَ لِشَكْيُ بِه

ا بن عباس شنے کہا کہ درسول انٹرصلی الٹیوعلیہ دسلم نے فرما یا: ان وٹوں سے نہیا وہ کسی وان کاعمل التئرتعا کی کو نريا ده محبوب نهيں ہے تعنی عشرہ فری الحجۃ . لوگوں نے کہا يا رسول الله کيا جها د في سبيل الله بھي نهيں ؟ فرما يا جها و فی شبیل استر عبی به بین مگروه شخص جو اینی مهان و مال سے کر گیاا ور کچه بھی واپسی مدلایا . ( <del>کِخَارِی ، تر مذری</del> ، ا<del>ین ما م</del>ب مىشىيەتى بىيغىن خو دىھى را ە خىراسى قىتل مېوكرومېن رەگىيا دراس كا مال تھى تىنى گھورا ، دردى ،مېقىيار وىغىرە .<del>ملامىنى</del>نى نے کہا ہے کہ آس مدسی سے تا بت ہواکہ ا مکند کی طرح زمانوں میں بھی بعقن کو بعض برفضیلت ما صل سے ۔ اوراس عشرة ذي الجدكي فضيلت علوم موتى- اواس كافائده أسطرح ال ريموكاكر جوشخص افضل الايام كروزك كي ندر سِے، ایکسی عمل کوافضل الایام کے ساتھ معلّق کرے لیس اگر آس نے ایک دن کا ذکر کیا ہو تو یوم عوف متعین ہومائیگا يونكه صحيح يهي سب كروه عشرة ذى الحجهيس سے انصنل ترين ون سب اور اگر مهفتہ كے سابھ وُنول ميں سے افضل دن كا الاده كمدي كا تولوم الجوم تعين بوجائة كا تاكم إس مديث كواس مديث إنى بريره والكريما عد جمع كيسا ما سکے حس میں حفور کاار شا دِسبے کہ بہترین و ن حس می سورج طلوع مواسبے وہ جمعہ کا دن سبے دسلم واؤدی نے کہا کہ حضور کی مرادیہ نہیں ہے کہ یہ دس دن بوم جمعہ سے بھی انصنل ہیں کیونکہ ان میں بھی جمعہ صرفرر اسٹے گا حس سے نسى چيزكى اپنے نفس بر ففنيلت لانه م آئے گی اُس كا جواب بيه ديا گيا آئے كه عشرهٔ زُدّى النجه كى افضليت كا مطلب یہ ہے کہ سال پھر کے دیگر دنوں سے ہدون افغنل ہیں اور جو مجعدان میں آئے گا وہ دیگر مجنعات سے افغنل ہوگاکیونک اس مى دوفقىيلتىي مجع بورگى ـ

١٢ فِي فِطْرِدٍ

یہ بابعشرۂ ذیا تجہ سکے انطاد میں ہے۔

وسهم حك نَنَا مُستَلَدُ نَا أَبُوعُوا لَنَهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِمُ عَنِ الْكَسُودِ عَنْ عَايِنْتَ رَقَالَتُ مَامَ أَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَمَا يُمَّا الْعَشْرَ فَطَّر

حضرت عائشه دمنى التعنها ني فرما بإكرم ني ريسول التلرصلي التعميليدوسلم كوعشرة ذى الجبركاروذ سے در كھتے جھی نہیں دیکھ المسلم ، تر ندی انسانی ، ابن ما حبی ام المؤمنین کی مراد اگر آبورا عشرہ سے توبات صاف ہے اگر عشرو کے بعف ایام بیں توانہوں نے اپنی دُوئیت کی نفی کی ہے۔ پھیے گزدگیا ہے کہ حفنورٌ ذی الحجہ کے پیلے نوروزے سکھتے تقے عشرہ کے لفظ میں عبید کا دن واصل ہے لہذا اس دن کی صریح ہما نعت کے باعث بچر سے عشرے کا روزہ تو

### ٣٧ فِي صَوْمِرِعُمُ فَتَرْبِعُمُ فَتَرَ

عرفات میں پوم عرفہ کے روزے کا باب ۔

٠٣٣٠ - كَتَّ نَنْ السَّلُمَانُ أَبُنُ كُوبِ نَاحُوشَبُ بُنُ عِنْ مَهُ لِ عِبَ الْمُحَوِينَ بَعْنَ مَهُ لِ عِبَ الْهُ مَرِيةِ فَلَا أَنْ كَالُكُنَ مَهُ لِ اللهِ الْهُ مَرْدَةَ فِي بَيْتِهِ فَكَدَّ ثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ مَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَكَدَّ ثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ مَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَمْ فَتَرْ بِعَدُونَتُهُ .

عکرمدنے کہاکہ سم الوہر ریہ ہوں کے پاس اس سے گھر میں سطنے تواس نے ہمیں مدمیث سنائی کہ دسول التُعرِسلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرف ت میں عرفہ کے روزے سے منع فرما یا عقا (نسائی اور ابن ما تبہ)

امه ۱۹ و حَكَى ثَنَا الْقَعْنَبِي عَنْ مَالِكِ عَنْ اَ فِي التَّفْرِعَنُ عُمُهِ مِعُولًا عَهُ اللهِ عَنْ اللهُ عَدْمَ عَرُفَةً فِي اللهِ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهِ اللهُ الل

ام ا لغضل م بنت الحادث سے روایت ہے کہ کچے لوگوں نے ان کے پا*س عرفہ کے دن دسو*ل الٹیمسلی الٹر

علیہ وسلم کے دوزے کے بارے میں تھبگڑا کیا، بعن نے کہاکہ آپ کاروزوہے اور بعن نے کہانہیں ہے آپ کے پاس دود مدکا پیا رہیجا جبکہ آپ عرفہ میں اپنے اوسٹ بروقوف فرماد ہے تھے تو آپ نے دوھر پی لیاد بخاری، مسلم، نسانی ام الفضل مزحصرت میمورزمنام المؤمنین کی ہیں تقیں۔ بعن روایا ت میں دودھر کا جیجنا میمورزمنا کی طرب

منسوب ہے۔ وہ اکٹھی ختیں لہذا کہی اُن کی طرف بہنعل منسوب ہوا . اس سے ملی روٹوس الاشہا و ثابت و وا ضح موگیا کہ حقنوا عرفہ میں معائم نہ تھے . ننساتی کی روابیت میں ہے کہ دودھ بے جانے والا عبدالطرب عباس ختا . مرا مدر فرق میں میں ایک و سرچہ سرچہ میں اور وہ سرب

#### باسك في حوم بومرعا شوركاء

يوم عا سنورآد كروز ك كاباب ـ

مهم و حسّ النّ عَدُورَة اللهِ مَن مَسُلَمَة عَن مَالِكِ عَنْ هِسَامِ بَنِ عُدُورَة ﴿
عَنْ اَبِيهِ عِنْ عَالِمَة وَالنّ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْمَ آءَ يَوْمًا تَصُومُهُ فَرُنَيْنَ فِي الْجَاهِلِبَيْنِ فَلَمّا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّو يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِبَيْنِ فَلَمّا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّو يَصُلُو يُصَامَحُ فِي الْجَاهِلِبَيْنِ فَلَمّا وَيَهِ مَرَسُولُ اللهِ مَعْلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّو الْمَوايَنَة صَامَة وَامْرَبِهِ مِلْكَا فَلَمّا وَيُومُ وَمُن اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّو الْمَوالْمَا يَن مُن اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّو الْمَوالْمَا وَمُن اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّو الْمَوالْمَا وَمُن اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّو الْمَوالْمَا وَمُن اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّوا لَمَوالْمَا وَمُن اللهُ عَلَيْهُ وَمُولَا عَاللّهُ وَمُن اللهُ عَلَيْهُ وَمُن اللّهُ عَلَيْهِ وَمُن اللّهُ عَلْهُ وَمُن اللهُ عَلَيْهُ وَمُن اللّهُ عَلَيْهُ وَمُن اللّهُ عَلَيْهِ وَمُن اللّهُ عَلَيْهُ وَمُن اللّهُ عَلَيْهُ وَمُن اللّهُ عَلْمُ وَمُن اللّهُ وَمُن اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُولِ اللّهُ عَلَيْهُ وَمُن اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَمُن اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَمُن اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَمُولُ اللّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَمُنْ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَال

عائشه رمنی السّٰرعنها نے فرمایا کر قربیش نه کا ندم ملبیت میں عا مشود آء کاروندہ رکھتے تھے اور دسول السُّوسلی اسّ علیہ وسلم بھی اس دور میں بدرونرہ در کھتے ہے ، بھر حبب رسول السّٰر مسلی السّر علیہ وسلم مدینیہ میں تشریبیت لائے توآپنے یہ روزہ دکھاا وراس کا حکم بھی دیا پھرچب رمعنیان کا روزہ فرض ہوا توفریضہ وہی رمعنیان عقر ااور عامشو آرا دکونرک

کر دیا گیا، چوج امتا پر دوزه رکھتاا ورچوج امتا نه رکھتا ( تبخا آی اسلم ، تربزی ، نسائی )
شمر سے : حضرت ماکنٹوش کی اس حدیث سے بتہ چہاکہ عاشوراً ، کا روزه صرف بیود نہیں قرابش بھی دیکھتے ہے اور
پر کہر رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم بھی مدینہ تشریف آوری سے قبل بر روزه رکھا کرتے تھے ۔ پھر اس سے بظا ہر رہمعلوم
سوتا ہے کہ فرضیت صرف ای سے پہلے یوم عامثورا ، کا روزه فر من تھا مگر یہ فرضیت صرف ایک سال دہی اور بھر یہ
نفل عظہ اً دوسرے ہی سال توصوم رمعنیا ن فرض ہوگیا تھا لہذا فرضیت کا سوال صرف ایک سال کے سلے رہا
رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم مدین میں رہی الاول میں تشریف لائے ہیں آپ کا صوم عامثورا ، کا دوزہ اور اس کا حکم
دوسرے سال کی ابتد اسے متعلق تھا ۔ دوسرے ہی سال رمعنیا ن کا روزہ فرص ہوگیا ۔ بیس صدیث صعبحہ کی رُو سے

يوم عامثولئِے رونسے کی فرمنیت ننسوخ مہوگئی ۔ بعض علماد کا خبال ہے کہصومِ عامثو لِاکھی فرمض نہ تقا ہجب اس کا مو اتواس وتت بھی بطور استحباب تھا . قامنی غیاض سنے کہا ہے کہ بعض بوگوں کے خیال میں یوم عامشوراد کے رمنیت بعدمن بی با قی رسی هی مگرایسا <u>کنے وال</u>ے ختم ہو چکے میں -اب<del>ن عبد</del>آلبرنے صوم عاد ورا د کے ذخو نے راوراس سے نقل ہونے ہے اجماع نقل کیا سے دسومس پرگزارش کرنے کی جہا دیت ام<del>ن عمدال</del> ردعوائے اجماع میں بہت سے مسائل کے انڈرسہل انگاررہے ہیں ۔ ابن عرض ایوم عامشوراء کا روزہ با بعقد ر رکھنا مگروہ مبانتے تھے مگربہ قول بھی مط چکااب اس کاکو بی قائل نہیں ہے۔ <del>علامہ عینی نے کہا س</del>ے کہ علماداس *ب*رمتفق ہ مثوراءكا روزه سنت مع واحب نهيس الترائے اسلام ميں الوصنيفة مے نزديك يه واحب تقاءاصحاب شافعی ازا ول تا مبتداراس کی سنت کے قائل میں اور تھجی وا حب نہیں ما نتے۔شا فعیہ کا دوسرا قول امام الوصنيفه بھر کی مانند ہے بھنرت عائشہ م کی اس مدیث سے معلوم ہوتا سے کر پہلے بدروزہ فرمن تھاا ور بجرس خبرا۔ اس روزے کی تعیین میں انعتلاف ہے اکثر کے نزدیک وہ دس محرم ہے قرطتی نے کہاہے کہ نفظ عاتشور اء بطورمبا بغدما بشرة سي بدلا سرواس بفظم تعظيم كامعنى بمي معوظ سيدا وراصل مين يدوسوس وات كي مفت بكها مبائ : يوم عاسورًا وتوكو بإمطلب ببه وكاكم وسوس رات كادن اب اس مي اسميت كا غلبه وكيا ہے ا وروصفیت نہیں رہی .اب بیرنا م بطورعلم وسوی*ں فوم کے سلیے* بولاجا ناہے۔ا<mark>بوالمنصورجوا</mark>تیتی کا قول ہے لى عاىشورا بېروندان فاعولاءسى اوراس وزن پېرصرف يەلىفظ آتے ہيں: عاشوراء، منا دوراً،، بساروداء- دا لوداً، ر<del>جو منا</del>د، سار اوروال سے مطلعین منام اوراشتقا فی کا تفاصنا یہ ہے کہ یہ دسوال دن ہو،اور بعض کے نزدیک یہ نوا س دن ہے جس کے بعد وسویں لات آتی ہے۔ صحائی لوگ اونٹوں کو اکھ دن جراکر نویں دن یا بی بلانے لے مباتے تو كلتے: أُورد أَناعِثواً - ابن عباس منسلم من كروائت مع كدنوس دن كاروزه عاشوراء كا صوم باورنبي صلی التّٰدعلیہ وسلم ُ معی اسی دن روزہ رکھتے تھے۔ لیکن شائدا بن عباس سے یہ اس لیے کہا کہ حضور انے فرما 'یا تھا : اُگر میں آئن۔ ہسال زنرہ رہا تونوی کا روزہ رکھول کا .اس کا مطلب یہ ہوا کہ پیلے حضور وسویں کا ہی روزہ رکھا کرتے تقے سے مدرث بھی مسلم میں ہے۔ اور زیادہ را جمع سی ہے کہ نویں دسویں فرم دورن کا روزہ رکھا جائے۔ اوراس بھی نہ یا دہ ہمتر ہے ہے کہ ہو، ۱۱،۱۰ تاریخ کے تین رو زیے رکھیں ۔ ٣٣٣٠ - حسك تَنْ الْمُسَمَّدُ مَا يَخْيِلُ عَنْ عَبَيْهِ اللهِ أَخْبَرُ فِي مَا فِي عَنِ ابْنِ عُمْرُ فَالَ كِانَ عَاشُوْمَ امْ يَوْمًا تَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّ مَا فَكَيَّا نَزَلَ رَمَعْمَاكُ قَالَ رَهِولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْمُ وَسَتَّمَ هَٰهَ أَيُوحٌ مِنْ أَيَّاحِ اللهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَةٌ وَمَنْ شَاءَ نَرَكُمْ ا بن عمر خ نے کہا کہ عامشولا، کا دوزہ ہم جا بلیت میں دسکھتے تھے، بھرجیب دم حنیا ن نارل ہوا تورسول الٹ صلیالٹیرعلیہ وسلم نے فرمایا: بیا یام الٹرمیں سے ایک دن ہے سوجو جا ہے اس کا روز رسکھےاور جو چاہے ترک

للى سے : ابن عمر من كامطلب بيہ ہے كہ بيرونرہ زمان ما بليت سے چلا آتا تفاا ور بم اسے ابتدائے اسلام سے ركھتے سے - ايام السّر سے مراد وہ دن من جن ميں شروع دنيا سے لے كراب ك اسلامى تاريخ كے كچھ عليم، عبرت انگيز، نصبحت موز واقعات بيش آچھے ميں اور الله تعالى نے ان كى يا دكو باقى دكھنا بذر يعدُ عبا دت مشروع ذما يا ہے۔ قرآن ميں ہے كہ دوسلى كومكم ملاتقا: وَ ذَكِرَ دِهُمْ بِا كِيامِ اللهِ - يعنى بنى اسرائيل كو آيام السّد كے ساتھ نصيعت كروجن دنوں ميں ان بچرا حسان وانعام كيءً گئے، دشمنوں سے سحبات ملى، بڑے بڑے سے جورات كا ظهور موا و عزرہ .

۱۲۰۲ مر ۱۲۰ مر ۱۲۰ مر ۱۲۰ مر ۱۳ مر

ا بن عباس سفنے که کہ جب رسول الشرصلی التہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے ہیودکو عاشولاً
کاروندہ دیکھتے ہوئے بایا جبود سے اس کے متعلق ہو جھاگیا تو انہوں نے کہا بہوہ دن سے جس میں التہ تعالے نے ہوئی علیہ السلام کو فرعون ہر فنج دی تھی اور ہم اس کی تنظیم کی نما طراس کاروزہ رکھتے ہیں۔ بس رسول الشرصلی الشرعلیہ دسلم سے اقرب ہیں ،اور آپ نے اس کے روزے کا حکم دیا رنجا ری مسلم ،ابن ماجم منتح ہے والیہ الشرصلی الشرعلیہ وسلم کی مدینہ میں ،اور آپ نے اس کے روزے کا حکم دیا رنجا ری مسلم ،ابن ماجم منتح ہے دی سول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کی مدینہ میں نشریف آوری رہی الاول میں ہوئی تھی ۔اس بنا ، بیر ما فظا بن جم موسی میں میں میں میں دس ماہ کا فاصلہ تھا ہوا سے کہ مدینہ تشریف آوری سے بعد جب ہیو دکا بہ دن آیا تو بھر آپ کو ان کے دوزے کا علم ہوا ۔ یہ بھی احتمال سے کہ ہیو دیے عاشورا ، دبیجا لا ول میں آبیل ہو۔ سیک میں دس کا سیاق اس احتمال کا در وکر تا ہے جہلی بات معجے ہے ۔

#### ٥٠ماروي أت عاشوراء البوم التاسع

ان روایات کا باب جن سے عاملوراء نوال دن ثابت ہو تاہیے۔

٥٩٣٠ - حَكَا ثَنَا سُلَيْمَا كُ بُنُ دَاوَد الْهَوْرِيُ آنَا أَبُنُ وَهِبِ آخُبُرُ فِي يَجْبَى إِنَا أَبُنُ وَهِبِ آخُبُرُ فِي يَجْبَى إِنْ الْمُونِينَ مَنَا اللهُ وَقُوبَ آنَا أَبُنُ وَهِبِ آخُبُرُ فِي يَجْبَى إِنْ اللهُ وَقُوبَ آنَا أَنْ اللهُ وَقُوبَ اللهُ وَقُوبَ آنَا أَنْ اللهُ وَقُوبَ اللهُ وَقُوبَ آنَا أَنْ اللهُ وَقُوبَ آنَا اللهُ وَقُوبَ اللهُ وَقُوبَ آنَا اللهُ وَقُوبَ آنَا اللهُ وَقُوبَ آنَا اللهُ وَقُوبَ آنَا اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَقُوبَ آنَا اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللّ

<u>edonoconoconceses de la consessión de l</u>

كَفُولُ سَمِعَتُ عَبُهَ اللهِ بَنَ عَبُ إِن يَعُولُ حِبُنَ صَامَ النَّهِ عَبُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَوَ فَا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَوَ فَا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَوَ فَا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَوَ فَا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَوَ فَا التَّاسِمِ فَكُورًا إِن الْعَامُ اللهُ عَبِلُ حَتَّى تُوفِقٌ وَسُولُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَوَ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ الل

تسدیم و مایا جسے میرود سمجھتے تھے مگر صوم فرد کی کراہت کے باعث ایک دن پہلے یا ایک بعد میں بھی اس کے ساتھ روزہ رکھنا چا بھا۔ جیسا کہ مون یوم المجمعہ کے فردر وزیے کی کراست آئی ہے جب نک کہ اس کے ساتھ بہلا یا بچیلا دن مذمل یا مبائے خطا ہی نے کہا کہ اونٹوں کو پانی پلانے کے حساب سے ، جوعر بول میں رائج کھا، نوال دن کہلاتا تھا جس کے بعد دسویں دات آتی ہے جمکن سے حصنور صلی الشدعلیہ وسلم نے اس جنے کے پیش نظر فرما یا ہموکہ نوس کا دورہ

ر کھوں گا۔ ابن عباس سے سے ہی مروی سیے کہ ما شودادنواں دن سے ۔

. Descessors de la compación d

فَسَأَلْتُهُ عَنَ صَنُومٍ يَوْمٍ عَاشُوْمَ اءَفَقَالَ إِذَا مَا أَيْتَ هِلاَلَ الْمُحَرَّمِ فَاعْلُ ك

فَاذَا كَانَ يُوْمُ التَّاسِعِ فَا حِبنِ صَائِمًا فَقُلْتُ كَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَيْدُهِ وَسَنَوَ يَصُومُ قَالَ كَذَٰ لِكَ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَيْدُمِ وَسَلَّوَ يَصُرُّمُ

الحکم بن الاعرج نے کہاکہ ہیں ابن عباس شنکے پاس آباجبکہ وہ مسجد ترام میں اپنی جا در کا تکیہ لگائے ہوئے عقے، پس میں سنے ان سے صوم عاشوراد کے متعلق لوچھا تو فر ما یا کرجب تو فرم کا جا ند دیکھے سے توشما دکر، جب نواں دن ہو تو اس دن کا روزہ دکھر میں نے کہا کہ کیا جناب رسول الشرصلی الثر علیہ وسلم بھی اسی طرح روزہ در کھتے تھے تو فرایا کو چی درسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے سکتے۔ درستم، ترمذی، نسبانی مگراویر کی صدیب میں گزرا کہ حفور سم کو اور دہ در کھنے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ بس بقول شوکا تی اس کا مطلب بہ سے کہ ہاں! رسول الشرصلی الشرصلی الشرصلی الشرصلی الشرصلی الشرصلی الشرصلی الشرصلی الشرصلی سے۔ آپ نے ہمیں بہی فرما یا تھا۔

#### كالبدفئ فضل حكوميه

عاشوراء کے روزے کی فضیلت کا باب.

ه ۲۸۸۸ ـ حكا نَنَا عُحَدَّدُهُ الْمِنْهَالِ نَايَذِبُ لَا سَعِبُ عَن فَتَادَةً عَنَ عَن فَتَادَةً عَن عَبُ الت عَبُ التَّرِحْلُ نِ بْنِ مَسْلَمَةً عَنْ عَتِهِ اَنَّ اَسْلَوَا تَنِ النَّبِى صَلَى اللَّمُ عَلَيْسُ اِ عَبُ الشَّرَى صَلَى اللَّمُ عَلَيْسُ المَّا عَلَيْسُ التَّا وَالْعَلَى اللَّمُ عَلَيْسُ اللَّهُ وَالْعَلَى اللَّمَ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ وَالْعَلَى اللَّمَ اللَّهُ وَالْعَلَى اللَّهُ وَالْعَلَى اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْعَلَى اللَّهُ وَالْعَلَى اللَّهُ وَالْعَلَى اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَالْعُلْلُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالَالَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَلَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّ

عبدالرطن بن مسلمه نے اپنے بچاسے روایت کی تعبیل اسلم نبی مسلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا توصفورا نے فر مایا: کیا تونے عامنودادکا روزہ رکھا ہے ؟ انہوں نے کہا کہ نہیں چھنودانے فرمایا کہا بن بقیہ دن پودا کہ واوداسے تعنا کرو (نسائی - ممافظ ابن القیم نے مکھا ہے کہ اس مدریث میں و افضہ وہ کا لفظ صرف ابودا و کورنے روایت کیا ہے اورنسائی نے اس کا ذکر نہیں کیا) بقولِ ممافظ ابن مجر آس مبھم شخص کا نام ابن قانع نے نے مسئد لکھا ہے۔ اس مدریث سے پترمیت سے کہ اس د ن کا روزہ اس وقت وا جب تھا۔ ابودا ؤ دنے کہا کہ حضور کی مردعا شوداء کا روزہ تھا۔

#### باب في صُوم يؤمرو فط ريوم

ا یک دن کے دوزے اور ایک دن کے افطار کا باب۔

٨٣٨٨ ـ حَكَّا ثَنَا ٱحْمَدُهُ بَنُ حَنْدَلٍ وَحُحَمَّدُهُ ثُنُ عِبْسَىٰ وَصُسَكَا ذُوَالِاحْبَا رُفِيت

حَدِيثِ اَحْمَدًا قَالُوْ اِنَا سُفِيَا ثَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُوا قَالَ اَخْبَرَ فِي عَمُرُونُ اَوْسِ سَمِعَهُ مِنْ عَبُوا للهِ بْسِعَهُ رِوقَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْمِ وَسَلَّمَ اَحْبُ العِتيامِ إِلَى اللهِ عِنيامُ وَاحْدُوا حَبُ الصَّلُوةِ إِلَى اللهِ صَلَوْةُ وَاحْدَكَانَ بَنَامُ نِصْفَرَ وَيَغُومُ ثُلُثَةً مَ وَبِنَامُ سُهُ سَهُ وَكَانَ بُفُطِرُ يَوْمًا وَ يَصُومُ يَوْمًا وَ

عبدالتٰدس عمرض نے کہاکہ تھے سے دیسول التٰرصلی التٰدعلیہ وسلم سنے فرمایا: التٰرتعا لے کولیپندیدہ ترین دوزہ داؤڈ کا دوزہ سبے اور لیپندیدہ ترین نما ذا لتٰر کے نندویک واؤڈ م کی نما ذہبے ، وہ نعدعت دات سوتے حقے اور سیرا معت نماز پڑھتے کتے اور پھر حمیٹا معترسور سبتے حقے آفیدا یک ون افطاد کر سے اور ایک دن افطاد کر ہے اور ایک ون دوزہ درکھتے تقے دسخاری، مسلم، نشاقی، ابن ما جہ ہے تن این اضافہ کیا ہے کہ: واؤڈ میدانِ جنگ سے فرا در نکرتا تھا)

> بَا مِن فِي صَوْمِ النَّالِثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، بَرِهِ مُتَعِينِ مُدرُون البَّـ

٩ ٣ ٣ - حَتَّا ثَنَا هُحَمَّدُهُ ثُنَ كَتَبُرِ اللهُ عَنَا أَعَنَ انْسِ الْحِي مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مِلْحَاتَ الفَيْسِيِّ عَنِ أَبِيهِ فَال كَانَ مَا سُولُ اللهِ صَتَّى اللهُ عَبَيْءٍ وَسَلَّمَ يَامُدُ نَا آنَ نَصْعُومَ الْفَيْسِيِّ عَنِ آبِيْهِ فَالْ كَانَ مَا سُولُ اللهِ صَتَّى اللهُ عَبَيْءٍ وَسَلَّمَ يَامُدُ نَا آنَ نَصْعُومَ الْفَيْسِيِّ عَنِ آبِيْهِ فَالْ كَانَ مَا سُولُ اللهِ صَتَّى اللهُ عَبَيْءٍ وَسَلَّمَ يَامُدُ نَا آنَ نَصْعُومَ

الْبِينُضَ تُلَتُ عَثَمَرَةً وَانْ بَعَ عَثَمَرَةً وَخَمْسَ عَشَرَةً قَالَ وَفَالَ هُنَّ كَهَبَّ أَةِ اللَّهُمِرِ

ابن ملیان قلیسی نے اپنے باپ سے روایت کہ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ ملیہ دسلم ہمیں آیام ہمیں تینی سا۔ ہما۔ ۱۵۔ ۱۵۔ تادیخ کے روز سے کا حکم دیتے تھے صحابی نے کہا کہ حضور شنے فرمایا وہ صوم الدہری مانندہ ہمیں آبام ہمیں اور ابن ما تھا۔ اور کہا گیا ہے۔ ہما آبن معین نے اس آخری قول کو خطاء کہا ہے۔ بہا آسی کے لئا کہ ہما تم کی مدیث سعیت کے در مندری

میں میں ہے۔ ب<u>خارتی کے قول کامطلب یہ ہے کہ لی</u>تول ابوا تولید طبانسی شعبہ نے ابن المنہال کہ کرخطاء کی ہے۔ اصل کنیت ابن ملحان ہے۔ صحابی کا نام قتادہ ہے۔ بعق نے قدامہ کہا ہے گرفتا وہ بن ملحان ہی درست ہے۔ ابن ٹا ہین نے سلیمان تمیں کے طریق سے مبان *بہرسے* رواہت کی ہے کہ نبی صلی الٹرعِلیہ وسلم نے قتاوہ بن ملحان سکے چہرے ہے ہے چہراکتا، بطرصا ہے میں چہرے کے سواان سکے ہم کی سرح پیز پوسیدہ ہوگئی کھی گربچہو تا زہ بتانہ دستا

کر دی .عائشرہ نے پرسب آیام دیکھے انہوں نے یہ آیام مطلق دکھے ۔ رویا تی نے کہا کہ دراصل ہم ماہ میں ہن دوسے مستحب ہیں اوراگر بیا یام بھٹ بہوں توزیا دہ ستحب ہیں۔ امام یا اکٹ سے مروی ہے کہ وہ ان مین کی تعدین کر نا پسند کرستے سقے بمولا نامین نے وہا یا کہ تعنفیہ کے نز دیک سمر واہ کے تمین روز سے مستحب ہیں اور اگر وہ ایام بھٹ مہوں تو اور تھی بہتر ہے ۔ جو تمین روز سے ہر وا مسے رکھ ہے اسے مندوب کا اجر طاا ورجس نے ایام بھٹ کے روز سے رکھ ہے ۔ والٹ راعلم بالعمواب .

## بابيهمن فال الاننكن والخيبس

جس نے کہا کہ وہ دن سوم وارا ورخمیس میں را ورا گلے مفتے سے سوم وار۔

١٣٥١ - حَكَّانُنَامُوْسَى بَنَ اسْطِيبُلُ نَا حَتَمَادٌ عَنْ عَاصِم بْنِ بَهُ لَالْتَعَنْ عَاصِم بْنِ بَهُ لَالتَّ عَنْ عَاصِم بْنِ بَهُ لَالتَّ عَنْ عَاصِم بْنِ بَهُ لَا لَتَعَنَّ مَنْ اللهُ عَنْ عَنْ حَفُصَتَ قَالَتُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَبَيْ وَسَلَّ وَيَعْمُومُ ثَلْتُذَ وَمُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَبْدُ وَسَلَّ وَكُنْ عَلَى وَكُنْ عَلَى وَكُنْ وَكُنْ وَكُنْ وَكُنْ وَكُنْ وَكُنْ وَكُنْ عَلَى مِنْ الْعُلْمُ وَلَا لِنَّذَا وَكُنْ وَمِنْ وَكُنْ وَاللَّهُ وَلَا لَكُنْ وَكُنْ وَكُولُولُكُمْ وَلَا لَكُنْ وَكُولُولِهُ وَلَا لَهُ عَلَى اللّهُ وَكُنْ وَكُولُ وَلَا لَكُنْ وَكُنْ وَكُنْ وَلَا لَكُنْ وَكُنْ وَلَا لَكُنْ وَلَا لَكُولُ وَلَا لَكُنْ وَلَا لَكُنْ وَلَا لَا عُلْمُ وَلَا لَا لَكُولُ وَلَا لَا لَكُلْ وَلَا لَكُلْ وَلَا لَا لَا لَا عَلَا لَا عَلَا لَا كُلْكُولُ وَلَا لَهُ عَلَى اللّهُ لَا عُلْمُ وَالْمُ وَلِمُ وَلِمُ لِلْلّهُ وَلِمُ لَا لَا عَلَا لَهُ مُنْ اللّهُ وَلَا لَاللّهُ وَلَا لَكُولُولُ لَكُولُولُ لَلْكُولُ وَلِلْكُولُولُ وَلَالْكُولُولُ وَلَا لَكُولُولُولُ لَلْكُولُولُ لَلْكُولُولُ لَلْكُولُ لَلْكُلُولُ لِلْلّهُ لَلْكُولُ لَلْكُولُولُ لَلْكُلْلِكُمْ لَلْكُولُ لَلْكُولُ لِلْلّهُ لَلْكُلُكُمُ لَلْكُولُ لِللْلِلْلِلْكُلُلُكُمُ لِلْكُلْلُكُولُ لِللْلِلْلِلْلِلْلُكُولُ لِلْلِلْلِلْكُلُلُكُولُ لِلْلَهُ لَلْكُلُلُكُمْ لِلْلِلْلِلْلِلْلِلْلِلْلُلُكُ

حفنرت حفصدر منی النُدتعالی عنها نے فرمایا که رسول النُدمه بی النُدعلیہ وسلم میپنے کے بین دن کاروزہ رکھتے ۔ تھے :سوم، خمیں اور ا گلے مبنتے میں سے پھر سوموار رئسائی کی روا بت طویل سے بعنی پہلے اُسبوع سے سوم وارد اور خمیس اور دوسرے اسبوع میں سے سوم وارد

٢٥٨٢. كَمَّ مَنَ الْهُ اللهِ عَنَى الْمُعَدَّدُهِ مَا مُحَمَّدُ اللهِ عَنَى الْمُحَسِّلِ مَا الْحَسَنُ بَنَ عَبَيْدِ اللهِ عَنَى الْمُحَدِّدُ اللهِ عَنَى أُومِهِ فَا كُتْ دَخَلُتُ عَلَى أُورِ سَلَمَةَ فَسَأَ لُتُهَا عَنِ الحِسبامِ الْمُحَدِّدُ الْمُحَدِّدُ الْمُحَدِّدُ الْمُحَدِّدُ الْمُحَدِّدُ الْمُحَدِّدُ اللهُ عَلَى المُحَدِّدُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُرْفِي اللهُ عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ فَعَالَ مَا مُسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُرُفِي اللهُ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ فَعَالَ مَا مُسُولُ اللهِ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُرْفِي اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ ال

تَعَهُ لِكَ ثَافَ لَا ثُنَيْنِ وَالْعَنِيْسِ وَالْعَجِيْسِ وَالْعَجِيْسِ . شَهُ لِكَ لَهُ الْاثْنَانِينِ وَالْعَنِيْسِ وَالْعَجِيْسِ وَالْعَجِيْسِ .

' مہنیدہ تحذاعی نے اپنی ماں سے روا بیت کی اس نے کہاکہ میں حضرت اُم سارٹ کے باس گئی اوران سے صیام کے متعلق سوال کیا ۔انہوں نے کہاکہ **وسو**ل التُدصلی اللہ علیہ وسلم جھے تھے دستے تھے کہ ہراہ ہے تہیں روزے دکھول لینی میںلے اسبوع کے سوموالہ اورخمیش کاروزہ رنسائی

مشی سے: ابوداؤد کے زیادہ تر نسخوں میں ہمال ہمیہ ہے دوزے کا ذکر نہیں آیا۔ مولا نائنے فرمایا کہ مکتور احمد یہ نسخ میں تمیہ اروزہ دوسرے اسبوع کا حمیس خکودہے۔ اس کی تائید نسائی کی دوایت سے ہوتی ہے جس میں سنیدہ ابنی ہوی سے دوایت کرتا ہے اوروہ صغیور کی کسی زوجۂ مکر مرسے۔ مگر نسائی کی وہ روایت اس کے خلاف پلے تی

ہے کہ جوہ نبیدہ نے اپنی مال سے کی اور اس نے ام سارہ سے ، اس دوایت میں ابتدائے ماہ کے سوم واداور خمیس کا ور دوسرے اسبوع کے سوم واد کا ذکر ہے جمسندا حمد میں یہ روایت میں این بنیدہ نے ورام سارہ سے کی سبے اور سی سرماہ کی ابتداء سے سوم وار ، خمیس اور جمعہ کا دوزہ ندکور سے ۔ یہ بحث کچھا و پر گزر میکی سے اور مہندہ کی مدیث بیر بھی کلام ہو چکا ہے ۔

# بَاجِعُنْ قَالَ لَا بِبَالِيْ مِنْ أَيِّ الشَّهُمِ

جن نوگوں نے کہا کہ میننے کے کوئی سے تین دل ہول ۔

معا ذہ نے کہاکہ ہمپ نے مصرت عائشہ ہم معے ہو چھا :کیا دسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم ہر ماہ کے ہمین دوزے رکھتے تھے ؟ انہوں نے فرما یاکہ ہاں! میں نے ہو چھا کہ جیسنے کون سے دنوں میں ؟ انہوں نے کہا کہ دسول الٹرصلی الٹر علیہ وسلم اس بات کی ہروا نزکر تے تھے کہ جیسنے کے کون سے دنوں روزہ رکھیں دستم ، ترمذی .نسبا کی ، ابن ما جبر اس مدمیث ہر بجٹ اوپر گذری ۔

#### بأبك النبية في التكثوم

روز ہے میں نیت کا ہا ب.

٣٥٨٠ - كَلَّانَنُ اَحُمَدُ اللهِ صَالِحٍ نَاعَبُ لُاللهِ اللهِ عَنْ اللهُ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهِ اللهِ عَنْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ عَلَى اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ الل

بَهُرِمِتُ لَهُ وَوَ افَقَىٰ عَلَىٰ حَفْصَتَ مَعُ مَرُوا لِذَّ بَيْلِ فَي وَابْنَ عَيَيْنَهُ وَبُوْسَ الْآيْلِيّ

عبدالتربن عمر شنے دسول الترصلی الترعلیہ وسلم کی زوجۂ مطرہ حفقہ درصی الترعنها سے روا ست کی کہ رسول الترصلی الترعلیہ وسلم نے نورسے تعبی الترصلی الترصلی

شهرے : فطابی نے کہا ہے کہ اس مدیث کے سے ہردوزے کہا لگ انگ نمیت قبل از طلوع فجر کا صروری ہونا معلی مو تاہے ۔ اور یہ کہا و دمفنان کی پہلی دات میں پورے میںنے کی نمیت کا تی نہیں کیو نکہ ہر دوزہ اپنی الگ حیثیت رکھتیا ہے لپ ہرایک کے لیے الگ نمیت روزارہ صروری یمو ٹی ۔ ہی حصنرت عردم ،عبدالٹدبن عمر،حسن بھری گ مثا فتی اورام مدبن منبل م کا قول ہے یعنفیہ نے کہا کہ زوال آفتاب سے قبل فرص روزے کی نمیت کا فی ہے اور نذر ،

کفارہ اور قضآ، کی نیت قبل از مجر منروری ہے ، اسحاق نے کہا کہ جیسنے کی ابتدار میں پورے ماہ کی ایک ہی نیت

کا فی ہے۔ اس مدسٹ کوموقوف کہا گیا ہے کیونکہ عبداللہ بن ابی بکر بن عمروبن مفتر م نے اسے مسند کیا ہے اور

لِ التُدمسلي التُدمليب وسلم ميرك في س تشريف لا في اور فرما كاكدكيا عنها دسك في س كوئي حيز في ج

پینے کی چنر ہم نے کہا کہ نہیں۔ اس ہر فرمایا کہ تب میرا آج روزہ ہے ۔ اوراس کا جواب بیردیا گیا ہے ک

حصنور تینے ور امیل رات سے روز ہے کی نیت کر رکھی تقی ( مگراس کی دلیل کیا ہے؟) اور ضعف کے نور <del>ش</del>ے سے ہیا نے افطار کا را وہ فرمایا گمر سیصرف ایک احتمال ہے۔اور اگر ہیا حتمال پزیمی مانا جائے توزیا وہ سے زیادہ يهمو گاكه نيت كے عموم بيے كنلى دوزكے كومت تثنیٰ كروني ـ

مولا ناتئے البُدا نع كى عبارت نقل فرمائى ئے كہ جہا تتك صوم رمعنمان كا تعلق سيرا، م شافعي كاس كى نتی*ت کی فرمنیت کی ولیل میرپیش کی کرمننوز کا ارت*ٹا و نیے : لا جبنیا نم لیمن لٹنہ کیغوم البیشنوئ مین الکیک دحاجہ برآتے نے یا توردیث کا مطلب اینے الفا ظامی بیان کیا ہے یامثا پرکسی روا بیٹ کے بی الفاظ ہوں مطلب ہرمال و ہی سبے جو مدریٹ ابی واو' وکا سبے اورعنتی دلیں اس کی یہ سبے کہ روزہ کا ارکنائهی سبے کہ دن کی ابتدا دسسے انتہانک ات سے سُکا ما مے، لہذا اس کے بیے نیت صروری موئی . اورجب نیت مدموئی (ابتدائے مارسی) تو وا قع نه موا لهذا يه دوزه دوزه نه دل حنفيه كي دسل يه آبت سيد: أحِل كُكُور كَيْكُ العِسْيَام الرَّفْكُ الى نيئا وكه اس كى رُوسه الشرتعالي في مومنول كي يه كهانا بينا ورجهاع رمينان كى ما تول مي مباح كر ديا ئے۔ یہ طلوع فجر تکسیے اور مدیام کا حکم طلوع فجر کے بعد اُس پہلے حکم سے متا عزمہ واقع ہوتا ہے کیونکہ ڈیم اً يَمْدُ الصِّيكامُ إلى اللَّيْلِ من شُرُ مُ كا مفظ بهي معنى ويتا مي كهاس من يهلي مكم بعد رسّاني بهي ربو ربس ببرحكم اقرل النها سے متا متر ہوا۔ اور نیت کا حکم اس لیے ہے کہ اس کے بغیر شرعًا روزہ نہیں اہوتا، لہذا یہ نیت اول النہا رہے متأخم مردي اورجوشخص اس وفت بينت كمد كاس فيدَكم بوراكرديا - اوربه مدسي ما ماديس سع سع کتاب کی ناسخ نہیں ہوسکتی ہاں! اس کی تنکمیل منرور کمرسکتی ہے ، پٹ نفی کو نقری کمال سمجھام اِٹے گا جیسے حصنور مؤلا تول لَإِ صَالَوة كِجَالِ النُهُسُجِهِ اللَّه فِي النُهُسُجِهِ - اس طرَح سع بَقدرِ امكان دو نول دلييوں پرعل بوبا تا ہے-اس مدريث كر نع ورقف مي اختلاف مے ير مذى نسائى، بخارى نے اس كے موقوف ہونے كور جرح دى مے دوررے تعفن ائمها سے مرفوع مانتے ہیں۔ داوی اس کے ابن خریمیہ ابن حبان اما کم، ابن حزم اور دار قطنی کے نزدیک ثقر میں

بالك في الرُّخُصَة وفي

ا *س من دخصت کا با پ* .

٥٥ ٢٧٠ حَتَّا نَنْنَا عُحَتَّكُ أَبْنُ كُنِيْنِ إِنَا سُفِياكَ حِوْنَاعُ ثُمَاكُ بُنُ إِنَّ شَيْبَةً

نَاوَكِيُحُ جَبِيعًا عَنُ طَلُحَتَا بُنِ يَعِينُىٰ عَنُ عَائِشَةَ بِنُتِ طَلُحَتَا عَنْ عَائِشَتُكُمَ خِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاكْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْتِ وَسَلَّمَ إِذَا دُخْلَ عَلَىَّ قَالَ هَــُلُ عِنْ كَاكُوْطِعَامٌ فَا ذَا قُلْتَالَافَا لَ إِنِّي صَائِعٌ مَا رُحَّرَمَا حَكِيبُ فَكَاخَلَ عَلَيْنَا يَوْعً أَخَوَ فَقُلْنَا يَا مَا شُولَ اللِّيهِ أَهْدِي لَنَا حَيْشَ فَحَبَّشْنَاكُ لَكَ فَقَالَ آ دُنِيْهِ فَأَصْبَحَ صَالِمًا

عائشہ دمنی النہ عنہا نے فرما یا کہ نبی صلی النہ علیہ وسلم جب میرے پاس تشریف لاتے تو فرماتے کیا تہا دے پاس کیے کی نہا دے پاس کیے کہ نہ بس تو فرماتے ہیں دوزہ دار ہول ۔ و کہتے نے یہ امنا فرکیا کہ ایک در جھنوڈ ہمارے پاس کیے کہ ایک ایک در جھنوڈ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے کہا یا در سول النہ ہمیں حکمی کا تحفہ کا بائے ہم نے آپ کے لیے اسے دوک دکھا ہے۔ بس مصنوٹ نے فرمایا : او دہ لاؤ۔ بس صبح کو آپ روزے سے تھے اور اب افطار فرمالیا ۔ ابوداؤ د کے ایک سنے کے مطابق یہ آخری قول ملحد داوی کا ہے در مسلم ، نسانی ، ترمذی ، ابن ماح بہ بہتی ہی تے اسے کے ایک ایک داوی کا ہے در مسلم ، نسانی ، ترمذی ، ابن ماح بہ بہتی ، بہتی نے اسے کے ایک ایک داوی کا ہے در مسلم ، نسانی ، ترمذی ، ابن ماح بہ بہتی ، بہتی ہے اسے در مسلم ، نسانی ، ترمذی ، ابن ماح بہ بہتی ، بہتی ہے اسے در مسلم ، نسانی ، ترمذی ، ابن ماح بہ بہتی ، بہتی ہے اسے در مسلم ، نسانی ، ترمذی ، ابن ماح بہ بہتی ، بہتی ہے اسے در مسلم ، نسانی ، ترمذی ، ابن ماح بہت نسانی ، ترمذی ، ابن ماح بہت کی ایک کا ب

علجيح قرار دباسي

معدم میں بھی ۔

شرح: حَنْتُ اَبِک کھانا تھا جو کھجور، پنیرا ورتھی وغیرہ ملاکر بنایا جا تا تھا۔ بعف دفعہ اس میں آٹا بھی ڈا لتے تھے۔
خطابی نے کہا کہ اس حدیث میں و وفقہی مسندیں؛ لو۔ نغلی روزے کی نیت میں ابتدا ئے نہا رسے تا خیر کرنا جائنہ
ہے۔ ب۔ نفلی روزہ قبل از مغرب افطار کرنا جائزہ ہے۔ اس حدیث میں قصاء کا واجب ہونا بیان نہیں ہوا۔ اورکئ
صحابہ اس طرح کرتے تھے مثلاً ابن مسعودی من مذیف رمن ، ابوالدر داور منا ورابوا یوب منا نصاری ،اورٹ فعی اور آحمد کا
بہی قول ہے۔ ابن عورض دامت کی نیت کے بغیر نفلی روزہ در رکھتے تھے۔ حاب بر تبن ندید تا بعی نے کہا کہ نفلی روزہ و

صرف رات نی نبیت کے ساتھ جائٹر ہے۔ مالک آئے ننہ دیک رات کی نیت مستحب ہے۔

٢٨٥٧ ـ ڪَٽَ ثَنَا عُثِمُانُ بُنُ اَئِى شَبُبَدَ نَا جَرِيُدِ بُنُ عَبُوا لِحَيَدِ لِهِ عَنَا كَانَ يَعُنُ يَزِيْدَهُ بْنِ اَ فِى نِهَا إِحْنُ عَبُوا لِللهِ بْنِ الْحَامِ فِ عَنْ أُيّمِ هَا فِيْ فِكَالَ كَمَّا كَانَ يَعُمُ

الفَنْدِ فَنْدِ مَكَدَّمَ هَا فِيْ عَنْ يَمِيْدِهِ فَالْتُ فِي اللهُ عَنْ بَسَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَبَهُ وَسُلَمُ وَسُلَمُ وَاللهِ مَلْ اللهِ عَلَى اللهُ عَبَهُ وَسُلَمُ وَاللهِ عَنْ يَمِيْدِهِ فَالنَّ فِي اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَنْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُلهُ اللهُ ا

عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے کہاس نے کہا جب مکہ فیخ ہواتواس دن مصنرت فاطریخ آئیں اور دسول للہ اصلی اسلاملیہ وسلم کے بائیں طوف بیھ گئیں اور ام پانی دی آپ کے دائیں طرف بیھی تھیں ۔ ام پانی رمننے کہا کہ نونڈی ایک برتن سے کہا اسلاملیہ وسلم کو دیا اور آپ نے اس میں سے بیا ۔ ام پانی دہ نے کہا یا دسول اسلامیں دوزے دہ اور آپ نے اس میں سے بیا ۔ ام پانی دہ نے کہا یا دسول اسلامیں روزے سے تھی اور میں سے دوزہ کو دیا اور اس سے فرمایا: روزہ کسی اور دوزے کی قضاء تو نہیں تھا ؟ اس نے کہا نہیں ۔ اور میں نے دوزہ نونہ کی اور اس نے کہا نہیں موا و تر مذی اور نسانی ک

بأشب من رائى عَلَيْ الْقَضَاءَ

ا برجن كنزدين اس پرتضاريد. ٢٣٥٤ ـ كُنَّ نَنْ اَحْمَلُ بُنُ صَارِيجِ نَا عَبُ لَا اللهِ ا بُنُ وَهُرِبِ اَخْبَرَ فِي جُبُولًا اللهِ ا بُنُ وَهُرِبِ اَخْبَرَ فِي جُبُولًا اللهِ ا بُنُ وَهُرِبِ اَخْبَرَ فِي جُبُولًا اللهِ ا بُنُ وَهُرِبِ اللهِ بَهُ مُورِدِ اللهِ مَنْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الله

الله الله الله الله الكادع في يُومِيلِ مَوْلِي عُرُوةَ عَنْ عُرُوةَ ابْنِ الزَّبَيْرِعَنَ اللهُ الله اللهُ الكَيْرِعِنَ عَنْ عُرُوةَ ابْنِ النَّرَبَيْرِعِنَ اللهُ اللهُولِ اللهُ ا

وَمُنُولُ اللهِ حَدَّى اللهُ عَلَيْ مُو وَسَلَّوَ فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا الْهُولِيَ لَنَا هَدِ تَكُنَ فَكُ اللهِ عَنَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُمَا مَكَا نَهُ يَوْمًا مَكَا نَهُ يَوْمًا فَا فَا نُسَاعًا فَا فَا فَا نَعْدُ مَا مَكُا اللهِ حَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَلَيْهُمَا مَكَا نَهُ يَوْمًا مَكَا نَهُ يَوْمًا فَا فَا نَهُ مَا مَكَا نَهُ يَوْمًا فَا فَا فَا لَا رَسُولُ اللهِ حَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَلَيْهُمَا مَكَا نَهُ يَوْمًا مَكَا نَهُ يَوْمًا فَا فَا فَا فَا لَا رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ لَا عَلَيْهُمَا مَكَا نَهُ يَوْمًا مَكَا نَهُ يَعْمُ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَالِكُمْ عَلَا عَلَالِكُمْ عَلَا عَلَا عَا عَلَالْكُوا عَلَا عَلَالْكُوا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَالْمُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَا عَلَا عَلَاكُ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَاكُوا عَلَا عَلَا عَلَا عَ

عائشہ رمنی التٰدعنها نے فرمایا کہ جھے اور حفقہ ٹاکو کچھ کس البلور تحفہ بھیجا گیا۔ ہم دونوں روزہ دارتھیں مگر ہم نے افطار کر لیا۔ بھررسول التٰدصلی التٰدعلیہ وسلم گھرتشریف لائے توہم نے آپ سے پو بھا کہ یا رسول التٰدیمیں ایک ہمیئ بھیجا گیا تھا۔ ہمیں وہ ہبت اچھالگا توہم نے روزہ افطار کر لیا بس رسول التٰدصلی التٰدعلیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بات نہیں ، اس کے بجائے ایک اور دن کاروزہ رکھ لو۔ دنسائی م

متنم ح بخطابی نے کہ کہ اس مدیث میں نفلی روزے کی قضاء کا حکم آیا ہے گمراس کی سند صنعیف ہے کیو نکہ زمیل جہوں ما اوری ہے ۔ اس مدیث کی مشہور سند وہ ہے جس میں آبن جربی بج عن الزہری عن عروہ آیا ہے ۔ اس مدیث کی مشہور سند وہ ہے جس میں آبن جربی بج عن الزہری عن عروہ آیا ہے ۔ اس بہ بی عن عروہ آیا ہے ۔ اس سند تھی ؟ اس نے کہا کہ نہیں عبدالملک بن مروان کے وروازے پرایک شخص نے جھے بتائی تھی ۔ خطابی نے کہا کہ شاید آوی زمیل ہو ، اور اگر دریث ثابت ہوتو بہ حکم استحباب کے بیے تھا بخاری نے کہا ہے کہ ذرئمیل کا سماع عوق سے اور ہزید بن الها وکا سماع زئمیل ہے نہیں ، اس میں شک نہیں کہ زئمیل ب کے انہ ہے اور انسائی سند کو: اُس میں کوئی محرج نہیں "کہا ہے اور انسائی سند ہو ہے۔ اس مدیرے سے نفلی روز ہے کی قضاء ثابت ہو تی ہے۔ امر درا دس وجو ب کے شعیر ہوتا ہے الا بدلیل ۔

باب المَهُ أَوْ نَصُومُ يِعَابُرِ إِذُنِ مَا وُجِهَا

باب ناوند كي البازت ك بغير عورت كانفلي روزه .

٨٥٨٨. كَنَّ أَنَا الْحَسَنُ بُنُ عَلِيّ نَاعَبُ كَالنَّرَ مَا الْزَمَّ انَا مَعَ مُثَرَعَ فَهَامِ ابْنِ مُنْ عَلِيّ نَاعَبُ كَالنَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْ مِنْ اللَّهُ عَلَيْ مَنْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ مَنْ اللَّهُ عَلَيْ مَنْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ مَنْ اللَّهُ عَلَيْ مَنْ اللَّهُ عَلَيْ مَنْ اللَّهُ عَلَيْ مَنْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ مُنْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ مَنْ اللَّهُ عَلَيْ عَلَى اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ الْعَلَيْ اللَّهُ عَلِي اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَيْ الْعَلَى الْعَلَيْ عَلَى الْعَلَى الْعَلَيْ عَلَى الْعَلَيْ عَلَى الْعَلَيْ عَلَى الْعَلَيْ عَلَى الْعَلَا عَلَيْ عَلَى الْعَلَى الْعَا عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْ

ممام بن منبتہ نے ابوہ رہے ہ دم کو کہتے کسنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : خاوند کی موجو دگی میں عورت

اس کی اجازت کے بغیر روز ہ ہذر کھے، رمضان کے ماسوا، اور خا وند کے موتے ہو سے اس کے گھرمیں کسی کو آ سنے کی

۱ کی بارت سے جیررورہ ہرتھے، رحمان سے ما کوارا ورجا و بدلتے، وسے ہوئے اسے میری کی وا ا جازت نہ دے ربخاری ،مسلم، ترمذی اگر خاوند کی لفظی برمناء نہیں صرف علمی رصنا ہو تو بھی حرج نہیں۔

٩٨٨ حكّ النّ الله عَنْ الله عَنْ الله الله الله الله الله الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَنْ الله عَنْ الله عَلَى الله الله عَلَى الله الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَل

سوتونماز بيطيط لباكريه الوواظ وسني كهاكه استعظما دبن سلم سنة حميديا ثابت سيعن ابي المتوكل روايت كياسي مثیر حے : خطا بی نے کہاہے کہاس حدمیث میں پیفقہی مسٹلہ سیے کہ عامتہا حوال میں ہیوی سے تمتعے کسرنے اوراس کی عشرت کے منا فع مرد کے مملوک میں اور اس کا حق اپنی ذات میں تہجی ہے تبھی نہیں ہے۔ اور اس میں پیھی ٹابت ہے کہ عور ا اگر حقوق زوجیت اورا تھی طرح معامشرت سے انکار کریے تومرد اُسے معمولی طور ہیں یہ سکتا ہے، اوراس میں یہ دلیل بھی ہے کرعورت اگر حج کا احرام کر پہلے سے ہی کہ باندھ ہے تومرد اُسے روک سکتانیے ا وراس سے با زر کھ سکتا ہے کیونکدمرد کا حق اس ذمته معبّل ہے اور حج کے حق میں تاخیر نہوسکتی ہے۔عطاء نبن ابی رباح کا نفلی حج ہیں پٹی ہےاورعلماد میں اس میں کو ٹی انحتلاقت نہیں کے مرد اُسے نفلی حجے سے روک سکتا سبے۔اور حضورٌ کا صفوان کو یہ فرما ناکہ جب تو ہیدار مہوتو نماز بیڑھ ہے اور اُسے ڈانٹ ڈسٹ نہ کہ ناانٹرسجانہ وتعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں ير ا يك عجيب تطعن سبحا ورميغ يمبلي اللرعليه وسلم اپني امّت بيرا يك بط اعجيب لطعت وكمرم ا ورمشنقت سبع ١٠ ور غالبًا پيراس سيسے تعاكم حضورته سنے پيسمجه ليا كه پيراس كى طعبى عا ديت سنے اور عا ديت كا امس بيرغلبيد سے بيس بيرگويا ايك ايسى چنر بختی جس کے مقابلے میں وہ عام بند تھا ۔ اور صفوان کی مالت اس میں بہویش آ دمی میسی تھی اس بیے آمیں نے اسے زحرو تو بیخ مذفر ما ای - اور یہ جمی ممکن سے کریہ بات کمجی کمی سرزد مو مباتی ہے، مثلاً عب سے نے اسے جگا یا بدموا ورسوتے سوتے سورج طلوع بهوگیا به بهیشدگی عادت به بود کیونکه بمیشه می اس عادت پر استرار آ دمی سے بعید ہے . اور به گمان جائز بنرمو گاکم کسی کے بدار کرنے کے باوجودوہ وقت بیر مہمی نماز ندی طرفتا سو۔ مولانا لائىنے فرما ياكەسىن ابى دا ۋو كے زياده ترنسخوسىن ؛ خانھانىقى الىسكودتى كالفط سے اور صابى يەرىسبودىيى کا لفظ ہے ۔مولانا اکتفاہ محمد اسحاق موملوی نے اسی کو دبشورتین میچے کہاہے اور عوّن کے بنتے میں رمشکوہ میں اور علامہ قاری کی تقیمے میں بشیر مرتب ہے میں گزار مٹل کمہ تا ہوں کہ حصی منتنے میں بھی بیشیر سبب کا تفظ ہے پشاید کسی کا تب یا نا سخ نے اسے پیشری ک بنا دیاا وربچر بینوی تی ہڑھا جانے لگا۔ وا ضح اور میا وں مطلب ہی ہے کہ وہ ایک ایک رکعت میں دودوسور میں بڑھتی تھی بھنور سے فر مایا کہ ایک رکعت میں ایک ہی سورت کا نی سے گوہ صغوان م<sup>یں</sup> کی توتیق فرما بئ۔ مگرانفا ظا<u>یسے ار</u>یثا دمہو ئے حن سے دومسور توں کے پیڑھنے کاعدم جواز نہیں نکلنا م<del>سند آحمد</del> کی *ایک دوامیت بین تو دیشور*تین کا لفظ *ہے ا وراس طرح م*طلب وا ضح ہے۔ دومبری دوامیٹ میں بیشوء تی سبے ا ور اس میں مفنور کا پرادمتاً دمروی ہے کہ" تیرمی سورت اگریسب لوگ پڑھیں تو تیراکیا نفنسان ہے ؟ گویا صفوان کانمیال یه نقا کراسے وہ سورت بزیطِ صنی میا ہے جو میں بیڑھنا مہدل اورشا مدیہ صلوٰ ۃ اللیل کا قصّہ بھو <del>آ) صفوان</del> بمزایک مزدور آ دمی تھے، دہر سےسوتے تھے اور میند کے سخت تھے لہذاان کے بیق میں پیرا *یک عنبریثما رمو سکتا ہے۔* <del>ما فظ ابن تج</del>رنے اس *مدیث کو میچے کہاہے اوراشکا* ل پرپیش کیا ہے کہ حدیث الا فک میں امّ ا فموً منعین عائشت<sup>و</sup> کا پر قول مذکور ہے کہ صفوان مننے کہا تھا جمیں نے کسی عورت کا پر رہ ہتیں کھولا - سخاری نے اسی اسٹکال کی بناد ہرمدیث ا بی سعب اس کو صعیف کها ہے۔ اور ممکن ہے اس کا پرجواب دیا جائے کہ اُس وقت اس کا ٹیاح یذ ہوا تھا۔ یا پیرمطلب کہ ج

اس سندازرا وحمام كسى غورت كابيد ده نه كهولا بقاء

### ه ٤ في الصَائِو بُهُ عَي إلى وَلِيْمَتِهِ

باب عب دوزه داركو وليمهمي لايا جائے۔

١٢٧١٠ - حَكَّا نَنْكَ عَنْ اللهِ بَنُ سَعِيْهِ الْمَا الْبُوْخَالِهِ عَنْ هِشَارٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ ا آبِئُ هُمُ بُرِةَ فَالَ فَالْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْ مِ وَسَكَمَ إِخَاادُ عِيَ احْدُهُ كُمُ فَلْبُعِب فَإِنَّ كَانَ مَفْطِرًا فَلْبُطُ خُرُوانِ كَانَ صَائِمًا فَلْبُصَلِ فَالْ هِشَامٌ وَ الصَّلُوةُ التَّاعَامُ فَالَ كَانَ مَفْطِرًا فَلْبُطَعُمُ وَالْ كَانَ عَامُ فَالَ عِشَامٌ وَ الصَّلُوةُ التَّاعَامُ فَالَ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

ابوسر میده دمننے کہاکہ دسول الٹرصلی الٹرعکیہ وسلم نے فرمایا بحب ہم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ تبول کیے۔ اگر دروز ہ نہ مہوتو کھانا کھا ہے اوراگر دوزہ دارم و تو دعا کرے ۔ بہشام نے کہاکہ صلوۃ ل فکٹیک کس سے مراد دعا دے۔ ابو داؤ دسنے کہاکہ اس کو حفص بن عنیا ٹ نے بھی دوایت کیا۔ دمستم بتہ نذی، نسبانی ۔ بخاری نے اسے ابن عمران سے ذرا سے نفظی اختلا مندسے دوایت کیا۔ ابن عمران کی دوایت مسلم میں بھی میے ،

ں شرحے: دعوت قبول کرنامسنوں سے جبکہ کو ٹی شرعی عذر ند ہو۔ اور بیرامراس بی بے لیے ہے۔ <del>طرا نی</del>س فکیٹ کا نفظ ابن مسعود منسے مروی ہے۔

# بَا بِكُمَا يَقُولُ الصَّامُمُ أُوذُ الْحِي إِلَى الطَّعَامِ

باب محب روزه دار كو كلماني كى دعوت ملي توكيا كهير

١٣٦١ - كَلَّا نَنَا مُسَدَّادُ نَاصُنَيَانُ عَنُ اَ فِي الذَّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَفِي الْمُعَرَجِ عَنْ اَفِي اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّوَ إِذَا دُعِي الْكَعْرَجِ عَنْ اَفِي الطَّعَامِ وَ مُنْ يُوفَا يَكُو اَكُنُ كُوْ إِلَى الطَّعَامِ وَ هُوَ صَالِحٌ وَالْمَارُةُ وَالْمَارِيْ وَلَا مُوالْمَا مِنْ وَالْمَارِيْ وَالْمَارِيْ وَالْمَارِيْ وَالْمَارِيْ وَالْمَامِلُ وَالْمَامِلُ وَالْمَامِي وَالْمَامِي وَالْمَالِيْمُ وَلَيْقُولُ وَالْمَامِي وَالْمَامِي وَاللَّهُ وَالْمَامِي وَالْمَامُ وَالْمُنْ وَالْمُولِقُولُ وَالْمَامِي وَالْمُعْمَامِ وَالْمَامِي وَالْمَامِقُولُ وَالْمَامِلُ وَالْمُعْمَامِي مُنْ وَالْمُعْمَامِدُ وَالْمَامِ وَالْمَامِلُ وَالْمَامِلُولُ وَالْمَامِلُ مُنْ اللَّهُ وَالْمَامِ وَالْمُعَامِدُ وَالْمَامُ وَالْمُوالِقُلُولُ وَالْمَامِلُ مُنْ اللَّهُ وَالْمَامِلُ وَالْمَامِلُ وَالْمَامِلُولُ وَالْمَامُ وَالْمَامِلُولُ وَالْمَامِلُ مُنْ الْمُعْلِقُولُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمَامِلُ مُنْ الْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمِلْمُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعِلَّامُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمِنْ وَالْمُعْلَى وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقِ وَالْمِنْ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُولُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُولُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعِلَّ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِي

ا بوبرريره دس دوايت سے كه اس نے كها جناب دسول الله صلى الله عليه وسلم نے قوما يا بعب بتم ميں سے كسى كو كھانے كى طوف دعوت دى جائے تو وہ كھے كہ ميں روزہ دار موں دمسلم ، تر فرى ، ابن ما بر ، نسا ئى بير مدين اوبر والى كے فعال نعلان نهيں ہے ۔ دعاء اور يہ قول دونول جمع بحى مو سكتے ہيں اوران ميں سے ايک بھى كہاجا سكتا ہے بوق قع ونعل كالحاظ موگا .

# بَاكِ (لِاغْنِكَانِ

اعتكان كا باب

٣٢٧٦ حَسَّ النَّا قَتَلَبَ أَنُ سَعِيْدِ نَا اللَّهُ ثَنَ عَنْ عُنَا لَيْ مُنَ عَنْ عُنَا لَيُّهُمْ عَنَ عُنْ عُنَا وَ مَنَ عَنْ عُنَا وَ مَنْ عَنْ اللهُ عُنَا وَ مَنْ عَنْ اللهُ عُنْ مُنْ اللهُ عُنْ مُنْ اللهُ عُنَا وَ مَنْ اللهُ عُنْ مُنْ اللهُ عُنَا وَ مَنْ اللهُ عُنْ مُنْ اللهُ عُنَا وَ مَنْ اللهُ عُنَا وَ مَنْ اللهُ عُنَا وَ مَنْ اللهُ عُنَا وَاللهُ مُنْ اللهُ عُنَا وَ اللهُ عَنْ اللهُ عُنَا وَ اللهُ عَنْ اللهُ عُنَا وَاللّهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ عَنْ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ

عائشہ رصنی الٹرعنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی الٹرعلیہ وسلم دم صنان کے آخری عشر سے کا اعتکاف فر ماتے سقے حتی کہ الٹسنے انہیں قبین فرما لیا۔ ثم آئ کی ازواج دسنے آئ کے بعد اعتکاف کیا ( بخاری بسلم، تر مذی انسائی ) ملتو ہے : استکاف کا نغوی معنی سے کسی جیز کا لزوم اور نفس کو اس پرروکنا۔ شرعی تعربیت بہ ہے کہ کسی خاص شخص کا ایک خاص صفت کے رسائے مسجد میں از کے رہانا۔ اعتکاف سند سے اور اجماعًا واجب نہیں ہے ۔ نڈو ہو دور امس لدہے ۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اعتکاف شنروع کرے اور بھراسے قطع کرنے تو اس پر بھی وا حب ہوگا جیسے کو عرق اصل میں واجب نہ مقا مگر رکا وہ کے باعث اسے قطع کرنا پڑا تو حصنو و سنے معابد نے تواعتکاف عقا ، خرا میں بھا نہ کہ مسجد میں انہوں کو اور عبال کا اعتکاف نا بین کا اعتکاف نا میں بھا نہ کہ سجد میں ۔

٣٢٨٨ ـ كَنْ كَانُكُ مُوْسَى بُنُ إِسْلِيْلَ نَاحَمَّا ذُا نَا تَابِثُ عَنْ أَبِى مَا فِي عَنْ

عَنُ ٱ فَيْ بُنِ كَوْبِ ٱنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْ مِ وَسَلَّى كَانَ يَعْتَكِفُ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُوْ يُعْتَكِفْ عَامًا فَكُمَّا كَانَ فِي أَلْعَلِمِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ كَبُلُدٌ.

اُبیّ مِن کعدمِغ سے روا یت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسکم دمفنا ن کے آخری عشرے میں اعتکاف فزما نے سکھے۔ پس ایک سال اعتکاف ندفر ما یاد غالبًا یہ فتح کمہ کا سال نقا کہ اس میں جہا دو قبال کا عذر موجود کتا ) جب اگلاسال مہوا تو آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا (ابن ماجہ ، نشا ٹی)

منسمرے: ابن ما قبری حدیث میں یہ عذر سفر کا تھاا در علامتہ سندھی ٹنے لکھا ہے کہ بطابر یہ فتح مکہ کاسال بغا، فتح مکہ در مضان کا واقعہ ہے جو تعدید کا دواقعہ ہے تعدید کا دواقعہ ہے تعدید کا دواقعہ ہے تعدید کا دواقعہ ہے تعدید کا دیا ہے تعدید کا دیا ہے تعدید کے دونوں شدہ سے نوالی کے تعدید کا دونوں شدہ سے دوند ہے موقع ہے تعداز عصر قضاء کیا تھا ۔ خطابی نے کہا ہے کہ اس سے ان لوگوں کی دلیل بھی نسلی جو اعتداکا ہے کہا ہے کہ اس سے ان لوگوں کی دلیل بھی نسلی جو اعتداکا ہے کہا ہے کہ اس سے ان لوگوں کی دلیل بھی نسلی جو اعتداکا ہے کہا ہے کہ اس سے ان لوگوں کی دلیل بھی نسلی جو اعتداکا ہے کہا ہے کہ اس سے ان لوگوں کی دلیل بھی نسلی جو اعتداکا ہے کہا ہے کہا ہے کہ اس سے ان لوگوں کی دلیل بھی نسلی جو اعتداکا ہے کہا ہے کہا ہے کہ اس سے ان لوگوں کی دلیل بھی نسلی جو اعتداکا ہے کہا ہے کہا ہے کہا ہے کہ اس سے ان لوگوں کی دلیل بھی نسلی جو اعتداکا ہے کہا ہے

بلا صوم حائز نظهرا تےم کیونکہ حضور کا صوم توشہر رمصنان کے باعث تقا دیگر خطابی تعرنے بہ وا منح نہیں کیا کہ پیولیل لہاں سے نکلی؟ ،حسن بقبری شنے اعتکا ف کوبلاصوم مبالز کہاہے اورہیں نٹا فعی کا ندیہب سے ۔علی م اور ابن مسعو دیشسے مروی ہے کہ اہنو ں نے معتکفت کو دینی حب وہ رمصٰنان کے علاوہ ایونکا ف کمہے روزہ رکھنے بذر کھنے کاا ختیار دیا ہے۔ اور آعی اور مالک نے کہا کہ روزے کے بغیر کو ڈی اعتکان نہیں اور نہی حنفیہ کا بدیہ سے۔ یہ ابن عمر من . ابن عباس منا ورعائشہ من صدیقہ سے مروی سے اور سعید بن المسید ، عروہ بن تربیر اور زیر کی کا مختار سی سے -مهمر حَمَّ تَنَاعُتُمَا ثُنُ إِنَّى شَيْبُرُ نَا أَبُومُعَا وِيَدَّ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَعْنى بْنِ سَبِبْ بِاعَنْ عَمُرَةً عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ كَانَ رُسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْ مِوسَكَو إِذَا آمَا أَد ٱنُ يَعْنَكِفَ مَالَّى ٱلفَاجُرِيُّمَّ دَ خَلَ مُعَتَّكُفَهُ فَالنَّ وَإِنَّهَ ٱلأَدْمَرَّةُ ٱنَ يَعْتَكِفَ فِ ا نُعَشُرِ الْاَوَا حِدِمِنْ دَمَهَانَ قَالَتُ فَاصَرَ بِبِنَائِمٍ، فَضُمِرَبَ فَلَمَّا مَ ٱ يُثُ ذُلِكَ ٱمُمْث بَبُناِئُ فَضُرِبَ فَالَثَ وَامْرَغَيْرِى مِنْ اَزُواجِ النَّبِّي حَسَّى اللهُ عَكَيْرِ وَسَلَّرَ ببَنَايِهِ فَضُرِبَ فَكَمَّا صَلَّى الْفَهُ حُرِيْظَرَإِ لَى الْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هَٰذِهِ ٱلْإِثْرُتُودُنَ قَاكَتُ فَامَرُ بِبِنَا يُهِ فَقُوِّصَ وَآمَرَا زُواجَهُ مِا بَنِيَةِهِنَّ فَقُوِّضَتْ ثُكَّرَا خَرَا لُإِعْتَكَافَ إِلَى ٱلْعَشْرِ ٱلْأَوْلِ يَعْنِي مِنْ شَوَّالِ قَالَ ٱبْدُ دَاؤَد رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ وَٱلاَوْمَ اعِيَّ عَن يَحْيَى بْنِ سَبِبْهِ نَعُونَ وَدُوا كُو مَالِكُ عَنْ يَعِيْى بْنِ سَبِينِهِ فَالْ إِعْنَكَفَ عِنْ بُرِينَ مِرْشَوَالٍ -عائشه رمنی الندعنها نے فرہا کر دسول الندصلی الشدعلیہ وسلم حبب اعتکا ب کا الأ د ہ فرما تھے تونماز فجر پیٹرھ کمہ اعتكا ب كاه ميں داخل مبوب تے۔ ما نشرح نے قرما يا كه ايك مرتب طفنور النے رمعنا ن كے آنتمە كى عشرے ميں اعتكان كا ارا دہ فرمایا. فرماتی میں کہ آئے نے اپنا خیمہ رنگانے کا حکم دیا .حب میں نے میر دیکھانومیں نے ھی اپنا خیمہ رنگانے کا حکم دیویا ا درمیرے علا وہ حفنورسلی الٹرعلیہ وسلم کی دگیران وا'ج نے بھی اپنے اپنے تیموں کے نگانے کا حکم دیے دیا اور وہ لگ گئے۔ پس حب آپ نے فیر کی نماز پیٹر کھی توان خیموں کی طرف نگاہ کی توفرمایا : بیرکیا ہے ؟ کیا تم نبکی کاالادہ کھیتی ہو؟ عا نشرم ننے فرما یاکہ معنود کے اپنی میمداکھا ڈنے کا حکم دیا تواسے اکھا ٹے دیا گیا اُ ور آپ کی از داخ دمنے اپنے حیے کھاڑنگا حکم ویا اور و ہاکھا ڈویٹے گئے۔ بھر آ بٹ نے سٹوا ل کے پہلے عشر سے تک اعتکا دن کوموٹر فرما ویا دیجاری مسلم، ابن ماتبہ

تر مذتی مختصرًا) شمرح: ابوداؤد کا قول اس کے آخر میں ہے کہ اسے ابن اسحاق اوراوزاعی نے کی بن سعیدسے اسی طرح روایت کیا ہے ا در مالک نے اسے کی بن رعیدسے روایت کیا تو کہا کہ :حصنوڑنے شواک کے بیں دن اعتکاف فرمایا ، خطابی نے کہا ہے

کراس حدیث سے بہتہ چپاکہ تمعنک کو دن کیا بتدائیں اعتکاف شروع کرنا چاہیے۔اور نماز فجر بیا صرمعتک سے ان مونا چاہیے۔اوزاعی اور ابو تورکا ہی ندیہ بے۔ قالک، تنا نعی اورا حمد نے کہا کہ جب کسی معین خیسے کے اعتکاف کا ادادہ ہوتہ عزوجہ تو غرصب آنتا ہو ہے پہلے اس کی ابتدائر کرسے - اور عنفید کا بھی ہی مذہب ہے۔ اورا س میں یہ دلیل بھی ہے کراعتکاف اگر نذر کا مذہو تو معتنکف جب جا ہے اسے ترک کرسکتا ہے دفضاء کا مسئلہ الگ رہا ) اورا س میں یہ دلیل محبی ہے کہا موتکاف اگر مندر کا مذہ کہا کہ مسئلہ الگ رہا ) اورا س میں یہ دلیل محبی ہے کہا کہ کہا کہ کہا کہ مسئلہ الگ رہا ) اور اس میں یہ دلیل محبی ہے کہا کہ کہا ہو کہا خدر شد ہوتو نیک عمل کو تزک کر دینا مباح ہے۔اوراس میں عور توں کے اعتکاف کر دینا مباح ہے۔اوراس میں اعتکاف نہیں کہ تا موں اور اور کہا کہ خوا اور اور کہا کہ خوا اور اور کہا کہ خوا اور کہا کہ خوا اور اور کہا کہ خوا اور کہا کہ خوا کہ کہا کہ خوا دی کہا کہ خوا ہوں کہا کہ خوا کہ کہا ہو کہا کہ خوا میں اعتکاف کر سکتا ہے۔ اور لی کا حدید کہا ہو کہا کہ خوا میں ہوں کہا ہو تکہا ہوں کہا ہور کہا ہوں کہا ہوں کہا ہور کہا ہوں کہا ہو

زہری ،حکم اور مماد کاسی قول سے - سعید بن جبیر ابو تلا مبا ور تخعی نے کہاکہ قبائل د محلوں اور گلیوں کی مسجدوں س

اعتكاً من ما نزم اوريي منفيد، شا فعي أور مالك كا ندب سب -

دن کا پھرحنتہاعتکان گا ہیں گندے۔ والٹدائلم بانصواب پہ

اْ داج مکر مات نے مصنور کو دیکھ کرانے خیسے کیوں لگائے ؟ اوزاعی کی روایت میں مافظا بن مجرکے لغول حصنرت عائفہ مننے مصنور سے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں ابا زت دے دی ۔ حفص من نے حضرت عائشہ من اسپنے بارسے میں اجازت لینے کو کہا تو عائشہ منانے ان کے لیے مبی اجازت سے لی مگرا بن فضیل کی روایت میں سے

بخاری کے الفاظیں اس کے بعد آپ نے شوال نیں دس دن کا اعتکاف فرما یا ۔ آبوداو دنے اکھنڈالاُڈُلُ کی روایت کی ہے بخاری کی دوسری روایت ہیں ہی عَدُرًا مِنی شکوال کے لفظ ہیں ۔ آب فضیل کی روایت بعول حافظ شوال کے آخری عشرے کے متعلق ہے ۔ آبوداؤ دنے جن روایا ت کا توالہ دسے کرعشرین مونی شکوالی کہ ہے وہ بخاری کی مدسنے ، مالک کے مثلا ف ہے کہ وہ اس دس دن کا فراہ ہے ۔ اور ہی روایت موط طابس ہی ہے ، مبلی مؤطاء کے مما م خندالف نسخوں میں ہی ہے ۔ ما فظ آبن عبد آلبر کا یہ کہنا صحح میں کہ یہ غلط اور انتہائی عنہ صحح ہے ۔ آسماعی نے کہا کہ اس سے بتہ جبلا کہ اعتکاف فرمایا تواس میں اس سے بتہ جبلا کہ اعتکاف فرمایا تواس میں عبد الفط کا دن ہی تھا جس میں دوزہ و بائز ہی نہیں ، سکن اگر پہلے عشرے میں اعتکاف فرما وار انفل کوش وع کرکے یہ معادل کے پہلے عشرے میں واقع مہوا ۔ نفل کوش وع کرکے یہ معادل کے پہلے عشرے میں واقع مہوا ۔ نفل کوش وع کرکے یہ دوروں میں دوڑ دیا جب ہے یہ حنفیہ اور ما لکیہ کا فد مہب ہے اوراس کی دلیل یہ مدیر نہ بھی ہے ۔ دومول میں میں میں میں ہو ہوں کہ میں بی میں بی کہ بیا ہو تواس کی دلیل یہ مدیر نہ بھی ہے ۔ دومول میں میں میں میں میں کا میں کردیا ہو تواس کی دلیل یہ مدیر نہ کھی ہے ۔ دومول میں میں کردیا ہو تواس کی میں اس کردیا ہو تواس کی دلیل یہ مدیر نہ کھی ہے ۔ دومول میں میں کو تواس کی دلیل یہ مدیر نہ کھی ہے ۔ دومول میں کردیا ہو تواس کی دلیل یہ مدیر نہ کھی ہے ۔ دومول میں کردیا ہو تواس کی دلیل یہ مدیر نہ کھی ہو ۔ دومول میں کردیا ہو کہ کردیا ہو کہ کردیا ہو کی کردیا ہو کہ کا کہ کہ کردیا ہو کہ کردیا ہو کردیا ہو کہ کردیا ہو کردیا ہو کردیا ہو کردیا ہو کہ کردیا ہو ک

نے اس قفناء کومندوب وستحب کہاہے۔

باب اَبْنَ يَكُونُ الْاعْتِكَافُ

باب. اعتكاف كهال بوتا سے إ

ابن مرمنسے روایت ہے کہ رسول اللہ وسلی اللہ علیہ وسلم دمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرماتے ہتے ۔ ناقع نے کہا کہ عبداللہ وسلم میں جدمیں وہ مبلہ دکھائی جہاں حصنوں اعتکاف کرتے تقے دہجاری وسلم مربخاری سے ناقع کا قول روایت نہیں کہا

١٢ ٢٢ ٢٢. كَمُّ الْمُنَّادُعَنُ أَبِي بَكِرِعَنُ أَبِي حُصَيْنِ عَنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي اللهُ عَنْ أَبِي مَا يَحِ عَنْ أَبِي مَا يَحِ عَنْ أَبِي مَا يَكُمْ وَسَلَّعَ بَعْنَكِفُ كُلَّ دَمَ ضَانَ عَشَى قَ أَيَامِ هُنَ يُزَفَى كُلَّ دَمَ ضَانَ عَشَى قَ أَيَامِ فَكُمَّا كَانَ الْعَامُ الَّ يَا يُحِلُ وَيُدِي إِنْ عَنْكُمَ عِنْ مِنْ يَكُمُا اللهُ عَلَى الْعَامُ الَّيْ مِنْ فَيْضَ وَيُدِي إِنْ عَنْكُمَ عِنْ مِنْ يَكُمُا اللهُ عَلَى الْعَامُ اللهُ عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الْعَامُ اللهُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِى الْعَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِى الْمُعْلَى الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِي عَلَى الْمُعْلِى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِي الْمُعْلَى الْمُعْلِي الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِي اللْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ ا

ا بوسرىميەدىنىنے كهاكەننى صلى الطرمليه وسلم بردمى خيان مي وسَ ون اعشكا ف كرسے تھے۔ ليكن جب آپ كاسالِ وفات ہوا تو آپ شنے بس ون اعشكا ف كيا د بخا كرى ابن ماجە ، نسانى >

#### بادب المعتكون بأن خل أبيث لحاجبته

حسب ن ورت معتكك كے ليے كرمي دا فال مونے كاباب.

١٣٩٧ - حَتَّ نَنَا عَبُ اللهِ بُنَّ مَسْلَمَةً عَنْ مَالِكِ عَنِ الْبِي شِهَا بِعَنْ عُنُ وَهَ عَنْ عَلَا وَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَنْ عَلَا وَسُكُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ اللهِ عَنْ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ اللهِ عَنْ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوْ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوْ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا يَكُلُ الْبَيْنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّا اللهُ عَلَيْهِ وَلَا يَعْلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَا يَعْلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَا يَعْلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا يَعْلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلِي اللهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهُ وَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلِي اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ ا

نشرح: خطابی نے کہا کہ منتکف ننروری ما جات مثلاً بول و براز کے لیے گور سکتا ہے، اگر کھانے پینے کے لیے آئے گاتو اس کا اعتکا ن فاسد مہو جائے گا۔ ابو تورنے وضوء کو بھی ایک ضروری ما جت کہا ہے ، اسحاتی بن را بہویہ نے کہا کہ صرف بول و برانہ کے بیے جاسکتا ہے مگر وا جب اعتکاف میں تو بریف کی عدا دت، جنا زہ میں شامل مہونا بھی جائز نہیں اور ففل اعتکا ف میں ابتداد میں یہ شرط کی تو جائز ہے ور نہ نہیں ۔ اور اعتی نے کہا کہ اعتکاف میں کوئی مشرط نہیں ہوتی بیت فیلے کہا کہ جمعہ اور بول و بہانہ کے بیے مسجد سے نسکانا جائز ہے اور کسی کام کے لیے نہیں مثلاً مرتبیٰ کی عیادت یا بماز جنازہ ۔ ما لک و بنا فعی نے کہا ہے معتکف عیادت اور جنازہ کے لیے نسکانا جائز بتایا ہے ۔ یہ تول علی منت مروی ہے ، اور سعید بن جب یہ تول علی منت مروی ہے ، اور سعید بن جب یہ مستوری اور محتی نے اس کو اختیار کیا ہے ۔

ما فظ اَبَن حِج سنے کُهاکہ بول وہزاز کے سیے نروج عن المسجد برسب علماء کا اتفاق ہے بگر کھانے پینے میں اختلان

ہے۔اگر و منود مبدسے ہام کرسے تواعنکا ن باطل نہیں ہو تا اور نے اور فصد و منیرہ کی حاجت ہوتو خروج جائز ہے۔ حافظ صاحب نے خطا کی سے برعکس حضرت علی ما ، ختی اور حسن بھری کے نزویک نماز جمعہ ،عیا وتِ مربین اور نماز حبازہ کے لیے نکلنے کواعث کا ن باطل موجانے کا سبب قرار و باہے اور کہا ہے کہ ہی فقہائے کو فہ کا ندم ہب ہے۔ بعنی جمعہ کے بار سے میں جوانہ اور د گیر میں عدم حوانہ ۔

الن شِهَا بِعَنُ عُمُونَة وَعُمْرَة عَنُ عَالَمُ اللّهِ النّ مَسْلَمَة قَالاَنَا اللّهُ عَنِ اللّهِ النّ مَسْلَمَة قَالاَنَا اللّهُ عَنِ اللّهِ النّ مَسْلَمَة قَالاَنَا اللّهُ عَن عَالِمُ اللّهِ النّ مَسْلَمَة قَالاَنَا اللّهُ عَن عَن عُمُونَة فَعَن عَالمُ اللّهُ عَن عَن عَمْدَة وَكُون النّهِ مَعْدَد وَكُ فَا لِكُاعِلَى عُن عَن عَمْ وَعَنْ عَمْد وَا لا يُحْمِلُ مَعْد وَا لا يُحْمِلُ مَعْد وَا لا يُحْمِلُ مَعْد وَا لا يُحْمِلُ مَعْد وَا لا يَحْمُلُ اللّهُ عَنْ عَمْد وَا لا يَحْمُلُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللل

تنبہ بن سعید کے طریق سے بیر اُسی روایت کی دوسری سندہے جس میں حصرت ما اُسٹہ سے عرد ہ اور عرہ ہردونے روایت کی ہے ا<del>کو داو درنے کہا کہ اسی طرح لونس نے زہری</del> سے روایت کی ہے اور مالک من <del>عرد ہ عن عرد عن ما اُسْدِیْن</del> کی سوایت میں مالک کی متابعت کسی نے نہیں کی ۔ اور معراور نہ یا دہن سعد و عنیر ہ نے <del>عن الزہری عن عردہ عن ما اُسْدِیْن</del>

لها ہے (عرقہ ہ اور <del>عمرہ</del> ہر دو حصرت عائشہ <sup>رمز</sup> کے مشاگر دیھے)

٩٧ ٣٧٩ ـ كَتْلَ الْنَكُ اللهُ مَا ثُنَ كَرْبِ وَمُسَكَّدُ فَالاَنَا حَتَمَا ذُعَنَ هِشَامِرُ فِي عُرُوةً عَنْ رَبِيهِ عَنْ عَالِمُتَةَ فَالنَّكَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْ مِرَسَكُو رَبِيكُونَ مُعَنَكِفًا فِي رَمْسَيْحِينَ فَيْنَا وِلَنِيْ مَا أَسَهُ مِنْ خَلْلِ الْحُجُرَةِ فَاغْسِلُ مَا أَسَهُ وَقَالَ مُسَكَّادٌ فَأَمَ جِلَةً

وُرُرُ تَاحَائِضُ.

حصرت عائشہ طرف نے فرما یا کہ دسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجہ میں معتکف ہوتے تو ہجرہ کے دروازے وعنیرہ سے اپناسر میری طون کسرتے اور میں اسے دصور سی مستدر نے کہا کہ میں ما مہواری کے دنوں میں آپ کو اسی طرح کنگھی کہ دہتی تھی داس سے نا ہت ہم اکہ بدن کی صفائی کنگھی ، ناخن کا ٹمنا یا کٹوا نا ہر منٹر وا ناکتر وا نا اس صالت میں ماٹمز سے بیٹر طبیکہ بدن کا کچر جعتہ مسجد کے اندر ہمو۔ اس سے معلوم ہوا کہ خروج کا معنی سے باؤل سے مساسن کا لکر اُن پر کھڑے ہو بانا یا کسی طرح سے مسام احجم سجد سے ضارح کر دینا )

٠٤٧٨. كلك تَكُ اكْتُمُونَ الْحُمَدُ الْمُ عُمَّمُونِ شَبَّوُيتَ الْمُنْ وَزِيِّ فَاعَبُ لَا الْتَرْبَ اقِي الْمُنْكُمُ عَنِ النَّرُهُمِ فِي عَنْ عَتِي مِنْ حَسَنْ بِنِ عَنْ صَيْفَتَهُ فَالْتُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَى

الله عَكِيْ إِن اللَّهُ عَكِيْ فَا نَا تَيْنُهُ أَرُولُوكَا كَيْ لَا خَكَا اللَّهُ عَكَمْ فَكُونُكُ فَأَنقَلَتُ فَقَامَ فَعَا

تشہرے: امام شانعی وکا تول ہے کہ حضورہ نے ان دونوں سے دخالبا اُسیدین صنیر اورعبا وہ لبشر ہے انداہ شفنت ور ہمت یہ فرمایا مبا واحن نوڑ کے خلاف برگ نی دل میں آ بائے اور الماک ہو بائمیں ۔ حضورٌ بہد برگما نی کفرہے ۔ واد اُسامہ بن زیر سے مراد ہے ہے کم اُس جگہ پر بعد میں اُسامہ وکی سہائش رہی تھی ۔ بعن روایا ت سے ویکراز واج کا صاصر سہو نا بھی ٹا بہت ہوتا ہے ۔ صفیہ من د برسے آئی تھیں، وگراز واج سیلے مل کر پہلے میلی گئی تھیں ، حضور نے یہ بات بسند نہ

۔ از وا ذکر کردہ اکبلی جائیں ادندا نہیں دخندت کرنے مسجد کے در دا ذہبے تک تشریف لائے۔ معفیرہ کامسکن و گیر

ا ٢٨٦ كَتْ أَنْنَا مُحَتَّدُهُ بَنُ بَجْنَى بَنِ فَامِسٍ فَا ٱبُوالْيَمَانِ فَاشَعَبُ عَنِ السَّعَيَ الْمَانِ وَالشَّعَيْبُ عَنِ السَّنَجِ وَالْمَانِ فَا شَعَيْبُ عَنِ السَّنَجِ وَالْكَنِى عَنْدَ النَّرُ هُمَا يَ إِنْ السَّنَجِ وَالْكَنِى عَنْدَ الْمَارِدُ الْمَانِ مُنَاكُم وَنَاكُمُ وَمَانَ مُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمِنْ الْمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَعْلَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ و مُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَالْمُعْنَاكُودُ وَالْعُمْنَاكُودُ وَمُعْنَاكُودُ وَالْمُعْنَاكُودُ وَالْعُودُ وَالْمُعْنَاكُودُ وَالْمُعُودُ وَالْمُوالُودُ وَالْمُودُ وَالْمُودُ وَالْمُوالُودُ وَالْمُوالُودُ وَالْمُعْنَاكُودُ وَالْمُودُ وَالْمُعُودُ وَالْمُعُودُ وَالْمُعُودُ وَالْمُوالُودُ وَالْمُ وَالْمُعُودُ وَالْمُعُودُ وَالْمُعُودُ وَالْمُوالُودُ وَالْمُعُودُ وَالْمُوالُودُ وَالْمُوالُودُ وَالْمُعُودُ وَالْمُعُودُ وَالْمُوالُودُ وَالْمُوالُودُ وَالْمُوالُودُ وَالْمُعُودُ وَالْمُو

د دسری دوایت زمری کی سند کے سابھ اس میں سبے کہ صفیعی سنے فرمایا : حتی کہ جب آپ امسلمہ ہم کے گھرکے قریب مسید کے دروازے کے باس پنچے تو ہمارے پاس سے دومرد گزرے ، اُسی اوبر والی حدیث کے مطلب کے مطابق دحوالۂ سابقہ )

## كَانِثِ الْمُعْتَكِفِي يَعُودُ الْمُرْيِضَ

باب كيامُعتكف مركين كيءيا وت كرمكتاب،

٧٧٣ - كَتْكَ أَنْ اَعْبُكُ اللهِ بُنُ مُحَكَمَّ الْمُانُ اللهُ مُنَا عَبُكُ اللهِ عَنْ عَبُكُ اللهُ عَنْ عَبُك عَبْ السَّلَامِ بَنْ حَدْبِ أَنَا اللَّهُ ثُنَ اَفِي سُكَنِهِ عَنْ عَبُكِ الدَّحْلِين بُنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِنِهِ عَنْ عَامِئْتُ فَالَ التَّفَيْدِيُّ فَالْتُ كَانَ التَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ عَنْ اَبِنِهِ عِنْ عَامِئْتُ فَالَ التَّفَيْدِيُّ فَالْتُ كَانَ التَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّوَ عَنْ اَبِنِهِ الْمَرِيْنِ وَهُومُعُنَكِفَ فَيَكُونَ فَالْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَعْدُرُ مَ يَسُلُّ لُ عَنْ مُ وَقَالَ ابْنُ عِلْيِي عَنْ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ مَا يَعْدُونَ فَيَالُمُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْدُولُ اللهُ عَنْ مُنْ وَهُومُعُتَكِفَ . قَالْتَ الْكُونَ التَّذِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَّا وَلَا يَعْدُونُوا النَّيْ عَلَيْهِ وَاللهُ الْمَانِ

سره ۱۲۸ محل مَنْ وَهُبُ بُنَ بَهِيَةُ أَنَا خَالِمَهُ عَنْ عَبْسِ الرَّحُمْنِ يَعْنِي ابْنَ الْسَلَقَ عَنْ عَبْسِ الرَّحُمْنِ يَعْنِي ابْنَ الْسَلَقَ عَنِ اللَّهُ الْمُعْتَكِفِ الْنَ كَا الْسَلَقَ عَنِ اللَّهُ الْمُعْتَكِفِ الْنَ كَا الْسَلَقَ عَنِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الْمُلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللْمُلِمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلَمُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُلِمُ اللْمُلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُلْمُ اللْمُلْمُ الللَّهُ الللْمُلِمُ اللْمُلْمُ الللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُل

إِلَّائِمَالَابُ ثَامِنُهُ وَلَا اِعْتِكَاتَ إِلَّا بِصَوْمِ وَلَا اِعْتِكَاتَ إِلَّا فِي مَسْجِ إِجَامِعِ قَالَ ابُودَاوَدَ غَيْرُعَبُ بِالرَّحْسِ بْنِ اِسْعَى لاَ يَقُولُ فِيبِ قَالَتُ السُّنَةُ قَالَ ابُودَاوَدَ حَعَلَهُ قَوْلَ عَالِمُنْهُ .

حصارت ما الشه رصنے فرما یا کہ معتکف کے بیے سنت بیرہے کہ وہ مردین کی عیا دت ہرکرے، جنا زہے ہما صار نہ ہو، عورت کو ہا تھ مذلکائے اور سراس سے جم المائے اور صرف اس حاجت کے بیے باہر نسکے جس کے بغیر حیا رہ نہ ہو، اور دوزے کے بغیر کو ٹی اعتکا ن نہیں اور معجد جا مع سے سواکو ٹی اعتکاف نہیں دنسا بیء مگراس میں حصارت مالٹ ٹی ش کا گئنت والا قول نہیں ہے ، ورنسا تی نے اسے مالک کی دوایت سے بیان کیا اس میں بھی پیر سکنت والی عبارت نہیں سے آبو واقو سے کہا کہ عبدالرحمان بن اسحاق کے سوا و وسرے را وی بینہیں کہتے کہ : حصارت عالشہ دسنے فرما یا سنت آلخ

ا ورا نهوں نے اسے صنرت ما کشیر ہم کا قول بتا یا ہے ہزکہ صدیث مرفوع ۔ شرح : معالم انستن میں شطا آب نے کہاہے کہ حصنرت ما کشیر نے انسکنڈ کے تفظ سے اگر بہمراد لی ہے کہ بیرنبی صلی انشکلیہ وسلم کا تول یا فعل ہے تو پھر پیراحکام نصوص ہیں جن کے ضلاف جا کڑنہیں ہے ۔اوراگران کی مراد کشکنت سے اپنی سمجھاور

ا جہا دے مطابق فتوٰی دینا ہے توان امور میں سے بعض میں بعض اصحاب ان کے ضلاف میں میحابہ کا حب سی مسئلہ میں اختلاف ہوتوفیصلہ نظر اجہا دیسے ہو ناہے۔ البوداؤ دکا یہ قول کہ انسنیۃ کا نفظ صرف <del>عبدالرحما</del>ن بن اسحاق کی روایت

میں ہے ، اس بات کی طوف ایشارہ کرتا ہے کہ رپر صفرت عائشہ رصنی ابتاء عنها کا فیتو پی ہے۔ اور لاکیٹ نو کھ مُولیئیگا کے متعالی میں کے سات میں میں میں ایسان میں ایسان میں ایک کو کیا گیا گیا ہے۔ اور لاکیٹ کو کھی رہا ہے ایسان میں گا

متعلق که جاسکتا ہے کہ وہ اپنے معتکف نسے اس قصہ دارا دے سے نہ نبکے ، نیکن اگر خیلتے ہیلتے لوچھے لے تو ناحالنزیز ہوگا مدد میں میں میں میں سے بدر گاھی ہے میں اس بریسے کلاؤن قریبار کی سے بعد رہے کاور راطا میں ہاتا ہم نغل گری

لا پیس احدا ہ میں مس سے مراد اگر مباع ہے تواس برسب کا اتفاق ہے کہ اس سے اعتکاف باطل ہو مباتا ہے بغل گیری میں اختلاف میں اختلاف باطل ہو مباتا کہ اندال ہو مباشے۔ میں اختلاف سے ،عطار اور شافعی نے کہ اکر بغل گیر ہونے اور اوسہ لینے سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا گوانزال ہو مباشے۔

ین اندلاف سب میزون می سے بهانه جس میر و سه اور جهان مک معید جا مع کے سوال عنکاف نامور کا داندوں ہو ہا ہے۔ مالک اور تعنقیہ ان سب میزوں کومف داعت کا ف کہتے میں ۔ اور جہاں تک معید جا مع کے سوال عنکاف ندمونے کا موال

ہےاس میں احتمال ہے کہ نفی نفنیلت اور کمال کی ہو۔ نفتی اعتکاف میں حا معاور عنیر جا مع مسی ربرابر میں ۔ ندر کے اعتکا ف میں جس نے اتنے دن کی نبت کی کہ حس سے حمعہ نوت ہوجائے تو مکروہ ہے (مگر حنفیہ کے نز دیک جمعہ کے لیے

اعتکا دن سے خر درج حاکزنے اعتکا دن سے خر درج حاکزنے

مولا نائے فرما یا کہ اعتباکی ف سے بیے حسب روا بہت ابن عرض وا بن عبائض عن عائشتہ من ان دونوں حضرات سکے نز دیک صوم بنرط ہے۔ مالکٹ اور حفیہ کا بہی ندمہب ہے او<del>را حمد</del> وا<del>سی ق</del> کے ندمہب میں اس سلسلے میں اختلان ہے قا منی عمان کے ندمہب میں اس سلسلے میں اختلان ہے قا منی عمان کے ندمہ میں اس بات کی دلیل نہیں سے کھوم قا منی عمان کے دلیا تہ ہم اس بات کی دلیل نہیں سے کھوم شرط ہے۔ اور عمر رسنی اللہ دعنہ کی حدیث سے تھی استدلال کیا ہے کہ انہوں نے حصنور سے بعر جھا تھا : میں نے زمانہ عمل اللہ عمان ایک میں ایک دات میں ہوت کی ختی محصنور میں ایک کہ دات دو ترب کے تعلق میں ایک دات دو ترب کا منظ ہے۔ بعین نے میں میں ہوئی کا کا لفظ ہے بعین میں ایک کا دلیا تھا کا لفظ ہے۔ بعین نے میں ایک کا دلیا تھا کا دلیا تھا کا دلیا تھا کا دلیا تھا ہے۔ بعین نے میں ہوئی کے دلیا تھا ہے۔ بعین نے دلیا تھا کہ دلیا تھا ہے۔ بعین نے دلیا تھا کہ دلیا تھا ہے۔ بعین نے دلیا تھا ہے۔ بھی دلیا تھا ہے۔ بعین نے دلیا تھا ہے۔ بھی دلیا تھا ہے دلیا تھا ہے۔ بھی دلیا تھا ہے۔ بھی دلیا تھا ہے۔ بھی دلیا تھا ہے دلیا تھا ہے۔ بھی تھا ہے۔ بھی دلیا تھا ہے۔ بھی تھا ہے۔ بھی تھا تھا ہے۔ بھی تھا ہے

كمّاب العبيام بنن ابي دا وُدجلدسوم قیدىي ل کور إكروباسے . حصرت عرص نے زما ياكه اُس نونڈى كو عبى ال سے مساعظ بھيے د و داس مديث كو بخارى سنے: فَرْ كَا منا ف ك بغير روايت كياب اورسلم في مى) كاسكُ المُسْتَحَاضَةُ نَعُنْتُكِفُ مستامند کے اعتکاف کا باب۔ ٢٧٢٧ حكا ثننا محتمك أبن عيسلى وهنيب قالامًا بَزِيْكُ عَنْ خَالِمِا عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ إِعْتَكَفَتْ مَعَ دَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْسِ وَسَلَّوَ إِمْ رَأَ فَ مِنْ أَنْهُ وَإِجِهِ فَكَا نَتُ تَرَى الْصُفْرَةَ وَالْمُحَثَّرَةَ فَرُبَمَنَا وَضَعْنَا الطُّسُتَ تَنْحَتَهَا وَهِي تُصَيِّنُ أَخِرُكِتَ إِبِ الصِّيَامِ وَ أُلِاعُنِكَانِ . حصنرت عائش دمنی الٹرعنہانے فرما یا کہ رسول انٹدصلی انٹرعلیہ وسلم کے رمائق آپ کی از واج میں سے ایک نے اعتکاف کیا تووہ زرد یا مرخ رنگ د کانوں دیمیتی تھی، پس بار ہا ہم اس کے نیچے طفت رکھتے اس مالت میں كروه نماز بره موتى عنى ( بخارك ، ابن ما مر ، انسانى ) ما فظّ نے بعض روایات درج كی میں جن سے بہر میلتا ہے كريہ مٌ سليَّهُ تقنين - استما منه سے اعتكا ف نهيں ٽوڻتا اور نه يا دہ خون آما ناايك عُدرسے حس سے مناز عمي متا 'خر مين ميوتي - والشداعلم بالصواب ـ